هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

للہ الحمد و المنۃ کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں مجموعہ محاربات بہادران و مجاہدان اسلام

موسوم بہ

فتوح الشام نظم

و معروف بہ

صمصام الاسلام

مترجمہ

جناب منشی عبد الرزاق صاحب حسنی حسینی متخلص بہ کلامی رائے بریلوی

بمطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر شایع ہوا

به عون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد لله که این کتاب لاجواب فوائد انتساب پسندیدهٔ هر شیخ و شاب متضمن حالات مغازی اصحاب هادی مطالب اعلای کلمهٔ رب الارباب و قدم سائی جمیلهٔ ناموران اسلام آئینهٔ عرق ریزی دلاوران فرخی فرجام اگویه جلادت قوی بازوان وفی الانتقام افسانهٔ شجاعت نبرد آزمایان نیکنام تذکرهٔ فتوحات مهاجرین و انصار کشف لمعات جانبازی مجاهدین ابرار مشام آرای نکته دانان عالی مقدار طرب افزای کار آگهان بلند اقتدار مسمی به

صمصام الاسلام

منظوم فتوح الشام

موسوم باسم تاریخی

مجاهدات الاخیار

نتیجهٔ طبع بلند و فکر آسمان پیوند صدر نشین ایوان خوش مقالی نقاب بردار چهرهٔ نازک خیالی شهسوار عرصهٔ نکته سنجی جناب منشی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب نبیرهٔ حسینی متخلص به کلامی خلف حضرت سید محمد سعید مرحوم متوطن قدیم رای بریلی دائرهٔ حضرت شاه علم الله باشندهٔ حال ټونک که در آن لآلی مضامین فتوح الشام را باهمه لطافت زبان و عذوبت بیان به سلک انتظام کشیده بعد خرید حق تصنیف از مصنف صاحب ممدوح

در مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکهنؤ مزین به طبع شد

یا فتّاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہ

سر نامہ ہے نام اللہ کا — غنی ہے گدا جسکی درگاہ کا
وہی ہے خداوند بالا و پست — کہ ہے جسکے قبضہ مین فتح و شکست

وہ ہے مالک الملک ہر دو سرا — اُسی کو بقا ہے وہی ہے خدا
وہی ہے حلیم و غفور و رحیم — وہی ہے سمیع و مجیب و علیم

وہی ہے شکور و ودود و احد — وہی ہے خبیر و قریب و صمد
لکھون حمد کیا تیری مین ای حکیم — تو سبحان و قدوس اور ہین سقیم

تو مغنی ہین محتاج اور ناتوان — تو غیور و قیوم ہین نیم جان
تو حیِّ ابد قادرِ لایزال — شہنشاہِ ملکِ جمال و جلال

رسول و نبی و ولی ای جلیل — نہین حکم مین تیرے ہرگز دخیل
منزہ ہے سب سے تو ربِ قدیم — مصاحب نہ تیرا نہ کوئی وزیر

جو حضرت نبی صلعم ما عرفنا کہین — تری کُنہ تک کیا رسائی ہمین
ہمارا جہانتک کہ پہونچے خیال — ورا الوری ہے تو ای ذوالجلال

تو ہی ہے احد تو ہی فرد و صمد — کہ ہے تو ہی بے والد و بے ولد
تو ہی ہے خدائے وجود و عدم — خداوند کرسی و لوح و قلم (مخلوقات)

خداوند آغاز و انجام دہر — خداوند مہر و خداوندِ قہر
جسے مہر سے اپنی دے برتری — ہو دنیا و دین مین اُسے سروری

ترا دیکھکر فضل و جود و کرم — عزازیل گوید نصیبے برم
نگاہِ غضب سے جسے دیکھلے — دو عالم کی نظرون سے وہ گر پڑے

صفت کیا کرون بے نیازی کی مین — اولوا العزم ترسان و حیران ہین
ترے فضل سے اکرم الاکرمین — مری ناتوانی ہو زور آفرین

مری نظم کو دے تو عزّ قبول — بحق نبی و علی رض و بتول رض
عطا کر وہ اپنا مجھے عشق و درد — کہ دل دونون عالم سے ہو جائے سرد

تری آرزو ہو جو ہو آرزو — ترا جلوہ آئے نظر سو بسو
ترے عشق مین جان کھوتا رہون — تری یاد مین مین جیون اور مرون

ترا فضل بس اب مرے ساتھ ہے — مری شرم و عزت ترے ہاتھ ہے
نبی کو مین کرتا ہون اپنا شفیع — وہ محبوب تیرا ہے میرا شفیع

۱۵۸ اشارہ بسوے حدیث ما عرفناک حق معرفتک ۱۲

نعت جناب سرور انام (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ۱۲) و منقبت اصحاب کرام و اہلبیت عظام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲)

نبی کون یعنی شہِ مرسلین   جہانِ کرم شافع مذنبین
عنایت ہوا انکی اگر خاک پر   تو رفعت سے نازان ہوا افلاک پر
نہ آدم ہی ہوتے نہ جن و ملک   نہ اختر نہ ماہ و نہ مہر و فلک
دل و جانسے جو کوئی اُنکا ہوا   وہ سلطان دنیا و عقبیٰ ہوا
محمدؐ شہنشاہ کون و مکان   محمدؐ جہان دار قدوسیان
محمدؐ بہار ریاضِ قدم   محمدؐ شفاے مریضانِ غم
محمدؐ کے اوصاف ہین بیشمار   اُنھین کون جانے بجز کردگار
ہو کیا وصف نبیونکے سرتاج کا   بیان کس سے ہو شان معراج کا
نہ تھا شائقِ دید اُن سے سوا   تو خود شوق دیدار ظاہر کیا
پہونچکر حضوری مین دلدار کی   تسلی ہوئی یار سے یار کی
گئے نزدِ حق آن کی آن مین   کہ ہی قاب قوسین قرآن مین
نہون کیونکہ وہ رحمتِ عالمین   کہ وان بھی رہے یاد ہم مذنبین
کہ ہون سخت بیچین اور دل حزین   سوا آپ کے کوئی میرا نہین
خجالت سے سر ہی جھکائے ہوے   ترے در سے آنکھین لگائے ہوے
کہ مین و جہانین یہ ہون شادکام   رہے شاد اولاد میری مدام
مناقب بیان کیا ہون اصحاب کے   جو اللہ تعریف اُنکی کرے
رکھے انکے جانب سے جو بغض و کین   سزاوار دوزخ کا ہو وہ لعین
وہ چارون ہین بس عزت شان ایک   دل و جان اور دین و ایمان ایک
انھین سے ترقی ہوئی دین کی   وہ ہین افضل الناس بعدِ نبی
بھلا اُنکے رتبہ کا ہو کیا بیان   کہ ہی ثانی اثنین جس کا بیان
وہ ہین سرورِ مالک عدل و یقین   وہ ہین زینتِ آسمان و زمین
وہ ہین شمع بزم جناب نبیؐ   وہ ہین واقفِ ہر خفی و جلی
خداوند فضل و خداوند جود   بجان عاشق زار ربِّ ودود
وہی جامعِ وحی قرآن ہوے   صحابہ مین ذی رتبہ و شان ہوے
حبیب حبیبِ جناب الٰہ   گہ رزم مہر و گہ بزم ماہ
شہنشاہِ ارباب دین و دول   نگہ کردۂ حضرتِ لم یزل
زہے جد اعلیٰ مرے بوتراب   کہ ہی لحمک آپ ہی کو خطاب

سپہر رسالت کے بدر الدجیٰ   نہ بدر الدجیٰ بلکہ شمس الضحیٰ
ہوئے اُنکی خاطر زمین و زمان   نہوتے اگر وہ نہ ہوتا جہان
نہ عرش و نہ کرسی نہ حور و قصور   نہ دوزخ نہ جنت نہ آتش نہ نور
محمدؐ شہنشاہ دنیا و دین   محمدؐ حبیبِ جہان آفرین
محمدؐ مہِ برج عز و جلال   محمدؐ شہِ ملک فضل و کمال
محمدؐ درِ بحر جود کریم   کہا حق نے اُنکو رؤف الرحیم
کہ وہ آئنہ اُنکا ہے بیگمان   اور آئینۂ حق وہ جانِ جہان
کہ خالق نے دل اپنے عشاق کے   جو دیکھے تو مشتاق تر آپ تھے
بلا کر اُنھین خود دکھایا جمال   کہ عاشق ہو معشوق صاحب کمال
زہے شان احمدؐ وہ پہونچے وہان   کہ وہم بشر بھی نہ جائے جہان
اِدھر سے نیاز اور اُدھر سے کرم   ہوے ہم بغل بس حدوث و قدم
ذرا فخر آدم خدا کے لیے   اِدھر بھی نگاہِ کرم کیجیے
شہا داورا یا حبیبِ الٰہ   کلامی ترا اُمتی روسیاہ
خدارا خداوند بندہ نواز   حضور خدا ہو تو ہی چارہ ساز
سلام و درود ای خداے کرم   شب و روز بھیج اُنپہ اور دمبدم
دل و جانسے اُنپر جو ہو وے نثار   نہو کیون وہ مقبول پروردگار
ہوے نام احمدؐ کے جو حرف چار   تو اُنکے ہوے چار یارِ کبار
ہوا ختم صدیق پر صدقؓ و داد   کہ اُنسے مٹی سب بناے فساد
خدا نے اُنھین دی کرامت تمام   امامت ولایت صداقت تمام
عمرؓ وہ کہ شاہانِ عالیجناب   کرین فخر اُنکی جو چومین رکاب
امامِ بشر فخرِ ناسوتیان   شہِ مومنان رشک لاہوتیان
سوم ابن عفانؓ جہانِ کرم   خداوند فتح و سپاہ و علم
شہنشاہ دین افتخارِ عرب   یگانہ دُرِ بحر انوار رب
علیؓ ولی شاہ دُلدل سوار   جہانِ ولایت کے ہین تاجدار
امیر امم سید انس و جان   بحق نائب سرور مرسلان
ہوئی ختم حیدر پہ یون سروری   پیمبر پہ جس طرح پیغمبری
علیؓ طالب حق و مطلوب حق   علیؓ قبلۂ آل محبوب حق

سوا اُنکے جو اور اصحاب تھے … نبی الوریٰ کے احباب تھے
نجوم سپہر ہدایت تھے سب … مو برج فضل و کرامت تھے سب
وہ جتنے تھے نورِ علی نور تھے … کہ دنیا و عقبیٰ سے بھی دُور تھے
رضا مند اُنسے ہے پروردگار … ہمارے دل و جان ہون اُنپر نثار
ہو کیا اہل بیتِ نبی کا بیان … کہ شان پیمبرؐ ہے اُنسے عیان
علیؓ سے لگا تا بمہدی دین … ہین سلطانِ اقلیمِ علم و یقین
یداللہ و ہمنام یزدانِ پاک … فدا ہو دم اُنپہ صد جان پاک
علیؓ ولی ہادی اولیا … علی بندۂ خاص ربّ العلیٰ
علیؓ سرور و مرشد و راہبر … وزیر پیمبرؐ شہ دادگر
انھین مین ہین ازواج خیر الانام … انھین مین ہین ہم مومنونکے امام
وہ مسند نشین ہدایت ہین سب … وہ دارائے ملک ولایت ہین سب
وہ ہین باعثِ افتخارِ امم … ہوا ختم اُن پر خدا کا کرم
امامِ حسنؑ اور امامِ حسینؑ … ہوئی جنسے دارین کو زیب و زین
وہ سلطانِ عالم امامِ زمن … جہاندار دین مہدی کفر کن
ہون ایسے کہ از فضل ربّ العلیٰ … جنابِ مسیحا کرین اقتدا
خدا اُنسے راضی خدا سے وہ شاد … جو اُنکا ہو پائے وہ اپنی مراد
خدا کے ہون اُنپر سلام و صلوٰۃ … کہ شیدائے حق ہین وہ قدسی صفات

در منقبت حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی
مولائی و مرشدی محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

پلا ساقیا وہ مے لالہ گون … سدا جسکے نشہ سے بیخود رہون
پلا دے وہ مے جو ہو آرام روح … ملے تا کلید ہزاران فتوح
فنا عشق مین تیرے ہو جاؤن مین … نکلجائین ارمان جو کچھ دلمین ہین
عنایت تری مجھپہ ہر دم رہے … لکھون وصف سلطانِ بغداد کے
شہ معرفت سید اولیا … بہار گلستانِ خیر الوریٰ
محب و حبیب رسولِ عرب … ہے محبوب سبحانی جنکا لقب
شہِ ملک دل قطب چرخ بقا … سلیمان اورنگ حُبّ و ولا
اگرچہ وہ تھے سطح خاک پر … مگر تھے قدم اُنکے افلاک پر
وہ تھے رونق خاندانِ علیؓ … عیان شکل سے اُنکی شانِ علیؓ
دل صاف تھا رشک عرش عظیم … کہ جسمین سمایا وہ ربّ کریم
سراپاک تھا اور سر دردِ دل … زبان تھی کلید در دردِ دل
رضا رات دن اُنکی محو قضا … اجابت ازل سے فدائے دعا
الٰہی بڑا تیرا احسان ہے … مری جان بس تجھپہ قربان ہے
کہ تیری عنایت یہ مجھپر ہوئی … ہوئی اُنسے تعلیم ایمان کی
خدایا بسدارحم کر اُن پہ تو … مجھے اُنکی الفت سے رکھ سرخرو

مناقب حضرت شمس العارفین امام الزاہدین
مجدد مائۃ ثالث عشر سیدنا و مرشدنا و مولانا جناب سید احمد غازی و شہید رائے بریلوی قدس سرہ

قلم کو ہین میرے ہزار افتخار … کہ لکھتا ہے وصفِ شہِ نامدار
شہ اصفیا سید احمد بنام … سپہر ہدایت کے ماہِ تمام
وہ تھے نور چشم امام رسل … وہ تھے عاشق خالق جز و کل
وہ ساقیِ جامِ شراب طہور … فرشتہ بسیرت تھے صورتمین نور
عیان شانسے اُنکے تھی شانِ حق … کہ مخلص ہوئے اُنکے قربانِ حق
نہین ہند مین کوئی شہر و دیار … کہ مخلص نہون اُنکے وہان بیشمار
عنایت سے جسپر نظر ڈالدی … وہین ہو گیا بس وہ کامل ولی
وہ اُمی تھے ایسے کہ عالم بڑے … ہوئے مستفیض اور خادم رہے
وہ تھے اہل حق اور فنا فی الرسول … گریزان تھے اُنسے ظلوم و جہول
نہ تھی خادمونکو کچھ اُنکے ہوس … رضائے الٰہی کے خواہان تھے بس
فنا عشق مولیٰ مین وہ ہو گئے … ہین دونون جہان اُنکے قدمون تلے
فنا ہوکے اُن کو ملی یہ بقا … ہوئے واصل حضرت کبریا
ہمیشہ ہو اُن پر خدا کا کرم … وہ تھے ہادی و رہنمائے امم

مناقب عالی جناب ولایت مآب
سید العاشقین تاج المحبین محبوب حضرت احد پیر و مرشد برحق مولانا و مرشدنا و حبیبنا
سید خواجہ احمد نصیر آبادی دام ظلہ العالی

پلا ساقیا وہ مے خوشگوار … کہ تجھپر فدا ہو مری جان زار
سوا تیرے سب کچھ مجھے بھول جائے … ملے خضر رہ مجکو تجھ سے ملائے
وہ خضر طریقت امام جہان … جو ہین معرفت مین وحید زمان

جہان فیض سے انکے ہی کامیاب
وہ چرخ ہدایت کے ہین آفتاب

شہ خواجگان خواجہ احمد بنام
بحار کرم مرجع خاص و عام

کرامت عطا حق نے انکو یہ کی
کہ ہر مبتدی ہی وہان منتہی

عیان انسے شان رسول کریم
سراپا ہین انوار رب رحیم

شب و روز انکا ہدایت ہی کام
کہ ہین بہتر و برترین انام

ہی انسے فروغ زمان و زمین
کہ ہین ماحی شرک حامی دین

جو بیشک ہین اسوقت سلطان دین
نہین جنکے مانند کوئی کہین

بجان عاشق سرور کائنات
گرامی نژاد و ستودہ صفات

ہوا انکی خدمت سے جو فیضیاب
تو وہ اپنے مقصد کو پہونچا شتاب

وہ ہی سینۂ صاف میدان ہو
کہ ہی جلوہ گر دمبدم شان ہو

کرین سنگریزہ پہ گر اک نظر
اُسے دم وہ ہو رشک لعل و گہر

بجز قال الله قال الرسول
نہین بزم اقدس مین ذکر فضول

الٰہی رہے فیض یہ جاودان
رہون انکے دیدار سے شادمان

سبب تالیف کتاب

لکھون باعث اب اسکی تالیف کا
کہ ہی یہ سبب اسکی تالیف کا

وہ ہین گوہر بحر جاہ و جلال
وہ ہین سرو گلزار فضل و کمال

انھین یاد ہی سب خدا کا کلام
وحید جہان عبد رحمٰن بنام

ہی ذکر صحابہ سے الفت تمام
کہ شیر و نکو رہتا ہی شیر و نسے کام

دلیل اس مری گفتگو پر عیان
یہ ہی جس سے آگاہ ہین مومنان

یہ دیباچہ مین اُسکے لکھا ہی صاف
بناوٹ ہی اسمین نہ لاف و گزاف

اور اسمین جو ہی نظم اُردو رقم
وہ ارشاد سے اُنکے ای ذی ہمم

مؤلف ہین اُسکے وہ احمد علی
تخلص ہی سیماب جنکا جلی

قصائد ہین اسطرح باآب و تاب
کہ احباب ہین شاد اعدا کباب

نہ تھے بہرہ ور اُس سے ہندی تمام
ہوا لاکلام اُنسے یہ فیض عام

یہ ہی آرزو اور تمنا مری
کہ تو لیکے نام خدا ے قوی

صحابہ کے اوصاف کر تو بیان
جزا دے تجھے داور داوران

بعون خدا اس سے ہو آبرو
طفیل صحابہ رہون سرخرو

ہوا پھر یہ ارشاد عالی مقام
کہ منظوم کر تو فتوحات شام

جنادین و دیر ابو القدس پر
لڑے جسطرح غازی نامور

لڑائی دمشق اور یرموک کی
وہ ہی جس سے سب شوکت قیصری

نہ ماہان رہا اور نہ وہ بوق کو نہ
بجا کوس اسلام تا روم و روس

وہی واقدی مغازی نویس
ہی اہل سیر کا امام و رئیس

بشر ہون خطا مجسے ہو وے اگر
تو رکھ عادت حق کو مد نظر

نہین جھوٹ کا دخل ہرگز یہان
ثقہ راویون سے ہی ہر داستان

جو ہین میرے نانا سیادت پناہ
سخاوت مآب و شجاعت پناہ

محب نبی و فداے خدا
خلیق و فصیح و مبارک لقا

ہی ورد زبان پاک کلام اله
دیا ذکر حضرت رسالت پناہ

اسی سے ہی شغل سیر اسقدر
کہ ہین محو اسمین ہی وہ خوش سیر

کہ تالیف پر شوکت اسلام کی
ہوے باعث از فضل خالق وہی

ہوئی جب وہ عون خدا سے تمام
انہین نے رکھا شوکت اسلام نام

باخلاص مین نے لکھی جا بجا
ہوے شاد میرے لیے کی دعا

غزل انکی ہی راحت اہل دل
نظیری بھی دیکھے تو ہو منفعل

جو ہی واقدی نسخۂ دلپذیر
اُسی کا وہ ہی ترجمہ بے نظیر

غرض ترجمہ جبکہ سب ہو چکا
تو حضرت نے ارشاد مجھسے کیا

اسے نظم اُردو مین کر اے عزیز
کہ ہی تو سخن سنج صاحب تمیز

وہین کرکے تسلیم سو جان سے
یہ کی عرض مین نے کہ حضرت مجھے

اور اولاد کو طاعت اب و جد
ہی واجب کہ راضی ہو رب احد

ہوے سخت وہ معرکے شام مین
کہ ہو عقل حیران سنکر جنھین

کہ وہ معرکہ اور یہ کارزار
جہان مین رہے حشر تک یادگار

ملے خاک مین اور اسلام کا
بفضل خدا بول بالا ہوا

نگون سر ہوے سب نشان ہرقل
ملا خاک مین خانمان ہرقل

جو اُسنے لکھا وہی بے بیش و کم
کرون نظم اُردو مین اب مین رقم

کہ ستار وہ عالم الغیب ہی
نہو عیب جو یہ بڑا عیب ہی

بناوٹ کہین اسمین اصلا نہین
فسانہ نہین ہی یہ عین الیقین

ذرا اصل کو رکھکے پیش نظر
بغور اسکو بھی دیکھ انصاف کر

کہ ہی جھوٹ یا سچ یہ میرا مقال
سراپا ہی یہ نظم سحر حلال

اسے سن کہ جادو بیانی ہی یہ
شناور ہی بحر معانی ہی یہ

نہ سن جھوٹے قصے نہ اوقات کھو
اسے شوق سے پڑھ جو ایمان ہو

نہین تیر مژگان کا یان کچھ گذر
نہین حسن فانی پہ میری نظر

مین مداح ہون سرور پاک کا
شہ انبیا شاہ لولاک کا

مین ہون عاشق زار اصحاب پر
فدا اُنکے خدام و احباب پر

یہ جتنے تھے نور علےٰ نور تھے
کہ سب جام وحدت سے مخمور تھے

یہ اللہ کے تھے پیارے تمام
تو مخلص ہوا انکا کہ یہ آئین کام

بس اب مین ہون وارث ملک سخن
مرے سر پہ ہی سایۂ ذوالمنن

مرے دہن پہ بجتا ہی کوس سخن
مرے بر مین ہی اب عروس سخن

فصاحت کا دون مین دریا بہا
شناور کہین مجکو صد مرحبا

اور آمین ہون ایسے دُر شاہوار
کہ بس گوہر و لعل ہون شرمسار

سطور اسکے ہون موج آب حیات
سب الفاظ ہون کوزہ ہائے نبات

نقط پر یہ حُسن خداداد ہو
خجل خال روے پریزاد ہو

مری تیزی کلک سے قتل ہو
مقابل ہو گر حاسد زشت خو

زبان ہو مری یا کہ ہی ذوالفقار
نے کلک ہی نیزۂ کارزار

صدائے دُہل ہی صریر قلم
الف ہو نہین ہین یہ کوس علم

اُڑاتی ہی ہر دم نسیم ظفر
پھریرے نشانون کے باکروفر

نہین اِمین جز ذکر تیغ و خدنگ
کہ ہر ایک صفحہ ہی میدان جنگ

روان آمین ہین احمدی فوج فوج
سمندر کی جون موج بالائے موج

سُناتے ہین مژدہ انہین جبرئیل
کہ انّا فتحنا ہو قول جلیل

خدا سے ہین سب دل لگائے ہوے
تمام اپنی ہستی مٹائے ہوے

پیادہ ہی کوئی کوئی ہی سوار
غرض ہین رضا جوے پروردگار

ہر اک غوث و ابدال سے بڑھکے ہی
کیے سب مقام و منازل کو طی

اطاعت مین ہر اک عدیم البدل
شجاعت مین ہر ایک ضرب المثل

کرامت مین ہر ایک بحر کرم
علو ہمتی مین سپہر ہمم

سپاہی سے لیکر سپہ دار تک
ہی اک ایک بیشبہہ رشک ملک

جو ادنی ہی اعلی سے اعلی ہی وہ
نبی پر فدا حق پہ شیدا ہی وہ

یہی فوج ہی خاص فوج خدا
ہین دونون جہان انکے زیر لوا

نبی کے یہ احباب و عشاق ہین
یہی وصل مولی کے مشتاق ہین

کیا ہی کسی نے کہین بیدریغ
زبون کشور کفر کو زیر تیغ

کسی کا کہین نیزۂ خونفشان
ہوا جسم بدخواہ سے جانستان

کہین تیر ہی موت کا نامہ بر
کہین خون پہ خنجر نے باندھی کمر

جدھر انکی چمکی ہی تیغ دو دم
ہوے دشمن دین ندیم ندم

ظفر راتدن انکے رہتی تھی نام
کہ اقبال تھا انکا ادنی غلام

تھی نصرت عیان انکے اعلام سے
سعادت تھی وابستہ اقدام سے

تمام انپہ سب نعمتین ہوگئین
ہین دنیا و دین انکے زیر نگین

جو چاہا انھون نے وہ فوراً ہوا
کہ انکی رضا تھی رضائے خدا

تھے انکے دل و جان خدا پر فدا
رضا جوئی کرتا تھا انکی خدا

زہے بخت اس عاشق زار کے
کہ معشوق خود پیار اسکو کرے

بشر سے نہو وصف انکا کبھی
کہ مداح ہی آپ رب قوی

بعد وفات سید انبیا و مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین جلوہ افزاے مسند خلافت ہونا خلیفۂ برحق و امام مطلق عبداللہ عتیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور بعد استحکام امور خلافت متوجہ ہونا آپ کا فتح شام پر اور تحریر فرامین طلب بنام سرداران مکہ معظمہ و سرفرازان یمن

اِدھر بھی ہو ساقی نگاہ کرم
کرم ہی ترا عام تیری قسم

ملا دے مرے لب سے جام شراب
ترستا ہون لے لیکے نام شراب

پلا تیز ایسی چھکا دے مجھے
بس اب مست و بیخود بنادے مجھے

مرے اچھے ساقی بھلا ہو ترا
تصدق دل و جان سے تجھ پہ ہوا

پلا دے پلا دے نہ کچھ دیر ہو
ترے بادہ و جام کی خیر ہو

مرا سر ہو اور ہو ترا سنگ در
ترے جلوے ہون اور میری نظر

مرون تجھپہ ہر لحظہ او رزندہ ہون ۔ جدا تجھسے ہرگز نہ یک لحظہ ہون
زہے بخت مین اور یہ میکدہ ۔ یہ بے باکی اور یہ حوصلہ
مین قربان پلادے مرے ساقیا ۔ مجھے عاشق مست اپنا بنا
یانئین مرے دے تو ایسا اثر ۔ کہ ہون سامعین بیخود وچشم تر
امام سیر واقدی خوش بیان ۔ یہ کہتا ہی جب سرور دوجہان
حبیب خدا کے خلیفہ ہوے ۔ اس امت کے والی ومولا ہوے
بڑھین شوکتین اور اسلام کی ۔ گھٹین طاقتین کفر ناکام کی
جو تھا مدعی رسالت لعین ۔ وہ کذاب فاسق ضلالت قرین
جہان پہلوان خالدِ صف شکن ۔ سپہ دار دین افتخارِ زمن
یمامہ مین اُسپر مظفر ہوے ۔ سوا اُسکے جو اور کفار تھے
تو سلطان دین نے ارادہ کیا ۔ بصد جاہ وفر کشورِ شام کا
مٹادون یہ سب شوکتِ قیصری ۔ بھلا دون اُسے کروفرِ شہی
کیے جمع اک دن صحابہؓ تمام ۔ ہوے اُنسے خوش اور کیا یون کلام
بڑہ فضل یہ حق نے تمپر کیا ۔ کہ ہو امت حضرتِ مصطفےٰ
تمھاری اور اسلام کی شان مین ۔ ہی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ قرآن مین
سنو غور سے تم پھر اسبات کو ۔ کہ حضرت نبیؐ کے تم اصحاب ہو
ارادہ یہ تھا آپ کا بیگمان ۔ کہ اب شام پر لشکر مومنان
کیا وصل سے اپنے شاد انھین ۔ عطا کین جو کچھ پاس تھین نعمتین
کہ بھیجون اُدھر لشکر مومنین ۔ مع اہل واموال نصرت قرین
یہ ارشاد ہی آپ کا بالیقین ۔ کہ لائی گئی میرے آگے زمین
او رآئی وہ جتنی نظر مین مری ۔ ہون قابض اُسی پر مرے اُمتی
خوشی سے یہ اُن سبنے پاسخ دیا ۔ کہ حاضر ہین ہملوگ ای مقتدا
کہ یہ حکم خالق ہوا ہی ہمین ۔ اولی الامر کی بھی اطاعت کرین
کہا واقدی نے یہ فرمان تمام ۔ تھے لفظ وعبارتمین یکسان تمام
کہ از جانب بندۂ حق عتیق ۔ سلام علیکم مسلمان فریق
اور اُسکے نبی پر صلوۃ وسلام ۔ مین ہون بھیجتا باخلوص تمام
کہ عیسائیونسے اُسے چھین لو ۔ لئیم اور کافر ہین وہ زشت خو
ہوا وہ مطیع خداے کریم ۔ ملے بیگمان اُسکو اجر عظیم
کہ حاضر ہو تم جسطرح ہو سکے ۔ مری راہ مین مال اور جان سے

اسی میکدہ پہ مٹون جان دون ۔ تری چتونونکے مین قربان ہون
نگہ گدگداتی ہی اب جام کو ۔ غٹاغٹ پیونگا مین جو ہو سبو
ترے عشق مین آہ ونالے کرون ۔ ترے جان نثارونکے قصے لکھون
مزا بیخودی کا چکھائے سخن ۔ کرین بیخود انہ ثناے سخن
ہوے واصل حضرتِ کبریا ۔ تو صدیق اکبر شہِ اصفیا
اطاعت صحابہ نے کی شوق سے ۔ کہ اُن سب مین اعلی وہ افضل وہ تھے
ہوے اور بھی گرم شیر عرب ۔ ہوے سرد کفار روبہ لقب
ضلالت کا اُسکی ہوا خاتمہ ۔ سزاوار لعنت وہ تھا خاتمہ
ملقب بسیف خداے کریم ۔ عدو جنکے آگے عظامِ رمیم
ہوے خوار وزار وپریشان سبھی ۔ سب اعراب نے بھی اطاعت جو کی
کہ اب شام پر فتح حاصل کرون ۔ کرون قیصر روم کو بھی زبون
روانہ کرون لشکر دین اُدھر ۔ دکھاؤن نصارا کو یہ کروفر
کہ سمجھو اب اسبات کو تم سبھی ۔ فضیلت ملی تمکو اسلام کی
تمھین سب امم پر شرف ہی کبھی ۔ کہ زائد ہی ایمان تمھارا قوی
کیے تمپہ انعام سارے تمام ۔ کہ شاہد ہی اُسپر خود اُسکا کلام
فدائی ہو تم اُنکی درگاہ کے ۔ اسی سے ہو مقبول اللہ کے
روانہ کرون تاکرو تم غزا ۔ بلا حق نے پاس اپنے اُنکو لیا
خبردار وآگاہ ہو جاؤ سب ۔ کہ یہ عزم بالجزم میرا ہی اب
کہ پیش از وفات آپنے خود مجھے ۔ کیا تھا خبردار اس راز سے
تو اُسکے مشارق مغارب تمام ۔ نظر آئے از فضل ربِ انام
تمھارا جو کچھ مشورہ ہمین ہو ۔ خدا تمپہ رحمت کرے وہ کہو
ہین منقاد سب آپکے حکم کے ۔ جہان چاہیے وان ہمین بھیجیے
تو سلطان دین اُنسے شادان ہوے ۔ رقم جابجا جلد فرمان ہوے
سرنامہ لکھی تھی بسم اللہ ۔ ازان پس رقم تھا یہ بے اشتباہ
مین کرتا ہون حمد خداے کریم ۔ جو واحد ہی اور بیعدیل وسہیم
سنو تم یہ ہی مجکو مدنظر ۔ کہ بھیجون تمھین کشورِ شام پر
جو مائل ہو تم مین سے بہر غزا ۔ رضامند ہو اُس سے رب العلی
رقم آیۂ انفروا اُنپہ کیا ۔ کہ ارشاد کرتا ہی رب العلا
کرو گوشہ نشین تاکہ پاؤ مراد ۔ رہو دونون عالم مین آباد وشاد

کہ حق مین تمھارے ہی بہتر یہی
اگر مومنو ہی تمھین آگہی
یمن کے امیرونکے نامے جو تھے
وہ حضرت انسؓ کے حوالہ کیے
کہ لیجاؤ پہونچاؤ لاؤ جواب
انسؓ چلدیے انکو لیکر شتاب

واپس آنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ملک یمن سے

امام سیر واقدی نے کہا
کہ راوی ہین یون جابر باصفا
یمن سے انسؓ چند ہی روز مین
پلٹ کر جو آئے کیا خوش ہمین
یہ حضرت خلیفہ کو مژدہ دیا
کہ آتے ہین اہل یمن باوفا
کہا یہ بھی انسے کہ ای نامور
جسے آپ کا نامہ پر ہنر
سنایا وہ منقاد جان سے ہوا
کیا جلد سامان بہر غزا
باخلاص وہ سب چلے آتے ہین
کہ اب دولت وصل حق پائے ہین
انھین راہ مین چھوڑ آیا ہون مین
مبارک ہو مژدہ یہ لایا ہون مین
جو ہین شہسواران ملک یمن
صنادید وسردار دشمن شکن
وہی سب سے پہلے ہوے ہین مطیع
مراتب ہین بے شبہہ انکے رفیع
کہ چھوڑا اپنے گھر اور وطن کو دیا
مع اہل واولاد رستہ لیا
اور انکے جو ہمقوم ہین وہ بھی آے
انھین رغبتین دیکے وہ ساتھ لاے
کہ بھر خدا جان قربان کرین
سدا فضل سے اسکے شادان رہین
بڑی انکی قسمت مبارک نصیب
یقینی وہ آئے یہان عنقریب
ہوے شادمان سرور نامور
گیا وہ دن اور شب خوشی مین گذر

جوق جوق حاضر ہونا شہسواران اسلام کا مدینۂ مبارک مین

سحرگاہ خاقان زرین کلاہ
ہوا جلوہ فرما بصد عز وجاہ
منور ہوے سب زمین وزمان
لگے اپنے کامونین اہل جہان
توبس اہل طیبہ پہ ظاہر ہوے
یکایک نشان آمد فوج کے
جناب خلیفہ کو آگہ کیا
اسیوقت وہ سرور باصفا
ہوے پیشوائی کو انکے سوار
جلومین سواران دشمن شکار
اولوالعزم وذیشان جو اصحاب تھے
بصد جاہ وفرہ بھی ہمرہ ہوے
سواران جنگ آور ونامدار
پیادے دلاور نصارا شکار
نشان وعلم اپنے کھولے ہوے
سنبھالے سنان تیغ تولے ہوے
چلے جنکے باصد ہزار آب وتاب
ہوئی گرد اڑکر مثال سحاب
وہ تھے یون خلیفہ کے ادھر ادھر
ستارے ہون جسطرح گرد قمر
غرض اسجگہ جاکے ٹھہرے حضور
کہ ہوا انکے آگے سے سبکا مرور
نہ گذری تھی کچھ دیر انکو وہان
نمایان ہوے اپنے انکے نشان
چلے آتے تھے وہ بڑی شان سے
ملک دیکھکر انکو حیران تھے
سبھی چست سب ساز وسامان سے تھے
برابر برابر پرون پر پرے
قبیلے قبیلے تھے سب پیش وپس
رضامندی حق کی سبکو ہوس
ادھر سے تو وہ اور ادھر سے یہ فوج
بصد شوکت وفر واقبال واوج
ملین یک بیک دونون اسطرحسے
کہ جسطرح دریا سے دریا ملے
یہ کہتا ہے بیان راوی نیکذات
کہ تھی پیش پیش حمیری (نام قوم) خوش صفات
لگائے ہوے خود پہنے زرہ
کہ ہوش عدو جنسے ہون فاختہ
کمانین عرابی بھی تھین انکے پاس
کہ وہ انکو لٹکائے تھے بے ہراس
سوار ایسے اور سپاہ ایسے اصیل
کہ جنکا کرے وصف رب جلیل
اور آگے تھے انکے ذی الکلاع
سر قوم حمیر جوان شجاع
عمامہ تھا اک انکے سر سے بندھا
نمایان تھا چہرے سے نور خدا
جو آئے قریب شہ نیک نام
ادب سے کیا عرض انکو سلام
بتایا نشان اپنے مسکن کا بھی
کہا پھر کہ مین ہون یل حمیری
یہ ہے قوم حمیر مین سردار ہون
رضاے خدا کا طلبگار ہون
پھر اسطرح اشعار رجزی پڑھے
کہ حضرت خلیفہ وہ سنکر ہنسے
جناب علیؓ سے کہا آپ نے
نہین کیا نبیؐ سے سنا آپ نے
کہ اسطرح ارشاد فرماتے تھے
جو حمیر مع اہل واولاد کے
کرین دشمنان خدا پر غزا
بشارت یہ دو مومنون کو سنا
کہ نصرت تمھین مشرکو نپر ہوا اب
ہون مغلوب اعدائے دین تم سے سب
یہ سنکر جناب علیؓ نے کہا
کہ حضرتؐ سے مین نے بھی تھا یہ سنا

انس نے کہا اہل حمیر شجاع / مع اہل و اولاد و مال و متاع
خوشی سے پرے سب جمائے ہوئے / سبھی شوق اپنا بڑھائے ہوئے
انھون نے بھی آکر قریب حضور / بتا قوم و مسکن کا باصد سرور
اور ایسے اور ایسے اور ایسے ہین ہم / اگرچہ ہے شجاعت ہمارے قدم
تھے بعد انکے طے کے قبائل وہان / دکھائی دیے ہمکو طائی جوان
جناب خلیفہ کے نزدیک جب / چلے آئے و وہین زروے ادب
حضوری مین آداب و تعظیم سے / جو حاضر ہون بہتر ہی میرے لیے
سلام و مصافح کیا انسے پھر / ہوے شاد اور یون کہا انسے پھر
گئے اسجگہ سے جو وہ بھی گذر / تو مردان دوسی پھر آئے نظر
لکھا ہی تھی انکی جماعت بہت / یہ تھے اور قومون کی نسبت بہت
ہنسے یون انھین دیکھکر شاہ دین / اور اسطرح فرمایا انسے وہین
کہا میرے آنیکے دو ہین سبب / یہ اول کہ ہو مجسے خوشنود رب
سبب دوسرا یہ ہی ای ذو الکرام / کہ چکھو نہین اب میوۂ ملک شام
ہوا پھر بنی عبس کا وان گذر / امیر انکے تھے میسرہ پرہنر
تھے انکے ہی پیچھے کنانی دلیر / قتامہؓ بن عیشم تھے جنکے امیر
جو آئے تو حضرت خلافت پناہ / ہوے شاد اور کرکے شکر اِلٰہ
فروکش ہوے گرد طیبہ کے سب / ہوا راہ کا دور رنج و تعب
سوا انکے غازی جوان اور بھی / نواح عرب سے بشوق دلی
رسد کی لگی ہونے تکلیف انھین / امیرون نے ملکر کہا اب چلین
کہ ہی ہمکو تکلیف کھانے کی بھی / کمی ہی یہان گھانس و دانے کی بھی
کسینے نہ کچھ عرض مطلب کیا / کہ یہ اسکا وہ اسکو تکتا رہا
مگر قیسؓ غازی نے ہی پیشتر / یہ کی عرض ای سرور نامور
بجا لائے بہر خدا و نبیؐ / کہ حاضر حضوری مین ہین آپکی
نہین کوئی اب ہمسے باقی رہا / کہ سب آئے لشکر بھی پورا ہوا
بخوبی ہر اک چیز ملتی نہین / کہ طیبہ کی وسعت کچھ ایسی نہین
بہت چپقلش ہو گئی ہی یہان / جو لوگ اور آئین تو اترین کہان
تو رخصت ہمین کیجیے تا کہ ہم / پلٹ جائین یانسے بساز و حشم
جو ان سبکا مطلب سنا آپ نے / یہ ارشاد انسے کیا آپ نے
مین کہتا ہون سوگند پروردگار / گوارا نہین مجسکو یہ زینہار

جو گذرے تو بعد انکے تھے مذحجی / اصیل انکے سب اسپ و خود جری
جو آئے تو قیس ہبیرہ دلیر / تھے ان سبکے آگے کہ تھے یہ امیر
بتایا اور اشعار رجزی پڑھے / کہ ہین ہم جری اور دلاور بڑے
دعا دی انھین آپنے اور وہ سب / بڑھے اور آگے بفرط طرب
دلیر جہان حابس نامور / سپہدار و سالار باکر و فر
یہ چاہا کہ گھوڑے سے اترون یہان / یہ ہین نائب سرور دو جہان
کہا انسے حضرت نے دیکر قسم / کہ اترو نہ تم خوش نہین اس سے ہم
جو تم آئے مشکور ہم کو کیا / بہت تمنے مسرور ہمکو کیا
تھے جندب بن عامر روان پیش پیش / جو تھے پردل و باوفا پاک کیش
اسی قوم مین بو ہریرہ بھی تھے / کمان اور ترکش لگائے ہوے
کہ یہ تو کہو آئے تم کس لیے / کہ واقف نہین طرز پیکار سے
کرون خوب اعداے دین پر غزا / نہ رہجاے دلمین کوئی حوصلا
یہ سنکر ہنسے سرور خوش شیم / خدا کا کرم انپہ ہو دمبدم
کہ ہی باپ کا انکے مسروق نام / شجاعت مین مشہور ہر خاص و عام
اور ان سبکے اطفال و اہل و عیال / شتر خچر اسباب و مال و منال
اسی وقت یہ حکم انکو دیا / کہ اترین کرین اپنے خیمے بپا
اور اسطرح سبکے ہوے ان خیام / جدا تھے قبیلے قبیلے تمام
جو آئے اور اسجا فروکش ہوے / تو میدان کثرت سے انکی بھرے
حضور خلیفہ مین اور یہ کہین / کہ اب جانب شام بھیجو ہمین
گئے متفق ہو کے پیش حضور / بآداب بیٹھے وہ صاحب شعور
پس و پیش تھا یہ کہ کون ہم مین سے / ہوا ہی جو شوری گزارش کرے
ہمین حکم جس کام کے واسطے / کیا آپ نے ہی بدل ہم اسے
غرض یہ کہ ہم سے خدا و رسولؐ / رضا مند ہون اور ہی سب فضول
جو کچھ چاہیے ساز و سامان جنگ / مہیا ہی لیکن یہان ہم ہین تنگ
کہ ہر شے بکثرت یہان مل سکے / سوا اسکے اب کثرت فوج سے
کیا جس ارادہ سے ہمکو طلب / اگر اسمین مانع ہی کوئی سبب
یہی آرزو ان امیرون نے کی / کہ ہین منتظر حکم کے ہم سبھی
کہ ای عاشقان خداے برین / اور ای جان نثاران دین متین
کہ ہو کچھ بھی تکلیف و ایذا تمھین / فقط اس سبب مین نے روکا تمھین

کہ تم مین سے جو لوگ باقی رہے … سب آ جائین باقی نہ کوئی رہے || کہ ہو جائے لشکر تمہارا درست … روان شام کو تم ہو پھر چست چست
یہ کی عرض سب نے کہ اے مقتدا … نہین کوئی ہم مین سے پیچھے رہا || جو تھے آنیوالے وہ سب آگئے … ہمین جانب شام اب بھیجیے
علی برکت اللہ ہو حکم اب … نظر آپ رکھین بامداد رب

حسب خواہش سرداران لشکر تشریف لانا حضرت خلافت پناہی کا بہ لشکرگاہ اسلام اور روانہ ہونا لشکر ظفر پیکر کا جانب شام

یہ کہتا ہے راوی صادق بیان … کہ اُنسے وہ سنکر شہ مومنان || ہوئے شاد فوراً کھڑے ہوگئے … اُنھین ساتھ لیکر پیادہ چلے
وہین کوچ کا حکم اُن کو دیا … اور اسطرح ارشاد اُنسے کیا || خدا ہو معین ہے اجازت تمھین … وہی دے نصارا پہ نصرت تمھین
وہ سب اور اصحاب عالیجناب … کہ جون ابن خطاب الاخطاب || اور اللہ کے دوست عثمانؓ غنی … اور اللہ کے شیر حضرت علیؓ
اور اُنکے سوا وہ سعید ابن زید … کہ جو جنتی ہین بلا شرط و قید || وہ اصحاب بھی ساتھ اُنکے ہوے … جو سردار اوس اور خزرج کے تھے
جو تشریف لائے سوئے فوج دین … اور آگہ ہوے فوج مین مومنین || کہ یہ آئے حضرت خلافت مقام … کہ رخصت کرین ہمکو اب سمت شام
ہوے شاد ایسے کہ اکبارگی … لگے کہنے تکبیر باصد خوشی || ہوا اس قدر شور تکبیر کا … کہ کہسار سنکر گئے تھرتھرا
لگا گونجنے اُنمین یون شور و غل … مکبّر تھے گویا وہ کہسار کل || اور اک تل پہ ٹھہرے ہونچکر حضور … کہ پیش نظر سب ہے نزدیک و دور
جہانتک کہ جاتا تھا پیک نگاہ … بپا تھے خیام و علم بارگاہ || نظر کی جدھر دلپذیر تھے اُدھر … چمکتے تھے گرز و سنان و تبر
وہ اسپ و شتر اور وہ ساز و حشم … وہ خیمون پہ خیمے علم پر علم || وہ غازی کہ سینہ سپر تھے تمام … رُکے کوہ پر بھی نہ جنکی حسام
خدا سے سبھی لو لگائے ہوے … سوی اللہ دل سے بھلائے ہوے || یہ جنکی تمنا کہ اب جان جائے … شجاعت قسم جنکے قدمونکی کھائے
حضور اسقدر خوش ہوے دیکھکر … کہ شادی سے رخسار رشک قمر || چمکنے لگے اور بھی اُس گھڑی … باخلاص یہ التجا حق سے کی
کہ بیشک ہین احسان ترے بیعدد … توہی دے انھین صبر اور کر مدد || چلے انکے دشمن کا اثر نہ بس … توہی انکا حافظ ہے بس ہر نفس
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان … کہ اول یزید بوسفیانؓ کو وان || خلیفہ نے سردار لشکر کیا … دیے دس سو اسوار جنگ آزما
عنایت کیا پھر نشان بھی انھین … کہ لو اسکو ہو فتح و نصرت تمھین || ربیعہ بن عامر ہوے پھر طلب … کہ تھے سرور قوم عامر نسب
یہ تھے شہسوار اور بڑے نیزہ باز … شجاعت مین مشہور ملک حجاز || عنایت کیے اُنکو بھی اک ہزار … دلاور سواران دشمن شکار
کہ شامل تھے لوگ انمین ہر قوم کے … نہ بالکل یہ سب اک قبیلہ کے تھے || انھین بھی نشان اک عنایت کیا … یزید بوسفیان سے پھر یون کہا
خبردار تمکو جتاتا ہون مین … ربیعہ بڑے آبرو دار ہین || یہ اشراف ہین اور بڑے عقلمند … کہ ہے ہمکو تدبیر انکی پسند
اور ایسے جری ہین کہ مشہور ہین … بتاتے ہین وہ انکو جو منظور ہین || بہت صاف باطن ہین اور نیکخو … تم اوصاف سے انکے آگاہ ہو
تمھارے کیا ساتھ مین نے انھین … کیا اپنا سردار و حاکم تمھین || انھین اپنے لشکر کے آگے رکھو … کرو جو کچھ انسے وہ تم پوچھ لو
کوئی کام کرنا نہ انکے خلاف … ہین دانائے قانون جنگ و مصاف || یہ کی عرض ارشاد جو کچھ ہوا … کبھی فرق اسمین نہوگا ذرا
ازان بعد دونون گئے فوج مین … دیا کوچ کا حکم جا کر انھین || یہ دونون امیر اور وہ دو ہزار … دلیران جنگ آور و نامدار
سب آلات جنگی سے ہو کر درست … نکل آئے خیمون سے چالاک و چست || سوار اپنے گھوڑون پہ ہو کر بڑھے … بصد ذوق سینہ اُبھارے ہوے
غلامون نے جھٹ پٹ گرا کر خیام … فروش و ظروف اور سامان تمام || کیا بار اونٹون پہ اور چل دیے … وہ بندے خدا کے خدا کے لیے

جو دریائے لشکر ہوا موج زن
لگے تھرتھرانے زمین و زمن

پھریرے نشانونکے سب کھل گئے
غزا پر وہ جنگی جوان تل گئے

اُٹھا شور تکبیر کا ہر طرف
دلاور بڑھے شوق سے صف بصف

لگے گونجنے سربسر کوہسار
ہوا اُڑ گئی تھا یہ اُسکو فشار

زمین پیسکے ٹاپون سے اُڑنے لگی
ہوا اُڈر کے وانسے ہوا ہو گئی

گیا آسمان پر غبارِ زمین
لرزتا تھا ہیبت سے مہرِ مبین

عجب شوکت اور شان تھی فوج کی
تمنا شہادت کی ہر اک کو تھی

جو قبضون پہ قبضے دلیرونکے تھے
جگر خوف سے آب شیرونکے تھے

لیے بہرِ حق سب ہتیلی پہ سر
عنان با عنان اور سپر در سپر

ہوئے تیرہ و تار وہ دشت و راغ
سنانین چمکتی تھین مثلِ چراغ

جو دونون امیر اپنی فوجین لیے
حضورِ خلیفہ مین حاضر ہوئے

کہ رخصت خلیفہ سے حاصل کرین
علی برکت اللہ اکبر چلین

حضور اپنی جا سے پیادہ بڑھے
دیا حکم اُن کو کہ آؤ چلے

لگے عرض کرنے سپہدار یون
کہ دل خوفِ حق سے ابھی تا ہی خون

حبیبِ خدا کے خلیفہ ہین آپ
ہمارے تو سردار و مولیٰ ہین آپ

پیادہ ہین آپ اور ہم ہین سوار
خدارا نہ کیجے ہمین شرمسار

سوار آپ ہون یا ہمین حکم دین
کہ گھوڑونسے اُترین پیادہ چلین

یہ حضرت نے ارشاد اُنسے کیا
نہ ہوگا یہ زنہار ای باوفا

پیادہ نہ تم ہو نہ مین ہون سوار
مجھے اجر دیگا خداوندگار

یونہین ساتھ اُنکے وہ عالم مطاع
پیادہ گئے تا مقامِ وداع

اور اُس جا پہونچکر جو ٹھہرے حضور
وہ سردار دونون بفرطِ سرور

اُتر آئے گھوڑونسے حاضر ہوئے
سپہدار یہ عرض کرنے لگے

تمنا ہی کیجے مجھے وعظ و پند
کہ اُسپر رہون مین سدا کاربند

تو حضرت نے ارشاد اُنسے کیا
کہ قطع منازل مین ای باوفا

خبردار جلدی نہ تم کیجیو
کہ رہ مین کسی کو نہ تکلیف ہو

نہ لشکر سے ہونا کبھی تم جدا
کرو اُنسے ہر کام مین مشورا

عدالت کرو تا ہو راضی خدا
رہو دور جور و ستم سے سدا

کہ رہتا ہی ظالم ہمیشہ خراب
نہو دشمنون پر کبھی کامیاب

پڑھا پھر اُنھون نے اک آیۂ شریف
کہ سُنلو یہ ارشادِ ربِ لطیف

لڑو تم جو کفار سے مومنو
نہ پیچھے ہٹو پشت اُنکو نہ دو

و لیکن حریفانہ پلٹو اگر
تو اس سے نہین ہی تمھین کچھ خطر

اور اسکے سوا منہ جو موڑے کوئی
تو ہی وہ وہی مردود اور دوزخی

اور اسکا بھی رکھنا ہمیشہ خیال
کہ دے فتح تمکو جو ربِ جلال

تو اُنکی جو اولاد ہو شیرخوار
کہ کمسن ہون یا پیر زار و نزار

کرو قتل اُنکو نہ عورات کو
کہ جو مردِ میدان ہین اور جنگجو

گوارا نہ زنہار اسکو کرین
کہ جو ہو وین عاجز وہ مارین اُنھین

نہ اشجارِ خرما کے جانا قریب
جلانا نہ کھیتونکو ای خوش نصیب

ثمردار جو ہون شجر اُن کو بھی
نہ کاٹو نہ کونچین بھی جاندار کی

اگر جنکا کھانا ہی تمکو روا
روا ہی تمھین کچھ نہین ہی بُرا

جو کفار سے عہد و پیمان کرو
نہ توڑو اُسے اُسپہ قائم رہو

اسیطرح جس سے کرو صلح بھی
نہ توڑو کہ ہی بیوفائی بُری

ملین گے تمھین لوگ اسطرح کے
کہ جو معبدونمین ہین بیٹھے ہوئے

وہ گوشہ نشینی کو بہرِ خدا
عبادت سمجھتے ہین اور اتقا

اگرچہ غلط ہی یہ اُنکا خیال
فریب و دغا کا سراسر ہی جال

خدا سے اُنھین کیا سروکار ہی
یہ سب خواہشِ نفسِ مکار ہی

گراؤ مگر معبدون کو نہ تم
کرو قتل اُن دشمنون کو نہ تم

سوا اُنکے اک قوم ہی اور بھی
سیہ بخت و بدکار کفار کی

دل و جان سے سب بندگانِ صلیب
گروہِ شیاطین ہین نکبت نصیب

سر اپنے مُنڈائے ہوئے بیچ سے
وہ رہتے ہین گِردہ رکھائے جٹے

جہان اُنکو پاؤ نہ چھوڑو اُنھین
بنے جیسے منقاد کرلو اُنھین

دکھاؤ اُنھین تیغ تیز عرب
کھلاؤ ایمان کہ جزیہ دو اب

مسلمان ہون یا دین وہ جزیہ تمھین
تو چھوڑو اُنھین ورنہ مارو اُنھین

یہ فرماکے اسطرح اُنسے کہا
کیا مین نے تمکو سپردِ خدا

ہوئے ہم بغل پھر مصافح کیا
غرض جبکہ رخصت اُنھین کردیا

مصافح کیا تب ربیعہ سے بھی
اور اُنسے یہ فرمایا تم ای جری

کرو ظاہر اپنی شجاعت کو اب
کہ مشہور ہو تم سے نام عرب

کرو دانش و عقل سے اب وہ کام
کہ حیران دیکھکر ہون دشمن تمام

لڑائی مین تدبیر ایسی کرو
کہ اعدائے حق پر تمہین فتح ہو

وہ مغلوب ہون انپہ غالب ہو تم
کہ اللہ کے دلسے طالب ہو تم
برآئین تمہاری مرادین سبھی
رہے ساتھ فضل خداے قوی

لکھا ہی یزید و ربیعہ جوان
لیے ساتھ وہ لشکر پردلان
روانہ ہوے جانب ملک شام
بصد جاہ و شوکت بصد احتشام

مدینہ کو حضرت خلیفہ پھرے
صحابہ کو ہمراہ اپنے لیے
گئے جب سپہدار تھوڑیسی دور
ہوے تیز رو راہ مین باسرور

ربیعہ بن عامر نے فوراً کہا
مناسب نہین ہی یہ ای باصفا
کہ حضرت نے تمسے کہا تھا ابھی
ہی قطع مسافت مین عجلت بری

امیر سپہ نے دیا یہ جواب
کہ کرلو یقین اسکو ای کامیاب
کہ بھیجا ہی جیسے مجھے اور تمہین
یونہین اور فوجین روانہ کرین

کہ حضرت کو ہی یہ توجہ تمام
کہ اب فتح کر لیجیے ملک شام
یہ تیزی سے ہی مجکو مدنظر
کہ اور ونسے پہونچین ہمین پیشتر

عجب کیا جو اور ونسے پہلے وہان
ہمین دے کوئی فتح رب جہان
تقدم ہو اسکی بدولت ہمین
یہ حاصل ہو اُس سے فضیلت ہمین

کہ راضی ہون ہمسے خدا و نبی
جناب خلیفہ کی بھی ہو خوشی
پھر اسمین یہ ہوگا ہمین فائدا
ملے لوٹ مین مال کفار کا

ربیعہ نے اُنسے کہا خوب ہی
کرو اب جو کچھ تمکو مرغوب ہی
ہی مختار پروردگار کریم
نہین کوئی جسکا شریک و سہیم

چلے وانسے وہ سمت وادی القری
کہ اس راہ سے قصد اُنکا یہ تھا
بتوک اور جابیہ کی رہ چلین
دمشقی دیار اپنا مخیم کرین

آگاہ ہونا قیصر کا آمد آمد لشکر اسلام سے اور روانہ کرنا فوج کا بمقابلۂ دلیران موحدین اور لڑنا دونون فوجونکا بمقام بتوک اور شکست لشکر نصارا

کہا واقدی نے یہ اخبار سب
جو قیصر کو پہونچے ہوا پر غضب
کیے جمع ارکان دولت سبھی
اور اسطرح مجلس مین تقریر کی

سنو غور سے تم مری بات کو
مین کہتا ہون یہ ای مسیحائیو
کہ جبتک رہے دین کے تم مطیع
رہا جاہ و اقبال و رتبہ رفیع

شریعت کے اپنے جو پیرو رہے
رہے تمپہ انعام اللہ کے
کہ اقبال یاور تمہارا رہا
سوے شام جو کوئی عازم ہوا

لڑے اُس سے تم اُسپہ غالب ہوے
تمہین لوگ سب جانتے ہو اسے
کہ با اینہمہ شوکت و کر و فر
کیا عزم کسری نے اس ملک پر

بہت فوج سے اور سامان سے
بہت کر و فر سے بڑی شان سے
جو آکر تمہارے مقابل ہوا
ندامت سوا کچھ نہ حاصل ہوا

اور اتراک نے بھی اسیطرح سے
یہ چاہا تھا یہ ملک لے لیجیے
سو ہوکر پریشان اور زرد رو
گئے بھاگ کر اپنے ہی ملک کو

اور اُنکے سوا آئے تھے جرمقی
تو فاحش شکست اُنکو بھی تمنے دی
دیا دین کو جب سے تمنے بدل
اور احکام دینی مین ڈالا خلل

کیے تمنے جور و ستم اختیار
نہ تمکو رہا خوف پروردگار
تو اُسکے ہی پاداش مین یہ ہوا
کہ اُس قوم کو تمپہ غالب کیا

نہ تھی کوئی بھی قوم جس کو ضعیف
سمجھتے نہ تھے جسکو اپنا حریف
اور اُنکے نبی کے خلیفا جو ہین
اور اُن سبکے والی و مولا جو ہین

اُنھین نے ہی بھیجا اُنھین اسلیے
لڑین اور نکالین تمہین شام سے
یہ کہکر بتفصیل سب کچھ کہا
کہ اس اسطرح مین نے اب ہی سنا

یہ کی عرض سب نے کہ ای بادشاہ
ہمین حکم دے تا بفوج و سپاہ
لڑین اُنسے ہم دین شکستین اُنھین
نہ بڑھنے دین اس سمت بارین اُنھین

مدینے تک اُنکا تعاقب کرین
اُسے اُنکے ہاتھونسے ہم چھین لین
اور اُنکا جو کعبہ ہی کھودین اُسے
اور اُنمین سے کوئی نہ زندہ بچے

امام سیر واقدی نے کہا
کہ قیصر بہت اُنسے خوشدل ہوا
جو سردار تھے نامی و ہوشیار
جہاندیدہ و پردل و شہسوار

کیا چار کو اُنمین سے منتخب
کہ جاؤ کرو تم قتال عرب
تھا جرجیس اک دوسرا بطلیق
کہ یہ دو نون بھائی تھے باہم شفیق

سوم حاکم شرطہ نعمان کا پور
سیوم بلو تابہت پر غرور
چہارم تھا فرماندہ عسقلان
تھے صلیبا جسے کہتے پیر و جوان

اور انمین سے اک اک کو دو دو ہزار
بعقل و شجاعت تھے ضرب المثل
زرہ خود و جوشن سے ہو کر درست
ظفر کے لیے اسطرح کی دعا
نکلکر کلیسا سے وہ چلدیے
ہوے پر فغان کوس خالی دماغ
سواران جنگی رواں صف بصف
امام سیر نے روایت یہ کی
بروز چہارم ارادہ یہ تھا
کہ ناگہ انھین دور سے اک غبار
انھون نے ربیعہ کو غازی سوار
لگاتا ہون انکو لڑائی پہ اب
غرض انکو بھلا کے وہ نامدار
بیان کر کے فضل غزا و جہاد
قصور جنان کا بیان کس سے ہو
جو قربان حق ہو وہ دیدار پاے
کہ حق نے کہا یہ تمھارے لیے
لڑے کافرون سے تمھارے لیے
ہوے انپہ غالب جو کثرت سے تھے
کہ جنت ہی تحت ظلال سیوف
غزا کی یہان تمسے ہی ابتدا
کہ مشتاق ہین سب خبر یہ ملے
یہ ہین دشمنان خدا و نبی
سپہدار انسے یہ کہتے ہی تھے
کہ ہین ملک کے اپنے خواہان یہی
چلیپا سے چاہو مدد دوستو
بڑھے اور انسے بھڑے اور لڑے
کہین پار سینونسے بھالے ہوے
اگرچہ وہ زائد تھے اور یہ تھے کم

دیے اسنے جیدہ و نامی سوار
وہ کرتا تھا انکے کہے پر عمل
لگائے جو ہتھیار تن پر درست
کہ دونونسے حق پر جو ہون ایکدا
اور اسکا انصار اعوب کے جو تھے
دہلنے لگے کوہ و صحرا و راغ
پہ دن پر پرے تھے عیان ہر طرف
یزید بو سفیان امیر جری
کہ ہون بیشتر پانسے اب رہگرا
دکھائی دیا تھی ہوا تیرہ تار
دیے اک ہزار اور کہا تم تو یار
کرینگے مجھی پر یہ اک بار سب
لیے اک ہزار اپنے ہمرہ سوار
کہا خوش کرو رب کو پاؤ مراد
جو خواہش ہو تمکو تو لو جان دو
یہ سودا ہی لو جان جائے تو جائے
مدد دین لڑو تم ہمارے لیے
نہ کرنا کمی اب خدا کے لیے
ہین ہم ساتھ اسکے جو ہمارہ ہے
بڑھو لو انھین خوش ہو رب رؤف
بڑھو انکو مارو بعون خدا
کہ تم لوگ اعدا پہ غالب رہے
مدد تم کرو دین اسلام کی
کہ اعدائے دین سامنے آگئے
ہین عزت کے بھی اپنی جویاں یہی
کہ ہو وہ معین تم ظفر مند ہو
اور اسطرح شمشیر و نیزے چلے
کہین سر اڑے ضرب تلوار سے
پڑے ایسے گر کے سب میدان مین جم

لکھا ہی یہ چارون وہ سردار تھے
ہوا حکم لشکر کو پھر کوچ کا
تو انکا جو تھا مقتدا پادری
عطا فتح و نصرت تو کرنا انھین
چلی رہبری انکو ہمراہ لیا
ہوا گرد لشکر سے خور تیرہ گون
ہوے جانب فوج دین راہ پر
جو پہونچے نزدیک اسپہ دیرے کیے
مجاہد جوان تھے اسی فکر مین
تو فوراً وہ تیار سب ہو گئے
کمین گاہ مین چھپکے بیٹھے رہو
پس پشت سے آکے اکبار تم
بڑھے سب سے میدان کہ انسے لڑین
تمھارے لیے نعمتین ہین تمام
اور اسپر تو عشاق رب العلیٰ
اور اسکو بھی سمجھو تم اے مومنو
اور اسطرح تو ہو چکا بیشتر
ہی موجود یہ قول رب جلیل
رسول خدا کا سنو یہ کلام
کہ اول تمھین آئے ہو شام مین
اور اسکو بھی جانے رہو بالیقین
لڑو انسے اور یون رہو ہوشیار
مددگار ہوگا خدائے کریم
اور انکو انھون نے جو دیکھا قلیل
قتال اپنے شاہو نکا ہین چاہتے
اور اکبارگی انپہ حملہ کیا
لگین اڑنے تیغونسے چنگاریان
گرا سر کے بل زین سے سردار کوئی
جدھر پل پڑے صاف تھین صف کی صف

تھے نامی بڑے کشور روم کے
دلیرون نے سامان جنگی سجا
نماز اسنے گرجا مین فوراً پڑھی
مدد سے تری شاد و فرحان ہین
اٹھے جب نشان و علم جابجا
تھی لرزان زمین اور ہوا قیرگون
بقطع منازل جو آئے ادھر
رہے تین دن وہ وہین آرام سے
کرین قتل اعدا کو آگے بڑھین
یزید بو سفیان جو سردار تھے
مین کرتا ہون کیا اب فی الفور دیکھو تو
کرو قتل انکو کہ ہو عقل گم
ذرا ٹھہرے اور کین مرتب صفین
کہ حورین کنیزک ہون غلمان غلام
نظر بھی نہ ڈالین کہ ہی مال کیا
تمھارا وہ رتبہ ہی اور تم وہ ہو
کہ آئے ملائک فلک سے اتر
کہ اکثر جگہ پر گروہ قلیل
کہ فرما چکے یون وہ خیر الانام
کہ عیسائیونسے لڑین ملک مین
کہ ہمسے ملے اور بھی فوج دین
نہ بس انکا تم پر چلے زینہار
ابھی تمکو ہوتی ہی فتح عظیم
کہا ہان انھین مار لو دو نہ ڈھیل
خبردار کوئی نہ زندہ رہے
تو یہ بھی دلیران نصرت لوا
صدا تھی چخاچخ کی ہر سو وہان
کوئی جھکگیا بھاگ نکلا کوئی
چلی تیغ تازی وہان ہر طرف

اگر غیظ مین آکے سب چل گئے / گرے انپہ آآکے ہر سمت سے
گھٹاؤن کے مانند چھائے وہ شوم / یہ خاطر مین لائے نہ انکے ہجوم
سمجھتے تھے ہم مار لینگے انھین / ابھی فتح ہوتی ہے انپر ہمین
کہ ناگہ ربیعہ وہی شہسوار / سوار اپنے ہمرہ لیے اک ہزار
نکل کر کمین گہ سے انپر گرے / باواز تکبیر کہتے ہوے
تھے بپھرے ہوے شیرزہ سب جوان / جھپٹ تازی گھوڑونکی وہ الامان
وہ بھالونکی بھالین چمکتی ہوئین / وہ جیون برق تیغین چمکتی ہوئین
تحیر سے سب ہکّے بکّے ہوے / حواس اُڑگئے چھکّے سبکے چھُٹے
لگی انپہ چلنے جو تیغ و سنان / رہی انمین اتنی نہ تاب و توان
کہ ٹھہرین اور انسے کرین کارزار / دیا چھوڑ میدان انجام کار
اگرچہ انھین انکے افسر جو تھے / بہت رغبت جنگ دیتے رہے
بڑھاوے دیے اور ڈرایا بہت / بنا جسطرح انکو روکا بہت
نہ تھے بزدلے شیر میدان کے / کہ لالے انھین پڑگئے جان کے
جو تھا باطلیق افسر رومیان / ربیعہؓ نے دیکھا اُسے ناگہان
کہ لڑنے کی دیتا ہے رغبت انھین / بندھاتا ہے ٹوٹی ہوئی ہمتین
تو سمجھے کہ سردار ہے یہ کوئی / ملا دون اسے خاکمین مین ابھی
سنبھالا وہین نیزۂ خونچکان / اڑایا وہین اسپ موڑی عنان
لگایا جھپٹ کر کہ توڑے سرین / گرا وہ جو مردہ بروے زمین
تو وہ اور بھی زرد رنگ ہوگئے / حواس اڑگئے سن سے دنگ ہوگئے
نہ ٹھہرے کیا سب نے وہین فرار / وہ روبہ تھے یہ شیر دشمن شکار
رہی انکو سر کی نہ پا کی خبر / چلے خوب تیغ و سنان و تبر
ہوے دشمن حق قتیل و خراب / کھلا انپہ اقبال و نصرت کا باب
وہ مارے گئے دو سو اور دو ہزار / گئے دار فانی سے دار البوار
شہید ایکسو بیس مومن ہوے / گئے ظل رحمت مین اللہ کے
اور اکثر تھے قوم سکالیک سے / جنھون نے شہادت کے ساغر پیے
لکھا ہے جو میدان انسے چھٹا / تو جرجیس اسطرح کہنے لگا
کہ افسوس کس منہ سے جاؤنگا آہ / کہونگا مین کیا شہ سے ہے ہے غضب
کہ اس چھوٹے لشکر نے دی ہے شکست / ہوے جو چلے اپنے سب انسے پست
ہین ایسے بہادر اور ایسے جری / کہ ہے نعش پر نعش دیکھو پڑی
تمھاری ہی لاشون سے میدان بھرا / نہین شرم آتی ہے تمکو ذرا
ہم تھے تم مین سردار مارے گئے / حمیت نہین گر تمھارے لیے
چلے جاؤ لیکن مین انسے لڑون / عوض اپنے بھائی کا جبتک نہ لون
نہ ٹوٹون کہ ہو جاؤن مین بھی قتیل / جیونگا نہ زنہار ہو کر ذلیل
یہ سنکر پشیمان ہر اک ہوا / بہم منہ لگا تکنے اک ایک کا
کسی نے کسی کا کیا وصف بھی / کہ اس سے نہ ہرگز ہوئی کوتہی
کسی نے کسی کو کہا بزدلا / کہ نامرد ہے کچھ نہ اس سے ہوا
غرض کرکے باہم یہ قال و مقال / پھرے اور ہوے مستعد قتال
اور اک جا کیے اپنے خیمے بپا / اور اسطرح انمین ہوا مشورا
کہ بلوا کے انمین سے اک شخص کو / مناسب جو ہو گفتگو اب کرو
تھے ہمراہ انکے جو منتصرہ / کہ تھے واسطے انکے وہ خضرہ
قدح ابن واثل کو انمین سے تب / بلایا کہا اس سے تو جاکے اب
یہ کہ انسے بھیجو کوئی ہوشیار / کہ ہو معتبر اور ذی اقتدار
جو کچھ ہم کہین خوب سمجھے اسے / تمھارا جو مطلب ہو ہمسے کہے

بلانا جرجیس جرنیل کا ایک امیر لشکر اسلام کو اور تنہا دلیرانہ تشریف لیجانا حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کا لشکر روم مین

سحر گاہ تیار ہو کر سفیر / ہوا جانب فوج دین راہ گیر
کیا انسے آکر ادا یہ پیام / ربیعہؓ نے سنکر وہ اسکا کلام
یہ چاہا کہ ساتھ اسکے جائین اب / لگے کہنے سردار عالی نسب
نہ جاؤ کہ مجکو تمھارے لیے / خطر ہے یہ اعداے اسلام سے
کہ تنہے ہی کل اک بڑے شخص کو / کیا ہے تہ تیغ اے نیک خو
یہ سنکر اک آیہ انھون نے پڑھا / کہ سنیے یہ ارشاد رب العلی
نہ ہو سکے ہمین کچھ بھلا یا برا / مگر وہ جو اللہ نے لکھدیا
وہ مولا ہمارا ہے اور کارساز / توکل کرین انپہ دانائے راز

قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ۱۲

مین جاتا ہون لیکن وصیت یہ ہے
کہ آپ اور سب مومن نیک پے
نہ غافل رہین مجھسے ہرگز ذرا
کرین جو مجھسے فریب و دغا

مین حملہ کرون اُنپہ تو مومنین
معاون ہون ہرکے تھے گویا وہین
مری سمت سبکی نگاہین رہین
مرے ساتھ سبکی رہین ہمتین

یہ کہکر ہوئے چپ سوار فرس
ہوئے رخصت اُنسے وہ قیسی نفس
روانہ ہوئے تھا جلو مین سفیر
جو لشکر مین پہونچے امیر دلیر

یہ کہنے لگا وہ کہ اُترو یہان
بتعظیم جرجیس اے کامران
کہ ہے صاحب جاہ و اقبال و فر
حضور شہنشاہ ہے معتبر

کہا مین نہ ذلت گوارا کرون
نہ اُترون نہ گھوڑا کسیکو مین دون
پہونچکر یہ اُسکے در خیمہ پر
مین گھوڑےسے اُترونگا اے خیرہ سر

خلاف اسکے تجکو جو منظور ہو
پلٹ جاؤن یانسے ابھی فوجکو
کہ آیا نہین مین یہان آپسے
ذرا بھی نہین اُسکی پروا مجھے

یہ اُسنے بیان رومیونسے کیا
اُنھون نے کہا سچ اُنھون نے کہا
یہ جسطرح آئین انھین آنے دو
یہ باتین مناسب نہین جانے دو

جو پہونچے وہ خیمہ پہ جرجیس کے
اُتر کر چلے باگ تھامے ہوئے
زمین پر گئے بیٹھ بے دغدغہ
تو جرجیس اُنسے یہ کہنے لگا

کہ آخ العرب باوجودیکہ ہم
تمھین اور قومونسے قوت مین کم
سمجھتے ہین اور تم بھی ہو بیگمان
بہت عاجز و لاغر و ناتوان

نہوتا تھا ہمکو گمان بھی کبھی
کہ ہمسے ہوس ہو تمھین جنگ کی
جو کچھ تمکو مطلوب ہے وہ کہو
پلٹ جاؤ یانسے جو لینا ہو لو

کہا کچھ نہین تمسے لینا ہمین
مگر یہ کہ شامل ہو اسلام مین
جو کہتے ہین ہم وہی تم بھی کہو
جو کرتے ہین ہم وہی تم بھی کرو

نہ منظور ہو یہ تو جزیہ ہمین
جو ہم چاہین دو ہم تمھین چھوڑ دین
اور اس سے بھی تمکو جو ہو انحراف
تو شمشیر اسلام ہے بے غلاف

کرے ہمسے جو کوئی پیکار و جنگ
نہ دیکھے بجز دوزخ و گور تنگ
کہا ملک فارس پہ جاتے نہین
اور اقبال کسری مٹاتے نہین

اور اسطرح برتاؤ ہمسے کرو
محبانہ باہم رہ و رسم ہو
کہا وہ ہین دور اور تم ہو قریب
یہ ہے ہمکو ارشاد رب مجیب

کہ اُن کافرون سے لڑو مومنو
کہ جو پاس ہون تمسے اور ملک لو
لڑو یون کہ وہ سخت جانین تمھین
بھلا کیسے اسکے مخالف کرین

کہا کیا کوئی تمپہ اُتری کتاب
کہا جیسے عیسیٰ کو آئی کتاب
بفضل خدا و طفیل نبی
اُسیطرح سے ہے ہمین بھی ملی

کہا خیر یہ بھی تو مجھ سے کہو
کہ تم لوگ گر صلح ہمسے کرو
تو ہر اک کو تم مین سے اے نامدار
ملے ایک دینار کامل عیار

اور اک اک شتر بھر کے غلہ بھی دین
سپہدار جو ہین تمھارے انھین
شتر دس دین غلہ کے سو اشرفی
سوا اسکے حضرت خلیفہ کو بھی

کرین نذر دینار ہم اک ہزار
شتر دیوین غلہ کے بھی اک قطار
نہ ہم تمسے اور تم نہ ہمسے لڑو
چلے جاؤ اس ملک کو چھوڑ دو

کہا یہ تو زنہار ہوگا نہین
ہمین مال و دولت کی پروا نہین
نہ اُن تین باتون مین ہو کچھ خلاف
کہ اسلام یا جزیہ ہے یا مصاف

کہا دین اپنا نہ بدلین کبھی
بلا سے اگر قتل ہون ہم سبھی
ہے ایسا ہی جزیہ ہمین ناگوار
نہ دین اور کرین موت کو اختیار

تم اسکو سمجھ لو کہ ہمسے سوا
نہین شوق ہرگز تمھین جنگ کا
وہ ہین ہم ہین سردار زادے تمام
کہ سب جان دیتے ہین جویائے نام

سوا اُنکے ہین جس قدر لشکری
وہ ہین اہل سیف و سنان اور جری
یہ کہکر دیا حکم خدام کو
بڑا قس جو ہے اُسکو حاضر کرو

کہ انسے کرے گفتگو دین مین
یہ کتنے ہین اب مین بھی دیکھون انھین

سوالات پادری و جوابات ربیعہؓ اور قتل جرجیس بتیغ بیدریغ حضرت ربیعہؓ سے اور حملہ لشکر اسلام کا شکست لشکر روم کی تشریف لانا حضرت شرحبیلؓ کا مع لشکر جرار کے عین معرکۂ کارزار مین

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ بھیجا جو اس فوج کو شاہ نے
تو ہمرہ کیا اک بڑا پادری
خردمند دانا فہیم و ذکی

اُسے مسئلے دین کے اپنے سب
مسائل انھین کی شریعت کے پوچھ
کہ اللہ پیدا کرے اک نبی
بتاؤ کہ ایسا ہوا یا نہین
ہی موجود آیہ یہ قرآن مین
کری فرض روزے کہ ہر سال مین
یہ آیہ بھی قرآن مین موجود ہی
کہ جو ایک نیکی کرے دس لکھین
ہی اسپر بھی قرآن اقدس گواہ
کرے حکم اُنپر درود دین پڑھین
یہ کہتا ہی قرآن مین رب انام
درود دین پڑھو اور بھیجو سلام
لگا کہنے اُنسے جو سردار تھے
کہ یہ وہی بندہ ہی ای نامدار
یہ سُنکر ہوا طیش اُسکو کمال
تلے بیٹھے تھے وہ کہ قبضہ یہ تھا
حواس اُنکے یہ دیکھکر اُڑ گئے
تو بس وہ اُچھلکر تھے بالاے زین
وہ اعدا نے ای مومنو کی دغا
لکھا ہی اُدھر جب ربیعہ رض گئے
سُنی جب یہ آواز سردار کی
سنبھلنے کی بھی اُنکو فرصت نہ دی
وہ تیغ عرب تھی کہ برق قضا
وہ سب خرچ کی خوب جمکر لڑے
ہوا ہر طرف گرم بازار موت
زمین سے اُٹھی ایک کالی گھٹا
برسنے لگا خون میدان مین
لیے ساتھ اک لشکر مومنین

تھے از براسی سے ہوا منتخب
طریقے انھین کی طریقت کے پوچھ
عرب مین قریشی نسب ہاشمی
کہا وہ ہمارے رسول امین
کہ اُترا ہی معراج کی شان مین
وہ اک ماہ کامل برابر رہین
جو فرق اسمین جانے وہ مردود ہی
بُرائی جو ہوا ایک اک ہی رہین
ہوا یونہین ارشاد حضرت اُنکے
کہ اللہ راضی ہو دے نعمتین
کہ ہم اور ہمارے ملائک تمام
باداب و تعظیم و تسلیم تام
کہ یہ حق یہ ہین حق ہی اُنکے لیے
کہ بھائی کو تیرے دم کارزار
کہ زرد اُسکی آنکھین ہوئین لال لال
وہ قبضہ کہ یچہ ہی تھا موت کا
ولیکن دلاور جو بطریق تھے
اور اُنپر ہوے حملہ آور وہین
صحابی سے حضرت کے ہی دیر کیا
مسلح وہ ہو کر ہوے تھے کھڑے
ہوے سخت بیچین سارے جری
گرے اُنپہ اُنکی قضا آگئی
کہ جیسے بڑی دم نہ اُسنے لیا
کہ کاٹا گئے اور کٹے اور کٹے
کہ تھے شیر و بزدل طلبگار موت
چھپا خور اندھیرا جہان مین ہوا
نہ تھین ڈر سے جانین بچی جانین
اسیدہم سر رہ جو پہونچے وہین
لیا گھیر انھین اور چلی تیغ تیز

جو بیٹھا وہ جرجیس کے روبرو
سوال اُسنے اول یہ اُنسے کیا
نبوت کی اُنکی یہی ہو دلیل
ہین بیشک کہ معراج اُنکو ہوئی
کہا یہ بھی ہمنے کتب مین پڑھا
کہا بیگمان سچ ہی یہ بات بھی
کہا پھر کہ ہی یون بھی لکھا ہوا
کہا ہان یہ آیا ہمارے لیے
کہا ہی کتابو مین یہ بات بھی
کہا ہان ملی یہ بھی دولت ہمین
وہ دین پیمبر پہ ہین بھیجتے
یہ سُنکر اُسے سخت حیرت ہوئی
اسی حال مین ایک بان اُٹھا
کیا قتل کل اسنے ہی ہی ستم
یہ چاہا ربیعہ رض پہ حملہ کرون
تڑپ کر کیا اسطرح ایک وار
جھکے اُنپہ اکبار تا مار لین
سپہدار نے دیکھتے ہی یہ حال
بڑھو لو انھین انکو جانے نہ دو
لگا کہنے موے تھے سب آنکھین اُدھر
غنان لی انھون نے جو ہر ہر بزد
کہ سر اُنکے جسمون سے اُڑنے لگے
نہ کی دشمنون نے بھی حملہ کمی
وہ نیزے چلا مین وہ آتش فشان
وہ دو لشکر ایسا جمے جنگ پر
ہوئین برق تلوارین زہر آبدار
کہ ناگہ شرجیل عالی جناب
یہ دیکھا ہین احباب اعدا اہم
کہ پائی انھون نے نہ راہ گریز

کہا اُسنے ای باپ اسوقت تو
کہ یون ہی ہماری کتب مین لکھا
بلا دے اُنھین آسمان پر جلیل
بیان آپ کرتا ہی رب قوی
کہ اُنکی ہی امت پہ رب اعلیٰ
ہمارے لیے حکم آیا یہی
یہ ہو اُنکی امت پہ فضل خدا
یہ ہی فضل مولا ہمارے لیے
خدا اُنکو اُنکے جو ہون اُمتی
خدا نے یہ بخشی فضیلت ہمین
سُنو ای مومنو تم بھی اُنکے لیے
کہ اللہ کیا اُنکو دولت ملی
گیا پاس جرجیس کے یون کہا
یہی مجکو رہ رہ کے ہوتا ہی غم
نہ دون اسکو فرصت کرون غرق خون
کہ سیدھا جہنم گیا نابکار
اسے زندہ اب پانسے جانے نہ دین
یہ آواز دی القتال القتال
بہادر رہو تم مار لو مار لو
کہ تنہا ہی روباہ ہو نہین شیر نر
تو گرد دن گردان ہوا گرد برد
وہ شعلے سے تیغون سے اُڑنے لگے
کہ سب بل پڑے اور طاقت جو تھی
کہا ترک گردون نے بھی الامان
کسی کو رہی کچھ نہ اپنی خبر
گرجتے تھے جیون رعد جنگی سوار
کہ ہی کاتب وحی جنکا خطاب
تو جھپٹے کیے اپنی تیغین علم

یکجا کرنا مال غنائم کا اور بعد نکال لینے آلات حرب و ضرب کے باقی جملہ غنائم کا بحوالہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پہونچنا مدینۂ طیبہ مین بحضور حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ

یہ کہتا ہے شاہ سیر واقدی ۔ کہ زندہ نہ اُنسے بچا ایک بھی
جو بھاگا تو گھوڑے ہوا اُنکے تھے ۔ جھپٹ کر لیا اور گرایا اُسے
ہوے ملک مین اہل اسلام کی ۔ یہ دولت یہ نعمت اُنھین حق نے دی
خوشی سے ہوے اسطرح ہم بغل ۔ و لو نسے گئین کلفتین سب نکل
بتاؤ تمہارا ہے کیا مشورا ۔ یزیدؓ و ربیعہؓ نے اُنسے کہا
کرینگے وہ بے شبہہ قصد جہاد ۔ کہ ہم بھی لڑین اور پائین مراد
لڑائی کا سامان تھا جسقدر ۔ زرہ خود و نیزے حسام و سپر
کیے پانسوؓ اُنکے ہمرہ سوار ۔ کہا جاؤ پیش خلافت شعار
رہے اُس جگہ یہ کیا انتظار ۔ کہ اب اور بھی فوج نصرت شعار
وہ قوت ہو ہمکو کہ جائین جدھر ۔ جلو مین ہو اقبال و فتح و ظفر
مع مال پہونچے مدینہ مین جب ۔ ہوا اہل طیبہ کو ایسا طرب
جناب خلیفہ نے سنکر کہا ۔ کہ اے مومنو شور و غل ہے یہ کیا
ملا ہے جو مال غنیمت وہان ۔ وہ لائے ہین شداد بن اوس یان
اُتر کر وہین اپنے گھوڑونسے سب ۔ گئے جلد مسجد مین باصد ادب
کیے عرض اسطرح سب نے سلام ۔ کہ اے سرور و مقتداے انام
سلام و صلوٰۃ اے شہ ذو الکرم ۔ سلام و صلوٰۃ اے شفیع الامم
پھر آئے حضور خلافت مقام ۔ دیا مژدۂ فتح بعد از سلام
کہا پاک ہے وہ خداے کریم ۔ کہ جسنے عطا کی یہ فتح عظیم
وہین مستعد اور لشکر کیا ۔ اُسی ساز و سامان سے آیا جو تھا
کہ جو غازیون سے مقابل ہوا ۔ ہوا قتل دوزخ کو سیدھا گیا
خیام و فروش اور سامان سب ۔ شتر خچر اور رہپ باصد طرب
لکھا ہے یہ جب اُنسے فارغ ہوے ۔ جوان دونون لشکر کے باہم ملے
جناب شرجیل نے مال سب ۔ کیا جمع اور یون کہا اُنسے اب
حضور خلیفہ یہ سب بھیجدو ۔ کہ دیکھین گے سب مومن نیکخو
کہا سب نے بہتر ہے یہ ہی صلاح ۔ کہ ہو اہل ایمان کی اسمین فلاح
وہ سب کھ لیا اور جو کچھ کہ تھا ۔ حوالے وہ شدادؓ کے کر دیا
اُدھر شوق سے وہ روانہ ہوے ۔ ادھر یہ فتحمند آرام سے
مدینے سے بہر غزا آئے یان ۔ ہمارے ہو قبضہ مین سارا جہان
امام سیر نے روایت یہ کی ۔ کہ شداد بن اوس مرد جری
مہلل ہوے اور مکبر ہوے ۔ کہ شور اُنکی تہلیل و تکبیر کے
کہا مومنون نے کہ یا شاہ دین ۔ نصارا پہ غالب ہوے مومنین
حضور خلیفہ تھا پرچا یہی ۔ کہ حاضر ہوے آکے شداد بھی
تحیت ادا کرکے تعظیم سے ۔ حضور جناب پیمبر گئے
سلام و صلوٰۃ خدا آپ پر ۔ ہمارے دل و جان فدا آپ پر
سلام اے دو عالم کے پشت و پناہ ۔ سلام اے شہنشاہ قدسی سپاہ
بیان پھر کیا ماجرا جنگ کا ۔ تو خوش ہوکے حضرت نے سجدہ کیا
اور اس فتح کو بہر فتح دگر ۔ سمجھکر شگون اور بصد کر و فر
اور اک خط لکھا اہل مکہ کے نام ۔ کہ جبکا یہ مضمون ہے لا کلام

تحریر فرمان از بارگاہ خلافت بنام صنادید مکہ بطلب جہاد و غزا اور جوق جوق حاضر ہونا سردارون کا

بنام خداوند بندہ نواز ۔ کہ معبود برحق ہے اور کارساز
ز سوے ابوبکرؓ عبد الہ ۔ یہ نامہ ہے نام اُنکے بے اشتباہ
وہ ہے مہربان اور آمرزگار ۔ کہ اُسکے کرم کا نہین ہے شمار
جو مکہ مین ہین شہسواران دین ۔ اور اُنکے جو ہین قرب مین مومنین

یہ بعد سلام انکو معلوم ہو — ہے تحمید لائق اُس اللہ کو
اور اُسکے نبی پر درود و سلام — مین ہون بھیجتا با خلوص تمام
کرو فتح اب کشور شام کو — یہ خواہش ہے میری کہ جلدی کرو
کہا انفروا اُسنے اے مومنو — باموال و انفاس کوشش کرو
تمھین مین کیا نازل اس حکم کو — اسی سے تم اسکے سزاوار ہو
یہ ہے حکم ناطق تمھارے لیے — کرو کوششین اب خدا کے لیے
جسے بخل کچھ جان دینے مین ہو — تو پروا نہین اُسکی اللہ کو
مناسب نہین دیر جلدی کرو — جو ہے جنت عالیہ اُسکو لو
پھر اُسکے لیے بھی ہے وہ جو کوئی — رہ حق مین اُنکی کرے پیروی
جناب رسالت کی جو مہر تھی — وہی مہر اُسپر لگائی گئی
روانہ ہوے پہونچے جب مکہ مین — صنادید و سردار جو تھے انھین
لگے کہنے حکم خدا و رسول — کیا جان اور دل سے ہمنے قبول
بامداد دین الٰہی کبھی — کرینگے ذرا بھی نہ ہم کوتہی
گوارا کرین ہم نہ یہ ننگ و عار — کہ اعداے مومن تو ہون گرم کار
انھین کو تو حاصل ہوئی یہ مراد — جو اعداے حق سے ہین گرم جہاد
ہوا جو ہوا اب مناسب یہ ہے — نہو دیر ہم بھی چلین تیز پے
غرض عکرمہ ہو گئے چٹ روان — لیے اپنے ہمقوم چوگانہ جوان
ہوے ساتھ حارث بھی اور اُنکے بھی — کہ سب پانسو کی جماعت یہ تھی
ثقیف و ہوازن کو بھی تھا لکھا — کہ آؤ کرو اب جہاد و غزا
لکھا واقدی نے ہے ایسا یہان — کیا عبد اللہ نے یہ بیان
کہا یون انھونے میں طائف مین تھا — کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا
سواران جنگ آور و نامدار — چلے چارسو از پے کارزار
اور اک ایک ہم مین کا کہتا تھا یہ — کہ نوسو ہون دشمن تو کافی ہین ہم
ہمارے جلو مین ہے فتح و ظفر — ہمین ہین مظفر کرین منھ جدھر
ہمارے ہی گھوڑے ہین تا دم صبا — ہماری ہی تیغین ہین کشور کشا
ہماری ہے یہ فوج فوج خدا — ملائے کوئی آنکھ طاقت ہے کیا
بصد شادمانی کیا خیمہ گاہ — ہوا حکم حضرت خلافت پناہ
یزیدؓ و ربیعہؓ شرجیلؓ سے — ملو اور اللہ کے واسطے
ہمین حکم ایسا جو نافذ ہوا — مدینے سے بھی کوچ ہمنے کیا

جو واحد ہے قدوس ہے اور کریم — نہین کوئی اسکا شریک و سہیم
سُنو مومنو مین یہ ہون چاہتا — کہ اعداے دین پر کرو تم غزا
بجا آوری مین تم اُس حکم کی — جو فرما چکا ہے خداے قوی
یہ ہے خیر و بہتر تمھارے لیے — بھلا اور برا ہو اگر جانتے
اطاعت کرو سب سے اول تمھین — اتقی اسکے ہو اور فضل تمھین
جو دین خدا کا مددگار ہو — ضرور اُسکا اللہ بھی یار ہو
کہ ہے نام اُسکا کریم و غنی — وہ قادر ہے اور مقتدر اور قوی
کہ مشتاق ہے غازیون کے لیے — مہاجر اور انصار کے واسطے
اور اپنا تو ہر دم وہی ہے کفیل — کہ ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل
جو ابن حذافہ تھے عبد اللہ — دیا اُنکو اور لیکے وہ مرد راہ
کیا جمع اور خود سنایا اُسے — سہیلؓ عکرمہؓ اور حارثؓ جو تھے
یہ حارثؓ نے اور عکرمہؓ نے کہا — کہ ہے ہمکو سوگند رب العلی
نہین اب تامل گوارا ہمین — نہ صبر و تحمل کا یارا ہمین
ہم آرام سے گھر مین بیٹھے رہین — یہ دولت یہ نعمت ہو حاصل انھین
ہوئی ہمپہ حاصل ہے سبقت انھین — عطا حق نے کی فتح و نصرت انھین
کہان کا تامل نہ ٹھہرین چلین — جو پیچھے رہا وہ رہا بعد مین
سہیل عمرو بھی روانہ ہوے — کہ چالیس مرد اُنکے ہمراہ تھے
جناب خلیفہ نے جسطرح سے — بلایا تھا اُنکو غزا کے لیے
تو اُنہین سے بھی چارسو آدمی — چلے جانب طیبہ باصد خوشی
کہ مجھسے روایت ابوعامر نے کی — ہوازن کے جو قوم سے تھے جری
وہ فرمان پہونچا ہمین اور ہم — ثقیف و ہوازن سے بے بیش و کم
ملے راہ مین اہل مکہ سے جب — تو فارس ہوے نوسو ہم ملکے سب
وہ ہین ہم دلاور تہور شعار — کہ نوسو پہ بھاری ہے اک اک سوار
ہمارے نہ ہے بخت و یاور نصیب — ہے نصر من اللہ فتح قریب
ہمارے ہو قبضہ مین سارا جہان — ہمین ہون جہان تا جہان حکمران
مدینے مین باجاہ و قدر رفیع — جو پہونچے تو ہمنے مقام بقیع
نہو دیر تم کو کہ تم بھی تمام — چلے جاؤ اب جانب ملک شام
کرو دشمنان خدا پر جہاد — کہ دارین مین تم بھی پاؤ مراد
پہونچکر رہے جرف مین بیس روز — اُسی جا ہمین مومن کفر سوز

سلہ انفروا خفافا و ثقالا و جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۱۲

بعد

نواح عرب سے بشوق دلی ملے اور ہماری جماعت بڑھی
روایت ہی شداد بن اوس سے کہ اس فوج مین ہم بھی موجود تھے
جلو مین جناب خلافت کے تھے خطیبانہ حضرت کھڑے ہو گئے
ہوا فرض سب مومنون پر جہاد تعلہ اُسکا یہ ہی کہ خالق ہو شاد
ہو تیار اب تم بعزم درست کرو نیتون کو بھی سب اپنی چست
نہو دیر جلدی سے بہر خدا روانہ ہو بہر جہاد و غزا
اگر فتح پائی تو جاہ و حشم تمہارے ہو دنیا مین زیر قدم
گذر جائے جو بہر حق جان سے تو دیدار مولا سے شادان رہے
کہ تھے چارسو سب گزیدہ سوار فدایان و عشاق پروردگار
لکھا تھا کہ تم بھی مع قوم کے چلے آؤ جلدی خدا کے لیے
تو ضحاک سفیان کلابی جو تھے خطیبانہ فوراً کھڑے ہو گئے
نہ آرام دنیا کا چاہو ذرا فنا ہی اسے بس فنا ہی فنا
بحکم جناب خلافت پناہ لڑو بہر دین رسالت پناہ
کیے تھا سفر شام کے بارہا یہ ضحاک سفیان رض سے کہنے لگا
ہی دولت بھی اور ساز و سامان بھی ہی بہت فوج اور سطوت و شان بھی ہی
کہ ہم لوگ ہین گرسنہ ناتوان نہ لشکر نہ سامان نہ عزت نہ شان
جو غالب ہوے اور فتحین مومنین یہ کثرت سے لشکر کے ہرگز نہ تھین
نہین آہ کیا آگہی یہ تمھین کہ سب مومنین غزوۂ بدر مین
بظاہر تھا اعدا کو بس کر و فر کہ تھے اہل ایمان سے وہ بیشتر
ہوے اُنپہ غالب جناب نبی ؐ ہمیشہ اُنھین فتح و نصرت ہوئی
جو صدیق رض اُنکے خلیفہ ہوے نہین جانتے معرکے کیا ہوے
کہ مارا اُنھین خوب سیدھا کیا یہ ہی مرتبہ خاص صدیق رض کا
نہ صدیق رض اکبر نہ مومن کوئی تمہین اور ہمین نیک سمجھے کبھی
مناسب ہی تم بھی ارادہ کرو قسم تمکو اللہ کی دوستو
اور اسکو نہ سمجھو تو یہ ہی ستم جماعت مین زائد ہو تم اور کم
کہ ہتھیار کی کچھ نہین ہی کمی نہو بے حمیت جو ہو آدمی

وہین چارسو حضرموتی یلان ملے آکے ہم سے بصد عز و شان
کہ تشریف لائے خلیفہ رض وہان مہاجر و انصار نصرت نشان
بیان کرکے تعریف اللہ کی کہا ہم سے ای غازیان جری
وہ کچھ نعمتین ہین مہیا وہان کسی سے ادا ہو نہ جنکا بیان
کہ بڑھ جائین تم سبکے اچھے عمل ملے نعمت دو جہان بے خلل
ہی تم پر یہ فرض خدائے قوی ہی سنت جناب رسالت کی بھی
شہادت تو ہی دولت جاودان یہ ہی عشرت و نعمت جاودان
وہین تھے ہمارے خیام و نشان کہ آئے وہان حضرموتی جوان
ہمین جیسے حضرت نے نامہ لکھا اصید رض ابن سلمہ کو بھی تھا لکھا
کرو رومیون پر جہاد و غزا لڑو یون کہ دو اُنکے ٹکڑے اُڑا
کہا قوم سے اپنی لوگو سنو مناسب ہی پرہیزگاری کرو
جو ہو طالب دولت جاودان یہ لازم ہی تمکو کہ ہو اب روان
تو اُنکا تھا ہم قوم اک کہنہ سال کہ سنتا تھا وہ بھی یہ قال و مقال
لڑاتے ہو ہمکو تم اُس قوم سے کہ ہی جاہ و اقبال جنکے لیے
اور اہل عرب مین یہ طاقت نہین کہ اُنسے مقابل ہون از بہر کین
دیا اُسکو ضحاک نے یہ جواب کہ اعدا پہ حضرت رسالت مآب
ظفر دی اُنھین حق نے ہی جابجا کہ غالب ہوا دین اللہ کا
فقط تین سو اور تیرہ ہی تھے بخوبی نہ سامان تھا جنکے لیے
بہت ساز و سامان تھا ہتھیار بھی شتر تھے بہت اور رہوار بھی
یہانتک کہ یانسے سدھارے حضور رہا فتح و نصرت سے سور و سرور
پھرے دین سے اہل اسلام بھی بڑی عزت و شان ہی اسلام کی
نہ ہو گے معین تم جو اسلام کے یہ سمجھو مسلمان ہین ہم نام کے
کیا جسطرح اہل حمیر نے ہی دلیرانہ جیسے گئے اہل طے
نہ ملک عرب مین فضیحت ہو تم کہین سب تمھین بے حمیت ہو تم
تمہارے ہین اسپ و شتر بھی سوا بخوبی ہی سامان بھی سب جنگ کا
خدا کے لیے تم خدا سے ڈرو خلیفہ رض کا جو حکم ہی مان لو

راضی ہونا شہسواران قوم کلابی کا واسطے جہاد کے اور حاضر ہونا اُنکا بھی حضور خلافت مین اور سردار طلایہ ہونا خالد ابن سعید کا پھر ملتوی ہونا اُنکی سرداری کا اور مقرر ہونا

اُنکے صاحبزادے سعید کا بسرداری طلایہ

یہ کہتا ہی یان راوی نیک خو
سنی قوم نے جبکہ یہ گفتگو

دلیرانہ اونٹونپہ وہ چلدیے
جو گھوڑے تھے اُنکے وہ کوتل چلے

اور ایسے مسلح ہوے تھے تمام
کہ اقبال کرتا تھا جھک کر سلام

ہوے شاد و مسرور اور کامیاب
اسی طرح حضرت خلافت مآب

عطا کرکے ضحاک کو اک نشان
یہ ارشاد اُنسے کیا ای جوان

روان تم بھی اب انسے ہو جرف کو
اور اللہ کا فضل حاصل کرو

لکھا ہی کہ ضحاک والا مقام
شتر اور اسپان صرصر خرام

کرون نذر بہر غذا کام آئین
مجاہد چڑھین انپہ اور اجر پائین

ہوے اُنسے راضی خلافت مکان
خوشی سے ہوے اسطرح تر زبان

بہت دوڑنیوالے ہوتے ہین وہ
یہ گھوڑے وہی ہین بس ای نیکخو

مع ہمرہان جرف کو چلدیے
ملے اُنسے اور وہ ہین ڈیرے کیے

ہوے شامل اُنمین گروہا گروہ
بڑھا خوب اقبال و فر و شکوہ

کہ ہر ایک تھا اُنمین آراستہ
وہ تھے سب جوانان نوخاستہ

ہمہ تن ہین مصروف لشکرکشی
کہ اب چھین لین دولت قیصری

تو چاہا یہ حضرت خلیفہ نے تب
کہ ہون بو عبیدہؓ سپہدار اب

انھین از حضور رسالت مآب
امین الامم کا ہوا ہی خطاب

ہوئی فکر پھر یہ کہ اک باوفا
امیر طلایہ ہوا اس فوج کا

یہ تجویز لیکن ہوئی ملتوی
تو اُنکے ہی بیٹے سعیدؓ جری

ہوے آرزومند یون عرض کی
کہ ہو روزافزون یہ فرہی

مگر بعضے لوگون کی تجویز سے
وہ معزول اس کام سے ہوگئے

انھین کیطرح مین بھی قربان ہون
کہ جان اپنی مین نذر مولا کرون

خدا کے کرم سے ہون امیدوار
کہ عاجز نہون مین دم کارزار

لکھا ہی پدر سے یہ اپنے جری
زیادہ تھے تقوی مین جرات مین بھی

کیے اُس نشانکے تھے دو ہزار
سواران جنگ آور و نامدار

تو پورا اثر اُنکے دل پر ہوا
اور آنکھوں پہ پردا جو تھا اُٹھ گیا

مدینہ کے جسوقت پہونچے قریب
چڑھے اپنے گھوڑوں پہ وہ خوش نصیب

حضور خلافت مین با صد ادب
جو پہونچے تو دیدار حضرت سے سب

ہوے اُنکے آنے سے مسرور و شاد
کہ لینگے یہ اب دشمنون کے بلاد

کیا ہمنے سرداران پر تمھین
مظفر کرے رب اکبر تمھین

رہو تم بھی وہین بسرور و سرور
کہ آوین مومن ز نزدیک و دور

بہت اپنے ہمراہ لائے تھے وان
کہ انکو حضور خلافت مکان

وہ گھوڑے تھے رنگت مین سرخ و سفید
بہت دلربا جیسے صبح امید

سنا مین نے حضرت رسالت سے یون
کہ خیل یمانی مجمل جو ہون

یہ کہتا ہی شاہ سیر واقدی
کہ رخصت ہوے اُنسے ضحاک بھی

جو یہ جرف مین جمع فوجین ہوئین
تو نزدیک اور دور سے مومنین

مہاجر اور انصار کے بھی خلف
ہوے جمع جو بائے شور و شغف

دیار عرب مین یہ شہرہ ہوا
کہ نائب مناب شہ انبیا

غرض جبکہ لشکر یہ پورا ہوا
کہ اعلام دینی ہوے چرخ سا

امارت پہ ان سبکی لائق ہین وہ
کہ تدبیر و جرات مین فائق ہین وہ

تو حضرت خلیفہ کے ارشاد سے
وہ سالار و سردار لشکر ہوے

جو تھے خالد ابنؓ سعید دلیر
طلایہ کے اوپر ہوے وہ امیر

کہ تھے متقی اور عابد بڑے
جوان توانا بہت من چلے

مرے باپ کو آپ نے تھا کیا
طلائے کا سردار اک مقتدا

مگر دے چکے جان بہر خدا
ہین عشق خدا مین وہ ہر دم فنا

رہا حکم والا کا منقاد مین
وہ خدمت عطا ہو کہ ہون شاد مین

مجھے دیکھے عاجز نہ رب کریم
سمجھتا ہون اعدا کو عظم رمیم

تو حضرت نے منظور اسکو کیا
امارت بھی دی اور نشان بھی دیا

لیلیا جانا نشان سرداری کا سعیدؓ بن خالد سے بارشاد حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور آنا حرثؓ اور سہیلؓ اور عکرمہؓ کا بامید سرداری بحضور خلیفہ برحق

و تنبیہ فرمانا فاروقؓ کا اور گفتگو اُنکی بحضور خلافت پناہ از سردار طلایہ ہونا عمرو عاص رضؓ کا

یہ کہتا ہی راوی نیکو سیر
جو حضرت عمرؓ نے سنی یہ خبر

سعید جری کو جو آئی خوش تھا
نشان طلایہ ہوا ہی عطا

جو کچھ آپ سے ہی اُنھون نے کہا
اُسے ہو بہو مین نے بھی سُن لیا

کہا یہ اُنھون نے کہ اول علم
ملا میرے والد کو ای ذی ہمم

کوئی ذہن مین اُنکے میرے سوا
نہین ہی کہ جو باعث اسکا ہوا

کہ مین نے نہ اُنکے پدر کے لیے
بُرا یا بھلا کچھ کہا آپ سے

تو حضرت کو یہ بس ہوا ناگوار
کہ خاطر کو اُنکے یہ تھا ناگوار

جو فاروق اعظم کے ہوے خلاف
کہ تھی اُنسے الفت نہین بخلاف

گئے وہ وہین حضرت خلافت مکان
حضور جناب عمیرؓ وہان

رضامند اُنسے ہی ربّ کریم
وہ ہین صاحب رتبہاے عظیم

اسے جانتے ہو عمیرؓ کو کبھی
سر مو نہ مومن سے ہو دشمنی

تو فوراً ابی ازدی دوسی جو تجھے
بحکم خلافت پناہی گئے

نشان جو ملا ہی تمھین پھیر دو
تو دیر میرے حوالے کرو

غزا مین کرون اس نشانکے تلے
جہان ہو یہ اور پاس جسکے ہے

فدا کر چکا ہون فدائی ہو نمین
فداے رسالت پناہی ہو نمین

کہ کسکو امیر طلایہ کرون
نشان ظفر مند یہ کسکو دون

یہ تینون مسلّح تھے خواہش یہ تھی
امارت ہمین ہو کہ ہم ہین جری

خلیفہ انھین اسطرح دیکھکر
اور اُنکی تمنا پہ کرکے نظر

کہا ہی مناسب ابھی درگذر
تامل ہی بہتر ہی اے نامور

بعہد جہالت ہمارے لیے
تمھین مثل شمشیر بُرّان کے تھے

ہمین اور تمھین اب خدا نے جو دی
یہ عزت یہ نعمت بڑی دین کی

خدا نے کہا ہی کہ ای مومنو
ہی لازم لحاظ قرابت رکھو

یہ سنکر سہیل عمروؓ نے کہا
جو ہو آپ کی راے کا مقتضا

جہالت مین ہمنے بجنگ رسول
کیا خرچ جو کچھ گیا سب فضول

رہے جتنے دن اُنسے مشغول جنگ
اب اُس سے دوچندان پے نام و ننگ

اور اسطرح سے عکرمہؓ نے کہا
کہ ہی مومنو میرا شاہد خدا

میرے پاس ہی مال بھی جسقدر
کیا نذر حق مین نے وہ سربسر

تو اگر حضور خلافت مقام
ہوے اُنسے اسطرح گرم کلام

یہ اُس شخص پر دی فضیلت انھین
کہ ہرگز نہین اُسپہ عزت انھین

خدا کی قسم آپ ہین جانتے
مخالف وہ اپنا ہین سمجھے مجھے

مگر بعضے لوگون کی تجویز سے
امارت سے معزول وہ ہوگئے

یہ ہی سربسر خام اُنکا خیال
مین کھاتا ہون سوگند رب جلال

مجھے تو نہ اُنسے عداوت ہی کچھ
نہ اُنکے پدر سے خصومت ہی کچھ

کہ معزول وہ ہو وین اس کام سے
اور ایسا کوئی کام کرتے نہ تھے

بدل وہ بھی خواہ اسلام تھے
مقرب تھے محبوب اللہ کے

جناب عمیرا کا ہو وصف کیا
ہین محبوبۂ سرور دوسرا

کہا اُنسے یہ ماجراے بسر
اُنھون نے یہ فرمایا تم ای پدر

وہ بیشک بھی خواہ اسلام ہین
کوئی بات بیجا نہ ہرگز کہین

سوے جرث نزد سعید اور کہا
خلیفہ کا ہی حکم ای باوفا

اُسید م اُنھون نے نشان دیدیا
کہا پھر کہ سوگند رب العلیٰ

نہین اسکی پروا مجھے کچھ ذرا
کہ مین جان اپنی براے خدا

حضور خلیفہؓ جو پہونچا علم
ہوے فکر مین تب وہ صاحب حشم

کہ ناگاہ حرثؓ و سہیلؓ عکرمہؓ
حضور جناب آگئے اُس جگہ

نشان امارت ہمین ہو عطا
بعون خدا ہم ہین کشور کشا

یہ فاروق اعظم سے کہنے لگے
جو ہو مشورہ وہ بتاؤ مجھے

تو سنکر اسے حرث پور ہشام
لگے کہنے اُنسے کہ ای نیکنام

نہ رکتی تھی ہرگز تمھاری زبان
بھلی بات کہتے تھے تم ہر زمان

تو اب تم مین بوے قرابت نہین
محبت تو کیسی مروّت نہین

کہا جانتا ہون مقدم انھین
مقدم ہین جو لوگ ایمان مین

کرین شوق سے اور ہم تو کبھی
نہ طاعت مین ہرگز کرین کوتہی

اب اسکی دوچندان خرچ ہم کرین
ثواب اُسکا اللہ سے لینے لین

لڑین کافرون سے خدا کے لیے
اڑا دیوین ٹکڑے ہی کفار کے

کہ مین اور جتنے ہین ہمرہ مرے
یہ جانین خدا کے لیے دے چکے

غزا سے کبھی منہ نہ موڑینگے ہم
کیا عہد جو کچھ نہ توڑینگے ہم

یہ سنکر خلیفہ نے کی یہ دعا
الٰہی تو وہ کر اب انکو عطا
کہ بہتر ہو انکی تمنا سے بھی
اور انکو وہ دے اجر رب قوی

زیادہ جو ہو انکے اعمال سے
بھرے اور بڑے ہین خزانے ترے
بلا کر عمرو عاص کو پھر وہان
کیا اُنسے ارشاد ای کامران

کیا مین نے سردار اُنپر تمھین
جو قوم ثقیف و ہوازن سے ہین
اور اہل کلاب اہل طائف بھی سب
دلیران مکہ جو ہین وہ بھی اب

تمھارے ہین محکوم و زیر نشان
بس اب تم فلسطین کو ہو روان
مگر بو عبیدہ کے محکوم ہو
جو کچھ وہ کہین اُنکا کہنا کرو

کرین فوج تمسے طلب جسقدر
مناسب یہ ہی بھیجدو وقت پر
نہ کچھ کیجیو اُنکے بے مشورا
کیا مین نے تمکو سپرد خدا

کرے تم مین برکت خداے جہان
علی برکت اللہ ہو اب روان

خواہش کرنا عمرو عاص رض کا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے واسطے سپہ سالاری افواج شام کے اور تنبیہ فرمانا فاروق رضی اللہ عنہ کا عمرو عاص رض کو

عمرو عاص پھر پاس فاروق کے
گئے اور اسطرح کہنے لگے
کہ معلوم ہی تمکو شدت مری
کہ ہون سخت با دشمنان قوی

شجاعت کو بھی میری ہو جانتے
کہ مجکو دلاور بھی ہین مانتے
خلیفہ سے اب یہ سفارش کرو
امارت مجھے بو عبیدہ پہ ہو

نبی ص سے جو ہی قرب مجکو حصول
وہ ظاہر ہی اسمین نہین کچھ فضول
مین ہون اپنے خالق سے امیدوار
کہ اب فتح کرلون مین شامی دیار

نصارا مرے ہاتھ سے ہون ہلاک
کرون کفر سے شام کو صاف و پاک
جواب اُنکو حضرت عمر رض نے دیا
مقرر نہین اسکا جو تمنے کہا

مگر اُنپہ ہو گے اگر تم امیر
تو ہو گا مخالف مرے ناگزیر
ہی رتبے مین تمپر فضیلت اُنھین
ہی اسلام مین تمپہ سبقت اُنھین

یہ حضرت نے انکو دیا مرتبہ
امین اپنی امت کا اُنکو کیا
کہا اس سے رتبہ نہ اُنکا ہو کم
اگر وہ رہین میرے زیر علم

کہا واہ گر اسمین یہ ہی نہین
تمنا ہی کیون تمکو ای مرد دین
امارت سے تمکو غرض ہی یہی
کہ مجکو ملے عزت دنیوی

خدا سے ڈرو جلد توبہ کرو
مناسب ہی عقبیٰ کے طالب رہو
کہا سچ یہی بات ہی بیگمان
نہین فرق اسمین کیا جو بیان

یہ باتین جو فاروق سے کر چکے
تو بس کوچ کے مستعد ہو گئے

نصیحت فرمانا حضرت خلیفہ برحق کا عمرو عاص رض سردار طلایہ کو اور حکم روانگی دینا اور روانہ ہونا اُس لشکر کا باصد کرو فر بہ سپہ سالاری حضرت ابو عبیدہ رض امین الامت اور دوسرے روز خود روانگی سپہ سالار دین ابو عبیدہ امین رض مع جملہ لشکر جانب شام

یہ کہتا ہی شاہ سیر واقدی
صداقت کی راوی نے یون داد دی
کہ تھا مین بھی فوج عمرو عاص مین
خلیفہ نے جو کی وصیت اُنھین

سنی مین نے اُسکا یہ مضمون تھا
کہ ہر دم رہے خوف اللہ کا
ڈرو اُس سے ظاہر مین باطن مین بھی
کہ مالک دل و جان کا ہی بس وہی

جہان ہو وہان اُس سے شرماؤ تم
کہ وہ دیکھتا ہی جہان جاؤ تم
یہ تم جانتے ہو کہ مین نے کیا
تمھین اُنپہ حاکم جو تم سے سوا

معزز ہین اور تمسے بہتر بھی ہین
نکو کار بھی ہین دلاور بھی ہین
نہ دنیا سے تم کو غرض ہو ذرا
رہو طالب آخرت ہی سدا

کرو کام ایسے کہ رب کریم
رضامند ہو وے ثواب عظیم
مسلمان تمھارے جو محکوم ہین
رکھو خوب شفقت سے راضی اُنھین

کرو اُنپہ شفقت تم اسطرح سے
ہو اولاد کے ساتھ جسطرح سے
نہ جلدی ذرا رہروی مین کرو
خبر گیر ہر وقت سب کے رہو

کہ عاجز بھی ہین انمین اور ہین ضعیف
رہو ناظرِ حال زار و نحیف
کہ ہی تمکو درپیش راہِ دراز
تمھارا خداوند ہو کارساز

معاون ہی اللہ اس دین کا
کہ ہر دین پر وہ اسے بر ملا
کرے غالب وہ اس مین کچھ شک نہین
اگرچہ حسد سے جلین کافرین

اور اُس سمت ہونا نہ تم رہ سپر
یزیدؓ و ربیعہؓ گئے ہین جدھر
رہ ایلیا بہتر ہی جانا تمھین
کہ پہونچو زمین فلسطین مین

خبر بو عبیدہؓ کی رکھو ضرور
کہ جاسوس تم اپنے بھیجو ضرور
غرض ہی جہان ہون یہ ذوالاحتشم
خبر انکی تمکو ملے دمبدم

ملے تمکو انکی اگر یہ خبر
کہ اعدا پہ پائی انھون نے ظفر
فلسطین پر تم کرو کارزار
کرو اپنے اعدا کو خوار و نزار

مبادا جو بر عکس اسکے سنو
اور امداد چاہین جو یہ جنگ جو
تو لشکر بپا پے مدد کے لیے
خبردار انکو رہو بھیجتے

سہیل و عمرو عکرمہ اور ہشام
سعید ابن خالد جوان نیکنام
ہین ہمرہ تمھارے دلاور بڑے
بہت دیکھے بھالے بہت منچلے

طلائے ہین انکو مقرر کرو
انھین دو امارت اور افسر کرو
نہ کرنا کبھی سستی و کاہلی
کہ جو مرد ہین ہون نہ کاہل کبھی

بکثرت اگر تمکو دشمن ملین
ذرا بھی نہ لانا انھین دھیان مین
نہ کہنا خلیفہ نے ایسی جگہ
روانہ کیا ہی پے معرکہ

کہ ہی اِسقدر کثرت دشمنان
نہین جنگ کی ہمکو تاب و توان
رکھو حول و قوت پہ حق کی نظر
وہی ہر جگہ تمکو دے گا ظفر

کہ خود تمکو معلوم ہی سب حال
ہوئی ہمسے اعدا سے جیسی قتال
کہ وہ تھے بکثرت مسلمان قلیل
و لیکن ہوے وہ ہی خوار و ذلیل

مین تفصیل اسکی کرون تمسے کیا
کہ خود تمنے دیکھا ہی یہ بار ہا
نہین جنگ خیبر کسی سے چھپی
کہ تھی کسقدر فوج کفار کی

ہوے آخرش وہ وہی خوار و تباہ
ہوے غالب انپر رسالت پناہ
تمھارے جو ہمراہ ہین اہل بدر
مہاجر اور انصار ذیشان و قدر

لحاظ اور تعظیم انکی کرو
جو رتبے مین انکے وہ جانے رہو
غرور امارت سے ہرگز کبھی
نکرنا کوئی بات اسطرح کی

جو ہو شان و رتبے کے انکے خلاف
اسے یاد رکھنا مین کہتا ہون صاف
نہ دل مین خیال آئے اثبات کا
کہ انپر جو ہی مجکو افسر کیا

سبب اسکا یہ ہی کہ بہتر ہو نہین
اسی سے ہوا انپہ افسر ہو نہین
یہ نفس بدکیش کا ہی فریب
ہو رو اس سے اسکا بڑا ہی قریب

یہ جانو کہ انمین سے اک مین بھی ہون
نہین جاہے نخوت یہ دنیاے دون
نہ کرنا کوئی کام بے مشورہ
مصاحب سمجھنا انھین ہر جگہ

نمازون کا رکھنا بہت التزام
کہ خوشنود ہو تم سے رب انام
جہان وقت آئے تو کہنا اذان
سنین تا کہ لشکر مین پیر و جوان

جماعت سے اگر پڑھے جو نماز
زیادہ اُسے اجر دے بے نیاز
کریگا جو دیری مین اپنی ادا
ملے گی خدا سے اُسے بھی جزا

یہ تاکید ہمراہیون پر رکھو
کہ ممکن جہانتک ہو قرآن پڑھو
کہ ہی نعمتِ حق کلام الٰہ
ہی ایمان والونکو پشت و پناہ

پے گفتگو آئین گر ایلچی
سنو اُنکی اور رد و جواب آپ ہی
نہ اعدا سے رہنا کسی جا نڈر
کہ غفلت سے ہوتا ہی حاصل ضرر

پے گشت باری مقرر کرو
گران تا نہو اہل اسلام کو
رکھو آپ بھی اُنکی پھر دیکھ بھال
کہ روشن ہو ہر ایک کا تمکو حال

زیادہ رکھو شب کو اُنسے نشست
کہ ہون مشورے خوب اور بندوبست
خلاف شرع گر کسی سے ہو کام
اور اُسپر کرو حد کا تم التزام

تو سختی نہ کرنا یہ اچھی نہین
کہ سختی مین ہرگز بھلائی نہین
سزا کو بھی ہرگز نہ تم چھوڑنا
جو ہی حکم اس سے نہ منھ موڑنا

مسلمان دلیر اس سے ہو جائینگے
نہ خاطر مین اپنی تمھین لائینگے
ڈرائے دبائے رکھو اُنکو تم
نہ رسوا سزا مین کرو انکو تم

جہانتک ہے ممکن نہ دُرّے لگاؤ
کہ رسوائی ہی اسمین اس سے بچاؤ
پھر اسمین یہ خوف و خطر ہی مجھے
جو تم سے بچھڑ کر عدو سے ملے

تو بیخوف تم اُس سے ہرگز نہین
رہو خوب محتاط اے مرد دین
غرض جسکا جو حال ہو ظاہری
تمھارے لیے ہی وہی مکتفی

بُری بات ہی یہ نہو عیب جو
نہ ظاہر کسی کے کرو عیب کو
کرو وصف حق جب لڑو خصم سے
کہ سچا ہی تو اور وہ عدے ترے

تو دیگا خداوند تمکو ظفر
کروگے نصارا کو زیر و زبر
جہان مومنون سے ہو گرم کلام
وصیت کا رکھنا ضرور التزام

مناسب ہی کرنا انھین وعظ و پند
کہ وعظ و نصیحت ہی حق کو پسند

امانت کی تاکید اُنپر کرو
خیانت بُری ہی بُری ہی بچو

یہ لازم ہی بے شبہہ سردار کو
کہ سب سے فزون آپ محتاط ہو

تو واجب اُنھین اُسپہ ہو گا عمل
تمھارے کیے مین نہو گا خلل

خدا سے زیادہ ہو نسبت تمھین
کہ سبکے دلون مین ہو عزت تمھین

ہوے اب جو سالار و سردار تم
تواضع سے رکھو سروکار تم

بدل سبکے اوپر رہو مہربان
کہ ہو مہربان تمپہ رب جہان

کہ ہو خوب جسپر تمھین اعتماد
ضعیفان لشکر ہین جس سے شاد

مددگار اُنکا ہو ہر حال مین
نہ ایذا و تکلیف پہونچے اُنھین

سنو پھر بھی تمکو سناتا ہون مین
بڑے فائدہ کی سمجھاتا ہون مین

کہ تم اور ساتھی تمھارے تمام
پڑھو شوق سے بس خدا کا کلام

اور اسکی بھی تاکید سب پر رکھو
کہ آپس مین ذکر جہالت نہ ہو

اور اچھی نہین زینتِ دنیوی
ہی کیا چیز آرایشِ ظاہری

کرو احتراز اس سے ہر آن مین
رہو اپنے اللہ کے دھیان مین

رہو اسطرح یان کہ جا کر وہان
ملو اُنسے جنکی خدا ہے جہان

لکھا ہی کہ اُنکو خلافت مآب
وصیت یہ کرتے تھے با آب و تاب

خلیفہ نے پھر یون عمرؓ سے کہا
علی برکت اللہ ہو رہ گرا

کرو راہ حق مین غزا و جہاد
کہ مقتول ہون دشمن نامراد

بآداب وہ عرض کرکے سلام
روانہ ہوے با ہزار احتشام

ہوے چست و تیار ہو کر روان
کہا کوس نصرت نے بڑھکر کہ ہان

جہان تا جہان اپنا قبضا کرین
جو کجرو ہون اُنکو یہ سیدھا کرین

بجائین یہی کوس اسلام کو
کرین دار اسلام اب شام کو

جہان تا جہان اس سے سیراب ہو
خزان دیدہ ہر باغ شاداب ہو

عنان با عنان تھے ہزارون سوار
ہو سرمۂ چشم گردون غبار

نیستان نیستان ہو کوہ و راغ
سنانین چمکتی تھین مثل چراغ

گئے ایک منزل جو وہ جنگ جو
تو بس دوسرے دن سپہدار کو

سوے جابیہ جاؤ با صد حشم
رہو دشمنون پر مظفر علم

عطا کرکے پھر اک نشان و لوا
کیا رخصت اور یہ بھی اُنسے کہا

کیا مین نے تم کو سپرد کریم
وہ دے دن بدن تمکو فتحین عظیم

اگر مختصر تا نہ گھبرائین یہ
سنین شوق سے اور بجا لائین یہ

خیانت ہو ثابت کسی پر اگر
سزا اُسے نہ کرنا کبھی درگذر

رہو تم جو محتاط ہر طرح سے
کرو پھر جو تنبیہ اُنکے لیے

نہ سردار ہی جب نکوکار ہو
تو مقبول اُسکی نہ گفتار ہو

ڈرو تم خدا سے وہ تمسے ڈرین
بدل سب تمھاری اطاعت کرین

غرض مرتبہ جسکا جو کچھ کہ ہو
اُسیطرح برتاؤ اُس سے رکھو

اور اپنا طلایہ مقرر کرو
عقب مین بھی رکھو تم اُس شخص کو

وہ اُنکا خبر گیر ہر دم رہے
کہ آسایش اُس سے ہو اُنکے لیے

نہ تم پشت اعدا کو دینا کبھی
کہ ہو اس سے ناخوش خدائے قوی

کہ دولت نہین اس سے بڑھکر کوئی
یہ ہی دولتِ دینی و دنیوی

کہ بندون کو رب سے ملاتا ہی یہ
جو ہو مطلب دل دلاتا ہی یہ

مبادا جو آپس مین ہو جاے رنج
تو پھر اور ہی رنگ و کھلائے رنج

لباس و خورش مین تکلف نہو
کہ فانی ہی دنیا اسے جان لو

کہ اُنسے ملو بیشتر جو بزرگ
گئے گرسنہ یانسے اور تھے سترگ

بیان مدح کرتا ہی قرآن مین
خدا جانے رتبے ملے کیا انھین

تو موجود تھے بو عبیدہ بھی وان
کہ سنتے تھے وہ بھی یہ سارا بیان

مکرر سناتا ہون یہ تمکو مین
ڈرو حق سے ہمین بڑے اجر ہین

مدد اُسکی کرتا ہی ربِ قوی
جو ہووے مددگار دین نبی

مسلمان غازی گروہا گروہ
بصد فر و اقبال و جاہ و شکوہ

مبارک ہو ہی فتح اسلام کی
یہ لین گے سبھی مملکت شام کی

کرینگے نصارا کو یہ زیر خاک
کہ ہو گا جہان کفر و ظلمت سے پاک

یہ لشکر نہین جو روانہ ہوا
یہ ہی ابر رحمت گرجکر اُٹھا

بڑھے جابجا سے علم اور نشان
لگے تکنے حیرت سے کروبیان

روان یک بیک جب وہ لشکر ہوا
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا

لکھا ہی عدد مین وہ تھے نو ہزار
سواران جنگ آور و نامدار

سحرگہ بلا کر یہ اُن سے کہا
کہ تم بھی روان ہو اب اے باوفا

گئے جتنے لشکر سوے شام مین
تمھارے وہ سب زیر اعلام ہین

نصیحت عمرؓ کو جو کچھ مین نے کی
تھے موجود تم بھی وہ تمنے سنی

تو رخصت ہوے وہ بھی اور چلدیے
مہاجر اور انصار بھی ساتھ تھے

لڑائی پہ جنکے جوان تل گئے
پھریرے نشانونکے سب کھل گئے

انھین باد نصرت اُڑانے لگی
ظفر رنگ اپنا جمانے لگی

کہا کوس اقبال نے بڑھکے یون
کہ دون دون نکیون مژدۂ فتح دون

پرون پر پرے تھے برابر روان
عنان با عنان وہ مجاہد جوان

وہ گھوڑونکی چھل بل اور انکی بہار
وہ اُنکی اُمنگین وہ اُنکا وقار

وہ پشتونپہ ڈھالین وہ گرز گران
کمانین عرابی و تیغ و سنان

وہ منھ نور حق سے چمکتے ہوے
وہ گھوڑونپہ سینے اُبھارے ہوے

اور اُنکے سرون پر وہ ظل خدا
وہ غل اُنکی تہلیل و تکبیر کا

ملائک نے دیکھا اور سنا کہا
کہ صد مرحبا حبذا حبذا

سپہدار تھے رونق قلبگاہ
چپ و راست غازی بصد فر و جاہ

وہ تھے بیچمین اُنکے یون جلوہ گر
ستارونمین جیسے درخشان قمر

علم سر پہ تھا اُنکے سایہ فگن
علم پر تھے قربان زمین و زمن

عیان شان لشکر سے شانِ خدا
نشانونپہ نصرٌ من اللہ لکھا

سمونسے جو گھوڑونکے اُٹھا غبار
ہوا سرمۂ چشم حورا غبار

بحکم جناب خلافت مکان
خوشی سے ہوے جابجا کو روان

روانگی حضرت سیف اللہ المجید خالد ابن ولید مع لشکر جرار جانب عراق

یہ کہتا ہی راوی شیرین بیان
کہ جب ہو چکی فوج یہ بھی روان

تو حضرت نے سیف خدا کو طلب
کیا اور یہ فرمایا اُنسے کہ اب

کیا مین نے افسر تمھین ای دلیر
ہوے لشکر زحف پر تم امیر

یہ فرما کے اُنکو نشان وہ دیا
کہ تھا وہ نشانِ رسولِ خدا

سیہ رنگ اور نام اُسکا عقاب
اگر وہ جلال اُسمین اور آب و تاب

کہ یہ مہر تابان کو تھی آرزو
فدا گوے زر ہون تو ہون سرخرو

نشانِ جناب رسالت تھا وہ
انھین باعثِ فخر و عزت تھا وہ

سدا جاہ و اقبال اُسپر نڈھال
نشان تھا کہ شانِ جمال و جلال

علمدار جس شہ کے تھے جبرئیل
اُسیکا نشان تھا یہ بے قال و قیل

کلامی صفت اُسکی کیا لکھ سکے
ہون دونون جہان جسکے سایہ تلے

فلک اُسپہ پھر پھر کے قربان ہوا
ملائک لگے کہنے صل علے

جمالِ خدا کا تھا اُس پر ظہور
فدا زلف پرچم پہ تھی زلف حور

ہوا عالم قدس زیر و زبر
زیارت کو آئے ملائک اُتر

فلک پر یہ جبرئیل نے دی ندا
کہ اب بول بالا ہوا اسلام کا

گذر جائین اعدای حق جان سے
کہ نکلی یہ تیغ خدا میان سے

سوار اُسکے ہمراہ نو سو ہوے
مع اسپ سب غرق لوہے مین تھے

دلاور تھا اک ایک وہ شہسوار
کہ تنہا کرے فوج سے کارزار

اور ایسے وہ گھوڑے حسین خوش صفات
کہ جنکی صفت مین ہی والعادیات

جری پاکھرین اُنپہ ضبحا کی تھین
کہ ویسی کسی نے نہ دیکھی کہین

اصیل ایک سے ایک اور خوش جمال
پری دیوے جان اُنپہ ہو کر نڈھال

لکھا ہی کہ یہ سب دلاور وہ تھے
کہ تھے ہمرکاب رسالت رہے

لڑے بارہا ہمرکاب حضور
تھے خاصان درگاہ رب غفور

یہ حضرت خلیفہؓ نے اُنسے کہا
کہ ای بوسلیمان صاحب وفا

سوے ملک فارس ہوا اب تم روان
یقین ہی یہ مجکو کہ رب جہان

تمھین دشمنون پہ مظفر کرے
منور رہو فارس بھی اسلام سے

تو فوراً وہ سردار گرد شدید
جہان پہلوان خالد ابن ولید

مخاطب بسیفِ خدای کریم
عدو جنکے آگے عظام رمیم

بجان عاشق زار رب قوی
فنا فی الولاے جناب نبیؐ

بہ تن بحر نور و بجان جبرئیل
بکف ابر ہمت بدل رشک نیل

امیر جہانگیر و کشور کشا
سپہ دار اسلام نصرت لوا

روانہ ہوے سمت ملک عراق
بصد فر و جاہ و بصد طمطراق

رونق افروز مدینہ ہونا حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ کا اور بخیال غمخواری اہل ایمان آثار ملال ظاہر ہونا چہرۂ اقدس پر اور سوال فرمانا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

اور گفتگو اُن دونون بزرگون کی درباب فتح شام حسب بشارت سید انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خواب حضرت خلیفہؓ کا

امام سیر واقدی نے کہا
تھے اُنکے لیے خواستگار ظفر
شہ اولیا ابن عفان نے
کہ اعدائے دین پر ظفر ہو انھین
بہت اور فوجین روانہ ہوئین
سبب یہ کہ اقرار اللہ کا
سر مو نہ فرق اسمین ہوگا کبھی
او رارشاد جو کچھ کیا آپ نے
نہین ہی یہی علم ہمکو مگر
کہ مفتوح ہو او رلشکر کے ہاتھ
ہو بندہ کو مولا سے اچھا گمان
یہ رویا مین دیکھا کہ سالار فوج
کہ ہی سخت دشوار اُس سے گذر
ولیکن میسر نہین انکو راہ
رہے سب رفیق اُنکے حلے مین بھی
بآرام وان سبنے ڈیرے کیے
تو بس جامع وحی عثمانؓ جناب

کہ صدیق اکبر شہ اصفیا
کہ یارب ظفر دے انھین خصم پر
کہا آپ کو رنج ہی کس لیے
مبادا کہ کچھ بھی ضرر ہو انھین
پئے قتال عدو کو گئین
پئے شام حضرت سے ہی ہو چکا
ملے ہمکو اب مملکت شام کی
کیا ہی بحکم خدا آپ نے
کہ کب ہو ظہور اُسکا ای نامور
اب عزت ہی اُس رب اکبر کے ہاتھ
کہ بر آئے امید ہو شادمان
عمر و عاص غازی و سردار فوج
وہ سردار اور غازی خوش سیر
ہی سختی مین یکسر مسلمان سپاہ
کہ اس سے گذر جائین ہم سب ابھی
دلونمین جو تھے رنج جاتے رہے
لگے کہنے اُنسے کہ تعبیر خواب
مشقت اُٹھائین بجنگ عدو

روان کرکے جو لشکر ونکو پھرے
اور ایسا تھا کچھ اُنکے دلکو الم
کہا فکر ہی مومنون کی مجھے
کہا سچ یہ ہی مجکو اس فوج کی
ہوئی پر نہ ایسی مسرت مجھے
خلاف اُسکا وعدہ ہو اور نہو
کہا سچ ہی معلوم ہی مجکو بھی
نہین شک ہی اسمین ذرا بھی ہمین
اسیوقت اس فوج کے ہاتھ سے
کہا سچ ہی یہ پر خدا پر نظر
کہا راوی رحمہ اللہ نے
مع ہمرہان ایک پشتہ کے پاس
تحیر مین ہین اور اس فکر مین
کہ ناگہ سپہدار نصرت لوا
تو وہ لوگ سب آن کی آن مین
جو حضرت ہوئے شاد یہ دیکھکر
یہ ہی فتح ہو اہل اسلام کو
ظفر سے ہون پھر شاد اور سرخرو

بسمت مدینہ تو اللہ سے
عیان روے انور سے تھا دمبدم
یہ ہی التجا اپنے اللہ سے
بیان کیا کرون جو ہوئی ہی خوشی
ہوئی آج جیسی مسرت مجھے
یہ فکر اور یہ غم ہی کیون آپ کو
پے شام جو کچھ ہی قول نبیؐ
کہ ہم شام و فارس پہ قبضہ کرین
ہمین شام و فارس پہ قبضہ ملے
رکھو فتح ہوگی نہ ہوگا ضرر
اسی رات صدیق ذیجاہ نے
جو پہونچے تو وہ ہی مقام ہراس
کہ کیونکر ملے راہ اس سے ہمین
ہوے حملہ آور بڑھا بادیا
ہوے جلوہ گر سبز میدان مین
کہا مومنون سے بوقت سحر
مگر پہلے کچھ اُنکو تکلیف ہو

خبر ہونا قیصر کو معرکۂ تبوک کی اور اطلاع ہونا چالش لشکر نصرت اثر سے باہمہ کروفر جانب شام اور جمع کرنا اُسکا ملوک اور بطارقہ روم کو اور تجار سے استفسار کرنا کیفیت روانگی لشکر کو اور فہمایش کرنا ملوک اور بطارقہ کو اور بیان اوصاف حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور مقرر ہونا روبیس جرنیل کا بمعیت صد ہزار سوار جرار واسطے مقابلہ لشکر اسلام نصرت انجام کے

امام سیر واقدی نے کہا – عرب مین یہ پہلے سے معمول تھا
تھے اُسوقت تجار موجود یان – جو ہوتی تھین فوجونکی تیاریان
تو وہ لوگ یہ حال سب دیکھکر – گئے اور قیصر کو دی سب خبر
بڑے کروفر سے روانہ ہوے – کہ جیسے بنے شام لے لیجیے
تو قیصر نے سنتے ہی یہ حال سب – کیے اپنے ارکان دولت طلب
تمھین بارہا دی ہی جسکی خبر – سناتا ہون اب بھی سنو تم اگر
اور اب وقت اُسکا قریب آگیا – کہ تھے جو تمھارے عزیز اقربا
اس آفت پہ آفت ہوئی اور بھی – خلیفہ جو ہین یار غار نبیؐ
روانہ کیا اور لشکر ادھر – سمجھنا نہ فرق اسمین تم بال بھر
اور اولاد کا بھی ہی اپنی خیال – ہی محبوب تمکو جو مال و منال
کروگے ذرا بھی اگر کاہلی – گئے تم بھی عزت بھی گھربار بھی
کہا شاہ نے اس سے کیا فائدہ – کہ رونا ہی عورات کا قاعدہ
یہ سنکر لگا عرض کرنے وزیر – تمنا ہے اے شاہ آفاق گیر
تو تنصرہ مین سے اک شخص کو – کہ بس ہوشیار اور لخمی تھا وہ
کہا اُسنے ای صاحب تخت و تاج – مجھے روز گذرے ہین پچیس آج
کہا ہین ابوبکرؓ نامی امیر – جنھون نے ابھی فوج بھیجی کثیر
بڑے مستعد اور مضبوط ہین – انھین دیکھکر خوب آیا ہون مین
درم چار کو ایک چادر انھین – مدینہ مین خود دیکھے آیا ہون مین
امارت سے اُنکو نہین افتخار – کہ ہین وہ تو جویاے پروردگار
فقط دو ہی کپڑے ہین زیب بدن – اگر سچ یہ ہی ہین وہ فخر زمن
قوی سے دلاتے ہین حق ضعیف – نہین اُنکو پاس امیر و شریف
کہا کر بیان حلیہ و شکل بھی – کہا لانبا قد رنگ ہی گندمی
خداداد دانتو نہین ہی آب و تاب – کہ بس پانی پانی ہی موتی کی آب
بھی ہین یہی ہین لکھا ہی یہی – کہ خود مین نے دیکھا پڑھا ہی یہی
حمایت کرین دین احمدؐ کی یہ – اشاعت کرین دین احمدؐ کی یہ
تو اک گندمی رنگ قامت بلند – سیہ چشم ہو اور ہمت بلند
اور اعدا کو کردے گھرونسے دور – مددگار اُسکا ہو رب غفور
یہ سنتے ہی لخمی نے شہ سے کہا – کہ ہان اُسکو بھی مین نے دیکھا تھا
کہا بس ہوا جو مشیت مین تھا – ہی بیفائدہ اسمین چون و چرا

کہ اکثر مدینے مین تجار شام – تجارت کو ہر جنس لاتے مدام
عمرو عاص ہوکر جو سردار فوج – چلے شام کو باتعلی و اوج
کہ ایسا ہوا حال جنگ تبوک – اور اب اہل اسلام صاحب سلوک
خلیفہ ہین ہردم اسی دھیان مین – نصارا سے یہ ملک ہم چھین لین
سنا کر یہ اخبار اُن سے کہا – سنو تم کہ ہی یہ وہی ماجرا
کہ بیشک یہ اصحاب حضرت نبیؐ – ہون فرمانروا تختگہ تک مری
گئے جانسے ہوکے زار و نزار – کیا اہل ایمان نے اُنکو شکار
ہمہ تن ہین آمادہ اب اسلیے – نصارا سے یہ ملک لے لیجیے
کہ فوراً تمھین اُسنے آہی لیا – اگر پاس ہی کچھ تمھین دین کا
نہ دم بھر کرو دیر تیار ہو – لڑو اور مرو سب بچا اُنسے لو
سنا پھر اُنھون نے جو کشتونکا حال – تو گریان و نالان ہوے بدخصال
دلیرانہ لازم ہی اب ہو روان – جتا دین یہ ہو نجو باقبال و شان
سنین ہم اُنھین سے یہ سب ماجرا – یہ ہی جنکی آنکھون کا دیکھا ہوا
بلا کر کہا شہ نے کر یہ بیان – مدینہ سے تو کب ہوا ہی روان
کہ وانسے اِدھر مین روانہ ہوا – کہا کون سردار ہے یہ بتا
کہ اُس فوج مین ہین وہ چیدہ جوان – کہ جرأت کا اُنکی نہ ہو کچھ بیان
کہا تونے دیکھا ابوبکرؓ کو – کہا ہان کہ ای شاہ فرخندہ خو
وہین ڈالکر اُسکو وہ دوش پر – لگے شہر مین پھرنے ایدھر اُدھر
غرض بے تکلف ہین وہ اسطرح – مسلمان ہین اور سب جس طرح
ہین اک ایک کے آپ ہی پاسبان – اور انصاف کرتے ہین خود بیگمان
عدالت مین یکسان ہین سب اُنکو تو – بہت رحمدل ہین بڑے نیک خو
ہین رخسار پتلے اور اُنکا کلام – بہت نرم شیرین بھی ہی لاکلام
یہ سُنکر سہنسا شاہ اور یون کہا – کہ نائب مناب رسول خداؐ
کہ بعد از وفات جناب نبیؐ – یہ ہون حاکم امت احمدیؐ
ہماری کتب مین ہی یہ بھی لکھا – کہ جب انکو ہو وصل رب العلیٰ
کہ حملہ کرے مثل شیر ژیان – قتیل اُسکے ہاتھونسے ہون دشمنان
اسی دین کے کام کو وہ کرے – مظفر ہو اعدا پہ اور ملک لے
یہ تونے کیا جسکا حلیہ بیان – ابوبکر کے ساتھ ہی سایہ سان
خدا کی مشیت تو ٹلتی نہین – جو تقدیر ہی وہ بدلتی نہین

اُنھین بارہا کر چکا وعظ و پند
اُنھون نے نہ کی آہ طاعت کی
نکلجائین ہون اُنکے ہاتھون سے خوار
جو تھا اُسکا جرنیل روبیس نام
روانہ ہو جلد اِس مہم کے لیے
ہین بس سبز و شاداب و ر میوہ دار

ولیکن نہ اُنکو ہوئی سود مند
ہی بیکار ساری یہ دولت مری
نہ یہ ملک ہو اور نہ جاہ و وقار
اُسے دی او راُس سے کیا یون کلام
سمجھتا ہون مین اسکے لائق تجھے
ہمین اُس سے حاصل ہی عیش و وقار

نہ سمجھے نہ سمجھین گے یہ زینہار
مگر اب زمانہ وہ آیا قریب
یہ کہتے ہی اُسنے منگائی صلیب
سوار اپنے ہمراہ لے سو ہزار
فلسطین پہ آنے نہ پائین عرب
صلیب اُسنے لی اور ہوا مجرئی

بھلائی کا اُنکی مین تھا خواستگار
کہ انطاکیہ سے یہ بھیجے نصیب
کہ تھی وہ سراپا طلائی صلیب
کہ سب چیدہ چیدہ ہون اور شہسوار
کہ وہ شہر اور اُسکے اطراف سب
اُسی دن جنادین کی راہ لی

پہونچنا خیام فلک احتشام لشکر اسلام بسرداری عمرو عاص فلسطین پر اور مشورہ اُنکا اُمراے اسلام سے اور آنا عامر عدی کا شام سے لشکر مین اور زبانی اُنکی معلوم ہونا حال آمد لشکر روم کا اور امیر طلایہ ہونا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اور مقابلہ اُنکا ساتھ لشکر روم کے اور فتح ہونا اسلام کی

کیا واقدی نے ہی ایسا بیان
رہے ٹھیر تا پنج روز و رہو
تو وہ اور شتر بھی چرا کے لیے
ہوے تھے نہ شور یسے فارغ ہنوز
کہ وان انکے رہتے تھے خویش و قریب
تو آب بھی اُنھین سے یہ مل جلکے آئے
پریشان عمرؓ نے جو دیکھا اُنھین
کہ میدان انکے میدان ہین اُس سے بھرے
کچھ ایسے ہو گھبرائے تم اے جری
ذرا یہ تو بتلاؤ ہے کس قدر
بکثرت تھین اُنمین صلیب و نشان
کہا ہم تو اللہ سے ہین چاہتے
کسی کو نہین زور و قوت ذرا
خدا نے کیا فرض ہم پر جہاد
ذرا بھی تو دل مین نہ لانا ہراس
عدو اُسکے وہ اور تم دوست ہے
جو مارا گیا بس ہوا وہ شہید

عمرو عاص کے ساتھ غازی جوان
ملے گھانس دانہ بھی سب فوج کو
دیے چھوڑ اور جب توانا ہوے
کہ عامر عدی غازی کفر سوز
وہین جاتے آتے تھے یہ خوش نصیب
تو غازی جوان انکو جلد ہی لائے
کہا ہو پریشان ہوا کیا تمھین
ہین عمدہ فرس اور ساماں بڑے
کہ گھبرا دیا تمنے تو ہمکو بھی
کہا کیا کہون مین کہ ہی اسقدر
تھے ڈیرے و خیمے ڈیرے سنا نیر سنان
اُنھین پر ہمین نصرت و فتح دے
مگر اُسکو جسکو کرے وہ عطا
ادا جو کرے حق سے پائے مراد
تمھارا خدا ہی تمھارے ہی پاس
اُسی کے لیے اُنسے ایسا لڑو
جو جیتا رہا بیگمان ہی سعید

زمین فلسطین مین باکر و فر
کہ اسپ اُنکے تکلیف سے راہ کی
صنادید لشکر نے شوری کیا
جو وارد ہوے فوج اسلام مین
ہر اک راہ سے واقف کار تھے
عمرو عاص کے پاس تا اب تمام
کہا اے امیر مظفر لوا
یہ سالار لشکر نے اُنسے کہا
سنو ہم سے ہمکو خداے کریم
جو وادی احمر ہی مین نے امیر
یہ کہتا ہی بس مجھسے میرا قیاس
کہ قادر اور ایسا توانا ہی وہ
مخاطب صحابہ سے پھر یون ہوے
کیسکو نہین اسمین کچھ برتری
مدد اُس سے چاہو وہ دیگا تمھین
کہ ٹکڑے اُڑا دو نہ چھوڑو اُنھین
یہ دولت ہی وہ دولت لازوال

جو پہونچے تو اک جا کے خوش دیکھکر
تھے لاغر ہے تھے نہ ویسے قوی
مناسب جو تھا سب کہا اور سنا
بہت جاتے آتے تھے یہ شام مین
کہ تھے شام کا ملک دیکھے ہوے
کرین انسے دریافت احوال شام
اب آتا ہی لشکر بہت روم کا
ہمین تم ڈراتے ہو کہتے ہو کیا
اُسی فوج پر دیگا فتح عظیم
وہین تل سے دیکھی وہ فوج کثیر
کہ اک لاکھ ہونگے و نکبت اساس
کہ قدرت مین اپنی یگانہ ہی وہ
کہ یارو ہین ہم اور تم ایک سے
اگر ہی تو ہی از رہ بندگی
یقینی مظفر کرے گا تمھین
یہ سمجھو نوازا خدا نے ہمین
فدا جسپہ ہی جان کیا شے ہی مال

کہو بے تکلف جو کچھ راے ہو
یہ کہتا ہی یان راوی نیک خو

کہ جسنے مناسب جو سمجھا کہا
انھون نے جو بدو تھے ایسا کہا

کہ سردار جنگل مین یانسے چلو
جہان آب و رکاہ و دانہ نہ ہو

رہین اُسجگہ اُنسے محفوظ ہم
کہ وان آنے پائین نہ وہ بدشیم

کہ وہ سبز میدان نہ چھوڑین کبھی
منھ آبادیونسے نہ موڑین کبھی

نہ چھوڑین وہ زنہار اپنے قلاع
کہ ہین دوست اُنکو بلاد و بقاع

اور اُنکو رسد کی جو تکلیف ہو
کرین منتشر اپنی افواج کو

ہم اکبار غفلت مین اُنپر گرین
کرین قتل بھی اور بھگا اُنکو دین

سہیل ابن عامر نے اُنسے کہا
دلیرون کا تو یہ نہین مشورا

یہ کیا بزدلون کی سی نیتے ہو راے
کہ چاہو بکثرت جو دشمن ہین آے

جو اُنمین مہاجر اور انصار تھے
اُنھین مین سے کچھ لوگ کہنے لگے

جناب رسالت کے زیر علم
لڑے بارہا کافرونسے ہین ہم

اگرچہ بہت تھے وہ اور ہم قلیل
ولیکن ہوے وہ ہی خوار و ذلیل

یہ اللہ نے ہم سے وعدہ کیا
کہ ہم تمکو رکھین مظفر لوا

پھر ارشاد یہ ہی کہ صابر رہو
نہ ہرگز ہٹو جب عدو سے لڑو

اور اللہ ہی صابرونکے ہی ساتھ
پھر اپنا نہ بالا رہے کیونکہ ہاتھ

اور اسکو بھی سمجھو کہ قرآن مین
یہ ارشاد اُسنے کیا ہی ہمین

جو دشمن ہون نزدیک اُنسے لڑو
نہ چھوڑو اُنھین اُنپہ سختی کرو

دم جنگ سختی وہ یون تم مین پائین
کہ لوہا تمھارا وہ سب مان جائین

اور اب ہم تو کفار کے ہین قریب
کہ خود لڑنے آتے ہین وہ بے نصیب

مزا جنگ کا اب چکھا دینگے ہم
اُنھین خاک و خون مین ملا دینگے ہم

تو عبداللہ ابن عمر نیک خو
لگے کہنے واللہ ای دوستو

کرینگے غزا مین بجا ہم قصور
لڑینگے لڑینگے لڑینگے ضرور

پلائینگے ہم اُنکو زہر آب تیغ
نہین قتل تر سا مین ہمکو دریغ

جو ہو طالب حق وہ آگے بڑھے
خدا داد دولت ہی یہ اسکو بے

جو ہو بزدلہ وہ پلٹ جاے جاے
اور اپنا مخالف خدا کو بناے

یہ سمجھے کہ اللہ ہی گھات مین
سمجھ لیگا اک بات کی بات مین

عمرو عاص سردار نصرت نشان
یہ تقریر سنکر ہوے شادمان

یہ عبداللہ ابن عمر سے کہا
کہ ای ابن فاروق صد مرحبا

کہا تمنے وہ تھا جو دلمین مرے
ہوے تم تو آگہ مرے عزم سے

مناسب ہی اب تمکو افسر کرون
وہ چیدہ سواران جنگی ہین جو ان

کہ تم فوج کے آگے آگے رہو
خبر دشمنون کی یہ لیتے رہو

کہان ہین اور ہمسے ملینگے کہان
ہی کیا حال اُنکا لڑینگے کہان

کہا جو ارادہ کیا ہے کرو
کہ مین کرچکا نذر حق جان کو

نہین خواہش زندگی زینہار
تمنا ہی ہو وصل پروردگار

تو بس اُنکو دیکر وہین اک نشان
دیے دس سو اسوار جنگی جوان

کہ تھے اہل طائف اور اہل ثقیف
اور اُنکے سوا تھے کلابی شریف

کہا تم روان ہو کرو کچھ نہ دیر
کہ ہوتے نہین سست جو ہین دلیر

وہ عبداللہ کیا بندہ خاص تھے
اسیوقت وانسے روانہ ہوے

چلے سارے دن اور پھر رات بھر
برابر چلے اور ہوئی جب سحر

دکھائی دیا دور سے اک غبار
ہوا پر بلند اور بہت تیرہ تار

کہا یار وہ ہی یہ نشان فوج کا
وہ ہی گرد دیکھو بروے ہوا

گمان بالیقین اب یہی ہی مرا
طلایہ ہی یہ لشکر روم کا

فرس کی یہ کہتے ہی روکی عنان
گئے ٹھہر وہین مع ہمرہان

جو ہمرہ تھے ہمراہ کہنے لگے
اجازت ہو ہم بڑھکے دیکھین پتے

کہا ہان یہ ہرگز مناسب نہین
نہ کوئی جدا ہو رہین سب یہین

بخوبی نہ جب تک یہ معلوم ہو
نہ ہمسے جدا ہو نہ آگے بڑھو

یہی گفتگو اُنمین تھی وان ہم
نظر آگئے اُنکے نشان و علم

جو آئے قریب اور وہ نابکار
سواران جنگی تھے سب جانثار

طلایہ تھا یہ فوج رومین کا
اور اک اسپہ بطریق سردار تھا

یہ لکھتا ہی یان واقدی مرد دین
لیا نام راوی نے اُسکا نہین

مقابل مین اپنے اُنھین دیکھکر
لگے کہنے عبداللہ ابن عمر

کہ لو انکو دم بھر کی مہلت نہ دو
سپہ جنگ آشفتہ ہین زشت خو

یہ سب تیغ مین اپنا بالا ہی ہاتھ
کرو اپنا خداوند ہی اپنے ساتھ

وہی اپنہ غالب کریگا ہمین
ابھی نصرت و فتح دیگا ہمین

بڑھو لوٹ دو اُنکی کثیر صفوف
کہ جنت ہی تحت ظلال سیوف

یہ سنتے ہی اُن سب نے کلمہ پڑھا
اور اکبار کی اُن پہ حملہ کیا

وہی نعرہ اور [illegible]
سوا اُنکے ضحاک والا گہر

بڑھے ساتھ والون کو للکار کر
کہ آؤ مٹا دو انھین مار کر

بڑھے دونون لشکر وہین ملگئے
تو اسطرح شمشیر و نیزے چلے

گھٹا خاک میدان سے بس چھاگئی
ہوا چپقلش سے جو گھبرا گئی

کہین اُسکو ملتا نہ تھا راستہ
وہ ایسی بلا کا ہوا معرکہ

روایت

یہان آپ راوی ہین عبدِ اللہ
جو اِس جنگ مین تھے امیر سپاہ

دراز اسکا قد اور فربہ بھی تھا
سراپا سے لوہے مین ایسا چھپا

اور اُسکو نہ تھا چین دم بھر کہین
گہے سوے چپ گاہ سمت یمین

اور اسطرح للکارتا تھا غبی
شتر جیسے ہو بلبلاتا کوئی

یہ ہیبت تھی دلمین سمائی ہوئی
کہ تھی مُردنی مُنھ پہ چھائی ہوئی

گیا دم مین اُسکو جھپٹ کر لیا
جو سیدھا کیا نیزۂ جان گزا

سنبھالے ہوے وہین گھوڑیکو مین
رُکا روک کر اپنے نیزیکو مین

تو نیزیکو مین نے وہین پھینک کر
دیا تیغ سے کاٹ نیزے کا سر

پھر اُسپر جو شمشیر خارا گذر
لگائی تو گویا پڑی سنگ پر

یہ جانا کہ تلوار ٹوٹی مری
مگر وہ تو جیسی تھی ویسی ہی تھی

گرا جب تو اک ضرب گردنپہ اور
لگائی اور اُسکا وہ سامان بفور

تو اعداے اسلام یہ دیکھکر
ہوے بس پریشان اور پُرخطر

نہ انمین رہی جرأتِ کارزار
کیا سب نے میدان سے یکسر فرار

یہ ضحاکؓ اور حرثؓ کا حال تھا
کہ دونون دلاور براہِ خدا

لیا گھیر پھر آکے کفار نے
لگے انکو ہر سمت سے مارنے

غرض جبکہ سردار مارا گیا
جہنم کو یان سے وہ سیدھا گیا

ہوا ہمپہ لطف خداے جلیل
بکثرت ہوے وہ اسیر و قتیل

لگے کہنے آپس مین یون مومنان
خدا جانے ہین عبد اللہؓ کہان

ہوے آج راہ خدا مین شہید
یہ روز اُنکے حق مین ہوا روز عید

کسی نے کہا ہمکو اللہ سے
بس امید ہے نیک اُنکے لیے

کہا بعضون نے گروہ مارگئے
تو یہ فتح و نصرت ہمارے لیے

سنین تو آواز کلمہ پڑھا
نہین کوئی معبود حق کے سوا

اُٹھایا نشان پھر ہلایا اُسے
اور اُن غازیون نے جو دیکھا مجھے

کہان تھے کہ ہم سب پریشان ہے
کہا مین سپہدار سے روم کے

مسلمان ہو کے خوش دعا دی مجھے
اور اسطرح پھر مجھسے کہنے لگے

بڑھے پھر مہاجر بھی انصار بھی
اور انکو جو دیکھا تو کفار بھی

کہ چکرا گیا دیکھکر آسمان
کہا ترک گردون نے بھی الامان

دوانی سی دوڑی ادھر اور اُدھر
کہ چلدون کہین راہ پاؤن اگر

کہ دم مین ہزارون کے سر اُڑ گئے
حسامون سے لاکھون شرر اُڑ گئے

کہ اُس جنگ مین مجکو آیا نظر
سوار اک توانا بہت خیرہ سر

کہ دکھتا نہ تھا کچھ بجز آنکھ کے
بہت دور اپنے کو سمجھے ہوے

پہونچتا تھا رہوار کو مار کر
اور انکو لڑاتا تھا للکار کر

مگر تھا خطرناک بھی اسقدر
کہ تھا خوف رُخ سے عیان سر بسر

تو مین چھیڑ کر اسپ رہوار کو
بڑھاتا کہ مارون بد اطوار کو

تو وہ دیکھکر یون مجھے دو بدو
ڈرا اور ہٹا پیچھے اسپ عدو

وہ سمجھا کہ اب یہ کریگا فرار
کیا اُسنے نیزے کا اک مجھپہ وار

کہ پھل اُسکا اس سے الگ اُڑگیا
حواس اُڑگئے اُسکے حیران ہوا

کہ خود و زرہ تھا وہ پہنے ہوے
سُنی مین نے جھنکار شمشیر سے

اُسی سے ہوا کام اُسکا تمام
کہ پہونچا جہنم کو وہ زشت کام

زرہ خود و بکتر سپر راہوار
لیا اور کیا شکر پروردگار

وہین جھکے پنچے گئے اُنکے چھوٹ
گئین ہمتین اُنکی یکلخت ٹوٹ

چلی اُنپہ پھر اہل ایمان کی تیغ
کسی کو نہ تھا قتل مین کچھ دریغ

لڑے جان سے اپنے بیزار ہو
کیا قتل ہر سمت کفار کو

مگر انکو اللہ دیوے جزا
گرایا اُسے جو کوئی منھ چڑھا

اور اعدا یکایک فراری ہوے
بعون خدا تب یہ دونون بچے

ہوے جمع پھر سب اور اکجا کیا
جو تھا مال و اسباب کفار کا

پتا اُنکا معلوم ہوتا نہین
کہا یہ بھی لوگون نے وہ بالیقین

کہا بعضون نے وہ ہوے ہین اسیر
اب اُنکا ہے حافظ خداے قدیر

خداوند اُنکا کرے گا بھلا
کہ زاہد ہین اور عابد و باوفا

برابر نہین اُنکے اک بال کے
یہ باتین جو مین نے نشانکے تلے

جناب محمدؐ ہین اُسکے نبیؐ
کہ جنکو نبوت رسالت بھی دی

تو آئے ہمارے پاس اور یون کہا
کہ تم اے امیر مظفر لوا

لڑا اور مارا بعون خدا
جو کچھ ساز و سامان تھا لیلیا

تمھاری ہی برکت سے حق نے ہمین
یہ دی فتح کیا شکر اُسکا کرین

کہا یہ تمہارے سبب سے ہوئی
کہ تمنے نہ کی قتل مین کچھ کمی

کیا جمع مال غنیمت تمام
زرہ خود نیزے سپر اور حسام

اور اسپان ہوار و آلات جنگ
ملا اور جو کچھ وہ سب بیدرنگ

لے آئے مرے سامنے وہ دلیر
سوا اسکے کافر بھی چھ سو اسیر

جو مارے گئے ذکر اُنکا نہین
شمار اُنکا کچھ بھی بتایا نہین

اگر سات غازی ہوئے جو شہید
سراقہ و نوفل دلاور سعید

تھے سالمؓ بھی اور تھے وہ عبد اللہؓ
جو ابن خویلد ہین بے اشتباہ

چھٹے جابرؓ راشد حضرمیؓ
تھے سلمہؓ کے بیٹے وہ اوسؓ حری

نماز جنازہ ہوئی جب ادا
شہید و نکو تب وہین دفنا دیا

کیا کوچ سوے عمرو عاصؓ پھر
کہ چلیے وہان ہونگے وہ منتظر

پہونچکر کیا حال اُنسے بیان
کہ اس اسطرح سے لڑے مومنان

دیے اُنکے میدان مین ٹکڑے اُڑا
یہ چھ سو مقید ہین ای خوش لقا

غنیمت کا موجود ہی سب مال
یہ ہی اور بھی نعمت ذوالجلال

ادا کرکے شکر خداے برین
کہا لاؤ سب قیدیونکو یہین

اور اُس شخص کے پھر وہ جویا ہوے
اُسے لاؤ آتی ہو عربی جسے

کوئی اُنہین تین آدمی کے سوا
زبان عرب کو سمجھتا نہ تھا

وہ تینون تھے باشندۂ ملک شام
سمجھتے جو تھے خوب عربی کلام

امیر سپہ نے یہ اُن سے کہا
کہو حال سب لشکر روم کا

کہا ہی جو بطریق روبیس نام
دلاور بہت اور ذی احتشام

اُسے قیصر روم نے سو ہزار
دیے چیدہ چیدہ بہادر سوار

یہ ہی حکم اُسکو کہ ایلہ پہ تو
عرب کو نہ آنے دے ہو جنگجو

وہی فوج لیکر ہی آیا ادھر
یہ اُسکا طلایہ تھا ای نامور

کہ تھے جسمین ہم اور جو سردار تھا
تمہارے ہی ہاتھون سے مارا گیا

بفرمان روبیس آیا تھا وہ
ہمین اپنے ہمراہ لایا تھا وہ

ہوا جو ہوا تم مگر اُسکو تو
ابھی یان ہی آیا ہوا جان لو

کریگا وہ تم سبکو قتل و اسیر
کہ ہی پختہ کار و نہایت دلیر

جو سردار ہین نامور روم مین
ہم اچھی طرح جانتے ہین اُنھین

مگر اُس سے بڑھکر نہین ہی کوئی
کہ طرز عرب ہے سمجھتا وہی

اُسے اس نے بھیجا ہی اس جنگ پر
نہ تم غرہ ہونا رہو پرخطر

بھلا دیگا تمکو وہ سب کارزار
بھلا ہی اسی مین رہو ہوشیار

کہا وہ بھی مقتول ہو عنقریب
ہوا قتل جسطرح یہ بے نصیب

ہی ناصر ہمارا ہمارا خدا
مظفر رہین گے ہمین جا بجا

اگر تم کو اسلام منظور ہو
نہ مارینگے ہم تمکو کلمہ پڑھو

تو وہ اور ساتھی بھی اُنکے تمام
لگے کہنے ہم سے نہوگا یہ کام

نہ مانینگے ہم دین اسلام کو
ہمارے مقدر مین جو ہو سو ہو

یہ سردار نے مومنون سے کہا
کہ یان اُنکو سمجھو تم آیا ہوا

مناسب نہین ہی یہ زندہ رہین
اُڑا انکے سر دو نہ چھوڑو انھین

پلایا انھین آب تیغ عرب
اُتارے گئے ایک ہی گھاٹ سب

دیا حکم سردار نے اُنکو یون
کہ تیار ہو جاؤ ہی دیر کیون

یقین مجکو یہ ہی کہ اعداے دین
ابھی آئین گے اور لڑینگے یہین

نہین تو بڑھین گے دلیرانہ ہم
چلین گے جو یانسے بفر و حشم

تو ہوگا اُنھین رعب ڈر جائینگے
ہم اکدم مین اُنپر ظفر پائین گے

ظفر ہم کو دے گا ہمارا خدا
کہ جسنے ہمین فتح دی جابجا

ہمین ہر طرح اس سے امید ہی
جلو مین ہمارے ہی تائید ہی

سحرگاہ دوم کوچ لشکر اسلام بسرداری عمرو عاصؓ فلسطین سے اور پہونچنا لشکر روم کا سرراہ اور مقابلہ ہونا دونون لشکرون کا اور شہادت حضرت سعید ابن خالد رضی اللہ عنہ کی اور بیان دلاوری حضرت سعید ابن خالد رضی اللہ عنہ اور حملہ کرنا عمرو عاصؓ کا مع کل لشکر اسلام اور فتح ہونا اسلام کی

لکھا ہی وہ شکور ہے اسجگہ
سحر تک تھے ہی سب نے لی وانسے راہ

اور آگے بڑھے تھے وہ تھوڑی دور
پے قتل اعدا بسور و سرور

کہ ناگہ غبار اُنکو آیا نظر
تو ٹھہرے وہ مردان والا گہر
سواران جنگی تھے دس دس ہزار
دل و جان سے آمادۂ کارزار
سپہدار رومیس سب فوج مین
پھرا برق سان اور جمایا اُنھین
لگے کرنے ترتیب افواج دین
کہ قلب اور ساقہ یسار و یمین
سعید ابن خالد بفوج یسار
ہوے حکمران اور فرمان گزار
ہوے قلب مین آپ پھر جاگزین
مہاجر او رانصار بھی تھے وہین
کہا پھر یہ سردار نے مومنو
یہی وقت ہی اب تلاوت کرو
مناسب ہی اسطرح صابر رہو
کہ خوشنود اپنے خدا کو کرو
جمائین یہ کہکر صفین اسطرح
کہ دیوارین ہون آہنی جسطرح
پڑی اُنپہ رومیس کی جب نظر
تو حیران و ششدر ہوا خیرہ سر
سواروں کی رانوں سے رانین ملین
وہ پر نور چہرے وہ روشن جبین
اور اسپان تازی کے حسن و جمال
وہ اُنکی کنوتی وہ اُنکے ایال
اُسے دیکھکر ہو گیا یہ یقین
کہ بس انسے مغلوب ہونگے ہمین
وہ جرأت رہی اور نہ ہمت رہی
پڑے جانکے لالے نہ غیرت رہی
اور اول جو فوج مسلمان سے
بڑھا جنگ کفار کے واسطے
پے جنگ میدانکو بڑھتے نہین
بڑھے لشکر دین سے آپ ہی وہین
مگر جب نہ آیا مبارز کوئی
سوے میمنہ میسرہ یہ جری
چلی اُنکی یون تیغ خاراگذر
کہ جسپر پڑی وہ گرا خاک پر
دکھائے لڑائی کے سبق انھین
کہ تکتے تھے حیرت سے دشمن انھین
لڑے دلمین فوجونکے یون ڈوب ڈوب
جو تھے حوصلے دلمین نکلے وہ خوب
لگے کہنے باہم کہ غیرت نہین
لڑو اور مرو کیا یہ جرأت نہین
یہ شیر عرب اور وہ روباہ روم
سعید ازل یہ وہ کمبخت شوم
یہ آخر ہوے اُنکے ہاتھوں شہید
وہ دن انکے حق مین ہوا روز عید
ہوا سخت افسوس حسرت بہت
کہ تھی اُنسے انکو محبت بہت
قسم ہی خدا کی خدا کے لیے
یہ دیکھو کہ وہ تو فدا ہو چکے
ملا دون انھین خاک مین مار کر
اُڑا دون ہزار دنکے اکدم مین سر
بھتیجے کو بھی اپنے دیکھون ذرا
ہوا ہی جو قربان بہر خدا
وہی حرثؓ اور عکرمہؓ نامور
معاذؓ اور عبد اللہ ابن عمر
لگے کہنے ہم ساتھ ہاں ہاں بڑھو

یکایک نظر آئین پھر نو صلیب
کہ اک ایک کے ساتھ دو دو نقیب
اور اُنکو جو دیکھا وہین تھم گئے
جمائے پرے جلد او رجم گئے
ادھر سے بھی سردار لشکر شکن
عمروؓ عاص غازی دلیر زمن
مرتب کیے دم مین بہر جہاد
یمین مین تھے ضحاک والا نژاد
جو غازی ابو درد تھے با وفا
تو ساقہ مین اُنکو مقرر کیا
یہ سب اہل مکہ تھے جویاے حق
فداے نبی اور شیداے حق
یہ سمجھو کہ کرتا ہی رب العلا
بس اب امتحان اپنے ایمان کا
ملین تمکو سب خلد کی نعمتین
خبردار کوتہ نہون ہمتین
صفین تھین وہ اسطرح با کرمت
ہی بنیان مرصوص جنکی صفت
کہ تھی متصل ہر فرس کی عنان
رکاب از رکاب و عنان سے عنان
اور اللہ کے ذکر سے تر زبان
تمناے دیدار سے شادمان
وہ بھالوں کی بھالین جھلکتی ہوئین
عرابی وہ تیغین چمکتی ہوئین
دیا دلمین رعب اُسکے اللہ نے ڈال
یہ سمجھا کہ ہی فتح انپر محال
نہ اسنے دیا حکم پیکار کا
جہان تھا تحیر مین وہین ہا
سعید ابن خالد تھے جنگی جوان
جو دیکھا اُنھون نے کہ اب دشمنان
بھتیجے یہ سردار غازی کے تھے
کہا بڑھکے آؤ مقابل مرے
گئے اُنکو زیر و زبر کر دیا
بہت کافرون کے دیے سر اڑا
جو مارا اسے تو گرایا اسے
سُلایا اسے اور رلٹایا اسے
پلٹ آئے اور دم لیا پھر بڑھے
رکابوں پہ جرأت نے بوسے دیے
تو کفار کو سخت حیرت ہوئی
کہ ہی یہ بلا کا دلاور کوئی
اور اکبارگی انپہ حملہ کیا
پہونچکر انھین بیچ مین لیلیا
لڑے خوب جانوں سے بیزار تھے
مجاہد پہ ہر سمت سے وار تھے
ہوے بس حزین بندگان خدا
امیر سپہ کو ہوا غم سوا
کہا آہ یارو ہمارے سعیدؓ
گئے خلد کو میرے پیارے سعید
کہان اب مجھے صبر حملہ کرون
صفین لشکر روم کی لوٹ دون
پلا دون انھین آب تیغ عرب
چکھا دون مزا اس لڑائیکا اب
تو ضحاک سفیانؓ اور ذو الکلاعؓ
اصیدؓ اور نوفلؓ دلیر و شجاع
ابو دردؓ و سالمؓ و سعید حضرمی
مہاجر جو بدری تھے اور اور بھی
یہ اعداے حق ہین انھین مار لو

روایت در شدت جنگ

یہان وہ بھی عبد آئے خوش سیر
جو ہین نور چشم جناب عمرؓ

یہانتک کہ جا پہونچے اُنکے قریب
نہ لائے ہمین دھیان مین تب نصیب

بکثرت تھے اسطرح وہ پر دغل
کہ جسطرح ٹیڑی کے ہون دل کے دل

کہا ہمنے آپس مین اے مومنو
بھڑو ڈوب کر انمین انسے لڑو

کہ جنبش ہوئی اُنکو حملہ کیا
غضب کا مگر ہمنے سا کھا کیا

وہ تھے گرد اور بیچ مین اُنکے ہم
سنانین چلین اور تیغین دو دم

اور اس جنگ مین شدتِ جنگ سے
نہ اشعار رجزیہ ہم پڑھ سکے

مدد کر مدد کر کہ تو ہی کریم
تری ذات ہی بے عدیل و سہیم

سواران لشکر نے لی جب عنان
زمین و زمان نے کہا الامان

ملے دونون لشکر جو باہم گر
چلی خوب تیغ و سنان و تبر

زمین سے اُٹھی اک گھٹا تیرگون
کہ میدان مین اُس سے برستا تھا خون

بیان کرتے ہین ہین بھی اور یہ بھی
چلے اشترون پر بفرط غضب

نظر ہمکو آتے تھے یون اہل نار
کہ ہون جیسے فولاد کے کوہسار

کہون کیا ڈھٹائی غضب اُنکی تھی
پرے سے نہ اپنے بڑھا ایک بھی

تو نیزون سے جب ہمنے چھیدا اُنھین
ہوا دھیان اُسدم ہمارا اُنھین

کہ ہملوگ کم اور بکثرت وہ شوم
کیا ہمپہ ہر اک طرف سے ہجوم

ہوا گرم بازار جنگ و جدال
پڑا رن پڑا اور بشدت قتال

زبانون پہ کلمہ تھا یا یہ دعا
پیمبر کی امت کی اب یا خدا

تو سب افسران سپہ بھی بڑھے
سنانونکو سب اپنی سیدھا کیے

ہوئی اُنکے حملے سے لرزان زمین
ہوا گرد برد آسمان برین

پڑا رن وہ ایسا خدا کی پناہ
کہ صحن حنا ہو گئی قتلگاہ

اندھیرا یہ عالم مین تھا ہو گیا
کہے تو کہ خورشید ڈر سے چھپا

روایت از ابو درداؓ

ابو درداؓ نے بھی روایت یہ کی
نہ اُس جنگ مین رجز ہمنے پڑھی

تو ہمکو نہ تھی کچھ بھی اسکی تمیز
کہ کافر ہے یہ یا مسلمان عزیز

اگرچہ بہت تھے وہ اور ہم قلیل
سمجھتے تھے ناصر ہے رب جلیل

دعا یہ ہی کرتے تھے سب یا اِلٰہ
مدد کر بطفیل رسالت پناہ

ہمارا یہ ایمان ہے تیرا کوئی
نہ ساجھی نہ بیوی نہ بیٹا کوئی

کہ بس اسقدر یہ جو قلیل تھی وہان
کہ ہم مانتے تھے جو تیغ و سنان

مگر غازیون کو ہزار آفرین
ہوئی پست ہمت کسی کی نہین

لڑائی پہ سب اسطرح جم گئے
کہ کاٹا اُنھین اور کٹے اور کٹے

کہ اُس شاہ کے ہمتو ہین اُمتی
سمجھتے ہین واحد تجھے ہم سبھی

یہ کافر ہین کرتے ہین تیرا شریک
نہین کوئی تیرا خدایا شریک

مدد بھیج جلدی ہمین دے ظفر
کہ بس قتل و غارت ہون یہ خیرہ سر

دعا کرنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بروایت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور آنا ملائکہ کا آسمان سے بامداد اہل اسلام اور شکست لشکر کفار مع باقی احوال متعلقہ

وہی ابن فاروقؓ عبد اللہ
روایت یہ کرتے ہین بے اشتباہ

کہ ناگہ چلی ایک ایسی ہوا
کہ اعدا کے حق مین ہوئی جانگزا

نظر مین نے کی بعد ازان چرخ پر
تو سوراخ گردون مین آیا نظر

نہایت حسین اور صاحب جمال
اُتر آئے اکدم مین بہر قتال

انھین مین سے اک شخص کہتا یہ تھا
بشارت ہو اے امت مصطفیٰ

کہ ہمسے اور اُنسے یہ جنگ و جدال
رہی صبح سے تا بوقت زوال

دعا مین نے کی اپنے اللہ سے
جو حضرت نبیؐ نے سکھائی مجھے

اور اُسمین سے آئے وہ فارس نکل
کہ سبزے تھے اسپ اُنکے سب بے بدل

نشان سبز ہاتھون مین تھے بالیقین
نشانون کی نوکین چمکتی ہوئین

یہ آئی مدد تمکو اللہ سے
مبارک ہو اب تم مظفر ہوے

انھین دیکھکر مین ہوا شادمان
اور اسبات کو کچھ ہوئی تھی نہ دیر
منادی باآواز کہتا تھا یون
غضب تھین کہ انکو نہ جانے دیا
کہ لاشین ہین انکی وان دس ہزار
مسلمان غازی تعاقب مین جو
بڑھی زلفین کھولے جو لیلاے لیل
تھی انکی طرفسے انھین بے کلی

کہا مین نے دلمین کہ اب بیگمان
کہ خود مین نے دیکھا عدو منھ کو پھیر
مبارک ہو یہ فتح یا مومنون
گرایا اسے اور اُسے جا لیا
یہان مارمار اور وہان نارنار
یہ خواہش تھی کوئی نہ زندہ بچے
تو لوٹے بہادر جوان خیل خیل
حزین تھے بہت او بہت فکر تھی

دعاے نبی کی بدولت ملی
لگے بھاگنے اور جو بھاگے تمام
بہت گرچہ بھاگے مسیحائیان
لگا انکے لاشونکے تودے پئے
یہ تازی حسامون کو تھی تشنگی
شہ خاوری نے کیا ارتحال
ہوے گرچہ سردار بھی شادمان
کہ کثرت سے ہین دشمنان خدا

یہ فتح نمایان و اعزاز بھی
تعاقب مین غازی تھے انکے تمام
پر اسپان تازی کی جولانیان
بُری حالتونسے وہ مارے گئے
کہ خون مین نہائین رہی تشنگی
مگر ڈر گیا دیکھکر وہ قتال
مگر تھے تعاقب مین جو مومنان
اور انسے بہت کم ہین اہل وغا

بیتاب ہونا امیر لشکر کا واسطے مومنون کے بروایت عمرو ابن عتاب جو تعاقب کفار مین گئے تھے اور بڑھنا مضطربانہ اُنکے واسطے اور آنا اُن کا پلٹ کر

عمرو ابن عتاب راوی ہین یان
کہ نیزہ کو اک ہاتھ سے ملتے تھے
یہی کہتے تھے وہ بصد انتشار
بڑھے اُنکے لینے کو وہ آپ ہی
مصیبت اُٹھائی اُسی کے لیے
تعاقب مین کفار کے کیون گئے
غرض سر سپہ اور سب مومنان
کہ ہنجانہ انکے تھے سیف عبا
ہوا رنج سردار کو بیشمار
نہ اُسکی عنایت سے انکار کر

یہ خود مین نے دیکھا کہ وہ کامران
باآواز جاتے تھے کہتے ہوے
کہ ناگہ دلیران نصرت شعار
یہ کہتے ہوے ہین یہ ایسے جری
مشقت اُٹھائی اُسی کے لیے
کہا یون اُنھون نے کہ ای نیک پے
خوشی سے ملے اور ہوے شادمان
تھے نوفل بھی سالم بھی حسان شاد
لگے کہنے پھر یون کہ پروردگار
گمان بد نہ کر کچھ نہوگا ضرر
پڑھا مین اُنھون نے کہ انکو یہی

سنبھالے علم بس پریشان تھے
جو مجھ تک شجاعونکو میرے آئے
پلٹ کر تعاقب سے کفار کے
کہ راضی کیا اپنے اللہ کو
کہا پھر کہ ای بندگان قوی
غنیمت کی ہمکو نہ تھی کچھ طلب
نہ تھا غم انھین کچھ مگر تھا یہی
اور شب بھی تھے بیٹے شاد کے
معاون ہو انکا کرے گا بھلا
قضا جو نمازین ہوئین جنگ مین
ہدایت جناب خلیفہ کی تھی

تھے نیزے کو شانہ پہ رکھے ہوے
خدا گم ہوئی چیز اُسکی ملائے
بصد شوکت و فرپلے آتے تھے
اُسی کے لیے یہ ہوے جنگ جو
نہ یہ فتح کیا تمکو کافی ہوئی
مگر یہ غرض تھی کہ راضی ہو رب
نہ ملتے تھے سعد اور قیس آ دمی
یمانی بھی طیب کے ہمدمی تھے
عمرو عاص تجکو ہوا ہی یہ کیا
وذان و اقامت سے وہ منتجب

کیفیت ماندگی اسلامیان بروایت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جمع ہونا غنائم کا اور لکھنا فتح نامہ سردار لشکر طلایہ عمرو عاص رضی اللہ عنہ کا بحضور سپہ سالار دین ابو عبیدہ امین مع خمس غنائم اور پہونچنا قاصد کا مع فتح نامہ و خمس بحضور سپہ سالار رض

وہی نور چشم جناب عمر
جماعت سے تھوڑے سے لوگون نے ہی

شجاعت شعار و صداقت گہر
نماز انکے ہمراہ شب کو پڑھی

بیان کرتے ہین یہ کہ اُس جنگ سے
کہ خیمون کی اپنے سب نے ادا

مسلمان سب ماندہ و ست تھے
خدا دے انھین اور انھین بھی جزا

ہوے جب نمایان نشانِ سحر
کہی سرسپہ نے اذانِ سحر

اور اُن مومنون کو پڑھا کر صلوٰت
کہا یون کہ ای مومنو خوش صفات

کرو جمع مالِ غنیمت سبھی
اُٹھا لاؤ لاشین شہیدون کی بھی

جو نعشین کہ میدان مین کی جستجو
تو وہ ایکسو تیس تھین سرخرو

شہادت پہ جنکا ہوا خاتمہ
زہے بخت ایسا ہوا خاتمہ

مگر نعش حضرت سعیدؓ جری
بہت گرچہ ڈھونڈھی نہ اُنکو ملی

امیرِ سپہ اسکے درپے ہوے
کہ نعشِ شہیدِ دلاور ملے

ملی تو سمون سے تھی روندی ہوئی
پسے استخوان چور سب لاش تھی

مگر تھا عیان ہر بُن موسے نور
جمال خدا کا تھا اُنسے ظہور

کہ تھین لاکھ جانونسے حورین فدا
یہ کہتی تھین اچھا یہ دولھا بنا

امیر سپہ ہوکے بس بے قرار
بہت روئے بیساختہ زار زار

دعا دی اُنھین اور لے آئے اُٹھا
نمازِ جنازہ ہوئی جب ادا

تو سارے شہیدونکو زیرِ زمین
رکھا اُنسے خوش ہو خدا کے برین

ہوئی جمع پھر جب غنیمت تمام
امین امم بو عبیدہؓ کے نام

امیر سپہ نے لکھا ایک خط
کہا واقدی نے وہ تھا اس نمط

نامہ

بنام خداوند بندہ نواز
پناہ جہان و دانائے راز

کہ ہے دونون عالم کا روزی رسان
کیے اُسنے پیدا زمین و زمان

نہین کوئی اُسکا شریک و سہیم
وہ رحمن ہے اور رؤف و رحیم

یہ نامہ عمرو عاص کا ہے اُنھین
کہ سالار لشکر جو ہین شام مین

امین امم بو عبیدہؓ امیر
ہر سرفرازانِ آفاق میر

یہ معلوم ہو تمکو اے باصفا
کہ کرتا ہون مین حمد رب العلا

سوا جسکے معبود کوئی نہین
محمد ہین جسکے رسول امین

وہ ہین خاتم الانبیا بیگمان
شفیع دو عالم شہ مرسلان

بالخاص پڑھتا ہون اُنپر درود
کہ بھیج اُنپہ ای ربِ اکبر درود

مع فوج اسلام با کرّ و فر
فلسطین پہ پہنچا مین اے نامور

اور آیا وہین لشکر روم بھی
بصد ساز و سامان و فربہی

سپہ دار روبیس بطریق تھا
کہ قیصر نے اسکو روانہ کیا

سوار اُسکے ہمراہ تھے سو ہزار
وہین اُنسے ہمسے ہوئی کارزار

لڑائی مین رومی ہوے خوار و زار
کہ مارے گئے وہ گیارہ ہزار

ہمین اُنپہ حق نے مظفر کیا
فلسطین پہ قبضہ ہمارا ہوا

شہید ایک سو بیس مومن ہوے
گئے خلد رحمت مین اللہ کے

فلسطین مین ہین ہمارے غلام
جو مرضی تمھاری ہو ای نیکنام

تو لکھو کہ خدمت مین حاضر ہون ہم
اطاعت مین ہرگز نہ قاصر ہون ہم

ہو تمپر سلام ای سپہ دار دین
اور اُنپر جو حاضر ہون اُن مومنین

سوا اُسکے اللہ کی رحمتین
ہون تمپر بھی اُنپر بھی اور سب کہین

بو عامر کو یہ خط دیا یون کہا
کہ جلدی سے چلے جاؤ ای باصفا

تو فوراً روانہ ہوے وہ جری
سپہ دار سرحد پہ تھے شام کی

نہ داخل ہوے تھے ابھی شام مین
امیر اُنکے ہمراہ جو تھے اُنھین

بحکم جناب خلافت پناہ
کیا منتشر تھا یہ فوج و سپاہ

کہ اعدا کو پاؤ جہان مار لو
بس اب اُنکے شہرونپہ قبضہ کرو

لیے اپنے ہمراہ تھوڑی سپاہ
مقیم اک جگہ تھے بیاد اِلٰہ

جو پہونچے ابو عامرؓ نامور
تو اُنکو سپہ دار نے دیکھکر

یہ جانا مدینہ سے آئے ہین یہان
کہا حال کیا ہی کرو تم بیان

کہا خیر ہے اور مژدہ بڑا
مین لایا ہون یہ خط عمرو عاص کا

اُنھین نے جو بھیجا تو آیا ہون مین
ہوئی فتح مژدہ یہ لایا ہون مین

لیا اور کھولا پڑھا جب اُسے
خوشی سے وہین سربسجدہ ہوے

کہا پھر بو عامر نے اے ذی حشم
ہوئی فتح لیکن خدا کی قسم

شہید اس لڑائی مین جو جو ہوے
بڑے مرتبے والے وہ لوگ تھے

کہ اُنسے ہی رونق تھی سب فوج کی
ہر اک باشجاعت تھا اُنمین [illegible]

اُنھین مین سعید ابن خالد بھی ہین
جو غم ہے بیان کیا کرون اُنکو مین

معلوم ہونا خالد ابن سعید کو حال شہادت فرزند خود سعیدؓ کا اور بحال زار پہونچنا اُنکا بمقام

فلسطین اور جانا قبر پسر پر اور بشدت غم مع تین سو سوار واسطے قتل کفار کے جانا اور تاخت رسد پر اور بعد قتل کفار چھین لینا کل سامان رسد کا

لکھا ہی سعید جری کے پدر — شجاع جہان خالد نامور
انھین دیکھکر اسطرح بیقرار — لگے رونے مردانِ دین زار زار
کہ دیکھون وہان گور نور نظر — اگر کم ہو کچھ سوز و درد جگر
ہو تم رونقِ فوج اسلامیان — ہمین چھوڑ کر اب چلے یون کہان
نہین چین میرے دلِ زار کو — نہ چھوڑونگا مارونگا کفار کو
میسر مجھے اُس کا دیدار ہو — یہ لازم ہی اب مجکو رخصت کرو
پھر اُس خط کا اسطرح پاسخ لکھا — کہ لکھا سرِ نامہ نام خدا
عمرو عاص یہ خوب تم جان لو — کہ بے شبہہ تم میرے محکوم ہو
رہے میرے ہمراہ تو اے دلیر — مرے پاس آؤ کرو کچھ نہ دیر
تمھین اور مومنون کو سلام — ہو رحمت بھی اور برکتین بھی تمام
چلے ساتھ داخل ہوے فوج مین — امیر سپہ سے ملے اور انھین
کھڑے ہو گئے اور اُنسے ملے — مصافحہ کیا اور تعظیم سے
یہ خالد نے پھر مومنون سے کہا — کہ اے دوستو مجکو دو یہ بتا
اُسے تمنے دیکھا بھی تھا گرم جنگ — کہاں وہ جویاے ناموس و ننگ
چلی اسطرح اُنکی تیغ و سنان — کہ تھے سخت حیران مسیحائیان
یہ سُنکر ہوے شاد کہنے لگے — کوئی قبر اُسکی بتا دے مجھے
خدا تیری فرقت مین ہے صبر اب — نہین ہی کسی شی کی مجکو طلب
یہ کہکر ہوے جانب حق رجوع — کہا انا للہ با صد خشوع
تو بدلا ترا لون مین کفار سے — اُڑا دونگا سر اُنکے تلوار سے
رضامند تجھسے ہمیشہ رہین — ملین خلد کی سب تجھے نعمتین
تمنا ہی یہ میری پوری کرین — کہ تھوڑا سا لشکر مجھے آپ دین
کرون قتل تن تن کے مین انکو سب — یہی آرزو ہی یہی ہی ہوس
اور انکا جو اب خون بہاؤنگا مین — عوض اس مصیبت کا پاؤنگا مین
لڑائی کو سمجھو کہ موجود ہے — وہی کیجیو تم جو مقصود ہے
کہا سُن لیا تم نے جو کچھ کہا — مین کہتا ہون سوگند رب العلا
نہو کوئی ہمراہ پروا نہین — مرے ساتھ کیا میرا مولی نہین

تھے سردار کے پاس بیٹھے ہوے — ہوے سخت بیچین رونے لگے
تو خالد اُٹھے اسپ کو زین کیا — فلسطین کا عزم وہین کیا
سپہدار اُنسے یہ کہنے لگے — کہان جاؤگے یہ بتاؤ مجھے
کہا جاتا ہون اسلیے ایجناب — کہ قبر پسر دیکھون جاکر شتاب
ہی اب آرزوے وصالِ سعید — عجب کیا ملون اُس سے ہو کر شہید
یہ سُنکر سپہدار چپ ہو رہے — اجازت انھین دی نہ مانع ہوے
جو رحمان ہی بیگمان اور رحیم — دو عالم کا مالک خدا اور قدیم
اگر ہی یہ حکم خلافت پناہ — کہ تم اور ساری تمھاری سپاہ
وگرہ حکم یہ ہے کہ ٹھہرو وہان — تو ٹھہرے رہو تم نہ آؤ یہان
کیا بند خالد کو پھر دیدیا — تو وہ اور بو عامر با صفا
حوالہ کیا اور خود زار زار — تھے ایسے کہ وہ بھی ہوے بیقرار
بٹھایا انھین اُنسے کی تعزیت — کہا صبر بہتر ہی اے خوش نیت
لڑا میرا بیٹا بھی کفار سے — لیا کام نیزے سے تلوار سے
لڑے فوج کفار مین ڈوب ڈوب — نکالے دلی حوصلے اپنے خوب
یہانتک حمایت کی ایمان کی — کہ بس شوق سے جان قربان کی
جو مومن انھین لے گئے قبر پہ — تو کہنے لگے آہ لختِ جگر
مگر یہ کہ تجھ سے ملائے خدا — میسر ہو دیدار جلدی ترا
کہا اسطرح پھر کہ جانِ پدر — سعادن ہی گرداورِ دادگر
خدا کے لیے تو ہوا ہی فدا — ہمیشہ ہو تجھ پر رضائے خدا
پھر آئے وہ نزد امیر سپاہ — کہا چین دلکو نہین آہ آہ
کہ جاؤنین اب فکر کفار مین — لڑون اور مارون جہان تک ملین
لگے ہاتھ انکا جو کچھ مال بھی — یہ ہو اور بھی بخشش ایزدی
کہا بھائی اتنی نہ جلدی کرو — کرو صبر بھی کچھ نہ بیتاب ہو
مقابل ہون جب دشمن نابکار — نہ زندہ انھین چھوڑیو زینہار
نہ ٹھہرونگا جاؤنگا جاؤنگا مین — انھین خاک مین اب ملاؤنگا مین
یہ کہکر کیا ساز و سامان سب — کیا عزم رفتن ہوے چاق و چست

لہ یعنی خالد ابن زید بن سعید ۱۲

لگے کہنے آپس مین یون اہل دین
تمیری نہ لاو رجو تھے انمین سے
اجازت ہو تا انکے ہمراہ جائین
تو وہ تین سو انکے ہمرہ ہوے
یہ چاہا کہ اتنا ٹھہر جائین یان
کہ ناگاہ خالدؓ کو آے نظر
انھین اپنی دینگے جو یہ اطلاع
کہا منتظر میرے تم سب رہو
مع تیغ گردن مین پھر پرتلہ
پڑی ہے ابتک تو اصلا نہین
میرے ساتھ کہسار پر چڑھ چلے
یہانتک کہ جا پہونچے انکے قریب
نہ چھوڑو نہ جانے دو مارو انھین
اور انسے جو مسکن کا پوچھا پتا
کہا ہین مصیبت مین ہم لوگ سب
انھون نے تو قلعو نمین لی ہی پناہ
اور اسدم جو چڑھے تھے اسیواسطے
کہا ہے کہان لشکر روم اب
یہ ہی شاہ نے اب ارادہ کیا
اور اک اسکا سردار آیا ہی یان
بہت جمع کین بار بردار یان
اسی سے یقین ہی کہ وہ آج ہی
اور اللہ سے کی یہی التجا
کہا یہ درہ اور یہی راہ ہی
بنی سیف ہی بھرے انسے کہا
غرض اور ملت سے ہمکو نہین
ہمین مار ڈالوگے اب تم اگر
رکھو اپنے ہمراہ تا رہ بتائین
درہ مین جو پہونچے کیا تب وہان

ستم ہی جو یہ جائین تنہا یونہین
وہین مستعد تین سو ہو گئے
یہ جائین اور ہم بیٹھے باتین بنائین
کہا ساتھ ہین ہم چلو شوق سے
کہ کچھ کاہ و دانہ فرس کھائین یان
کئی مرد پر اک بڑے کوہ پر
تو دوڑینگے بہر جدال و نزاع
مین جاتا ہون کرتا ہون کیا دیکھو تو
اسیوقت غازی نے لٹکا لیا
وگرنہ کوئی وان ٹھہرتا نہین
مین جو کچھ کرون تو بھی وہی کرے
مگر انسے غافل تھے وہ نصیب
خبرداریان سے نہ یہ ہل سکین
زبان عرب مین انھون نے کہا
کہ یان جبسے آئے ہین اہل عرب
اور اس کوہ مین ہم تھے بہر رفاہ
کہ دیکھین عرب تو نہین آ گئے
کہا ہی جنادین مین جمع سب
فلسطین پہونچ کر ان کو تا ایلیا
کہ سامان رسد کا وہ لیجاے وان
یہ ہی ڈر تمہارا انھین بیگمان
گئے اور جنادین کی راہ لی
مرد وسے ہین اور انسے ملا
کہ جسمین کھڑے ہو تم ابھی نیکپے
کہو بہر اسلام کہتے ہو کیا
یہ مذہب ہمارا ہی اور یہ ہی دین
تو حاصل نہو گا تمہین مال و زر
جہان آہ رسد ہم پہونچ وہ بتائین
انھین دس مین سے ایک غازی جوان

مناسب ہی انکی رفاقت کرین
اٹھے اور جھٹ پٹ کسے راہوار
کہا ہی مناسب چلے جاؤ تم
چلے وہ باسیدہ عون اللہ
کرین کوچ یانسے بہنگام شب
کہا مومنون سے ہی میرا گمان
کہا کیسے ان تک پہونچ ہم سکین
یہ کہتے ہی گھوڑے سے آئے اتر
جو چھاگل تھی پانی کی وہ دوش پر
بس اب تم ہین جو چاہی خفگی رضا
تو دس آدمی ساتھ انکے ہوے
جو خالدؓ نے للکار کر یون کہا
تو انمین سے دو کو کیا زیر تیغ
ہین ہم لوگ باشندۂ ملک شام
ہمارے دلونمین یہ کچھ رعب ہی
کہ محفوظ جا اس سے بہتر نہین
کہ تمنے گرفتار ہم کو کیا
نبچے ہین عرب کی جو تلوار سے
رہے میرے قبضہ مین جانے نپائے
ہمارے یہان سے تو لی ہی رسد
کہین ہم تک اہل عرب آ نہ جائین
کہا بس قسم رب کعبہ کی ہی
پھر انسے کہا یہ بتاؤ ہمین
رسد کا جو سامان ہی وہ تمام
کہا ہم تو ہین بندگان صلیب
غریب آدمی ہین زمینہ ارہین
یہ خالدؓ نے چاہا انھین چھوڑ دین
تو خالدؓ نے منظور اسکو کیا
کہ ہمراہیون کو ابھی ساتھ لاکے

اور اسلام کی ہم حمایت کرین
کہا سرسپہ سے کہ اے باوقار
جزا اسکی اللہ سے پاؤ تم
اور اک جا پہ پہونچے جو ٹکڑے راہ
اور اعداے حق کی کرین ہم طلب
کہ یہ لوگ ہین مخبر دشمنان
وہ ہین کوہ پر ہم ہین میدان مین
لیا باندھ تہبند کو جسم پر
رکھی اور کہا انسے انکی نظر
اور اپنی خوشی سے ہوا اسپر فدا
اور اک دم مین بالاے کہسار تھے
کہ لو انکو اے بندگان خدا
رہے چار پکڑا انھین بیدریغ
کہا حال اب ہے کہ دو تمام
بہت لوگ گھر چھوڑ کر چلدیے
کوئی حصن بھی اس سے بڑھکر نہین
بری آفتون مین ہین ہم مبتلا
گئے وہ ہین سب شاہ بھی بھاگ گئے
پھر آگے مقدر جو چاہے دکھائے
کرین کیا بیان جو ملی ہی رسد
رسد کیسی پھر ہم بھی جانے نپائین
کہ وہ ہی غنیمت ہمارے لیے
کہ کس رہ گئے تاکہ ہم انکو لین
اسی ٹیلے کے گرد ہی جسکا نام
بجان و بدل خادمان صلیب
رہائی کے تم سے طلبگار ہین
کہا مومنون نے نہ چھوڑو انھین
نہ ٹھہرے وہان جلد رستہ لیا
اور انکے وہ ہمرہ ہوا تھا یہ تب

بعجلت وہانسے روانہ ہوے
تھے رہبر وہی جو گرفتار تھے
لگے کہنے خالد کہ اے مومنو
تم اِس بات کو خوب جانے رہو
اُسی نے کیا فرض ہمپر جہاد
یہ کافر ہین مارو کہ پاؤ مراد
اُنھین دست رکھتا ہی وہ دادگر
عدو سے لڑین جو صفین باندھکر
مین اب حملہ کرتا ہون تم بھی تمام
برابر رہو یہ رہے انتظام
یہ کہتے ہی حملہ کیا اور عدو
بڑھے اُنکی جانب کہ ہون جنگجو
ہوے حملہ آور تو اُنکے غلام
زمین ہارا اور اور بھی بالتمام
تو ہمسے اور اُنسے لگی ہونے جنگ
لڑے جنکے وہ بھی پڑے نام و ننگ
سر قوم حمیر وہی ذوالکلاع
عدو کش مدبر امیر شجاع
مین حوران جنت بھی آراستہ
تمھاری تکتی ہین اب راستہ
یہ ترغیب دیتے رہے تھے اُنھین
کہ ان دشمنونسے لڑین مارلین
کہ ناگاہ خالدؓ یل جنگ جو
ہوے افسر روم سے دوبدو
اور اُسکا وہ سامان و اسپ و لباس
جو دیکھا تو فوراً اُڑے تو قیاس
بڑھے اُسپہ اسلح ڈانٹا اُسے
کہ گھبرا گیا ہوش جلتے رہے
جھپٹکر کیا اُسپہ نیزیکا وار
زرہ توڑکر ہوگیا تن سے پار
زمین و زمان نے کہا مرحبا
فرشتے لگے کہنے صل علےٰ
اور اک ایک غازی نے اک اک سوار
لیا آن کی آن مین وہین مار
جو زندہ رہے کرگئے سب فرار
رسد اور سب ونٹ اور راہوار
ہوا ملک مین اہل اسلام کی
مگر اُنکو پروا کچھ اُسکی نہ تھی
سوے لشکر دین روانہ ہوے
کہ مسرور خوشدل غنیمت سے تھے
امیر سپہ شاد و خرم ہوے
اور اللہ کا شکر کرنے لگے
مفصل لکھا اسمین سب حال یہ
ہوئی فتح یہ اور ملا مال یہ
فلسطین یہ یون کا فرونسے لڑکے
اور اسطرح ہم اُنپہ غالب ہوے
جو نزدیک تل پہونچے وہ نامدار
یہ دیکھا کہ ہین گرد چھ سو سوار
کہ یہ کہ چکا ہمسے رب غفور
کہ اعدا پہ تمکو ظفر دون ضرور
کرو اب نہ زنہار تم کو تہی
کہ راضی ہو تمسے خدائے قوی
ہی اُنکی صفون کی یہ کچھ منزلت
ہی بنیان مرصوص جنکی صفت
رہو میرے ہمرہ کہ رب العلا
تمھین دیگا بے شبہہ اسکی جزا
حذافہؓ جو ہین نور چشم سعید
یہ کہتے تھے جو ہم بعزم شدید
جو تھے ساتھ اُنکے فرازی ہوے
جو تھے لشکری وہی آگے بڑھے
ہوا گرم بازار تیغ و سنان
ہوے گرم قتل عدو مومنان
لگے کرنے ہمراہیونکو یہ پند
کہ باب فلک وا ہین سنلو یہ پند
لڑو انکو مارو فدا تم بھی ہو
یہ ہی دولت جاودان ہکو لو
اور اسطرح سے ہو رہا تھا قتال
کہ ملتی نہ تھی فرصت قیل و قال
بڑھاتا تھا وہ اُنکو پیکار پر
لڑاتا تھا للکار للکار کر
کہا بیگمان یہ ہی سردار ہی
پر اک وار ہی مین یہ فی النار ہی
کہا اب کلیجا تو ٹھنڈا ہوا
سعید دلاور کا بدلا لیا
گرا یون گرے جیسے برج آہنی
نہ تھی جان ہی چیز کیا جان کنی
اُسے دیکھکر اُنکے ہوش اُڑ گئے
نہ طاقت رہی کچھ نہ ٹھہرے رہے
کہ سب تین سو بیس مارے گئے
بحسرت جہنم کو سارے گئے
گدھے اور استر وہ سامان و ساز
بعون خداوند بندہ نواز
رسد اور تھے جسقدر جانور
دیے چھوڑ اور وہی چارون نفر
ملے آکے سردار سے یون کہا
غنیمت یہ لو یہ ہوا ماجرا
اور اک خط اُسیدن خوشی سے لکھا
بنام سپہدار نصرت لوا
لکھا پھر حضور خلافت مکان
یہ سب حال و کیفیت دشمنان
یہ اُسپر ہوئی اور فتح جدید
کہ باعث ہوے خالدؓ ابن سعید

وصول نامہ عمروؓ بجناب سپہ سالار و خلیفہ دادگر و معزولی سپہ سالار ابو عبیدہؓ امین و ماموری سیف اللہ المجید خالد ابن ولید اور پہونچنا اُنکا ارکہ پر مع کیفیت سختی راہ

لکھا ہی جو عامر تھے دوسی نژاد
دلاور بہت اور صاحب رشاد
وہانسے مدینہ کو ہو نا روان
کہ پہونچو حضور خلافت مکان
تو حضرت خلیفہ نے اُسکو پڑھا
ہوے خوش جو حاضر تھے اہل صفا
کہا اُنسے لیجاؤ یہ خط مرے
ملو پہلے جاکر سپہدار سے
حضور خلافت پناہی مین جب
گئے لیکے نامہ وہ دوسی نسب
اُنھین بھی سُنایا وہ شُکرا اُسے
بہ آواز تکبیر کہنے لگے

لگے پوچھنے پھر خلافت مکان
کہ بتلاؤ ہین بو عبیدہؓ کہان

کہا شام کی حد پہ چھوڑا انھین
کہ پہونچے نہین شام کے ملک مین

اور اسکا سبب کچھ نہین سرورا
مگر ہو انھون نے جو ایسا سنا

جتا دین مین لشکرِ قیصری
بہت جمع ہی بس سبب ہی یہی

بہت نرم دل ہین وہ مرد کریم
پے اہل ایمان ہین ازبس رحیم

یہی فکر ہی انکو اور یہ ہی ڈر
بہادا کہ ہو مومنون کو ضرر

نہ غالب ہون انپر نصارا کہین
نہو انکا اک بال بیکا کہین

کہا ہین وہ بیشک بڑے نرم دل
کہ انکا ہی مہر و کرم آب و گل

مناسب یہ ہی خالدؓ نامدار
لقب جنکا ہی سیف پروردگار

ہون سردار افواج شامی بلاد
نصارا پہ وہ ہی کرین اب جہاد

بڑی شان والے جو اصحاب تھے
کہا انسے تم مشورہ دو مجھے

کہا سب نے جو آپ کی رائے ہی
ہماری بھی بیشک وہی رائے ہی

تو خالدؓ کو حضرت نے فرمان لکھا
رقم بعد بسم اللہ اسمین یہ تھا

کہ از سمت بوبکر عبد اللہ آگہ
رقم ہی یہ نامہ ظفر دستگاہ

فرمان خلیفۂ برحقؓ بنام سیف اللہ خالدؓ ابن ولید

بنام سپہدار خالدؓ ولید
جو عیسائیون پر ہین سخت و شدید

یہ معلوم ہو تمکو بعد از سلام
کہ کرتا ہون مین حمد رب انام

پرستش کے قابل نہین ہی کوئی
سوا اُسکے معبود ہی اک وہی

اور اُسکے نبی پر صلوٰۃ و سلام
مین ہون بھیجتا با خلوص تمام

کہ میرے وہ آقا و سردار ہین
تمام انبیاؑ کے بھی سالار ہین

محمدؐ ہین احمدؐ ہین محمودؐ ہین
حبیبِ خداوند معبود ہین

دو عالم کے ماوا و ملجا ہین وہ
خدا کے سوا سبکے مولا ہین وہ

دل و جان سے قربان جو انپر ہوا
وہ بے شبہہ محبوب داور ہوا

مخالف جو انکا ہی گمراہ ہی
عدو اُسکا واللہ اللہ ہے

سنو مین نے تم کو مقرر کیا
سپہ دار افواج اسلام کا

وہ فوجین جو ہین شام کے ملک مین
تم اپنا ہی محکوم سمجھو انھین

تمھین حکم ہی بس مرا اب یہی
نصارا جو ہین خصم رب قوی

لڑو انسے جیتا نہ چھوڑو کہین
لڑائی سے تم منھ نہ موڑو کہین

ملا دو انھین خاک مین مار کر
کہ خشنود ہو داور دادگر

پلا دو انھین آب تیغ عرب
چکھا دو مزا جنگ کا انکو اب

نہ باقی رہے دولت قیصری
بھلا دو اُسے کر و فر سے ہی

توقف کر اب نہ تم ایک دم
روانہ ہو فوراً آبکوس و علم

طلبگار ہی حق مین جلدی کرو
کہ ان مومنون کی طرح تم بھی ہو

ادا کر چکے ہین جو حق جہاد
اور اللہ سے پاچکے ہین مراد

تمھین اے سپہدار آفاق گیر
کیا بوعبیدہؓ پہ مین نے امیر

اور اُنکے جو ہمراہ ہین مومنان
وہ یکسر تمہارے ہین زیر نشان

ہوا اسطرح پھر یہ فرمان تمام
کہ لکھا تمامی پہ تھا والسلام

کنانی جو تھے نجم مفرح کے پور
دیا انکو وہ ہیکلے باصد سرور

سوار اپنے ناقہ پہ ہو چست چاق
روانہ ہوے سمت ملک عراق

جو ہی قادسیہ مقام سترگ
ہو پہونچکر وہین نجمہ مرد بزرگ

ملاقی سپہ دار دین سے ہوے
کہ اُس شہر کو تھے وہ گھیرے ہوے

یہ امید تھی فتح ہو عنقریب
کہ عاجز تھے سب پارسی بدنصیب

جو پہونچا ہی نامۂ نامور
تو پڑھکر رکھا وہین بالاے سر

کہا حکم خالق کی فرمان بری
اور ارشاد حضرت خلیفہؓ کی بھی

ہی منظور قربان ہون دین کے
نہین عذر تعمیل ارشاد سے

لکھا حضرت بو عبیدہؓ کو خط
کہا واقدی نے وہ تھا اس نمط

خلیفہؓ نے مجکو کیا بے گمان
سپہدار افواج اسلامیان

بس اب تم نہ اپنی جگہ سے ہلو
مین آیا جہان ہو وہین پر رہو

اور آخر مین لکھکر علیک السلام
کیا ذوہی فقرون مین خط کو تمام

مجاہد جو تھے عامر ابن طفیلؓ
سمجھتے تھے وہ جنگ سا کو کھیل

دیا انکو اور یون کہا جاؤ تم
یہ خط بو عبیدہؓ کو پہونچاؤ تم

روانہ ہوے شوق سے وہ جری
نہ تھا عذر خدمت مین اسلام کی

ہوا کوچ لشکر کا ہنگام شب
چلے راہ مین التمر سے وہ سب

سماوہ جو پہونچے امیر دلیر
لگے کہنے اے قوم آفاق گیر

ہی دشوار اس سرزمین کا سفر
جو ہمرہ ہو پانی تو ہی کیا خطر

کہ اس ملک مین آب کمیاب ہی / اور انسان بے آب بیتاب ہی
ہمارے تو ہمراہ لشکر ہے یہ / یہین فکر کر لو کہ بہتر ہی یہ
جو پور عمیرہ تھے رافعؓ دلیر / یہ بولے کہ جو مین کہون ای امیر
کرو تم تمہین کچھ نہ تکلیف ہو / کہا ہان جو چاہو وہی تم کرو
تو رافعؓ نے تیس اونٹ وہین لیے / اور اک ہفتہ وہ اونٹ پیاسے رکھے
نہ چھوڑا انھین تا نہ پانی پیین / دیا آٹھوین روز پانی انھین
جو سیراب ہوکر انھون نے پیا / کہ پانی نہ تھا ایک ہفتہ ملا
تو بس انکے منہ باندھ ایسے دیے / جگالی کرین اور نہ منہ کھل سکے
جبلی ہی عادت شتر کی یہی / کہ کھایا پیا او جگالی جو کی
تو ہوتا ہی ہضم اسکو اسکے سبب / نہین تو شکم مین ہی رہتا ہی سب
اور ان سب نے پھر اپنے گھوڑے تمام / کہ بجلی تھے وہ اور صرصر خرام
اُسی جا سے کوتل کیے اور سوار / ہوے آپ اونٹون پہ باصد وقار
لکھا ہی پہونچتے جو منزل پہ تھے / تو بس ذبح کرتے تھے دس اُنمین سے
اور اُنکے وہین چاک کرکے شکم / نکال آب لیتے تھے وہ ذی حشم
پکھالون مین بھرتے اور ہوتا جو کم / پلا دیتے گھوڑونکو وہ شیر مرد
جو گوشت انکا ہوتا تھا خود کھاتے تھے / یونہین ذبح سب اونٹ جب ہو چکے
تو بے آب دو منزلین قطع کین / بہت اُس سے تکلیفین اُنکو ہوئین
کہ سب لشکری اور سردار بھی / ہوے سخت حیران کہ جان اب گئی
بیابان غضب وحشت انگیز تھا / جو سامان تھا آفت آمیز تھا
اُسے دیکھکر جائے تاب و توان / قدم قیس کا بھی نہ ٹھہرے وہان
درازی تھی حد عدم سے بڑھی / پریشان تھا وہ قلب مضطر سبھی
تو رافعؓ سے یون سرسپہ نے کہا / بنی اب تو جانون پہ اے باوفا
تم آگاہ ہو خوب اس ملک سے / کرو فکر ایسی کہ پانی ملے
جہان آب ہو تم بتاؤ کہ وان / چلین اور ٹھہرین وہین مہمان
تھا آشوب چشم اُنکو بولے شتاب / فرافر سوی پہ جو پہونچو جناب
تو اسوقت آگاہ مجھکو کرو / کہ اب تم سوی اور فرافر پہ ہو
یقین ہی کہ پانی ملے گا وہین / اور اُسکے سوا یان کوئی جا نہین
تو جلدی چلے مومن تشنہ لب / کہ پہونچین کسی طرح اُسجا پہ اب
تھی ایسی اُنھین شدت تشنگی / نہ چلنے کی طاقت کسی مین رہی
بہت لوگ لشکر سے پیچھے رہے / کہ کام و زبان و گلو خشک تھے
سپہ دار پہونچے فرافر پہ جب / کہا اُن سے رافعؓ کرو فکر اب
اُٹھا کر وہ کپڑا جو تھا چشم پر / فرس پر پھرے لب ادھر اور اُدھر
نظر ہر جگہ کرتے تھے غور سے / مسلمان تھے اُنکو گھیرے ہوے
کہ ناگہ قریب درخت اراک / گئے اور کہا ہی وہ اللہ پاک
مکبر ہوے وہ تو مومن تمام / مکبر ہوے اور بہت شادکام
کہا لو مبارک ہوا مومنو / یہ پانی ہی کھودو یہان اور پیو
جو غازی جوانون نے کھودی وہ جا / عیان چشمۂ آب شیرین ہوا
کہ دریا ہو جسطرح سے موج زن / وہین سب دلیران لشکر شکن
اُتر آئے گھوڑون سے پانی پیا / خوشی سے وہین سب نے ڈیرا کیا
کیا اولا شکر پروردگار / کہا پھر یہ رافعؓ سے سب نے کہ یار
تمھارا بڑا ہم پہ احسان ہوا / ہمارے تو مرنے مین باقی تھا کیا
غرض ہوکے سیراب چھوٹے بڑے / پکھال اور مشکین بھی جب بھر چکے
پلایا شتر اور گھوڑون کو بھی / غرض تن مین اُن سبکے جان آگئی
پھر اونٹون پہ مشکونکو وہ لادکر / پھرے اُلٹے پانوون ہی لیکن تیز تر
جو تھے پیاس سے راہ مین رہ گئے / پلایا اُنھین بھی جو سب پی چکے
آرام ہمراہ لے کر اُنھین / پلٹ کر چلے آئے پھر فوج مین
رہے رات آرام سے اُس جگہ / گئی ماندگی اور تکلیف رد
کیا کوچ وان سے ہوے رہ سپر / کہ شوق دلی اُنکو تھا راہبر
قریب ایک منزل جو آرکہ رہا / مقام ایک آباد اُس جا ملا
کہ سبزہ بھی تھا اور کچھ جانور / نشان آدمی کا بھی اور کچھ تھے گھر
نظر اونٹ بھی آئے اور بکریان / اور اک آدمی بھی کہ تھا وہ شبان
گئے اہل ایمان کہ لائین خبر / جو پاس اُسکے پہونچے تو وہ بد گہر
مزے سے وہان پی رہا تھا شراب / نہ احتساب و نہ فکر عذاب
اور اک شخص اہل عرب سے وہین / سقید تھا اور سخت مشکین بدین
ہوے سخت حیران جو دیکھا بغور / کہ یارب یہ کیا رنگ ہی کیا ہی طور
تو بس قید تھے عمار نامور / بعجلت مسلمان گئے لوٹ کر
سپہدار غازی کو آگہ کیا / کہ دیکھو چاہے عجب ماجرا
وہ گھوڑیکو ڈپٹا کے موجود تھے / اُنھین قیدیون دیکھنے ہی غضب

کہا پھر ہوا کیا سبب اے دلیر
کہا مین جو پہونچا یہان اے امیر
تھی گرمی بہت اور بہت پیاس تھی
مین پاس اسکے آیا کہ شاید یہی

پلائے مجھے دودھ تا پیاس جائے
اور اسکو جو دیکھا یہ کمبخت ہائے
مزے مے کے لیتا تھا مخمور تھا
کہا مین نے تو اے عدوے خدا

وہ پیتا ہے جو ہو چکی ہے حرام
کہا مے نہین ہے جو تم کو کلام
ذرا تم اُتر کر یہان آؤ تو
کہ پانی یہ ٹھنڈا ہے باور کرو

مزا ہے نہ وہ رنگ ہے اور نہ بو
اگر ہو تو جھوٹی مری گفتگو
جو چاہو کرو تمکو ہے اختیار
مین ناقہ سے اُترا کیا اعتبار

گیا بیٹھ زانو کے بل دوبدو
رکھا ہے جو کاسہ بڑا روبرو
کہا مین نے مین اسکو سونگھوں ذرا
اور اس عزم سے مین جو اُسپر جھکا

تو اک ضرب لاٹھی کی اُسنے یہ کی
کہ سر کی مرے ٹوٹ ہڈی گئی
مجھے چکر آیا اور اسنے وہین
تعجب ہے مشکین مری باندھ لین

کہا تو ہے احمدؐ کے اصحابؓ سے
نہ جبتک مرا مالک آئے تجھے
رکھوں یونہین اور وہ گیا شہ کے پاس
کہا مین نے تب اُس سے یون پھیر آس

مجھے نام سے اُسکے آگاہ کر
کہا ہے قدح واثلہ کا پسر
یونہین تین گذرے مجھے روز و شب
چڑھاتا ہے ساغر یہ کمبخت جب

تو پاس اپنے لیتا ہے مجھکو بلا
مجھی پر یہ ہے دُرد کو ڈالتا
یہ سنتے ہی وہ شیر بپھرا گیا
کیا اُسپہ جھٹ وار تلوار کا

کہ سر سے گئی ناف تک تیر کر
ہوا اسفل السافلین اُسکا گھر
جو کچھ تھے دہان اونٹ اور بکریان
ہوے مالک اُن سبکے غازی جوان

پھر اُسکا سکان کھود ڈالا تمام
کہ عبرت کرین اس سے اعدا تمام
سپہدار نے پھر یہ اُنسے کہا
کہ بتلاؤ وہ خط مرا کیا ہوا

کہا پیچ مین ہے عمامہ کے وہ
ہوا اُس سے واقف یہ زشت خو
کہا بس یہ لازم ہے جاؤ ابھی
اور اعدا سے غافل نہونا کبھی

رہو خوب محتاط شام و پگاہ
وہ رخصت ہوے اور لی وانسے راہ
کہا واقدی نے کہ خالد امیر
مع شہسواران آفاق گیر

چلے وانسے ارکہ مین داخل ہوے
تھی جھاڑی بہت گرد اُس شہر کے
خصوصاً وہ تھی راہ بس پُرخطر
سوے قادسیہ تھا جسکا گذر

اُسی راہ آئے یہ مردانِ دین
یہ کہتا ہے راوی صداقت قرین
کہ آتے جو وان قافلے روم کے
پریشان اور پرخطر رہتے تھے

اور ارکہ مین اک شخص دیرینہ سال
کہ دیکھے ہوے تھا زمانہ کا حال
بحکم شہ روم تھا حکم ان
سپہدار نے یہ دیا حکم وان

کہ اطراف مین اسکے جو کچھ ملے
نہ چھوڑین مسلمان ہرگز اُسے
ہوئی جبکہ تعمیل اس حکم کی
اور اس سے ہوئی اُنکو بھی آگہی

تو محصور وہ ہو گیا حصن مین
کہ ہلوگ تیغ عرب سے بچین

بیان کرنا حکیم شمعان کا اوصاف سپہ سالار خالدؓ کو مع شجاعت و نصرت مندی سپہ سالار عالی وقار اور مطیع ہونا اہالیان ارکہ و تدمُر و سخنہ کا

لکھا ہے حکیم ایک شمعان نام
پڑھا تھا کتب اپنے دین کی تمام
عبور اُسکا تھا سب ملاحم یہ بھی
نظر اُسکی اس فوج پر جب پڑی

تو زرد اُسکے چہرہ کا رنگ ہوگیا
حواس اُڑ گئے سن سے دنگ ہو گیا
کہا آگیا وقت بس اب وہی
نہین فرق سوگند ہے دین کی

کہا اُس سے لوگون نے اے نیک پے
بتا دے ہمین بھی یہ کیا بات ہے
کہا ہے مرے پاس اک ملحما
لکھا اُسمین ہے حال اس قوم کا

ہے مرقوم یہ بھی کہ پہلا نشان
ز سمت عراق آئیگا جو یہان
وہی ہے نشان فتح و اقبال کا
زوال اُس سے قیصر کو ہو جائیگا

ذرا جاکے تم پاس سے دیکھلو
کہ انکا نشان گر سیہ رنگ ہو
سپہدار ہو لمبا چوڑا اگر
ہو مونڈھون مین فرق اور خسار پر

ہون چیچک کے داغ اور عیب و تار
تو ہے یہ سپہدار شامی دیار
کرے فتح یہ مملکت شام کی
یہی چھین لے دولت قیصری

تو آتی تھی وہ فوج جس راہ سے
گئے اور بغور اُسکو دیکھا کیے
سواری جو سردار کی آئی وان
تو دیکھا سیہ رنگ اُنکا نشان

سپہدار مین وہی آثار تھے
کہ ہے فتح و اقبال اُنکے لیے
علم اُنکے سر پر تھا سایہ فگن
بصد عز و اقبال ترسا شکن

یہ حیرت ہوئی اُڑ گئے سب حواس
ہوئے جمع سب جاکے حاکم کے پاس

کبھی لغو باتین یہ کرتا نہین
ہمین اسکی ہر بات کا ہی یقین

عرب سے مناسب ہی بس صلح اب
کہ بچ جاے اولاد اور مال سب

جو کچھ اسکے پہلو ہین سمجھون انھین
سحر گاہ بتلا مین دونگا تمھین

سمجھتا رہا سب بُرا اور بھلا
یہی مشورہ دل سے کرتا رہا

عمل انکی تجویز پر مین کرون
اور ہمین مخالف اگر انسے ہون

اور انسے تو روبیس بھی لڑ چکا
اگرچہ بہت فوج تھی کیا ہوا

مجھے انسے لڑنے کی طاقت نہین
یہ ایسے ہین جیون شیر ہون خشمگین

وہ برق غضب انکی تلوار ہی
کہ انکا جو دشمن ہی مُردار ہی

کہا اُنسے اپنا کہو مشورہ
کہا سب نے ہی صلح مین فائدہ

کہا مین بھی راضی ہون اور تم مجھے
یہ سمجھو کہ ہی یہ بھی اک ہم مین سے

ہوے داخل فوج سردار سے
کہا ملکے ہم کو امان دیجیے

بہت نرم کی تا ہو اُنکو سرور
اور اسکو سنین اور تو بیقصور

کہا اُنسے یون صلح کرتے ہین ہم
کہ ہمسے تمھین کچھ نہ پہونچے الم

مسلمان جو کوئی ہوا تم مین سے
ہمارا وہ بھائی ہی جزیہ نہ دے

یہ لازم ہی جزیہ کرے وہ ادا
کرین ہم بھی جزیہ ہی پر اکتفا

دیے اک ہزار اُنکو اس صلح کے
امیر دلاور نے اُن کے لیے

ہنوز اُنکے خیمے پڑے تھے وہین
یہ سخنہ و تدمر مین خبرین گئین

تو بس اہل سخنہ نے بھی صلح کی
امان سرور فوج نے اُنکو دی

کہ ارکہ و سخنہ پہ اعراب کا
سنا ہین سنے جسطرح قبضہ ہوا

نہین اُنسے ہوتا ہی جور و ستم
جبلت مین ہی اُنکے جود و کرم

اگر ہوگی برباد کھیتی تمام
رہینگے نہ باغون مین پھل بہر نام

تو نقصان اپنا نہ ہوگا ذرا
کہ ہو صلحنامہ انھین کا لکھا

یہ سنتے ہی وہ سب ہوے شادمان
خوشی سے کہا سب نے اُس سے کہ ہان

جو پہونچے وہان خالدؓ ابن ولید
سپہدار و شیدائے رب مجید

دیا نذر بھی اُنکو نقرہ طلا
جو تھا وزن مین تین سو اوقیا

بآرام اپنے گھرون مین رہو
یہ دیتے ہین ہم صلحنامہ بھی لو

کہا اُس سے تو خوب ہی جانتا
کہ حکمت ہی ہر قول شمعان کا

جو کچھ اُنکی نسبت کیا تھا بیان
وہ خود ہمنے آنکھون سے دیکھا یہان

کہا ہان کرو صبر تم اس قدر
کرون فکر اچھی طرح رات بھر

تو وہ لوگ اُس سے الگ ہو گئے
اور اُس شب سویا وہ اس فکر سے

اُسے علم تھا اور تھی عقل بھی
یہ ٹھانی کہ بس ہی مناسب یہی

تو اکدم مین یہ سب پکڑ کر مجھے
حوالہ کرین سرور فوج کے

کہ اک چھوٹی فوج انکی اُس سے لڑی
نہ کچھ ہو سکا بھاگتے ہی بنی

لڑے روم کی فوج اب انسے کیا
کہ اُنپر ہی رعب انکا چھایا ہوا

غرض رات اسکو گئی یون گذر
کیا جمع لوگون کو وقت سحر

کہ کرلین ضرور انسے اب صلح ہم
رہین شہر مین اپنے بیفکر و غم

مُعمّر جو تھے اُنمین اور سرفراز
نکل آئے باصد خلوص و نیاز

اُسے کرکے منظور وہ نیک خو
تواضع سے پیش آئے اور گفتگو

اطاعت کرین اور مسلمان ہون وہ
سزاوار غفران رحمان ہون وہ

چلے جائین یونہین تمھین چھوڑ کر
رہو تا کہ آرام سے اپنے گھر

رہے قائم اپنے ہی جو دین پر
اُسے خوف ہم سے نہین کچھ مگر

تو چاندی وزن مین درم دو ہزار
سوا اسکے دینار کامل عیار

لکھا صلح نامہ حوالہ کیا
وہ رخصت ہوے شکر کرکے ادا

کہ کی اہل ارکہ نے یون صلح اب
ہوے مہربان اُنپہ اہل عرب

تدمر مین حاکم تھا کرکر بنام
رعایا سے اُسنے کیا یہ کلام

وہ ہین رحمدل نیک سیرت بھی ہین
دلاور بھی ہین باعدالت بھی ہین

اگرچہ یہ قلعہ ہی مضبوط بس
نہ انکو ظفر کی ہو اسپر ہوس

یہ لازم ہی ہم بھی کرین صلح اب
جو قیصر پہ غالب ہون اہل عرب

وگر اہل روم انپہ غالب ہوے
تو ہم توڑ دین صلح اعراب سے

یہی ہمکو منظور ہے مشورا
پھر اُن سب نے دعوت کا سامان کیا

وہ سب لوگ خدمتین حاضر ہوے
نہ خدمتگذاری مین قاصر ہوے

کیا سرور فوج نے وہ قبول
کہا اب نہ ہوگے حزین و ملول

وہین صلحنامہ بھی اُن کو دیا
تھا سامان جو کچھ خور و نوش کا

لیا قیمتاً تاکہ ہو زاد راہ
چلے وانسے حوران کو با فر و جاہ

پہونچنا نامۂ سپہ سالار خالدؓ بن ولید کا بنام حضرت امیر ابو عبیدہؓ و کیفیت روانگی حضرت

شرحبیلؓ جانب بصرہ مع لشکر نصرت اثر اور پہونچنا اُنکا بصرہ مین اور ملاقات اُنکی ساتھ رُوماس کے اور گفتگو ہونا اُنمین مع کیفیت روماس و بصرہ اور فہمایش کرنا روماس کا اہالیان بصرہ کو واسطے صلح کے اور نہ قبول کرنا اُنکا بلکہ آمادۂ قتل روماس ہونا مع باقی احوال داستان ہذا

امام سیر واقدی نے کہا
کہ عامرؓ نے جسدم وہ نامہ دیا

کہا حمد ہے بہر رب قوی
مجھے اُسکی منظور فرمان بری

یہ کہکر جو مضمون نامہ کا تھا
مسلمان جو حاضر تھے اُنسے کہا

اُنھون نے کیا تھا شرحبیلؓ کو
کہ اب جاکے بصرہ کو تم چھین لو

تو رُوماس حاکم وہان کا جو تھا
خداداد تھی اُنہین عقل و ذکا

اور اُس سے تھی قیصر کو الفت بہت
کہ حکمت بھی تھی اور دولت بہت

اور اسطرح کچھ ڈیل ڈول اُسکا تھا
کہ حیران تھا جو اُسے دیکھتا

کہ ہر شہر سے آدمی شام کے
سوے شہر بصرہ چلے آتے تھے

اور اسطرح آباد وہ شہر تھا
کہ جو اُنہین ساکن تھے اُنکے سوا

تجارت کو لاتے تھے کثرت سے مال
اُنھین نفع ہوتا تھا بے قیل و قال

جلوس ایک کرسی فولاد پر
وہ کرتا اور اُن سبکو پھر سربسر

تو وہ لوگ سن سنکے پاتے تھے فیض
اسیطرح اُس سے اُٹھاتے تھے فیض

جو پہونچے شرحبیلؓ عالیجناب
تھی قائم یہی بزم با آب و تاب

کریان بھی مسلمان اب آگئے
جتا دیہ رومی جو وان جمع تھے

کہا اُنسے اب ہمکو لازم ہوا
کہ آیا ہی لشکر جو اسلام کا

یہ کہکر چلا اور لشکر کے پاس
جو آیا تو آواز دی بے ہراس

سنو تم کہ رُوماس ہی میرا نام
مرے حکم مین ہی یہ کشور تمام

یہ سنکر شرحبیلؓ عالیجناب
سوار اسپ پر ہوکر آئے شتاب

کہا ہین صحابیؓ محمدؐ کے ہم
جو اُمی نبی ہین بفضل و کرم

تھے موسیٰؑ و عیسیٰؑ اُنہین جانتے
اور اُنکے فضائل کو تھے مانتے

کہا کون ہی اُنکا قائم مقام
کہا ہین عتیق عبد اللہؓ نام

تمھین ہوگے اب مالک ملک شام
جلو مین تمہارے ہی نصرت تمام

مگر ہین مروت سے اور مہر سے
یہ کہتا ہون بس اب تمہارے لیے

تو کھولا وہین اور پڑھکر اُسے
امین امم بو عبیدہؓ جنسے

اور اُسکے نبیؐ کے خلیفہ کی بھی
اطاعت ہی منظور با صد خوشی

یہ کہتا ہی راوی صادق بیان
کہ اس خط کے آنے سے پہلے روان

سوار اُنکو چالیس سو تھے دیے
اُنھون نے جو وان جاکے ڈیرے کیے

پڑھا تھا وہ اگلی کتابون کو بھی
تھی حال گذشتہ سے سب آگہی

اور ارباب دولت بھی شہ کے تمام
با خلاص ملتے تھے اُس سے مدام

توانا بھی تھا اور تھی فربہی
بہت لانبا چوڑا تھا قامت مین بھی

کہ دیکھین اُسے اُسکی باتین سُنین
غرض اُس سے کچھ فیض حاصل کرین

رہے آکے رومی تھے بارہ ہزار
ربانی و تجار شامی دیار

مقرر تھے کچھ روز ہر سال مین
جو مشتاق آتے بلاکر اُنھین

سناتا تھا حکمت کی باتین تمام
خرد کی بتاتا تھا گھاتین تمام

اور اُنکو تعجب سے تھے دیکھتے
کہ قامت سے سب اُسکے حیران تھے

اور اطراف کے لوگ تھے جمع وان
سُنا یہ جو رُوماس نے ناگمان

بلایا اُنھین اور رہ کر سوار
لیا اُنکو ہمرہ بعزّ و وقار

چلو دیکھین اور اُنکی باتین سنین
جو مطلب ہی اُنکا اُسے جان لین

کہ اے نامداران ملک حجاز
اور اے شہسواران ملک حجاز

یہی تمسے اب ہی مری آرزو
کرے سر سپہ مجھسے کچھ گفتگو

کہا اُسنے اُنسے یہ بتلاؤ تو
کہ تم لوگ کیون آئے ہو کون ہو

ہی ذکر اُنکا انجیل و تورات مین
کیا حق نے محبوب اپنا اُنھین

کہا کیا ہوا اُنکا انجام کار
کہا وہ گئے نزد پروردگار

کہا دین کی اپنی مجکو قسم
کہ تم لوگ حق پر ہو بے بیش و کم

تمہارے ہی قبضہ مین آئے عراق
کرو تم حکومت بصد طمطراق

مناسب یہی ہی پلٹ جاؤ سب
بہت دور ہی یان سے ملک عرب

ہو تم لوگ تھوڑے سے ہم ہین بہت
ہین فوجین بہت اور حشم ہین بہت

اور اسکو بھی سُنلو تم اے خوش سیر
ابو بکر صدیقؓ عالی گہر

کہا تو تو کیا ہی وہ بیٹے کو بھی
اگر کفر پر ہو نہ چھوڑین کبھی

دل و جان سے ہین وہ خدا کے مطیع
اسی سے تو اُنکا ہی رتبہ رفیع

اطاعت سوا کچھ نہین اُنکو کام
کہ رہتے ہین وہ یاد حق مین مدام

نہ ہمین ذرا بھی کوئی دخل دے
نہ چون وچرا بھی کوئی کر سکے

خدا نے دیا ہمسکو حکم جہاد
کہ مارین تمھین اور پائین مراد

مگر ہان جو اسلام لے آؤ تم
تو بھائی ہمارے ہی ہو جاؤ تم

نہین تمکو منظور جزیہ بھی گر
لڑو ہم سے اور ہم تمھین مار کر

کہا جسکا رکھتا ہون مین اعتقاد
اور اُسکو سمجھتا ہون صاحب رشاد

نہ اب تمسے کرتا کہ ہون جانتا
کہ تم لوگ حق پر ہو اور باصفا

سُنون اُسکو بھی مین وہ جو کچھ کہین
یہ دیکھون کہ منظور کیا ہی اُنھین

یہی تین باتین جو مین نے کہین
کبھی فرق ان مین سمجھنا نہین

تو پلٹا وہ اور جمع کرکے اُنھین
کہا دوستو یہ سُنو مین تمھین

یہ اعراب وہ ہین کہ انکا ہی حال
کتابون مین ہی اپنی بے قیل و قال

چھُڑا لین کرین قتل و غارت تمھین
دلاور تمھارے نہ زندہ بچین

کہ ردہین ہے بڑھکے ہم تم کہان
نہ وہ ساز و سامان جنگی جوان

نہین جانتے تم کہ وہ نامور
گیا فوج لیکر فلسطین پر

سنو مجکو پہونچی ہی یہ بھی خبر
کہ انین جو ہی خالدؓ نامور

اور ارکہ و تدمر و حوران کو
لیا صلح سے اُسنے اور اُسکو تو

مناسب یہ ہی کر لو جزیہ قبول
کہ جانین بچین ہو نہ کوئی ملول

یہ سنتے ہی سب اُسکے دشمن ہوے
یہ چاہا ابھی مار ڈالین اسے

کہ ثابت ہو تم دین و آئین پر
لڑین اور مرین اپنے ہم دین پر

مزاحم نہ ہم تم سے ہونگے ذرا
کہ کیون آئے یہ کیون ارادہ کیا

بہت دشت مین اور بڑے سیر کیا
جو ہوتے تو کرتے نہ یان کارزار

رہ حق مین کچھ پاسداری نہین
مروت نہین بردباری نہین

کرین حکم حق مین وہ چون وچرا
نہ ایسا کبھی ہو نہ ایسا ہوا

وہ اور ہم بھی سب ہین فدایان دین
کسیکا بھی یہ کام ذاتی نہین

جو ہی حکم مولیٰ وہ کرتے ہین ہم
مجاہد ہین غازی ہین لڑتے ہین ہم

یہ باور کرو ہم نہ چھوڑین تمھین
کرین کارزار اور مارین تمھین

کہ جزیہ ہمین دو کہ اس شکل مین
امان قتل و غارت سے ہوگی تمھین

تمھارا یہ ملک اور جاہ و حشم
کرین اپنے قبضہ مین سب یکقلم

اُسی کی قسم ہے اگر اختیار
مجھے کچھ بھی ہوتا تو مین کارزار

مگر جمع ہی یان مری قوم سب
کرون جاکر اُنکو نصیحت مین اب

کہا ہان مناسب ہی جا اور تو
فرامش نہ کرنا مری گفتگو

کہ مومن ہو یا جزیہ دو یا لڑو
جو کچھ تمکو منظور ہو وہ کرو

بتاتا ہون وہ بات جو ہی بھلی
خلاف اسکو ہرگز نہ جانو کبھی

کہ تم پر کرین یہ ہی لشکر کشی
لڑین اور یہ ملک و دولت سبھی

سنو یہ وہی وقت آیا ہی اب
سمجھ لو ذرا غور سے اسکو سب

نہ وہ جاہ و حشمت نہ وہ اقتدار
نہ اقبال ویسا نہ ویسا وقار

اور اک چھوٹے لشکر سے انکے لڑا
کہو اُسکا انجام وان کیا ہوا

یہان وہ اب آیا بسمت عراق
بصد جاہ و سطوت بصد طمطراق

یہ سمجھو کہ بس اس جگہ آگیا
غضب مینھ لاہی ستم ڈھائیگا

چلی جائے یانسے یہ فوج عرب
گھرون مین رہو تم بعیش و طرب

جو اُسنے یہ دیکھا تو کہنے لگا
تمھین آزماتا تھا مین مرحبا

مین آگے ہون اُنسے لڑاؤن تمھین
اور اپنی شجاعت دکھاؤن تمھین

جنگ ہر دو لشکر بمقام بصرہ اور کیفیت شدتِ جنگ و دعا کرنا حضرت شرجیلؓ کا اور عین معرکہ مین تشریف لانا سپہ سالار افواج اسلامیہ کا بمقام بصرہ اور شکست نصارا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
سحر گاہ اُس قوم گمراہ نے

سجا ساز و سامان جنگ و جدال
ہوے مستعد سب برائے قتال

سبھی سامری زرہین پہنے ہوئے ۔ بڑھے تاڑین اہل اسلام سے
کہ تیار ہو جاؤ اے دوستو ۔ اور اچھی طرح اسکو تم جان لو
رہ حق مین جو خونکا قطرہ بہے ۔ کہ خوف خدا سے جو آنسو گرے
بس اکبار تیرون سے چھیدو انھین ۔ نہ جانے دو نیزون پہ رکھلو انھین
خدا نے کہا ہی کہ ای مومنو ۔ تم اچھی طرح ہمسے ڈرتے رہو
بڑھو میرے ہمراہ مارو انھین ۔ ابھی خاک و خون مین ملاؤ انھین
مجاہد جوان ماجد باصفا ۔ یہ کہتے ہین وان مین بھی موجود تھا
تو ہمپر گرے آکے بارہ ہزار ۔ ہر اک سمت سے اُنکے ہوتے تھے وار
کہ وہ گرد تھے اور ہم درمیان ۔ چلی خوب شمشیر و گرز و سنان
لگی تھی یہی لو کہ سوے جنان ۔ چلین ہم بقرب خداے جہان
اگر وہ یہ سمجھے تھے اب اپنے ہم ۔ ظفر پاتے ہین ہمسے یہ تو ہین کم
وہین ہاتھ دونون اُٹھائے ہوے ۔ باخلاص تھے یہ دعا پڑھ رہے
توہی خالق ارض ہی ذوالجلال ۔ توہی صاحب جود ہی لایزال
کہ ہم شام و فارس پہ قبضہ کرین ۔ بس اب توہی اسدم مدد دے ہمین
قسم کھاکے ماجد نے ہی یون کہا ۔ کہ وہ کر چکے تھے نہ پوری دعا
اور اپنے دلون مین تھے یہ جانتے ۔ کہ اکدم مین ہم اپنے غالب ہوے
بہت تیرہ و تار تھا وہ غبار ۔ سیہ شب کا ٹکڑا اُسے کر شمار
کہ تھے تیز چالاک سب راہوار ۔ سوار اُنپہ جنگی جوان ذی وقار
قریب آئے آتے ہی آواز دی ۔ سنو ای شرجیل مرد جری
کہا دوسرے نے کہ ای صف شکن ۔ مین ہون عبدرحمن اعدا افگن
اُسیوقت پھر شہسواران فوج ۔ چلے آئے جیسے ہو دریا کی موج
جہانین ہی مشہور رایت عقاب ۔ اُسے رافع طائی باآب تاب
کہ تھا وہ نشان جناب نبی ۔ طرفدار اُسکا تھا رب قوی
کہ آواز خالد سے کفار کے ۔ اُڑے ہوش سب ہکے بکے ہوے
اُنھین اپنی جانونکے لالے پڑے ۔ الگ ہو گئے اہل اسلام سے
سپہدار خالد نے پھر یون کہا ۔ کہ کیا ای شرجیل جنگ آزما
امیران و سالار رومی دیار ۔ بصد حشمت و جاہ و فر و وقار
کہا آپ سے تو مین آیا نہین ۔ جو ہین بو عبیدہ امیر و امین
کہا خیر سیدھے مسلمان ہین ۔ بڑے باخدا اہل عرفان ہین

شرجیل سردار فیروزمند ۔ لگے کرنے اسلامیون کو یہ پند
کہ حضرت رسالت یہ فرماتے تھے ۔ کہ جنت ہی سایہ مین تلوار کے
اسے دوست رکھتا ہی رب کریم ۔ لڑو اُنسے یہ ہے گروہ لئیم
جو تیر اپنے مارو گے اکبارگی ۔ تو یہ کشتہ و خستہ ہونگے سبھی
نہ مرنا مگر دین اسلام پر ۔ تامل کرو اب نہ تم لحظہ بھر
یہ کہتے ہی بس فوج مین گھس گئے ۔ مسلمان بھی جون سایہ ہمراہ تھے
جو ہم اُنسے اور ہمسے وہ مل گئے ۔ اور آپسمین ہتھیار چلنے لگے
تھے ہم لوگ کم اور وہ کثرت سے تھے ۔ ہر اک طرفسے ہمپہ یون چھا گئے
گئے اسطرح ہم لڑائی پہ جم ۔ کہ رہنا نہین اب یہان ایکدم
یونہین صبح سے دوپہر تک لڑے ۔ نہ وہ اور نہ ہم اُنپہ غالب ہوے
اسی حال مین مین نے دیکھا وہان ۔ شرجیل سردار نصرت نشان
کہ یا حی و قیوم تو ہے بدیع ۔ کیے تو نے افلاک پیدا رفیع
پیمبر کو تو نے یہ مژدہ دیا ۔ اور اُنکی زبان سے یہ ہمنے سُنا
موحد ہین ہم اور یہ مشرک لعین ۔ ظفر دے ہمین ای خداے برین
کہ آئی ہمین نصرت حق وہین ۔ جو گھیرے ہوے تھے ہمین کافرین
کہ ناگاہ حوران کی راہ پر ۔ بلند اک غبار ہمکو آیا نظر
ہوا ہمسے بس ایکدم مین قریب ۔ تو رہوار دیکھے اصیل و نجیب
نشان بھی نظر آئے اور جھنڈیان ۔ اور اُنمین ہے دو فارسی ٹوہان
یہ آئی تمھین عون رب مجید ۔ مبارک مین ہون خالد ابن ولید
ابوبکر صدیق کا ہون پسر ۔ کہ ہی فتح قربان مری تیغ پر
وہ تھے سب دلیران لخم و جذام ۔ دکھائی دیا وہ نشان جسکا نام
لیے تھے اور اُسکی تھی عز و شان ۔ کہ جانونسے قربان تھے مومنان
کہا واقدی نے یہ پہونچی مجھے ۔ خبر میسرہ ابن مسروق سے
نہ وہ جرأتین تھین نہ وہ ہمتین ۔ کہا ہی غنیمت جو زندہ بچین
اور اُنمین لگا ہونے باہم سلام ۔ ہوے ملکے آپسمین سب شادکام
نہ سمجھے یہ تم اہل شام و عراق ۔ اور اہل عرب جو ہین اہل نفاق
اسی فصل مین جمع ہوتے ہین یان ۔ نہ تھا کیا خیال اُنکا ای کامران
اُنھون نے کہا تب مین آیا یہان ۔ لڑا اُنسے بہر خداے جہان
پر آئین جنگی سے واقف نہین ۔ تفاوت ہی اس سے اور اُنسے کہین

جو عشق خدا مین ہوے ہین فنا نہین جانتے وہ کچھ اُسکے سوا
اگر اب مناسب یہی ہی ہمین کہ خیمے کرین ٹھہرین آرام لین
یہ کہتے ہی یون حکم سب کو دیا کہ آرام لو بندگان خدا
تو اُترے مسلمان ڈیرے کیے بآرام اُس روز و شب وان رہے

روز دوم آمادۂ رزم و قتال ہونا دونون لشکرون کا اور نکلکر آنا لشکر کفار سے روماس کا لشکر اسلام مین اور گفتگو اسکی ساتھ سپہدار کے اور بعد تصدیق دین احمدی جنگ زرگری ہونا دونون مین پھر پلٹ جانا روماس کا لشکر مین اور امیر ہونا دیرجان کا لشکر بصرہ پر

سحر گہ جو خاقان زرین کلاہ چلا قیصر مشرق سے با فر و جاہ
بڑھا ابلق چرخ پر ہو سوار شعاعی لیے نیزۂ آبدار
ہوے چست و تیار بصری تمام کہ جائین لڑین اپنے ننگ و نام
بڑھے سوے میدان گروہا گروہ دلیرانہ با جاہ و فر و شکوہ
سپہدار دین خالد نامور لگے کہنے اے قوم فیروز گر
جو اسطرح تم دیکھتے ہو انھین تھکا ماندہ سمجھے ہوے ہین ہمین
اسی سے دلیرانہ آتے ہین اب علی برکت اللہ ہو تیار سب
بڑھو جلد گھوڑونپہ ہو کر سوار ابھی فتح دیتا ہے پروردگار
یہ سنتے ہی سب مستعد ہوگئے سوار اپنے گھوڑونپہ ہو کر بڑھے
جو پور عمیرؓ تھے رافع جوان وہی میمنہ پر ہوے حکمران
ضرار ابن ازور تہور شعار ہوے حاکم فوج دست یسار
پیادون پہ جمحی مقرر ہوے جنھین عبد رحمن سب کہتے تھے
دلیران زحفی کو دو جا کیا اور اُنپر دو افسر کیے باوفا
کہ مدعورؓ غانم کے بیٹے تھے ایک دوم تھے مسیبؓ جوان مرد نیک
دیا حکم پھر سب امیرونکو یون مرے ساتھ ہونا جو حملہ کرون
امام سیر نے روایت یہ کی جو سردار کو اس سے فرصت ہوئی
لگے کرنے یہ اہل ایمان کو پند لڑو بہر حق تا ہو فیروز مند
یونہین عبدرحمنؓ صدیقؓ زاد انھین وعظ کرتے تھے ہر مراد
کہ ای مومنو اس طرح تم لڑو نہ جلنے دو انکو ہمین مار لو
ہوا پھر یہ عزم امیر قشون بڑھون اور صفین انکی مین توڑ دون
اور ایسے ہی سردار لشکر تمام تھے آمادۂ حملہ تھا بے لگام
کہ اسلامیون نے یہ دیکھا وہین صفین لشکر روم کی پھٹ گئین
اور آیا نکل اُنمین سے اک سوار جسیم و توانا و عالی وقار
مرصع وہ پہنے ہوے نور تن لباس حریر اُسکے زیب بدن
ٹکے جا بجا اُسمین یاقوت تھے چمکتے نظر آئے وہ دور سے
میان دو لشکر کھڑا ہو گیا بآواز عربی مین کہنے لگا
کہ ای شہسواران تازی دیار اور ای پر دلان حجازی دیار
جو ہو تم مین سردار و میر قشون مرے پاس آئے مین روماس ہون
یہ سنکر سپہدار نصرت اساس بڑھے صف سے فور آگئے اُسکے پاس
کہا کیا تمھین ہو سپہدار فوج کہا ہان کہ ہونمین ہی سالار فوج
اگر ہو نمین جب تک مطیع خدا تو اُن مومنونپر ہون فرمانروا
کمی طاعت حق مین ہو گر کہین تو پھر افسری اُنپہ مجکو نہین
کہا مین کبھی شاہونسے ہون دمکے ہون دانا حکیمونسے ہون ہمدمکے
خرد سے جنھین کچھ سرو کار ہی پسند اُنکو ہی راست گفتار ہی
یہ اگلی کتابونمین مین نے پڑھا ہی ایسے ہی مضمون اُن اخبار کا
جو مخبر ہین آیندہ حالات کے کہ اللہ عرب مین نبی اک کرے
کہ اُسکی بدولت ہو عز عرب محمدؐ ہو نام اور قریشی نسب
کہا بس ہمارے پیمبر ہین وہ دو عالم کے سالار و سرور ہین وہ
کہا کیا کوئی اُنپہ اُتری کتاب کہا اُنپہ حق نے وہ بھیجی کتاب
کہ قرآن کہتے ہین ہم سب جسے ہمارے سوا ہی یہ دولت کسے
کہا تمپہ کیا مَے ہوئی ہی حرام کہا ہان خدا ہی نے کی ہی حرام
پیے جو کوئی ہم سزا دین اُسے زنا بھی اگر کوئی مومن کرے
تو دُرّے لگائین ہم اُسکے ضرور نہو طاعت حق مین ہمسے قصور
اور اسکے سوا حکم ہی یہ ہمین اگر مرد زن دار ایسا کرین

توہم سنگسار اُنکو کردین ابھی
کہا فرض کیا تمپہ حج بھی ہو
کہ تم سے لڑین حق کو راضی کرین
سمجھنا یقین اسکو ایمان سے
ڈرایا انھین اور دھمکی بھی دی
کہا ہے رہ حق مین کسکا خطر
کہا کیا کہون ڈر مجھے ہے یہی
مین جاتا ہون پھر اُنکو سمجھاؤنگا
کہا تو اگر جائے گا بے لڑے
تو اُنکو نہ اسکا گمان ہو ذرا
لڑے خوب دونون دلاور وہان
بچانے لگا پھر تو وہ آپ کو
چلا جاؤن لشکر کو مین بھاگ کر
کہا مجکو اُسپر وہ رب کریم
اور اُسنے کیا جھٹ وہانسے فرار
کہا سچ تو یہ ہے کہ اہل عرب
نہ ٹھہروگے اُنکی لڑائی مین تم
نہ چھوڑینگے دار الحکومت کو بھی
کہ اورون نے بھی اُنکو جزیہ دیا
دل و جانسے تم سب کا ہون خیر خواہ
یہ چاہا اسے مار ڈالین ابھی
ہم اہل عرب سے لڑینگے ضرور
یہ تھی دلمین اُسکے سمائی ہوئی
نصارا نے یون دیرجانسے کہا
کرین خواہش عزل روماس ہم
کہا یہ بتاؤ ہی کیا آرزو

ہی منکوحہ زن کا بھی حکم ایسے ہی
کہا ہان نہین ہمین چون وچرا
اسیواسطے ہم یہان آئے ہین
تمھین دوست رکھتا ہون مین جانسے
کہ غالب تم اپنے ہوگے کبھی
یہ شوکت یہ صورت یہ حکمت یہ ڈر
مسلمان جو ہو جاؤن تو یہ غبی
ڈراؤنگا بھی اور دھمکاؤنگا
تو وہ معتبر اب نہ سمجھین تجھے
کہا سچ کہا تم نے جو کچھ کہا
کہ حیران تھے سب نظارہ کنان
کوئی جیسے لڑنے مین مغلوب ہو
کہ ہون دیرجانسے بہت پرخطر
کرے غالب اور دیوے فتح عظیم
گیا اپنے لشکر مین با اضطرار
ہین بس منچلے اور دلاور غضب
گئے میرے ہوش و حواس اتو گم
رہیگی نہ اب دولت قیصری
اور اُنسے امان نامہ حاصل کیا
مری مان لو ورنہ ہوگے تباہ
یہ مانع ہوئی شوکت قیصری
ہماری نہین عقل مین کچھ فتور
جو کردے خدا فتح اسلام کی
تجھے آپ پر ہم نے حاکم کیا
کرادین ترے نام فرمان رقم
کہا یہ تمنا ہی لڑا انسے تو
لڑائی مین گر مارلے اُسکو تو

کہا فرض تمپر ہوئی ہے نماز
کہا فرض تمپر ہوا ہی جہاد
کہا شک مجھے اسمین ہرگز نہین
مگر سخت مضطر ہون حیران ہون
ولیکن مری مانتے ہین وہ کب
تو پڑھ شوق سے کلمۂ پاک کو
مجھے مارین اور لڑکے بالے جو ہین
جتاؤنگا اسلام کی خوبیان
مین حملہ کرون تجھپہ تو مجھپہ کر
لکھا ہے یہ باتین جو وہ کر چکے
رہے دیر تک دونون سرگرم جنگ
کہا تم کرو چستی و چابکی
کہ قیصر نے میری مدد کے لیے
یہ کہکر کیا اُسپہ اک حملہ یون
کہا اس سے لوگون نے انکا موا
نہین اُنسے لڑنے کی طاقت تمھین
مین کہتا ہون سچ سچ اسے جان لو
خدا سے ڈرو اُنکی طاعت کرو
گھرون مین وہ بیٹھے ہین آرام سے
یہ سنکر نصارا نے جھڑکا اُسے
کہا اب یہ بہتر ہی تیرے لیے
یہ سنتے ہی روماس نے راہ لی
تو سب لڑکے بالونکو مین ساتھ لون
فراغت ہمین ہو جو اعراب سے
کہ ہی تو جری اور خردمند بھی
جو سردار ہے فوج اعراب کا
تو سب بھاگ جائین نہون جنگجو

کہا پنجوقتہ پڑھین با نیاز
کہا ہان اسی سے تو ہی یہ مراد
کہ تم لوگ ہو اہل صدق و یقین
کہ یہ قوم سرکش ہی مین کیا کرون
مجھے جان کا اُنسے خطرہ ہی اب
کہ ہم سب کا دینی برادر تو ہو
کرین قید ہرگز نہ چھوڑین انھین
عجب کیا ہدایت دے زنجان
ذرا ٹھہر کر جائے گا تو اگر
تو دونون نے حملہ کیا بھڑ گئے
دکھائے لڑائی کے سب ناگ ڈھنگ
کہ غالب ہو گویا اور اکبارگی
سمجھکر دلاور ہی بھیجا اُسے
گرے صید پر گرسنہ شیر جون
سبب کیا جو آیا تو یون بھاگ کر
کہ کردینگے وہ قتل و غارت تمھین
کرے لین گے وہ بگیان شام کو
انھین جزیہ دو گھر بچا اپنے لو
مزے لیتے ہین ساقی و جام سے
کہ ہم تو دلاور تھے سمجھے تجھے
کہ جا گھر مین اور بیٹھ آرام سے
کہ اُسکی دلی آرزو تھی یہی
جہان جائین خالد مین ہمرہ رہون
چلین نزد شہ ساتھ لیکر تجھے
سزاوار ہی تجکو فرماندہی
مدبر ہی بس اور بہت منچلا

کیفیت جنگ دیرجان با حضرت عبد الرحمن اور عاجز ہونا دیرجان کا اور شکست کفار کی

تو پہنی زرہ اور مسلح ہوا — وہ بن ٹھن کے لشکر سے اپنے بڑھا
کرے آکے مجھسے اگر کارزار — دکھاؤن شجاعت کی اسکو بہار
بچائیں رہیں آپ اپنی جگہ — لڑائیں ہمین ای امیر سپہ
یہ کہتے ہی ٹھکرا کے گھوڑا جوان — یہان تھا کہ جون برق چمکا وہان
لڑے دیر تک دو دلاور وہان — چلی تیغ گاہے تو گاہے سنان
زمین و زمان بھی تو حیرتمین تھے — جو نامی دلاور تھے چکرا گئے
مگر تھک گیا آخرش دیرجان — کہا دلیمین گر اور ٹھہرون یہان
تو اسکو نہ پہونچا یہ غازی سمند — اسی سے بچا اور نہ پہونچا گزند
کہا وہ دلیر عرب ہے بلا — کہ اسوقت مین جس سے یارو لڑا
اگر حملہ آور ہو اکبار تم — یقین ہے کہ لوگے انھیں مار تم
کہ اس معرکہ سے وہ خود دنگ تھے — نہ وہ طرز تھے اور نہ وہ ڈھنگ تھے
ہین سہمے ہوے انمین جرأت کہان — کہ مردانہ ہمپر ہون حملہ کنان
وہی عبدرحمن گرد جری — ضرار اور قیس و شرجیل بھی
اور انکے سوا عبدرحمن سعید — کہ جمحی نسب تھے وہ ابن حمید
کہ خورشید تابندہ پنہان ہوا — ہوئی رات ناپید دن ہوگیا
حسامین چمکتی تھین بجلی کیطور — غبار آسمان پر تھا بدلی کیطور
لڑا طیش و غصہ سے ہر اک دلیر — چرانے لگا آنکھ بہرام پیر
ہوے دونون لشکر جو باہم وہان — ہوئین جابجا جوے خونی روان
چکا چاک تھی ہر طرف تیغ کی — کہ کاٹا اسے اور اسپر گری
ہوا جابجا شور وہ گیر کا — کہ سر پھر گیا چرخ بے پیر کا
ہوے پھر تو رہبان بھی پر فغان — لگے کلمۂ کفر بکنے وہان
ہوے قتل کثرت سے یون عیسوی — پڑی ہر طرف نعش پر نعش تھی
کہ ای میرے اللہ انصاف کر — کہ یہ لوگ ناپاک بیداد گر
یہی ہین کہ کرتے ہین تیرا شریک — نہین کوئی تیرا خدا یا شریک
یہ کلمہ ہمارا ہے کہتے ہین ہم — کہ ہے تو ہی معبود تیری قسم
مدد دے تو اب دین اسلام کو — کہ غارت ہون یہ دشمن زشت خو
اور اکبارگی سب نے حملہ کیا — دوبارہ زمین کو ہوا زلزلا
یہ تھی حکمت حق اور امداد بھی — کہ گھبرا گئے اسطرح وہ غبی
ولیکن تھے اسطرح وہ بیحواس — کہ گھستے ہوے شہر مین در کے پاس

اور آکر یہ میدان مین آواز دی — کہ خالد سپہدار گرد جری
وہ فوراً بڑھے صف سے جون شیر نر — کہا عبدرحمن نے اے نامور
ہی آپ ہی سے سب فوج کا انتظام — مین کرتا ہون کام اسکا دم مین تمام
یہ اسپر بڑھے اور وہ انپر بڑھا — لڑے خوب دونون ہوا معرکا
اور ایسا چلا نیزہ باہمدگر — کبھی یہ ادھر تو کبھی وہ ادھر
اگرچہ رہا دیر تک معرکا — نہ یہ اور نہ وہ اسپہ غالب ہوا
تو بس مار لیگا مجھے یہ جری — غضب اسکی ہے چستی و چالاکی
کہا اس سے لوگون نے ہی کیا سبب — کہ بھاگ آیا اور یون پریشان ہے اب
غضب ہتکنڈے ہین بڑا ہی جری — یہی ہی غنیمت کہ جان بچ گئی
ولے انمین تاب و جرأت نہ تھی — حیا آنکھ مین دلیمین ہمت نہ تھی
سپہدار اسلام نصرت قرین — گئے تاڑ فوراً کہ اب یہ لعین
تو صبر و تامل نہ انسے ہوا — تکبر ہوے آپ حملہ کیا۔
وہی رافع ابن عمیرہ جوان — مسیبؓ نجیبہ شہرہ دلان
یکایک بڑھے اور سبھی شیر مرد — ہوا آسمان برین گرد برد
سنانین درخشان تھین مثل چراغ — چراغان چراغان تھا دشت و راغ
یہ غل کوس و شہنا کا تھا جانگزا — زمین و زمان کو ہوا زلزلا
نصارا بھی ناچار جمکر لڑے — کہ بنتی نہین بے لڑے اور مرے
یہ تھی چپقلش ہو گئی بادبند — خشاخش تھی نیزونکی ہر سو بلند
یہ شیران غازی تھے بپھرے ہوے — کیے صاف دم مین پرے کے پرے
جو قلعہ مین تھے دشمن خیرہ سر — بجاتے تھے ناقوس دیوار پر
ہوا اسطرح سخت وہ معرکا — کہ میدان دریاے خون ہوگیا
شرجیلؓ سردار لشکر جو تھے — لگے یون دعا کرنے اللہ سے
طلبگار امداد کے تجھ سے ہین — کہ یون کلمۂ کفر یہ بکتے ہین
ہم اسطرح کرتے ہین تجھسے سوال — تجھے کہتے ہین واحد لایزال
وسیلہ سے اس کلمۂ پاک کے — تصدق مین سلطان لولاک کے
جو ایمان والے قریب انکے تھے — یہ سن سن کے آمین کہنے لگے
ہوا یہ یقین اس سے کفار کو — گرایا ہی قلعے کی دیوار کو
گئے بھاگ ٹھہرے نہ میدان مین — گھسے شہر مین تا کہ جائین بچین
ہوے بعض بعضونکے ہاتھونسے قتل — سنان سے ہوے اور تیغونسے قتل

یہان واقدی نے ہی ایسا لکھا
کہ تھا اُنکی لاشونسے میدان بھرا

گئے شہر مین کرکے جسدم فرار
لیا جاکے برجون کے اوپر قرار

صلیبین کھڑی کرکے اور جھنڈیان
لگے کرنے سب مورچہ بندیان

جو فارغ ہوے اس سے چاہا تب
کہ جائے کوئی پاس قیصر کے اب

کیے عرض یہ ماجرا سربسر
کہ بھیجے مدد ہم کو قیصر مگر

ہنگام شب گشت کرنا حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا اور ملنا اُن سے روماس کا اور داخل ہونا شہر مین حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا مع یکصد سوار ہمراہ روماس

جو ہین عبد اللہ رافع جوان
روایت یہ کرتے ہین آپہی بیان

کہ جب شہر مین وہ گئے بھاگ کر
پلٹ آئے ہم لوگ باجاہ وفر

اُسیوقت معلوم ہمکو ہوا
کہ تیس اور دو سو جوان باوفا

ہوے آج راہ خدا مین شہید
ہوے مستحق رضائے مجید

وہ اکثر بجیلہ و ہمدان کے تھے
اور فہرست یہ تھے جو کہ مارے گئے

علی ابن رفاعہ تھے اور ربذہ بھی
کہ تھے خزملہ کے پسر وہ جری

سوم مازن عوف گُردِ دلیر
ربیع ابن حامد بھی تھے مثل شیر

تھے پنجم عباد ابن بشر دلیر
ششم گرد جابر تھے جون نرہ شیر

اور اُنہین وہ سہل ابن ناشط بھی تھے
کہ قربان ہوے بہر حق شوق سے

نماز اُنپہ سرداری کی ادا
کیا دفن ہو اُنپہ فضل خدا

لیا لوٹ کفار کا مال سب
یونہین دن گیا اور گئی ربع شب

تو بس عبد رحمن صدیق زاد
نعیم ابن راشد جوان ذی شاد

سوم مالک اشتر وہ نخعی گہر
لیے ایک سو فارس خوش سیر

حراست کو خیمونسے اپنے چلے
دلیرانہ جب گشت کرنے لگے

تو چوتنے اُنکے ہوے راہوار
لگے ہنہنانے بھی سب ایکبار

لگے دیکھنے وہ اِدھر اور اُدھر
سیہ پوش اک شخص آیا نظر

کہ اک موٹا کمل تھا پہنے ہوے
بڑھے عبد رحمن کہ پکڑون اسے

کہا اُسنے ٹھہرو یہ میری سنو
مین بصرے کا حاکم ہوان ای نیکخو

تو لیکر گئے اُسکو وہ نامور
حضور سپہدار فیروز فر

ہنسے دیکھکر اُسکو وہ باصفا
کہا اُسنے ای میر نصرت لوا

دیا قوم نے میری مجھکو نکال
کہ جا گھر مین او بیٹھ ای بدخصال

وگرنہ تجھے مار ڈالین گے ہم
گیا گھر مین تب مین بدرد و الم

ملا ہی وہ دیوار سے شہر کی
گیا جبکہ دن اور شب ہو گئی

غلامون کو اور اپنی اولاد کو
کہا تب مین نے دیوار مین در کرو

کہ باہر اُسی سے نکل جاؤن مین
جو ہی مقصد دل وہ کر لاؤنین

تو فوراً انھون نے اُسے کھود کر
بنایا ہی در مین اُنہی سے [illegible]

یہان آگیا تا خبر تمکو دون
مناسب یہ ہی ای امیر قشون

کرو میرے ہمراہ چیدہ جوان
کہ ہون معتبر اور صاحب توان

کہ لیجاؤن انکو ابھی شہر مین
یقین ہی کہ وہ فتح حاصل کرین

اسی رات قبضہ کرین شہر پر
یہ سنکر ہوے خوش وہ عالی گہر

کہا عبد رحمن سے تم ای جری
سوار ایک سو لیسے لیلو ابھی

کہ پورا ہو جن پر نہین اعتماد
چلے جاؤ حامی ہی رب عباد

تو بس لیگئے وہ ایک سو شہسوار
کہ تھے چیدہ چیدہ تہور شعار

روانہ ہوے ساتھ روماس کے
کہ وہ داد ردا دوران فتح نے

قتل ہونا دیرجان کا اور داخلہ سپہ سالار کا شہر بصرہ مین اور کیفیت اسلام زوجۂ روماس و ارسال نامہ طلب نام حضرت امین الامت و عمرو سپہ سالار بفتح دمشق

ضرار ابن ازور نے ہی یون کہا / کہ اُن سو جوانون مین اک مین بھی تھا
خزانہ دکھانے لگا ہمکو وان / کہ دیکھو یہ کیا کچھ ہی میرے یہان
دکھائے اور اسطرح کہنے لگا / کہ اب اے دلیران نصرت لوا
پہن وہ لباس ہمنے فوراً لیا / پھر اسطرح تقسیم ہمکو کیا
کہا عبدرحمان نے ہمسے یون / مکبر ہو تکبیر جب مین کہون
تو بس حکم سے اُنکے ہم چلدیے / گئے ٹھہر اور منتظر اسکے تھے
کرین حملہ اور قتل اعدا کرین / نہ چھوڑین ملا خاک مین اُنکو دین
پہنکر زرہ خوب ہوکر درست / لگا کروہ ہتھیار سب چست چست
تو غازی نے اُسکو کیا زیب سر / لیا اُسکو چٹ پٹ ہوئے رہ سپر
کہ اُس برج مین تھا وہ مرد لعین / اور اُسکے مصاحب بھی تھے سب وہین
کہا کون ہو تم تو اُسنے کہا / مین روماس البطریق ہون شہر کا
کہا یہ ترے دوست ہین آئے مین / ترے ملنے کو اور مجھے لائے ہین
کہا عبدرحمن ہین یہ نامور / ابوبکر صدیق کے ہین پسر
یہ سنتے ہی چاہا کہ مارون انہین / نہ جانے دون بس یان ہی رکھون انہین
کہ شانہ سے تا ناف اُتر آئی وہ / اور اُسکا وہین کام کر آئی وہ
آواز تکبیر فوراً آ کہی / لگا کہنے ویسے ہی روماس بھی
جواب اُنکو تکبیر کا دیتے تھے / ادا کرتے تھے شکر اللہ کے
کہان شکر کی تیرے طاقت ہمین / ہوئی ذکر سے تیرے عزت ہمین
ہماری یہ قسمت کہ ہم یہ سنین / بجا ہی جو کچھ فخر اب ہم کرین
لگے جابجا قتل کرنے انھین / کہ کافر ہین یہ اب نہ زندہ بچین
پڑی شہر مین ہر طرف کھلبلی / اور اس شور کو سُنکے سردار بھی
نصاریٰ نے اس حال کو دیکھکر / کہ یہ اب تو قابض ہوے شہر پر
سپہدار خالد نے تب یون کہا / کہ روماس بتلا یہ کہتے ہین کیا
ہوا تب یہ حکم سپہدار دین / نہ مارین انہین چھوڑ دین مومنین
کہا اسنے اے سرور خوش شیم / اطاعت اگر آپ کی کرتے ہم
کہا وہ جو ہوا جو مقدر مین تھا / کہ ملتا نہین حکم تقدیر کا
ہوا کون رہبر کہ وہ دے بتا / اور آپ آئے اُس سے روای باصفا
لگے کہنے اے دشمنان خدا / کیا مین نے انکے لیے رہستا
اور اسواسطے مین نے یہ سب کیا / شہ یک انکا ہون اور کرون مین غزا

روانہ ہوئے اور پہونچے جو ہم / پہونچتے ہی روماس نیکو شیم
پھر اُسکے سلح خانہ مین بھی گئے / وہ رومی لباس اور جو ہتھیار تھے
مناسب ہی پہنو یہ رومی لباس / نہ تمکو کرے غیر کوئی قیاس
کئی پچیس پچیس الگ کردیے / گیا ہر گروہ اک طرف شہر کے
اور اکبار اعدا پہ حملہ کرو / کرو قتل انکو نہ قاصر رہو
مکبر ہون جب عبدرحمن امیر / وہین کہگئے تکبیر سارے دلیر
لکھا واقدی نے ہی ایسا یہان / کہ روماس اور عبدرحمن جوان
ہوئے عازم اور اُسنے اک تیغ دی / اور اُسکے سوا روم کا خود بھی
اور اُنکا وہ تھا ہاتھ پکڑے ہوئے / روانہ ہوا سمت اُس برج کے
جو پہونچے یہ دونون دلاور وہان / اور آنکھ اُسکی اُنپر پڑی ناگہان
کہا ہو نہ آرام و راحت تجھے / تو کیون آیا ہی کون ہمرہ ترے
کہا ہو بُرا تیرا یہ تو بتا / کہ یہ کون ہین نام انکا ہی کیا
اور آئے ہین اسواسطے یہ جری / کہ دوزخ مین پہونچائین تجکو ابھی
جھجک کر مگر بزدلی سے رہا / کیا وار غازی نے تلوار کا
گرا دھم سے مُردہ بروے زمین / فلک اور ملک نے کہا آفرین
ہوا شور تکبیر ہر سو بلند / تو کوہ و حجر اور شجر اور پرند
کہ بس پاک ہی نام تیرا کریم / سُنا آج ہم نے یہ ذکر عظیم
موحد یہ ہین اور یہ توحید ہی / ترے پیارے بندہ ہین نیک پی
روایت یہ راوی صادق نے کی / کہ پھر سب دلیرون نے تلوار لی
لگی کوندنے ہر طرف برق تیغ / ہوئے قتل اعدائے دین بیدریغ
چلے اور دلیرون کو ہمرہ لیا / ہوئے شہر مین وہ بھی رونق فزا
سبھی مرد و عورات و اطفال بھی / لگے چیخنے اور پڑی کھلبلی
کہا آپ سے چاہتے ہین امان / امان دیجیے اے سرور مومنان
سحرگہ صنادید بصری جو تھے / حضور سپہدار حاضر ہوئے
تو ہمپر یہ آفت نہ آتی کبھی / ہمین اب نہایت ہی شرمندگی
کہا پھر انھون نے یہ بتلائیے / گھسے شہر مین آپ کس راہ سے
مروت سے روماس کی وہ جری / نہ بولے تو جھٹ اُٹھکے روماس ہی
گیا آپ لایا انہین شہر مین / کہ یہ شہر پر اپنا قبضہ کرین
کہ راضی ہو مجھسے وہ رب برین / کہ جسکے کوئی جورو بیٹا نہین

وہ واحد ہے قدوس و سبحان ہے　　نرالا ہے اسکی بڑی شان ہے
نہین کوئی معبود اُسکے سوا　　ہے اعلیٰ سے اعلیٰ بڑے سے بڑا
کہا کیا نہین تو ہمارا شریک　　نہین دین عیسیٰ یہ کیا ٹھیک ٹھیک
کہا میرے اللہ کیجو مجھے　　نہ زنہار اس قوم کفار سے
کہ خاصا موحد مسلمان ہون　　نہ پوجا صلیبونکی اب مین کرونگا
پرستش جو کرتے ہین صلبان کی　　جو ہین مانتے باتین رہبان کی
تو واقف ہے مین انسے بیزار ہون　　بجان اب ترا ہی طلبگار ہون
کہا پھر یہ اُنسے کہ سن لو اسے　　کہ یہ کام مین نے کیا اسلیے
کہ راضی ہو مجھسے وہ رب عباد　　اور انمین ملون ہون شریک جہاد
تو پوری ہوئی یہ مری آرزو　　کہ ساتھ انکے تمسے ہوا جنگجو
بس اللہ معبود میرا ہے اب　　نبی ہین مرے وہ رسول عرب
جو ہین سرور انبیا و رسل　　حبیب خدا ہے وہی ہے وہ کل
اور اسلام ہے دین و مذہب مرا　　ہے قرآن اقدس مرا پیشوا
ہے کعبہ مرا قبلہ اور مومنین　　مرے بھائی ہین ہین کچھ تم کہین
یہ سنتے ہی بیزار وہ سب ہوے　　کہا خیر سمجھینگے اکدن تجھے
سپہدار سے تب یہ آسنے کہا　　رہونگا یہان مین نہ اے باصفا
جہان آپ جاوگے ہمراہ ہون　　بدل آپ کا ہی ہی خواہ ہون
اگرچہ کہ ہو فتح سب ملک شام　　تو مین آؤنگا یان کہ اے ذو الکرام
یہ گھر ہی مرا اور وطن بھی یہی　　یہ ظاہر ہی ہے گھر کی الفت نہ تھی
لکھا ہے کہ روماس جنگی دلیر　　رہا شام مین ہمرکاب امیر
لڑا جا بجا فوج کفار سے　　مسلمان جو قابض ہوے شام پے
بعہد جناب خلافت مآب　　عمرؓ ابن خطاب گردون قباب
سپہدار دین بو عبیدہؓ جو تھے　　انھون نے یہ کی عرض اُسکے لیے
کہ روماس بصرہ کا فرمان روا　　ہوا جب سے مومن برائے خدا
رہا ہر لڑائی مین بس جان نثار　　ہی خواہ ہے اور فرمان گزار
خدا کے لیے چھوڑا گھر بار کو　　ہوا خوب کفار سے جنگجو
حکومت ہو بصرہ کی اُسکو عطا　　تو حضرت نے منظور اسکو کیا
حکومت کا فرمان لکھا اُسکے نام　　گیا شہر بصرہ مین وہ شادکام
رہا چند روز اسمین فرمانروا　　وہین اسکو آیا جو حکم قضا
گیا باغ جنت مین وہ خوش سیر　　اور اُسکا رہا ایک باقی پسر
لکھا ہے سپہدار نے پھر اُسے　　دیے چند غازی جوان اسلیے
کہ بخوف یہ اُنکے ہمراہ جاسکے　　جو کچھ مال و اسباب گھر مین ہو لے
گئے اُسکے ہمراہ غازی جوان　　معاون رہے اور حفاظت کرین
جو کچھ مال و اسباب تھا اُسکے گھر　　ظروف اور ہتھیار اور سیم و زر
کیا بارہا اسے لے چلون　　سرو کار یانسے نہ اب کچھ کہون
کہ زن اُسکی اُس سے جھگڑنے لگی　　کہا مومنون نے ہے کیا چاہتی
کہا بس کرینگے برا فیصلا　　تمھارے سپہ دار نصرت لوا
تو اُسکو بھی لے آئے غازی دلیر　　حضور سپہدار آفاق گیر
وہ رونے مین فریاد کرنے لگی　　کہ عربی سے ایسی نہ آگاہ تھی
تو اک شخص دانائے رومی زبان　　لگا کرنے مطلب کو اُسکے بیان
کہ فریاد کرتی ہے روماس کی　　کہا پوچھ اس سے ہے کیون اشتی
جو اُس ترجمان نے یہ پوچھا سبب　　کہا خواب مین مین نے دیکھا یہ شب
کہ اک آدمی مجھسے بد تر سیر　　نہین کوئی عالم مین جسکا نظیر
یہ کہتا ہے مجھسے عراق اور شام　　کرین فتح یہ ہی عرب لاکلام
یہ کی عرض مین نے یہ مجھے بتا　　کہ کون آپ ہین اور ہے نام کیا
کہا ہون محمد رسول عظیم　　ہو اُنپر سلام و صلوٰۃ کریم
مجھے آپ نے پھر ہدایت یہ کی　　کہ ایمان لا ہے یہ دولت بڑی
کیا مین نے اسلام دلسے قبول　　کہ راضی ہون مجھسے خدا و رسول
ہو مین مجکو تعلیم دو سورتین　　کہ اسوقت بھی وہ مجھے یاد ہین
سپہدار نے ترجمان سے کہا　　یہ کہ اس سے وہ سورتین دے سنا
تو بس فاتحہ اور اخلاص کو　　پڑھا اور اسیوقت وہ نیک خو
مشرف بتجدید بیعت ہوئی　　بدست سپہ دار باصد خوشی
جو ایمان کو اُسنے تازہ کیا　　تو اسطرح شوہر سے اپنے کہا
کہ تو بھی مشرف ہو اسلام سے　　نہین تو اسی دم مجھے چھوڑ دے
یہ سنکر ہنسے سرور نامور　　کہا پاک ہے وہ اور وہ دادگر
کہ وہ لونگا جسنے یہ توفیق دی　　ملی اُنکو تشریف ایمان کی
کہا ترجمان سے یہ کہ اس سے تو　　کہ تجھسے تو پہلے ہی یہ نیک خو
مسلمان ہوا ہم مین شامل ہوا　　ہماری جماعت مین داخل ہوا

یہ سنکر ہوئی شاد وہ پارسا — اور اللہ کا شکر اُسنے کیا
سپہدار نے اُنسے پھر صلح کی — عوض صلح کے کچھ لیا مال بھی
اور اُنکو ہوا پھر یہ مدِّ نظر — کہ ہو میرا نائب کوئی شہر پر
رکھے سب خبر اور حراست کرے — سنے انکی اور پر عدالت کرے
انھین مین سے اسکو مقرر کیا — کہ جسکے لیے تھا اُنھون نے کہا
لکھا حضرت بو عبیدہؓ کو پھر — کہ بس آپکا اب مین ہون منتظر
ہوا قبضہ و دخل بصرہ پہ بھی — یہان سے مع مومنان قوی
مین جاتا ہون سوے دمشقی دیار — ملین مجھسے وان آپ ای باوقار
لکھا پھر عریضہ بصد آب و جاہ — حضور جناب خلافت پناہ
لکھا ہی کہ مضمون اُسکا یہ تھا — کہ مین حسب ارشاد ای خوش لقا
سوے شام آیا مع مومنان — اور آکر بعون خداے جہان
کیا فتح تدمر بھی حوران بھی — اور ارکہ و سخنہ بفضلہ بھی
لیا اور جو بصرہ پہ حملہ کیا — مظفر ہوا اُسکو بھی لے لیا
کیا آج ہی کوچ بصرہ سے ہی — یہ ہی عزم میرا کہ اب تیز ہی
چلا جاؤن سوے دمشق اُسکو لون — ملا خاک مین دشمنونکو مین دون
خدا سے مرا اب یہی ہی سوال — کہ دے فتح پر فتح ای ذوالجلال
سلام آپ پر ای جہاندار دین — اور اُنپر جو حاضر ہین وان مومنین
جو یہ دونون نامے روانہ کیے — کہا اسطرح اہل اسلام سے
کہ سوے دمشق اب یہانسے چلو — بعون خدا اُسپہ قبضہ کرو
بڑھے اور اقبال اسلام کا — بد انجام ہو کفر نا کام کا
تو سنکر سپہدار سے یہ کلام — ہوے اہل اسلام بس شادکام
کہا ای سپہدار والا گہر — رہے روز افزون یہ اقبال و فر
خدا دم بدم آپ کا ہو معین — ہوا از شرق تا غرب زیر نگین
گئے اپنے خیمونمین سب شاد شاد — یہ کہتے تھے یاور ہو رب العباد
لگے بجنے لشکر مین کوس رحیل — ہوے مستعد بندگان وکیل
غلامون نے اسباب و سامان خیام — کیے بار اونٹونپہ چٹ پٹ تمام
تو سردار ذیجاہ عالی گہر — مع فوج وانسے ہوے رہسپر
وہ تھے رونق لشکر قلبگاہ — اِدھر اور اُدھر تھے سران سپاہ
ہوئی فتح و نصرت یمین و یسار — حصار اُنکا تھا لطف پروردگار
اسی طرح سردار کشور کشا — ثنیہ جو پہونچے تو ڈیرا کیا
بحکم سپہدار با آب و تاب — بپا مومنون نے کیا وان عقاب
تو وہ گانون مشہور اُس سے ہوا — کہ نام اُسکا نام نشان سے ملا
وہان سے باعزاز و با اقتدار — کیا کوچ سوے دمشقی دیار
اور اس دیر پر آکے خیمہ کیا — کہ نام اُسکا بس دیر خالدؓ ہوا
وہ گرجا ہی بیرون شہر دمشق — وہین ٹھہرے وہ حسنا در عشق
جو خیمے ہوے فوج اسلام کے — تو اُنسے نصیب اُس زمین کے کھلے
خوشی سے کیا شکر اُسنے ادا — کہ آیا زمانہ اب اسلام کا
ہوئی یان سے اب ظلمت کفر دور — ہوا نور دین خدا کا ظہور

نصب ہونا خیام فلک احتشام سپہ سالار نصرت انجام کا دیر غوطہ پر قریب دمشق کے اور جمع ہونا نصارا کا دمشق مین بعزم رزم و قتال اور خبر ملنا قیصر روم کو فتح ارکہ و سخنہ و تدمر و حوران و بصرہ کے اور عزم سپہ سالار سے بنا بر فتح دمشق آگاہ ہوکر مقرر کرنا جرنیل کلوص کا اس مہم پر اور سپہ سالار ہونا کلوص کا تمام لشکر اجنادین پر اور روانہ ہونا اُسکا

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار — کہ نشہ مین اُسکے مین دیکھون بہار
بہشت جہان ہی دیار دمشق — ہی مدِّ نظر اب بہار دمشق

زمین سبز ہی آسمان سبز ہی ۔ یہ جوش نمو ہی جہان سبز ہی
اب اِس باغ مین اور ہو تازگی ۔ بہار آتی ہی باغ توحید کی
یہ ہون پتے پتے مین گلکاریان ۔ کہ نظارہ ہو رشک باغ جنان
نرالا ہو اب اسکا سب رنگ ڈھنگ ۔ کہ رضوان بھی دیکھے تو ہو جائے دنگ
کہ اسمین نصارا ے گرد و نواح ۔ ہوے بیعد جمع لیکر سپاہ
کیا شہر محفوظ ہر سمت سے ۔ سب آمادۂ رزم و پیکار تھے
سپہدار دین خالد ابن ولید ۔ بجان تھے جو شیداے رب مجید
انھین بو عبیدہؓ کا تھا انتظار ۔ کہ وہ با دلیران دشمن شکار
امام سیر واقدی نے کہا ۔ یہ سب حال قیصر نے جسدم سُنا
بفرمان صدیقؓ عالی گہر ۔ چلے آئے فارس سے اب شام پر
فزون انکا اقبال ہو دمبدم ۔ بلند آسمان پر ہین اُنکے علم
تو غم سے لگا کرنے وہ آہ آہ ۔ ہوا عالم آنکھو مین اُسکی سیاہ
بلایا انھین اور یہ اُنسے کہا ۔ سنو مجکو جو کچھ سزاوار تھا
مگر تمنے مانا نہ میرا کہا ۔ ہوا جو ہوا اب غضب یہ ہوا
دلیران تازی ہوے چیرہ دست ۔ اور اب کر رہے ہین وہ یہ بند و بست
اگر اُسپہ بھی انکا قبضہ ہوا ۔ مصیبت یہ ہی سخت اور ہے بلا
کہ غالب انھین اُسپہ ہونے ندو ۔ لڑو اور مرو مرد گر تم بھی ہو
کہ موجود مین سب وہ اس شہر مین ۔ کہ اُنسے لڑین اُسکو جانے ندین
جو تم مین سے جا کر اب اُنسے لڑے ۔ نہ جس طرح فتح حاصل کرے
تو اُن سارے شہرونکا حاصل اُسے ۔ دیا مین نے بس وہ ہی لیتا رہے
لکھا ہے یہ بطریق تھا نامور ۔ بہادر بہت اور بہت خیرہ سر
اور آیا تھا کسریٰ سے سوے شام جب ۔ لڑا تھا یہی اُس سے اسطرح تب
یہ مشہور تھا روم و فارس مین بھی ۔ تھی جرأت بھی اور چستی و چابکی
کہا آگے آگے تو رکھنا اِسے ۔ کہ بے شبہہ یہ فتح دیگی تجھے
تو خوش ہو کے وہ شہ سے رخصت ہوا ۔ لیے فوج انطاکیہ سے چلا
چلے پیشوائی کو اُسکی تمام ۔ تھے رہبان بھی سب پادری بھی تمام
بخور اُنکے آگے تھا جلتا ہوا ۔ اور اُن سب سے جسدم وہ آکر ملا
کہ فوج عرب پر ہو اسکو ظفر ۔ ہمیشہ رہے یہ با قبال و فر
بکثرت تھی وان جمع فوج و سپاہ ۔ ہوا اور بھی شاد وہ روسیاہ

جدھر دیکھیے ہی اُدھر لالہ زار ۔ نہ سردی نہ گرمی ہمیشہ بہار
ہو آب حیات اسکے پانی سے کم ۔ ہوا بھی بھرے قم باذنی کا دم
جو بلبل ہین بستان توحید کے ۔ کرین شوق سے اسمین اب چہچہے
یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان ۔ کہ حال دمشق اب کرون مین بیان
سواران جنگی تھے بارہ ہزار ۔ پیادون کا اسکا نہین ہی شمار
ہر اک برج و دیوار پر تھے نشان ۔ صلیبین تھین اور برق و جھنڈیان
مع فوج اسلام ٹھہرے تھے وان ۔ کہ جسطرح اوپر ہوا ہے بیان
جو آئین یہان کوچ تب مین کرون ۔ بعون خدا اسکو بھی چھین لون
کہ سردار اسلام خالد ولید ۔ لیے اپنے ہمراہ فوج شدید
ہوے قابض حوران پہ آکر یہ بھی ۔ سوا اُسکے تدمر پہ بصرہ پہ بھی
دلیرانہ سوے دمشق آتے ہین ۔ کہ اسپر بھی اب فتح ہم پاتے ہین
جو نامی امیر اور سردار تھے ۔ مصاحب تھے ارکان دربار تھے
وہ تم سبکو مین نے بتایا تمام ۔ بُرا اور بھلا بھی سمجھایا تمام
کہ سختہ و تند مرد حوران پر ۔ اور آرکہ و بصرہ پہ بھی سربسر
کہ شہر دمشق انسے لے لیجیے ۔ نصارا کو بے خانمان کیجیے
کہ وہ جنت شام ہے لا کلام ۔ کرو ہمتین اور وہ انتظام
اور انکا جو ہی جمع لشکر وہان ۔ دو چند اُس سے مین کرچکا ہون روان
بتاؤ کہ تم مین سے جائیگا کون ۔ اور اُنسے اُسے اب بچائیگا کون
اور اسطرح مردانہ مارے انھین ۔ گئے ہین جو شہر اپنے لیلے انھین
یہ سنتے ہی کلوص نے عرض کی ۔ لڑون انکو مارون کہ مین ہون جری
مدبر بھی تھا اور دانا بہت ۔ کہ تھا دیکھے بھالے زمانا بہت
کہ کسریٰ اور اُسکے جو سردار تھے ۔ شجاعت کو سب مان اُسکی گئے
یہ سنکر ہوا شاد وہ غم نصیب ۔ اُسی دم اُسے دی طلائی صلیب
دیے پانچ آلاف اُسکو سوار ۔ کہ تھے چیدہ چیدہ شجاعت شعار
اور آ پہونچا نزدیک جب حمص کے ۔ تو اُسمین جو سردار و بطریق تھے
روان آگے آگے تھے وہ ہی غبی ۔ اور اُن سبکے ہاتھونپہ انجیل تھی
تو رہبان نے نار معمور دیا ۔ چھڑک اُسپہ اسطرح سے کی دعا
ہوا شاد بس دیکھکر وہ انھین ۔ خوشی سے اُسے لائے وہ شہر مین
کیا اک شب و روز اُسمین قیام ۔ بتا کر تدابیر جنگی تمام

ہوا جانب جو سیہ رہ گرا
الم ناک شکلین بنائے ہوے
لیے غازیون نے ہمارے بلاد
کہ وہ جنت شام ہی بے گمان
تعجب مجھے ہی اِس اخبار پر
اور اِن شہرونپر جسنے قبضہ کیا
اُسی نے ہین چھینے ہمارے بلاد
ہی اک کوہ فولاد جسجا جمے
قسم کھاکے کہنے لگا بدگہر
کیا کوچ سوے دمشق اُسنے پھر
جو فرمان شاہی تھا پہونچا وہان
لڑے اور عرب سے لڑائے تھین
عرب سے لڑون خوب مارون اُنھین
نکالو اُسے مجکو حاکم کرو
کہا سبنے دشمن ہین اِس فکر مین
موافق ہون اپنی جماعت بڑھائین
یہان کا وہ حاکم ہی سردار ہی
اور اُسکو لڑائی کا تھا انتظار
کہ کلوص کہتا تھا حکام سے
تو اُس سے جداگانہ اُنسے لڑون
جسے اُنپہ حاصل ہو فتح ظفر
لیے اپنی جگہ پر سبھی
نکلتے تھے فرسنگ تک جاتے تھے
کہ ناگاہ سہ دار و گرد شدید
ہوے دیر غوطہ پہ رونق فزا
ہوا شور تکبیر ایسا وہان

وہان بھی یونہین ساتھ اُسکے ہوا
کہ سر نوچتے مُنہ کو تھے پیٹتے
کہ حوران و بصرہ پہ پاکر مراد
اگر وہ گیا تو ٹھکانا کہان
کہ ان شہرونپر کیسے پائی ظفر
وہ اک اور سردار ہی منچلا
اُسی نے یہان یہ کیے ہین فساد
خدا کی پنہ گر وہ حملہ کرے
یقینی مین اب کاٹ کر اُسکا سر
کہ وہ لوگ تھے اُسکے بس منتظر
کہ کلوص اس سے ہوا ہی روان
لڑائی کی گھاتین بتائے تمھین
اور اِس ملک سے مین بھگا دُن اُنھین
جو کچھ مین کرون تم اُسے دیکھلو
کہ مارین ہمین شہر کو چھین لین
جو ہین اور سردار اُنکو بلائین
دلاور ہی دانا ہی ہشیار ہی
سوار و پیادہ تھے وان سنی ہزار
کہ اب حاکم شہر کر لو مجھے
لڑائی مین اُسکی ہین شامل نہون
کرے حکمرانی وہی شہر پر
اور اُنمین دلی دشمنی ہو گئی
اور اُلٹے اُسی شہر مین آتے تھے
سپہدار دین خالدؓ ابن ولید
وہین فوج نے اُنکی ڈیرہ کیا
لگا گونجنے گنبدِ آسمان
بپا ہو گئے خیمہ و بارگاہ

وہانسے کیا بعلبک مین وجب
گئے سامنے اُسکے فریاد خواہ
یہی چاہتے ہین کہ لیلین دمشق
کہا مجکو معلوم ہے بس یہی
کہا سچ کہ ہین اُنکی فوجین وہین
ابھی قادسیہ سے آیا ادھر
وہ فولاد سے ہی زیادہ شدید
کہا مجکو بتلاؤ اُنکا شمار
رکھون اپنی قنطاریہ پر ضرور
جو پہونچا تو سردار و حاکم جو تھے
بہادر ہی پُر دل ہی مردانہ ہی
اُنھون نے سُنایا اُسے سربسر
ولیکن سنو اسکی یہ ہی سبیل
مری راے سے ہو یہ سب کارزار
ہی اسوقت مین تو مناسب یہی
بھلا یہ کوئی بات ہی عقل کی
یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
تو کلوص یہ سُنکے چپ ہو رہا
لگا کہنے بس یہ مناسب ہی اب
ہوا کروز تو اُنسے وہ جنگ جو
کہا سبنے بہتر یہی ہی صلاح
لکھا ہی وہ ہو ہو کے ہر دن تپاک
بڑا خوف اُنکے لیے جان گزا
مع شہسواران نصرت اثر
ہوئی اُنکے مقدم سے نازان زمین
جو آئے دلاور بصد احتشام
جدھر دیکھیے تھا اُدھر فرد جاہ

تو اُس شہر کے مرد و عورات سب
لگے کہنے ہی ہی ہوے ہم تباہ
اور اُس سے تو ہملوگ رکھتے ہین عشق
کہ وہ لوگ ہین جابیہ مین ابھی
وہین ہین سپہدار افواج دین
لیے ساتھ اک لشکر نامور
اُسے کہتے ہین خالدؓ ابن ولید
کہا ہین فقط پندرہ سو سوار
کہ عیسائیون کو ہو سور و سرور
وہ ملنے کو سب پاس اُسکے گئے
مدبر ہی ذیہوش و فرزانہ ہی
لگا کہنے سُنتے ہی وہ بدگہر
کہ حاکم تمھارا جو ہی عزرئیل
کسی کا نہ ہو دخل کچھ زینہار
کہ آپس مین اپنے رہے دوستی
جو اسوقت ہمسے ہی تو نے کہی
کہ پہلے سے وہ اُنمین تھا حکمران
اور آگے جو اُسکے یہ چرچا ہوا
جو اِس شہر پر آئین اہل عرب
اور اکر دزمین اُنسے ہون دوبدو
عجب کیا ہماری ہو اُنمین فلاح
در جابیہ سے پئے کارزار
امیر سپہ بو عبیدہؓ کا تھا
بصد احتشام و بصد کر و فر
ہوا گرد برد آسمان برین
نیستان تھا نیزون سے میدان تمام

مقابل ہونا لشکر ہاے دمشق کا روز اول لشکر اسلام سے اور جنگ صف ہونا اُنمین او رحال

شجاعت ضرارؓ و عبدالرحمٰنؓ صدیق زاد اور حملہ سردار ظفر اقتدار بر لشکر روم

رفاعہ نے ایسا کیا ہی بیان
کہ لشکر ہمارا جو اُترا وہان
نہ ٹھہرے تھے اچھی طرح ہم ہنوز
کہ آئے نظر دشمن تیرہ روز
بکثرت تھے اسطرح وہ پُر دغل
کہ جسطرح ٹیڑیکے ہون دَل پہ دَل
بلند آسمان پر غبار زمین
سنانین حسامین چمکتی ہوئین
سپہدار نے چٹ پہن لی زرہ
کہ کذاب ملعون کی وہ تھی زرہ
کمر کو عمامہ سے پھر باندہ کر
کیا خود فولاد کو زیب سر
لیا تیغ کو اور یہ آواز دی
کہ تیار ہو مومنو سب ابھی
یہ دیکھو کہ لشکر ہی کفار کا
اور آتا ہی اپنی طرف ہی چلا
دلیرانہ بڑھ بڑھکے مارو انھین
یہی وقت ہی لو نہ چھوڑو انھین
غنیمت ہین سمجھو غنیمت انھین
خدارا نہ دم بھر دو مہلت انھین
مدد اب کرو دین اللہ کی
کہ حامی تمھارا ہو اللہ بھی
ہی اسوقت تم پر یہ انعام رب
کہ مصداق اس آیہ کے اب تم ہو سب
خریدی ہین اللہ نے بیگمان
نفوس اور اموال اسلامیان
عوض اُنکے جنت ہی اُنکے لیے
کہ مرتے ہین لڑ لڑ کے کفار سے
کہا پھر کہ ہرگز نہ گھبرائیو
یقین اس مرے قول پر کیجیو
کہ اب آئے یان بوعبیدہؓ امیر
مع شہسواران آفاق گیر
مجھے خوب معلوم ہی اُنکا حال
کہ اب آتے ہین یان وہ نیکو خصال
یہ سُنکر مسلمان مسلح ہوے
چڑھے جلد گھوڑون پہ اور بڑھ گئے
اُنھین اسطرح دیکھکر وہ لعین
جہان تھے گئے ٹھیر فوراً وہین
جو ابن عمیرہؓ تھے طائی نژاد
وہی رافعؓ پُر خرد بامراد
ہوے لشکر میمنہ پر امیر
مسیبؓ نجیبہ فزاری دلیر
بصد فر و جاہ و بصد اقتدار
ہوے حاکم فوج دست یسار
وہی کاتب وحی صاحب وفا
جناح یمین مین تھے فرمان روا
دلیر جہان وہ ہی صدیقؓ زاد
ہوے بائین بازو پہ بہر مراد
جہان وفا سالمؓ نامور
کہ تھے ابن نوفل وہ عالی گہر
گئے فوج ساقہ مین زیر علم
بیان کس سے ہو اُنکا جاہ و حشم
ہوا بحر لشکر کو جوش و خروش
اُڑے دیکھکر جن و انسانکے ہوش
زمین و زمان کو ہوا زلزلہ
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا
چمکتی تھین نیزونکی یون بوریان
چھلکتی تھی چشم شہ خاوران
غبار زمین سے جہان تھا سیاہ
نہ سیارہ پیدا نہ پروین نہ ماہ
کیا لشکر زحف کو قلب مین
کہ لاتے تھے ہمراہ اپنے انھین
جوان اُنمین اک ایک تھا شہسوار
جہاندیدہ زور آور و نامدار
لڑائی اُنھین کی تھی ضرب المثل
شجاعت مین تھے وہ سبھی بے بدل
اُنھین مین ہوے آپ وثوق نرا
علم فوج کے کھل گئے جابجا
جمے اسطرح سب پرے پر پرے
جو دیکھے تو سد سکندر کہے
ہوا جبکہ سارا وہ لشکر درست
سب اپنی جگہ پر جمے چست چست
کہا تب سپہدار نے ای ضرار
نکالو تم انکے سرون سے دمار
بڑھو انکو مارو یہ کفار ہین
عدوے خداوند دادار ہین
دلیرانہ اس طرح حملہ کرو
جو کچھ انمین ہمت ہی وہ توڑ دو
مدد دین مولا کو دو ای دلیر
کہ حامی تمھارا ہو رب قدیر
شجاعت کے وارث ہو تم اور دھنی
تمھارے اب و جد بھی تھے ایسے ہی
رکھو اب اُنھین کے قدم پر قدم
نہ ٹھہرو کرو تیغ فوراً علم
ضرارؓ ایک گھوڑے پہ اُسوقت تھے
کہ وہ تیز رفتار تھے باد سے
پرانا عمامہ تھے باندھے ہوے
تھے پہلے ہی کپڑے بھی پہنے ہوے
بفرمان سردار والا گہر
صف فوج سے بڑھ کے وہ نامور
گئے فوج کفار پر اس طرح
پڑے گلہ مین شیر نر جس طرح
کہ اُسپر گئے چٹ اسے مار کر
گرایا ایسا اُسکو للکار کر
گرائے یونہین چار فارس جوان
تو ہل چل پڑی فوج مین ناگہان
پلٹ آئے اور پھر دوبارہ بڑھے
اور اسبار یون بدیون پر گئے
کہ اکدم مین چھ کو کیا وہین ڈھیر
بڑھا اور وہ نیز بھی جو دہ نرہ شیر
پتھرایا تب اُسپہ ہونے لگا
نیستان مین پھر اپنے آیا چلا
سپہدار اور مومنون نے وہین
کہا واہ وا صد ہزار آفرین
تو پھر عبدرحمٰن وہی خضرہ
ہوے مستعد اور پہنی زرہ
امیر سپہ نے کہا ہان دلیر
یہی وقت ہی مار لو کیا ہی دیر

اب اسطرح شمشیر بازی کرو
تمھارا تو حافظ ہو رب العلا
سپہدار نے خود جو حملہ کیا
پھرا کر کے میدان مین رہوار کو
جو اعدا نے دیکھے وہ رنگ اور ڈھنگ
سوا اسکے پھر تاڑ یہ بھی گیا
پرے سے ہٹا تب سپہدار نے
لگے ڈانٹنے اور للکارنے
کیا دس جوانونکو کشتہ وہین
وہی نیزہ بازی و تیرافگنی
کہا پھر کہ آئے مبارز کوئی
ملا جب نہ اسکا بھی اُنکو جواب

کہ حیران رہجائین عدو اپنے ہو
بڑھیگا وہی برکت کریگا عطا
زمین و زمان نے یہ اُسدم کہا
دکھائے فن جنگ کفار کو
یہ حیرت ہوئی اُڑ گئے سبکے رنگ
کہ یہ دیکھکر ساز و سامان مرا
جہانگیر سالار جرار نے
پھر اُنپر لگے تیر بھی مارنے
ولیکن وہ آیا مقابل نہین
دکھائی کہ اسکا تو مین ہون دھنی
کسی مین یہ جرأت یہ ہمت نہ تھی
لگے کہنے ای قوم خانہ خراب
شجاعت مین میرے برابر ہی بس

پریشان کرو سب انکی صفین
اُنھون نے بھی حملہ کیا جون ضرار
کہ جاتے ہین کفار اب جان سے
کہ بس نیزہ بازی دکھائی اُنھین
سپہدار کلوص نے دیکھکر
مجھی پر تو حملہ کرے گا ابھی
کیا اُسپہ حملہ تو رومی جوان
نہ لائے اُنھین دھیان مین وہ ذرا
پھر اُنسے نکلکر وہ اک آن مین
نصارا کی آنکھین بھی پتھرا گئین
کہا مین اکیلا ہون تم دس سوار
نہین تم مین ہمت کہ ہم سے لڑو
تمھارا یہ منھ اور یہ تمکو ہوس

تم ایسے ہو آسان ہو سب کچھ تمھین
پلٹ آئے مردانہ اعدا کو مار
کہ نکلی یہ تیغ خدا میان سے
خدنگ افگنی بھی بتائی اُنھین
کہا یہ ہی سردار ہے نامور
بہت چست ہے اور نہایت جری
کہ تھے سب امیر اور نام آوران
صفون مین گھسے اور دیے سر اُڑا
اُسی جا چلے آئے میدان مین
نگاہین تحیر سے چکرا گئین
نکل آؤ مجھ سے کرو کارزار
کہ ہمراہ میرے تو ہر جنگ جو

نزاع ہونا درمیان عزرائیل حاکم دمشق اور کلوص جرنیل کے اور قرعہ ڈالنا نصارا کا اُن دونون کے نام قرعہ پڑنا بنام کلوص کے اور آنا اُسکا لرزان لرزان مع ترجمان بمقابلہ سپہ سالار نصرت نشان اور گفتگو اُسکی سردار سے اور بھاگ جانا ترجمان کا لشکر مین اور گرفتار ہونا کلوص جرنیل کا بدست سپہ دار

یہ کہتا ہی شاہ سیر و اقدی
تجھے شہ نے سالار لشکر کیا
کہا مجھسے بڑھکر ہی لازم تجھے
یہ سمجھا کہ کوئی سوا شاہ کے
ہوا ہی کہ باری سے مین اور تو
کہا تو یہان کا ہے فرمانروا
کہ قرعہ مین آئے نکل جسکا نام
کہ انکے دلونمین ہو رعب و خطر
تو اس بات کو سُنکے وہ ڈر گیا

اسے کوئی سمجھا نہ سمجھا کوئی
اسی جنگ پر ہے مقرر کیا
حکومت کے تو نے اُڑائے مزے
نہ ہرگز نکالے مجھے شہر سے
دلیرانہ عربون سے ہون جنگجو
ترا آج لڑنا ہے انسے بجا
لڑے وہ بھی اور ہو یہ قصہ تمام
کہ کثرت کو اپنی ڈرین دیکھکر
وہین دلمین یہ خوف پیدا ہوا

لگا کہنے کلوص سے عزرئیل
بچا انسے شہر و رعایا کو تو
تو ہی پیشتر سے یہان حکمران
سبب کیا جو کرتا نہین کارزار
تو ہی ہو کے آیا سپہ دار ہے
غرض اُنمین یہ گفتگو جب بڑھی
تو کلوص بولا نہ ایسا کرو
کہا اُسنے مجکو تو پروا نہین
کہ پہونچے اگر شاہ تک یہ خبر

کہ کسواسطے جنگ مین ہی یہ ڈھیل
نکل صف سے اور انسے ہو جنگجو
نکلکر مقابل ہوا اور تو نے ہان
کہا بس مرے تیرے قول و قرار
تجھے آج لڑنا سزاوار ہے
امیرون نے قرعہ کی تجویز کی
مناسب ہی یہ ملکے ہم سب لڑین
کہ اعراب سے جنگ بوئیا مین
تو بس اسکو سنتے ہی وہ نامور

ندیمون سے اپنے نکالے مجھے | عجب کیا کہ پھر مار ڈالے مجھے
ہوا بخت بیدل یہ کہنے لگا | کہ قرعہ کا اب ڈالنا ہے بجا
یہ کہتا ہے یان راوی خوش سیر | کہ قرعہ پڑا نام کلوص پر
کہا اُسنے فوراً کہ بس اب نکل | یہ دشمن ہین کر انسے جنگ و جدل
سپہدار اسلام کی طرح سے | یہ لازم ہے اب تو بھی حملہ کرے
دکھائے شجاعت تو اپنی انھین | کہ وہ سب بہادر تجھے مان لین
اور اسطرح کل مین کرون اُنسے جنگ | دکھاؤن لڑائیکے وہ رنگ ڈھنگ
کہ خود مان لین سب دلاور مجھے | مرا حال معلوم ہو کل تجھے
تو اُسنے کہا اپنے احباب سے | بخوبی رہو تم مجھے دیکھتے
اگر مجھ مین دیکھو ذرا عاجزی | تو اک بار حملہ کرو تم سبھی
اور آکر بچاؤ عدو سے مجھے | کہا واہ ڈر ہے ابھی سے تجھے
تو نامرد ہے کچھ بھی ہو یا نہین | بہادر یہ کرتے ہین باتین کہین
کہا یہ سپہدار فوج عرب | ہے اک بدوی لیکن ہے آفت غضب
زبان اسکی عربی ہے رومی مری | یہی ہے مری آرزوے دلی
کہ اول مین کچھ اس سے باتین کرون | کچھ اپنی کہون اور کچھ اسکی سنون
یہ لازم ہے انسان کے واسطے | کہ محتاط ہر دم بخوبی رہے
مرے ساتھ اک ترجمان بھی کرو | کہ مجھسے اور اُس سے کہے بات کو
یہ سنتے ہی جرجس کہ تھا بس فن کی | فصیح و حکیم اور خردمند بھی
لگا کہنے اُس سے کہ چل مین چلون | تری اُس سے اور اُسکی تجھسے کہون
لیا اُسکو ہمراہ آگے بڑھا | اور اسطرح رستہ مین کہنے لگا
کہ کرنا یقین اس مرے قول کو | کہ ہے یہ دلیر اور بڑا جنگ جو
تجھے ساتھ لایا ہون مین اسلیے | کہ عاجز ذرا تو جو دیکھے مجھے
مددگار فوراً تو ہو اے دلیر | بناؤنگا تجھکو مین اپنا وزیر
اور افشا نہ کرنا تو اس راز کو | خبردار کوئی نہ آگاہ ہو
بس اب اس سے لڑنیکو جاتا ہون مین | یونہین لڑکے چٹ پٹ پھر آتا ہون مین
یقین ہے لڑے عزرئیل اس سے کل | اور اُسکو پلائے یہ جام اجل
تو راحت ملے اسکی شر سے مجھے | نہ چھوڑیگا زندہ یہ ہرگز اسے
کہا مجھسے لیتا ہے قول و قرار | کہ تیرا ہون حامی دم کارزار
یہ امید مجھسے نہ رکھنا کبھی | یہ زنہار مجھ سے نہ ہوگا کبھی
کہ مین لڑنے مرنے کو ہرگز نہین | کسی سے کبھی مین لڑا ہون کہین
جو کچھ تو کہے وہ مین اس سے کہون | جو پاسخ وہ دے مین سنا تجھکو دون
سوا اُسکے اسکو ڈراؤنگا بھی | جتاؤنگا شوکت بہت روم کی
یہ لازم ہے دلسے تو کرلے صلاح | وہ کر جسمین تیرے لیے ہو فلاح
کہا اُسنے افسوس ہے ہاے ہاے | تو یہ چاہتا ہے مری جان جاے
مجھے یون تو اسکے حوالہ نہ کر | ارے یہ کوئی جن ہے یا شیر نر
کہا تجکو منظور ہے اب یہی | کہ باتون مین تو جان لیلے مری
مین اک وار کا بھی تو اسکے نہین | دلاور نہین ایسا دیکھا کہین
جو مین ہاتھ سے اسکے مارا گیا | تو انعام تیرا ہے کس کام کا
یونہین نزد سردار آیا وہ جب | تو غازی لگے دیکھنے اُسکو سب
جو پور عمیرہ تھے رافع دلیر | بڑھے فوج اسلام سے مثل شیر
یہ چاہا کہ مین اسپہ حملہ کرون | یہین خاک مین اب ملا اسکو دون
سپہدار نے انکو روکا کہا | پلٹ کر چلے جاؤ اے باوفا
مین کافی ہون امداد دینے کیلیے | خصوصا یہ میرا ہی اب کام ہے
اور اس سے کہا اُسنے اے پُرہنر | تو اس بات کو اس سے دریافت کر
کہ تم کون ہو اور خواہش ہے کیا | اور اب اپنی شوکت سے انکو ڈرا
تو اُسنے کہا اے عرابی جوان | مثال ایک تمسے کرو مین بیان
کہ کچھ بکریان ایک کے پاس تھین | اور اک پاسبان انکو وہ سب سونپ دین
کہ انکو چرائے حراست کرے | درندونسے انکی حفاظت کرے
مگر اسمین ایسی لیاقت نہ تھی | درندونکو مارے یہ جرأت نہ تھی
تو آنے لگا اک درندہ وہان | چراتا تھا جسجا اُنھین پاسبان
اور اسطرح لاگو درندہ ہوا | کہ روز ایک بکری کو لیجاتا تھا
یونہین رفتہ رفتہ وہ کم ہوگئین | کہ تھا مارنے والا اُسکا نہین
سُنا جب یہ گلہ کے مالک نے حال | ہوا اُسکو رنج اور کیا یہ خیال
کہ اسکا سبب ہے نہی بیگمان | کہ نامرد و غافل ہے یہ پاسبان
تو اک پاسبان وہ کہ تھا بس جری | کہ جسمین شجاعت بھی طاقت بھی تھی
مقرر کیا تا چرائے انھین | بخوبی حفاظت سے رکھے انھین
مقرر ہوا وہ جو اُس کام پر | تو رہنے لگا گشت مین رات بھر
کہ گلہ کی اپنے حفاظت کرون | اگر جانور آئے مار اُسکو لون

جو وہ اپنی عادت پہ آیا وہین
تو برچھی سے بس مار ڈالا وہین

نہ آیا وہان پھر کوئی جانور
رہا کچھ نہ اُس پاسبان کو خطر

تمھاری مثل ہو بہو ہے یہی
کہ ہے نے جو کی غفلت و کاہلی

جو اسطرح تم ہو گئے ہو دلیر
کہ مارا ہمین جا بجا کر کے زیر

اور اسوجہ غافل ہے تمسے ہم
کہ زور اور زر مین ہین یہ ہمسے کم

کہ تھی زیست اور جو تمھاری غذا
نہ طاقت تھی ایسی نہ ساماں تھا

ہمارے جو شہر و زمین آنے لگے
اور اچھی غذائین جو کھانے لگے

ہمین پر ہوئے شیر ایسے کہ اب
یہی چاہتے ہو کہ یہ ملک سب

کرین اپنے قبضہ مین مارین انھین
ڈرو ہمسے ہے اب یہ لازم تمھین

پلٹ جاؤ جو کچھ ہوا سو ہوا
غنیمت ہے تمنے لیا جو لیا

کہ اب شہ نے بھیجا ہے اُس شخص کو
کہ انسان نہ جانے کوئی اُسکو تو

غضب ہے بلا ہے کہ ہے دیو زاد
لڑا جا بجا اپنی پائی مراد

ڈرو اُس سے دیکھو کہ وہ ہے یہی
نہ تمکو کہین مار ڈالے ابھی

تمھارا ابھی اس پاسبانکا سا حال
نہو جائے دیکھو کرو کچھ خیال

کہا اسنے مجسے کہ چل انسے ہم
کرین بات چیت اب بمہر و کرم

جو مطلب تمھارا ہو مجھ سے کہو
غرض کیا ہے اور کسلیے آئے ہو

اور اب ایسے دریا مین آئے ہو تم
کہ عقل اُسکی موجون سے ہوتی ہے گم

جو آتا ہے اسمین وہ ہے ڈوبتا
اور اسکا ذرا جسنے پانی پیا

نہ اُترا کہ پھندا پڑا حلق مین
گئی جان پانی رہا حلق مین

اگر تم سپہ دار اسلام ہو
بخوبی سمجھ کر جواب اسکا دو

کرو مشورہ دلسے اور انسے بھی
کہ ہین یہ تمھارے معاون سبھی

نہ یہ شیر نر پھاڑ ڈالے تمھین
ڈرو اِس سے چنگل غضب اسکے ہین

کہا ہو کے غصہ یہ بکتا ہے کیا
ڈراتا ہے کیا ای عدوے خدا

بیان ہمسے کرتا ہے تو یہ مثال
ہمارا نہین تجکو معلوم حال

کہ ہم وہ دلاور ہین جرار ہین
دلیران عالم کے سالار ہین

بہادر ہین ایسے کہ سن لے بغور
سمجھتے ہین تم سب کو چڑیونکے طور

کہ جیسے پھنسی ہون وہ اکجا کہین
اور اُس سے چڑیا پکڑتے انھین

ذرا اُنکی کثرت سے عاجز نہو
پکڑلے بآرام اک ایک کو

اگرچہ بکثرت ہو تم ڈر نہین
کہ اب مارے جاؤگے سارے یہین

کیا مجسے تونے جو ذکر عرب
کہ تم وان تو ایسے اور ایسے تھے سب

سو وہ ملک ایسا ہی ہے بیگمان
مگر اب تو ہمپر خداے جہان

ہوا مہربان اور یہ دین نعمتین
کہ ہے شام اعراب کی ملک مین

یہ گیہون یہ میوے یہ روغن عسل
ملا ہے یہ سب کچھ اُسی کے بدل

یہ ہے ملک شاداب اِس ملک کی
سزاوار ہے ہمکو فرمان دہی

کہ ہر بات مین تمسے افضل ہین ہم
دو عالم ہمارے ہین زیر قدم

ہوئین نعمتین حق کی ہمپر تمام
اُسی نے دیا ہے ہمین ملکِ شام

ہمارے نبی ص نے بحکم قدیم
سنایا تھا ہمکو یہ مژدہ عظیم

کہ تم شام پر ہوگے فرمانروا
نہین اسمین کچھ جاے چون و چرا

کروگے اگر دین ہمارا قبول
نہ ہرگز جہان مین رہوگے ملول

نہین تو ہمین جزیہ دو یا لڑو
وہ ہو جو ہے منظور اللہ کو

ڈراتا ہے تو اس لعین سے مجھے
سمجھتا ہون کمتر سے کمتر اسے

بتاتا ہے شہ کا اسے اہلکار
ہے کیا چیز قیصر اور اُسکا وقار

مصاحب ہین ہم شاہ دارین کے
فدائی ہین سلطان کونین کے

ہین ہم دین اسلام کے اہلکار
ہماری یہ ہے شان عز و وقار

کہ ہم شاہ تدمر ہین ارکہ کے بھی
جہاندار سخنہ ہین بصریٰ کے بھی

مین ایسا دلاور ہون اور شہسوار
کہ لرزان مرے ڈر سے ہین کوہسار

مین ہون قاتل کافران عنید
مجھے کہتے ہین خالدؓ ابن ولید

یہ سنتے ہی جرجس وہانسے ہٹا
بدل رنگ چہرہ کا اُسکے گیا

لگا کہنے کلوص بتلا مجھے
ترا رنگ فق ہو گیا کس لیے

دلیرانہ کرتا تھا تو قیل و قال
نہ وہ تیرے تیور نہ وہ تیرا حال

کہا مجکو سوگند ہے دین کی
مین سمجھا تھا بدو ہے یہ بھی کوئی

مگر یہ خردمند و فرزانہ ہے
غضب کا بہادر ہے مردانہ ہے

یہ ہے شہسوار اور ایسا دلیر
بجا ہے کہون اسکو آفاق گیر

سپہ دار فوج عرب ہے یہی
جو ہمپر پڑا وہ غضب ہے یہی

یہ ہے آفت جان ہمارے لیے
اسی نے فساد اور شر ہین کیے

اسی نے تو اپنا بُویا ہے خون
یہ کیا آدمی ہے اسے کیا کہون

اگر تجھ مین ہمت ہے تو حملہ کر
جو کہنا تھا مین کہ چکا سربسر

جو کلوص نے نام اُنکا سنا
ہوا رنگ فق کانپنے لگ گیا

کہا انسے اب تو یہ درخواست کر — رکھو جنگ موقوف کل صبح پر
کہا خیر کہتا ہون پر ہی یقین — کرینگے یہ منظور اسکو نہین
تو کہنے لگا یون سپہدار سے — سنو ای سپہدار اسلام کے
یہ اب تمسے خواہان ہی اسباب کا — کہ تم اپنے لشکر مین ای خوش لقا
پلٹ جاؤ جو کچھ کہ ہو چاہتے — کرو مشورہ اپنے ہی قوم سے
عجب کیا کوئی پہلو آئے نکل — کہا مجھ سے یہ مکر او پر دغل
مین گھاتی ہون ایسا کہ گھاتین تمام — سمجھتا ہون اور تیری باتین تمام
مین ہون ہیچ مکر ایسی باتین مکر — سنبھل جائیگا مجھ سے بچکر کدھر
یہ کہتے ہی نیزے کو سیدھا کیا — ڈرا وہ کہ بند اُسکا دم ہو گیا
گیا فوج مین برق سان بھاگ کر — کہا اب یہ کلوص سے آ ادھر
بڑھے آسپہ یہ دیکھکر وہ بھی چٹ — چلا اپنے لشکر کو وانسے پلٹ
تعاقب کیا جا ملا یا اُسے — اور اُسنے یہ سمجھا کہ مارا مجھے
پلٹ کر ہوا اُن پہ حملہ کنان — بڑھے آسپہ سردار نصرت نشان
کہ دونون مین یہ نیزہ بازی ہوئی — نگہ دونون لشکر کی چکرا گئی
غبار زمین چڑھ گیا چرخ پر — لگے اُڑنے نیزون سے اُنکے شرر
وہ لاچار خود کو بچانے لگا — مجاہد نے گھوڑے سے گھوڑا ملا
کیا اُسکے نیزہ پہ اک وار تیغ — کہا بخت قیصر نے ای وا دریغ
ہوا نیزہ بیکار دشمن کا جب — سنان کو سنبھال اپنی غازی نے تب
بڑھا دائین جانب سے سمت یسار — گلے پر کیا اس صفائی سے وار
کہ لگتے ہی زین سے جدا ہو گیا — کیا دو وہین غازی نے ذکر خدا
اُسے ہاتھ پر لے لیا زین سے — نظارہ کنان سخت سکتے مین تھے
لگے کہنے تکبیر سب مومنین — اور اُمین سے بعضے جو پہونچے وہین
تو کلوص اُنکے حوالے ہوا — زمین و زمان نے کہا مرحبا
دلیرون نے مضبوط مشکین کسین — اور اُسوقت تھا بڑبڑاتا لعین
طلب کرکے پھر وہین روماس کو — کہا کیا یہ بکتا ہی بتلا دُو تو
کہا ہی یہ کہتا کہ مشکین ہری — نہ باندھو کہ مین مانتا ہون وہی
کہا سرسپہ نے تمھارے جو تھا — کرجزیہ اگر تو کرے گا ادا
تو ہمسے نہو گا تجھے کچھ ضرر — سو اب جسقدر چاہو تم سیم و زر
مین دونگا کرو تم نہ مجکو ذلیل — رہائی کی میرے نکالو سبیل
کہا مومنون نے یہ سردار سے — کہ اب یہ کہتا ہی کیا کیجیے
کہا خوب مضبوط مشکین کسو — بخوبی حفاظت سے اسکو رکھو
نہین ایسا ویسا یہ سردار ہی — اور اس فوج قیصر کا سالار ہی

دوبارہ تشریف لیجانا سردار کا تنہا بمیدان کارزار اور چلا کر بلانا کلوص جرنیل مقید شدہ کا اُنکو اور یہ درخواست کرنا کہ عزرائیل کو خود بلاوین اور زندہ نہ چھوڑین اور پہونچنا ترجان جرجس کا لشکر نصارا مین بدحواس

امام مغازی صداقت پناہ — یہ کہتا ہی وہ سرور کج کلاہ
مقید جو کلوص کو کر چکے — تو پھر عازم قتل ترسا ہوے
ولیکن جو گھوڑا سواری مین تھا — وہ اس جنگ سے تھا بہت تھک گیا
دیا اپنے خادم کو وہ راہوار — اور اُس سے اُتر کر وہ عالی وقار
ہوے ایک ترکی پہ رونق فزا — کہ تم مرکے حاکم کا ہدیہ وہ تھا
تو کہنے لگے اُنسے حضرت ضرار — بہت لڑچکے ہو تم ای خوش شعار
مناسب ہی ٹھہرو کچھ آرام لو — کہا آخرت مین ہے آرام تو
ہمین دار فانی مین راحت کہان — غنیمت ہی کرلین جو محنت یہان
کہ دان اسکے بدلے مین راحت ملے — زہے بخت خالق جو راضی رہے
کیا مین نے تم کو سپرد خدا — تمھارا نگہبان ہی رب العلا
یہ کہکر بڑھایا جو ترکی نژاد — تو چلاکے وہ قیدی نامراد
لگا کہنے تمکو اُنھین کی قسم — رسول عرب ہین جو فخر امم
پلٹ آؤ اک بات سنلو مری — اور اُن غازیون نے بھی آواز دی
کہ یا حاکما سید السرورا — پھر آؤ یہ بطریق کہتا ہی کیا
یہ سنتے ہی ترکی کی موڑی عنان — وہان تھے کہ چکے یہان برق سان
اور اسطرح فرمایا روماس سے — کہ پوچھو بتاؤ جو کچھ یہ کہے

تورڈ دیا ہے اُس سے سب پوچھکر | کہا یون یہ کہتا ہی ای نامور
اسی جنگ پر تھا مقرر کیا | کر آیا لڑا قید بھی ہو گیا
اور اسطرح کی شرط باہم ہوئی | قسم ہے تمھین دین اسلام کی
نہ آئے تو آپی بلانا اُسے | یقین ہی اگر تمنے مارا اُسے
کہا کہ مدد مین ایک مشرک کو بھی | بقدر ورزندہ نہ چھوڑون کبھی
یہ کہتے ہی اشعار رجزی پڑھے | دلیرانہ پھر سوے اعدا بڑھے
کہا اُس سے لوگون نے کیا حال ہی | کہا کیا کہون زیست جنجال ہی
کہ میرے عقب مین ہی وہ شیر نر | مقابل نہو جس سے کوئی بشر
پیاسا نصارا کے ہی خون کا | بلا کی طرح اب ہی پیچھے پڑا
بڑی حکمتونسے بچ آیا ہون مین | بچو اُس سے تمکو سمجھاتا ہون مین
نہ چھوڑینگے بس مار لینگے تمھین | خدارا کرو ملکے راضی انھین
ترے دلپہ نامردمی چھا گئی | کرا بتو ڈرانے لگا ہمکو بھی

مصاحب ہون شہ کا مین اور باوقار | دیے خمس آلات مجکو سوار
جو ہی عزرئیل حاکم جنگ جو | مری اُسکی یہ یہ ہوئی گفتگو
مقابل تمھارے نکل کر جو آئے | تو جیتا پلٹ کر نہ زنہار جائے
تو اس شہر پر ہوگے فرمانروا | کسی مین رہیگا نہ کچھ حوصلا
جو کہتے ہین اللہ کے ہی پسر | ملادون انھین خاک مین مار کر
امام سیر واقدی نے کہا | جو لشکر مین جرجس گیا کانپتا
مرے پیچھے وہ موت ہی دوستو | کسی طرح اُس سے بچاؤ انہو
سنو وہ سپہ دار اسلام ہی | کہ جسکا نصارا کشی کام ہی
نہ چھوڑیگا ہمکو جہان جائینگے | ہم اُس سے نہ ہرگز امان پائینگے
کرو صلح ایسا نہ ہووے کہین | وہ سب حملہ آور ہون اور بالیقین
لگے کہنے چل بے ہو تیرا بُرا | بڑا ہیز ہی چپ یہ بکتا ہی کیا
یہ چاہا ابھی مار ڈالین اسے | مگر کچھ سمجھ بوجھ کر رہ گئے

آنا عزرائیل فرمانروائے دمشق کا بمقابلہ سپہ دار اور باتین ہونا اُن دونون مین اور طلب کرنا اُسکا سردار سے سرکلوص کو اور جواب سخت پانا سردار سے اور مقابل ہونا اُن دونون کا

لکھا ہی ہوا جب یہ کافر ذلیل | کہا یون امیر نے ای عزرئیل
کہا کام اُسکا جو ہوگا تمام | تو ہوگا ابھی کوئی قائم مقام
یہ ہو جائیگی فوج سب بے سری | کہ بے پاسبان جیسے گلہ کوئی
کہا ہم نہ منظور اسکو کرین | کہ ہو جائین رانڈین بہت عورتین
لگے کہنے کلوص سے ای غبی | زیادہ نہین آبرو ہی تری
ہمین توڑینگے ابھی تجھسے ہم | سمجھنا نہ تو آپ سے ہمکو کم
کہا تمکو شاید گمان یہ ہوا | یہ بدّو جو ہی اس سے مین ڈر گیا
کرون اسطرح اس سے مین کارزار | کہ معلوم ہو کون ہی شہ سوار
یہ کہکر بخوبی مسلح ہوا | اور اک ایسے گھوڑے کے اوپر چڑھا
بڑھا صف سے اور اُنکی جانب گیا | لکھا ہی کہ عربی وہ تھا جانتا
کرون کچھ سوال اور کچھ قیل و قال | ہوے وہ یہ سنتے ہی غصہ سے لال
یہ کہتے ہی چاہا کہ حملہ کرون | کہا اُسنے ٹھہر کہ آتا مین ہون

تجھے اب یہ لازم ہی صف سے نکل | امیر عرب سے ہو گرم جدل
کیا قتل اسنے جو مجکو کہین | تو پھر بس تمھارا ٹھکانا نہین
مناسب ہی سب ملکے حملہ کرین | نہ جانے دین ہم انکو اب مار لین
یہی گفتگو اُنکے تھی درمیان | کہ آواز کلوص کے ہمرہان
کہ وہ بس بعزّ تماشہ کے حضور | مگر جنگ اعراب مین اب قصور
ترے اُسکے جو بیچ مین شرط تھی | وہ سب اُسکی جانب سے پوری ہوئی
سمجھنا نہ ایسا لڑون گا ابھی | کہ حیران ہونگے دو رویہ سبھی
ابھی تو یہ ہو جائے سب پر علم | بہادر ہی کون اور ثابت قدم
کہ شایستہ دبرق رفتار تھا | اور ایسے محل پر سزاوار تھا
لگا اُنسے کہنے کہ اخ العرب | مرے پاس آؤ کہ مین تمسے اب
کہا ای عدوے خدا آ تو ہی | کہ سر کو ترے توڑ دون مین ابھی
تو جانا انھون نے کہ یہ ڈر گیا | رہے دہین اُسپر نہ حملہ کیا

کہا پاس آکر کہ اے اخ العرب
اگر جنگ مین قتل ہو جاؤگے
نہین جانتا کیا اُنھون نے کیا
اور ایسے ہی سب ہین مرے ساتھ مین
کہا شہسوارون کا سردار ہون
کہا ہان ترا نام بھی تو سنون
کہا نام پر جسکے تیرا ہے نام
کہا تم نے کلوص سے کیا کیا
کہا اسلیے مین نے مارا نہین
کہا گر ہو منظور ای نامدار
اور اسکے عوض مجکو دو اسکا سر
تو کیا خون بہا اپنا دیگا مجھے
کہا لونگا جزیہ مین اب تیرا سر
کہ مین اس بزرگی و تعظیم سے
نہین اب حملہ کرتا ہون ہشیار ہو
اور اک دوسرے پہ پھرے گرد وہ
ہے راوی صادق نے ایسا کہا
لڑائی کے بیچ اور گھاتین سبھی
مگر یہ نہین مجکو مد نظر
یہی مجکو منظور ہے صلح ہو
نہین چھوڑ دونگا اس اقرار پر
کہا ای عدوے خدا مجسے تو
یہ سب کر چکے جان کو نذر حق
کرین عیش باغ جنان مین مدام
یہ کہکر دکھائے اُسے طور جنگ
کہا تیغ بازی ہے میرا مذاق
یہ کہکر کیا وار تلوار کا

بتاؤ مجھے کیا ہے اسکا سبب
تو یہ لوگ ہو جائینگے بے سرے
نہ اُن دونون کو مین اگر روکتا
کہ فتح و ظفر اُنکے ہے ہاتھ مین
دلیران عالم کا سالار ہون
کہا اُس فرشتے کا ہمنام ہون
ترا اب وہ مشتاق ہے لا کلام
کہا وہ ہی بیٹھا ہے مشکین بندھا
کہ قتل اسکا تنہا گوارا نہین
طلا مجسے مثقال لو اک ہزار
کہ کم ہو مرا سوز و درد جگر
کہ تیار ہو نہین کہ ماردون تجھے
نہ چھوڑونگا زندہ سن ای بدگہر
کرون گفتگو اور تم یون مجھے
تمھارا ہون قاتل خبردار ہو
کہ موقع جو ہاتھ آئے تو وار ہو
کہ وہ بھی شجاعت سے مشہور تھا
سمجھتا تھا اور تھا عقیل و ذکی
تمھین چھوڑے دیتا ہون ای نامور
سبیل اُسکی یہ ہے کہ تم آپ کو
کہ اب ہم نہ آئینگے ہرگز ادھر
نہ رکھیو یہ امید اور آرزو
یہی چاہتے ہین کہ رب فلق
نہین دار فانی سے کچھ انکو کام
بتائے شجاعت کے سب رنگ ڈھنگ
دکھاتا ہون تجکو اب اسکا مذاق
ولیکن نہ ہاتھ اسپہ پورا پڑا
تو بھاگا اُسی دم نہ ٹھہرا وہان

کہ سردار ہو کر لڑو اس طرح
کہا میرے لشکر کے وہ دو دلیر
تو ایسے تھے بیشک وہ بپھرے ہوے
سمجھتے ہین اس زندگی کو عذاب
مین غالب ہوا فوج اتراک پر
جو مامور ہے قبض ارواح پر
کہ دوزخ مین پہونچائے تجکو ابھی
کہا قتل تمنے نہ اُسکو کیا
تمنا ہے تجکو بھی پکڑون ابھی
بہت قیمتی کپڑے ریشم کے دس
یہ سنکر سپہدار نے یون کہا
تو غصہ مین آکر یہ بولا لعین
کہا کیا یہ کہتے ہو اخ العرب
مخاطب حقارت سے کرتے ہو اب
تو سردار نے اُسپہ حملہ کیا
پھرے دیر تک یونہین دونون سوار
کہ مانے ہوے تھے اُسے اہل شام
قسم کھا کے کہنے لگا اُنسے یون
کہ تم پر مجھے رحم آتا ہے اب
حوالے مرے کر دو ہوجاؤ قید
ہمارے لیے ہین جو تمنے بلاد
مرے ساتھ جو اہل ایمان ہین یہ
عنایت کرے ہمکو حور و قصور
انھین نے لیے ہین وہ سارے بلاد
تو اُسکو نہایت ندامت ہوئی
کہ خوشنود ہو مجسے رب کریم
مگر ڈر گیا اور ہوا یہ یقین
عقب مین سپہدار تھے سایہ سان

کہ ادنی سپاہی لڑے جس طرح
نکلکر جو انپر پڑے مثل شیر
تری فوج کو پھاڑ ہی ڈالتے
یہ بتلا تو ہے کون خانہ خراب
جرامق یہ بھی مین نے پائی ظفر
یہ سُنکر ہنسے سرور نامور
کہ اعداے حق کی سزا ہے یہی
بہادر ہے سردار ہے فوج کا
تجھے اور اُسے ساتھ مارون ابھی
اور اُنکے سوا پانچ عمدہ فرس
کہ یہ مال تو اُسکا ہے خون بہا
کہ تم مجسے لے سکتے کچھ بھی نہین
مین حیران ہون تم آدمی ہو عجب
نہین تیغ سے میری ڈرتے ہو اب
بڑھا وہ بھی خود کو بچاتا ہوا
ولیکن ہوا ایک کا بھی نہ وار
بہادر جو تھے اُسکا لیتے تھے نام
اگر چاہون تمکو ابھی مار لون
اور انپر بھی جو ہین یہ اہل عرب
نہ تم اسمین سمجھو ذرا مکر و کید
وہ دیکر پلٹ جائیو شاد شاد
بڑے رتبہ والے ہین عالیشان یہ
پئین خوب جام شراب طہور
انھین نے یہان اپنی پائی مراد
کہا مجسے کرتے ہو یہ دل لگی
سنبھل او بچا اپنکو اے لئیم
کہ ہرگز مقابل مین اسکا نہین

گرفتار ہونا عزرائیل کا بروایت عامرؓ بدست سپہ دار منصور اور تشریف لانا

حضرت امین الامت رضی اللہ عنہ کا مع لشکر جرار عین معرکہ گیرودار مین

بیان کرتے ہین عامر باصفا — کہ مین قلب لشکر مین اُسوقت تھا
اُنھین پر نظر تھا جاتے ہوے — جو بھاگا وہ یہ اُسکے پیچھے پڑے

اگر اُسکا رہوار تھا برق دم — کہ اُس تک نہ پہونچے یہ نیکو شیم
اور اُسنے یہ سمجھا کہ یہ ڈر گئے — کہا اب نہ پکڑون مین کسواسطے

تو ٹھہرا کہ آنے دون اُنکو یہان — عجب کیا مسیحا ہون اب مہربان
سپہدار غازی تعاقب مین تھے — قریب اُس سے جسوقت وہ ہوگئے

تو یہ حال تھا اُنکے رہوار کا — پسینے مین تھا غرق سرتا بپا
کہا اُسنے چلا کے اے نامور — نہ مین تمسے بھاگا نہ ہی مجکو ڈر

یہان اسلیے بھاگ آیا ہون مین — عقب مین تمھین اپنے لایا ہون مین
غرض تھی یہی کرکے لشکر سے دور — پکڑ لون تمھین تا مٹین سب فتور

کہا خوب واقف ہے رب جہان — کہ جسطرح تو بھاگ آیا یہان
کہا اب کرو رحم کچھ آپ پر — بڑھاؤ خصومت نہ اب اسقدر

نہ کھو اپنی جان آپ سے قید ہو — گران یونہین سمجھے ہو گر جان کو
اور ایسے ہی مشتاق ہو موت کے — تو موجود ہون مین تمھارے لیے

مین وہ ہون کہ قابض ہون روح کا — مزا موت کا بس ابھی دون چکھا
کہا اسلیے ہین یہ باتین تمام — تھکا ہے یہ رہوار صرصر خرام

نہ بھاگ اور ٹھہر جا ذرا زشت خو — کہ لون ہو کے پیدل تری جان کو
یہ کہتے ہی گھوڑے سے آئے اُتر — بڑھے اُسپہ جھٹ تیغ کو کھینچکر

اور اُسنے جو دیکھا پیادہ نہین — کہا بیگمان اب تو پکڑا انھین
لگا گرد پھرنے کہ جانے نہ دون — یہ موقع ہے بس اب پکڑ اسکو لون

اور آیا قریب انکے وہ زشت کار — یہ چاہا کہ ہو تیغ کا ایک وار
تو پیچھے ہٹے اُسکو للکار کر — اور اک ضرب الااللہ مار کر

تڑپکر گئے برق سان وہ جری — وہین تیغ سے کونچین رہوار کی
اُڑا دین کہ اُسپر سے وہ گر پڑا — فرار اپنے لشکر کی جانب ہوا

تعاقب کیا جھٹ سپہدار نے — پکڑ کر کہا اُس سے سالار نے
کہان جائیگا تو اب اے زشت پی — کہ تجھسے خفا تیرا اصنام ہے

اور آپہونچا ہے پاس تیرے یہان — کہ پہونچائے دوزخ تجھے بیگمان
یہ کہتے ہی اُسکا دوال کمر — پکڑ کر اُسے لیلیا ہاتھ پر

اُٹھایا اُسے پھر بطیش و غضب — یہ چاہا کہ دے پٹکون اسطرح جب
کہ جان اسکی جائے اسیدم نکل — مگر تھی نہ اُسوقت اُسکی اجل

لیا باندھ فوراً اُسے سوار نے — کہا آفرین چرخ دوار نے
مسیحائیون نے جو دیکھا یہ حال — یہ چاہا بڑھین ہم ہون گرم قتال

اور اُسکو ابھی قید سے لین چھڑا — مگر یہ سبب اُنکو مانع ہوا
کہ پہونچے وہان بو عبیدہ امیر — جلو مین لیے اپنے فوج کثیر

کہ اِدھر سے اُنکی طلب کے لیے — تھے سردار قاصد روان کرچکے
اور اُنکو سر راہ قاصد ملا — جو آئے وہ سردار نصرت لوا

تو دیکھا اُنھون نے یکایک غبار — ہوا ابر بلند اور بہت تیرہ تار
نظر آئے پھر شہسواران دین — سنانین برابر چمکتی ہوئین

درخشان تھے اسطرح آلات جنگ — اُڑا دیکھکر اُنکے چہرون سے رنگ
ہوا سے وہ اُڑتی ہوئی جھنڈیان — برابر برابر رکاب و عنان

پھریرے نشانون کے اُڑتے ہے — ہوا سے اُنھین پر وہ مُڑتے ہے
اُنھین دیکھکر پھر نہ جرأت ہوئی — کہا آہ یہ اور آفت ہوئی

جو وہ فوج مین آکے شامل ہوئے — تو سب اہل اسلام خوشدل ہوئے
امیر دلاور ایالت پناہ — وہی بو عبیدہ شجاعت پناہ

قریب آئے جسدم سپہدار کے — کہ سید امین اُسدم پیادہ وہ تھے
یہ چاہا کہ مین بھی پیادہ ہون یان — قسم دیکے سردار نصرت نشان

لگے کہنے اُترو نہ اے ارجمند — کیا آپ کا حق نے رتبہ بلند
نہایت مکرم ہین آپ اے جناب — امین الامم آپکا ہے خطاب

امین آپ اس خیر امت کے ہین — مقرب جناب رسالت کے ہین
تو ویسے ہی گھوڑے پہ بیٹھے رہے — سلام و کلام اُنمین ہونے لگے

سپہدار سے یون اُنھون نے کہا — مین اے میرے بیٹے بہت خوش ہوا
کہ تمکو ہوئی فوج کی سروری — خلیفہ نے مجکو جو تحریر کی

قسم ہے مین مُڑ کر جو اُسکو شاد — اسے جانتا ہے وہ رب العباد
نہین کچھ بھی نسبت تمھارے خیال — تمھارا تو دیکھا ہے خود مین نے حال

جو کچھ جنگ فارس مین تمنے کیا / قتال عرب مین بھی جو کچھ ہوا
تمہارے ہین سب کارنامے عیان / شجاع زمانہ ہو تم بے گمان
کہا ہی قسم مجکو اللہ کی / کہ بے آپکے مشورہ کے کبھی
کرون مین نہ ہرگز کوئی کاربار / مخالف نہون آپ سے زینہار
قسم ہی خدا کی جو حکم امام / نہوتا مجھے مین نہ کرتا یہ کام
نہ کرتا مین یہ سروری اختیار / وہ ہی آپ کا مرتبہ اور وقار
کہ اسلام مین مجسے سابق ہین آپ / جناب رسالت کے عاشق ہین آپ
کہان مین کہان آپ کا مرتبا / دیا آپ کو حق نے کیا مرتبا
اسی جا پھر انکین مصافحہ ہوا / اور اسپ سپہ دار لایا گیا
ہوے زینت زین جو وہ ارجمند / فلک نے کہا ہو یہ رتبہ بلند
ملک بولے فارس فرس نشین / مسیحا ہوے زیب چرخ برین
وہ آپسمین یہ ذکر کرتے ہوے / کہ یہ یہ ہوا فضل اللہ سے
چلے جانب دیر دونون امیر / ہوے خیمہ زن وہین وہ سب دلیر
مسلمان مل مل کے شادان ہوے / اور اللہ کے شاکر گویان ہوے

روز دوم آمادۂ رزم و قتال ہوکر جلوہ افزاے میدان ہونا دونون لشکرون کا اور حاکم دمشق ہونا توما کا اور شکستہ و خستہ ہوکر گھس جانا شہر مین نصارا کا

سحرگاہ دویم جو مہر مبین / ہوا جلوہ افزاے چرخ برین
ہوے پھر وہ آمادۂ کارزار / بڑھے دونون جانب سے باندھے قطار
ہوے کوس دونو طرف پر فغان / لگا گونجنے گنبد آسمان
غبار زمین سے گھٹائین اٹھین / ہوئی رات اسطرح وہ چھا گئین
ہر اک سمت برپا قیامت ہوئی / امن جسکو کہتے ہین رخصت ہوئی
دلاور جو تھے آگئے جوش مین / ہوا زور دونا تن و توش مین
نصارا نے توما کو حاکم کیا / کہ داماد تھا قیصر روم کا
بڑھے ہلکے ہلکے سوے فوج دین / انھین دیکھکر خوش ہوے مومنین
سپہ دار دین خالدؓ نامدار / نصارا کُش و سیف پروردگار
امین امم سے یہ کہنے لگے / کہ رومی ذلیل اور رسوا ہوے
کہ انکے دلون مین گیا رعب جم / کہ ہین یہ دونون لعین بدشیم
ہوے اپنے ہاتھون اسیر و ذلیل / مناسب ہے اب دین نہ ہم انکو ڈھیل
دلیرانہ اک بار حملہ کرین / ملا دین ابھی ہم انھین خاک مین
کہان جائینگے ہمسے بچکر لعین / ابھی مار لینگے ہم ان کو یہین
کہا کیون نہو بس یہی رائے ہے / مناسب ہے یہ ہی مری رائے ہے
سپہ دار نے حکم سب کو دیا / کہ حملہ کرو مومنان خدا
ہوا شور تکبیر اک بارگی / اٹھائے علم اور عنان سب نے لی
ہوا گرد برد آسمان برین / دہلنے لگے طبقہ ہاے زمین
اور اعدا پہ ایسے مسلمان آے / سمندر مین جس طرح طوفان آئے
ہوے گرم بازار تلوار کے / سر اسطرح اڑتے تھے کفار کے
خزان مین اڑین جیسے برگ شجر / لگین گرنے لاشین ادھر اور ادھر
کہ نصر من اللہ فتح قریب / خداوند نے کی تھی انکے نصیب
کیا اسطرح سب نے جنگ و جہاد / کہ راضی ہوا انسے رب العباد
روایت
صحابی وہی عامرؓ نامور / بیان کرتے ہین حال اسطرح پر
کہ ہم مین سے اک ایک نے بیگمان / کیے قتل دس دس نصارا وہان
کہ توما چار میدان سے بھاگ کر / چلے جانب شہر وہ بدگہر
انھین دیر سے مشرقی باب تک / کیا کشتہ و خستہ بے شبہ و شک
ہوا اور یہ فضل خداے برین / کہ اندر جو پہونچے انھون نے وہین
کیا بند دروازۂ شہر کو / جو باہر رہے کافر زشت خو
کیا قتل بھی انکو اور قید بھی / بڑی فتح اللہ نے ہمکو دی

محاصرہ کرنا اہل اسلام کا شہر دمشق کو اور تقسیم ہونا مورچون کا اور قتل عزرائیل و کلوص اور پہونچنا عریضہ توماے لعین کا بنام شہریار روم بطلب اعانت اور بعد قیل و قال مقرر ہونا وردان کا اس مہم پر

روایت ہی قیس ہبیرہ رضؓ سے یون
لگے کہنے اُنسے کہ ہے یہ صلاح
بپا آپ کیجے علم اور خیام
سپہدار نے نصف لشکر لیا
کیا مومنون نے جو یہ انتظام
لگے کہنے اسلام لاؤ اگر
ہوا حکم سردار عالی وقار
گئے اُنکو لیکر کہ گشتہ کرین
ہوے قاتل عزرئیل لعین
اُسی دم شہ روم کو لکھ دیا
دیا ایک قاصد کو اور وقت شب
شباشب وہ قاصد روانہ ہوا
دیا ہاتھ سے پھینک پڑھکر اُسے
ڈرایا ہی جرأت سے اعراب کی
ہنسی تمنے سمجھا مری بات کو
یہ نکلے ہین سب قحط کے مارے سے
یہ ہی ملک سرسبز اور میوہ دار
بنے جسطرح مار ڈالو انھین
چلا جاؤن قسطنطنیہ کو بس
کہ ہو جاے لشکر ہی میرا تمام
کہ عازم ہو تو خود پے کارزار
اُسے بھیج وہ ہی بڑا شہسوار
لڑا اسطرح اہل ایران سے
کر توای سپہدار نصرت شعار
کہا اُسنے اے خسرو نامور
اگر مجکو پہلے ہی کرتا روان
کر تجکو سمجھتا ہون سب سے جری
یہ ہی مجکو اس وقت مدِ نظر
کہ وہ سب دلاور ہین جرار ہین

مظفر ہوا جب مسلمان قشون
کہ مین باب شرقی پہ پہر فلاح
کہا ہان ہی بہتر یہی انتظام
گئے باب شرقی پہ خیمہ کیا
تو گھبرا گئے دشمن دین تمام
تو ہمسے نہ پہونچے تمہین کچھ ضرر
کہ لو انکے سر اَب تنونسے اُتار
اور اعداے حق اُنکو دیکھا کرین
پھر اُنکے دیے پھینک سر بھی وہین
یہ سب ہو بہو اور جو کچھ ہوا
اُتار اُسے برج سے تا عرب
اور اُسنے جو قیصر کو وہ خط دیا
اور اُنکا کیہ مین جو سردار تھے
کہ یہ لوگ خونخوار ہین اور جری
پھر اُسکے سوا تم خفا مجسے ہو
کہ جو اور خرما ہی وان کھاتے تھے
جو کچھ چاہیے ہی یہان بیشمار
کرو ہمتین اب نہ چھوڑو انھین
کبھی شام کی ہو نہ دل مین ہوس
وہ پا اُنسے خالی ہو سب ملک شام
تجھے یہ مناسب نہین زینہار
معمر ہی اور سب فن کارزار
کہ ہم اور وہ مان اُسکو گئے
بس اب مستعد ہو پے کارزار
اگر تیرے غصہ کا ہوتا نہ ڈر
تو غالب نہ ہوتے کبھی مومنان
ہی ایسی مرے دلمین عزت تری
کہ خود جاؤن اندر اُنپہ با ظفر
دل وجان سے مشتاق بیٹھا ہین

سپہدار اور بو عبیدہ رضؓ امیر
رہون خیمہ زن اور جو باب ہی
اسی طرح ہم انکو گھیرے رہین
اور آدھے ہی لشکر کو ہمرہ لیے
تو بس عزرئیل اور کلوص کو
تو وہ دونون ملعون مُنکر ہوے
مگر یون کہ دیکھین انھین یہ لعین
کیا قتل رافع نے کلوص کو
تھے برجونسے رومی نظارہ کنان
اور امداد کی اُس سے درخواست کی
نہ دیکھین اسے ہو نہ اسکی خبر
تو رو دیا اُسے پڑھکے بس زار زار
وہین پاس اپنے بلایا اُنھین
یقینی یہی لینگے سب ملک شام
ہوے دہپے قتل میرے سبھی
یہان ہر طرح کی ہین نعمتین
یہ مرجائینگے پہ نہ چھوڑینگے شام
مجھے شرم آتی ہی ورنہ ابھی
کہ خود ننگ و ناموس کے واسطے
یہ کی عرض سب نے کہ ای بادشاہ
مگر حمص کا ہی جو فرمان روا
سمجھتا ہی ایسا کہ ہم مین کوئی
کیا شاہ نے اُسکو فوراً طلب
اور اسطرح کر جاکے جنگ و جدل
ارادہ نہ کرتا مین اس جنگ کا
کہا تجکو ابتک جو بھیجا نہین
کہ اپنے عوض بھیجتا ہون تجھے
تامل مناسب نہین زینہار
نصب بعلبک پر کرے جب خیام

جو پلٹے تو سردار آفاق گیر
سوے جابیہ اُسپہ ای نیک پی
نصب ہو نہین اب اپنے ڈیرے کرین
اُدھر حضرت بو عبیدہ رضؓ گئے
طلب کرکے سردار دین نیکخو
شقی ازل اور بدبخت تھے
تو بس سامنے شہر کے مومنین
ضرار دلاور یل جنگ جو
ہوے سخت محزون و نوحہ کنان
کہ ای شاہ وقت مدد ہی یہی
یہ پہونچے حضور شہ نامور
کہ رخصت ہوا اب یہ جاہ ودغا
کہا آہ مین نے تو اکثر تمہین
کہ ہین صاحب نصرت و احتشام
غنیمت ہی جو بچگئی جان بھی
بھلا کسطرح اب یہ چھوڑین تمہین
خراب اور رسوا ہوے تم تمام
یہ سب چھوڑ دون کرہ فربھی
لڑون جاکے اسطرح اعراب سے
ہوا اب یہ اعراب کا فروجاہ
وہ وردان نامے بہت منچلا
نہ دانا ہی ویسا نہ ویسا جری
جو حاضر ہوا یون کہا اُس سے تب
کہ اعراب کو شام سے دے نکال
کہ تونے مجھے سب سے پیچھے رکھا
یہ اسکا سبب ہی کہ اسپر یقین
کہ پشت و پنہ ہی تو میرے لیے
دہ دو ن تجکو اسوار بارہ ہزار
تو جس فوج کا ہو جنادین مدار

تو اُس فوج کو حکم یہ دیجیو	ہدایت اُنھین اس طرح کیجیو	جبال سوا دا و ربلقا مین پھیل	رہو خیمہ زن جا بجا خیل خیل
دمشق آنے پائین نہ وہ مومنان	عمرو عاص کے ہین جو زیر نشان	کہا مجکو منظور ای شہریار	نہ پلٹونگا جب تک نہ لون اُنکا ہار
لڑائی مین سردار خالد کا سر	رکھون اپنے نیزہ پہ مین کاٹ کر	وہ اعراب جو اُسکے ہمراہ ہین	کرون نیست نابود اُن سبکو مین
عرب کا وہانسے ارادہ کرون	جو کعبہ ہے اُنکا گرا اُسکو دون	مدینے کو بھی کھود ڈالونگا مین	غرض اُنکو چن چن کے مارونگا مین
قسم کھا کے قیصر نے اُس سے کہا	کہ وردان تو نے گر ایسا کیا	عرب جانے لیے جو ہمارے بلاد	ترے ہوچکے بس وہ سارے بلاد
سند لکھکے دون تجکو مین اسکی بھی	کہ قیصر مرے بعد ہووے تو ہی	یہ کہکر دیا خلعت فاخرہ	اور اُسکے سوا اک صلیب طلا
کہ تھے چارون گوشون مین یاقوت چار	بہت قیمتی اور بہت آبدار	کہا پھر یہ اُس سے کہ جب تو لڑے	صلیب آگے رکھنا کہ نصرت یہ دے

جانا وردان کا گرجا مین بنا بر رخصت

کہا راوی راست گفتار نے	اُسے لیکے وردان مکار نے	گیا عزم گرجا جو پہونچا شقی	ملے اُس سے قسیس اور پادری
کہا تا معمودیہ مین نہا	بصد آرزو اُسکو غوطہ دیا	نماز ظفر اُن سبھون نے پڑھی	جلا کر بخور اُسکو دھونی بھی دی
ہوا اُنسے رخصت چلا شہر سے	کوڑے باب فارس پہ ڈیرے کیے	ہوا جبکہ سامان و لشکر تیار	ہوا قصر دولت سے قیصر سوار
ارا کین دولت کو ہمرہ لیے	روانہ ہوا تا کہ رخصت کرے	پہونچ جبکہ لوہے کے پُل پر گیا	ٹھہر کر دیا حکم تب کوچ کا
سعرات کی رہ ہوا وہ روان	پھر اقصر کو قیصر نیم جان	جو پہونچا وہ لشکر مقام حماۃ	تو ٹھہرا وہان وہ لعین بد صفات
جنادین کو قاصد روانہ کیا	یہ جرنیل کو وہانکے اُسنے لکھا	کہ سب راستونکی حفاظت کرو	عمرو کو سوے خالد آنے نہ دو
جو لشکر عمرو عاص کے ساتھ ہی	مقام فلسطین سے وہ تیز پی	نہ ایسا ہو خالد کے لشکر مین آئے	اور اُسکی وہ طاقت کو آگے بڑھائے
پھر اپنے سران سپہ سے کہا	بخوبی سنو ہی ارادہ مرا	کہ غافل ہون اعراب و ہم اُنھین آئین	پہونچکر بس اکبار گی مارلین
نہ چھوڑین کسیکو بھی اُنمین سے ہم	کہا ای سپہدار والا حشم	مناسب یہی رائے ہے لا کلام	یقین ہے کہ اب ہوگا یہ جھگڑا تمام
یہ کہتا ہے راوی ہوئی جبکہ رات	براہ تسلیم دو آدمی الحیات	روانہ ہوئے ہوکے تیار سب	کہ آسان ہے اب قتال عرب

کیفیت محاصرہ دمشق اور حال شجاعت دلیران اسلام کا عاجز آنا اہالیان دمشق کا محاصرہ سے اور خواہش صلح کرنا نہ ماننا سپہدار ظفر اقتدار کا

کیا واقدی نے ہے یہ بیان	یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان	کہ ماہ گئے جب وہ دونون امیر	ہوا فوج کو تب یہ حکم امیر
کہ حملہ کرو شہر اب اُنسے لو	تو دوڑین یہ سب غازی جنگجو	بڑھے حملہ آور ہوے شہر پر	خدنگ و رسنگ اُنکو وہ خیرہ سر
لگے برج و دیوار سے مارنے	مسلمان لگے اُنکو للکارنے	سپر سبکے ہاتھون مین چمڑے کی تھین	سپر اُنکو کرتے ہوے مومنین
بڑھے اور بھی اور ہوے نعرہ زن	یمن کے دلاور تھے ناوک فگن	ذرا بھی اُٹھایا کسی نے جو سر	سُلا یا اُسے تیر سے چھید کر
ہوے دشمن حق بہت اُنسے تنگ	یہ سمجھے نہین ہم مین یارائے جنگ	یقینی ظفر پا نہین گے یہ دلیر	کرینگے یہین اب قتیل و اسیر
روایت ہے شداد بن اوس سے	کہ ہم بیس دن اُنکو گھیرے رہے	تھی ہم نے ناگاہ پھر یہ خبر	گئے لشکر روم پاکر ظفر
ہوے جمع آکر جنادین مین	کہ اچھی طرح غازیوں سے لڑین	یہ سنکر سپہدار دین ارجمند	ہوے زینت افزائے زین سمند

جناب امین سے یہ جا کر کہا
سپہ دار دین نے پس مشورا

خداے جہان دیگا ہمکو ظفر
ملا دین انھین خاک مین مار کر

کہ یہ لوگ تو ہوگئے ہین تنگ
ذرا بھی نہین انمین یارائے جنگ

مہیا یہ کرلین گے سامان سب
ملالین گے یان اپنے اعوان جب

کہا آپ سے ہین مخالف نہین
کہ تابع ہون بس آپکا ای امین

سمندِ جہان گرد پر ہو سوار
سران سپہ تھے جو اعدا شکار

ہوئے باب شرقی پہ حملہ کنان
اور اشعار رجزیہ تھے بر زبان

سنا افسرون نے جو حکم امیر
اسیدرم مع فوج و سب دلیر

کمی ڈر کشائی مین ہرگز نہ تھی
مگر تھی یونہین خواہش ایزدی

اگرچہ نہ قبضہ ہوا شہر پر
پہ عاجز ہوئے دشمن خیرہ سر

تو لاچار خواہان ہوئے صلح کے
کہ ہو صلح تا جان ہی بچ رہے

سپہ دار اسلام سے عرض کر
کہ ہم صلح کرتے ہین ای نامور

اور اک سو دہ دین پارچے ریشمی
کہ عمدہ ہون بس اور بڑے قیمتی

نہ مانا سپہدار نے یہ کہا
کہ ہرگز یہان سے نہین جاؤنگا

گران اُنپہ گذرا بہت یہ سخن
کہ تھے مبتلائے الم اور محن

کہا یہ مری رائے ہی ای جناب
کہ چلیے جنادین کو اب شتاب

انھین مار کر آئین پھر ہم یہین
کہا یہ تو ہرگز مناسب نہین

اگر یانسے جائینگے ہم ای جری
وہی انمین قوت پھر آجائیگی

تو آنا ہمین ہوگا دشواریان
نہ جاؤ رہو ای سپہ داریان

ہوئے پھر وہ خیمہ مین رونق فزا
مسلح ہوئے عزم حملہ کیا

یہ بھیجا انھین حکم حملہ کرو
اور اعدائے اسلام کو مار لو

دلیرونکو دیتے تھے ترغیب جنگ
کہ یہ شہر لیلو نہ ہو کچھ درنگ

ہوئے حملہ آور گروہا گروہ
ہوئے دشمن دین نہایت ستوہ

کہ اکیس دن اور گذرے یونہین
کہ کرتے تھے حملے دلیران دین

کمی انکو ہر شی کی ہونے لگی
اور آئی نہ قیصر سے امداد بھی

کہا جا قلیقا سے جا اب ضرور
کہ دانا ہی تو اور بہت ذی شعور

ہزار اوقیہ نقرہ اور اس سوا
ملا دینگے ہم پانسو اوقیا

اگر یان سے تم کوچ کر جاؤ اب
کہا جا قلیقا نے یہ انسے تب

مسلمان ہو یا جزیہ دو یا لڑو
کرو اب جو کچھ تمسکو منظور ہو

لگے مشورہ کرنے کیا کیجیے
کہ اب انسے ہو صلح کسطرح سے

عین معرکۂ دمشق مین نظر آنا غبار لشکر وزدان کا اہل اسلام کو اور مستعد ہونا دلیران نصرت شعار کا جانا سپہ سالار کا پاس امین الامت کے بغرض مشورہ اور تجویز ہونا حضرت ضرار کا واسطے اس مہم کے

جو تھے ابن شداد رض و عروہ رض دلیر
انھون نے کہا بوعبیدہ رض امیر

وہ یہ چاہتے تھے کہ میل انسے ہو
کہ منظور کرلین گے یہ صلح کو

یہ بوڑھے ہین اور ہین بڑے رحمدل
کہ مہر و کرم انکا ہی آب و گل

مگر نوبت آئی تھی اسکی نہین
کہ اکدن بدستور سب اہل دین

یونہین ہمسے لڑتے تھے ناگہان
خوشی سے بجانے لگے تالیان

سپہ دار نے حال یہ دیکھکر
انھین سے یہ پوچھا جو تھے پر جگر

امیر رض جری نے جو دیکھا ادھر
ہوا ابر غبار انکو آیا نظر

یہ سمجھے کہ بس گرد لشکر ہی یہ
اور آیا بفرمان قیصر ہی یہ

پکارا کہ یا ایہا المومنون
یہ دیکھو وہ آیا نصارا قشون

جو تھے رحمدل اور بڑے باخدا
اور انکا سپہدار کو پاس تھا

امیر سپہ خالد رض نامدار
جوان ہین کہ ہین طالب کارزار

سپہ دار سے یہ کہین گے اگر
تو بس مان لینگے وہ عالی گہر

ہوئے گرم حملہ اور اعدا بھی سب
ہر اک سمت کرتے تھے دفع عجب

لگے کودنے ناچنے بھی تمام
لڑائی سے انکو رہا کچھ نہ کام

تو فوراً خوشی سے اشارہ کیا
سوئے بیت لہیا وہ دیکھو ذرا

بہت تیرہ و تار پھیلا ہوا
کہین جھوم کر جیسے اٹھے گھٹا

کہ ان کافرونکی اعانت کرے
لڑے ہمسے انکو بچا ہمسے لے

بخوبی ہو ہو کر مسلح سوار
دلیرانہ بڑھجاؤ لو انکو مار

یہ سنتے ہی غازی ہٹے جنگ سے
ہوے اپنے اپنے علم کے تلے
پھریرے نشانونکے سب کھل گئے
لگا دینے آواز نقارہ یون
کہ گھاٹی مین کہسار کی ای امیر
تو لاحول پڑھکر کہا اُنسے ہان
گئے اور جناب امین سے ملے
کہا یہ مناسب نہین زینہار
کہا یہ بتاؤ ہی کیا مشورا
کرو اُسکے ہمرہ دو چیدہ سوار
پلٹ آئین اور تمکو آگہ کرین
کہ ہی عالم علم جنگ و جدال
اب و عم نے اُسکے کیا دہ جہاد
کہا سچ ہی واللہ جو تم نے کہا
وہ جرأت مین مشہور آفاق ہین
کہا پھر کہ اب ای ضرار دلیر
نہین انکو اس دار فانی سے کام
یہ آئے ہین انکی مدد کے لیے
کہا بارک اللہ اے خوش لقا
اکیلا ہی کافی ہون انکو تو مین
قسم ہی مجھے اپنے ہی جان کی
ہلاکت مین ڈالو نہ تم آپ کو
یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان
سپہ دار نے پھر بھی دو ہی کہا
نہ ٹھہرے یہ کہکر بڑھے وہ دلیر
بتاتا تھا بت آذر بت تراش
بغور اس جگہ سے جو دیکھا انھین
کہ مور و ملخ کے ہون جون غول دَل
تھین بھالونکی بھالین شاخ چراغ

وہین دیر و نمین اپنے اپنے گئے
پرے پر پرے سب جمائے ہوئے
کہ اسلام کا بول بالا رہے
کہ دو ان نے دن نہ کیون مژدۂ فتح دون
نظر آئی تھی ہمکو فوج کثیر
ظفر ہمکو دیگا خدائے جہان
کہ لشکر یہ آتا ہے کیا کیجیے
ہلین ہم یہانسے تو یہ زشت کار
کہا بس یہی ہے مرا مشورا
کہ انکے سرونسے نکالین دمار
مناسب ہی اب ہمین عجلت نہین
دلاور جانسے شیدائے رزم و قتال
کہ قربان حق ہوکے پائی مراد
نہین ہمین کچھ جائے چون و چرا
تھا راکشی مین بہت طاق مین
مین یہ چاہتا ہون کہ تم ہو امیر
وہ ہین طالب وصل رب انام
لڑو انسے رب احد کے لیے
کیا خوش مجھے مرحبا مرحبا
عدوے خدا ابھی کوئی مال ہین
کہ تمکو سمجھتا ہون مین ایسے ہی
یہ لازم ہے اتنا توقف کرو
کہ ہو کر مسلح وہ نصرت نشان
کرو نفس پر رحم ای باوفا
ہو نیکر گئے بیت ابیا یہ تعبیر
یہی کام تھا اُسکا یہی معاش
نظر لشکر روم آیا انھین
بھرا تھا وہ میدان تمام از جبل
نیستان نیستان تھا دشت و راغ

مسلح ہوے پھر تو ہو کر سوار
کھڑے منتظر تھے کہ جب حکم ہو
اُڑائے لگی باد نصرت انھین
جو لشکر مین تجار غلہ کے تھے
مسلح تھے سب اور جرار بھی
اور اُن غازیونکو وہین چھوڑ کر
مری رائے یہ ہی کہ سب فوج کو
نکالکر یہان اپنا قبضہ کرین
مقرر کرو ایسے اک شخص کو
اگر ایسی کثرت ہو کفار کی
کہا ہان تو ہر ایک جرار ہی
جہا ئین کسی سے بھی ڈرتا نہین
کہا کون بتلاؤ ای نامور
ضرار ابن ازور ہین ایسے ہی بس
پلٹ آئے سردار نصرت لوا
تمھین پانسو دو نمین وہ شہسوار
انھین ساتھ لو جاؤ مارو انھین
اگر جانو کثرت سے ہین یہ لعین
ہوا خوش نہ تمسے کبھی اسطرح
یہ کہتے ہی عازم ہوے وہ جری
مگر کچھ تو ہو مہربان آپ پر
کہ آجائین ساتھی تمھارے تمام
چلے آئے ہو کر سوار کرنگ
کہا مین تو جاتا ہون جو آئے آئے
یہ کہتا ہی راوی شیرین بیان
مسلمان ہٹے اُنسے آکر وہان
اُترتے تھے گھاٹی سے اُسکوہ کی
چمکتے تھے یون اُنکے خود و زرہ
کہا مومنون نے ہی فوج کثیر

یہ چاہا کہ بڑھجائین لین انکو مار
تو بڑھجائین لین مار کفار کو
کہ اکدم مین ہوگی ہزیمت انھین
کہا یون انھون نے سپہ دار سے
یقینی وہ یہ فوج ہے روم کی
سمند جہان گرد پر تیز تر
ابھی ساتھ ادن انسے ہون جنگجو
پھر اسجا پہونچنا ہو مشکل ہمین
جو اس معرکہ کے سزاوار ہو
کہ طاقت نہو اُنسے پیکار کی
پر اس کام کو وہ سزاوار ہی
ہی جویاے موت اور مرتا نہین
کہا وہ ضرار جری شیر نر
انھین بھیجو ٹھہرو نہ اب اک نفس
اور انکو سلام آکے اُسدم کیا
کہ ہر ایک ہی اُنمین دشمن شکار
یہ آتے ہین کافر نہ چھوڑو انھین
پلٹ کر چلے آئیو تم یہین
ہوا آج مین شادمان جسطرح
کہا سر سپہ نے سنو تو سہی
یہ کہتا ہی دارا ے پیروز گر
کہا جاؤن تا خوش ہون رب انام
بڑھے پھر کہ اعدا سے ہون گرم جنگ
انھین مار کر حق سے وہ اجر پائے
کہ یہ بیت ایسا وہی ہی کہ یان
ہوے اُنسے خوش ابن ازور وہان
اور اسطرح کثرت لعینونکی تھی
کہ خیرہ تھی چشم فلک کی نگہ
مناسب ہی چلیے پلٹ کر امیر

کہا ہی قسم مجھکو اللہ کی — نہ پلٹونگا مارونگا انکو ابھی
نہین ڈرنے والا مین کفار سے — اگر ڈر ہی اُس ایک دادار سے
اُسی کا ہی ارشاد دل سے سنو — کہ بھاگو نہ کفار سے مومنو
یہ سُنکر لگے کہنے رافعؓ جوان — کہ یہ خوف کیسا ہی اے مومنان
اُسی نے تمھین بارہا فتح دی — مظفر ابھی ہوگے ہو صبر بھی
تھے زاید یہی اور تم لوگ کم — یہان کسلیے ہی یہ قلت کا غم
وہ اس ارفانی مین کیا کر گئے — شجاعت کا بس خاتمہ کر گئے
کرو یہ دعا اے ہمارے خدا — ہمین صبر دے تو ہی قادر بڑا
یہ سنکر وہ سب آگئے جوش مین — کہ ہی فتح اپنی ہی آغوش مین
لڑینگے لڑینگے لڑینگے ابھی — اور اللہ کو راضی کرینگے ابھی
بڑھے اُنکو لیکر وہ نصرت نصیب — وہین بیت لیاکے جاکر قریب
یہ کہتا ہی راوی کہ وہ ذی وقار — برہنہ بدن اسپ پر تھے سوار
کہ موقع یہ آئین تو حملہ کرون — یہ ہین دشمن دین ہمین مارلون
بڑھے یک بیک انپہ حملہ کیا — وہ آگے تھے اور ساتھ سب باوفا
دلونمین گیا اسطرح رعب جم

کہ مین نذر حق کرچکا جان کو — زہے بخت گر آج مقبول ہو
تمنا یہ ہی اور یہی مدعا — وہ انسے نہ دیکھے مجھے بھاگتا
پلٹ جاؤنمین انسے ڈرکر اگر — خدا مجسے ناخوش ہو ہی یہ ہی ڈر
خدا والے ہو کر نہ انسے ڈرو — یہ کفار مردار ہین مار لو
کہ توام ہی صبر و ظفر بیگمان — اور اسکو سمجھ لو لڑے تم جہان
ذرا اُنکی جرأت پہ بھی ہو نظر — کہ جو تمسے اور ہمسے تھے پیشتر
کرو عجز و زاری خدا کے حضور — جون اصحاب طالوت اب بیقصور
خدا نے کہا ہی جو کم من فئة — پڑھو اُسکو اچھی رکھو تم نیت
لگے کہنے ہمکو نہ دیکھے خدا — مخالف سے اپنے کبھی بھاگتا
ہوے خوش یہ سُنکر امیر ضرارؓ — کہا غازیون کا یہی ہی شعار
کمین کرکے وہ بیکسے سب چھپے — کہ یان ڈھیر کر دین انھین مارکے
اور اک لمبا نیزہ لیے ہاتھ مین — کھڑے تھے وہان دیکھتے تھے انھین
جو پہونچے وہ نزدیک تب یہ دلیر — مکبر ہوے اور سارے وہ شیر
اُنھون نے سُنا شور تکبیر جب — تو ہوش و حواس اُڑ گئے وہین سب
کہ رنگ اُڑ گئے ہوگئے بند دم

حملۂ شیران اسلام بر روبہان روم ہزیمت انجام بھاگنا وردان کا مقابلۂ امیر ضرارؓ سے اور مارا جانا حمران پسر وردان کا ضرب نیزۂ امیر ضرارؓ سے اور کیفیت شدت وسختی جنگ اور بعد زخمی ہونے کے گرفتار ہونا امیر ضرارؓ کا اور قائم رہنا غازیون کا بترغیب حضرت رافعؓ

کہا راوی رحمہ اللہ یون — کہ آتا تھا اسطرح رومی قشون
اور آگے تھا اُنکے وہی روسیاہ — ادھر اور اُدھر تھے سران سپاہ
جو قربانی والے تھے سب پاس تھے — دعاے ظفر اُسکو دیتے ہوے
کہ سردار و افسر بھی ہمراہ مین — بظاہر یہ ذی عزت و جاہ مین
علمدار پر وار نیزہ کیا — اور اسطرح سینے پہ اُسکے پڑا
سوے میمنہ پھر جھکے وہ جری — ہوا وار اک شخص پر پھر وہی
جھکے پھر دلیرانہ وہ قلب پر — تو اسطرح وہ زردان آیا نظر

برابر برابر پرے پر پرے — بڑے کر و فر سے بڑی شان سے
اور اُسپر ہجوم صلیب و نشان — لیے تھا کوئی گرز کوئی سنان
ضرارؓ دلاور نے یہ دیکھکر — کہا ہی یہی سر سپہ نامور
انھین پر گئے اسطرح ٹوٹ کر — کہ شہباز جیسے گرے صید پر
وہین ہاتھ سے اُسکے چھوٹا علم — گرا دھم سے باقی نہ تھا اُسمین دم
گرا وہین وہ بھی بروے زمین — فلک اور ملک نے کہا آفرین
کہ سر پہ بلند اُسکے ہی اک صلیب — جواہر چمکتے ہین اُسمین عجیب

لیے ہو اُسے اک یل زشت پڑ
سواری مین رہوار تا تار ہی
کہ بس انتڑیان سر بسر چھٹ گئین
گرا دھم سے مُردہ بروے زمین
ہلاکت کو اپنی وہ سمجھا قریب
بڑھا یا ہیون تا اُٹھالے صلیب
کہ جھک کر مین گھوڑے لیے پاوٴن اُسے
مگر اہل اسلام گرد اُسکے تھے
ضرار ابن ازور نے اُنسے کہا
نہ لینا اسے یہ تو حق ہے مرا
تو لیلون اسے اسکو رہنے دو تم
یہ سُنکر ہوے ہوش وردان کے گم
کہ ہی بس شریر اور بدشکل بھی
کہین تمنے دیکھا ہی ایسا کوئی
یہ کہتے ہی گھوڑے کی موڑی عنان
چلا وانسے لرزان وہ فسردہ جان
خبردار اے مومنو غازیو
بڑھو اسکو جانے نہ دو مار لو
کیے راست نیزون کو اپنے تمام
کیے تیز گھوڑون کو اپنے تمام
لگے شور کرنے کہ ہر سمت سے
بڑھا کر گئے رہوار اُنپر جھپٹ کے
اُنھون نے لیا ابن ازور کو گھیر
مگر صد ہزار آفرین بل بے شیر
تعاقب مین تھے اور یہ تھی آرزو
کہ وردانکے ہون قتل سے سرخرو
بہت سے عدو یونہین کشتہ کیے
بہ آواز اس طرح کہنے لگے
بتحقیق محجوب ہین مجکو دو
مری راہ مین جنگ کرتے ہین جو
عدو آئے پھر ہر طرف سے سمٹ
دبا یا لیا بیچ مین اُنکو جھٹ
جو حمران بیٹا تھا وردان کا
ضرار دلاور سے آکر بھڑا
مگر شیر زخمی جو ہوا الامان
کہ صبر و تحمل پھر اُسکو کہان
کہ دل سے ہوا پار اور وہ لعین
گرا دھم سے مُردہ بروے زمین
جو یہ حال اعدا نے دیکھا وہان
کہ نیزہ ہی یکبار زخمی جوان
ہوا مومنونکو بہت درد و غم
لڑے خوب اُنسے کہ اب اُنسے ہم
اور انپر گرے آکے ہر سمت سے
مسلمان اُسوقت گھبرا گئے
لگے کہنے ہان اہل قرآن ہو تم
مجاہد ہو عشاق رحمن ہو تم
جو بھاگے غزا سے خفا اُس پہ ہو
عذاب اُسپہ ہو اور بلا اُسپہ ہو
کہ اُنسے کسی کا نہ ہوگا گذر
مگر غازی صابر خوش سیر
تمھین حامی دین اسلام ہو
لڑو اُنسے تا نیک انجام ہو
نہ بیدل ہوا ای دوستو زینہار
لڑاؤن تمھین خود کرون کارزار
تمھارے ضرارؓ دلاور امیر
ہوا کیا ہوے گر قتیل و اسیر
یہ سُنتے ہی وہ حملہ آور ہوے
اور اُن کافرونسے سب ایسا کرے

تو جسٹ اُسپہ اک وار نیزہ کیا
اور اسطرح جو تڑپہ اُسکے پڑا
گری جب صلیب ہاتھ سے اُسکے وان
تو وردان ہوا دیکھکر نیمجان
ولیکن نہ وہ اُسپہ قابض ہوا
اگرچہ دل و جانسے تھا چاہتا
کہ گھوڑونسے اپنے اُتر کر وہان
جھکے اُسکے لینے کو غازی جوان
جو اس افسر روم کو مار لون
اور ان کافرونسے بھی فارغ ہون
کہا اپنے لوگونسے اُسنے یہ تب
کہ اس دیو سے بھاگتا ہون اب
ڈراونی ہو اُسکی تو صورت بہت
ہرے دلکو ہی اس سے ہیبت بہت
اُسے اسطرح دیکھتے ہی ضرارؓ
لگے کہنے جاتا ہے یہ نابکار
یہ کہکر بڑھے خود بھی اور مومنین
تعاقب مین اُسکے پڑے بس وہین
چلے عاشقان خدا بے برین
تو یون دیکھکر اُنکو خصمان دین
کہ روکین انھین اُنپہ پائین ظفر
جو سردار تھے روم کے نامور
کہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوے
ہٹاتے گراتے اُنھین مارتے
مقابل جو آتا تھا کوئی لعین
گراتے تھے نیزہ سے اُنکو وہین
سنو مومنو یہ خدا کا کلام
یہ ارشاد کرتا ہی رب انام
صفین باندھکر اور انکی صفین
ہین ایسی کہ بنیان مرصوص مین
تو اسطرح لڑنے لگے مومنان
کہ حیران فلک پر تھے قدوسیان
کیا بائین بازو پہ نیزہ کا وار
ہوا سخت بازوے غازی فگار
وہ اس زخم سے اور بپھر گیا
وہین اُسکے پہلو پہ نیزہ جڑا
جو کھینچا اُسے تب وہ آیا نکل
رہا اُسکے پہلو مین پر اُسکا پھل
دلیرانہ تب اُنپہ حملہ کیا
گرفتار فوراً اُنھین کر لیا
ضرار دلاور کو یونین چھیڑا
بکثرت تھے وہ بس نہ اُنپر چلا
یہ چاہا کہ کیجے یہان سے فرار
مگر رافعؓ نامور ذی وفا
ہوا کیا تمھین جاؤگے تم کہان
نہین جانتے کیا کہ رب جہان
ہین مخصوص اہل غزا کے لیے
بہشت برین مین دراسطرح کے
خدا کے لیے جان قربان کرو
نہ اُنسے ڈرو خوب صابر رہو
اور حق سے ہو تم تو مولا پرست
لڑو اُنسے ہین یہ صلیبا پرست
لڑائی مین آگے تمھارے رہون
بہا دون ابھی دشت پر انکے خون
وہ اللہ تو ہی تمھین دیکھتا
جو ہی حی و قیوم باقی سدا
کہ بہتونکو دوزخ مین پہونچا دیا
اور اُنمین سے بہتونکو زخمی کیا

له ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص ١٢

نہضت فرمانا سپہ سالار عالی وقار کا جنگ وردان پر باعانت اہل ایمان اور کیفیت دلاوری وچستی خولہ بنت ازور رضی اللہ عنہا ہمشیرۂ امیر ضرار رض

یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان
کہ مخبر سپہ دار کے تھے وہان

ہوے قید ہاتھون مین کفار کے
بہت سے مسلمان مارے گئے

یہ سُنکر ہوا سخت اُن کو الم
سراپا ہوے صورت درد و غم

کہا کھا کے سوگند رب برین
کہ اتنا مین سمجھا تھا اُنکو نہین

روانہ کیے تا کہ اُن کو یہی
ہون کافی بعون خداے قوی

کہ وردان ہی نام اُس زشت کا
پسر اُسکا حمران مارا گیا

سپہ دار سُنکر یہ سب ماجرا
لگے کہنے افسوس لاحول ولا

مناسب جو سمجھین بتائین مجھے
لکھا ہی اُنھون نے سُنا جب اِسے

مع شہسواران اعدا شکن
چلے جاو فوراً کہ وہ ذوالمنن

اور اُنکو تمھین جن پہ ہو اعتبار
یہان چھوڑ جاؤ کہ اہل حصار

امیر دلاور نے جب یہ سُنا
کہا جان کو نذر حق کر چکا

خدا کے لیے جان دیتے نہین
حیاتِ ابد آہ لیتے نہین

جو سر دق کے تھے پسر میسرہ رض
مقرر کیا اُنکو اپنی جگہ

خدا کی مدد پر بھروسا کرو
کہ بیشک معاون تمھارا وہ ہو

نہوگا ذرا فرق مجھ سے کبھی
کہ ہی آپ کی فخر فرمانبری

عنانین ہمندان رہوار کی
بس اب چھوڑ دو اور نیزے سبھی

کہ جل جائین بس خرمن جان تمام
او راللہ والے ہون سب شاد کام

او راعدا نے گر مار ڈالا انھین
تو اچھی طرح ہم عوض اُنسے لین

رہا ہون وہ اور ہمسے زندہ ملین
ہو دیدار سے اُنکے فرحت ہمین

دلیران زحف اُنکے ہمرہ ہوے
کہ سب بادشا صاحب جاہ تھے

زمین کو ہوا ایک بیک زلزلا
دہلنے لگی چرخ چکرا گیا

سواری مین کمیت تھا بادپا
کہ کوتاہ گردن گران ڈیل تھا

کہ چادر سے اُسنے کمر باندھ کر
لیا ڈال اُسے آگے سے پشت

زرہ پر تھا پہنے لباس سیاہ
بجان و بدل شائق رزمگاہ

نہ تھی جرأت عیان اُسکے انداز سے
کہ ہوتے ہین جیسے بڑے منچلے

اور اسطرح تھین اُسکی رانین حزین
کہ تھے شہسواران سے جرأت قرین

اُنھون نے سپہدار کو دی خبر
کہ حضرت ضرار رض جری نامور

جو باقی رہے ہین بڑے ضیق مین
لیا گھیر اعداے دین نے انھین

کہا کسقدر ہین عدد نابکار
کہا سب ہین اسوار بارہ ہزار

یہ جانا تھا مین نے کہ کم ہین عدو
اسی سے وہ پانصد جوان جنگجو

کہا یہ کہو کون سردار ہی
کہا حاکم حمص سالار ہی

اُسے قتل کرکے ضرار رض دلیر
ہوے جنگ مین اُنکے ہاتھون اسیر

اور اک شخص کو بو عبیدہ رض کے پاس
روانہ کیا تا کہ وہ حق شناس

کہا جلد جا کہدے خالد سے تو
کہ تم آپ ہی اہل جنگ جو

ظفر دیگا اعداے دین پر تمھین
ملا دوگے بس تم انھین خاک مین

نکلکر اگر شرقی باب سے
لڑین تو وہ کافی ہون اُنکے لیے

مین اُنمین نہین جنکو ہی یہ عزیز
کہ نادان ہین وہ اور بے تمیز

زہے بخت میری اگر جان جاے
تو سمجھون کہ سارے مطالب بر آئے

سواران جنگی دیے اک ہزار
کہا یان سے ہلنا نہ تم زینہار

کہا آپ نے حکم جو کچھ دیا
بجان و بدل مین بجا لاؤنگا

سپہ دار نے حکم پھر یہ دیا
کہ اے شہ سواران نصرت لوا

کرو رحمت اور ساتھ میرے رہو
او راعدا پہ جون برق ایسا گرو

ضرار ابن ازور کو لین پھر چھڑا
اگر قید زندہ ہون وہ باوفا

اور امید ہی مجکو اللہ سے
کہ غم مین نہ اُنکے رلائے مجھے

یہ کہکر وہ سردار ہمت بلند
رجز خوان ہوے اور اُڑایا سمند

یکایک اُنھون نے عنانین جو لین
ہوا گرد برد آسمان برین

کہ آیا نظر اپنے آگے اُنھین
سوار ایک نیزہ لیے ہاتھ مین

سراپا وہ اپنا چھپائے ہوے
کمر چُست چادر سے باندھے ہوے

اور اسطرح تھا اُسکے ڈھاٹا بندھا
سوا آنکھ کے کچھ بھی دکھتا نہ تھا

اڑائے ہوے اسپ جاتا تھا یون
سوے صید جاتا ہی شہباز جون

عنان ڈھیلی کردی تھی رہوار کی
غضب تھے وہ تیور بلا چابکی

سپہدار اسلام نے یون کہا
کہ یہ کون ہی کاش مین جانتا

قسم ہی کہ ہی یہ شجاع و جری
مین جاتا ہون یارو کہ دیکھون ابھی

ہوے اُسکے پیچھے شامل ہوا
کہ نام و نشان پوچھون اُس شخص کا

گرم قتال ہونا خولہ بنت ازور کا کفار سے پیشتر پہونچنے سپہ سالار کے اور معلوم ہونا سپہدار کو کہ یہ کون مجاہد اور مرد میدان شجاعت ہی اور کیفیت جانبازی خولہ اور نیزہ بازی اُنکی لشکر روم مین اور دریافت فرمانا سردار کا رافع سے کہ یہ کون شہسوار دلاور ہی

امام سیر نے روایت یہ کی
کہ رافعؓ جری اور وہ غازی سبھی

تھے اعداے اسلام سے گرم جنگ
نہ تھی جان دینے مین اُنکو درنگ

کہ ناگہ سپہدار صاحب ظفر
مع لشکر زحف آئے نظر

اور آگے تھا اُن سبکے اک شہسوار
کہ جگمگٹ وہ آتا تھا جویاے کار

اور آ کر گرا رومیونپر وہ یون
کہ چڑیونپہ گرتا ہی شہباز جیون

چلا اُسکا نیزہ اِدھر اور اُدھر
صفین ہوگئین اُس سے زیروزبر

گیا پھر تو وہ بحر لشکر مین ڈوب
نہ آیا نظر کی نگہ گرچہ خوب

یونہین ایکساعت تو ڈوبا رہا
اور آیا اُبھر کر جو وہ منچلا

لڑتے تھے اُس سے دلیران روم
اور اُسکی مہابت سے مٹتے تھے شوم

کوئی آنکھ اُس سے ملاتا نہ تھا
کہ نیزہ تھا خون مین نہایا ہوا

بہت اُسنے مارے دلاور جوان
مقابل جو آیا ہوا وہ طپسان

پہ یہ بھی عیان اُس سے ہوتا تھا بس
حزین ہی نہین زندگی کی ہوس

بدل چاہتا ہی کہ دے اپنی جان
جو بیزار جینے سے ہوا لامان

نکلتے ہی لشکر سے پھر وہ پھرا
اور اک دل پہ یون رومیونکے گرا

کہ اُن کافرونسے ہوا جانستان
تھے حیران یکسر مجاہد جوان

پڑا صاعقہ خرمن فوج مین
اِدھر اور اُدھر اُسنے مارا انھین

اور اِسبار ایسا ہوا گرم جنگ
کہ تھا صاف ظاہر ہی جینے سے تنگ

جوانمرد رافعؓ یہ کہنے لگے
نہین یہ کوئی جز سپہدار کے

کوئی اور اس طرح لڑتا نہین
سپہدار خالدؓ ہین یہ بالیقین

اسی گفتگو مین تھے رافعؓ دلیر
کہ آئے قریب اُنکے خالدؓ امیر

بآواز رافع نے اُن سے کہا
کہ ای سرور فوج نصرت لوا

بتاؤ کہ ہی کون وہ شہسوار
کہ اسطرح اعدا سے ہی گرم کار

ملک ہی بشر ہی پری جان ہی
عجب اُسکی جرأت عجب شان ہی

قسم کھا کے سردار نے یون کہا
کہ ہون مین بھی حیران ای خوش لقا

نہین جانتا مین کہ وہ کون ہی
شجاعت سے اُسکی ہی حیرت مجھے

کہا تب یہ رافع نے وہ ای امیر
ہی ایسا جری اور ایسا دلیر

کہ تنہا ہی کرتا ہی یون کارزار
کہ گرتے ہین اعدا مین ویسار

نہین اُنکی کثرت سے ڈرتا ہی وہ
خوشی سے فدا جان کرتا ہی وہ

یہ سُنکر سپہدار نے یون کہا
کہ ہی مومنان خدا دیر کیا

بڑھو آؤ اکبار حملہ کرو
نہ جانے دو انکو یہین مار لو

شامل ہونا خولہ کا لشکر اسلام مین خون آلودہ اور حسب الحکم سپہ سالار دریافت کرنا شہسواران اسلام کا نام و نشان اُنسے اور نہ جواب دینا خولہ کا خود بڑھنا سپہدار کا اُنکی جانب واسطے دریافت نام کے اور معلوم ہونا سردار کو اُن کا نام خود اُنکی زبان سے

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان / کہا یہ جو سردار نے انسے وان
سپہ دار آگے تھے انکے کھڑے / اور اعدا پہ آمادۂ حملہ تھے
سراپا سے تھا خون مین ڈوبا ہوا / ٹپکتا عرق اسکے گھوڑے سے تھا
وہ جاتا تھا لشکر مین کرکے فرار / کہ بچ جائے اس سے مری جان زار
دلیرانہ انسے وہ لڑنے لگا / یمین و یسار اسکا نیزہ چلا
بچایا اسے ان پہ حملہ کیا / بھگایا انھین تب تو وہ باصفا
کہ تھا غرق خون اسطرح وہ جوان / کہ ہو سرخ جیسے گل ارغوان
ہمین نام بتلا کہ تو کون ہے / ذرا کھول ڈھاٹے کو اے نیک تن
کہا اہل ایمان نے اے شہسوار / یہ کہتے ہین کیا سرور ذیوقار
زیادہ کرینگے بڑی آبرو / ہے بیجا سراسر یہ اے نیک خو
گئے پاس اسکے یہ کہنے لگے / کہ افسوس و حیرت ہے تجھسے مجھے
مگر بات تک تونے ہمسے نہ کی / بتا مجکو تو کون ہے اے جری
نہ پاسخ تمھین اور نہ انکو دیا / سزاوار ہے مجکو شرم و حیا
کیا مین نے یہ کام اسواسطے / حزین ہون نہین چین دلکو مرے
تھی عورات منج مین بیٹھی ہوئی / کہ مین نے یکایک خبر یہ سنی
نہ آیا مجھے صبر اور اسپ پر / چلی آئی بیتاب اے نامور

عنان باعنان ہوگئے مومنین / کیے رہت نیزے بھی سب نے وہین
کہ ناگہ نظر آیا وہی جوان / کہ چمکا صف قلب سے شعلہ سان
ہراسان تھے اسطرح اس سے عدو / کہ آجاتا تھا جسکے وہ روبرو
کہ ترسا کو غیرت سی کچھ آگئی / بڑھے چند اسوار اسپر جری
کہ سردار تکبیر کہکر بڑھے / مجاہد بھی جون سایہ ساتھ انکے تھے
ہوا انمین شامل اور اسلامیان / بغور اسپہ تھے سب نظارہ کنان
کہا سرسپہ نے یہ للکار کر / جزا دے تجھے داور دادگر
یہ سنتے ہی منھ پھیر اسنے لیا / سپہ دار کو کچھ نہ پاسخ دیا
یہ لازم ہے اب انکے تو پاس آ / بتا صاف صاف اپنا نام اور پتا
دیا انکو بھی جبٹ اسنے جواب / تو بڑھکر سپہدار عالیجناب
کہ مین اور یہ اہل ایمان تمام / بدل چاہتے ہین سنین تیرا نام
کہا شرم سے اسطرح اسنے تب / کہ ہون مین تو عورت اسیکے سبب
اطاعت سوا اور یہان کچھ نہین / مگر کیا کرون ہون مین پردہ نشین
کہا کون ہو کیا تمھارا ہے نام / کہا بنت ازور ہون خولہ ہے نام
کہ بھائی مرا ابن ازور ضرار رض / ہوا قید مین ہوگئی بیقرار
وہ ظاہر ہے جو کچھ کہ مین نے کیا / ولیکن کلیجا نہ ٹھنڈا ہوا

دلسوزی سپہ سالار بحال خولہ اور بیقرار ہونا ہجر ضرار سے اور حملہ سخت کرنا لشکر کفار پر اور مغلوب ہونا روبہان نصارا کا شیران اسلام سے

جو ہے نرم دل نیک انجام ہے / اور ایمان والونکا یہ کام ہے
کرے رحم اسپر وہ رب قوی / نہ ہو درد کی چوٹ جسکو لگی
کہ ہملوگ اسطرح حملہ کرین / صفین کافرونکی ابھی لوٹ دین
کہا آگے آگے مین ہونگی ضرور / کرونگی نہ ترسا کشی مین قصور
یہ کہتے ہین یان عامر نامدار / مین سردار کے تھا بدست یسار
عدو انکی جرأت سے حیران تھے / بہت تنگدل تھے پشیمان تھے
یہ حملہ وہ تھا اور گھبرا گئے / کہ اکبارگی یہ تو سب آگئے
دلیرانہ ثابت رہو جنگ مین / جو دیکھینگے ثابت قدم یہ تمھین
ادھر سے تو وہ ہم ادھر سے انھین / ہمین گھیر لین بچکے جانے نہ دین
گرا تنے مین ہم لوگ ان پر گرے / ہوے وار تیغون کے نیزے چلے

کہ ہمدرد ہوتے ہین اور نرم دل / کہ مہر و کرم انکا ہے آب و گل
سپہدار دین سخت گریان ہے / اور اسطرح خولہ سے کہنے لگے
بعون خدا لیوین انکو چھڑا / نہ بیدل ہو یاور ہے رب العلا
تو سردار تکبیر کہکر بڑھے / اور اعدا کو جانونکے لالے پڑے
مگر خولہ آگے تھین سب سے وہان / لیے تھین وہی نیزۂ خون چکان
کہ ایسے دلاور ہین گر مومنین / تو لڑینگی بس ہم مین طاقت نہین
انھین دیکھ اور دان نے اسطرح / پکارا خبردار کیسا یہ ڈر
نہ تمسے لڑینگے پلٹ جاینگے / اور اہل دمشق انپہ اب آئینگے
تو ٹوٹی ہوئی انکی ہمت بندھی / رہے اپنی اپنی جگہ وہ غبی
پریشان انکی صفین ہوگئین / کیا قتل ہمنے یسار و یمین

سپہدار وردان کفر تھا جہان
امیر سپہ نے یہ چاہا کہ وان
پہونچکر کرون اُس سے جنگ و جدال
چکھا دون اُسے ابھی مذاق قتال

بکثرت تھے گرد اُسکے جنگی جوان
کہ تھے سب جری اور صاحب توان
بہت کوششین کین وہانتک مگر
ہوا اہل دین کا نہ ہرگز گذر

تو آپس سے یہ سب بچھڑ کر لڑے
نصارا سے یون جا بجا بھڑ گئے
کہ ہر اک دلاور تھا صف در جنگ
شجاعت کے بتلائے سب نگ ڈھنگ

جو رافع عمیرؓ و تھے طائی نژاد
لڑے خوب اُنسے کہ پائین مراد
ہوے جا بجا اسطرح حملہ گر
گرے کوئی گلہ پہ جون شیر نر

جدھر فوج اعدا کے تھے دل پہ دل
گئے ٹوٹ کر وہین یہ بیدل
کیے قتل اعدا یمین و یسار
نصارا ہوے اُنسے خوار و نزار

اور اُسوقت خولہ کا یہ حال تھا
تھین بیزار جینے سے وہ باوفا
کہ لڑتی تھین للکار للکار کر
گراتی تھین کفار کو مار کر

بہ چپ و راست بس حملہ کرتی تھین وہ
نہ کثرت سے کچھ اُنکی ڈرتی تھین وہ
صفونمین لڑین اسطرح ڈوب ڈوب
نکالے دلی حوصلے اپنے خوب

برادر کی جویا تھین اور رجز خوان
تھے اشعار یہ درد ورد زبان
کہ سُنکر مسلمان رونے لگے
مگر ابن ازور کے احوال سے

کسی کو نہ ہرگز ہوئی آگہی
لڑائی یہ تا ظہر قائم رہی
ہوے پھر جدا جنگ سے اہل جنگ
مگر اہل دین صاحب نام و ننگ

تھے غالب عدو اُنسے مغلوب تھے
کہ کثرت سے وہ لوگ مارے گئے
جدا جبکہ دونون ہی فوجین ہوئین
تو اُسوقت کہنے لگے مشرکین

غنیمت ہو جان اپنی بچی
مناسب ہے بھاگیے بس ابھی
مگر خوف وردان مانع ہوا
اسی سے وہ قائم رہے اپنی جا

بیقراری خولہ بوجہ نایابی ضرار اور زار زار رونا اُنکا آنا چند سواران روم کا عین معرکے مین بحضور سپہدار بغرض امان اور معلوم ہونا اُن سے حال روانگی ضرارؓ مع یک صد سوار جانب حمص بحکم وردان اور مقرر ہونا حضرت رافعؓ کا واسطے رہائی ضرارؓ ابن ازور کے اور جانا خولہ کا ہمراہ اُنکے اور کمین کرنا سر راہ اور پہونچنا سواران روم کا مع امیر ضرارؓ اُس مقام پر اور قتل ہونا اُن سب کا رہا ہونا امیر ضرار کا رضؓ

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
کرون حال خولہ کا مین اب بیان
کہ ہر اک سے دریافت کرتی تھین وہ
کہو میرے بھائی کو دیکھا جو ہو

ملا تھا کسیکو نہ اُنکا پتا
کسی نے نہ کچھ اُنکو پاسخ دیا
تو بس یاس کامل اُنھین ہوگئی
اور اسطرح دل کی بڑھی بیکلی

کہ وہ بین کر کر کے رونے لگین
اور اس غم سے جان اپنی کھونے لگین
تو سردار اور مومن خوش شعار
ہوے سُنکر اُس بین کو زار زار

سپہدار حملے کے عازم ہوے
کہ ہو جس طرح فیصلہ کیجیے
کہ ناگاہ اک دشمنون کا گروہ
کہ وہ جنگ مین ہو چکا تھا ستوہ

جدا ہو کے لشکر سے آیا ادھر
بہت تیز اسپان رہوار پر
کہ جیسے ہی ہین بہادر بڑے
بڑے سورمان اور بڑے منچلے

سپہ دار عازم ہوے ہم رہین
ملا دین انھین خاک میدان مین
مسلمان تھے اُنکے ادھر اُدھر
وہ تھے یون ستارونمین جیسے قمر

کہ آئے قریب اُنکے وہ ناگہان
اور اُنکی زبانون پہ تھا الامان
اُتر کر دیے سب نے ہتھیار ڈال
کہ لڑنے کی ہمکو نہین ہے مجال

سپہ دار اسلام نے یون کہا
امن دو انھین بندگان خدا
اور انکو لے آؤ مرے روبرو
سنو نہین یہ کرتے ہین کیا گفتگو

مسلمان جو پاس اُنکے لائے اُنھین
کہا کون ہو یہ بتاؤ ہمین
کہا اہل لشکر ہین وہ انکے ہم
مکان حمص مین ہین بسا ای خوش شیم

اور اسکا ہمین ہوگیا ہی یقین ہمین تمسے لڑنے کی طاقت نہین
نہین ایسا لڑتے ہین انسان بھی لڑینگے نہ تم سے بنی جان بھی
کہ جیسے بہت لوگ زخمی ہوے یقینی اُسیطرح ہم بھی ہوے
ہمارے سوا اور جو ہین حمص مین یہی صلح منظور ہوگی اُنھین
مگر فوج مین تم ہماری رہو جو انجام ہو اس جگہ دیکھلو
پھر اُنسے کہا یہ ہمین دو بتا کہ حم آن کو جس نے کشتہ کیا
کہو اُس سے وردان نے کیا کیا کہا وہ جو ننگے بدن تھا لڑا
کہ کشتہ کیا اُسکا لختِ جگر اسی سے ہی اب اُسکی حالت بتر
انھین ایک استر پہ کرکے سوار مع صد جوان پر دل و ہوشیار
تو میری شجاعت ہو اُسپر عیان کہ مین نے کیا قید ایسا جوان
تو رافع دلاور کو بلوا کے تب کہا ای سر پُر دلانِ عرب
تم آگہ ہو راہونسے اس ملک کی مدبر بھی ہو اور ذی عقل بھی
دیا پھر اُنھین آب و دو ہی آب منازل مین پیتے تھے اپنے دو آب
تو لشکر مین اپنے ہوا قحط آب کہ یکسر ہوے نیمجان شیخ و شاب
یگانہ ہو تدبیر و جرأت مین بھی سزاوار ہی تمکو بس اب یہی
انھین مار کر تم چھڑا دو انھین اور اسکی جزا دیگا خالق تمھین
قسم ہی کہ ایسا کروگے اگر رہیگا یہ احسان سدا میرے سر
پر اس سے ہو وہ نیکنامی تمھین تمھاری شجاعت کے چرچے ہین
یہ کہتے ہی ہمرہ لیے سو سوار کہ ہر ایک تھا شیر دشمن شکار
کہ سردار ہی سرِ رسولِ کریم کہ ہین وہ حبیبِ خدای عظیم
کہا تب یہ رافع سے سردار نے امیر جہانگیر سالار نے
مناسب ہی انکو بھی ہمراہ لو کہا خیر تم بھی مرے ساتھ ہو
جو پہونچے وہ سلیمنہ کی راہ پر تو رافع نے دیکھا ادھر اور ادھر
کہا لو مبارک ہوا ای مومنان کہ ابتک نہین آئے کافر یہان
توب جسکو کہتے ہین وادی الحیات اسی مین چھپے سب وہ اہل نجات
وہ دیکھ چلے آتے ہین مشرکین رہو مستعد تاکہ مار دیہین
جو آئے تو اسلحہ دیکھا انھین کہ ہین گرد کفار وہ بیچ مین
اور اللہ سے مانگتے ہین نجات کہ دے از سرِ نو مجھے تو حیات
مدد آئی ہی گزید ایشان نہو ابھی مار لیتے ہین ہم انکو تو

یقینی دھنی ہو شجاعت کے تم ہمارے ہوے ہوش تمسے تو گم
اسی سے جدا ہوکے ہم آئے ہین اور اپنی یہ خواہش یہان لائے ہین
ہمین اور اعزہ ہمارے جو ہین امن دو انھین بھی کہ خوشدل ہین
کہا حمص مین جبکہ پہونچین گے ہم تو منظور یہ صلح کرلین گے ہم
یہ کہکر کہا مومنونسے انھین نہ جانے دو و رکھو حوالات مین
اور اس جنگ مین ہوگیا ہی اسیر اور اس فوج کا وہ بھی ہی اک امیر
کیے قتل جسنے دلاور جوان کیا جسنے وردان کو نیمجان
کہا پوچھتا ہون انھین کو تو مین کہا ای سپہدار وہ قید مین
روانہ کیا حمص کو اس لیے کہ پہونچین جو وہ روبرو شاہ کے
ادا کرکے شکر خدای برین کہا دوسرا کوئی تجھسا نہین
انھین حمص مین لیگئے سو سوار کہ انطاکیہ جائین ای نامدار
جو ارض سماوہ مین تمنے کیا کہ پہلے تو اونٹونکو پیاسا رکھا
ہوئین منزلین طی اسیطرح سے نہ وہ اونٹ پھر جبکہ باقی رہے
پھر اُسدم تمھاری ہی تدبیر سے ملا آب سیراب سب ہوگئے
کہ لو اپنے ہمرہ ابھی سو سوار اور ایسے ہو جن پر تمھین اعتبار
یقین ہی کہ اُن تک پہونچ جاؤگے برادر کو اپنے چھڑا لاؤگے
اگرچہ شجاعت کے ہو تم دھنی کہ ورثہ تمھارا ہی تیغ افگنی
کہا یہ بدل مجکو منظور ہی ابھی تو مین جاتا ہون بس تیز پی
سنا جب یہ خولہ نے خوشدل ہوئین سپہدار سے عرض کرنے لگین
روانہ کرو انکے ہمرہ مجھے نصارا کو مارون خدا کے لیے
کہ جرأت تمھین انکی معلوم ہی اور اسوقت دل انکا مغموم ہی
چلے اسلحہ سے وہ مردان دین کہ مردا آگے آگے تھے پیچھے تھین
وہان دور و نزدیک صلا کہین نشان سُمِ اسب پایا نہین
مناسب یہی ہی کرین ہم کمین کہ اکدم مین آ نکلے بیشک یہین
غبار انکو ناگہ دکھائی دیا تو خوش ہوکے رافع نے اُنسے کہا
تو انکی نگاہین تھین یکسر اُدھر کہ آتین کہین کافر خیرہ سر
اور ایسے حزین ہین کہ ہین نیمجان ہین اشعار پُر درد وردِ زبان
تو خولہ نے پاسخ کہینگا وہ سے دیا یون کہ اب تمکو اللہ سے
یہ آہ و بکا حق نے مقبول کی اور اسکی عنایت یہ تم پہ ہوئی

مین خولہ تمہاری وہ ہمشیر ہون	کہ اعدا کو خونریز شمشیر ہون	یہ کہتے ہی مردانہ حملہ کیا	تو رافع بھی اور غازی باصفا
مکبر ہوئے اور گرے ٹوٹ کر	جو اس عدو اُڑ گئے سر بسر	حمید ابن سالم کا ہی یہ بیان	کہ تھا مین بھی ہمراہ رافع کے وان
یکایک جو ہم سب مکبر ہوئے	ہمارے فرس ہنہنانے لگے	اور ایسا ڈپٹ کر گئے بادپا	کہ الہام گویا انھین کچھ ہوا
ہوئے یک بیک اُنسے ہم جنگ جو	لیا مار اک اک نے اک ایک کو	وہ مارے گئے آن کی آن مین	دلیرون نے سالم چھڑایا انھین
	لیے اُنکے ہتھیار اور اسپ بھی	کیا سب نے شکر خدائے قوی	

ملاقات امیر ضرار با خولہ بعد رہائی بروایت رافع ابن قادم تنوخی رضی اللہ عنہم

جو قادم کے بیٹے ہین رافع جوان	روایت ہین اسطرح کرتے بیان	کہ مین بھی انھین سو جوانو مین تھا	لیا اُنکو خولہ نے جس دم چھڑا
کہا السلام اے برادر مرے	انھون نے کہا آفرین ہے تجھے	اور اک اسپ جو تھا بہت تیز پا	اُسی پر ہوئے جلد رونق فزا
لیا ایک نیزہ بھی کرکے پسند	اور اشعار شکریہ وہ ارجمند	بصد ذوق و اخلاص پڑھنے لگے	کہ حق نے یہ دی زندگی پھر مجھے

حملہ پر حملہ کرنا سپہ سالار کا اور شکستہ وخستہ ہو کر بھاگنا کفار کا اور تعاقب کرنا اہل ایمان کا ملاقات سپہ سالار با امیر ضرار رضہ و حضرت رافع رضہ اور پہونچنا لشکر اسلام مین مع غنیمت اور ملنا حضرت امین الامت رضہ سے

لکھا ہے کہ رافع کے ہمراہیان	غنیمت جو تھی جمع کرتے تھے وان	کہ سردار سے کہا کے اعدا شکست	وہین آ گئے تب یہ مولیٰ پرست
ہوئے اور بھی خوش انھین دیکھ کر	کہ تھے بس پریشان وہ خیرہ سر	لگے کہنے اسطرح رافع دلیر	کہ غالب ہوئے اپنے خالد امیر
کرو قتل و قید انکو جانے نہ دو	غنیمت یہ دی اور بھی حق نے لو	یہ سنکر وہ غازی بعزم درست	سبھی اپنی جا سے اُٹھے چست چست
جو آیا ادھر وہ مقید ہوا	وہ مارا گیا اُنکے جو منہ چڑھا	یہ کہتا ہے راوی صادق بیان	سپہدار رافع کو کرکے روان
مع شہ سواران ملک عرب	لڑے پھر کہ تھے بس شہادت طلب	یہ کی تیغ بازی خدا کے لیے	اُڑا سر ہزارون کے تن سے دیے
عرب کی یہ تیغ انکو پرخاش تھی	جدھر دیکھیے لاش پر لاش تھی	کیا اسطرح کا قتال شدید	کہا بڑھکے دوزخ نے ہل من مزید
تو اسطرح بھاگے مسیحائیان	کہ وردان تھا آگے آگے دوان	کہ تیغ قضا تیغ اسلام تھی	دل و جان کی انکو نہ سدھ بدھ رہی
سپہدار منصور او مومنان	قضا کی طرح تھے تعاقب کنان	چمکتی تھی جون برق تیغ عرب	گریختے تھے جون عدو تازی نسب
لرزنے لگا ڈر سے مہر مبین	گھٹا کی طرح تھا غبار زمین	اور اُس سے برستا تھا خون عدو	محبان حق ہوتے تھے سرخرو
یہانتک کہ سردار عالی صفات	تعاقب کنان پہونچے وادی تلک	ضرار اور رافع سے وہ ہین ملے	ہوئے خوش اور شکر کرنے لگے
کہا پھر یہ رافع سے اب تمنے تو	کیا بیگمان شاد اللہ کو	ہزار آفرین صد ہزار آفرین	شجاعت مین ہو فرد کامل یقین
وہ ہے کون تم سے جو انکھین ملائے	مقابل تمہارے جو ہو منہ کی کھائے	دلیر عرب ہو بڑے سورما ہو	بہت ہو جرأت مین مشہور ہو
کیا تم نے مشہور نام عرب	تمہارے لیے ہے حسام عرب	چلے وانسے پھر جانب خیمہ گاہ	زبانون پہ تھا سب کی ذکر اِلٰہ

ہوے اہل لشکر بھی مسرور و شاد

کہ بر آئی جو کچھ تھی قلبی مراد
یقین ہوگیا انکو اب شہر پر

پلٹ کر امین الامم سے ملے
ہمین دیگا خالق ہمارا ظفر

اور اس فتح سے وہ بہت خوش ہوے

خبر ہونا قیصر کو شکست لشکر وردان کی اور مطلع ہونا قتل حمران سے اور افسوس و واویلا کرنا اُسکا اور سپہ سالار افواج اجنادین ہونا وردان کا اور کیفیت پہونچنے وردان کی بمقام اجنادین

کہا راوی رحمہ اللہ نے
نہ حشمت رہی اور نہ اقبال و جاہ
بتحقیق مجھکو خبر یہ ملی
نہ اُسپر نہ تجھپر ہی ای باوفا
تری نیزہ بازی و تیغ افگنی
ہوا جو ہوا کی روان مین نے اب
یہ لازم ہی اُسمین پہونچ جلد تر
اُدھر بھیج ایسی جریدہ سپاہ
جو فرمان تحریر سب ہو چکا
ہوا دور دلسے وہ سب درد و غم
ادا تعزیت کرکے حمران کی
فراہم تھا سب ساز و سامان جنگ
جدھر دیکھو جنگل مین ہنگل تھے وان
کہا سب نے اُس سے کہ ای نیک پی

سنا جبکہ یہ ماجرا شاہ نے
نہ یہ فر و شوکت نہ فوج و سپاہ
کہ عربونسے تجکو ہزیمت ہوئی
ترحم مسیحا نے اصلا کیا
تری عقل و تدبیر اور پُر فنی
جنادین مین فوج بھیجا طلب
دمشقی جو ہین اُنکی امداد کر
کہ ہو واسطے اُنکے وہ سدِ راہ
روان ڈاک پر اُسنے فوراً کیا
روانہ ہوا سمت فوج و حشم
کہا فائدہ غم سے کیا ای جری
بدل اہل لشکر تھے خواہان جنگ
یہ فوجین تھین ڈنگل پہ ڈنگل تھے وان
ہمین حکم قیصر کا منظور ہی
بجان حکم تیرا بجا لائین ہم

کہا آہ اب تو یقین ہوگیا
اُسیوقت وردان کو فرمان لکھا
ہوا جنگ مین قتل تیرا پسر
نہ تھی کچھ کمی گرچہ تدبیر مین
عیان گر نہو تی تو تجپر شتاب
کہ تعداد اُسکی ہی نوّے ہزار
اور اعراب ہین جو فلسطین مین
جو کچھ چاہیے تجکو وہ سعی کر
لکھا ہی وہ جسوقت پہونچا اُسے
جو لشکر مین داخل وہ ہونے لگا
خوشی سے اُسے لیگئے فوج مین
نمایان تھا ہر سمت جاہ و حشم
جو وہ اپنے خیمہ مین داخل ہوا
ہمارا تو سردار و سالار ہی
زبان پر نہ چون و چرا لائین ہم

مرے ہاتھ سے ملک جاتا رہا
کہ القاب کے بعد مضمون یہ تھا
اور اس درد سے ہی تو خستہ جگر
مگر دخل کسکا ہی تقدیر مین
نہ سنتا کسی کی مین کرتا عذاب
تجھی کو کیا اُسپہ فرمان گزار
نہ وہ فوج خالد سے آکر ملین
کہ اس سلطنت کی تو ہی ہی سپر
ہوا شاد اُسنے جو دیکھا اُسے
سران سپہ آئے سب پیشوا
اور اُسنے بہت چست پایا اُنھین
بپا جا بجا تھین صلیب و علم
تو فرمان سنایا اُنھین شاہ کا
ہمین تیری طاعت سزاوار ہی

آنا عبادہ ابن سعید رضؓ کا حسب الحکم حضرت شرجیلؓ باطلاع حال اجتماع لشکرہاے قیصر بمقام اجنادین اور سپہدار کو خبر دینا اُن کے اجتماع کی اور تشریف لیجانا سپہ سالار کا پاس امین الامت کے اُن کے مورچہ مین اور بعد مشورہ لکھنا نامہاے طلب کا بنام سرداران اسلام

کوچ کرنا سپہ سالار کا مع کل لشکر بمقابلۂ لشکرہاے اجنادین اور عقب لشکر مع بہیر و بنگاہ کے رہنا حضرت امین الامت کا

اَمام سیر واقدی نے کہا
کہ سیدم عبادہؓ سعید جری
کہا ای سپہدار عالی جناب
جنادین مین دشمنِ نابکار
یہ کہکر وہ سردار ہمت بلند
ابھی یہ عبادہؓ جری آئے ہین
اور اُنپر بھی وردان حاکم ہوا
جدا ہمسے ہین اپنی فوجین لیے
فلسطین مین ہین عمرو ابن عاصؓ
مناسب ہے سب ہمسے آکر ملین
اُسی کے ہے قبضہ مین فتح و شکست
لکھے ایک مضمون کے نامے اُنھین
مین اور یہ مسلمان بھائی ترے
یہی چاہتے ہین وہ خصمِ لئیم
اگرچہ بُرا مانین خصمِ خدا
بعجلت روان ہو جنادین کو
جو مختوم و ملفوف سب ہو چکے
بجا لشکر دین مین کوسِ رحیل
خیام و فروش اور اسباب سب
رہے پیچھے پیچھے تھے اُس فوج کے
صحابہ جو ذی رتبہ و شان ہین
تم آگے رہو فوج ہمرہ لیے
کہا مین مخالف نہین آپ سے
کہ تم لڑنے چلتے ہو اُس فوج سے
بس اب فضلِ مولیٰ کے خواہان رہو
مدد کا تو وعدہ ہے خود کر چکا

جو غالب ہوے بندگانِ خدا
کہ تھے قوم سے اپنی وہ حضرمی
مین بصرہ سے آیا براہ شتاب
پےِ جنگ ہین جمع نوے ہزار
ہوے رونق افزاے پشت سمند
اور اعداے حق کی خبر لائے ہین
وہ ارشاد کیجے جو ہو مشورا
ہین بصرہ پہ ڈیرے شرجیل کے
دلاور ہین ساتھ اُنکے سب خاص خاص
اور اعدا سے ہم سب جو جاکر لڑین
وہ ہون زیر دست اور ہم چیرہ دست
کہ ہمسے جنادین مین آکر ملین
جنادین کے سمت عازم ہوے
کہ ہم دین بجھا نور ربِّ کریم
کسی کی نہین اُسکو پروا ذرا
وہین ہمسے ملنا بس ای نیک خو
وہین قاصدون کے حوالہ کیے
زبانون پہ سبکے یہ قول جلیل
کیا بار اونٹون پہ باصد طرب
سپہبد امین سے یہ کہنے لگے
رہین پیش پیش آپ اَمین رہین
اگر آئے وردان تو روکو اُسے
ہے منظور مجکو جو فرمائیے
بہت ساز و سامان ہے جسکے لیے
جو وان عیش ہے اُسکے جویان رہو
کہ قرآن مین کم من فئۃ ہے کہا

پلٹ کر تعاقب سے وردان کے
شرجیلؓ حسنہ کے بھیجے ہوے
سپہدار بصرہ نے مجسے کہا
کہا حسبنا اللہ ای نیک خو
گئے حضرت بوعبیدہؓ کے پاس
جنادین مین اب ہے وہ نوے ہزار
کہا ہم مین جو لوگ سردار ہین
معاذ جبلؓ کا ہے حوران مقام
یزیدؓ بوسفیان بلقا مین ہین
یقین ہے کہ دے فتح ربِ برین
سپہدار نے سب امیرونکو تب
عمرؓو عاص کے نام نامہ یہ تھا
کہ وان جمع کافر ہین نوے ہزار
پر اس نور کو اپنے ربِّ انام
یہ نامہ مرا جو ہین پہونچے تجھے
ہو تجھپر سلام اور جو ہین مومنین
دیا فوج کو حکم پھر کوچ کا
کہ انا فتحنا ہے قرآن مین
بہیر اور بنگاہ غنیمت کا مال
مناسب ہے مین انکے ہمرہ رہون
کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہے
کہ عورات تک اپنی آنے نپاے
تو سردار نے غازیون سے کہا
جماعت مین بھی تمسے زائد ہے وہ
تمھارے لیے وہ مہیا ہے وان
جو صابر ہین اُنکے وہ ساتھ ہے

سپہدار خیمے مین داخل ہوے
پہونچکر جو لشکر مین اُنسے ملے
کہ سردار کو جاکے دو یہ سُنا
اُٹھو جلد ہمراہ میرے چلو
کہا ای سزاوار مدح و سپاس
ہوے مجتمع تا کرین کارزار
بہادر ہین جو پاے پیکار مین
ہین تدمر مین نعمانؓ ذی احتشام
بجان یہ فداراہ مولیٰ مین ہین
کہ بیشک وہ ہے ناصر مومنین
کیا فوج کے ساتھ فوراً طلب
ہے آغاز اسکا بنامِ خدا
یہان آسکے تا ہمسے ہون گرم کار
کرے خوب فضل و کرم سے تمام
تو لیکر اُنھین جو ہین ہمرہ ترے
انھین بھی سلام محبت گزین
کہ جلدی چلو بندگانِ خدا
مظفر کریگا وہ خالق ہمین
اور اُن غازیونکے سب اہل و عیال
کہ اُنکی حراست اعانت کرون
مین ہون پشت لشکر پہ اے نیک پے
پلٹ جاے خستہ کہ دوزخ مین جاے
یہ سُنلو تم ای عاشقان خدا
مناسب ہے ہشیار ہو کر چلو
اور اسکو بھی سمجھو کہ ربِ جہان
انھین کا زبردست بس ہاتھ ہے

یہ لشکر دلیرانہ آگے بڑھے | چلے فوج کو اپنی ہمرہ لیے | کہا بڑھکے یون کوس اقبال نے | تمھین فتح دی رب اجلال نے
روانہ ہوے یون وہ عالی گہر | کہ حیران ملائک ہوے دیکھکر | جلو مین تھے وہ شہسواران دین | کہ مداح جنکا ہے رب برین
خوشی سے سبھی جسم تولے ہوے | علمدار اعلام کھولے ہوے | بہم فارسون کی رکاب و عنان | پرے پر پرے تھے گران تا گران
عقب مین تھے حضرت امین با وقار | اور اُنکے تھے ہمرہ سوار اک ہزار | ہبیرا و رنبگہ کے ہمراہ تھے | کہ لیجائین ان سب کو آرام سے

دلیر ہونا روبہان روم کا بوجہ کوچ لشکر اسلام اور مع بولص و بطرس حملہ کرنا بہیر اور بنگاہ پر بطمع تاراج وقتل اہل اسلام وکیفیت تیر اندازی و زورآوری بولص وخواب زوجۂ بولص اور بمقابلہ حضرت امین الامتؓ کا بذات خاص بولص سے اور حیران ہونا اُسکا دلاوری وشجاعت امین الامتؓ سے اور مقید ہونا عورات کا بدست بطرس بدنہاد اور تفصیل شدت وسختی جنگ مابین اہل اسلام ونصارائے ہزیمت انجام

یہ کہتا ہے شاہ سیر واقدی | صداقت کی راوی نے یون داد دی | کہ ہنگام کوچ انکو وہ دیکھکر | ہوے خوش لگے کہنے اب انکو ڈر
جنادین کے لشکرون کا ہوا | اسی سے انھون نے یہ رستہ لیا | کہ جلد اپنی فوجون مین جا کر ملین | کہ اُنسے ضرر کچھ نہ پہونچے ہمین
جو اُنمین عقیل اور ذیہوش تھے | وہ اُسوقت اسطرح کہنے لگے | اگر جائین یہ جانب بعلبک | تو سمجھو کہ یہ لوگ بے شبہ شک
کرین وہ بھی قبضہ مین اب حمص بھی | عیان ہے کہ ہین یہ دلاور جری | جو مرج شجور اور رابط کی راہ | یہ جائین تو جانو کہ یہ با سپاہ
عرب ہی مین جا کر قیام اب کرین | جو اپنے لیے شہر سب چھوڑ دین | امام سیر واقدی نے کہا | کہ بطریق تھا شہر مین اک بڑا
نہایت قوی اور بولص بنام | جری جانتے تھے اُسے خاص و عام | بہت اُسکی تعظیم کرتے تھے سب | معزز تھا وہ پیش شہ اس سبب
کہ آتا اگر ایسا کوئی ایلچی | کہ باریک بات ایسی ہوتی کوئی | جواب اُسکا دشوار ہوتا اُسے | بلاتا اُسے تا کہ یہ حل کرے
اور اسطرح کا تیر انداز تھا | درخت ایک گھر مین تھا اُسکے بڑا | اُسی مین لگایا تھا اک اُسنے تیر | وہ ایسا در آیا کہ جم غفیر
تھا حیران و ششدر اُسے دیکھکر | اور اُسنے لکھا تھا یہ اُس تیر پر | اگر ہو شجاعت کا دعویٰ جسے | یونہین تیر مارے تو دعوی کرے
اسی سے تھے مانے ہوے اُسکو سب | تھے شہزور جانے ہوے اُسکو سب | مگر شام مین جب سے بہر غزا | مسلمان آئے تھے یہ پُر دغا
مقابل ہوا تھا نہ اُنسے کہین | وگرنہ یہ تو قیصر رہتی نہین | خوشی سے وہ پاس اُسکے دوڑے گئے | کہا آئے ہو کیون بتا دو مجھے
کہا اُنسے جاتے ہین اہل عرب | ہمیشہ کو عزت تو چاہے تو اب | نکل شہر سے ساتھ ہم سب کے چل | رہین جو کہ پیچھے انھین بے خلل
ابھی لوٹ لین اور پکڑ لیوین ہم | وگر تو کہے اُن سے لڑ لیوین ہم | کہا مین جو اب تک نہ اُنسے لڑا | اعانت سے تم سب کے قاہر رہا
سمجھلو کہ ہے یہ ہی اُسکا سبب | کہ تم پست ہمت ہوئے ہو سب کے سب | نہین اُنسے لڑنے کی جرأت تمھین | کہو کسطرح پھر ہو نصرت تمھین
مرے عزم کی کوئی صورت نہین | مین اُنسے لڑون کچھ ضرورت نہین | تو فوراً مسیحا کی کھا کر قسم | کہا اب اگر تو چلے گا تو ہم

لڑین اور مرین اور نہ بھاگین کبھی　کہین خوف جانسے جو بھاگے کوئی
غرض اُسنے جب عہد اُنسے لیا　تو راضی ہوا اپنے گھر مین گیا
کمان کا ارادہ ہی اُسنے کیا　کہ عازم ہون مین قتل اعراب کا
ہوا شب کو ردیا مین مجھپر عیان　کہ اپنی سنبھالے ہوے یہ کمان
اور اُنمین سے بعضی جو چڑیان گرین　زمین سے وہ گرتے ہی پھر اڑ گئین
کہ چڑیان یکایک گرین ٹوٹکر　بُرے جنکے جنگل مین اور تیز تر
جو ہمراہ تیرے ہین اُن سبکو بھی　یونہین مارتی ہین کہ اکبارگی
تو وہ گر پڑا ہوکے بیہوش بس　مین چونک اُٹھی اور تجکو ہی یہ ہوس
قسم ہی تجھے اُسنے زخمی کیا　اُسیوقت بیہوش تو بھی ہوا
نہ اچھی خبر یہ سُنائی مجھے　عرب کا ہوا خوف اتنا تجھے
ارے ہی جو سردار فوج عرب　بتاؤن مین خادم ترا اُسکو اب
چرائین وہی انکو تو کچھ نہ ڈر　کہا اُسنے اب تو جو چاہے وہ کر
نہ مانا وہ تیار ہو کر چلا　ہوے اُسکے ہمراہ جو بے حیا
سوار و پیادہ وہ آپ افسر ہوا　پیادون پہ بطرس مقرر ہوا
مع اہل و اولاد اہل عرب　تھے ہمراہ اونٹونکے یہ خوش لقب
سپہدار آگے ہوے تھے روان　لیے ساتھ سب لشکر بیکران
کہ اک اہل ایمان نے دیکھا غبار　کہا اُنسے اے سرورِ ذی وقار
یہ اہل دمشق آتے ہین بیگمان　اور اُنکو یہ ایماء الٰہی ہی یان
کہ ہو موج زنانے بھی وان آگئے　اور آئے شتر جو غنیمت کے تھے
کہ مور و ملخ سان چلے آتے تھے　سمجھتے تھے یہ ہین ہمارے لیے
لیے سب سوار اُنکو ہمرہ لعین　ہوا عازم جنگ حضرت امین
بڑھا مملو نپر اور اُسنے وہین　پکڑ چند عورات اکدم مین لین
کہ بولص کا انجام جو کچھ کہ ہو　اُسے دیکھلون پھر چلون شہر کو
جو دیکھا گئے بحر حیرت مین ڈوب　لگے کہنے خالدؓ نے سمجھا تھا خوب
صلیبین ہمین آگے جھکتی ہوئین　عقب مین وہ تھے اُنکے تب دیدہ مین
ہوا اُنمین شدت سے ایسا قتال　کہ گردون نے ایسا نہ دیکھا قتال
یہ ہین سر پہ انکو یان مار لون　اور اس جنگ سے فخر حاصل کرون
اور اک ایک مومن تھا مصروف رزم　کہ جنگ و جدل کو سمجھتے تھے بزم
زمین شحوراپہ یہ رزم تھی　اور اس رزم سے وہ لرزنے لگی

تجھے ہم نے اُسکا دیا اختیار　کہ تو ہاتھ سے اپنے ہی اُسکو مار
پہنکر زرہ جب یہ چاہا چلون　کہا اُسکی زوجہ نے مین ہین کیون
کہا بیٹھ گھر مین نہ جا زینہار　تجھے اُنسے کیا طاقت کارزار
پرندون پہ ناوک لگاتا ہی تو　اور اُنکو ہوا سے گراتا ہی تو
تعجب اسی بات سے تھا مجھے　نظر ناگہان پھر یہ آیا مجھے
ترے رخ پہ بھی اور بالاے سر　لگاتی ہین چنگل وہی آن کر
فرار اُنسے ہم تم سبھون نے کیا　کہ اُنکا ذرا جسکے چنگل لگا
کہا دیکھا بیہوش کیا مجکو بھی　کہا تھی جو چڑیون مین چڑیا بڑی
یہ سنتے ہی مُنہ پر طمانچہ جڑا　اور اُس سے کہا ہوے تیرا برا
کہ ہی خواب مین بھی نہین بکتی　خبردار اُن سے نہ ڈرنا کبھی
اور اُسکے ہی ساتھی ہین پکڑون اُنھین　جو یہ بکریان اور خستہ ذیرہ ہین
نصیحت جو لازم تھی ہین کرچکی　سمجھتا ہی تو نیک و بد آپ بھی
لکھا ہی کہ تھے سب وہ سولہ ہزار　اور اک ایک تھا اُنمین جویاے کار
عقب مین جناب امینؓ کے پڑے　کہ پیچھے ہی اپنے لشکر کے تھے
اور آہستہ آہستہ تھے رہسپر　کہ اونٹونسے جاتے نہ تھے بیشتر
اور اُنسے بہت دور تھے جا چکے　کہ اُنکی طرف سے وہ بیفکر تھے
وہ دیکھو نشان فوج کفار کا　جناب امین نے جو دیکھا کہا
کہ لوٹین بہیسر اور بنگاہ کو　یہ کہکر گئے ٹھہر وہ نیک خو
اور اتنے مین آپہنچے کافر قریب　لگے دیکھنے اُنکو یہ خوش نصیب
اور آگے تھا اُنکے وہی خیرہ سر　قتال صحابہ پہ باندھے کمر
سوار اُسکے ہمراہ تھے چھ ہزار　پیادے لیے بطرس نابکار
اور اُسجا سے فوراً پلٹ کر گیا　قیام اک سر نہر جا کر کیا
جناب امین نے یہ سب ماجرا　اور احوال مضطر بھی عورات کا
اور ایسے ہی مضطر ہوے وہ منان　کہ بولص بھی اتنے مین پہنچا وہان
بڑھے اُنسے کرنے لگے کارزار　وہ تھے چھ ہزار اور یہ اک ہزار
عدوے خدا بولص بدنہاد　بھڑا خاص اُنسے کہ پاؤن مراد
تو حضرت امینؓ سے اور اُس سے بہت　ہوا معرکہ دونون ٹھہرے بہت
ہوئی سخت ہر سمت کو مار دھاڑ　کہ گنبد ہو گئی تیز تیغون کی باڑ
یہ کہتا ہی یان راوی نیک دین　لڑے اُس سے ایسا جناب امینؓ

کہ حیران و ششدر رہ وہ کافر ہوا | جو تھا ناز خود پر وہ جاتا رہا | نہ ہو کر خفا جان سے وہ لڑے | کہ جو دیکھا جان حق کے لیے
اُسے زندگانی دنیا عزیز | انھین جان سے وصل مولیٰ عزیز

پہونچنا سہیل ابن صباحؓ کا مانند برق بحضور سپہدار اور مطلع کرنا اُن کو اس معرکہ سے مقرر ہونا حضرت رافعؓ کا واسطے رہائی عورات کے از دست بطرس اور تشریف لانا سپہ سالار کا مع لشکر باعانت امین الامت و شکست کفار اور مقید ہونا بوقص کا بدست شہسوار یکہ تاز ضرار ابن ازور رضؓ

سہیلؓ ابن صباح نے یون کہا | یمن کا مرے زیر ران اسپ تھا
کہ پیشانی و دست و پا تھے سفید | بہت مجکو تھی اُس فرس سے امید
توبس مین نے یہ ماجرا دیکھکر | کہا یہ توہی واقعہ سخت تر
سپہدار کو دون مین اب آگہی | کہ ایمان کا مقتضا ہی یہی
وہین چھوڑ دی مین نے اُسکی عنان | جو چھیڑا تو وہ اسپ تھا برق سان
سپہدار کو دم مین جا کر لیا | اور اس طرح چلاکے اُنسے کہا
ٹھہر جاؤ اے سرور نامور | یہ سنتے ہی سردار والا گہر
رُکے اور اس طرح مجسے کہا | کہو جلد لائے ہو اخبار کیا
وہ سب ماجرا مین نے کرکے بیان | کہا جلد اب آپ پہونچین وہان
کہ سختی مین ہین بس جناب امینؓ | کہ کثرت سے گھیرے ہین انکو لعین
کہا اِنّا للہ خدا کی قسم | اسیواسطے اُنسے کہتے تھے ہم
کہ سب فوج کے ساتھ آگے رہو | اور آپ انکے ہمرہ ہمین رہنے دو
نہ مانا اُنھون نے کہ تقدیر مین | یہی تھا دھرا کیا ہی تدبیر مین
یہ کہتے ہی رافع سے کہنے لگے | کہ بھائی تمھین اب مناسب ہے یہ
سوار اپنے ہمراہ لو اک ہزار | روانہ ہو جلدی جو ہین اہل نار
نہ جانے دو اور رخا کیجین دو ملا | اور اطفال و عورات کو لو چھڑا
تو رافعؓ اُسی دم روانہ ہوے | اور اُنسے وہ کچھ دور جب جا چکے
دیے عبدرحمٰنؓ کو پھر اک ہزار | دلاور سواران دشمن شکار
کہا جاؤ حضرت امین سے ملو | خوشی سے تم اُنکے مددگار ہو
ہوے حکم کے ساتھ وہ بھی روان | کہا پھر ضرارؓ ابن ازور سے وان
نہ ٹھہرو یہان تم بھی لو اک ہزار | سوار اپنے ہمراہ ای شہسوار
امین الامم لڑ رہے ہین جہان | چلے جاؤ ٹھہرو نہ ای ذی توان
مرادیؓ وہ قیس ہبیرہ جو تھے | کہا اُنسے تم ساتھ جاؤ چلے
ضرار اور قیس ہبیرہ بھی جب | روانہ ہوے تب وہ عالی نسب
پھرے لیکے سب کو بصد احتشام | یہ کہتا ہے راوی خوش کلام
کہ حضرت امین اور وہ مومنان | تھے مصروف پیکار نصرانیان
کہ یہ شہسواران نصرت اثر | یکایک وہین پہونچے باکرّوفر
پھریرے نشانون کے یکسر کھلے | بہادر جوان جنگ پر سب تلے
لیا ہر طرف سے اُنھین جلد گھیر | وہ سمجھے کہ اب ہم رہے یان ہی ڈھیر
پھر اُنپر لگین چلنے تیغ و سنان | کوئی یان گرا اور گرا کوئی وان
ہوے بکے بکے عدو بے نصیب | نگون سر ہوے سب نشان صلیب
ضرار ابن ازور تہور شعار | بڑھے تا کہ بوقص سے ہون گرم کار
گرا دین اُسے زین سے للکار کر | ملا دین وہین خاک مین مار کر
غضبناک تھا شیر بپھرا ہوا | جگر پھٹ پڑے دیکھکر دیو کا
لرزنے لگا دیکھکر وہ شریر | یہ حضرت امین سے کہا ای امیر
قسم ہے تمھین دین اسلام کی | کہو دور مجسے رہے بس یہی
کہ اُنکی شجاعت کی وہ داستان | سبھی سُن چکا تھا کہ تھی برزبان
ہوا جو مقابل مین وردان کے | کہ یہ بیت لیا پر اُس سے لڑے
وہ اُسوقت یہ آپ تھا دیکھتا | کہ دیو ... پر شہر کی تھا کھڑا
ہوا زرد رو انکو پہچان کر | کہ میرے لیے اب نہین ہے مفر

یہ کہنے لگا اُنسے وہ بد حواس
یہ شیطان ہی آنے نہ دو میرے پاس
ترے قتل مین گر کمی کچھ کرون
ارے مین پیاسا ترے خون کا ہون
نہین اس سے یارا ے بیکار جنگ
تو کودا وہین ہو کے گھوڑے سے تنگ
تو جاتا ہی یون بچکے شیطان سے
کہ وہ ای لعین ہی عقب مین کھڑا
لگا کہنے مت مار بدؓو مجھے
کہ بے شبہ عورات کیواسطے
یہ سُنکر وہ گُرد دلاور رُکا
گرفتار فوراً اُسے کر لیا
لکھا ہی کہ ناجدؓ کا ہی یہ بیان
مین تھا فوج مین عبد رحمنؓ کے ان
اگرچہ وہ گنتی مین تھے چھ ہزار
و لیکن لیا گھیر کر ہم نے مار
وہ سارے کے سارے ہوے قتل وان

دلیر جہان نے سُنا اسکو جب
کہا بگمان ہو نہین شیطان تب
یہ کہتے ہی نیزہ سنبھالے ہوے
بڑھے وہ یہ سمجھا کہ ہرگز مجھے
چلا بھاگ کر جانب ہمرہان
وہین وہ بھی کودے کہ ہین ہم کہان
نہ چھوڑیگا زندہ تجھے زینہار
یہ سُنکر ہوا سخت زار و نزار
جو پکڑی گئین دیکھ ہو گا بھلا
مرے قتل سے کچھ نہین فائدا
گرے اہل اسلام کُفّار پر
اِدھر اور اُدھر اُڑ گئے اُنکے سر
لیا ہر طرف سے اُنھین ہمنے گھیر
یہ مارا کہ تھے جا بجا اُنکے ڈھیر
روایت رفاعہ نے اسطرح کی
نہ ہوسے زیادہ بچا ایک بھی
ہوے مومنین شادمان شادمان

معلوم ہونا ضرار ابن ازور کو حال قید ہونے خولہ کا اور روانہ کرنا سپہ دار کا امین الامتؓ کو مع تمام لشکر سمت اجنادین اور خود مع دو ہزار سوار جرار نیزہ باز بغرض رہائی عورات روانہ ہونا جانب بطرس اور ملنا رافعؓ سے اور ٹھہرنا بطرس کا نہر پہ بانتظار بولص ملعون اور تقسیم کر لینا بزعم فاسد خود عورات کا اور حال دلاوری عورات عربیہ اور دور سے ملاحظہ کرنا سپہ سالار رضی اللہ عنہ کا اس حال کو

یہ کہتا ہی راوی صداقت گزین
مقید جو وہ عورتین ہو گئین
کہا ای سپہدار عالی جناب
نہین صبر کی اب مرے دلکو تاب
ہمارے یہان قید ہین ہم اُنھین
عوض مین انھین عورتون کے دین
یہ کہتے ہی حضرت امین سے کہا
کہ عورات کو لیکر اسے باصفا
کہ اپنی جو عورات ہین قید مین
اور اب جاتے ہین ہم چھڑانے انھین
مقابل نہو آکے دردان لعین
نہ بڑھنا کہ بڑھنا مناسب نہین
یہ کہکر لیے اپنے ہمرہ سوار
کہ تھے چیدہ چیدہ وہ دو ہزار
ضرارؓ اور رافعؓ عمیرہؓ دلیر
وہی میسرہؓ گرد آفاق گیر
غم ہجر سے اپنی ہمشیر کے
یہ اشعار پڑھتے تھے ہمین تھے
نہ نکلے مری جان تن سے مرے
نہ جبتک ہون خوش اُسکے دیدار سے

ضرار دلاور نے جب یہ سُنا
کہ خولہ بھی ہین قید یہ غم ہوا
کہا بیقراری ہی یہ کس لیے
کہ سردار اور آدمی روم کے
اور اُنسے انھین اب چھڑا مین ضرور
دمشق اس سبب سے چلین ہین ضرور
روان آپ آہستہ آہستہ ہو
مناسب نہین یہ کہ زائد بڑھو
جو انجام ہو دیکھ لیجیے اُسے
پھر اسکے سوا فکر ہے یہ مجھے
ہو بس آپ کے ساتھ یہ فوج سب
چھڑا انکو مین اُنکے جاتا ہون اب
اُدھر وہ اِدھر یہ روانہ ہوے
سپہ اُنکے آگے آگے تھے
چلے جاتے تھے تیز جیسے ہوا
ضرار دلاور بل باصفا
الٰہی تو ہی دُور کر دے یہ غم
تو واقف ہی جیسے پریشان ہین ہم
الٰہی مع الخیر اُس سے ملون
یہ حسرت نکل جائے تب مین مرون

تمنا یہی ہے یہی آرزو — تو قادر ہے بر لا مری آرزو
تمنا بر آئے مری عنقریب — کہ ہون قتل اعدائے دین بے نصیب
یہ سنکر سپہدار ہنسنے لگے — اور آئے جو ہین قرب مین نہر کے
سپہ دار کو بس تعجب ہوا — کہا یہ ہے یارو عجب ماجرا
دمشقی ہین یہ لوگ بھی بیگمان — کہ پیچھے رہے فوج سے اپنی یان
بڑھے صف سے فوراً وہ عالی مقام — ہوا ہو گیا اسپ صرصر خرام
تو پایا انھین لیکے اور نہر پر — رہا ٹھہر اسواسطے بدگہر
کیا وہ ہین عورات کو پھر طلب — کہ دیکھون ذرا عورتونکو بھی اب
کہا خاص میرے لیے یہ تو ہین — خبردار کوئی نہ دیکھے انھین
اور ابجا کیا مال سب لوٹ کا — جو بنگاہ لشکر سے تھا لیگیا
لکھا ہو کہ بڑھیان بھی کچھ نہین تھین — کہ تھین حمیری قوم وہ نیکدین
نہ تھین شہسواران تازی سے کم — وہ تھین مرد میدان سیف و علم
سمجھتی نہ تھین شیر کو بھی دلیر — بنا تھا شجاعت سے انکا خمیر
کہ اب کیا کرین مبتلا ہوگئے — یہ بتلاؤ کیا اسکی تدبیر ہے
نہ دو تیغ تھین اپنی خود ہاتھ سے — کہو کیا ہو راضی تم اسبات سے
کہو ہو تمہاری شرافت کہان — وہ جرأت کہان ہے فراست کہان
تھین مرد میدان نہ کہلاتی تھین — نہ جرأت سے مردونکو شرماتی تھین
غفیرہؓ یہ بولین خدا کی قسم — کہا تمنے جیسا ہے ویسے ہی ہم
مگر کیا کرین اب کہ بیکار ہین — سنانین نہ تیغین نہ رہوار ہین
بتاؤ تمھین کوئی تدبیر اب — عجب کیا کہ یاور ہو تقدیر اب
عجب کیا کہ خالق مددگار ہو — یونہین اپنا بیڑا ایمان پار ہو
کہا ہان خدا کی قسم سچ کہا — یہی چاہیے اب توقف ہے کیا
اور آگے تھین اُن سبکے خولہ دلیر — غفیرہ تھین بعد انکے مانند شیر
نہ آپس سے زنہار ہونا جدا — مسلح ہین یہ دشمن بے حیا
گرا ہوکے بیہوش وہ بدشعار — اُسیوقت سیدھا گیا سوے نار
لگا کہنے چلاکے بطرس لعین — کہ سختی ہو تمپر یہ زیبا نہین
کہ ہم مارتے ہین تمھین اسلیے — کہ نام عرب ہم سے باقی رہے
سرو پر تمہارے جو مارینگے ہم — تو بھیجے نکل آئینگے ہی قسم
ہنسا پھر یہ چلاکے کہنے لگا — کہ لوگو کرو عورتون کو جدا

نہ ٹھہرو چلو جلد یارو چلو — چلو جلد اب قتل اعدا کرو
کرون قتل مین ہین اگر کچھ کمی — تو بس ڈھونڈنا تم یہ داڑھی مری
تو اڑتی ہوئی گرد آئی نظر — اور انمین درخشان حسام و سپر
وہی قیسؓ پور ہبیرہؓ دلیر — یہ بولے کہ سردار آفاق گیر
کہا تب یہ رافع سے ای شیر نر — ہوا کی طرح جاؤ لاؤ خبر
یہ کہتا ہے راوی شیرین بیان — کہ بطرس نے ہودج جو پکڑی وہان
کہ بوقص کا انجام ہوتا ہے کیا — وہ آئے تو لون رہتا شہر کا
تو خولہ سے بہتر نہ دیکھی کوئی — کہ تھین نوجوان شکل بھی خوب تھی
اسی طرح وہ اور کفار بھی — یہ کہتے تھے یہ ہے مری یہ مری
نہ تھی فکر انکو کسی بات کی — کیے ڈیرے ٹھہرے وہین سب غبی
تبع اور عمالق کی اولاد سے — تھین ایسی کہ رستم بھی جنسے ڈرے
بہت طاق تھین شہسوارین وہ — تھین مردونپہ غالب لڑائی مین وہ
ہوے وہ جو غافل تو یہ سب وہین — بہم ہوکے چرچا یہ کرنے لگین
لگین کہنے خولہ کہ ای بی بیو — تبع اور حمیر کی تم شرم ہو
کہ قابض ہون تمپر عدوے خدا — کرو خدمتین انکی صبح و مسا
ہو مومن کیا تمہاری وہ سب خوبیان — مجالس مین ہوتا تھا جنکا بیان
مناسب ہے مردانہ آؤ لڑین — یہ ذلت نہ ہرگز گوارا کرین
کہ یکتا شجاعت فراست مین ہین — اور ایسے ہی بیشک شرافت مین ہین
یکایک پڑے قید مین ہم یہان — اب ایسے ہین جون بھیڑ اور بکریان
کہا آؤ خیمون کی چوبین تو ہین — اُٹھالین انھین کو لڑین اور مرین
مرینگے تو ذلت سے بچ جاینگے — نہ مرد اپنے انسے تو شرمائینگے
تو ہر ایک نے چوب اک ایک لی — کیا شور و حملہ بھی اکبارگی
تھین ام ابان اور سلمہ بھی وان — کہا انسے خولہ نے پھر یون کہ ہان
یہ کہکر بڑھین اور اک مرد پر — کیا وار اور پھٹ گیا اسکا سر
ہوے تب تو ہشیار وہ خیرہ سر — اور آتا ہوا یون انھین دیکھکر
خبردار باز آؤ کرتی ہو کیا — یہ سنکر غفیرہؓ نے اس سے کہا
یہ چوبین ہین ہتھیار اور انکو تم — نہ کم سمجھو ہوگی ابھی عقل گم
مین کہتی نہین جھوٹ باور کرو — پڑیگی یہ جسپر نہ بچیگا نہ وہ
خبردار مارو نہ تلوار سے — پکڑ لو انھین ہی جو میرے لیے

جو پکڑے اُسے ہو نہ نیت بُری ۔ کہ مرغوب ہی مجکو بیشاک وہی
لیا ہر طرف سے اُنھین آکے گھیر ۔ مگر تھے وہ بے شرم ایسے دلیر
قریب اُنکے گر کوئی کافر گیا ۔ تو فوراً وہین اُسکا گھوڑا گرا
کہ گرتا تھا وہ پھر تو فارس کو بھی ۔ وہین مارتین اور نہ بچتا کوئی
تو غصہ سے تب بطرس نابکار ۔ پیادہ ہوا چھوڑ کر راہوار
علم کرکے تیغین وہ اُنپر جھکے ۔ کہ ان عورتونکو بس اب ماریے
نہ ڈرنا نہ ڈرنا کبھی موت سے ۔ کہ یہ موت ہی زیست اپنے لیے
یہ کہتا ہی راوی کہ بطرس نے جب ۔ یہ دیکھا ہوا سخت حیران تب
جو خولہ کو دیکھا تو وہ ذی ہمم ۔ نہ تھین شیر غران سے اُسوقت کم
دلیرانہ اشعار تھے بر زبان ۔ کہ جان انکی لونگی اگر ہی توان
تمھارے لیے ہی یہ دلمین مرے ۔ کہ آرام دون تمکو ہر طرح سے
دمشقی سبھی دل سے عزت کرین ۔ جو ہین اہل دولت و عظمت کرین
کہ حاصل ہی یان مجکو ثروت بہت ۔ مویشی زمین اسپ و دولت بہت
جو کچھ ہی مرے پاس مال و منال ۔ تمھارا ہی اسمین نہین قیل و قال
کہا ای لعین ابن کافر لعین ۔ مین کھاتی ہون سوگند رب مبین
کہ مارونگی یہ چوب اسطرح سے ۔ کہ ٹکڑے ترے سر کے ہو جائینگے
کہ جو اونٹ ہین میرے اور بکریان ۔ بناؤن مین اُنکا تجھے گلہ بان
مین ہون مومنہ صالحہ غازیہ ۔ تو کافر کفو ہوگا میرا بھلا
یہ ہین عورتین اور تم مرد ہو ۔ اگر شرم ہی تو انھین مار لو
حجاز و یمن شام اور روم مین ۔ سنین گے جو یہ کیا کہینگے تمھین
کہا واقدی رحمہ اللہ نے ۔ کہ یہ سنکے اُس قوم گمراہ نے
کہ مردانہ اعدا سے لڑنے لگین ۔ ہوا و وہین یہ فضل رب برین
کہ تم جاؤ جلدی خبر اسکی لاؤ ۔ یہ ہوتا ہی کیا مجکو آکر سناؤ
یہ سب واقعہ دیکھ اور بھال کر ۔ پلٹ آئے سردار کو دی خبر
یہ ہی خوبی خاندان بزرگ ۔ کرین کیون نہ یہ کار ہاے سترگ
لڑین عورتین اور بھی جا بجا ۔ کہ یہ ہی نجابت کا ہی مقتضا
توسب دو عورات پر انکو اب ۔ فضیلت ہوئی ہی کہ نام عرب
حمیت رہی انسے اعراب کی

کہا راوی رحمہ اللہ نے ۔ یہ سنتے ہی اُس قوم گمراہ نے
نہ جرأت ہوئی یہ کہ پاس انکے آئین ۔ وہ کرتے رہے دور سے ہائین ہائین
کہ رہوار کے ہاتھ اور پانوُن پر ۔ لگاتی تھین یون ضرب و خوش تھین
کہا واقدی نے کہ یونہین وہان ۔ جو کشتہ ہوے تیس فارس جوان
پیادہ ہوے اُسکے ساتھی بھی پھر ۔ کہا ارلوکس سے ہو منتظر
تو اس حال کو دیکھکر بیبیان ۔ لگین کہنے اک دوسرے سے کہ ہان
بزرگون کے مانند صابر رہو ۔ نہ پیچھے ہٹو ان کو مارو مرو
کہ یہ عورتین بڑھکے مردونسے ہین ۔ غضب ہی دلاور دلیرونسے ہین
غضبناک تھین جوش جرأت سے وہ ۔ کہ بیخود تھین فرط شجاعت سے وہ
قریب اُنکے جاکر لگا کہنے یون ۔ تمھاری تو تعظیم کرتا مین ہون
رہو تم مرے پاس باصد خوشی ۔ نہو بال بیکا تمھارا کبھی
مین وہ ہون کہ ہین چاہتی عورتین ۔ رہین شوق سے گر یہ کہین ہمین
نہایت معزز ہون شہ کے حضور ۔ اسے جانتے سب مین نزدیک و دور
ہلاک اپنے ہاتھونسے دیکھو نہو ۔ مری مان لو مان لو مان لو
جو تو وار پر میرے چڑھ جائیگا ۔ تو بھیجا ہی تیسرا نکل آئیگا
قسم ہے مجھے اپنے اللہ کی ۔ مین اسیر بھی راضی نہونگی کبھی
تو مردود ناپاک بدکار ہے ۔ عذاب ابد کے سزاوار ہے
یہ سنکر ہوا وہ لعین طیش مین ۔ رفیقون سے بولا کہ مارو نہین
نہین اس سے بڑھکر تو بیعزتی ۔ کہ اب تمپہ غالب ہین عورات بھی
غضب سے مسیحا و شہ کے ڈرو ۔ نہ تم اتنے بیخوف و بیشرم ہو
کیا یک بیک حملہ و بیبیان ۔ رہین خوب ثابت قدم سب وہان
کہ سردار دین نے یہی معرکا ۔ جو دیکھا تو رافع سے تھا یہ کہا
تو چمکا کے توسن وہ غازی جوان ۔ گئے مثل صرصر ہوا جون بیان
کہا مقتضاے شرافت ہی یہ ۔ بزرگون کی یاد و حمیت ہی یہ
خوشی سے یہ کردینگی جانین نثار ۔ گوارا نہ ذلت کرین زینہار
اور ان کافردنسے جو یہ عورتین ۔ لڑین جیسے تم دیکھ آئے انھین
رہا انسے باقی کہ ناموس پر ۔ لڑین اور نہین جان کا کچھ خطر
شرافت جسے کہتے ہین ہی یہی

حملۂ قیامت خیز سپہ سالار نصرت شعار بہ لشکر بطرس اور قتل بطرس بدست

ضرار ابن ازور و خولہ کا حال شجاعت و دلاوری عورات لوٹنا سپہ سالار کا اور ملاقی ہونا امین الامت رضی اللہ عنہ سے باہزاران ہزار شادمانی اور مارا جانا بولص کا تیغ بیدریغ مسیب بن نجبہ فزاری رضی اللہ عنہ سے

یہ کہتا ہے راوی کہ سب نے سنان / یہ احوال سنکر ہوے شادمان
سنبھالی سنان اور ہو کر سوار / یہ چاہا کہ پہونچون گردن کارزار
سمجھتے ہو تم ہو بڑے ہوشیار / کہا میرے دل کو نہین ہے قرار
کہا یہ سبھی نے خداے مجیب / ملائیگا انسے تمھین عنقریب
انھین حوصلے سب بھلا دینگے ہم / ابھی انکی شکلین ہٹا دینگے ہم
یہ کہکر کہا غازیونسے کہ اب / تم اے شہسواران ملک عرب
برابر برابر وہ یون جم گئے / جو دیکھے تو سد سکندر کہے
ہوے غلبگہ مین وہ پھر جاگزین / لگے کہنے ہشیار اے مومنین
عجب کیا کہ دارائے ارض و سما / رہائی کرے عورتون کو عطا
تو اللہ اکبر وہ کہکر بڑھے / وہین ساتھ سارے دلاور بڑھے
درخشان یہ نیزونکی تھین یون بران / جھپکتی تھی چشم شہ خاوران
پڑی اپنے خولہ کی ناگہ نظر / لگین کہنے اسطرح للکار کر
ہمارا خداوند ہے مہربان / کیا اسنے دیکھو ہمین شادمان
وہ نیزونکی بھالین دمکتی ہوئین / وہ جون برق تیغین چمکتی ہوئین
ہوا کی طرح سے سب اڑتے ہوے / صفونپر صفین اور پرونپر پرے
جسے دیکھیے بس وہ سکتے مین تھا / لگا دیکھنے ایک کو دوسرا
ہوا مہربان اس سبب تمپہ مین / کہ ہم لوگ بھی عورتین رکھتے ہین
نہ غمگین ہو مین نے رہا کر دیا / صلیبونکے صدقہ مین تم ہو رہا
یہ کہتے ہی توسن پہ ہو کر سوار / عنان اسکی موڑی کہ کیجے فرار
زرہ خود و بکتر سے پاک تھا تن / جسیم و توانا بہت چست چست
اور اسطرح دونون چلے آتے تھے / کہ شرعت مین بجلی کو شرماتے تھے
تو خولہ نے بھائی سے اپنے کہا / کہ بھائی کہان تھا کہان اب چلا
آواز بطرس نے خولہ سے تب / کہا جاؤ تم ساتھ بھائی کے اب
کہ ہے شاق مجھپر تمہارا فراق / یہ کہتے ہی بھاگا لعین پر نفاق

ضرار ابن ازور نے سنکر اسے / دیے پھینک کپڑے بدن پر جو تھے
کہا سر سپہ نے نہ جلدی کرو / کہ جلدی مین جو عیب ہین انکو تو
کہ ہمشیر میری ہے وان ایجناب / اجازت ہو مجکو کہ پہونچون شتاب
ابھی دور ہوگا یہ رنج فراق / چلو چلتے ہین ہم بھی تو چست و چاق
اڑا دینگے ہم سرزمین دمشق / الٹ دینگے انپر زمین دمشق
برابر ہو سب اور رکاب و عنان / ملا لو مین ہوتا ہون حملہ کنان
دیے کھول یکسر نشان و علم / لیے تان نیزے بھی سب یکقلم
ہر اک سمت سے انکو اب گھیر لو / یہ روباہ ہین اور تم شیر ہو
اور اطفال پر انکے ہو مہربان / کہا سب نے برچھیے بس اے کامران
لرزنے لگی انسے وہ سرزمین / ہوا گرد برد آسمان برین
چمکتی تھی جون برق تارنجی حسام / جو دیکھے نہ لے پھر لڑائی کا نام
کہ اے بیبیو آئی حق کی مدد / مبارک ہو دیکھو یہ پہونچی مدد
یہ کہتا ہے راوی کہ بطرس نے جب / ادھر کی نگہ ہو گیا سرد تب
زمین سے فلک تک وہ اٹھتا غبار / وہ گھوڑے عرابی عرابی سوار
دھڑکنے لگا دل تو وہ کانپنے / رکا دم کہ بس لگ گیا ہانپنے
لگا کہنے بطرس کہ اے عورتو / ترس تمپہ آیا کہ عورات ہو
ہماری بھی تو ہین بہو بیٹیان / پھوپھی اور خالہ بہن اور مان
تمھارے جو مرد آئین انسے یہ حال / نہ کہنا کہ انکو نہ ہو کچھ ملال
کہ ناگہ دو فارس نظر اسکو آئے / کہ آگے نکل قلب سے تھے وہ آئے
برہنہ بدن دوسرا شیر نر / نہ تھا زین بھی پشت رہوار پر
لکھا ہے کہ سردار تھے اور ضرار / جو پہونچے یہان آکے وہ خوش شعار
ہماری تو امداد حق نے یہ کی / کہ تیری مدد کی یہ پروا رہی
کہ مین نے دیا اب انھین کو تمھین / حزین ہون اگرچہ مین اس حال مین
تو خولہ نے پوچھا کیا یون کہا / نہین ہے یہ قانون اعراب کا

اگر وصل تو چاہتا ہی مرا
یہ کہکر لعین وہین روکا اُسے
کہا تو اگر اب نہ چاہے مجھے
جو دیکھا تو دونون اسی پر بڑھے
ضرار ابن ازور سے پھر یون کہا
پر اسکے عوض مین یہان ہاتھین
یہ کہکر ہوے اُسپہ حملہ کنان
تو تم وہ دعا اُس سے بہتر جو ہو
دیے چوب سے توڑ توسن کے پا
جھکا وہ بھی فوراً جو سوے زمین
وہ اوندھا گرا اسپ سے خاک پر
یہ وہ ضرب ہی جو لگائے اُسے
جھکے رو سیون پر اور اسطرح سے
کیا حامد عون نے یہ بیان
اور انکی بہن نے فقط چوب سے
کہ پھرتی تھین جون شیر نر ہر طرف
یہ تھا طیش و غصہ بلا کا انھین
یہانتک کہ وہ گھس گئے شہر مین
خیام اور رہوار تھسا ربھی
ضرار ابن ازور نے بطرس کا سر
آواز تہلیل و تکبیر سب
شجاعت کو سن انکے عورات کی
جو تونے عطا فتح ہم کو یہ کی
اور انکو بخوبی ہوا یہ یقین
طلب کرکے بولس کو سردار نے
نہین تو وہی حال ہو گا ترا
یہ کہکر منگایا وہین اُسکا سر
کہا آہ بے لطف ہی زندگی
کرو قتل تا جا کر اُس سے ملون

تو مین بامروت ہون او باوفا
کہا وہ جاتا ہی چھوڑ کے مجھے
نہ چھوڑونگی مین چاہتی ہون تجھے
اور اتنے مین غازی بھی سب آگئے
مبارک ہو تم کو یہ تحفہ مرا
یہ ہی نوک نیزہ کی اور کچھ نہین
زبان پر تھا اُنکے وہ آیہ روان
اُسے دو کہ وہ ہی دعا اُسکو دو
او اُس ضرب سے اسپ اُسکا جھکا
ضرار دلاور نے پھر اک وہین
سپہ دار اسلام نے دیکھکر
ذرا بھی نہ ارمان باقی رہے
کیا قتل تعشون کے تو دے لگے
ضرار ابن ازور کے ہاتھون سے وان
بہت سے لعین دم مین کشتہ کیے
تھی ہاتھون مین چوب وہ جا بجھے
کبھی مین نے ایسا نہ دیکھا انھین
کیے بند وہ تا کہ جا نہ سکین
لیے ساتھ اور وانسے بھی راہ لی
سنان پر وہین رکھ لیا کاٹ کر
لگے کہنے یعنی کہ ہم آئے اب
یہ کہتے تھے ہان ہی شرافت یہی
تو امید فتح دگر ہے قوی
ہمین دیکھا کا شام رتبہ برین
ہدایت یہ کی اُسکو سالار نے
جو بھائی کا تیرے ہوا ماجرا
کہا دیکھ اسکو تو وہ دیکھکر
مجھے بھی یونہین مار ڈالو ابھی
غم ہجر سے یون نہ مضطر رہون

نہ دے ہاتھ سے اپنی خواہش کو یان
کہا اب مجھے منھ نہ دکھلاؤ تم
لیے وہ ہی چوب اُسپہ حملہ کیا
جھکے سب اُسی پر کہ جانے نپائے
بہن اپنی لو تمکو دیتا ہون مین
یہ تحفہ مرا تو بھی کرلے قبول
کہ جس مین یہ ارشاد حق نے کیا
جو کی ضرب نیزہ تو دلپر پڑی
تو سنبھلا یہ چاہا جدا اُس سے ہون
لپک کر جو چوتڑ پہ نیزہ جڑا
آواز فوراً کہا مرحبا
جو مارا گیا بطرس خیرہ سر
کہ اکدم مین مارے گئے سہ ہزار
ہوے تیس مقتول وہ بے حیا
غفیرہ کو مین نے جو دیکھا وہان
پڑی چوب جسپر رہا وہ وہین
کیا دشمنان خدا نے فرار
پلٹ آئے غازی اور اک جا کیا
کہ چلیے بس اب نزد حضرت امین
جناب امین مرج راہط مین تھے
جو پہونچے لگا ہمنے باہم سلام
ہوے شادمان پھر انھین دیکھکر
ہمارے لیے نیک یہ فال ہی
یہ کشور ہمارے ہی اب ملک مین
کہ مومن ہو انکار اُسنے کیا
کہا کیا کیا ساتھ اُسکے کہو
ہوا رنج سے اسقدر بیقرار
مجھے ہجر اُسکا گوارا نہین
مسیب بن نجبیہ فزاری جو تھے

تھہر اب چلا بھاگ کر تو کہان
تمھاری وہ الفت ہوئی دل سے گم
ضرار اور سرور نے یہ ماجرا
وہ چلا کے کرنے لگا ہاے ہاے
کہا خوب تحفہ ہی لیتا ہون مین
نہین تو مین ہونگا نہایت ملول
تمھین مومنو دے جو کوئی دعا
تھین موجود پھر اُنکی ہمشیر بھی
کہ بیکار اب ہوگیا ہی ہیون
ادھر سے اُدھر پار ہی ہوگیا
ہزار آفرین حبذا حبذا
تو غازی جوانان فیروز فر
ہوا اُنسے آباد دار البوار
کہ نیزہ تھا اُنکے لیے جانگزا
تو لڑتی تھین ایسا کہ بس الامان
کہون کیا کہ کیسی غضبناک تھین
عقب مین تھے غازی جوان بادقار
وہ مال غنیمت جو حق نے دیا
مبادا کہ دروان پہونچے کہین
قریب اُنسے جب یہ دلاور ہوے
اور اس فتح سے وہ ہوے شادکام
کہا شکر اے خالق دادگر
کہ حامی تو اے رب اجلال ہی
وہ جھوٹے ہین جو اسکا دعوی کرین
کہا پھر کہ ایمان لا ہی بھلا
کہا مار ڈالا اُسے مین نے تو
کہ رونے لگا چیخ کر زار زار
سسکتا ہون جینے کا یارا نہین
اُنھون نے لیا کاٹ سر تیغ سے

وہان سے جنادین کو چلدیے | کہ وردان سے فیصلہ کیجیے

جوق جوق عساکر نصرت مآثر اسلام کا باعلام ظفر احتشام رونق بخش سرزمین اجنادین ہونا اور برپا ہونا خیام فلک احتشام لشکر اسلام کا بمقابلہ کفار اور صبحگاہان مستعد ہونا دونون لشکرون کا جنگ و جدال پر

پلا ساقیا وہ شراب سرور | کہ سب رنج و غم دلسے ہوجائین دور
مگر ہان ترا غم ہو دل مین سوا | مجھے اپنا دیوانہ ایسا بنا
کہ خود جان کا اپنے دشمن بنون | ترے شوق دیدار مین جان دون
ترے وصل کا ہون پیاسا بہت | نکلتی نہین جان تڑپا بہت
پلا دے پلا دے شراب وصال | ترے ہجر مین زندگی ہے وبال
مین قربان تیرے مرے ساقیا | شراب محبت مجھے بھی پلا
ترستا ہون لے لیکے نام شراب | پیاسا ہون دے بھر کے جام شراب
جنادین جاتی ہو دینی سپاہ | بصد عظمت و فر و اقبال و جاہ
کہا واقدی رحمہ اللہ نے | امیرونکو سردار ذیجاہ نے
لکھے تھے جو نامے تو لشکر لیے | جنادین کو سب روانہ ہوے
سفینہ غلام شہ دوجہان | کہ ہم سبکے مولا ہین وہ بیگمان
بیان کرتے ہین آپ یہ ماجرا | معاذ جبل کے مین ہمراہ تھا
جو مکتوب سردار پہونچا انھین | چلے وہ جنادین لیکر ہمین
تو ہم اور سردار سب باسپاہ | وہان پہونچے اسوقت با فوج و جاہ
جمادی اول مین پہونچے وہان | کہ تھا وہ سن احمدی بارھوان
ملے باہم اک اک سے ہو ہو کے شاد | کہ پائینگے اب یان بھی قلبی مراد
تھے کثرت سے یون دشمن پر دغل | کہ آئے نظر وہ ہمین دل پہ دل
اور ان کافرون نے ہمین دیکھکر | نمایان کیا جو کہ تھا کر و فر
مسلح ہوے آکے میدان مین | جمے سب کہ تھین انکی نوے صفین
اور اک ایک صف مین تھے اک اک ہزار | سواران جنگی و جویاے کار
روایت یہ ضحاک عروہ نے کی | قسم کھاکے کہتے ہین یون وہ جری
کہ مین اس سے پہلے گیا تھا عراق | جو فوجین تھین کسری کی با طمطراق
انھین اور لشکر جرامق کے بھی | وہان دیکھے لیکن جنادین کی
یہ فوجین تھین کثرت مین انسے سوا | اور اسطرح کا ساز و سامان کبھی تھا
کہ انکو ذرا انسے نسبت نہ تھی | اور ایسے ہی تھے انکے ہتھیار بھی
کیے ہمنے انکے مقابل خیام | گئی رات تو صبح کو وہ لیام
پے جنگ سب مستعد ہو گئے | ادھر سے بھی تیار ہم سب ہوے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے | یہ دیکھا جو وردان گمراہ نے
کہ اصحاب خود آئے لڑنیکو یان | ملوک اور سردار جو تھے وہان
بلایا انھین اور یہ انسے کہا | دلاور ہو تم اور جنگ آزما
شہنشاہ کا تمپہ ہے اعتبار | کہ ارکان دولت ہو اور ذیوقار
دل و جانسے تم اسکے ہو خیرخواہ | اسے ناز ہے تمپہ بے اشتباہ
اسی سے یہان تم مقرر ہوے | کہ اسکے ہی قابل ہو ہر طرحسے
نہین انتہا شوکت و شانکی اب | نہین کچھ کمی ساز و سامانکی اب
جو لشکر ہین جرار اور جنگجو | یہ موجود ہین اور مقابل عدو
اگر انسے تمکو ہوئی یان شکست | یہ سمجھو کہ قیصر ہوا زیر دست
نہ پھر انسے آکر لڑے گا کوئی | کرین شام پر یہ ہی فرماندہی
تمہارے یہ مردونکو کرلین اسیر | جو ہین عورتین وہ بھی ہووین اسیر
لڑو انسے یون ہو کے ثابت قدم | کہ مرجائینگے یا کہ مارینگے ہم
اور اکبار سب انپہ حملہ کرو | اور اکدوسرے سے جدا تم نہو
لڑو تاکہ بخشے گی نصرت تمھین | کہ زندہ ہو تم اور کمتر وہ ہین
مقابل ہوا اک ایک کے تین تین | وہی ہونگے مغلوب اب بالیقین
صلیبونسے طالب ہو امداد کے | کہ تمکو عدد سے مظفر کرے
کہا سب نے ہم اسطرح اب لڑین | کہ مارین انھین بھاگنے بھی نہ دین
دیا حکم اسنے کہ تیار ہو | دلیرانہ جویاے پیکار ہو
تو آئے مقابل مین نصرانیان | کہ جسطرح اوپر ہوا ہے بیان

کہ تھین اُنکے لشکر کی نوے صفین
صفون پر صفین تھین پرو پر پرے
رئیسِ مغازی امامِ سیر
کہ صمصامِ حق سرور سرفراز
تو دریاے لشکر ہوا موج زن
دہلنے لگی اُنسے وہ سرزمین
تصدق نشانون پہ اقبال تھا
ایالو نپہ قربان لیلا کی زلف
نہ صرف اُنپہ قربان شمس و قمر
وہ جرأت کہ رستم مقابل جو آئے
وہ زور اور قوت تھی ایا نکی
جلے آتش عشق سے سبکے سب
کہان یہ کہان وہ لعین دوزخی
سرِ میسرہ تھے سعیدِ دلیر
تھے چالیس سو اُنکے ہمرہ سوار
اُنھین مین تھین سلمہ بھی بنتِ زراع
اور اُمِ ابان تھین جو صاحب فلاح
تھین انکے سوا عورتین اور وان
سپہ دار لشکر نے اُن سے کہا
رہیگا تمھارا سدا نام نیک
اور آتش جہنم کی ہی تند و تیز
اگر تم پہ ہون حملہ آور عدو
تو چوبون سے فوراً ڈرانا اُنھین
غرض شرم اُنکو دلاؤ یونہین
یہ ہی آرزو ہمکو آگے کرو
لڑین ہم یہانتک کہ ہون سب فنا
فقط نصرتِ حق کی طالب ہو تین
دعا دی سپہ دار نے یہ اُنھین
کہا اُنسے ای مومنان جری

تھے موج بلخ سان وہ میدان مین
تھے میدان کثرت سے اُنکے بھرے
بلکِ صداقت شہِ دادگر
ادا کر چکے جب سحر کی نماز
بڑھے سب دلیران اعدا شکن
لگا کانپنے ڈر سے چرخِ برین
کہ تھا اُنپہ نصرٌ من اللہ لکھا
فدا از لعب پرچم پہ حورا کی زلف
کہ حورین بھی صدقے تھین افلاک پر
اُنھین دیکھکر جان ڈر سے گنوائے
بشر کی نہ ویسی بنی جان کی
سبھی مظہرِ لطف و انعامِ رب
ہین نیرنگیان شان اللہ کی
ہوے دائین بازو پہ نعمان شیر
زرہ دار سب اور دشمن شکار
تھین سلمہ دگر بنت نعمان شجاع
ہوا تھا اُنھین روز دن انکا نکاح
بہت ذی شرف صاحبِ خاندان
کہ ای بیبیو تمنے وہ کچھ کیا
شرافت مین ہو منتخب ایک ایک
جلا دین تا یہ کفار کرکے ستیز
تو اُنسے دلیرانہ ہو جنگ جو
اور اولاد اُنکی دکھانا اُنھین
نہ ہٹنے دو ہرگز بڑھاؤ یونہین
ابھی مار لیتے ہین کفار کو
نہ ہے بخت مقبول کرلے خدا
اگر ہے وہ یاور تو غالب ہو تمہین
کہ اللہ اچھی جزا دے تمھین
مین یہ چاہتا ہون کہ جا کوئی

عنان پر عنانین علم پر علم
جو تیار ہو کر وہ لشکر بڑھا
یہ کہتا ہی مجھکو خبر یہ ملی
سران سپہ کو دیا حکم یون
سُمون سے جو گھوڑونکے اُٹھا غبار
جدھر دیکھیے تھین اُدھر فوج فوج
وہ گھوڑے حسین جنسے نادم پری
اور اسوار وہ نیک خو خوش صفات
وہ انوار چہرون سے اُنکے عیان
اگر جوش جرأت مین آئین ذرا
خدا سے سبھی لو لگائے ہوے
سمایا ہوا سبکے دل مین خدا
لکھا ہی کہ سردار کے حکم سے
تو بائین پہ حضرت شرحبیل تھے
تھین اُنمین غفیرہ اور اُمِ ابان
تھین لینا بھی اُن سب مین مانند شیر
گیا تھا نہ ہاتھون سے رنگ حنا
تمع اور عمالق کی اولاد تھین
کہ راضی ہین تمسے خدا و نبی
بغور اسکو سُن لو تمھارے لیے
مجھے تمپہ ہی ہر طرح اعتماد
نہ ہٹنا ہٹانا اُنھین مار کر
یہ کہنا کہ اولاد کو چھوڑ کر یا
یہ سنکر غفیرہ نے اُنسے کہا
بگاڑ اُنکے مُنھ دینگے تیغو نسے ہم
کہا پھر قسم کھاکے خولہ نے یون
زیادہ ہین یا کم ہین اعدا دین
گئے وانسے پھر جانب مردمان
اور اعدا کے لشکر کی وہ جانچکر

وہ فوجین گران اور وہ جاہ و حشم
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا
روایت یہ راوی صادق نے کی
پئے جنگ تیار ہو سب قشون
زمین و زمان ہو گئے تیرہ تار
زہے حشمت و فر و اجلال و اوج
یہ سرعت کہ شرم آئے بجلی کو بھی
تقدس مین تھے جنسے قدسی بھی مات
کہ پر نور جنسے زمین و زمان
توکل بھی وہ چیر دین شیر کا
سوی اللہ دل سے مٹائے ہوے
کہ ہی عرش حق دل مسلمان کا
معاذ جبل میمنہ مین ہوے
تھے ساقہ مین ابنِ بوسفیان کھڑے
تھین مزروعہ بھی اور خولہ بھی وان
جھپکتے تھے جرأت سے جنکی دلیر
تھا بالون مین بھی عطر اُنکے بسا
نصارا کشی مین سب اُستاد تھین
رہی آبرو تمسے اعراب کی
کھلے سر بسر در ہین فردوس کے
یقین ہی کہ مین تمسے ہون او رشاد
مسلمان ہٹین تم تک آئین اگر
کہان تم چلے حق سے مُنھ موڑ کر
خدا کی قسم سید اسر درا
سمجھنا دلیرون سے ہمکو نہ کم
نصارا کی مین تشنۂ خون ہون
مرے دھیان مین کچھ بھی آتے نہین
اور اسطرح کرتا ہی راوی بیان
پلٹ آئے اور دے مجھے سب خبر

ضرار دلاور نے اُنسے کہا ۔ کہ جاؤنگا بس مین ہی ای خوش لقا
کہا سرسپہ نے خدا کی قسم ۔ تمھین ہو سزاوار ای ذی ہمم
حفاظت مگر اپنی کرنا ضرور ۔ خبردار کرنا نہ ہرگز غرور
تمھارا اگر سامنا اُنسے ہو ۔ تو طاقت سے زائد نہ ہمت کرو
یہ ارشاد حق ہی اسے سُن رکھو ۔ نہ ڈالو ہلاکت مین خود آپ کو

جانا ضرار دشمن شکار کا واسطے جانچ لشکر کفار کے اور بھیجنا وردان کا تیس سوارون کو واسطے گرفتاری ضرار کے اور شکستہ وخستہ ہو کر پلٹ آنا اُن کا لشکر وردان مین بے نیل مرام اور ملاقی ہونا ضرار کا سردار سے بعد قتل کرنے سواران روم کے

یہ کہتا ہی یان راوی خوش شعار ۔ بڑھے چپٹ صف دین سے حضرت ضرار
اُڑایا صبا کی طرح باد پا ۔ یہان تھا کہ اکدم مین وہ وان گیا
جو اعدا کے لشکر کے پہونچے قریب ۔ لگے دیکھنے اُنکو وہ خوش نصیب
جہانتک کہ جاتا تھا ایک نگاہ ۔ علم پہ علم تھے سپہ پر سپاہ
جہان تا جہان تھین صلیب و خیام ۔ وہ سامان جنگ اور وہ احتشام
چمکتے تھے اسطرح خود و سپر ۔ چکا چوند آئے جنھین دیکھکر
بلند آسمان پر غبار زمین ۔ جگہ تھی نہ میدان مین خالی کہین
چمکتی تھین نیزونکی یون بوڑیان ۔ کہ گویا چراغان ہی سارا جہان
سپہدار تھا قلب مین جاگزین ۔ نگہ کو جمائے سوے مومنین
کہ اُسنے سران سپہ سے کہا ۔ کہ مین ایک فارس کو ہون دیکھتا
کہ آتا ہی اپنی طرف تیز تیز ۔ وہ دیکھے کیے اپنے گھوڑے کو خیز
یقینا کہ یہ کوئی سردار ہی ۔ کہ فوج عرب کا یہ سالار ہی
کوئی جا کر اسکو پکڑ لائے یان ۔ مزا ہی جو یہ قید ہو آئے یان
یہ سُنکر وہین تیس فارس چلے ۔ اور آئے جو گھوڑے اُڑاتے ہوے
تو یہ پشت دیکر پھرے تیز تر ۔ وہ سمجھے کہ جاتا ہی کہ یہ بھاگ کر
اور اُنکی غرض بھاگنے سے یہ تھی ۔ کہ لشکر سے ہو فاصلہ تو ابھی
انھین مار لونگا یہ کیا چیز ہین ۔ مین ہون شیر نر اور یہ حیز ہین
تعاقب مین اُنکے ہوے وہ لعین ۔ ہوا فاصلہ فوج سے تب وہین
پھرے برق سان وار نیزہ کیا ۔ جو آگے تھا مردار ہو کر گرا
جو تھا اُسکے پیچھے پھر اُسپر بڑھے ۔ اور اُن سبکو ڈانٹا تو وہ ڈر گئے
کیا سب نے لشکر کیجانب فرار ۔ تعاقب مین تھا شیر دشمن شکار
کہ مارا اسے اور پھر اُسکو بھی ۔ یہانتک کہ لی جان اُنیس ۱۹ کی
گئے اپنے لشکر جو وہ بے حیا ۔ یہ دانسے نیستانکو اپنے پھرا
سُنایا سپہ دار کو ماجرا ۔ تو وہ خوش ہوے اور ایسا کہا
کہ مین نے تو سمجھا دیا تھا تمھین ۔ کہ آنا نہ تم جیسا نفس مین
تمھین ہو ہون نہ خود گرم جنگ ۔ انھین نے کیا آن کر مجکو تنگ
اور اس سے ڈرا مین کہ رب العلا ۔ نصارا اسے دیکھے مجھے بھاگتا
تو مین بہر امداد دین نبی ۔ لڑا اُنسے حق نے مدد کی مری
جو کچھ آپ نے مجسے تھا کہدیا ۔ اُسی سے تو یون پھر کے آیا چلا
یہ تھا عزم حملہ کرون فوج پر ۔ کہ ہو جائین سارے یہ زیر و زبر
کہ جرأت نہین انمین غیرت نہین ۔ مظفر ہمین ہین ہمین ہین ہمین
اور انکا یہان ہی جو مال و منال ۔ غنیمت ہی اپنے لیے بے مقال
صفون مین گئے پھر سپہدار دین ۔ باواز کہتے تھے یا مومنین
مددگار ہو دین اللہ کے ۔ کہ اللہ نصرت تمھاری کرے
کرو راہ مولا مین اب تم غزا ۔ کہ ہو شادمان تمسے رب العلا
فدا شوق سے ہو سب اُسکے لیے ۔ ہی موجود جنت تمھارے لیے

کرو خوب جم جم کے اب تم جدال
یہی رزمگہ اور کوئی جا نہین
رہو اپنی اپنی جگہ سب کھڑے
کرو تیرباران تو اکبارگی
برابر پڑے باڑھ اسطرح سے
او راس ملک مین فوج جرار ہو

وہ دیکھو کہ ہین ساتھ اہل وعیال
سوا جنگ کے اور چارا نہین
بڑے تم بہادر ہو اور منچلے
کہ گویا ہی سبکی کمان ایک ہی
زمین پر ملخ آئے جس طرح سے
نہ ایسی ملیگی یہ ہی جاے غور
ہی سامان بہت اور بکثرت سپاہ

کہان جاؤگے گھر تو اب ہے وہا
ہو برابر برابر عنان سب رہین
نہ بڑھنا کہ جبتک نہ مین حکم دون
پڑینگے جو یون اپنے اکبار تیر
بخوبی رہو گے جو ثابت قدم
کہ ہین جمع اسمین دلیران شام
بہت کروفر ہی اور اقبال وجاہ

یہ ہی شام اک عرب دور ہی
تلے اور اگرچہ جوان سب ہین
تمھارا سپہ دار وسالار ہون
تو جائینگے ہرگز نہ بیکار تیر
تو اللہ کا تمپہ ہوگا کرم
اراکین قیصر وشاہان شام

آہستہ آہستہ بڑھنا دونون لشکرون کا میدان رزم مین اور آنا ایک پادری کہنہ سال کا اور طلب کرنا سپہ سالار کو اور بعد قیل وقال خواہش کرنا کہ اس قدر مال لیکر پلٹ جاؤ اور نہ ماننا سپہ سالار کا اور کفار کا غصہ مین آکر بڑھنا جانب لشکر اسلام کے

یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
سواران جنگی جو تھے نیزہ دان
انھون نے کمانین سنبھالین وہان
کھڑے تھے وہ اپنے علم کے تلے
ربیعہ بن عامر بھی اور ذوالکلاع
سپہدار کے تھے ادھر اور ادھر
ادھر سے جو دردان نے دیکھا ادھر
بڑھے جانب لشکر مومنان
تھے میدان مین وہ لشکر اسطرح کے
ادھر کلمۂ کفر کا شور تھا
کہ پہنے ہوئے تھا لباس سیاہ
باواز عربی مین اسنے کہا
یہ سنکر جہان پہلوان باوقار
زبان جنگی باب ظفر کی کلید
سپہ دار اسلام ہو کیا تمھین

مسلمان یہ سنکر ہوئے شادمان
تھے آمادۂ جنگ باندھے قطار
لگین تیر چڑھانے عرابی کمان
وہ عالم تھے انکے قدم کے تلے
جو تھے فاتح مصر وشہر وقلاع
ستارے ہون جسطرح گرد قمر
یہ بڑھتے ہوئے اسکو آئے نظر
سنبھالے ہوئے تیغ وگرز وسنان
کہ جون کوہ آہن ہون چلتے ہوے
ادھر شور تہلیل وتکبیر کا
نہایت تمرد بہت زشت راہ
تمھارا سپہ دار نصرت لوا
سپہ دار دین سیف پروردگار
سحاب کرم خالدؓ ابن ولید
کہا ہو نہین جبتک اطاعت گزین

اور اکبارگی مستعد ہوگئے
جو تھے قدر انداز ناوک فگن
سپہدار اسلام نصرت لوا
عمرو عاصؓ اور عبدالرحمٰنؓ شیر
اور انکے سوا اور سردار بھی
ہوئی جبکہ ترتیب لشکر درست
کمان فوجکو اسنے بھی دی وہین
دو دریاے لشکر ہوئے موج زن
گھٹائین سی اٹھین ادھر اور ادھر
قریب آئے دونون جو لشکر وہان
نکلکر بڑھا جانب غازیان
ہوے پاس آئے تو باتین کران
نصارا کش وحامی مومنین
بڑھے قلبگہ سے گئے اسکے پاس
کرون پیروی حکم اللہ کی

کہ قربان ہون دین کیواسطے
بہت تیزدست اور دشمن شکن
ہوے قلب مین جاکے رونق فزا
سعیدؓ و قیسؓ اور رافعؓ دلیر
کہ تھے نامداران عالم سبھی
بڑھے ہلکے ہلکے سپہ دار چست
تو آہستہ آہستہ وہ بھی وہین
سمندر ہو جسطرح سے موج زن
نہ آتا تھا مہر درخشان نظر
تو اک پادری پیر ترسائیان
اور آگے تھے کچھ اسکے عیسائیان
سنے وہ دری اور مین اسکی سنون
فدائی الولاے شہ مرسلین
کہا اے امیر جری حق شناس
بجا لاؤن جبتک مین حکم نبیؐ

تو سردار ہون ورنہ کچھ بھی نہین
جسے چاہین حاکم کرین ہو نہین

ولیکن اسے خوب سمجھے رہو
کہ آئے یہان تم جو اے نیکخو

وہی ملک ہی یہ کہ اس ملک پر
شہنشاہ کسریٰ بصد کر و فر

یہ دنیاے دون ہی بس اے نامدار
نہین ایک حالت پہ اسکو قرار

نہو اسپہ مغرور و نازان کبھی
زمانہ کی نیرنگیان ہین یہی

اب اُسنے یہ تم پر ترحم کیا
کہ مجھکو بلا کر یہ مجھسے کہا

تو اعراب کو ہین جو لشکر مین یان
مین اک ایک دینار دون بیگمان

عمامے ہون دس اور چادر بھی دس
ہون دینار سو اب نہو کچھ ہوس

اُنھین گن کے دینار دون اکھزار
ہون چادر بھی اک سو زرہ کے شمار

کہ رومی ہین مور و ملخ کی مثال
ہی دولت بہت اور جاہ و جلال

توانا بھی ہین اور بڑے سورمان
معزز ہین اور صاحب خاندان

سمجھنا نہ اُنکی طرح سے انھین
کہ تم جن پہ غالب ہوے شام مین

مسلمان ہو یا جزیہ دو یا لڑو
جو انمین سے منظور ہو وہ کرو

لڑائی مین ہوگی ہمین کو ظفر
نہین فرق کچھ اسمین باور تو کر

کلام خدا مین یہ موجود ہے
جو فرق اسمین جانے وہ مردود ہی

ارے شتربانان فرش و خیام
یہ ہتھیار اسپان زرین لجام

اور انکے سوا ہین جو کچھ نعمتین
ہماری ہین تمسے ابھی چھین لین

ذرا نوبت جنگ آئے تو اب
اُترتا ہی یان انپہ قہر و غضب

کہا اُسنے جاکر جو ذروان سے
کہا ہمکو بھی ہین یہ سمجھے ہوے

اور اول لڑائی مین ہمسے کمی
ہوئی انکو اس سے ہوس یہ ہوئی

شہنشاہ زادے ہین آئین تمام
سران ارآجیہ جو پاے نام

پھر اسطرح یہ فوج جرار ہی
کہ ہر ایک مرنے کو تیار ہے

یہ کہکر کمان اُسنے دی فوج کو
بڑھو میرے ہمراہ انسے لڑو

ہوے فوج کے آگے آگے وہی
بڑھا خود وہی اور فوج بھی سب بڑھی

کہا فتح کا ہی یہی تو سبب
نہین تو ظفر ہمپہ تم پاؤ کب

تو حاصل ہوئی تمکو قلبی مراد
لیے چھین تمنے ہمارے بلاد

جو آیا ہوئی اُسکو حاصل شکست
پھرے یونہین جرمق بھی ہو ہو کے پست

سدا ایک سا حال رہتا نہین
سدا یار اقبال رہتا نہین

یہ لشکر بہت اور جرار ہے
اور اسکا جو ذروان سپہدار ہی

کہ کہدے سپہ دار اسلام سے
اگر اب بھی پلٹ جاؤ تم شام سے

اور اک اک عمامہ بھی چادر بھی دون
تمھارے لیے اے امیر قشون

جناب نبی ص کے جو ہین یار غار
ابوبکر صدیق رض عالی تبار

پلٹ جاؤ اب تم نہ ہمسے لڑو
ڈرو اور رنجو لی اسے سُن کہو

نہین انسے لڑنے کی طاقت تمھین
جو آئے ہین یان اب کہ تمسے لڑین

مظفر ہوے ہین یہی جا بجا
شجاعت مین ہین رستم کے پیشوا

کہا کھا کے سوگند رب برین
نہ جائینگے مانینگے اک بھی نہین

ہمین اسکی پروا نہین ہی ذرا
زیادہ ہو ہم سے کہ بے انتہا

یہ اللہ نے ہمسے وعدہ کیا
کہ حامی ہون مین دین اسلام کا

کہو دھیان مین کیسے لائین تمھین
یہ دیبا زیان ہین انھین یان لین

یہ کپڑے حریر اور دیبا کے سب
جواہر زر نقدیان جو ہی اب

سمجھتے ہو اپنے یہ شہر و بلاد
چلے جاؤگے بھاگ کر نامراد

کہا خیر جو کچھ کہ تم نے کہا
کہونگا مین ذروان سے سر تا بپا

انھین کی طرح جنپہ کل جنگ مین
یہ غالب ہوے اور مارا انھین

اور اس فوج مین ہین دلیران روم
لرزتے ہین جنسے یہ سب مرز و بوم

وہ بطریق جو ہین بڑے منچلے
ہوے جمع سب حکم سے شاہ کے

یہ اکدم مین کردینگے زیر و زبر
ابھی تو گرینگے یہ سب خاک پر

پیادے کماندار ناوک فگن
کہ سمجھے تھے خود کو دلیر زمن

بڑھے سب نشانون کو کھولے ہوے
کمان و سنان تیغ تولے ہوے

وعظ حضرت معاذ جبل باہل اسلام اور پھرنا سردار کا سب لشکر پر اور نصیحت کرنا سب کو اور درست کرنا صفون کا

معاذ جبل رض نے جو دیکھا اُنھین
کہا یون باواز ہا سب سُنین

مبارک ہو تمکو حیات ابد
مبارک ہو دیدار رب احد

لڑو انسے خالق پہ قربان ہو
کہ فردوس تیار ہی مومنو

مبارک ہو بس عیش دائم تمھین
یہ حورین یہ غلمان یہ نعمتین

وہ دیکھو کہ حورونکو ہی انتظار
تمھین دیکھتی ہین کیے ہین سنگار

تمھارے لیے یہ خدا نے کہا
مین ہون مشتری جان و اموال کا

جو دیگا مرے واسطے مال و جان
عطا مین کرون اُسکو باغ جنان

توقف مناسب نہین اب بڑھو
یہ اعداے حق ہین انھین مارلو

کہا سرسپہ نے کہ ٹھہرو ابھی
وصیت کرو نہین انہین اور بھی

یہ کہکر بڑھا ہیون قلب سے
پھرے اور برابر کیے سب کے

یہ کہتے تھے یارو برابر رہو
جدائی نہ شانونسے شانو مین ہو

رکاب زر کاب و رعنانسے عنان
رکھو متصل اور سنبھالے سنان

یہ ہین ہمسے زائد تو پروا نہین
ہے اللہ اپنا نصیر و معین

لڑو اور بچو دھیان اسکا رکھو
کہ ہو فیصلہ جنگ کا عصر کو

لگائے رکھو عصر تک تم انہین
مبارک ہو وہ وقت اسوقت مین

تمھارے نبی کو ہوئی ہی ظفر
یقینی تمھین ہوگے فیروزفر

یہ اکبار تم پر جو حملہ کرین
سمجھنا نہ ہرگز کوئی شے انہین

تمھین دیکھتا ہی خداے برین
مبادا کہ دو پشت انکو کہین

اُسی کی مدد پہ بھروسا کرو
تمھین ہو ظفریاب ای مومنو

تیر بارانی کفار بہ لشکر ظفر اقتدار و حملہ ضرار رض دشمن شکار و قتل بطریق طبریہ اور بڑھنا وردان کا بمقابلہ سردار ضرار رضی اللہ عنہ

یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
قریب آئے جب دونو لشکر وہان

تو بس اہل ارمن نے آگے جو تھے
یکایک بہت تیر باران کیے

شہید اور مجروح غازی ہوے
سزاوار گردن فرازی ہوے

امیرون نے چاہا اٹھین بڑھکے ہم
ہوے سد رہ سرور خوش شیم

ضرار رض ابن ازور یہ کہنے لگے
کہ کیون اب ہمین آپ ہین روکتے

خداے برین دیکھتا ہی ہمین
دلیرانہ اعدا مقابل یہ ہین

یہ مردود سمجھین گے ہی انکو ڈر
ہٹائین نہ کیون ہم انہین مارکر

مناسب ہی دو حکم حملہ کرین
کہ انکو ملادین ابھی خاک مین

کہ لشکر سے بڑھتا نہین کچھ شہسوار
ادھر اور اُدھر کچھ کرین کارزار

یونہین انکو دوڑائین میدان مین
پھر اُسوقت جب آپ حملہ کرین

تو ہون آپکے ساتھ ہم بھی تمام
تہ تیغ اسلام ہون یہ لئام

کہا خاص اس کام کے ہو تمھین
کوئی تیز و طرار تمسا نہین

کہا کھاکے سوگند پروردگار
بہت مجکو محبوب ہی کارزار

یہ چاہا کہ پہنون لباس عدو
اور اس فوج مین گھسکے ہون جنگجو

بہار شجاعت دکھاؤن انہین
مزا جنگ کا اب چکھاؤن انہین

زرہ پاس انکے جو بطرس کی تھی
خوشی سے منگا کر پہن وہین لی

کیا خود فولاد کو زیب سر
زرہ اور تھی جو کہ باریک تر

لیا ڈال اُسے اپنے چہرہ پہ جب
عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تب

لیا اور رکھا پشت رہوار پر
ہوے چٹ سوار اسپ باکروفر

لکھا ہی کہ سارا یہ سامان جو تھا
کہ بطرس سے جو مار کر تھا لیا

وہین لیکے پھر نیزہ جانستان
جو توسن کو چھیڑا اُٹھا برق سان

صف روم پر یون گئے ٹوٹ کر
کہ شہباز گرتا ہی جون صید پر

ہوئی تیر تبر کی بوچھار خوب
نگر یہ گئے فوج مین اُنکی ڈوب

شغالون سے رکتا ہی کب شیر نر
ہوا نیزۂ جانستان کارگر

کہ غازی نے جسکے پلک کر جڑا
تو مُردہ وہین خاک پر گر پڑا

اِدھر گر گیا کوئی کوئی اُدھر
تھے حیرت سے تکتے مین سب دیکھکر

گرجتا تھا جون رعد غازی جوان
تڑپتا تھا جون برق وہ خونفشان

یہان تھا کہ دم مین وہ آیا نظر
زبانو پہ پھرتا تھا قتل خبر

روایت یہ حسان نے اسطرح کی
انھون نے کیے قتل تیس آدمی

کہ نیزہ لگاتے تھے جس شخص کے
مین تھا دیکھتا اور گنتا اُسے

نصارا کو غیرت سی کچھ آگئی
بڑھے کچھ سوار انمین جو تھے جری

اُٹھا کر سر و رخ سے خود و زرا
یہ للکار کر رومیون سے کہا

کہو دیکھو مجھے خوب مین ہون ضرار رض
لیا نذر مین نے بطرس کو مار

کیا قتل مین نے ہی حمران کو
وہی ہون وہی ہون مجھے دیکھلو

تمھارے لیے ہون مین پیک قضا
کہ قہر خدا ہون کہ کوئی بلا

مین پیدا ہوا ہون اسیواسطے
کہ دوزخ کو دون پاٹ کفار سے

زمین پر نہ چھوڑون نمایان نشان
یہمان جاؤ تم ہین بھی ہو کوئی امان

یہ کہتا ہے یان راوی صدق فن
کہ اعدائے دین سنتے ہی یہ سخن

اور انکا انھون نے تعاقب کیا
تو بطریق و سردار جنگ آزما

اُسیدم اُدھر سے یہ پلٹے ادھر
لگا کہنے وردان انھین دیکھکر

کہا اُس سے لوگون نے ہے یہ وہی
کہ آتا ہے لڑنے برہنہ کبھی

یہ سنتے ہی اک سرد سانس اُسنے لی
کہا آہ یہ شخص تو ہے وہی

کہ اکدم نہین چین جس سے مجھے
کوئی ہے کہ بدلا مرا اس سے لے

کھڑا تھا وہین حاکم طبریہ
لگا کہنے اُس سے یہ ہی کام کیا

دلیر عرب نے بھی لی تب عنان
دیے خوب گردآور دونون نے دان

کڑھکا کے توسن کو غازی جوان
سنبھالے وہی نیزۂ جانستان

گرا دھم سے دشمن بروئے زمین
زمین و زمان نے کہا آفرین

اور آتا مقید وہ ہو کر یہین
مجھے تب بھی ہوتا نہ ہرگز یقین

عجب کیا ہین یون اس سے عہدہ برآ
مقابل نہین اسکا میرے سوا

رکھا تاج سر پر جواہر نگار
نمایان ہوتا حشمت و اقتدار

تمھارے لیے ہون یہ گنج نثار
انھین ہین بڑے کشتون کا ہرگز شمار

انھین دیکھکر اور پہچان کر
پھرے وہ تپنا ایسے ہوئے پرخطر

بڑھے طیش و غصہ سے اُنپر جبھی
اراجیہ اور ہے تسلی نہ تھی

کہا رو یہ بدو ہے بس منچلا
سپہ دار ہے یا کہ افسر بڑا

اور آتا ہے گاہے بجنگی لباس
کمان ہتی ہے گاہ نیزہ ہی پاس

کہ حمران کو جسنے کشتہ کیا
مرے دل کو وہ داغ جسنے دیا

جو کچھ مانگے بیشک وہی اُسکو دون
تمنا ہے گشتہ اسے دیکھلون

مین لیتا ہون اک وار مین اسکو مار
یہ کہکر بڑھایا وہین راہوار

پھرے تین ساعت وہ دونو نہین
ہوا وار لیکن کسی کا نہین

گیا برق سان اور کیا ایک وار
زرہ توڑکر ہو گیا تن سے پار

لگا کہنے وردان یہ دیکھکر
یہ لاتا پکڑ کر کبھی اُسکو اگر

کہان آدمی اور کہان دیوزاد
بشر جن یہ کسطرح پائے مراد

اُتر کر فرس سے پہن لی زرہ
اور اُس زرہ پر موتیونکی زرہ

سوار ایک تازی کے اوپر ہوا
کیا عزم جب اُسنے میدان کا

بامید شادی دختر وردان جانا اصطفان حاکم عمان کا بمقابلہ ضرار عالی وقار اور دیر تک مقابل رہنا دونون کا اور تھک جانا راہوار غازی کا اور بعد تنبیہ ضرار چاق ہونا اُسکا اور مارا جانا غلام اصطفان کا دست برد شیر عرب سے اور لے لینا راہوار تازہ دم غلام مقتول سے

تو عمان کا حاکم جو تھا اصطفان
گیا برق سان اُسکے نزدیک وان

یہ بدو ہے کیا چیز ماردون اسے
نہین تو پکڑ کر لے آؤن اسے

کہا شوق سے مین نے وہ تجکو دی
یہ سردار شاہد ہین اسکے سبھی

اور اسطرح غازی سے جاکر کہا
برا ہو ترا مین ہون قاتل ترا

ولیکن نہ سمجھے یہ اسکی زبان
کہ یہ جانتے تھے نہ رومی زبان

لگی جسمین زنجیر چاندی کی تھی
ادب سے گلے مین وہ ہین ڈال لی

کہا یون مجاہد نے یہ دیکھکر
کہ تو چاہتا ہے جو اس سے ظفر

وہی ہے سزاوار حمد و سپاس
کہ ہر وقت و ہر دم ہمارے ہے پاس

رکاب اُسکی چومی اور ایسا کہا
کہ سردار مین لونگا بدلہ ترا

ولیکن تو دے اپنی دختر مجھے
یہی ہے صلہ یون مین خوش کر مجھے

یہ سنکر وہ ایسا ہوا شادمان
یہان تھا کہ جون برق چمکا وہان

مری جنگ کی تجکو طاقت نہین
خبردار ہو تجکو ماردون یہین

مگر ہوگئے مستعد قتال
اور اسنے طلائی صلیب اک نکال

پھر اُسکو لگا چومنے بے نصیب
کہ فتح و ظفر دیگی یہ ہی صلیب

تو مین اپنے مولا سے ہون چاہتا
جو بندونسے اپنے نہین ہے جدا

بھرے پھر وہ دونون اور اتنا لڑے
کہ اکتا گئے سب دیکھتے دیکھتے

رہے گرم ہیجا جو وہ تا بدیر — تو چلا کے سردار غازی دلیر
لگے کہنے ہان غازی باوفا — رہیگا یونہین تا بکے معرکا
یہ سستی و غفلت تو زیبا نہین — مقابل ہو تجھسے عدوے لعین
تجھے دیکھتا ہے خداے کریم — نہ زندہ بچے اب یہ خصم لئیم
یہ سنکر ہوا یون اُنھین حق کا ڈر — لگے کانپنے خوف سے زین پر
اُدھر سے دلیران و رومی سران — یہ کہتے تھے چلا کے ہان اصطفان
خبردار جانے نہ پائے عدو — نہو کیون جری ہے دلاور ہے تو
ہوئی دو بدو گرم تب کارزار — لڑے دیر تک خوب وہ شہسوار
یہانتک کہ گرما گیا آفتاب — ولیکن نہ کوئی ہوا کامیاب
نہائے پسینے مین دونون جری — تھے غرق عرق یونہین رہوار بھی
تو اُسوقت یون اصطفان نے کہا — پیادہ لڑین اب تو آئے مزا
مجاہد کو رحم آیا رہوار پر — یہ چاہا اُتر کر اُڑا دون مین سر
کہ ناگہ اُسی دم صف روم سے — سوار اک بڑھا اسپ کوتل لیے
وہ تھا اصطفان لعین کا غلام — کہ لیکر بڑھا اسپ صرصر خرام
ضرار جری نے جو دیکھا اُسے — تو چلا کے توسن سے کہنے لگے
کہ مضبوط و چالاک وہ اس گھڑی — نہین تو حضورِ مزارِ نبی
یقینی شکایت مین تیری کرون — لگا ہنہنانے وہ غازی ہیون
کنوتی بدل کر ڈپٹ کر اُڑا — کہ ہو برق بھی مات کیسی ہوا
گیا پہلے سیدھا وہ سوے غلام — جوان نے وہی نیزۂ لعل فام
جرا اُسکے اور وہ زمین گرا — اُتر کر وہی اسپ کوتل لیا
اور اُس اسپ غازی کو چھوڑا کہا — کہ اب فوج کو اپنی جا تو چلا

عاجز ہونا اصطفان لعین کا بمقابلۂ شاہ سوار یکہ تاز عرب اور بیقرار ہو کر فراق حمران مین اور چلا آنا وردان لشکر پناہ نصارا کا مع دس سوار آہن پوش باعانت اصطفان اور پہونچنا سپہ سالار غازی کا بھی مع دس سوار جرار دشمن شکار

پھر آئے سوے اصطفان لعین — وہ سمجھا کہ اب کوئی صورت نہین
کہ انسے لڑون اور زندہ بچون — یہ جرار اور تازہ دم یہ ہیون
ہوا رنگ رخ زرد کہنے لگا — کہ ناگہ ہوا مطمئن یون کہا
کہ ہشیار ہو جا تو اے نامور — وہ دیکھ آئے گردان نامی اُدھر
اُدھر کی جو غازی جوان نے نگاہ — تو آتا تھا وردان گم کردہ راہ
یہ کہتا ہے راوی کہ جب اصطفان — ہوا جنگ مین عاجز و نیمجان
کہا تب یہ وردان نے مار اُسے — مدد اسکی لازم ہے یارو مجھے
اسی نے تو کہلایا ہے وا حسرتا — بُری طرح سے پارۂ دل مرا
مجھے اب تحمل گوارا نہین — کہ دیکھون اسے یہ تو یارا نہین
بس اب جاؤن اور قتل اسکو کرون — تسلی دل غمزدہ کو مین دون
زبانون پہ ہو گرچہ یہ ماجرا — کہ اک ایسے بدو سے وردان لڑا
نہین اسکی پروا مجھے زینہار — کہ ہون ہجر حمران سے بس بیقرار
کہا یون امیر حرس نے کہ ہان — نہ دے جان تجھ مین نہین یہ توان
نہ جا آپ تو اب ہمین بھیجدے — ہوے گرد اور سب نے روکا اُسے
چلیپا کی اُسنے اُنھین دی قسم — کہ چھوڑو نہین ہمین اب ایکدم
تو لاچار وہ سب الگ ہو گئے — مگر دس سوار اُسکے ہمرہ چلے
تھے قربانی والے وہ گم کردہ راہ — مسلح تھے سب اور پہنے زرہ
تھے پاؤن پہ لوہے کے موزے چڑھے — چھپے اُنکے بازو بھی آہن مین تھے
سر و پر سبھی خود درخشان دھرے — لیے ہاتھ مین گرز فولاد کے
وہی اُسنے غازی جوان سے کہا — کہ جسطرح اوپر بیان ہو چکا
زہے شیر نر واہ گردِ جری — نہ لایا ذرا دھیان مین انکو بھی
مگر یہ کہ مائل ہوا وہ اُدھر — کہ مارون گرا دون انہین خاک پر
لڑائی وہان انسے ہونے لگی — سر و پر اجل اُنکے رونے لگی
لڑا اسطرح غازی ذی ہمم — کہ پڑھکر شجاعت نے چومے قدم
سپہ دار نے دیکھتے ہی کہا — چلتا ہوا تاج وردان کا
کہ بس شاہ کے سر پہ ہوتا ہے تاج — کہ ہے اہل دولت مین یونہین رواج

یہ ہی شاہ نکلا ہے امداد کو
مرے ساتھ بھی دس دلاور چلو

یہ کہکر لیے ساتھ دس شہسوار
اور اکدم مین آپہونچے گھوڑونکو مار

باواز اس طرح اُنسے کہا
ضرارؓ آفرین مرحبا مرحبا

مبارک کہ یہ آئی حق کی مدد
مدد گار اپنا ہی رب احد

فدا ہو چکے تم برب مجید
تمھارے زہے بخت تم ہو سعید

خبردار ان سے نہ گھبرائیو
یہین مارے لیتے ہین ہم انکو تو

ضرار دلاور نے تب یہ کہا
کہ ہان ہے مرے ساتھ میرا خدا

یہ کیا شی ہے انسے جو گھبراؤنمین
نہ فوجونکو بھی دھیان مین لاؤنمین

حملہ سپہ سالار نصرت علم کا وردان پر اور مقابلہ وردان کا اُنسے اور مغلوب ہونا اصطفان کا ضرارؓ سے اور بھاگنا اُسکا پیادہ ہوکر

یہ کہتا ہے راوی لیا اُنکو گھیر
بڑھا سمت اک اک کے اک ایک شیر

سپہدار نے قصد وردان کیا
اور اسنے دلیرانہ وہ بھی بڑھا

مقابل ہوے پھر اُسی سے ضرارؓ
کہ اب مین نکالونگا اسکا دمار

مگر وہ لعین تھا تھکا اس قدر
کہ بازو تھے شل اور ادھر اور اُدھر

رفیقونکو تکتا تھا بیچارہ وار
نہ جنبش تھی کچھ تھا یہ زار و نزار

بخوبی گیا تاڑ گرد عرب
کہ بے دست و پا ہو گیا ہے یہ اب

یہ چاہا کہ نیزہ سے چٹ مارلون
اسے نیمجان اہتو جانے ندون

وہ بھاگا وہین اسپ سے کودکر
تو یہ بھی عقب مین ہوے کودکر

اور اُس تک جو پہونچے تو نیزہ کو چٹ
دیا پھینک اُس سے گئے چٹ لپٹ

کُشتی ہونا ضرار و اصطفان مین اور قتل ہونا اصطفان کا اور حملہ دونون لشکرون کا باہمدگر اور شدت سے قتل ہونا نصارا کا غالب ہونا اہل اسلام کا

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
لگی ہونے دونونمین کُشتی وہان

وہ فربہ تھا اور زور آور بہت
یہ تھے ناتوان اور لاغر بہت

ولیکن یہ طاقت تھی ایمان کی
کہ تھا جون پر کاہ کہسار بھی

اور اسطرح تھے دانوُن پیچ انکو یاد
کہ بر آتی تھی اُنکی فوراً مراد

اُڑا رنگ اُسکا لگا ہانپنے
پڑی جان کی دل لگا کانپنے

ہوا دم کا مشکل اُسے تھامنا
ملک کا کرے دیو کیا سامنا

مجاہد نے غصہ سے للکار کر
اُٹھایا پکڑ کر دوال کمر

دیا زور سے ایک چکر اُسے
قریب اپنے دھم سے پٹک کر اُسے

ہوا اُسکی چھاتی کے اوپر سوار
وہ ملعون یون ہوکے زار و نزار

یہ چلاکے وردان سے کہنے لگا
بچا اب مجھے ورنہ مارا گیا

کہا چپ ہو مبخت خانہ خراب
کہ مین آپ ہون مبتلاے عذاب

درندے یہ ہین آدمی خوار رب
بچائیگا انسے مجھے کون اب

تو یون شور کرنے لگا وہ غبی
شتر بلبلاتا ہو جیسے کوئی

دورویہ سُنا سب نے وہ شور و غل
اور اعداے دین مضطرب ہوکے کل

لگے شور کرنے کہ شاید یونہین
یہ ڈرجائے اور اسکو مارے نہین

یہ غل سُنکے ایمان والے سبھی
لگے کہنے تکبیر و تہلیل بھی

ضرارؓ دلاور نے پھر بے دریغ
بصد طیش لی میان سے کھینچ تیغ

رکھی اُسکے سینہ پہ اور دی چلا
تو پھر اسطرح شور کرنے لگا

کہ سُنکر نصارا نے اکبارگی
کیا حملہ تا فیصلہ ہو ابھی

اُدھر سے دلیران ملک عرب
بڑھے ہوکے بیتاب اکبار سب

نہ اُٹھے تھے سینہ سے اُسکے ضرارؓ
کہ آپہونچے فارس وہان ہوشیار

تو اُٹھ بیٹھے خون مین نہائے ہوے
علم ہاتھ مین تیغ بُران کیے

لکمبر ہوے برزوان سے ہٹے
لیا کاٹ سر کو اُسی تیغ سے

سنان پر رکھا اور ہوکر سوار
ہوے اُن لعینونسے پھر گرم کار

لگی چلنے ہر سمت تیغ و سنان ملے یک بیک دونون لشکر وہان
لڑی میمنہ سے یساری سپاہ یمینی یساری سے ساری سپاہ
ادھر سے بھی تیرونکی بوچھار تھی ہوا اُڑکے وان سے ہوا ہو گئی
سعید ابن زید دلاور نے تب کہا اے دلیران ملک عرب
ہٹے تم قدم بھر بھی پیچھے اگر ہوے مستحق عذاب سقر
رہو اسطرح آج ثابت قدم کہ راضی ہو بس ذوالجلال و کرم
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان چلی خوب جم جم کے تیغ و سنان
جدھر دیکھیے تھی اُدھر مار مار وہ کوئی قیامت تھی یا کارزار
زمین پیکے ٹاپون سے چکرا گئی دھوان دھار ایسی گھٹا چھا گئی
وہ تیغین چمکتی ہوئی بجلیان ستارے سنانونکی تھین بوڑیان
بڑھے اپنے اپنے بڑھائے نشان ہوے کوس و تیمنہ خم پر فغان
قیامت تھی یا عرصۂ رستخیز اجل بار تھی ہر طرف تیغ تیز
سنانین تھین مژگان جانانسے تیز جو دیکھے نہ پائے وہ راہ گریز
اُدھر کلمۂ کفر تھا بر زبان یہ تہلیل و تکبیر سے تر زبان
مگر شامیون پر تھی شامت سوار اور اہل عرب کا تھا اقبال یار
وہ روبہ شعار اور یہ شیر نر کہ شیرون کو لین مار للکار کر
لیے بر حق یہ ہتیلی پہ سر سپے زال دنیا دو بستہ کمر
شجاعت کا اُنکی ہو کس سے بیان قضا جنکی تیغون سے چاہے امان
گرایا سنان سے اسے مار کے اتار اُسے گھاٹ تلوار کے
کٹا خود فارس بھی جو رنگ تھا فرس بھی ہوا دو عجب ڈھنگ تھا
یہ کہتی تھی عالم کردان مین فنا بقا کو یہ ڈر تھا نہون مین فنا
بہا اسطرح خون شامی سپاہ کہ جیحون کا دھارا ہوئی رزمگاہ
چلے سب جدا ہو کے سمت خیام حزین تھے عدو اور یہ شاد کام
لکھا ہے کہ مارے گئے سہ ہزار ہوا اُنسے آباد دار البوار
امام سیر واقدی راست باز جو ملک صداقت مین ہے سرفراز
یہ دسوین کو کہتا ہے وہ مرد دین کہ حاکم عواصم کا تھا بالیقین
کہ اول ہے مارش دو پور ناف جو حاکم تھا عمان کا بیخلاف
ہے دوئم نگہبان خولان کا وہ لاون ہے پھر حاکم عاملا
ششم ہے نگا ابن عبد مسیح جو حاکم تھا حلوان کا ادر تبیح

گیا آسمان پر غبار زمین فلک پر لرزتا تھا مہر مبین
بھڑے آنکر اور جو تھے ارمنی ہوے سب وہ مصروف تیر افگنی
زمین کو ہوا اس طرح زلزلا کہ گاو زمین کا بھی دل ہل گیا
یقینی خدا دیکھتا ہے تمہین سمجھنا نہ ہرگز کوئی شے انھین
تمھین حامی دین اسلام ہو دیا ہے تمھین حق نے قرآن کو
تمھین ہو شجاعت کے بیشک دھنی یہ ہین سب سزاوار گردن زنی
وہ دو لشکر اسطرح جمکر لڑے کہ ہر سمت کشتونکے تودے لگے
دو دریا لشکر ہوے موج زن ہوے ڈر سے لرزان زمین و زمن
کہ مہر جہانتاب دکھتا نہ تھا کہے تو کہ وہ روز شب ہو گیا
وہ جھپٹے اُدھر سے ادھر سے یہ سب صہیل ستوران وہ آفت غضب
بھڑے یکبیک دونون لشکر وہان اُڑے مثل برگ خزان سر وہان
وہ گرز گران اور اُنکی وہ ضرب وہ نیزونکا چلنا وہ آفت کا حرب
مسلمان بھی اور کفار بھی لڑے جمکے تا فیصلہ ہو ابھی
وہ دو لشکر اسطرح غٹ پٹ ہوے کہ جمکر لڑے اور کٹے اور کٹے
کہ انھین وہ جرأت وہ طاقت تھی خدا کی عنایت حمایت نہ تھی
وہ ظلمت سراپا سراپا یہ نور خدا خاص انھین خدا سے وہ دور
یہ کہکے تکبیر یون پل گئے ہزارون ہی وہ خاک مین مل گئے
نہ اُنکا کوئی یار تھا اُس گھڑی سرون پر قضا ناچتی تھی کھڑی
تھی برق بلا تیغ اسلام کی جلا کر رہی فوج کو شام کی
ٹھہرتی نہ تھی پھر شرر بار تھی سرون پر سوارون کے اسوار تھی
چلے اسطرح تنکے بہارے وہان چرائے ہوے تھا شکم آسمان
یونہین ہو گیا عصر کا وقت جب ہوے چور تھک کر دلاور بھی سب
بکثرت وہ کشتہ و زخمی ہوے جو باقی تھے مایوس جینے سے تھے
اور اُنکے ہوے قتل دس بادشاہ کہ تھے صاحب تاج و ملک و سپاہ
یہ لکھتا ہے راوی نے نو کے تو نام بتائے ہین گنکر تجھے لا کلام
نہین نام معلوم اُسکا ہوا یہ اُن سب کا لکھا ہے نام اور پتا
دوم حاکم دیر ایوب تھا کہ مرقس ہے بس نام اُس نشت کا
جو تھا پور رنجبہ کا اور پانچوان لکھا مہرزعون حاکم عسقلان
جرقناتس ہے وہ ملک ساتوان جو رملہ و یافا پہ تھا حکمران

ہکر نویں اس آٹھوین شہ کا نام
ہوئے تیس ایمان والے شہید
جو باقی رہے نام اُنکے رقم
سوم قوم سہمی سے تھے وہ ہشامؓ
چھٹے وہ نمیریؓ تھے عالی گہر
سر خزرجہ تھے وہ پھر ذوالیسارؓ
امیہؓ ہین پھر حازمؓ شیر نر
عدیؓ وہ جوانمرد ابن یسار
غفاری تھے سالمؓ وہ اٹھارہوین
صحابی ہین یہ شاہ لولاکؐ کے
یہ مقبول و عشاق اللہ ہین

کہ جو ارض بلقا پہ تھا شاد کام
ملا اُنکو وصل خدا ے مجید
کیے اُسنے تھے وہ یہ نالی ہم
جو تھے عاص کے پور جویاے نام
تھے پھر ساتوین راعبؓ نامور
کہ قوم تمیمی مین تھے ذی وقار
ہین یربوعی پھر مرہفؓ نامور
جو لیتے تھے اکدم مین دشمن کو مار
بتاتا تھا جرأت مین ہر اک انھین
قدم اُنکے ہین تاج افلاک کے
نبیؐ کے یہ خاصان درگاہ ہین
رہے میری اولاد با آبرو

نوان حاکم نابلس بالیقین
لکھا ہی کہ بارہ تھے اُنمین عوام
کہ اول تھے مخزومیؓ سلمہ دلیر
چہارم تھے سفیان کے بیٹے ہبانؓ
جو تھے خزرجی اور ابن رہین
حرامؓ ابن سالم وہ عنوی ہین پھر
یہ مرہفؓ تھے یربوعی اور مرد رہ
ہین سترھوین نعمانؓ طائی نژاد
ہوان سب پہ دائم رضاے خدا
ہمارے یہ ہین پیشوا و امام
الٰہی تصدق مین اصحابؓ کے
ہی بیشک رحیم اور رحمٰن تو

کہ گوزک جسے کہتے تھے بالیقین
نہ معلوم مجکو ہوے اُنکے نام
شہید دوم عدویؓ نعمان شیر
پھر ابن عمرو عبداللہؓ جوان
جوانمرد پھر قادمؓ نیک دین
سعیدؓ ابن عاص کلابی ہین پھر
تھے پھر محلیؓ بشیر بن حنظلہ
مسمی بمالکؓ بڑے خوش نہاد
ہوے یہ خدا و نبیؐ پر فدا
ہوئین خوبیان انپہ ساری تمام
گنہگار ہون مین مجھے بخشدے

مایوسانہ داخل ہونا وردان سپہ سالار روم کا خیمے مین اور مشورہ کرنا بطارقہ روم سے اور زجر کرنا اُنکو پست ہمتی پر

جو خیمہ مین وردان داخل ہوا
کہ یہ لوگ ہین سخت آہن سے بھی
کہا تم مددگار ملت ہو سب
کہ اہل عرب ہین دلاور بہت
حسام اُنکی بران تمہاری ہی کند
یہ ہی اُنمین قوت کہ ہی عقل دنگ
مددگار ایسے ہین اسلام کے
لڑائی پہ گرتے ہین سب اسطرح
تمہاری خرابی کا ہی یہ سبب
ہو بندے سبھی خواہش نفس کے
جو اب بھی گناہوں سے باز آؤ تم
نہین تو یہ سمجھو کہ شکل عذاب
غضب ہین بلا ہین قیامت ہین یہ
ہی تنبیہ اب ہوتے ہین نجیاب

تو مایوس اور سخت پرخوف تھا
اور اک ایک ہی بس دلاور جری
معزز ہوا ارکان دولت ہو سب
بہت سخت اور جنگ آور بہت
یہ مٹی ہین اسپ انکے چالاک و تند
کہ آہن کو کاٹین وہ لکڑی کے سنگ
کہ پیدا ہوے ہین اسی کام کے
پتنگے گرین شمع پر جس طرح
کہ ظالم ہو غدار و مکار سب
کہو کیونکر اقبال و دولت رہے
یقین ہی کہ انپر ظفر پاؤ تم
یہ دشمن ہین کر دینگے تمکو خراب
تمہارے لیے سخت آفت ہین یہ
یقینی یہ ہی آسمانی عذاب

یہ کہتا تھا وہ نہین کہ فتح و ظفر
سران سپہ شاہزادے تمام
کہو مجسے ہی کیا تمہاری صلاح
عجب ڈھنگ ہی اُنکی پیکار کا
کہ ہین باد صرصر سے چالاک و تیز
نہ تم مین وہ قوت نہ طاقت ذرا
سمجھتے ہین محبوب ایمان کو
اسی سے وہ تمپر مظفر ہوے
نہین تم مین دینی حمیت ذرا
گناہون سے سب ابتو توبہ کرو
کہ تم سے جو اللہ راضی رہے
نہ چھوڑینگے زندہ جہان جاؤگے
سمجھتے نہین یہ بھی ہی ہی ستم
نہ آتے تھے یہ تو کبھی دھیان ہین

نہین آہ ممکن کسی طرح پر
وہین پاس اپنے بلالے تمام
نظر مجکو آتی نہین کچھ فلاح
غضب کاٹ ہی اُنکی تلوار کا
ہی آفت ڈپٹ اور بلا جست و خیز
نہ وہ دست بازو نہ ہمت ذرا
فدا کرتے ہین شوق سے جان کو
بلاد اور قلعے تمہارے لیے
نہ کچھ پاس ہی حشمت و جاہ کا
نہ بے شرم ہو کچھ خدا سے ڈرو
یہ دولت یہ اقبال باقی رہے
نہ دنیا مین انسے امان پاؤگے
نہ تھا ضعف مین انسے کوئی بھی کم
کہ ملتا نہ تھا کچھ عرب مین انھین

نہ روپیہ نہ پیسا نہ جاہ و حشم
برہنہ بدن اور خالی شکم
چراتے تھے اونٹ اور بکری تمام
شب و روز چاکر ہین جیسے غلام
اُسی قحط و تکلیف نے حال حال
وہانسے دیا شام مین لا کے ڈال
انھون نے چکھین نعمتین شام کی
یہ انگور و انجیر میوے سبھی
یہ گیہون کی روٹی مصفا عسل
یہ مکھن اور اک ایک شی بے بدل
لیے چھین اپنے یہ شہر و بلاد
غرض ہر طرح خوب پائی مراد
اور ان ساری باتون پہ طرہ یہ ہے
کہ مرد اور لڑکے جو پکڑے گئے
بنایا غلام اُنکو اور عورتین
ہوئین لونڈیان کرتی ہین خدمتین
یہ بے عزتی اور بے حرمتی
ستم ہی ستم تم سے دیکھی گئی

آمادۂ فریب و دغا ہونا وردان کا آنا داؤد کا بحضور سپہ سالار اور مطلع کرنا داؤد کا حضرت سپہ دار کو عزم وردان سے اور امان لینا اپنے لیے اور بتلا دینا جائے کمین کا سردار کو

یہ کہتا ہے راوی شیرین بیان
یہ سنتے ہی وہ سب ہوئے پرفغان
لگے ملنے ہاتھونکو افسوس سے
اور اسطرح غصہ سے کہنے لگے
کہ رومی اب یہانتک کہ مرجائین سب
گوارا یہ ذلت نہین ہمکو اب
نہ چھوڑینگے اعراب کو ہی قسم
ملا دینگے اب خاک مین اُنکو ہم
نہین ہے سزا اور یہ قیل و قال
ہماری ہو بے حرمتی کیا مجال
تو وہ خوش ہوا اور جو بطریق تھے
کہ نامی تھے سردار افواج کے
لگا کہنے اُنسے کہ تم نے سُنا
جو اسوقت مجھسے انھون نے کہا
بتاؤ کوئی راہ اب جنگ کی
کہ اعراب پر ہو ہمین چیرگی
کہا ایک بطریق نے اُس سے یون
بغور اسکو سنئے مین کہتا یہ ہون
کہ اُنکی نہ کر بات کا اعتماد
یہ جھونٹی نہ پائین گے ہرگز مراد
یہ باتین ہین کچھ اُنسے ہونا نہین
جو کہتے ہین یہ اُنسے ہوگا نہین
یہ ہی جنگ تیرے لیے بد بلا
نہین مرد میدان تو اعراب کا
کہ ایسے بہادر ہین وہ اور جری
کہ آتا ہے سب فوج پر ایک ہی
اور اُسکو نہین اُنکی پروا ذرا
سنا بھی نہین ہمنے یہ ماجرا
کہ اک شخص حملہ کرے فوج پر
نہ لوٹے اُڑا دے نہ جبتک کہ سر
کہ فرما چکے ہین یہ اُنکے نبی
غزا مین جو ہو قتل تم سے کوئی
تو سیدھا وہ جنت کو جائے فرد
ملین اُسکو غلمان و حور و قصور
اور اعدا سے تم قتل جسکو کرو
مقام اُسکا بے شبہ دوزخ مین ہو
سمجھتے ہین وہ موت کو زندگی
نہین موت سے اُنہین ڈرتا کوئی
اور اسبات کو بھی سمجھ لے تو خوب
لڑے فوجین اپنی وہ ڈوب ڈوب
تو اُنین سے کم لوگ مارے گئے
عدم کو بہت سے ہمارے گئے
نہین شکل بچنے کی تیرے کوئی
مگر یہ کہ جو ہے امیر جری
بلا کر تو دھوکے سے مارے اُسے
تو سب کچھ ہے آسان تیرے لیے
فریب اور حیلہ سے اُسکو بلا
کہ تنہا ترے پاس آئے چلا
بنے جس طرح تو اُڑا اُسکا سر
پھر آسان ہے اپنے فتح و ظفر
کہا آہ مشکل ہے یہ لوگ تو
نہایت فریبی ہین اور جنگجو
کوئی مکر بھی اُنپہ چلتا نہین
کوئی اور حیلہ اک ایسا نہین
کہا اُسنے اُنکو تو دے یہ پیام
کرونگا مین سردار سے کچھ کلام
وہ تنہا مرے پاس آئین چلے
اور آئینگے بیشک ہین بیدار بڑے
چھپا رکھ تو پہلے سے ان دس جوان
جو وہ آئین اور تجھسے ہون ہمزبان
پکڑ لے اُنھین اور اُن کو نکار
کہ اکبارگی آکے ہین اُنکو مار
کوئی ایسی جا کرلے تجویز اب
کہ چھپکر وہان بیٹھین وہ سبکے سب
چلے آئین جب وہ دمین بیک یک
تو اور وہ انھین مارلین یک یک
مگر رات کی رات یہ کام ہو
کہ چھپ جائین اُسجا مین وہ جنگجو
یہ سنکر ہوا وہ لعین شادمان
کہا سچ تو کہتا ہے اے مہربان
اُسیوقت بلوائے داؤد کو
کہ تھا حمص کے رہنے والون سے وہ
کہا خوب مین جانتا ہون تجھے
کہ طرار و ہشیار و لسّان ہے
چلا جا ابھی سوے فوج عرب
یہ کہ اُنکے سردار سے تو کہ اب

سپہدار وردان کی ہی آرزو
کہ مین آپ تمسے کرون گفتگو

زر و مال تم چاہتے ہو اگر
تو بے شبہہ تمکو مین دون مال و زر

الگ ہو کے مجھسے کرو گفتگو
بس اب صلح ہی ہو یہی آرزو

بنونگا نہ ہرگز ترا ایلچی
کہ قیصر کو گر یہ خبر ہو گئی

کہا تجھپہ سختی ہو جانے تو کیا
ارے مین تو کرتا ہون مکر و دغا

کہا واہ مکار ہوتا ہی خوار
دلیرانہ کرتا نہین کارزار

کہا ہو کے غصہ نہ باتین بنا
مشیر و مصاحب نہین تو مرا

جو کچھ حکم دیتا ہون تعمیل کر
کہا حکم تیرا سر و چشم پر

چلا وانسے پر دلمین ناراض تھا
کہ یہ کام بیشک برا ہے برا

بھلا آئینگے اسکی وہ گھات مین
کہ ہین یاد مکر و دغا سب انھین

لڑائی ہی کیا تمکو مطلوب ہی
کہ لڑنا دل و جانسے مرغوب ہی

کیا ہمنے ایسا ہی اب مشورا
عجب کیا ہو انہین ہمارا بھلا

جو کچھ مجھسے وردان نے کی گفتگو
اور اُسکی جو کچھ ہی دلی آرزو

سپہدار سے کر دے جا کر بیان
یہ کہتا ہی راوی صادق زبان

سوار فرس اور پہنے زرہ
چلے اپنے لشکر سے جون صاعقہ

وہ خائف ہوا اور یہ کہنے لگا
ٹھہر جاؤ سردار وہ مین ذرا

یہ تیزی یہ چستی تو اچھی نہین
فرستادہ ہون مرد جنگی نہین

نہو گرم جو کچھ کہون مین سنو
نہ نیزہ کو اسطرح سیدھا رکھو

مگر راستی سے تو کیجو کلام
کہ سچا ہمیشہ رہے شاد کام

جو کاذب ہی رہتا ہی خوار و خراب
خدا اُسکو کرتا نہین کامیاب

نہین جنگ منظور وردان کو
یہی چاہتا ہی کہ اب صلح ہو

یہ تجویز ہی کچھ تمھین مال دے
ولیکن یہ ہوتا ہی اس شرط سے

تمھارے جو ہین افسران سپاہ
گواہی کرین اُسپہ ہو کر گواہ

سحرگاہ کل آؤ تنہا نکل
نہ تیار ہو فوج بہر جدل

ہٹے بندگان خدا کا نہ خون
ہو راضی وہ بیچون اور بیچگون

کہا سُن اگر کچھ ہی اسمین دغا
نہین حیلہ گر کوئی ہمسے سوا

اگر سچ ہی یہ عزم اب بے قصور
تو مایوس ہی فتح سے وہ ضرور

سوا اس حال مین صلح ہم کیا کرین
مسلمان کرین اُسکو یا جزیہ لین

یہ بات اُسکے دلپر ہوئی ناگوار
کہا تمسے وردان نے ای ذیوقار

عجب کیا کہ موقوف ہو کارزار
کوئی شکل ہو صلح پائے قرار

لڑائی ہو موقوف بس آؤ کل
مرے پاس لشکر سے تنہا نکل

کہا اُسنے سردار کرتا ہی کیا
دیا شاہ نے حکم پیکار کا

کہ یہ بیچ مین تھا تو بیشک مجھے
کرے قتل یہ کیا ہوا ہی تجھے

اور اسمین یہ کی مین نے تدبیر ہی
وہ مارا اگر یار تقدیر ہی

یہ لشکر یہ سامان یہ جاہ و جلال
نڈر ہو کے میدان مین کر قتال

مین کچھ مشورہ تجھسے لیتا نہین
یہ چون و چرا تجھکو زیبا نہین

خوشی سے مین جاؤن سب آنسے کہون
جو پاسخ وہ دین تجکو آگہ کرون

یہ کہتا تھا وردان کا یہ عزم ہی
ملون جا کے ہم انسے اب تیز ہی

غرض آ کے ٹیلے پہ آواز دی
کہ ای قوم جرار جنگی جری

خداوند تم سے کریگا سوال
یہ اچھی نہین ہی جدال و قتال

جو سردار لشکر ہی آئے یہان
کرون تا کہ اُسسے مین سب کچھ بیان

ویا کوئی سردار ہو ہوشیار
سنے مجھسے آ کر وہ قول و قرار

نہ پورا ہوا تھا یہ اُسکا کلام
کہ فوراً سپہدار عالی مقام

کیے رہستہ یون نیزۂ جانستان
کہ تھا اسپکے کانونکے درمیان

مرے پاس آؤ تو اسطرح سے
سفیر و نسے ملتے ہین جسطرح سے

پیام سپہدار لایا ہون مین
پے گفتگو صرف آیا ہون مین

سپہدار نے کو ہٹہ زین مین
رکھا اور کہا اُس سے کہ ہمنشین

اگر سچ کہے گا تو تیرے لیے
بھلا ہی بھلا ہوگا اسواسطے

کہا سچ عرابی یہ تم نے کہا
سنو مین جو کہتا ہون ای باوفا

جو کشتون کو دیکھا ہوا بس حزین
کہ لڑنے کو اب تمسے راضی نہین

کرو ایک اقرارنامہ رقم
کہ اس ملک پر اب نہ آئینگے ہم

رضامند ہو جاؤ اسپر اگر
تو ہو صلح تمکو ملے مال و زر

کرو گفتگو اور قول و قرار
کہ ہو جائے موقوف یہ کارزار

یہ سنکر سپہدار جنگی دلیر
نہ بولے رہے سوچمین تا بدیر

کہ ہملوگ اُستاد ہین جال کے
پشیمان ہو جو دانو ہمسے کرے

ہوا موت کا اُسکو اپنی یقین
کہ ہمسے وہ کل لڑچکا کیا نہین

جو وہ جزیہ دینے پہ راضی ہوا
تو ہر سال ہر شخص سے ہو ادا

جو باتین ہون تو اُسکو طے کیجیو
تمھین جیسے منظور ہو کیجیو

مین جاتا ہون اب تمنے جو کچھ کہا
یہ عربی ہر سچا خدا کی قسم
یقینی تہ تیغ ہو جائین گے
کہا اے سپہ دار اک بات کو
کریگا دغا تم سے وہ بالیقین
مین یہ چاہتا ہون امان دو مجھے
بُرا ابھی ہمارا نہ چاہے کبھی
چھپائیگا وردان اُنکو کہان
یہ کہکر گیا فوراً اُس سے ملا
چلیپا ہمین دیگی فتح و ظفر

کہونگا مین وردانسے سرتا بپا
ہر اُنکے لیے فتح و جاہ و حشم
نہ زنہار انسے امان پائینگے
گیا بھول اب وہ بھی مجسے سُنو
اُسے صلح منظور ہرگز نہین
اور اُنکو جو ہین لوگ گمرہ کرے
کہا یہ ہی ہوتی جو نیت مری
کہا ریت کا ہر وہ ٹیلہ جہان
بیان کر دیا جو کہا اد رسنا
کہا جائینگے یہ عرب بھاگ کر

دلیکن ڈرا اُنسے وہ اس قدر
سپہ دار وردان و رومی تمام
بچاوے کی صورت یہی ہر یہی
کہا کیا کہا تم رہو ہوشیار
یہ کہکر کیا حال سارا بیان
کہا تجکو اس شرط سے دی امان
نہ یہ تمسے کہتا مین اے باوفا
اُسی کے تلے وہ کرینگے کمین
ہوا شاد دلمین وہ مرد لعین
روانہ کیے اُسنے پھر دس جوان

کہا دلمین کیا جاؤن یون لوٹکر
مین اور آل و اولاد میری تمام
کہون حال سارا امان لون ابھی
کہ وردان ہر مکار اور زشتکار
کہ تمکو بلائے گا دیکھو وہان
کسی سے کرے تو نہ اسکو بیان
کہا خیر اب یہ تو مجکو بتا
جو مین نے کہا فرق اسمین نہین
کہا اب تو ہوگی ظفر بالیقین
کہ جاؤ کرو تم کمین اب وہان

تشریف لیجانا سپہ سالار کا پاس امین الامت کے اور مطلع کرنا اُنکو سب حال سے اور تجویز حضرت امین الامت رضی کی

سپہ دار لشکر پلٹ کر گئے
رکھے تمکو اللہ ہنستا ہوا
کہا حکم ہر یہ ہمارے لیے
چھپائیگا دس آدمی وہ لعین
مناسب یہی ہر مری رائے مین
کہا جسنے یہ حال سب بقصور
کسی جا مین چھپکے بیٹھے رہین
اور اس سمت ہم سب رہینگے تیار
کہا آپ جو کچھ کہین وہ کرون
یہ لکھتا ہر ان واقدی نیکنام
معاذ رضی جبل ابن ازور ضرار رض
تھے قیس رض ہبیرہ بھی اور زفر بھی
پھر اسطرح خوش ہو کر انسے کہا
پکارو نہین جب تمکو فوراً سبھی
ضرار ابن ازور نے فوراً کہا

اور اسطرح حضرت امین رض سے ملے
بتاؤ سبب تو کہا ماجرا
پڑو تنہا کہ مین نہ تم آپ سے
اکیلا تو جانا مناسب نہین
کہ بھیجو جوان دس وہین چھپ رہین
کمین گاہ ہلائی ہوگی ضرر
معاون وہ اُسدم تمہارے رہین
وہان لوگے جسوقت تم اُنکو مار
مخالف ہوا آپ سے اور نہون
کہ پہلے تھے رافع رض جری نیکنام
سعید ابن زید رض نمبر دو نامدار
انھین مین تھے حاتم کے بیٹے عدی رض
وہ دیکھو کہ ٹیلہ جو ہر ریت کا
چلے آؤ ہر ایک اک ایک کی
کہ نزدیک ہے ٹیلہ تو یہ سرورا

کہ تھے شادمانی سے بشگفتہ زان
کہا عزم کیا ہر کہا ہر یہ عزم
ہوا آپکی یہ پھر ہمکو ارشاد رب
اور اُنکے سوا وہ ہی خود شہسوار
پکارے وہ جب اپنے لوگونکو تب
کہا ہان کہا فکر پھر کچھ نہین
اگر چاہتا ہر خدائے کریم
تو اکبارگی حملہ آور ہون ہم
بلائے سپہ دار نے دس جوان
کہ ابن عمیرہ رض تھے طائی نژاد
ششم تھے سعید رض ابن عامر جری
وہ اسحال سے اُنکو آگہ کیا
نشیب اُسکے بائین طرف ہر وہین
خبر ہے مقابل مین وردان کے
ہمین خوب شاید کہ وہ خیرہ سر

کہا با سلیمان لشکر شکن
کہ تنہا ہی جاؤن کرون اُنسے رزم
مہیا کرو ساز و سامان بھی سب
جری اور توانا جو پائے کار
تم اُنکو پکارو کہ وہ آئین سب
ابھی بھیجدو تم بھی بہر کمین
تو مقتول ہونگے وہ سارے لئیم
یقینی بس اُنپر مظفر ہون ہم
کہ تھا ہر اک اُنمین شجاع جہان
دوم تھے مسیب رض فزاری نژاد
تھے ہفتم ابان لائق ہر مدیح
سنایا اُنھین سب بسر ماجرا
چلے جاؤ چھپ کر کرو تم کمین
مجھے چھوڑنا ہو نہین کافی اُسے
گرین آ کے اکبارگی آپ پر

اور اپنے سپہدار کو لین بچا ۔ مبادا کہ بچکر وہ جائے چلا
نہ پہونچے کہین آپ کو کچھ ضرر ۔ مناسب ہی جا کر کمینگاہ پر
کرین جستجو اُنکی مارین اُنھین ۔ اُنھین کی جگہ کیون نہ ہم چھپ رہین
پکارین جو آپ ہمکو تب بیدھڑک ۔ کرین قتل وردان کو یک بیک
یہ سنکر ہنسے سرور نیک خو ۔ کہا جو مناسب ہو وہ ہی کرو
کیا مین نے سردار اپنا تمھین ۔ مظفر کرے رب اکبر تمھین
کہا ہی یہ امید اللہ سے ۔ کہ ہمکو عطا فتح و نصرت کرے
یہ کہکر چلے سب وہ تیغین لیے ۔ سپہدار اسلام سے کہتے تھے
کہ کیجے خدا سے دعائے ظفر ۔ وہ ہی داور داوران دادگر
روانہ ہوے پھر وہ کرکے سلام ۔ سپہدار اور اہل ایمان تمام
یہ اللہ سے کرتے تھے التجا ۔ کہ اعدا پہ ہو فتح ہمکو عطا
لکھا ہی روانہ ہوے تھے یہ جب ۔ تو اُسوقت گذری تھی اک ثلث شب
خوشی سے ضرار دلاور جوان ۔ تھے اُسوقت اشعار رجزیہ خوان
جو نزدیک ٹیلہ کے پہونچے وہ سب ۔ کہا یون ضرار دلاور نے تب
یہین ٹھہرو مین دیکھ آؤن اُنھین ۔ ابھی آکے آگہ کرونگا تمھین
برہنہ ہوے پھر یہ وانسے چلے ۔ اور آہستہ آہستہ چھپتے ہوے
جو دیکھا تو سوتے تھے بیہوش سب ۔ کہ تھا دن کی محنت سے رنج و تعب
یہ چاہا کہ جاکر مین اب انکے پاس ۔ کرون قتل اک ایک کو بیہراس
اگرچہ ہوا اُنکو فوراً خیال ۔ کہ چلائے کوئی جو وقت قتال
تو یہ جاگ اُٹھین گے بہتر یہ ہی ۔ پلٹ کر وہین جاؤن مین تیز ہی
پہونچکر کہا اُنسے باصد خوشی ۔ سنو غازیو ہی بشارت بڑی
کہ سوتے ہین سب کافر زشت خو ۔ چلو بیدھڑک اب اُنھین مار لو
ہوا کبارگی کام اُنکا تمام ۔ چلے ساتھ ہی سب پہ اکدم حسام
مرے پیچھے آہستہ آہستہ ہو ۔ ذرا بھی نہ کھٹکا ہو اے دوستو
اُسیوقت سب نے اُتارین زرہ ۔ میانو نسے تیغین بھی لین اُس جگہ
دبے پاؤن پہونچے وہ سوتے تھے سب ۔ سرھانے ہی ہتھیار رکھے تھے سب
جدا ہوکے وہ غازی خوش سیر ۔ پہونچ جب گئے سبکے بالاے سر
تو اکبار اُنپر ہوے وار تیغ ۔ کہا اُنکی روحون نے اے وای دریغ
ہلا اپنی جا سے نہ کوئی ذرا ۔ کہ بس ہو گئے ٹکڑے ہر اک ہو گیا
ادا کرکے شکر خداے برین ۔ کہا ابن ازور نے اے مؤمنین
مبارک ہو یہ فتح اول ہوئی ۔ سحر بھی ظفر دیگا رب قوی
اُسی جا وہ غازی رہے رات بھر ۔ نمایان ہوا جبکہ نور سحر
تو لاشین چھپا دین وہین خاک مین ۔ کہ شاید کوئی آکے دیکھے انھین
اُتارا وہین اپنا سارا لباس ۔ کیا زیب تن انکا سارا لباس
لگا کر وہ ہتھیار بیٹھے وہین ۔ یہ تھا انتظار آئے وردان کہین

تیاری ہر دو لشکر ہنگام سحر اور پہونچنا سپہ سالار ظفر اقتدار اور وردان نابکار کا مقام مقررہ پر اور بعد قیل و قال قتل ہونا اُسکا اور شکست لشکر نصارا

ہوئی صبح پیدا جو با آب و تاب ۔ اذان دی موذن نے اُٹھکر شتاب
سپہدار اسلام با احتشام ۔ ہوے عاشقان خدا کے امام
وہ عاشق کہ سب آتش عشق سے ۔ چلے اور وضو کرکے اور چلے
نماز سحر کر چکے جب ادا ۔ تو یہ حکم سب افسرون کو دیا
کہ تیار لشکر ہو کل کی طرح ۔ جماؤ صفین اپنی اچھی طرح
مسلح ہوے سب پیادے سوار ۔ جمائے پرے باہزاران وقار
ہوے مستعد جنگ و پیکار پر ۔ کہ اپنی ظفر اب اُنھین مار کر
اُدھر سے سپہدار وردان نے بھی ۔ وہ سب فوج تیار اکدم مین کی
بڑھے پھر نشان سب اُٹھائے ہوے ۔ جمے تھے برابر برابر پرے
سپہدار دین سیف پروردگار ۔ ہوے اپنے خیمے مین جاکر تیار
کہ تھا سرخ ریشم کا سارا لباس ۔ نکل آئے تا ہون عدو پر ہراس
عمامہ مگر سر پہ تھا زرد رنگ ۔ کہ ہو خوف سے خصم کا زرد رنگ
ہوے رونق افزا علم کے تلے ۔ تھے لرزان زمین و زمان خوف سے
کہ ناگہ صف قلب سے روم کی ۔ بڑھا ایک فارس نے آواز دی
کہ اے نامداران ملک عرب ۔ اور اے شہسواران ملک عرب

یہ کیا عزم ہی ہی کہان وہ قرار | تمھارا جو سردار والا تبار
اسی رات وردان سے کرچکا | کرے اب وہ اقرار اپنا ادا

بڑھے سیف حق اور دیا یہ جواب | ہمارا ہی ہر قول صدق وصواب
کہا ہی یہ وردان کی آرزو | کہ آکر کرو مجھ سے تم گفتگو

عجب کیا بناے عداوت مٹے | محبت ہو اور یہ خصومت مٹے
کہا جا یہ کہ اس سے آیا ابھی | نہین دیر تو بھی نکل آ ابھی

کہا اُسنے جاکر جو وردان سے | زرہ پہنے تاج مرصع رکھے
جڑاؤ گلوبند باندھے ہوے | خرامان خرامان چلا فوج سے

سپہ دار وردان کو دیکھکر | اور اُسکا وہ سامان اور تاج زر
جناب امین سے یہ کہنے لگے | یہ مال غنیمت ہی اپنے لیے

مین یہ جانتا ہون کہ بیشک ضرار | ہوے کامیاب اور لیا اُنکو مار
رہے میری جانب نگہ آپ کی | جو مین حملہ آور ہون تو آپ بھی

اُسی دم مع فوج حملہ کرین | نہ جانے دین ان سب کو کشتہ کرین
ادب سے انھین پھر وہ کرکے سلام | چلے رجز پڑھتے ہوے شادکام

کہا واقدی رحمہ اللہ نے | کہ دیکھا جو وردان گمراہ نے
انھین اور انکا وہ گلگون لباس | تو حیران ہوکر لعین ناسپاس

لگا کہنے ہان یہ امیر عرب | مرے پاس آتا ہی تنہا ہی اب
اسی تل کی جانب وہانسے بڑھا | جو پہونچے سپہدار نصرت لوا

تو اُترا وہ مین جلد استر سے وہ | اُتر آئے سردار بھی نیک خو
زمین پر گئے بیٹھ جب دوبدو | کہا کہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہی تو

ولیکن خبردار سچ بولیو | وہی مجھ سے کہنا جو حق بات ہو
اور اسکو سمجھ دل مین اب خوب سا | تو ہی روبرو اُسکے بیٹھا ہوا

وفا مین جو اُستادہ ہو بے بدل | جہان مین نہین کوئی جسکی مثل
کہا چاہتے کیا ہو تم وہ کہو | کسی طرح سے چھوڑ دو جنگ کو

خدا اسکا تم سے کریگا سوال | جو کرتے ہو ناحق جدال و قتال
بٹوئے ہزارون کے تمنے ہین خون | جو کچھ چاہتے ہو کہو تم کو دون

نہین بخل دینے مین ہرگز مجھے | کہ دیدون تمھین مثل خیرات کے
کہ تم لوگ ہو سب سے زائد ضعیف | نہ کپڑا نہ پیسا خورش ہی کثیف

ہمارے یہان کوئی تم سے سوا | غریب اور نہ محتاج سمجھا گیا
کہ ہم سب بخوبی ہین یہ جانتے | کہ نکلے ہو تم قحط کے ملک سے

برہنہ بدن اور خالی شکم | نہین لاغری سے ذرا تم مین دم
کہ مردون کے مانند تم لوگ ہو | جو کچھ تم کو مطلوب ہو مجھ سے لو

نہین ہوتی اچھی زیادہ ہوس | کرو صبر تھوڑے ہی پر اور بس
سپہ دار منصور نے یہ کہا | کہ ای کلب نصرانیہ بےحیا

غنی ہم کو اللہ نے کردیا | تمھاری نہین ہم کو پروا ذرا
تمھارا نہین مال کچھ دھیان مین | حلال اسکو حق نے کیا ہی ہمین

کہ تم سے دلیرانہ کرکے قتال | غنیمت مین لین خوب مال و منال
اور آپس مین بانٹین خوشی سے اُسے | سوا اُسکے حق نے ہمارے لیے

تمھاری سب اولاد اور عورتین | حلال اسطرح کین جو پکڑین اُنھین
تو لڑکون کو کرلین ہم اپنا غلام | اوڑاوین مزے عورتون سے تمام

ولیکن مسلمان تم ہو اگر | تو ہمسے نہو پھر تمھین کچھ ضرر
کہ جزیہ دو ہوکر رہو بس ذلیل | اسی طرح ہی حکم رب جلیل

اور اس سے بھی گر تم کو انکار ہی | تو اسلام کی تیز تلوار ہی
خدا جسکو چاہے اسے دے ظفر | لڑائی کے ہم سب ہین مشتاق تر

غضب ہی ہمین تو کہے ناتوان | کہ بے ساز و سامان ہو اور نیمجان
مین کہتا ہون کہا کر خدا کی قسم | تمھین مثل کتون کے سمجھے ہین ہم

ہین ایسا تمھین ناتوان جانتے | کہ اک ایک لڑتا ہی سب فوج سے
جو کچھ گفتگو مجھ سے کرتا ہی تو | نہین صلح والون کی یہ گفتگو

اگر اس سبب ہین یہ باتین تری | کہ تنہا ہون اسجا پہ مین اُٹھا ابھی
نہ رکھ آرزو دل مین لے آ ادھر | ارادہ جو کچھ ہو ترا تو وہ کر

تجھے تو ابھی مار ڈالونگا مین | ہر اس فوج کو تیری سمجھونگا مین
یہ سنتے ہی کافر کھڑا ہو گیا | کمر سے نہ تلوار کو بھی لیا

یہ سمجھے ہوے تھا کہ حامی مرے | یہین تو کمینگاہ مین ہین چھپے
اچانک کر پکڑ اُنکے بازو لیے | سپہدار اُس سے لپٹ ہی گئے

انھون نے بھی بازو لیے پھر جکڑ | انھین اُسنے اُسکو انھون نے پکڑ
کیا زور پھر اُسنے آواز دی | کہ بس دوڑکر آؤ یارو ابھی

جلیپا نے یان مجکو غالب کیا | کہ قابو مین میرے لے دیدیا
نہ پورا ہوا تھا یہ اسکا کلام | کہ اصحاب حضرت رسول انام

تڑپ کر گئے جس طرح صاعقہ
ضرار دلاور نصارا شکن
کر آتے تھے وہ جست کرتے ہوئے
لگا کانپنے دشمن نابکار
تمنا ہے تم آپ مارو مجھے
کہا تیرے قاتل یہی ہین یہی
کہ وہ تولتے تھے اُسے بار بار
رسول عرب کے ہم اصحاب ہین
یہ کہتے ہی چاہا کہ مارون اسے
اجازت ہین دون قتل کی تمکو جب
باواز کہتا تھا بہر خدا
جو ہو مستحق اسکو ہم دین امان
تو ان سب نے پھر ٹکڑے ٹکڑے کیے
کہ حامی ہے ہر دم خدایا توہی
سزاوار ہے تجھکو حمد و ثنا
تو غیور ہے حی و قیوم ہے
بس اب مستعد ہوکے حملہ کرو
یہ کہتا ہے راوی کہ پھر وہ جوان
سپہ دار منصور نے اُسکا سر
تو کفار نے اُنکو یون دیکھکر
لگے کرنے یون شور وہ تیرہ ہور
لگے کرنے اللہ سے یون دعا
یہ سر ہے سپہ دار دوران کا
یہ سُن لو کہ خالد مرا نام ہے
بڑھے اُنپہ تکبیر کہتے ہوے
مددگار دین آلیے ہو تم
بڑھے اُنکے ہمراہ سارے امیر
پٹے یکبیک بھاگ نکلے وہ سب
تو لاشون سے میدان کے میدان بھرے

علم تیغ ہاتھون مین پہنے زرہ
تھے اُن سب کے آگے برہنہ بدن
غضبناک شیر آئے جسطرح سے
نہ ہاتھون پر اپنے رہا اختیار
یہ شیطان ہے اس سے بچاؤ مجھے
کرینگے تجھے قتل بیشک ابھی
خوشی سے زبان پر تھے شعر آبدار
اور اللہ کے خاص احباب ہین
کہ وہ سب مجاہد بھی وان آگئے
خوشی سے اسے قتل تم کیجو تب
امان دو مجھے ہون امان چاہتا
یہ سنکر ضرار دلاور جوان
جو کپڑے تھے وہ بھی وہین لے لیے
دو عالم مین ہے اک ہمارا توہی
نہین فضل کی تیرے کچھ انتہا
ترا خصم بدبخت ہے شوم ہی
باواز سب ذکر مولا کرو
ہوے مستعد آ ہون حملہ کنان
خوشی سے رکھا اپنی تلوار پر
کہا ہے یہ سردار خالد کا سر
کیا دور دور اُنکا غل اور شور
کہ تو ہے مددگار اسلام کا
لیا مار اسکو بعون خدا
نصارا کشی بس مرا کام ہے
تو حضرت امین بھی وہین جب بڑھے
فدائے رسالت پناہی ہو تم
ہوے حملہ آور مسلمان دلیر
اور اسد مر دلیران ملک عرب
ہزارون ہی بھاگڑ مین مارے گئے

وہ سمجھے ہوے تھا یہ ہین اہل روم
قریب آئے جب اور یہ حق شناس
ادھر اور ادھر وہ ہلاتے تھے تیغ
سپہ دار منصور سے یون کہا
جب آئی ہے شکل اسکی مجھکو نظر
کہ آپہونچے اتنے مین وہ بھی وہان
کہا اس سے اے خصم رب جہان
بھلا ہم پہ چلتا ہے تیرا فریب
ضرار ابن ازور سے اور اُنسے بھی
تو گر کر زمین پر بصد عاجزی
کہا مستحق اسکا تو اے لعین
بڑھے جھٹ پٹ اک وار ایسا کیا
ہوے اسطرح سب کے سب شادمان
سوا تیرے معبود کوئی نہین
توہی اپنے بندون کا ہے دستگیر
کہا پھر سپہ دار نے اُنسے یون
کہ سب اہل ایمان بھی حملہ کرین
ضرار اور مسلمان جتنے وہ تھے
چلے جانب لشکر دشمنان
خوشی سے بجانے لگے تالیان
مسلمان بہت اس سے حیران ہوئے
کہ سردار نے اُنسے ہوکر قریب
صحابی رسول خدا کا ہون مین
وہین پھینک کر سر کھڑے ہوے
پکارا باواز اے مومنو
یہ کہتے ہی رہوار کی لی عنان
اور اعدا نے دیکھا جو دوران کا سر
ہوئے اُنکے قاتل بہ تیغ و سنان
سحر گاہ سے عصر تک اُن پہ تیغ

مگر نار مین جا چکے تھے وہ شوم
اوڑے دیکھکر اُسکے ہوش و حواس
کہ مارونگا اس سے اُسے بیدریغ
تمھین واسطہ اپنے معبود کا
تو اوڑتا ہے بس رنگ رخ سربسر
علم ہاتھ مین تیغ آتش فشان
دغا و فریب اب ہے تیرا کہان
ارے ہمکو آتا ہے سارا فریب
لگے کہنے سردار ٹھہرو ابھی
سوے چرخ انگلی اُٹھا کر غبی
نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین
کہ سر تن سے اسکے الگ اُڑ گیا
کہ تھے حمد خالق سے یون تر زبان
توہی ہے توہی ارحم الراحمین
بڑی تیری قدرت ہے تو ہے قدیر
کہ موجود ہین یہ نصارا قشون
بعون آلہی اُنھین مار لین
لباس نصارا تھے پہنے ہوے
ہوے دونون فوجون پہ جسدم عیان
اُنھین سب طرف سے صلیب و نشان
گمان آئے فاسد ہراسان ہوئے
پکارا کہ اے کافرو بے نصیب
دل و جان سے بس اُنپہ شیدا ہمین
ضرار اور مسلمان جتنے وہ تھے
اُنھین مار لو میرے ہمراہ ہو
چلے مثل صرصر سنبھالے سنان
ہراسان و حیران ہوے بدگہر
ہوا جا بجا خون اُن کا روان
چلی جا بجا اس طرح بیدریغ

مسلمان

پریشان ہوے اسطرح نابکار
کہ جسطرح سے اونٹ ہون بے مہار

کیفیت تعاقب اہل اسلام و قتل نصارا بحالت فرار اور آنا عمرؓو عاص کا مع لشکر اور ملاقی ہونا اُن سے

یہ کہتے ہین یہان نامر باصفا
مین حضرت امین کے تھا زیرلوا
دمشقی تھے گھوڑے مرے زیر ران
تھے انکے تعاقب مین ہم مومنان

تعاقب کیا وعرکی راہ تک
غبار اک دکھائی دیا یکبیک
کہ اس سے ہوا ہم سبھون کو گمان
کہ قیصر کا اور آیا لشکر یہان

ہوے جمع ہم تاکہ انسے لڑین
ملا دین انھین بھی ابھی خاک مین
ہمارے قریب آئے جب وہ نشان
اور انکو جو دیکھا تھے غازی جوان

کہ حضرت خلیفہ نے بھیجا اُنھین
کہ ہمسے ملین اور اعانت کرین
انھون نے بھی پایا جسے بھاگتا
گرا خاک پر اسکو وہین دیا

لیا لوٹ جو کچھ کہ تھا اُنکے پاس
زر و مال ہتھیار جنگی لباس
لکھا ہی وہ اسدن جو پہونچے وہان
عمر و عاص کے تھے یہ ہمراہیان

نہ موجود تھے اس لڑائی مین وہ
مگر بعد فتح آئے وہ نیک خو
کہا واقدی نے کہ نوے ہزار
جنادین مین تھے دشمن نابکار

ہوے قتل اُنمین سے پنجہ ہزار
ہوے داخل نار باحال زار
اور اسطرح بیہوش بھاگے لعین
سر و پا کی اپنے خبر تھی نہین

غبار زمین سے یہ تھی تیرگی
کہ پہچانتے تھے نہ اپنے کو بھی
چلی اُنکے آپس مین تیغ و سنان
یہ ادبار و شامت خدا کی امان

گئے بھاگ بعضے تو قیسار یا
دمشق آئے بعضے باہ و بکا
ملا اسقدر انکو مال و منال
غنی ہوگئے سب کے سب خوشحال

کہ اتنا ملا تھا نہ اُنکو کہین
کرون کیا بیان جسکی گنتی نہین
بفرمان سردار اک جا کیا
اور اسمین ہی وردان کا تاج تھا

کہا سر سپہ نے کہ ای مومنو
کہ بانٹونگا اسوقت اس مال کو
کہ قبضہ مین آجاے شہر دمشق
کہ اعدا کو اس سے ہی بس حب دمشق

وہین تمکو یہ مال اور وہان کا بھی
ملیگا بفضل خداے قوی
لکھا ہی ہوا جبکہ یہ واقعہ
مہینا جمادی اولے کا تھا

سنیچر کا دن سال تھا تیرھوان
وفات جناب شہ مومنان
ہوئے تیرہ دن بعد اس جنگ کے
کہ حضرت خدا و نبی سے ملے

حضور جناب صداقت شیم
کیا سر سپہ نے یہ نامہ رقم

فتحنامہ سپہ سالار نصرت شعار بحضور خلیفہ برحق و امام مطلق عبد اللہ عتیق ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و کوچ لشکر جانب دمشق باہزاران عظمت و اقتدار

باسم خداے حمید و مجید
یہ نامہ ہی از سمت خالد ولید
سوے نائب سرور دو جہان
سلام آپ پر ای شہ مومنان

مین کرتا ہون حمد اس خداے پاک کی
جو معبود ہی اک بیشک و بے ریا
جناب نبی پر صلواۃ و سلام
جو ہین سرور انبیاے کرام

ادا کیونکہ ہو شکر رب برین
کہ میری زبان مین یہ طاقت نہین
ہمین نعمتین اُسنے دین بیشمار
ہوا اب یہ انعام پروردگار

سلامت رہے جنگ مین مومنین
ہوے کشتہ و خوار اعداے دین
ہوئی تیغ اسلام یون کارگر
کہ تھے اُنکے بیکار خود و سپر

جو تھا حاکم حمص صاحب حشم
جنادین مین اُسنے افواج و علم
نصب کرکے اپنے صلیب و خیام
پئے جنگ و ہیجا کیا تھا قیام

ملوک اور بطریق و افسر سبھی
تھے آمادہ اسپر نہ بھاگین کبھی
قسم اسطرح کھا چکے تھے وہ سب
مقابل ہون ہمسے جو اہل عرب

لڑینگے مرینگے نہ بھاگین گے ہم
بنے جس طرح فتح پائین گے ہم

وہ دانائے اسرار بے ریب ہی
کہ سب کا وہی عالم الغیب ہی

کہ ہوتے ہین اُسکے لیے ہم فدا
نہین دین و دنیا کی پروا ذرا

تعشق مین ہین اُسکے سینہ سپر
لیے پھرتے ہین ہم ہتیلی پہ سر

رکھا جنگ اعدا مین ثابت قدم
عطا کی ظفر اور یہ جاہ و حشم

کہ ٹیلون پہ مارا شبیخون مین بھی
پہاڑون پہ بھی اور راہون مین بھی

ہوئی اُنسے اور ہمسے دو روز جنگ
تو سب اہل اسلام فیروز جنگ

لکھا ہی یہ خط پنجشنبہ کے روز
کہ یہ روز ہی سب کہ بہجت فروز

دمشق اب یہان سے پلٹ جائینگے
یقین ہی ظفر اُسپہ بھی پائینگے

سلام آپ پر ای شہ مومنان
اور اُنپر جو حاضر ہون مومن وہان

بلایا انھین دے دیا یون کہا
کہ جاؤ یہ پہونچاؤ نامہ مرا

ہمین اُن پہ چڑھ کر بعون خدا
یہان آئے حق پر بھروسا کیا

ہماری نیت جانتا تھا وہ خوب
ہمارے خلوص اور ہمارے قلوب

تمنا ہی تو اُسکے دیدار کی
جو ہی آرزو تو اُسی یار کی

ہمین وہ ہی مطلوب و مقصود ہی
دو عالم کا جو ایک معبود ہی

اور ان سب کو مقہور اپنا کیا
مسلط ہمین اُن پہ ایسا کیا

یہان تک کہ وہ دشمن نابکار
گئے نار دوزخ مین پنجہ ہزار

ہوے چار سو اور پچھتر شہید
گئے قرب مولا مین ہو کر شہید

مہینا جمادی آخر کا ہی
اور اس ماہ کے پندرہ دن گئے

دعا کیجیے آپ اللہ سے
کہ ہمکو عطا فتح و نصرت کرے

ہوا اس طرح جب یہ نامہ تمام
وہ جمحی جو تھے عبدرحمن بنام

لیا شاد ہو کر انھون نے اُسے
اُسی دم مدینے کو راہی ہوئے

ہوا کوچ لشکر بسوے دمشق
کہ وہ سرزمین ہی سزاوار عشق

پہونچنا نامہ فتح کا بحضور خلیفہ برحق اور خوش ہونا آپ کا اور شادمانی اہل طیبہ کی اور منتشر ہونا اس خبر کا آنا دلاوران مکہ ابوسفیان وغیرہ کا بعزم جہاد شام اور تنبیہا ناراض ہونا اُن سے حضرت فاروق اعظم کا

امام سیر نے روایت یہ کی
کہ ہر روز وہ یار غار نبی

مدینے سے باہر چلے آتے تھے
رہ شام پر تاکہ کوئی ملے

جو پہونچے وہی قاصد باوفا
صحابہ نے دریافت اُنسے کیا

یہ خوشخبری لوگون نے حضرت کو دی
کیا آپ نے سجدہ باصد خوشی

اسی دم کہا آکے قاصد نے وان
کہ پایا ہی سب سید مرسلان

کہ لشکر مظفر ہوے آپ کے
اور اعداے دین قتل و غارت ہوے

لیا آپ نے اور جو کھولا پڑھا
وہ حضرت امین کا تھا لکھا ہوا

وہ سنکر ہوے اسقدر شادمان
لگے کرنے شکر خداے جہان

پھر اُن سب نے حضرت سے درخواست کی
سنین ہم بھی خط ہی تمنا یہی

کہا سب نے اب شام ہم بھی چلین
ملے عیش یہان اور وہان نعمتین

ہوئی اہل مکہ کو جب یہ خبر
بڑھے وان کے سردار با کر و فر

لیے ساتھ اصحاب عالی تبار
بصد سطوت و جاہ و فر و وقار

کرون اُس سے دریافت احوال شام
زہے مہر و رافت زہے احتشام

کہ آئے کہان سے کہا شام سے
مسلمان نصارا پہ غالب ہوے

رہے دیر تک سرنگون سجدہ مین
کہ یارب ترا شکر کیونکر کرین

سلام آپ پر ہو اُٹھاؤ تو سر
یہ انعام حق نے کیا آپ پر

اُٹھایا سر پاک سجدہ سے جب
عریضہ انھون نے دیا با ادب

جو حاضر تھے پڑھ کر سنایا انھین
کہ خوشدل ہون اور شکر مولا کرین

حضوری مین آئے معزز تمام
دربارگہ پر تھے حاضر جو عام

تو حضرت نے پھر خود وہ نامہ پڑھا
اور اسکا جو گھر گھر مین چرچا ہوا

ہین شام مین خوب آرام سے
لڑین پھر حق خصم ناکام سے

چلے سوے طیبہ بعزم جہاد
کہ اب شام مین ہم بھی پائین مراد

وہ بوسفیان تھے اور عیداق بھی
یہ درخواست کی ہو اجازت ہمین
کہا ای جناب خلافت مآب
خلوص و محبت سے ہین یہ بری
خدا کے لیے حمد ہو بے شمار
اور اسلام کا بول بالا ہوا
ہو اس دین برحق کا حامی خدا
یہ کہتے تھے ہم تم مسلمان ہو
ہماری مدد حق نے ہر بار کی
تو لاچار ظاہر مسلمان ہوے
ہوے غالب اعداے اسلام پر
چکھین نعمتین شام کی جا کے ہم
نہ بھیجین انھین آپ ہرگز ادھر
ہوئی اہل مکہ کو جب یہ خبر
تو اسطرح اسوقت دیکھا انھین
برابر خلیفہ کے دامین طرف
گئے سامنے بیٹھ کر کے سلام
تو بوسفیان اٹھکر حضور عمرؓ
کہ گر حق نے ہمکو جو اسلام کی
کہ اسلام نے صاف ہمکو کیا
تمھارے تو دینی برادر ہین ہم
بس ای ابن خطاب ہو جاؤ صاف
ہمین پر کیا تمنے بیشک غزا
یہ سنکر دیا کچھ نہ انکو جواب
کہا یون قسم کھا کے اللہ کی
کہ سابق جو ہو ہم سے انسے قتال
نہ ہو عقل سب ہیچ در ہیچ ہی
نہ آئین ناحق ہون خونریزیان
کہ ہین بہر حق ہو چکا اب نثار

انھین کیطرح اور امیر جری
غزا شام مین کافرون پر کرین
وہ اخبار سنکر یہ آئے شتاب
جہاد و غزا سے ہین سنکر یہی
دیا جسنے ہمکو یہ عز و وقار
جو دشمن ہین منہ انکا کالا ہوا
وہ ہی آشکارا کہ جو کچھ ہوا
اور اللہ کو ایک دل سے کہو
رہی تاب انکو نہ پیکار کی
نہ دل سے مگر اہل ایمان ہوے
اور اب انکا قبضہ ہوا شام پر
رہین چین سے وان نہو کچھ بھی غم
یہ فرمایا حضرت نے تم ای عمرؓ
کہ فرماتے ہین یون جناب عمرؓ
صحابہ تھے گرد اور وہ بیچ مین
تھے حضرت علیؓ اور بائین طرف
لگے کرنے آپس مین پھر یون کلام
گئے یون کہا انسے ای دادگر
یہ توفیق دی اور ہدایت ہوئی
عداوت نہ وہ کفر کچھ رہ گیا
نسب مین بھی تم سے برابر ہین ہم
خدارا نہ ہو تمسے ہرگز خلاف
تمھارا ہی ہر طرح رتبہ بڑا
رہے دیر تک چپ وہ عالیجناب
کہ اس گفتگو سے غرض کچھ نہ تھی
ہوا ہی نہ آئے کچھ اسکا خیال
خدا کے سوا ہی جو کچھ ہیچ ہی
ہو بے شبہ انکی بڑی عز و شان
ہی کیا چیز دنیاے ناپائدار

جو حضرت خلیفہ کے دیدار سے
ہوے فارق حق و باطل خفا
نہین اہل ایمان سے دل انکے صاف
نہین نور ایمان تو ان مین ذرا
کہ ہم دشمنون پر ہوے چیرہ دست
یہی چاہتے تھے کہ مٹ جائے دین
یہ اول بتاتے تھے حق کا شریک
نہ مانا نہ مانا یہ ہمسے لڑے
مظفر ہوے انپہ ہم ہر جگہ
سنا اب انھون نے کہ مردان حق
تو آئے نکل کر گھرون سے تمام
اور ان سابقین و مہاجر کی طور
کہو گے جو مجھسے کرونگا وہی
ہوے سخت غمگین آئے وہین
اسی فتح کا ذکر کرتے تھے سب
جناب عمرؓ رونق افروز تھے
کرے کون ہم ہین سے اب گفتگو
جہالت مین تھے تم ہمارے عدو
تو وہ بغض و کینہ ہوا دور سب
غضب ہی عدو اب بھی سمجھو ہمین
کہ تم بھی قریش اور ہم بھی قریش
یقینی کہ سچے مسلمان ہین ہم
یہ ہم کہتے ہین ہمسے بہتر ہو تم
مروت تھی ایسی کہ سنکر لست
کہا یہ کہ عہد جہالت کا اب
وہ افضل ہین تمسے تم انسے کرو
نسب کا بیان ذکر ہرگز نہین
کہا اب مین کرتا ہون شاہد تمھین
اسی طرح سے اُن رئیسون نے بھی

مدینے مین آکر مشرف ہوے
کہ انکی گذارش کو سمجھے برا
وہ ہین یہ کہ رکھتے ہین ہمسے خلاف
یہ کہتے تھے جو کچھ مین ہون جانتا
ہوئی انکو ہمسے شکست اور شکست
یہ کافر ہین زنہار مومن نہین
اور اللہ ہی وحدہ لاشریک
وہ ظاہر ہین جو کچھ ہوے معرکے
رہے یہ ہی مغلوب و گم کردہ رہ
جو ہین جان و دل سے فدایان حق
کہ بھیجین خلیفہ ہمین سوے شام
نہین ہم بھی غازی یہی جاے غور
نہونگا تمھارا مخالف کبھی
حضور جناب صداقت گزین
ادا کرتے تھے شکر و تحمید رب
صحابہ تھے گرد انکو گھیرے ہوے
کہے کون جو ہی دلی آرزو
اور البتہ ہم تھے تمھارے عدو
مسلمان ہوے وہ رہا دور سب
مسلمان سچا نہ جانو ہمین
بھلا کسلیے یہ عداوت یہ طیش
اور اللہ پر اپنے قربان ہین ہم
کہ سابق بھی ہو اور دلاور ہو تم
عرق آگیا آپ کو شرم سے
خیال آئے اور ہو فساد اس سبب
نہ ذکر نسب اسپہ نازان نہو
وہ بہتر جو ہو اطاعت گزین
اور انکو خلیفہ نبی کے جو ہین
گذارش جو فاروق اعظمؓ سے کی

تو وہ اُنسے خوشنود راضی ہوے
جو تیرے لیے گوشہ نشین یہ کرین

دعا کی خلیفہ نے اللہ سے
خدایا تو اچھی جزا دے انھین

جو یہ چاہین دے انکو اس سے بھی خوب
عطا کر انھین دشمنون پر ظفر

کہ ہے تو ہی دانائے راز قلوب
اور انپر نہ غالب ہون وہ خیرہ سر

حاضر ہونا دلیران یمانی دیار کا لبہ داری عمرو معدیکرب و مالک اشتر بارگاہ خلافت پر بعزم غزائے شام اور روانہ ہونا ان سب کا حسب الحکم خلیفہ برحق رض

امام سیر واقدی خوش شیم
مع شہ سواران ملک یمن
ارادہ یہ تھا جائین ہم شام کو
یہ تھے عشق شہ خدا مین فنا
ہوے عازم شام یہ بھی دلیر
دلیران جرہم بھی شامل ہوے

یہ کہتا ہے کھا کر خدا کی قسم
کہ تھے سب دلیران لشکر شکن
کرین خوار اعدائے اسلام کو
قیام اُنکے ہی پاس انکا ہوا
ہوئی اُنکے ہمراہ فوج کثیر
خلیفہ رضامند و خوشدل ہوے

کہ انکو نہ گذرے تھے تھوڑے بھی روز
مدینے مین آئے اور اہل و عیال
بپا ہو چکے تھے نہ انکے خیام
یہ اکثر جگہ معرکون مین رہے
غرض ہو گئے جمع جنگی سوار
بنام سپہ دار گردون جناب

عمرو ابن معدیکرب کفر سوز
تھے ہمراہ ان سب کے بقیل و قال
کہ مالک بھی آئے بعہد اختتام
رفیق اُنکے اُن پر فدا جان سے
کہ تھے ہفت آلاف و ذی وقار
بعہد شادمانی یہ لکھا جواب

فرمان ہدایت و شفقت عنوان حضرت خلافت مرتبت بنام سپہ سالار ظفر اقتدار رضی اللہ عنہ

سر نامہ نام خدائے کریم
بنام سپہدار آفاق گیر
مسلمان جو اُنکے ہمراہ ہین
مین کرتا ہون حمد اس خدا پاک کی
مین دیتا ہون بس حکم تقوی تمھین
کرو نرمی و خلق باہم دگر
رضامند ہو تم رہو تندرست
ملو انسے باہم کرو مشورہ
کیا اُسنے وعدہ کو اپنے وفا
جہان تک ہے ان کافرون کا عمل
وہی جنت شام ہے لا کلام
پھر انطاکیہ پر چڑھائی کرو
اگر ہووے آمادہ کارزار

ہے بے انتہا جسکا فضل عظیم
مظفر لوا و مدبر دلیر
فدایان و خاصان اللہ ہین
کہ معبود برحق ہے بس اک وہی
کہ سب لوگ اسطرح تقوی کرین
کہ حاصل ہو اقبال و اجلال و فر
رہو اپنے کامون مین چالاک و چست
مظفر ہے کرتا ہے جو مشورہ
کہ تم کو نصارا پہ غالب کیا
چلے جاؤ کر لو تم اپنا عمل
ظفر تمکو دیگا خدائے انام
نصارا کی بالکل صفائی کرو
تو مار والسے کرکے خوار و نزار

یہ نامہ ہے بوبکر صدیق کا
سپہ دار منصور خالد ولید
پیا دے سوار افسران سپاہ
اور اُسکے نبی پر ہون صلوۃ خوان
کہ زاہد ہون ظاہر مین باطن مین بھی
مسلمان جو ہین زار و عاجز ضعیف
برائی کسی مین جو آئے نظر
خدا نے جو کی تمکو نصرت عطا
کیا انکو تمنے تباہ و خراب
کرو فتح اول دمشقی دیار
کرو فتح حمص و معرات بھی
شہ روم تمسے ہو گر صلح خواہ
نہ وہ تخت چھوڑو نہ وہ تاج زر

جو ہے نائب سرور دوسرا
مخاطب بسیف خدائے مجید
ہے ان سب کے بھی نام بے اشتباہ
درود خدا ان پہ ہو جاودان
ہے محبوب اللہ کو متقی
رہو انکے خادم کہ رب لطیف
یہ لازم ہے تمکو کرو درگذر
کیا مین نے خوش ہوکے شکر خدا
بس اب تمکو لازم ہے یہ ہی شتاب
کہ وہ ملک سرسبز ہے میوہ دار
کہ حامی ہے اپنا وہ رب قوی
تو جزیہ لو اس سے تمامی سپاہ
ملا خاک مین دو وہ سب کر و فر

تمهارا معاون ہو رب کریم
جو تمسے لڑے ہو تباہ و خراب
یہ میرا گمان ہو کہ اب عیسور
تمہارے ہی ہاتھون وہ ہوگا تباہ
وہین آتے ہین سب بشوق جہاد
یہ دونو ہین وہ مرد میدان کے
ہوا جب یہ فرمان عالی تمام
دیا عبدرحمان کو اور یون کہا
خوشی سے روانہ ہوے سمت شام

ہین اعداے دین خیل عظم رمیم
کہ ہوا سپہ نازل خدا کا عذاب
شہ روم کی موت آئی ضرور
نہ شوکت رہیگی نہ یہ فر و جاہ
کہ مارین نصارا کو پائین مراد
کہ ہین یہ ہی کافی تمہارے لیے
تو مُہر شریف رسول انام
تھین لائے نامہ سپہدار کا
چلے شاہرہ پر ہی وہ نیکنام
گئے سیدھے خیمے پہ سردار کے

نہین لوگ ہو فوج پروردگار
درون مین نہ کہسار کے جائیو
کہ خالق نے قرآن مین یون کہا
اور اب شہسواران ملک مین
ہین انمین عمرو بو رمعد یکرب
ہو تم پہ سلام اور جو ہین مومنین
ہوئی ثبت اُس پر اور اس مہر سے
تھین اسکا لیجاؤ اب یہ جواب
یہانتک کہ طی کرکے سب منزلین
دیا انکو نامہ اور اُنسے ملے

فلک سے ہی زائد تمہارا وقار
اگرچہ پہلے سب حال مجکو لکھو
کہ چکھے گا ہر اک مزا موت کا
سنا دیدہ کہ جو ہین تیغ زن
انھین مین ہین مالک بھی اشتر لقب
ہوا ان پہ بھی اور فضل رب برین
ہزارون شرف اُنکو حاصل ہوے
تو لیکر وہ ناقہ پہ اپنے شتاب
دمشق آئے داخل ہوے فوج مین

پریشان و خستہ حال آنا کفار کا دمشق مین اجنادین سے اور خیل خیل جمع ہونا اہل دیہات و گرد و نواح کا دمشق مین بخوف اہل اسلام اور پہونچنا اعلام نصرت انجام کا دوبارہ دمشق پر اور محاصرہ اُسکا

لکھا ہے کہ سردار نصرت نشان
اور اس شہر مین جب یہ پہونچی خبر
ہوے اہل دیہات یون پر خطر
جو پہونچے وہان سرور ذو وقار
بہت جنگی تھین عراوات بھی
لیے اپنے ہمراہ جنگی سوار
معاذ جبل بھی بصد احتشام
تو یہ فوج جرار یہ کر و فر
ہمین مار کر لینگے شہر و حصار
جو مشہور ہین اُنکے ہی نام سے
کیا سب امیرون کو دم مین طلب
اور اسطرح حضرت امین سے کہا
رہین آپ تو باب جابیہ پر

اجنادین مین جب ہوے کامران
کہ وردان و لنطولیہ بھی سربسر
ہوے داخل شہر سب آن کر
تھے وہ جمع بالاے برج و جدار
تھین موجود انکو کمی کچھ نہ تھی
کہ تعداد مین تھے وہ سب دو ہزار
تھے ہمرہ لیے فوج اپنی تمام
ہوے سخت مایوس وہ دیکھکر
نہ بے فتح جائینگے یہ زینہار
کہ کہتے ہین سب دیر خالد اُسے
اور اُنسے کہا یون کہ تم لوگ اب
دم کوچ جو کچھ انھون نے کیا
بدستور اول رہون مین ادھر

وہ نامہ لکھا اور روانہ کیا
تہ تیغ اہل عرب ہو گئے
کیا جمع سامان جنگ اور بھی
عیان جا بجا تھین صلیب و نشان
اور ایسی ہی زائد تھی فوج عرب
اور اُنکے سوا تھے شرجیل بھی
ہوئی اسقدر کثرت فوج وان
ہوا انکو اچھی طرح سے یقین
خیام سپہدار عالی گہر
دمشق اس سے ہے دور اک میل بھر
بخوبی انھین اس طرح گھیر لو
کہ آئے عقب مین نہ کافر لعین
جو سردار ہین اور گھیرین انھین

تو وانسے دمشق آئے وہ با صفا
وہان سے عرب پھر دہین آئینگے
درستی حفاظت کی ہر طرح کی
سنان و سپر اور ڈھلواسیان
کہ آئے عمرو عاص والا نسب
عمرو بن ربیعہ بھی گرد جری
تھے لشکر ہی لشکر گران تا کران
کہ ہم لوگ انسے بچینگے نہین
نصب ہو گئے پھر اُسی دیر پر
سپہ دار منصور نے گھیر کر
کہ مغلوب عاجز ہون یہ زشت خو
یہ لازم ہے اب ای جناب امین
یہ بدبخت ہین اب چھوڑین انھین

براہ دغا گر یہ چاہین امان ۔ سنین کچھ نہ آپ اور نہ دیوین امان
ہو برجون سے ہون فاصلہ پر خیام ۔ تو بیکار رہوین انکی ضربین تمام
سران سپہ کو یہ حکم آپ دین ۔ کہ نوبت بہ نوبت سب انسے لڑین
نہ گھبرائین سختی پہ بیکار سے ۔ کہ ہر فتح پیچھے غم و صبر کے
مع ربع لشکر جناب امین ۔ روانہ ہوئے اور ٹھہرے وہین
اور اک خیمہ چمڑے کا تھا طائفی ۔ تو انکے لیے مومنون نے وہی
بپا ڈر سے کچھ فاصلہ پر کیا ۔ کہ نقصان نہ پہونچائین کافر ذرا

کیفیت زہد حضرت امین الامت رضی اللہ عنہ اور تقسیم مورچال دروازہ ہاے دمشق پر اور روزانہ ہونا جنگ و جدل کا اور اسیر طلایہ ہونا حضرت ضرار ابن ازور شیر دشمن شکار کا وصدور فرمان خلافت بنام سپہ سالار

کہا واقدی نے حجاز دلیر ۔ روایت بیان کرتے ہین دلپذیر
کہ موجود تھے وہ وہین دادگر ۔ کہا مین نے اُنسے بتاؤ مجھے
سبب کیا جو پھر جناب امین ۔ بپا خیمہ چرمی ہوا اور وہین
ہزارون تھے خیمے نفیس انکے پاس ۔ کہ تھے مخملی اور زرین اساس
کہ مال غنیمت سے انکو ملے ۔ سخورا و بصرہ و جوران سے
جنادین مین بھی ملے وہ خیام ۔ بنے تھے جو دیبا سے زرین تمام
نہ ان مین ہی سے لیا کسلیے ۔ کہا یون انھون نے کہ بیٹے مرے
تھے ایسے فروتن جناب امین ۔ کہ مرغوب تھی زیب و زینت نہین
نہ تھا دولت دنیوی پر غرور ۔ شب و روز تھے یاد مولا مین چور
کہ رہتے تھے وہ متقی اسقدر ۔ کہ انکو نہ رہتی تھی اپنی خبر
اور اسکے سوا ہمکو یہ تھا خیال ۔ نہ ہوا ان لعینون کو ایسا خیال
نہ ہین طالب دولت دنیوی ۔ ہی خواہش انھین زیب و زینت کی بھی
اسی سے ہمارا یہ لیتے ہین مال ۔ نہین خاص بھر خدا یہ قتال
تو ہم انکا سامان برتتے نہ تھے ۔ وہ دیرے تھے سب یون ہین رکھے ہوے
یہان اپنے لشکر کے ہوتے خیام ۔ بپا دور کرتے تھے انکے خیام
اور ان خیمون کے آگے ہم باندھتے ۔ وہ گھوڑے غنیمت مین آتے جو تھے
اور انکے ہی ہتھیار رکھتے تھے وان ۔ وہ خود و سپر اور تیغ و سنان
کہ لائق ہمارے نہین یہ خیام ۔ نہ انمین ہوا ذکر رب انام
اور ایسا کئی بار ہمکو ہوا ۔ کہ پانی بشدت برستا رہا
اور اسمین بخوبی رہے بھیگتے ۔ گئے پر نہ دیرون مین کفار کے
اور انکا وہ سامان بھی بیکار تھا ۔ کہ انکو طہارت سے ہی کام کیا
سمجھتے تھے اُسکو نجس مومنین ۔ کہ زنہار لینے یہ لائق نہین
کسیکے اگر پاس سامان جنگ ۔ نہوتا تو وہ جنگ مین بیدرنگ
یون ہین خالی ہاتھون چلا جاتا تھا ۔ نہ تھی انکے سامان کی پروا ذرا
تھے ایسے بہت غازی خوش سیر ۔ نہ تھی پاس جنکے زرہ اور سپر
تو خرمون کی لیتے تھے وہ کھلیر ۔ بخوبی انھین گوندھکر رشتہ مین
زرہ ایسی کرتے تھے انکی تیار ۔ کہ اُسکو پہنتے دم کارزار
کیا واقدی نے ہی ایسا بیان ۔ در جابیہ پر بصد عز و شان
جناب امین نے جو دیرے کیے ۔ اور انکے وہان لگ گئے مورچے
تو یہ حکم سب افسرون کو دیا ۔ کہ مارو انھین ہین یہ خصم خدا
سپہدار اسلام نے پھر کہا ۔ شرحبیل حسنہ سے ای باوفا
چلے جاؤ تم باب توما یہ اب ۔ اور اسپر کرو اپنے خیمے نصب
یہ تاکید سب افسرون پر کرو ۔ کہ ہشیار ہر دم بخوبی رہو
کہ توما لڑائی مین ہی ہوشیار ۔ دلاور بھی ہی اور بڑا شہسوار
سبب آبرو کا ہو انکے یہی ۔ ہی قیصر کو اس سے محبت بڑی
کہ دی اپنی بیٹی اُسے شوق سے ۔ اسی سے یہ منصب ہین اُسکو ملے
لڑے شہر سے وہ نکل کر اگر ۔ تو دینا اسی وقت مجھکو خبر
کہ آوین مدد کو تمھارے وہین ۔ خبردار ہونا نہ غافل کہین

کہا آئیگا وہ نکل کر جو وان
سمجھ لونگا مین جائیگا پھر کہان

چلے گا نہ اسکا فریب ایک بھی
معاون ہی اپنا خدا ہے قوی

مرے ساتھ غازی ہین وہ شہسوار
کہ انکو سکھائین فن کارزار

دیا پھر عمرو عاص کو حکم یون
جو ہمرہ تمھارے ہی غازی قشون

اسے لے کے باب فرادیس پر
کرو مورچے اپنے ای خوش سیر

اسی وقت غافل نہ رہنا ذرا
کہ مین نے ہی تحقیق ایسا سنا

ہین مردان جرار اسپر تعین
ضرر انسے تمکو نہ پہونچے کہین

اسی دم وہ حکم سپہدار سے
گئے اور وہین مورچے کر دیے

جو پورہبیر دست تھے قیس جری
بلایا اور افسر کیا انکو بھی

کہا جاؤ تم باب کیسان پر
نکلنے نہ دو انکو ای نامور

تو وہ بھی بحکم سپہدار دین
گئے اور کیے اپنے خیمے وہین

لکھا ہی کہ تھا باب فرقس جو بند
اسی سے یہ مردان ہمت بلند

لگے کہنے باب سلامت اسے
کہ اس در پہ آکر وہ لڑتے نہ تھے

جو تھا باب شرقی اسی پر خیام
امیر سپہ کے تھے با انتظام

کیا جبکہ ہر سمت سے انکو گھیر
ہوے خیمہ زن سب طرف یہ دلیر

بلا کر ضرار ابن ازور کو تب
کہا سرسپہ نے یہ انسے کہ اب

سوار اپنے ہمراہ لو دو ہزار
پھرو شہر کے گرد ای باوقار

رہو تم خبردار ہر سمت سے
اگر کوئی جاسوس تمکو ملے

تو پکڑو مرے پاس جھٹ بھیجدو
کہ مین کرکے دریافت اخبار کو

مناسب جو ہوگا کرون گا وہی
اگر واقعہ پیش آئے کوئی

تو فوراً مجھے اسکی دینا خبر
کہ ہر وقت ہون مین تو باندھے کمر

ضرار ابن ازور نے انسے کہا
کہ مجکو امیر طلایہ کیا

کہ لشکر کی اپنے حفاظت کرون
اور اس شہر کے گرد پھرتا رہون

رہے مجکو ہر وقت یہ انتظار
کہ موقع ملے تو کرون کارزار

مری آرزو یہ ہی انسے لڑون
کرون شہر پر حملے اور چھین لون

کہا تمکو حاصل ہی یہ اختیار
کہ موقع جو پاؤ کرو کارزار

کہا ہان یہ ہی گر اجازت مجھے
امیر طلایہ ہون مین شوق سے

سوارون کو پھر اپنے ہمرہ لیا
بجا لائے یہ حکم سردار کا

لکھا ہی کہ خیمے سپہدار کے
کھڑے روبرو باب شرقی کے تھے

جسے کہتے ہین دیر خالد تمام
وہین تھے وہ خیمے فلک احتشام

ہوے قلعہ گیری پہ پھر سب تیار
لگی ہونے ہر سمت سے کارزار

لگاتے تھے انپر وہ سنگ و خدنگ
ادھر سے بھی چلتے تھے تیر اور سنگ

کہ تھین منجنیقین ادھر بھی نصب
لگاتے تھے ناوک بھی انپر یہ سب

مگر تھے نہ وہ مرد میدان کے
کہ قلعہ کے برجون سے لڑتے رہے

یہ اسطرح ہوتے تھے حملہ کنان
لرزتا تھا بس قلعۂ آسمان

سپہدار اسلام خیمے مین تھے
جوانمرد رافع دلاور بڑھے

لیے اپنے ہمراہ غازی جوان
بحکم سپہدار نصرت نشان

در مشرقی پر تھے مصروف جنگ
اسی حال مین آنکر بیدرنگ

وہی عبدرحمان نے نامہ دیا
کہ جس نامہ کا ذکر اوپر ہوا

سنائی وہین یہ انھون نے خبر
کہ اور آئے گردان فیروزمند

وہ نامہ کو پڑھکر ہوے شادمان
جو موجود تھے پاس غازی جوان

بیان انسے مضمون نامہ کیا
ہوا ذکر یہ فوج مین جابجا

مسلمان لڑائی سے بہنگام شب
پلٹ آئے خیمون مین اپنے یہ سب

تو بھیجا وہ نامہ امیرون کے پاس
کہ پڑھ پڑھ کے ہون دیدہ حق شناس

تو سارے امیران نے پڑھ لیا اسے
کیا سب کو آگاہ سب خوش ہوے

(۱۰) لکھا ہی کہ نوبت بہ نوبت وہ سب
حفاظت کو تھے جاتے وقت شب

امیر طلایہ تھے حضرت ضرار
یہان دیکھو موجود اور ہوشیار

کہ شاید یہ شبخون ہمپر کرین
نکل آئین ناگاہ ہمسے لڑین

کہ امداد کو آئین کفار زار
تو انکو کرون مین ابھی خوار زار

اور انکا یہ تھا حال ہنگام شب
مسلح ہی رہتے تھے برجون پہ سب

جلاتے تھے شعلین یہ وہ ہو
اور آگے برجون پہ کرتے تھے شور

غرض اس سے یہ تھی کہ اہل عرب
یہ جانین کہ ہشیار رہتے ہین سب

یہی حال تھا بس ادھر اور ادھر
یہ تھے گھات مین اور وہ پر خطر

سحرگاہ سے روز ہوتی تھی جنگ
ہوے آخرش شہر والے ہی تنگ

ضیق محاصرہ سے عاجز آکر جمع ہونا سران دمشق اور سردارون کا پاس توماے لعین

کے اور اس سے خواہش کرنا اطاعت اسلام کی نہ قبول کرنا اسکا انکی خواہش کو

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
جو تھے عقلمند اور باآبرو
کہ ہون جنگ مین انسے عہدہ برا
جہاد دین مین لشکر قیصری
جو رومی تھے بولے مناسب ہی
وہ انسے کرے صلح یا کارزار
گئے ملکے وہ اسکے دروازہ پہ
تو خوش ہو کر انکو اجازت یہ دی
کہا انسے تو ما نے ہی کیا سبب
جو ہم پر فلک سے یہ نازل ہوئی
نہین انسے لڑنے کی طاقت ہمین
نہین تو یہ لکھ قیصر روم کو
کہا ملک نے ہنسکر کہ ہو تم خراب
کیا آپ ہی تم نے انکو دلیر
کہ اپنا انھین مرد میدان مین
انھین پر جفین انکی مین لوٹ دون
آرام لینے گھر دون مین رہو
دشمن بھی تم اگر کھول دو
کہ وہ لوگ ہین سخت فولاد دست
اور انکا تو سردار ہی وہ غضب
وگرنہ ہمارے ہی ہمراہ ہو
کہا تم زیادہ ہو انسے کہین
کہا تیری یہ گفتگو ہی عجب
فلسطین ولبنہ وحوران مین
جہاد دین مین جب مظفر ہوے

کہ تنگ آکر اس قوم گمراہ نے
گئے انکے پاس اور یہ کی گفتگو
مناسب یہ ہی اور یہی مشورا
اراجیہ جرنیل اور ہرقلی
چلین پاس تو ما کے آہو یہ طے
رہین تا بکی اسطرح قید و خوار
اسے پہرہ والون نے دی یہ خبر
کہ بیٹھو مرے روبرو تم سبھی
کہ تم اسطرح آئے ہنگام شب
کہ ہین ضیق مین مبتلا ہم سبھی
وہ تدبیر کر اس بلا سے بچین
کہ عاجز ہین ہم سب اعانت کرو
یہ کہتے ہو کیا ہی عرب کی یہ تاب
کہ بیکار ہی فوج و مال کثیر
سمجھتا نہین ہون وہ کیا چیز ہین
نہ جانے دون اک ایک کو مار لون
نہ اندیشہ انکی طرف سے کرو
نہ آئین کہ جرأت نہین دیکھ لو
لڑائی ہی اک کھیل انکے لیے
کہ جسکے مقابل نہین کوئی اب
نکل شہر سے انسے ہو جنگ جو
کسی شی کی تمکو کمی کچھ نہین
ہمارے ہی ہتھیار سامان سب
نہین ذکر اسکا ملا جو انھین
ہمارا ہی سامان وخیمے لیے

کہا اب تو تدبیر کچھ چاہیے
کہ ہم لوگ انکے مقابل نہین
کہ یہ جسقدر چاہین مال ومنال
لٹے انسے اور آخرش کیا ہوا
کہ حاکم بھی ہی اور داماد شاہ
بیان اس سے یہ دو تو غمگین کرین
بلایا انھین اسنے اور وہ گئے
تو بیٹھے مگر سخت اندوہگین
کہا سرور آئے ہین دادخواہ
نہون کیونکہ عربون کے ہاتھونسے تنگ
مناسب یہ ہی یہ کرین جو طلب
قریب اب ہماری ہلاکت ہی بس
اسی بزدلی کا تو ہی یہ سبب
قسم شاہ کے سر کی کھاتا ہون مین
یہ طاقت ہی انمین کہ مجھسے لڑین
مری قوم سے یہ جو کچھ کر چکے
وہ ہین ناتوان انمین طاقت ہی کیا
کہا اس سے ہمکو تعجب ہوا
کہ انمین جو ادنے ہی ایسا ہی وہ
ہمارا ہی خواہ ہی تو اگر
رہین ضیق مین تا بکی اسطرح
یہ سامان جنگی نہین انکے پاس
ہم انکے یہان جو انھون نے لیا
نہین بہت لیا یہ جو کچھ ملا
مگر اس سے آگے نہین تو ابھی

اس آفت سے پیچھا ہمارا چھٹے
دلاور نہین ایسے پر دل نہین
انھین دو نکلے سر سے اپنے وبال
ہمادرہم انسے نہین ہین سوا
ہی موجود پاس اسکے گنج وسپاہ
اسے کیا ہی منظور یہ تو نہین
ادب سے زمین بوس جب ہوچکے
کہ ہے اوداس اور دل تھے حزین
ہمین اس بلا سے تو ہی دے پناہ
کہ ہین یہ شب و روز جویاے جنگ
تو دے انکو اور صلح کر انسے اب
گذرتا ہی جو دم غنیمت ہی بس
کہ تم پر ہوے شیر اہل عرب
سنو تمکو سچ سچ سناتا ہون مین
جو آئین مقابل دکھادون تمھین
عوض انسے لیلون جو موقع ملے
اور اپنی سی انمین شجاعت ہی کیا
تو سردار ہی یہ نہین جانتا
کہ دس بیس سے لے کے لڑتا ہی وہ
تو بہتر یہ ہی صلح اب انسے کر
چھٹین اس بلا سے نہ جسطرح
کرینگے وہ کیا تم رہو بے ہراس
ہمین مار کر شام مین جا بجا
سمجھو رانہ بطرس سے جو کچھ لیا
وہ ہی گرچہ یان انکے ہمرہ سبھی

ولیکن نہین اسکی پروا انھین / نہ دیر و نہین ٹھہرین نہ ہتھیار لین
نہ سامان اپنا برستے ہین کچھ / کہین کیا کہ وہ تو سب ایسے ہین کچھ
تھا زیست سے جیسے ہووے کوئی / بدل ناگوار ان کو ہی زندگی
کہ انکے نبی نے یہ انسے کہا / کروگے جو تم دشمنون پر غزا
جو کشتہ ہوا ان مین سے ہو وہ زخمی / جو تم مین سے ہو قتل ہی جنتی
ملے اسکو بیشک حیات ابد / رضامند ہو اس سے رب احد
برہنہ بدن جسے کرتے ہین جنگ / کہ ہمکو یہ دولت ملے بیدرنگ
یہ سنتے ہی ہنسنے لگا وہ لعین / کہا یہ ہی باعث ہی اور کچھ نہین
موثر ہوے یہ تمھارے خیال / کہ ثابت نہین رہتے وقت قتال
اور آتے ہین وہ تبہ ہو کر دلیر / کہ آتا ہو گلہ پہ جسطرح شیر
اگر صدق اور راستی تم مین ہو / تو کیون فتح ان پر نہ حاصل کرو
کہ انسے کئی حصے زائد ہو تم / ولیکن تمھارے تو ہین ہوش گم
کہا بس ہماری یہ ہی التجا / بنے جس طرح دور کر یہ بلا
نہین تو در شہر ہم کھول کر / چلے جائین ہون صلح جو بے خطر
زر و مال وہ جسقدر ہمسے لین / وہ ہم سب یقینی انھین ملکے دین
یہ سنتے ہی خاموش وہ ہو گیا / فراز و نشیب اسکے سوچا کیا
ڈرا اور یہ سمجھا کہ یہ ملکے سب / کرینگے جو کچھ مجھسے کہتے ہین اب
کہا تم نہ گھبراؤ ٹھہرو ذرا / لڑون انسے ایسا کہ انکا پتا
نہ چھوڑون اور اک ایک سردار کو / کرون قتل لیکن مرا ساتھ دو
لڑو اسطرح جسطرح مین لڑون / رہو قائم اسپر جو تمسے کہون
کہا ہان چلے تو اگر جنگ پر / تو ہم بھی ہین تیار دینے کو سر
کہا صبح کو انسے ایسا لڑین / کہ بس جن سکے اک ایک کو مارین
یہ کہتا ہے راوی کہ سنکر اسے / وہ خوش اور بہت اسکے ممنون ہوے
رہے منتظر صبح کے رات بھر / جلاتے تھے آتش کو ہر برج پر
یون ہی ہر در شہر پر روشنی / رہی رات بھر تا نہ آئے کوئی
اور اسد والون کا یہ حال تھا / کہ تھا محو ہر اک بیاد خدا
اسی دیر پر سرور فوج تھے / وہین تھے قبائل بھی اعراب کے
وہین سب غنیمت کا بھی مال تھا / جہان خیمہ تھے زخمیون کے بپا
وہان تھے وہی رافع پر خرد / دل و جان سے مصروف یاد صمد
سبھی مورچون پر ادھر اور ادھر / تھے موجود اور مستعد سر بسر

آنا وہ جدال و قتال ہونا حسب دستور سران موحدین کا اور ہر طرف سے چھا جانا قلعہ و شہر پر اور مستعد ہو کر آنا توما لعین کا مع سرداران و پادری اور سخت ہونا معرکہ کا اور دعا کرنا پادری کا واسطے فتح کے اور تعریف کرنا مسیحا کی باوصاف لاہوت جواب دینا حضرت شرحبیل کا اور دعاے شرحبیل اور شہید ہونا حضرت ابان کا زہر دار تیر سے اور خبر پانا ام ابان زوجہ حضرت ابان کا اور بیقراری انکی انکے فراق سے

نمایان ہوے جب سحر کے نشان / ہوئی جا بجا فوج دین مین اذان
جماعت سے ہر فوج مین با نماز / امیرون نے انکو پڑھائی نماز
در جابیہ پر تھے حضرت امین / انھون نے دیا حکم انکو وہین
کہ ایرو پڑھو اور کرو گوشہ نشین / کہ امد را نعمی ہووے نقیبین

اگرچہ ہو دشوار او سخت جنگ   جوانمرد ہوتے نہین دلمین تنگ
دلیرانہ حملہ کرو قلعہ پر   پیادہ چلو ئے لو اک اک سپر
کہ اونچے ہین وہ اور نیچے ہین ہم   لگاتے ہین ناوک سبھی بدشیم
اسی طرح سردار سارے وہان   بڑے مورچون سے بڑھائے نشان
نہ لڑتا تھا کوئی بھی ہوکر سوار   تھے اسوار لیکن وہی دو ہزار
کہ آئین نہ اکبار کافر نکل   نہ ہو نظم لشکر مین اپنے خلل
رہو بندگان خدا ہوشیار   اور اعدا کو مارو کرو کارزار
نہ چھوڑو نہ چھوڑو انھین مار لو   تمھین فتح پاؤگے باور کرو
نہ کچھ دیر ہو انپہ آئے عذاب   کہ اعدائے حق ہین یہ خانہ خراب
کہ اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی   بلا آئے یہ مبتلا ہون ابھی
تو وہ آئے ہو ہوکے بستہ کمر   ہر اک سمت برج اور دیوار پہ
اور انپر وہ پتھر بھی تھے مارتے   کہ سامان سب کچھ مہیا ہی تھے
نہ لائے انھین یہ ذرا دھیانمین   بڑھے قلعہ سے آن کی آن مین
اور اک پادری تھا نہایت جری   معمر بہت اور خردمند بھی
چلا اپنے گرجا سے گم کردہ راہ   بڑی تھی صلیب اک برنگ سیاہ
رہا ٹھیر اک برج پر وہ لعین   صلیب اسنے دی گاڑ فوراً وہین
رکھا پاس ہی اسکے انجیل کو   لگے کرنے فریاد وہ زشت خو
جو حق پر ہو اسکا معاون ہی تو   مدد دے ہمین تا ہون عاجز عدو
طفیل صلیب آرزو ہی یہی   طفیل اسکے بھی جسکو سولی ملی
قدیمی ہو وہ اور ترے ساتھ ہی   اور آیا تھا دنیا مین وہ نیک پی
یہ ظالم ہین انپر مدد دے ہمین   ہون غالب وہ راست پر جو چلین
روایت رفاعہ نے کی ہو بیان   کہ مجھسے شرحبیل نے یہ بیان
ہماری زبان مین وہ نیکو شیم   یہ مضمون بتاتے تھے سب بیش و کم
تو مین اور مسلمان جو موجود تھے   نہایت خفا اس لعین سے ہوے
بآواز لیکن یہ مین نے کہا   کہ جب ای لعین تو یہ کہتا ہو گیا
کہ مٹی سے خالق نے پیدا کیا   پھر اسکو کہا ہو تو وہ ہوگیا
یہ کہتے ہی وہ حملہ آور ہوے   مسلمان اس روز ایسا لڑے
اگر برج پر جو ہے مارتے تھے خدنگ   برستے تھے پتھر بھی اولونکے رنگ
کہ اک زہر آلود تیر آلگا   انھون نے نکال اسکو فوراً لیا

کروگے اگر محنتین آج یان   توکل پاؤگے راحت جاودان
اور اسطرح انکو لگائے رہو   کہ تیرون سے اعدائے حق کے بچو
اور اک دوسرے کے رہو سب معین   انھین مار لو اپنا ہی رب معین
روایت یہ حضرت رفاعہ نے کی   بڑھے پاپیادہ مسلمان سبھی
سقر رطلائے مین جو لوگ تھے   کہ پھرتے تھے وہ گرد سب شہر کے
ہزار جوان مرد انکو لیے   جب آتے تھے جس پہ کہتے یہ تھے
کرو محنتین آج دل کھول کر   کہ ظل خدا کل ہو بالائے سر
نکلکر لڑین یہ اگر شہر سے   تو امید اللہ سے ہی مجھے
زمین و فلک ہین انھین کے عدو   معذب ہون اسطرح یہ زشت خو
یہ کہتا ہو راوی کہ ہر سمت سے   مسلمان جب حملہ آور ہوے
لگی ہونے ہر سمت شدت سے جنگ   لگے چلنے دونو طرف سے خدنگ
کہ ڈھلواسیان تھین نصب جابجا   مگر کیا ہو جنکا ہو حافظ خدا
چلا باب توما سے توما لعین   بہادر ادھر اور ادھر تھے قرین
کہ اسکا مقابل نہ تھا اور وہان   ادب اسکا کرتے تھے پیر و جوان
لگائی وہی اسکے بالائے سر   تھی انجیل اک شخص کے ہاتھ پر
تو پاس اسکے توما بھی سردار بھی   ہوے جمع اور اور جو تھے جری
رکھا ہاتھ توما نے اک سطر پر   دعا کی کہ اے داور دادگر
نہ کر انکے ہاتھون سے ہمکو تباہ   پریشان کر ظالمون کو آہ
طفیل اسکے لایا جو تیرے نشان   ہوئی شان لاہوت جس سے عیان
اسی نے یہ دی ہمکو لاکر کتاب   گیا پھر ترے پاس یانسے شتاب
لکھا ہو کہ اسنے دعا جب یہ کی   بآواز آمین سب نے کہی
کیا اس طرح پر کہ اسوقت تھے   مرے پاس روماس بصری کھڑے
وہ جب کلمہ کفر بکنے لگا   مسیحا کو اسنے کہا جو کہا
یہ چاہا کہ اس طرح حملہ کرین   کہ اب اس لعین کو ہمین مار لین
تو کافر ہو چھوٹا نہ کر لے یہ غور   مثل اسکے ہی مسیحا کی آدم کے طور
رکھا اسکو جب تک کہ چاہا یہان   لیا پھر بلا پاس اپنے وہان
فلک دیکھکر انکو دنگ ہو گیا   وہ ایسا ڈرے زرد رنگ ہوگیا
ہوے اسنے زخمی مجاہد جوان   گئے قرب مولا مین حضرت ابان
عمامہ سے اس زخم کو باندھکر   لگے لڑنے اعدائے وہ شیر نر

اگر زہر دو وہین موثر ہوا — وگرگون جو حال انکا ہونے لگا
گرے وہ اور انکے برادر انھین — اٹھا لائے پشت مخیم فوج تین

یہ چاہا کہ اب زخم کو کھول کر — دوا کیجیے دفع ہو جو ضرر
کہا ہان نہ کھولو خدا کی قسم — جو کھولا نکل جائیگا میرا دم

خدا کی قسم تھی جو کچھ آرزو — ملی مجھکو وہ ہین ہوا سرخرو
نہ مانا کسی نے جو کھولا اسے — انھون نے فلک کی طرف دیکھ کر

شہادت کی انگلی اٹھا کر کہا — کہ معبود کوئی نہین جز خدا
محمد رسول اسکے ہین بیگمان — مرے سامنے ہے یہ جو کچھ عیان

یہ وہ ہے خدا نے جو وعدہ کیا — اور اسکے محمد نے سچ سچ کہا
اسی دم گئی جان انکی نکل — گئے رحمت حق مین وہ بے بدل

اور انکی جو زوجہ تھین ام ابان — نہایت جری صاحب خاندان
کیا عقد انسے جنا دین بنا — نہ گذرے تھے شادی کو کچھ دن ہنوز

کہ عطر و وسمہ تھا سر مین لگا — گیا تھا نہ ہاتھون سے رنگ حنا
وہ سنتے ہی اس حادثہ کی خبر — ہوئین سخت بیتاب و خستہ جگر

چلین ٹھوکرین کھاتین اس طرح سے — رواں سرمگین چشم سے اشک تھے
لپکتے ہوے دامن ادھر اودھر — نہ تھی بیخودی مین کچھ اپنی خبر

نظر تھی یہان اور دل تھا وہان — پڑا پاؤن وان گرچہ رکھا یہان
یونہین پہونچین انکی وہ جب لاش پر — کہا صبر بہتر جگر تھام کر

الٰہی مجھے صبر کی دے جزا — یہ کہکر انھین یون مخاطب کیا
کہ لو خوب اب تو ہوے شادمان — مبارک تمھین دولت جاودان

ہوا اب تو دل کو تمھارے قرار — کرو خوب دیدار پروردگار
لو خوب حورون سے جنت مین آ — رہو سایۂ قرب وحدت مین اب

تمھین اور مجھے حق نے اکٹھا کیا — رہے شاد کچھ وصل ہوتا رہا
اسی نے دیا درد ہجران مجھے — کیا آہ سرگرم افغان مجھے

مین کہتی ہون کھا کر اسی کی قسم — کہ اب چین مجھکو نہین ایک دم
غرض اس طرح کا فرون پر کرین — کہ ہون قتل اور جلد تمسے ملون

تمنا تمھاری ہے ہر دم مجھے — نہ چھوٹیگا اکدم بھی یہ غم مجھے
نہ نکلی بخوبی مری آرزو — ملون تمسے پھر ہے یہی آرزو

کیا مین نے تمسے نہ دل بھر کے عیش — کرون اب تو جی سے گذر کرکے عیش
قسم اپنے مولا کی کھاتی ہون مین — سنے جاؤ تمکو سناتی ہون مین

کہ پختہ کیا عہد مین نے یہی — کہ مجھکو نہ اب چھو سکیگا کوئی
تمھین سے ملون آکے جلدی وہان — تمھارے رہون وصل سے شادمان

خدا کے لیے مین نے اب جان دی — گوارا نہین مجھکو یہ زندگی
یہ اللہ سے مجھکو امید ہے — کہ یہ عرصہ بھی ہو جلد طے

پھر آئے وہین سرور سرفراز — اور انکے جنازہ کی پڑھکر نماز
کیا دفن مشہور ہے وہ جگہ — زیارت کو آتے ہین مردان رہ

برستی ہے رحمت خدا کی وہان — شب و روز انوار حق ہین عیان
نہ ٹھہرین پھر ام ابان قبر پر — چلی آئین ڈیرے ہی مین تیز تر

لباس زنانہ دور کرکے مردانہ وار شامل ہونا حضرت ام ابان زوجہ حضرت ابان شہید کا لشکر شرجیل مین مقابلہ برج توما اور پیاپی تیر اندازی ام ابان کی مارا جانا صلیب بردار توما کا خدنگ ام ابان سے اور گر پڑنا صلیب کا اس طرف کو اور نکل آنا توما کا بغرض لینے صلیب کے بیرون شہر اور سخت ہونا معرکہ کا اور جنگ حضرت شرجیل با توما اور جاتا رہنا چشم توما کا خدنگ خارا نشگاف حضرت

اگرچہ ہو دشوار او سخت جنگ
دلیرانہ حملہ کرو قلعہ پر
کہ اونچے ہین وہ اور نیچے ہین تم
اسی طرح سردار سارے وہان
نہ لڑتا تھا کوئی بھی ہو کر سوار
کہ آئین نہ اکبار کافر نکل
رہو بندگان خدا ہوشیار
نہ چھوڑو نہ چھوڑو انھین مار لو
نہ کچھ دیر ہوا نہ آئے عذاب
کہ اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی
تو وہ آئے ہو ہو کے بستہ کمر
اور انپر وہ پتھر بھی تھے مارتے
نہ لائے انھین یہ ذرا دھیان مین
اور اک پادری تھا نہایت جری
چلا اپنے گرجا سے گم کردہ راہ
رہا پھر اک برج پر وہ لعین
رکھا پاس ہی اسکے انجیل کو
جو حق پر ہو اسکا معاون ہی تو
طفیل صلیب آرزو ہی یہی
قدیمی ہی وہ اور ترے ساتھ ہی
یہ ظالم ہین انپر مدد دے ہمین
روایت رفاعہ نے کی ہی بیان
ہماری زبان مین وہ نیکو شیم
تو مین اور مسلمان جو موجود تھے
با آواز لیکن یہ مین نے کہا
کہ مٹی سے خالق نے پیدا کیا
یہ کہتے ہی وہ حملہ آور ہوے
مگر برج پر جو ہے مارتے تھے خدنگ
کہ اک زہر آلود تیر آلگا

جوانمرد ہوتے نہین دل مین تنگ
پیادہ چلو لے لو اک اک سپر
لگاتے ہین ناوک سبھی بدشیم
بڑھے مورچون سے بڑھائے نشان
تھے اسوار لیکن وہی دو ہزار
نہ ہو نظم لشکر مین اپنے خلل
اور اعدا کو مارو کرو کارزار
تمھین فتح پاؤ گے باور کرو
کہ اعدائے حق ہین یہ خانہ خراب
بلا آئے یہ مبتلا ہون ابھی
ہر اک سمت برج اور دیوار پر
کہ سامان سب کچھ مہیا ہی تھے
بڑھے قلعہ سے آن کی آن مین
معمر بہت اور خردمند بھی
بڑی تھی صلیب اک برنگ سیاہ
صلیب اُسنے دی گاڑ فوراً وہین
لگے کرنے فریاد وہ زشت خو
مدد دے ہمین تا ہون عاجز عدو
طفیل اُسکے بھی جسکو سولی ملی
اور آیا تھا دنیا مین وہ نیک پی
ہون غالب رہ راست پر جو چلین
کہ مجھسے شرحبیل نے یہ بیان
یہ مضمون بتاتے تھے سب بیش و کم
نہایت خفا اس لعین سے ہوے
کہ جب ای لعین تو یہ کہتا ہی کیا
پھر اُسکو کہا ہو تو وہ ہو گیا
مسلمان اس روز ایسا لڑے
برستے تھے پتھر بھی [illegible]
انھون نے نکال اُسکو فوراً لیا

کروگے اگر منجنیقین آج یان
اور اسطرح انکو لگائے رہو
اور اک دوسرے کے رہو سب معین
روایت یہ حضرت رفاعہ نے کی
سقر طلائے مین جو لوگ تھے
ضرار جوان مرد انکو لیے
کرو منجنیقین آج دل کھول کر
نکلکر لڑین یہ اگر شہر سے
زمین و فلک ہین انھین کے عدو
یہ کہتا ہی راوی کہ ہر سمت سے
لگی ہونے ہر سمت شدت سے جنگ
کہ ڈھلواسیان تھین نصب جابجا
چلا باب توما سے توما لعین
کہ اُسکا مقابل نہ تھا اور وہان
لگائی وہی اسکے بالائے سر
تو پاس اسکے توما بھی سردار بھی
رکھا ہاتھ توما نے اک سطر پر
نہ کر انکے ہاتھون سے ہمکو تباہ
طفیل اسکے لایا جو تیرے نشان
اُسی نے یہ دی ہمکو لا کر کتاب
لکھا ہی کہ اُسنے دعا جب یہ کی
کیا اس طرح پر کہ اُسوقت تھے
وہ جب کلمۂ کفر بکنے لگا
یہ چاہا کہ اس طرح حملہ کرین
تو کافر ہی جھوٹا ہی کرے یہ غور
رکھا اسکو جب تک کہ چاہا یہان
فلک دیکھکر انکو دنگ ہوگیا
ہوے اُسنے زخمی مجاہد جوان
عمامہ سے اس زخم کو باندھ کر

توکل پاؤ گے راحت جاودان
کہ تیرون سے اعدائے حق کے بچو
انھین مار لو اپنا ہی رب معین
بڑھے پا پیادہ مسلمان سبھی
کہ پھرتے تھے وہ گرد سب شہر کے
جب آتے تھے جس برج پہ کہتے تھے
کہ ظل خدا کل ہو بالائے سر
تو امید اللہ سے ہی مجھے
معذب ہون اسطرح یہ زشت خو
مسلمان جب حملہ آور ہوے
لگے چلنے دونو طرف سے خدنگ
مگر کیا ہو جنکا ہو حافظ خدا
بہادر ادھر اور ادھر تھے قرین
ادب اسکا کرتے تھے پیر و جوان
تھی انجیل اک شخص کے ہاتھ پر
ہوے جمع اور اور جو تھے جری
دعا کی کہ ای داور دادگر
پریشان کر ظالمون کو الٰہ
ہوئی شان لاہوت جس سے عیان
گیا پھر ترے پاس پانے شتاب
با آواز آمین سب نے کہی
مرے پاس دماس بصری کھڑے
مسیحا کو اُسنے کہا جو کہا
کہ اب اس لعین کو ہمین مار لین
مثل ہی مسیحا کی آدم کے طور
لیا پھر بلا پاس اپنے وہان
وہ ایسا ڈرے زرد رنگ ہو گیا
گئے قرب مولا مین حضرت ابان
لگے لڑنے اعدا سے وہ شیر نر

اگر زہر وہ وہیں موثر ہوا ۔ دگرگون جو حال اُنکا ہونے لگا
گرے وہ اور اُنکے برادر انھیں ۔ اُٹھا لائے جھٹ مخیم فوج تین
یہ چاہا کہ اب زخم کو کھولئے ۔ دوا کیجیے دفع ہو زہر سے
کہا ہاں نہ کھولو خدا کی قسم ۔ جو کھولا نکل جائیگا میرا دم
خدا کی قسم تھی جو کچھ آرزو ۔ ملی مجکو اور میں ہوا سرخرو
نہ مانا کسی نے جو کھولا اُسے ۔ اُنھوں نے فلک کی طرف دیکھ کے
شہادت کی اُنگلی اٹھا کر کہا ۔ کہ معبود کوئی نہیں جز خدا
محمد رسول اُسکے ہیں بیگمان ۔ مرے سامنے ہے یہ جو کچھ عیان
یہ وہ ہے خدا نے جو وعدہ کیا ۔ اور اسکے محمد نے سچ سچ کہا
اسی دم گئی جان اُنکی نکل ۔ گئے رحمت حق میں وہ بے بدل
اور اُنکی ہے زوجہ تھیں ام ابان ۔ نہایت جری صاحب خاندان
کیا عقد اُنسے جبھی دن تینا ۔ نہ گذرے تھے شادی کو کچھ دن انھیں
کہ عطر عروسی تھا سر میں لگا ۔ گیا تھا نہ ہاتھوں سے رنگ حنا
وہ سنتے ہی اس حادثہ کی خبر ۔ ہوئیں سخت بیتاب و خستہ جگر
چلیں ٹھوکریں کھاتیں اسطرح سے ۔ رواں نرگس چشم سے اشک تھے
لگئے ہوئے دامن اِدھر اُدھر ۔ نہ تھی بیخودی میں کچھ اپنی خبر
نظر تھی یہان اور دل تھا وہان ۔ پڑا پاؤں وان گرچہ رکھا یہان
یونہیں پہونچیں اُنکی وہ جب لاش پر ۔ کہا صبر بہت جگر تھام کر
الٰہی مجھے صبر کی دے جزا ۔ یہ کہکر اُنھیں یون مخاطب کیا
کہ تو خوب اب تو ہوئے شادمان ۔ مبارک تمھیں دولت جاودان
ہوا اب تو دل کو تمھارے قرار ۔ کرو خوب دیدار پروردگار
ملو خوب حورون سے جنت میں آ ۔ رہو سایۂ قرب وحدت میں اب
تمھیں اور مجھے حق نے اکجا کیا ۔ رہے شاد کچھ وصل ہوتا رہا
اُسی نے دیا درد ہجران مجھے ۔ کیا آہ سرگرم افغان مجھے
میں کہتی ہون کھا کر اُسی کی قسم ۔ کہ اب چین مجھکو نہیں ایک دم
غزا اس طرح کا فرون پر کرون ۔ کہ ہون قتل اور جلد تمسے ملون
تمنا تمھاری ہی ہر دم مجھے ۔ نہ چھوڑیگا اکدم بھی یہ غم مجھے
نہ نکلی بخوبی مری آرزو ۔ ملون تمسے پھر ہے یہی آرزو
کیا میں نے تمسے نہ دل بھر کے عیش ۔ کرون اب تو جی سے گذر کر کے عیش
قسم اپنے مولا کی کھاتی ہون میں ۔ سُنے جاؤ تمکو سناتی ہون میں
کہ پختہ کیا عہد میں نے یہی ۔ کہ مجکو نہ اب چھو سکیگا کوئی
تمھیں سے ملون آکے جلدی وہان ۔ تمھارے رہون وصل سے شادمان
خدا کے لیے میں نے اجلا دی ۔ گوارا نہیں مجھکو یہ زندگی
یہ اللہ سے مجھکو امید ہے ۔ کہ یہ عرصۂ ہجر ہو جلد طے
پھر آئے وہیں سرور سرفراز ۔ اور اُنکے جنازہ کی پڑھکر نماز
کیا دفن مشہور ہے وہ جگہ ۔ زیارت کو آتے ہیں مردان رہ
برستی ہے رحمت خدا کی وہان ۔ شب و روز انوار حق ہیں عیان
نہ ٹھہریں پھر ام ابان قبر پہ ۔ چلی آئیں ڈیرے ہی میں تیز تر

لباس زنانہ دور کرکے مردانہ وار شامل ہونا حضرت ام ابان زوجہ حضرت ابان شہید کا لشکر شرحبیل میں مقابلہ برج توما اور پیاپی تیر اندازی ام ابان کی مارا جانا صلیب بردار توما کا خدنگ ام ابان سے اور گر پڑنا صلیب کا اس طرف کو اور نکل آنا توما کا بغرض لینے صلیب کے بیرون شہر اور سخت ہونا معرکہ کا اور جنگ حضرت شرحبیل با توما اور جاتا رہنا چشم توما کا خدنگ خارا شگاف حضرت

ام ابان سے اور شکست نصارا کی +

امام سیر واقدی نے کہا
کہ ام ابان کو بہت غم ہوا

ہوا تھا بہر باندھ دھاوا لیا
کمان اور ترکش لیا پھر کسا

کہا باپ توما یہ توما کا تیر
لگا ہو گئے جان بحق وہ دلیر

ہو تھے تیر انداز اکثر لعین
خدنگ اسطرح پر لگانے لگیں

شرجیل رض نے خود کیا ہی بیان
کہ اس روز خود میں نے دیکھا وہان

اشارہ ادھر کرکے کہتا تھا یون
ہوا ان پہ مظفر انصارا قشون

کہ ام ابان نے وہین بیدرنگ
جو مارا اسے جوڑ کر اک خدنگ

درخشان جواہر گراں مایہ تھے
سلیمان دوڑے کہ لیلیں اسے

ہجوم آگئے وہین انھون نے کیا
چلے تیر پتھر برسنے لگا

نہایت وہ ملعون برہم ہوا
کہ اسبات کو شاہ سے گر سنا

تو مرنے پہ لی باندھ اسنے کمر
سنبھالی وہین اپنی تیغ و سپر

جو چاہے رہے اور جو چاہے چلے
نہ مانو گا بیرون در لے لڑے

نصارا نے اسکا جو دیکھا یہ حال
اتر آئے برجوں سے بہر قتال

تھیں بعضوں کے ہاتھوں میں تیغ و تبر
ملخ کی طرح آئے در کھول کر

صلیب اسپہ وہی شرجیل رح کو
کہ اب آپ جانو کہ سردار ہو

ہوئے حملہ آور جو یہ سب دلیر
گئے آنے برجوں سے پھر سنگ و تیر

ہٹو تاکہ ضربوں سے انکی بچو
انھیں لاکے میدان میں مار لو

پلٹتے ہوئے ان پہ توما لعین
گرا اور غٹ پٹ ہوا بس وہیں

وہ چلاتا تھا جیسے ہو اونٹ مست
یہ کہتا تھا اسنے کہ ہونا نہ پست

شہادت کا موقع ہو جانے ہو
یہ دولت کہاں ملتی ہے بڑھکے لو

نہ گھبراؤ تم یہ کیا جیسے ہین
قدم پھر نہ ہٹنا یہ سب چیز ہین

بڑھو اور انہیں گھس جاؤ مارو انھین
یہ اہل حق ہین نہ چھوڑو انھین

کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہا جب یہ سردار ذی جاہ نے

ہوا شور ایسا دو دو گیسہ کا
کہ گردون گردان لرزنے لگا

کہ مارا اسے اور اسپر گئے
اسے بھی گرایا اور آگے بڑھے

صلیب بزرگ و سیہ گر گئی
اسی وجہ انکی یہ کثرت بڑھی

عدو سے خداوندی توما لعین
یہ کہتا تھا گر تم لڑو گے نہین

کہیں دور کپڑے زنانے جو تھے
مسلح ہوئین ڈھال تلوار سے

کہ اللہ والو بتاؤ مجھے
ابان کو لشے در پہ مارے گئے

تو آئین شرجیل کی فوج مین
کہ ماریں نصارا کو خود جان دین

کہ ہو جیسے استاد ناوک فگن
شجاعت مین تھین وہ دلیر زن

کھڑا ایک شخص آگے توما کے تھا
لیے تھا صلیب بزرگ سیاہ

بزرگی چلیپا کی ہو اب عیان
تعلی پہ ہوا اور بھی اسکی شان

گرا وہ چلیپا چھٹی ہاتھ سے
گری آکے اس سمت دیوار کے

تو بس باڑھ ہر تیر ونکی پڑنے لگی
مگر بایں ہر ایک کے ڈھال تھی

مسلمان اک ایک پر گرتے تھے
کہ لیلیں اسے جسطرح ہو سکے

کہ جاتی رہی یون صلیب سیاہ
کرے مجکو معتوب سب اشتباہ

کہا حصن سے اب نکلکر لڑین
بہادون مین میدان مین جوے خون

یہ کہتے ہی اترا اور ایسا کہا
کہ دروازہ اب کھولدو شہر کا

پیادہ ہی ہمراہ لسکے ہوئے
تھے بعضے کمان اور ترکش لیے

باواز آپس مین کچھ کہتے تھے
ہوئے سب یہ ہشیار سنکر اسے

اور انکو ابھی مار لیتے ہین ہم
کہان جائینگے بچکے یہ بد شیم

شرجیل نے تب یہ للکار کر
کہا اے دلیران فیروز فر

پھرے یہ جو پیچھے ہوا فاصلا
کرا و پر کا مطلق نہ کھٹکا رہا

وہ تھا بیچ مین اور ہر سمت سے
دلیران رومی وتھے گھیرے ہوئے

شرجیل سردار عالی نسب
لگے کہنے اے پردلان عرب

کہ راضی ہو تمسے خدائے کریم
صلہ مین ملے تمکو باغ نعیم

غزا ہی غزا ہی ہٹو گے اگر
تو ہوگا خفا داور دادگر

مددگار رہ کردگار کریم
یہ ہین مژدہ دل جیسے عظم رمیم

بڑھے اور اسے لڑے مومنان
چلی تیغ ایسی کہ بس الامان

اگرچہ زیادہ تھے وہ بے دین
مگر مومنون کو ہزار آفرین

یہ سنکر کہ توما ہے بیرون در
چلے آتے تھے اور وہ خیرہ سر

گروہ ملخ سب طرف چھا گئے
یہ مردان دین بیچ مین آگئے

صلیب اب نہ یاد گے ہر غضب
رہے گی نہ کچھ آبرو اپنی اب

نگہ بھی وہ کرتا تھا ہیبت کو
نظر آئے اور تھی صلیب انکے پاس
سنبھلجا کہ آیا مین قاتل ترا
جھپٹ کر گرے اُسپہ اس طرح سے
مقابل ہوا اُنسے زینے لگا
کہا اُسنے کشتہ ابان کو کیا
کمان مین رکھا تاکہ مارون اسے
ڈرایا کہ ہان ہان خبردار ہو
یہ مارا تو وہ چشم چپ پر لگا
انھون نے یہ چاہا کہ اک اور بھی
تو اسد مہ خوشی سے وہ نعرہ زن
لگا یا میہ اُن خصم کو تاک کر
تڑپ کر اُٹھا ہوکے اندھا گرا
وہ گھبرا گیا سوے دربان کر
پڑے تم یہ سختی نہ چھوڑو بڑھو
مجھے اب یہ اللہ سے ہے یقین
یہانتک کہ وہ گھس گئے شہر مین

کہ دیکھون صلیب اسجگہ پر جو ہو
اُڑاتے سے تجھے للکار کر بے ہراس
جو دیکھا اُسے گرم آتا ہوا
کہ بجلی لپکتی ہے جس طرح سے
ہجوم آکے اعدا نے وہین کیا
یہی تو وہ داماد ہے شاہ کا
عزادار یہین ڈھیر گریہ رہے
تجھے مار لیتے ہین ہشیار ہو
وہ نامرد چالاک کے پیچھے ہٹا
لگاؤن کہ ہو کام اسکا ابھی
دلیرانہ اشعار پڑھنے لگین
گیا ہمانہ سینے سے اسکے گذر
قدم بھر نہ وان سے ہلا مر گیا
شرجبیل سردار والا گہر
یہ کہتے ہین جانے نہ دو مار لو
بڑھوگے تو ماروگے اسکو یہین
اور اللہ نے فتح یہ دی انھین

تو لیلون نہ چھوڑون اُسے زندہا
تو جھپٹا نرسیقون کو ہمرہ لیے
تو وہ پھینکدی اور سنبھالی سپر
وہ یہ کہکے ہان ہان اُٹھا لو صلیب
تمھین موجود ہم ابان بھی وہین
انھون نے یہ سنتے ہی دان بدگہر
اور انکو نصارا نے یون دیکھکر
یہ کہکر بڑھے انکی جانب لعین
پھرے تب وہ کافر انھین چھوڑ کر
ہوے گرد جمعیت انکے وہ بیحیا
کمان سے لیا کام پھر بیدرنگ
گرا وہ زمین پر تو اک اور بھی
اور اس پر دسے تھا وہ یون برفغان
لگے کہنے اے مومنو کیا ہوا
نہ کہنا یہ تم ہم ہین شیر عرب
تو اُن سب نے اس طرح حملہ کیا
صلیب اور ہتھیار گرتے تمام

کہ ناگہ شرجبیل عالی وقار
کہا دے کے دشنام یہ ڈالدے
بڑھے تول کر تیغ خارا گذر
خبردار یارو نہ چھوڑو صلیب
کہا مومنو کون ہے یہ لعین
لیا کھینچ ترکش سے عمدہ خدنگ
کہ اب تیر افگن ہے یہ نامور
پڑا ہم ابان نے ملا کر وہین
کہ زخمی ہوا لین ہم اسکی خبر
لیا سب نے دھانو نسے اسکو چھپا
نکالے انھون نے پیاپے خدنگ
جو گردن پہ مارا تو بس وہ شقی
کہ مستی سے ہوا ونٹ جیون برفغان
سنگسار وہ ہم یون بچکے چلے جا
یہ نہ بچ جائین تم ہو دلیر عرب
کہ دین تین سو لاش دم مین گرا
لیے دشمنون کے ہوے شاد کام

گھس جانا کفار کا شہر مین اور بند کر لینا دروازون کا اور کیفیت بقیہ اری توما بوجہ لگنے تیر کے اور لاف وگزاف تو ملے لعین بحالت درد چشم اور بدستور گرم ہونا بازار قتال کا اور گرما گرمی حضرت شرجبیل حسنہ رضی اللہ عنہ جہاد وغزا مین اور خوش ہونا اہل اسلام کا زخمی ہونے سے توما کے

کھلا ہے کہ تو ناجوانمرد گیا
جو انمین معزز تھے وہ سب کے سب
انھون نے بہت گرچہ تدبیر کی
غرض باندھی پٹی اُسے کاٹ کر

تو دروازہ کو بند فوراً کیا
ہوے جمع پاس اسکے جا کر آب
نہ نکلا کہ تھی اسکو بس بیکلی
نہ نکلا رہا وہین پیکان مگر

وہ بیٹھا وہین اور کہا ہاے ہاے
نکالا مین خدنگ آنکھ سے اسکی ہم
رہ بیٹھا تھا ہڈی مین پیکان تیر
کہا اس سے اب قیصر کو لکھیے چلے

تعجب نہین میری گر جان جلے
کرو فریاد کرتا تھا با درد و غم
تھے حیران و خاموش جراح تیر
کہا میں بلا اور گئی جان نکل

رہا وہ مین کھونگھٹ کے اندر پڑا
پریشان ہم آج دن بھر ہوے
اسی سے تو خود ہمنے تجھسے کہا
نہ مانا مگر تونے اور یہ ہوا
صلیب سیہ آہ جاتی رہی
ڈرون ان غلامون سے مین وا دوا
ہزار آنکھین انکی نکالون گا مین
یقینی مین تدبیر ایسی کرون
روانہ کرون پہلے قیصر کے پاس
عرب مین عرب جو ہین مارون انھین
کرون اسطرح اسکو ویران مین
لیا باندھ ہی کو پھر آنکھ پر
صلیب انکو دیگی شکست اب ضرور
تو ٹوٹی ہوئی انکی ہمت بندھی
شجاعت کا انکی ہو کس سے بیان
خبر دی اور اسطرح درخواست کی
سپہدار نے حال جب یہ سنا
کہا مانع صلح ہی وہ لعین
سنیر شرجیل سے یون کہا
نہ سمجھو مجھے آپ سے دور تم
مقرر بتلائے یہ ہین دو ہزار
کہ آنے نہ دینگے وہ تیر انھین
یہان جسقدر ہین سران سپاہ
کہا راوی رحمہ اللہ نے
اسی طرح ہر ایک در پر تھی جنگ
تو پلٹے مسلمان سوے خیام
نکلکر لڑا ابس شرجیل سے
کہ جاتی رہی آنکھ کانا ہوا
لگی آگ بھر جا بجا وقت شام

سکون دردمین انکے جب کچھ ہوا
یہ وہ حادثہ سخت ہمپر ہوے
مقابل نہین کوئی اعراب کا
نوشتہ بھی مٹتا ہی تقدیر کا
اور اسکے سوا آنکھ میری گئی
کہو کیا کہے گا مجھے بادشاہ
حضور شہنشاہ بھیجون گا مین
کہ انکے سپہدار کو مار لون
نکلکر پھر اس ملک سے بے ہراس
جو انکے مکان ہین مٹا دون انھین
کہ بوم اور وحشی ہی اسمین رہین
جو موجود تھے انکو وہ خیرہ سر
ظفر پاؤگے انپہ تم بے قصور
ہوے گرم پیکار پھر وہ غبی
کہ تھا انمین ہر اک شجاع جہان
کہ بھیجو مدد اے امیر جری
کہ توما سے ملعون زخمی ہوا
پر اللہ سے ہی یہ مجھکو یقین
یہ کہنا تو انسے کہ اے باوفا
ہوے جس لیے وان ہو مامور تم
سواران جنگ آور و نامدار
کہ بس مستعد اپنی خدمت پہ ہین
ہین سب گرم پیکار بیگاہ و گاہ
یہ شکر شرجیل ذیجاہ نے
ہوے کارگر خوب سنگ و خدنگ
گئے اپنے ڈیرون مین سب شادکام
مسلمان چلیپا پہ غالب ہوے
ہوے شاد اور شکر مولا کیا
تھے یاد الٰہی مین مومن تمام

کہا چل مکان کو کہ تیرے سبب
تو زخمی ہوا آنکھ تیری گئی
ہم آگہ ہین حالات سے انکے سب
کہا کیا یہ بکتے ہو تم ہو خراب
ہوے قتل میرے مصاحب مشیر
صلیب انسے لونگا لڑونگا ضرور
کہ میری شجاعت ہو ثابت اسے
بھگادون یہان سے انھین مار کر
بڑی فوج جرار ہمراہ لون
مساجد جو ہین کھود ڈالون تمام
یہ ہذیان جب اسکو وان ہو چکا
لڑائی کی ترغیب دینے لگا
مین کرتا ہون ذمہ کہ ہوگی ظفر
لڑے پھر مسلمان جم جم کے سب
شرجیل سردار لشکر جو تھے
کہ اس در پہ توما جو ہی تیرہ بخت
اور اس طرح قبضہ مین آئی صلیب
کہ ہون ہم مظفر وہ ناکام ہو
مدد کی جو ہوگی ضرورت تمھین
رہو مستعد خوب اس کام پر
ضرار دلاور ہین انکے امیر
لڑائی ہی جیسے تمھاری طرف
نہین کوئی خالی کہ بھیجون وہان
کیا صبر اور خوب لڑتے رہے
ہو نہین ظہر کا وقت جاتا رہا
ہوئی پھر ہر اک فوج مین یہ خبر
اور امان یون ہو مین گرم جنگ
اذانین ہوئین جا بجا پھر نماز
نماز عشا گرچہ سب پڑھ چکے

پریشان و مضطر ہین ہم سب کے سب
صلیب بزرگ و سیہ بھی گئی
مناسب یہی ہی کہ ہو صلح اب
نہین اسکے سننے کی اب مجکو تاب
خطر مجھکو زیبا نہین ہون دلیر
عوض آنکھ کا بھی مین لونگا ضرور
یہی فکر ہی اب تو ہر دم مجھے
لیا ہی جو کچھ مال وہ سر بسر
خلیفہ کی جانب چڑھائی کرون
عرب کا نہ چھوڑون مدینے مین نام
تو دروازے کی چھت کے اوپر چڑھا
کہ بیدل نہ ہونا کبھی تم ذرا
لڑو تم ذرا انسے دل کھول کر
کہ تھے سب شجاعان ملک عرب
سپہدار کو جلد اس حال سے
اسی سے ہی یان جنگ و پیکار سخت
کیا سجدۂ شکر رب مجیب
کہ ہو قتل اسکا بدانجام ہو
تو پہونچے گی مجھسے اعانت تمھین
بعون خدا کچھ نہ ہوگا ضرر
معاون تمھارے ہین اے دلیر
ہر اک دو یہ ہی یون ہین شور و شغف
اور اس جا رہے وہ مع ہمرہان
کہ اعداے دین سخت نادم ہوے
اور آیا وہان وقت جب عصر کا
کہ توما سے ملعون ہزیمت اثر
اور اسطرح توما کے مارا خدنگ
جماعت سے سب نے پڑھی با نیاز
عبادت مین تب بھی وہ مشغول تھے

تلاوت مین کوئی مراقب کوئی
کہین ذکر جہری کہین بخفی

آمادہ شبخون ہونا توما کا اور شبا شب تیار کرنا تمام بطارقہ و سرداران سپاہ کو اور متعین ہونا سرداران کا دروازون پر

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ توماے ملعون و گمراہ نے

بلایا انھین تھے جو افسر بڑے
بہت منچلے اور دلاور بڑے

کہا اُسنے تم اے مسیحائیو
سنو خوب سمجھو مری بات کو

ہین وہ لوگ گھیرے تمھین بالیقین
کہ اُن مین وفا ہے نہ ایمان و دین

نہین قول کا اُنکے کچھ اعتبار
اگر صلح بھی اُنسے پائے قرار

نہ ثابت رہینگے کہ غدار ہین
اور اس عزم پر سب وہ تیار ہین

کہ مارین تمھین اور مکان چھین لین
کرین عیش اور آپ اُن مین رہین

اسی سے وہ لائے ہین اہل و عیال
یقینی یہان سے تمھین دین نکال

کرین قید اطفال کو سر بسر
کہ خدمت کرین اُنکی آٹھون پہر

اور ان عورتون کو وہ لونڈی بنائین
کرین عیش اور خوب خوشیان منائین

گوارا یہ بے حرمتی مت کرو
دلیرانہ اُنسے لڑو اور مرو

صلیب سیہ اس سے جاتی رہی
کہ نامرد ہو وہ خفا ہو گئی

نہ دل سے دین کے معاون ہین
ہوا آمادہ صلح اعداے دین

اسی سے ذلیل اُسنے تمکو کیا
کہ اُن مین گئی ہو کے تمسے خفا

نہ زخمی اگر آنکھ ہوتی مری
نہ بے فتح پائے پلٹتا کبھی

اور اب اُنسے بدلا مین لونگا ضرور
کہ یہ عار اور رنج ہو دل سے دور

مجھے عزت شاہ کی ہے قسم
عوض اُنسے لیلونگا تب لونگا دم

عوض مین مین اسکے زر و بے شمار
نکالونگا انھین بس اب دو ہزار

اور انکو سوے شہر روانہ کرون
کہ دیکھو مین اسطرح کا سور ہون

کہ اک آنکھ میری جو جاتی رہی
تو لین دو ہزار آنکھین اعراب کی

اور اسکے سوا اُنسے لیلون صلیب
مرون تو مرون پر نہ چھوڑون صلیب

نہ بچ جاؤن غصہ سے مین شاہ کے
نہین کچھ نہ ارکان درگاہ کے

کہا سب نے سُنلے تو اب بات کو
مسلمان دلاور ہین اور جنگجو

کثرت بھی ہین کچھ نہین ہین قلیل
نہین جنگ کی اور کوئی سبیل

مگر یہ کہ اکبار حملہ کرین
اچانک انھین جلکے ہم مار لین

ولیکن یہی فکر تب بھی تو ہی
جو انکا ہے سردار وہ تیز ہی

ہوا کی طرح جلے کے فوج آئیگا
درجابیہ سے بھی اُسکے سوا

جو سردار ہے دوسرا وہ بھی تو
یہین ہوگا ہمرہ لیے فوج کو

کچھ انکے مقابل نہ بن آئیگی
یون ہی مفت مین جان بھی جائیگی

نہین تمکو طاقت کہ انسے لڑے
وہ ہین قہر و آفت بڑے منچلے

مگر حکم سے تیرے باہر نہین
کہے تو جو کچھ ہم کرین بالیقین

لڑے تو نکلکر بھی تو ساتھ ہین
یہ جانین ہماری تری ہاتھ ہین

کہا ایک تدبیر سوجھی مجھے
کہ اس سے ہی آرام ہوگا مجھے

یہ کہتے ہی اُسنے دیا حکم یون
کہ ہو جمع یان جسقدر ہے قشون

تو بس پہرے اور چوکی دلے جو تھے
وہی اپنی اپنی جگہ رہ گئے

مسلح ہوے آئے سب اُسکے پاس
کہا اب نکلکر چلو بے ہراس

کہ ہے رات غافل ہین اعدا تمام
چلے اُنپہ ہر ایک در پر حسام

زیادہ ہو تم لوگ اور وہ ہین کم
اب ان سب کو پہونچاؤ ملک عدم

نکلکر ہر اک در سے اک بارگی
کرو اُنپہ شب خون گر موجری

اسی ڈر سے نکلون مین تو لے حسام
نہ چھوڑون تہ تیغ ہون یہ تمام

یقین ہے کہ پلٹون گا باصد خوشی
اور ایسے ہی ہوگی خوشی تمکو بھی

اور اس میرے در پر جو اعراب ہین
انھین کشتہ و خستہ کرتے ہی مین

تمہاری طرف آؤنگا جون ہوا
مٹا دونگا اب نام اعراب کا

سپہ دار کو قید کر لونگا مین
اُسے شاہ کے پاس بھیجونگا مین

مگر تم نکلکر نہ پیچھے ہٹو
بنے جس طرح انکو مارو مرو

ہراس اپنے دل مین نہ لانا ذرا
سمجھنا مجھے پاس آیا ہوا

کہا سب نے منظور ہے یہ ہمین
کبھی اب نہ ہرگز ہم آئین کرین

تو اُسنے جدا ان سبھون کو کیا
اور اسطرح ان سب کو سمجھا دیا

کہ آواز ناقوس جب دم سُنو
پہونچنے نہ دو انکو تم تا کسے
در جابیہ کا جو سردار تھا
وہ شرقی پر جسپا جو گرد
مقیم اس جگہ ہو کہ اعراب مین
چلا جا اور اک بھی مسلمان کو
روانہ ہوئے جب یہ سردار سب

نکل جاؤ اور قتل اب اُن کو
جہان پاؤ مارو انھین یکبیک
وہ ملعون اس سے یہ کہنے لگا
کہا اُسنے دیکھو نہ اب تم نہ و
نہ جانے دو جن جن کے مارو انھین
نہ جانے دے زندہ تو اے نابکار
رہا باب توما پہ توما ہی تب
چلا باب توما پہ اُنکو لیے

یقین ہے کہ سوتے ہوے وہ لعین
یقینی تمھین ہوگی فتح و ظفر
کہ ہین تیرے در پر تو کمتر غلام
نہ ڈرنا کہ سردار خالد ولید
بلا کر پھر اک افسر نامور
اور اک فوج کو باب کیسان پہ
ہا در وہ سمجھے ہوے تھا جنھین
یہ تھا بیچ مین اور وہ گرد تھے

اور اکبار تم لوگ مارو انھین
مزا ہو جو کشتہ ہون وہ سربسر
تو اک دم مین کر کام اُنکا تمام
ہے اس دیر پر اور در سے بعید
کہا اس سے باب فرادیس پر
مقرر کیا اُسنے با کرو فر
دیا حکم سب میرے ہمرہ رہین

مقرر کرنا توما کا ایک شخص کو واسطے بجانے ناقوس کے کہ آواز ناقوس پر سب سرداران لشکر اپنے اپنے دروازون سے نکلکر شبخون مارین اور بجانا اُسکا ناقوس کو اور مستعد ہونا شہسواران موحدین کا آواز ناقوس سنکر اور سخت قتال ہونا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
ہمین دیکھتا رہ کہ جس وقت ہم
نکلکر ہر اک در سے اپنے سپاہ
لیا ایک ناقوس اور جلد تر
کہ تھے سب کے جسمون پہ خود و زرہ
رکھے کسروی خود بالائے سر
زرہ پر تھے وہ جوشن آہنی
پہونچکر گیا تھب دروازہ پر
نہ دینا امن بھی جو مانگے کوئی
امین لوہون چھوڑون اُسے زینہار
بجا دے تو ناقوس تب اُسنے دال
اُسی موصنون نے وہ آواز جب
ہو سوتا بھی تھا کوئی فوراً اُسے

پھر اُس دشمن دین گمراہ نے
کرین در کو وا رکھین پا ہر قدم
کرے تازیون کو قتیل و تباہ
چڑھا باب توما کی وہ سقف پر
لیے گرز ہر ایک گم کردہ رہ
کہ تھا آہنی اُسمپہ تھا کارگر
نہو کارگر سیف جن پر ذری
جب آئے رفیق اُسکے وان سربسر
اگر ہان جو سردار ہو بس وہی
کہا سب نے منظور ہے باوقار
بجایا اُسے سُنکے نصرانیان
تو ہشیار فوراً ہوے سب کے سب
جگایا معاً سب کھڑے ہو گئے

کہا اسطرح ایک ہم قوم سے
بجانا تو اس طرح ناقوس کو
یہ سنکر وہ کافر ہوا شادمان
وہ ملعون چلا اُنکو ہمرہ لیے
تھی اک ایک تلوار بھی اُنکے پاس
وہ قیصر نے بھیجا تھا ہدیہ اُسے
اور اک چوڑی تلوار ہندی لیے
تب اُسنے کہا در کو کھولو چلو
امن پاے اور جو کہ دیکھے صلیب
پھر اک شخص ناقوس ڈالے کے ملیں
نکلکر چلے یک بیک تیز تر
نہ تھا گرچہ شبخون کا کچھ خیال
چلے خوابگاہون سے جون شیر نر

کہ چڑھ سقف در پر تو ناقوس لے
کہ ہر در پہ یہ حال معلوم ہو
گیا پاس سے اُسکے خوش خوش وہان
جو فولاد مین تھے سراپا چھپے
اور آگے تھا اُن سب کے خود بے ہراس
تھا نازان بہت اُسکو سر پر دھرے
اور اک جوہر مقیہ سپر بھی لیے
اور اکبار گی دشمنون پر گرو
پکارے مجھے تا پہونچکر قریب
روانہ کیا تاکہ اب بے ہراس
لین ہاتھون مین سب نے تیغ و سپر
مگر جلگتے تھے وہ نیکو خصال
سنبھالی وہین سب نے تیغ و سپر

پہونچنے نہ پائے تھے ان تک عدو
وہ شور اور وہ غل اور وہ تاریک شب
سپہدار دین سرور حق شناس
نہ دیکھا ہوا اس نگر سے ایخدا
عدی ابن حاتم کے بھائی جو تھے
خبر لڑکے بالون کی میرے رکھو
یہ کہکر لیے اپنے ہمراہ سوار
مسلح بھی ہونے نہ پائے ذرا
اسیطرح وہ سب شجاع جہان
یہ تھے عاشقان خدائے برین
الٰہی تصدق مین انکے مجھے
سپہدار تھے آگے آگے دوان
غم آمیز اشعار تھے برزبان
مین ہون سوز دل سے برہنہ بدن
الٰہی سلامت رہین مومنین
یہ اشعار پڑھتے تھے اور بیدریغ
در آئے جو ہین شرقی باب پر
ہمبٹے یون تھے اعدائے اسلام نے
جو بیٹھے تھے جو قلعہ کی دیوار پر
سپہدار نے وہین للکار کر
اسی نے مدد کو ہے بھیجا مجھے
مین ہر نعرا مارا ہون بیک قصد
لگاتے تھے تیغ اور لہو بہتا کفن
اور اسحال مین بھی انہین تھا خیال

ہوئے چست و تیار سب جنگ پر
دورویہ وہ دو فوج بیجا طلب
اٹھے خوابگہ سے پریشان جو اس
کہ آتی نہین نیند جس مین ذرا
وہ عجلان نامی دلاور بڑے
چلا مین نہین صبر اب مجکو تو
کہ تھے چار سو سب وہ عالی تبار
جو ہتھیار رہتے تھے چڑھائے لیا
سپہدار سے تھے عنان با عنان
یہی سب تھے فدایان دین متین
تو غفار و ستار ہے بخشدے
اور آنکھون سے تھے اشک انکے روان
بیان انکا مضمون کرون مین یہان
نہین تاب اب مجکو ڈھکون اپنا تن
نہ بیکا ہوا اک بال انکا کہین
برہنہ لیے ایک برندہ تیغ
یہ دیکھا ہین تیغ و تبر کارگر
کہ دریا سے جسطرح دریا ملے
لڑاتے تھے وہ انکو للکار کر
کہا سن لو اے قوم بیرزرگر
بنایا ہے خونریز ترسا نے مجھے
چکھاؤن انہین موت کا اب مزا
تڑپتے تھے اعدائے دین ہر طرف
کہ جنت امین کا ہے کیا جانے حال
کہ برجون سے رومی ہوئے بی ترنم

ولیکن بترتیب ہونے نہ پائے
ہوا ایک بیک اس طرح تہلکا
بآواز و اغوث کہکر بڑھے
مددگر ہماری تو اب اے کریم
بلایا انہین اور یہ انسے کہا
یہ لشکر ہے اور تم ہو ٹھہرو یہان
وہی کپڑے پہنے جو تھے زیب تن
سپہدار نے باگ دی اسپ کو
کلامی شجاعت اسے کہتے ہین
نبی کے یہ خاصان درگاہ تھے
بصحبت بعزت جہان مین رہون
محبت جو تھی اہل اسلام سے
کیا غم نے لاچار ایسا مجھے
فزوان ہے غم اور سینہ ہے تنگ
الٰہی مددگر تو اسلام کی
اڑائے ہوئے اسپ جاتے تھے یون
امیر سپہ تھے جو رافع عمیر
ہر اک سمت تھا شور دہ گیر کا
ادھر کلمۂ کفر کا شور تھا
تمہارا مددگار پہونچا مین اب
ہین تنہا لدہون وہ شہسوار جہان
یہ کہتے ہی انپر ہوئے حملہ ور
کہون کیا کہ کیا کیا انھون نے کیا
سوا انکے ہر درپہ تھا دل لگا
مچاتے تھے شور اور غل تھا بلند

کہ ناگاہ اعدائے حق انپہ آئے
زمین ہلگئی چرخ کپنے لگا
اور اللہ سے ملتجی یون ہوئے
نہ غالب ہون ہمپر یہ خصم لئیم
کہ ٹھہرو مری جان تم اے باصفا
کہ دو قتل آئین اگر دشمنان
ہوئے انکے ہمراہ وہ لشکر شکن
چہرے سے کر دیا برق جو ہو سو ہو
خدا کی اطاعت اسے کہتے ہین
یہ بے شبہ محبوب اللہ تھے
مرون تو ترے شوق مین جان دون
یہی تھی فکر ہوتا ہے کیا دیکھیے
کہ اشک آنکھون سے میرے جاری ہوئے
جو دیکھے مرا حال ہو جائے دنگ
نہین حد ترے فضل و انعام کی
کہ یا دل مین بجلی لپکتی ہے جون
دلیران عالم سے زائد دلیر
کھڑکتی تھین تیغ و سپر جابجا
ادھر شور تہلیل و تکبیر کا
کہ ہے سیف جبار میرا لقب
ہین لرزان مرے نام سے دشمنان
لگے اڑنے تیغون سے انکے سر
دیے دم مین کشتون کے پشتے لگا
کہ ہر در پہ شور اور غل تھا بپا

کیفیت جنگ و جدال باب توما و مقابلۂ توما و حضرت شرجبیل رضہ و حال تیر افگنی
و خدنگ اندازی ام ابان رضہ

یہ کہتا ہے راوی کہ سردار کا
امام سپہ واقدی نے کہا
لڑے خوب جم جم کے وہ شیر نر
بتاؤ کہاں ہے تمہارا امیر
سپہدار ہوں اور معین صلیب
یہ کہتا تھا اور دائیں بائیں طرف
بڑھے اسکی جانب کہا اس سے یوں
میں ہوں وہ سپہدار گردوں شکوہ
یہ سنتے ہی آیا وہ اُن پر لپٹ
لڑے جم کے اسطرح دونوں میں
کہ آدھی گئی رات یوں ہی گذر
پر ام ابان بنت عتبہ وہی
کہ جسپر پڑا رکھا بس وہین
بہانے ترکش میں جب اک خدنگ
قریب آگیا انکے تب بدرنگ
کہ آؤ ادھر اسکو لو دوستو
اسی دم شرحبیل نے وار تیغ
وہ ملعون دل میں ہوا شادمان
تو بس عبد رحمن و حضرت ابان
پکڑے ہوئے ہیں انھیں اک لعین
کہ مارین اسے بھی بعون خدا

ستمہ جبیل کی سمت تھا دل لگا
کہ ناگہ وہ کافر جو اُن پر گرا
اُڑائے سر اُنکے ادھر اور ادھر
کہ جسکی کمان سے لگا میرے تیر
لے آؤ اسے جلد میرے قریب
لگاتا تھا ضربیں بشور و شغف
ادھر آ وہ سردار جنگی میں ہوں
کہ کرتا ہوں قتل نصارا گروہ
کہا ہوں تمہارے سینے میں نشٹ
کہ جنگ ایسی دیکھی کسی نے نہیں
رہیں کارگر اُن میں تیغ و سپر
رہیں بس قریب انکے اور اسپہ بھی
گرائے انھوں نے پیاپے لعین
تو اس دم وہ جویندۂ نام و ننگ
اسی پر لگایا انھوں نے خدنگ
تو کفار سُنکر اس آواز کو
غضبناک ہو کر کیا بے دریغ
کہ بس میں نے اب انکو پکڑا یہاں
مع فارسان ظفر توامان
وہ کرتی ہیں فریاد اور ہیں حزین
انھیں دیکھکر وہ پھر اٹھا

کہ تو ماہے سردار سخت و جری
کہ تھا آگے آکے وہی فوج کے
یہ تھا حال تو مارے ملعون کا
بہادر ہوں خویش شہنشاہ ہوں
کہ لیکر اسے میں چلا جاؤں اب
بہت اس سے زخمی مسلمان ہوئے
جسے چاہتا ہے تو اب ای لعین
صلیب سیہ میں نے لی بیگمان
لگیں ہونے دونوں میں ضربیں شدید
اندھیری وہ شب اور ہجوم سپاہ
ہوا گرم بازار تلوار کا
خدنگ و کمان سے ہی لیتی تھیں کام
وہ انکو سمجھتے تھے گرد دلیر
لگیں دیکھنے بس ادھر اور ادھر
لگا اسکے سینہ پہ اور وہ غبی
پھرے اور گرفتار انکو کیا
سپر پہ لیا اسکو تو ملنے جھٹ
بڑھا اور یہ چاہا کہ جلدی سے میں
وہیں پہونچے ام ابان کا یہ حال
کیا قتل دونوں نے ناپاک کو
گیا بھاگ کر شہر میں بدحواس

یہ کہتے تھے پاس انکے پہونچوں ابھی
مگر اہل دین مستعد ہو گئے
صفوں میں در آتا تھا کہتا ہوا
معزز ہوں اور رکن درگاہ ہوں
نہیں مجھکو جانیں تمہاری طلب
امیر شرحبیل سنکر اُسے
میں ہوں تیرا قاتل وہی با یقین
میں ہوں کاتب سرور دو جہان
کہ حیران تھے کفار و مومن سعید
پر ایسا لڑے دو سران سپاہ
جو تھا حال میں اپنے مصروف تھا
نہ جاتا تھا بیکار انکا سہام
کہ سردار ہے یہ کہ کوئی امیر
کہ ناگاہ اک کافر بدگہر
ہوا حملہ آور یہ آواز دی
وہ زخمی جو تھا گر پڑا مر گیا
شکستہ ہوئی تیغ بران اور جھٹ
کہ جسطرح اب پکڑلوں انھیں
جو دیکھا ہوا رنج انکو کمال
پھر اسکی طرف آئے وہ نیک خو
نہایت پریشان اور پر ہراس

احوال قتل و قتال باب جابیہ اور کارزار حضرت ضرار و بیان شجاعت حضرت امین الامت

وضرار ابن ازور و قتل جرجیس سپہ سالار روم

تمیم عدی نے ہے ایسا کہا
کہ تھے اپنے خیمہ میں صرف نماز
ہو آواز ناخوش ناگہ سنی
عجلت ادا کی اُسی دم نماز

کہ ہمراہ حضرت امین کے میں تھا
تھے لشکر سے بھی دور با جمع یا
مع اُنکے بیرون در شور بھی
وہیں کہکے لاحول وہ سرفراز

جو ہنگام شب آئے ہمپر لعین
اسی واسطے رہتے تھے وہ جدا
اور اسکے سوا اہل لشکر بھی سب
اُٹھے اُٹھکے فوراً مسلح ہوئے

عبادت میں اُس دم تھے حضرت امین
کہ تھا کرین خوب یاد خدا
اُٹھے اور ہوا یاں بھی غل شور تب
اور اللہ والے وہاں جو کہ تھے

پہنکر زرہ اور لگا کر سلاح
مقابل ہوے اُنسے پھر فلاح

تھے ہمراہ وہ چیدہ چیدہ دلیر
زبان کھینچ لین گر مقابل ہو شیر

بھڑے ہین لشکر کئی مین تیغ و سپر
اور اُنکو دباتے ہین للکار کر

بھرے تا پڑے ہاتھ موقع کوئی
کہ در پر پہونچ جائین ہم سب ابھی

یون ہین بہکے وہ رزگہ سے ادھر
گئے اور پہونچے جو نزدیک در

جو وہ شور تکبیر و تہلیل کا
یکایک مسیحائیون نے سُنا

تو بھاگے سوے شہر سب بیحیا
اور اُنکا جو سالار جرجیس تھا

جو دروازہ پر آئے بھاگے ہوئے
تو حضرت امینؓ اور جو ساتھ اُنکے تھے

یہ کب چھوڑتے تھے اُنھین موذیز
لیے اُنکے ٹکڑے اُڑا بس وہین

کہ رک جائین غازی نہ پیچھا کرین
اور اُنکے نہ ہتھیار اُنپر چلین

تو روک اپنے ہاتھ اُن سبھون نے لیے
کہ اپنے ہی زخمی نہون سنگ سے

کہ پہلے سے دو در پہ موجود تھے
شجاعت بنی تھی اُنھین کے لیے

امام سیر واقدی نے کہا
کہ اُنمین سے کوئی نہ زندہ بچا

ہوا قتل جرجیس سردار بھی
ہوے شادمان اہل ایمان سبھی

تمیم عدیؓ وہ ہی غازی جوان
روایت بیان کرتے ہین یون بیان

اسی طرح سردار خالدؓ نے بھی
قتال نصارا مین وہ سعی کی

اسی مین دل و جان سے مصروف تھے
کہ ناگہ ضرارؓ اُنسے آکر ملے

مبارک ہو تمکو یہ فتح مبین
کیے ڈیڑھ سو مین نے کشتہ لعین

مرے ساتھیون نے جو کشتہ کیے
ہین افزون شمار اور تعداد سے

اور اُن کافرون سے جو فارغ ہوے
تو ہر ایک در پر ہم اُنسے لڑے

یہ سنکر ہوے سب سے شادمان
جہان تھے شرحبیلؓ پہونچے وہان

نکلتے ہی حضرت امینؓ خیمہ سے
پئے قتل سمت نصارا سے چلے

اور اعداے دین سے ہوے جب قریب
یہ دیکھا کہ گردان نصرت نصیب

تو اُن خاص لوگون کو ہمرہ لیے
کبھی دائین جانب سوے چپ کبھے

کہ باہر جو نکلے اُنھین قلعہ مین
نہ جانے دین جیسے بنے مارلین

مکبر ہوے با ہزاران خوشی
کہ حامی ہمارا ہے رب قوی

یہ سمجھے کہ آئی بڑی فوج اور
ہوے وہ وہین بطور سب اُنکے طور

وہ آگے تھا اُن سب کے بھاگ وہین بھی
تعاقب کنان تھے مسلمان سبھی

جھکے اُنپہ چلنے لگی تیغ تیز
لگے ڈھونڈھنے وہ طریق گریز

جدار اور برجون پہ تھے جو شریر
لگاتے تھے بس اُنپہ سنگ اور تیر

مگر متصل در کے پہونچے وہ جب
نہ غازی رُکے اور چلے آئے سب

لیا روک حضرت امینؓ نے اُنھین
کہ یہ اب نہ تیغ عرب سے بچین

غنیمت سمجھکر لُٹے مومنین
ہوے گرم تر قتل مین سب وہین

کہ نکلے تھے جتنے ہوے قتل سب
تھی تیغ قضا اُنکو تیغ عرب

جناب امینؓ کی وہ تیغ انگنی
تھی ایسی کہ دیکھی نہ دیکھی سنی

کہ اُس شب اُنھون نے جو کین کوششین
کہ اور افسرون نے وہ کین کوششین

کہ ایسا کبھی اُنکو دیکھا نہین
تھی پروا اُنھین جان کی بھی نہین

کہا یہ کہو تمنے کیا کیا کیا
کہا اے سپہدار نصرت لوا

کہ مارا جسے مین نے گن بھی لیا
ہین اُنکی نہ تعداد بھولا ذرا

یزید بو سفیان کیجانب جو آئے
وہ سب مار کر ہمنے وہین گرائے

معین اہل دین کے ہوے جابجا
کہ ہو ہم سے خوشنود رب العلا

ادا شکر اُنکا کیا اور کہا
کہ اللہ دے تمکو اچھی جزا

مضطربانہ جمع ہونا سرداران دمشق کا پاس توما کے اور خواہش صلح عرب کرنا عرضیہ لکھنا توما کا قیصر روم کو

کہا واقدی نے کہ یہ کارزار
ہوئی سخت اور دشمن نابکار

معزز جو تھے اُنمین اور باوقار
ہوے جمع سب بادل زار زار

بتائے جھجھے سب نشیب و فراز
کہ ہی ہمکو تجھسے خلوص و نیاز

ہمارے بہت لوگ مارے گئے
تب اب کہ منظور کیا ہی تجھے

ہزارون ہوے قتل اور جو بچے
پریشان و خستہ قلعہ مین گئے

گئے پاس توما کے اور یون کہا
کہا ہمنے جو کچھ نہ تو نے سنا

اگر تونے مانی نہ اک بات بھی
عیان ہے ہماری جو حالت ہوئی

عرب سے نہین ہے ہمین تاب جنگ
ہوے بارہا ہے یہ دو چیرہ جنگ

مناسب ہے اب صلح اُنسے کرین
کہ تو اور ہم بھی سلامت رہین
اگر تجھکو انکار ہو صلح سے
کرین صلح ہم اُنسے چھوڑین تجھے
کہا ٹھہرو مہلت مجھے اتنی دو
کہ لکھون یہ احوال مین شاہ کو
ہماری مدد گر کرے پادشاہ
روانہ کرے اور جنگی سپاہ
تو پھر اُنسے لڑنے کو تیار ہین
وگرنہ کرین صلح ناچار ہین
عریضہ لکھا اُسنے یون شاہ کو
کہ ای بادشاہ جہان نامجو
عرب نے ہمین گھیر ایسا لیا
نہین شکل کوئی کہ ہون ہم رہا
ہوئی فتح انکو جہان دین مین
تو اب وہ سمجھتے نہین کچھ ہمین
وہین سے پلٹ کر وہ آئے ادھر
اور اُنسے ہوا سخت ہمکو ضرر
بہادر جو نامی تھے مارے گئے
مری آنکھ جاتی رہی تیر سے
تری فوج نے چھوڑ مجھکو دیا
اور اسطرح سب نے ارادہ کیا
کہ اب صلح اہل عرب سے کرین
انھین جزیہ دین اور امان اُنسے لین
مناسب ہے اس سمت عازم ہو تو
کہ بھیج اسطرف لشکر جنگ جو
وگرنہ اجازت ہمین دے کہ اب
کرین صلح اور ہون مطیع عرب
کہ اب ہم مین طاقت نہین جنگ کی
کہ بیدل ہین لطریق و افسر سبھی
دیا نامہ برکو اور اُس قلعہ سے
اُتارا سر شب کہ جا جلد دے

بدستور گرم قتال رہنا شیران موحدین کا نہ آنا جواب عریضہ توما کا جانب قیصر سے اور پریشان ہوکر مجتمع ہونا سرداران دمشق اور افسران لشکر کا اور باہم مستعد ہونا اطاعت اہل اسلام پر اور بیان کرنا ایک پادری دیرینہ سال کا اقبالمندی عرب کو حسب مضامین کتب منزلہ

نمایان ہوے جب نشان سحر
ہوئی موج دین مین اذان سحر
اُدھر کر چکے جب مجاہد نماز
ہوا حکم سردار گردن فراز
کہ ہر اک امیر اپنی جا سے بڑھے
کرے بند قلعہ پہ لشکر لیے
تو بدر پہ ہونے لگی کارزار
ہراسان ہوے سخت وہ بد شعار
جناب امین اپنا لشکر لیے
بڑھے اور اسطرح اُنسے لڑے
کہ ان سب کو بس ہو گیا یہ یقین
ہمین اُنسے لڑنے کی طاقت نہین
سپہدار دین سے یہ درخواست کی
کہ اب دیجیے ہمکو مہلت ذری
کہ ہم جنگ اور صلح کو سوچ لین
کہا ہم نہ مہلت ذرا تمکو دین
رہے گرم جنگ اُنسے اہل عرب
وہ جینے سے تنگ آگئے سب کے سب
اور آیا نہ کچھ حکم توما کے نام
تو گھبرا گئے سردار و افسر تمام
ہوے جمع باہم یہ کی گفتگو
کہ اب اُنسے ہرگز نہو جنگ جو
اگرچہ ہم اُنسے لڑے بارہا
ہوے رنج اور قتل مین مبتلا
نہ مانو کسی کی کرو صلح اب
کہ یون ہین رہے اور گر یہ عرب
تو ہم جان سے تنگ ہو جائینگے
کہ کہنے کو ہرگز نہ کچھ پائینگے
عبث ہمکو ان مرجاینگے شہر مین
بھلا آتا کہ بند اس مین رہین
انھین مین تھا اک پادری با عقل
کہا اُسنے سوگند رب جلیل
یہ سچ ہے کہ خود قیصر نامور
جو عربون سے لڑتا یہان آن کر
ظفر انپہ وہ بھی نہ پاتا کبھی
نہ انکو یہان سے ہٹاتا کبھی
کہ مین نے کتابون مین ہے یہ پڑھا
ہے انکا جو سردار خیر البشر
وہ بے شبہہ ہے خاتم الانبیا
ہے اس دین کا اُسکے حامی خدا
زمانہ اب آتا ہے اسطرح کا
کہ یہ دین عالم پہ چھا جائیگا
تمھین انپہ غلبہ ہو یہ ہے محال
مناسب ہے چھوڑو جدال و قتال
جو مانگین یہ تمسے انھین دو وہ بر
اطاعت کرو انکی اب بے قصور

باعتقاد بیان پادری یقین کرنا اہل دمشق کا فتح اسلام اور مع ترجمان نکلنا سردارون کا در جابیہ

۱

سے بغرض ملاقات امین الامتؓ

سُنا جب انھون نے یہ اُسکا کلام | تو مائل ہوے اسکی جانب تمام | کہ وہ علم کو اُسکے تھے جانتے | اور اُسکی بزرگی کو تھے مانتے
کہا تو ہی تدبیر بتلا ہمین | کہ کسطرح اب صلح اُنسے کرین | کہا باب شرقی پہ ہی جو امیر | ہی خونریز بھی اور نہایت دلیر
نہ زنہار تم اُس سے ہو چارہ جو | در جابیہ پر جو ہی نیک خو | وہ ہی نرم دل اور نہایت حلیم | مروت بھی ہی اسمین وہ ہی کریم
کہا سب نے بہتر ہی یہ ہی صلاح | اسی مین ہی اپنی سراسر فلاح | گئے پاس توما کے اور یہ کہا | کہ اب صلح مین کر نہ چون و چرا
کہا خیر منظور ہی یہ مجھے | مگر مین نکلجاؤنگا شہر سے | تو اک ترجمان اپنے ہمرہ لیے | در جابیہ پر وہ شب کو گئے
اور اُسنے کہا یون بصوت بلند | سُنو اسکو ای قوم فیروزمند | امان گر ہمین دو تو تم سے ابھی | ہم آکر کرین گفتگو صلح کی

حاضر ہونا سرانِ دمشق کا بوسیلہ ابوہریرہؓ بحضور امیر ابوعبیدہؓ اور امن ملنا انکو اور بشارت دینا سرور عالم ختمی پناہی خواب مین امین الامتؓ کو فتح دمشق سے اور داخل ہونا امیر کا دمشق مین

روایت ہی یون بوہریرہؓ سے یان | مین تھا بوعبیدہؓ کے لشکر مین وان | سقر مسلمان جو تھے باب پر | کہ وہ قلعہ والون کی رکھین خبر
کہ شبخون شاید جو ہم پہ کرین | تو روکین انھین اور خبر انکو دین | امیر اُنکے تھے عامر باوفا | انھین لوگون مین مین بھی موجود تھا
تھے ہم لوگ ہشیار بیٹھے ہوے | اِدھر اور اُدھر پاس دروازہ کے | جو ہمنے وہ آواز اُنکی سُنی | تو دوڑا گیا مین اُسے سنتے ہی
جناب امینؓ کو یہ مژدہ دیا | کہ لیجے ہوا فضل رب العلا | تعجب کیا کہ اب وہ ہمین چین دے | عجب کیا کہ ہو صلح اس قوم سے
یہ سُنکر ہوے شاد حضرت امینؓ | کہا مجھسے جاؤ پلٹ کر تمھین | کہو آؤ ہمنے امان دی تمھین | اگر جب پلٹ جاؤگے قلعہ مین
تو پھر یہ نہ باقی رہیگی امان | لئے گفتگو صرف یہ دی امان | تو مجھسے یہ سنکر لگے کہنے وہ | کہ ہمکو یہ بتلاؤ تم کون ہو
کہا مین صحابی پیمبر کا ہون | فدا اُس دو عالم کے سرور کا ہون | مین دوسی ہون اور بوہریرہؓ ہی نام | وفا اور صداقت ہمارا ہی کام
اور اسطرح پورے ہین ہم عہد کے | کہ زنہار پھرتے نہین عہد سے | امان دے ہمارا اگر اک غلام | تو ہم لوگ اُسکو نبھائین تمام
یہ اللہ نے حکم ہمکو کیا | کرو مومنو عہد اپنا وفا | تھے ہم جاہلیت مین اسطرح کے | کہ پابند ایفاے وعدہ کے تھے
یہ گویا نشانی ہی اخلاق کی | زبان سے جو کہدین کرین بس وہی | ہمین اب جو خالق نے ایمان دیا | جناب محمدؐ کی امت کیا
اور اسلام کی ہی بنا راستی | جو اب کہدین وہی کرین پھر وہی | نکل آئے تب در کو وہ کھولکر | تھے سردار اور پادری سربسر
اور اک سو تھے گنتی مین وہ سبکے سب | حضور جناب امینؓ آئے جب | کھڑے ہوگئے اور کہا مرحبا | سنو ہی یہ ارشاد خیر الوری
تمھارے جو پاس آئے سردار قوم | تو لازم ہی تکریم سالار قوم | بٹھایا بخاطر تو کہنے لگے | کہ سردار ہم ہین امان چاہتے
مگر شرط یہ ہی کہ انکو تمام | ہمین دیدو اُنسے رکھو کچھ نہ کام | بڑی یہ نوازش ہی گر چھوڑ دو | کہ تم رحم دل با مروت بھی ہو
اور اسکے سوا جو اُنھون نے کہا | وہ حضرت امینؓ نے پذیرا کیا | دیا لکھکر اک صلحنامہ انھین | کہ ہون مطمئن پاس اپنے رکھین

اُنکی گواہی پر اسمین نہ تھی — اور آخر مین لکھا نہ نام اپنا بھی
سبب یہ کہ فرمان صدیق سے — امارت سے جب وہ الگ ہو گئے
تو کچھ دخل دیتے نہ تھے کام مین — اگرچہ امیر دلاور اُنھین
سمجھتے تھے ہر طرح اپنا بزرگ — نہ بے اُنکے کرتے تھے کار سترگ
اُنھون نے وہ کاغذ جو حاصل کیا — تو اسطرح حضرت امین سے کہا
کہ اب آپ اُٹھین چلین شہر مین — دڑو شہر پر اپنا قبضہ کرین
کھڑے ہو کے جھٹ پٹ وہ عالی وقار — ہوے اسپ خاصہ پہ فوراً سوار
لیے اپنے ہمراہ اک سو دلیر — کہ تھے اُن مین مینتیس نامی امیر
بطور رہن کچھ نہ اُنسے لیا — لکھا ہی کہ اسکا سبب یہ ہوا
کہ اُس رات پڑھکر عشا کی نماز — جو سوئے وہ سردار گردن فراز
تو حضرت کی اُنکو زیارت ہوئی — کہ فرماتے ہین یون جناب نبی
کہ یہ شہر مفتوح ہو جائیگا — اسی رات چاہے جو رب العلا
جناب امین نے روایت یہ کی — جو حضرت کی مجکو زیارت ہوئی
تو عاجل اُٹھین مین نے دیکھا کہا — یہ تعجیل ہی کسلیے سرورا
یہ فرمایا آیا ہون اسواسطے — کہ جاؤن جنازہ پہ صدیق کے
یہ سُنتے ہی اُٹھ بیٹھے حضرت امین — تو بس بو ہریرہ نے آکر وہین
بشارت سنائی جو یہ صلح کی — اُنھون نے بارشاد حضرت نبی
بھروسا عنایات حق پر کیا — سپئے خاطری کچھ نہ اُنسے لیا
غرض شہر مین جب وہ داخل ہوے — تو قسیس و رہبان بھی ساتھ تھے
سیہ بالون کے کپڑے پہنے ہوے — اور انجیل ہاتھون پہ اپنے دھرے
بخور آگے آگے سلگتا ہوا — کہ بے شبہہ یہ عہد بنجتا ہوا
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان — جو داخل ہوے شہر مین مومنان
جمادی ثانی کی تھی گیارھوین — دوشنبہ کی شب تھی وہ شب بالیقین
سن احمدی تیرھوان سال تھا — کہ اسلام کا دخل اُسپر ہوا

آنا یوشا پادری کا اُسی شب کو نقب لگا کر بحضور سپہدار نصرت شعار اور بھیجنا سو دلاوران دین کا اُسکے ہمراہ شہر مین براہ نقب پھر رونق بخش ہونا سپہدار کا شہر مین اور قتل کرتے ہوے پہونچنا کلیسائے مریم تک اور نزاع لفظی ہونا مابین سپہ سالار و امین الامت کے آخر امان دینا سپہ سالار کا اہل دمشق کو حسب تجویز امین الامت بشرائط موکدہ

امام مغازی مغازی نگار — وہی واقدی صداقت شعار
یہ کہتا ہے حضرت امین الامم — درِ جابیہ سے بفر و حشم
گئے شہر مین اور اس حال سے — ذرا بھی سپہدار آگہ نہ تھے
سبب یہ کہ وہ مشرقی باب پر — جو ٹھہرے ہوے تھے بصد کر و فر
لڑائی بہت سخت ڈالی تھی وان — بہت پر غضب تھے وہ نصرت نشان
کہ اُس مورچہ پر ہوے تھے شہید — دلیر جہان خالد ابن سعید
ہوا اُنکے لگا زہردار اک خدنگ — تو وہ واصل حق ہوے بیدرنگ
اسی سے وہ خود اور مومن بھی سب — تھے آمادۂ قتل دل پر غضب
اور اک پادری شہر مین تھا بڑا — کہ یوشا بنام اور ذی ہوش تھا
اُسی در پہ تھا خانۂ پادری — ملا تھا وہ دیوار سے شہر کی
پڑھا تھا کتابین وہ نیکو خصال — پیمبر جو تھے حضرت دانیال
ملاحم اُنھین کے وہ کہتا تھا گھر — کہ احوال جنگ و جدل سربسر
رزم اُنھین تھا اور حال سترگ — زمانہ کے یہ واقعات بزرگ
پڑھا کرتا تھا خوب آگاہ تھا — اُنھین مین تھا یہ حال لکھا ہوا

کہ آخر زمانہ مین رب کریم
رسول ایک بھیجے بخلق عظیم

اور امت بھی ہوا اسکی خیر الامم
صحابہ ہون اُسکے مظفر علیم

وہی ہو جو کچھ وہ ارادہ کرین
جہان تا جہان اپنا قبضہ کرین

بخوبی سمجھکر اسے بادری
لگا کہنے ہونگے مظفر یہی

گیا جلد نزد سپہدار دین رضؓ
کہا اُنسے اے سرور مومنین

دیا ہاتھ مین ہاتھ اپنا کہا
امان دی نہ کر فکر ہرگز ذرا

یہ کہتا ہے راوی کہ ابن امیر
تھے مسعودؓ یا کعبؓ ضمرہ دلیر

اور اکبارگی در پہ قبضہ کرو
شکستہ کرو قفل در کھول دو

تو فوراً مسلح ہوے چلدیے
وہ تھا آگے آگے یہ ہمراہ تھے

ہوئے مستعد پھر سوے در چلے
پہونچتے ہی اُس در پہ قابض ہوے

سپہدار لشکر سے ہو کر تیار
لیے ساتھ شیران دشمن شکار

اور اندر کی اُنکو نہ تھی کچھ خبر
ہوے جمع برجون پہ سب بدگہر

تو بس چھکے پنجے گئے اُنکے چھوٹ
جو ہتھیار تھے گر پڑے اُنکے چھوٹ

کہ اتنے مین سب قفل در توڑ کر
دیا ان دلیرون نے جھٹ کھول در

اور اُنپر لگی چلنے تیغ عرب
کہ تھے وہ دلاور سبھی پر غضب

اور آگے بڑھے اُنکو وہ مارتے
لکھا ہے کلیسائے مریم جو ہے

سپہدار نے اُنکو یون دیکھکر
کہ وہ اُنکے ساتھی بھی ہین جسقدر

جو قسیس و رہبان ہین روبرو
وہ ہین ذمیون کی طرح ہو بہو

امیر دلاورؓ نے آکر قریب
کہا یہ تو ہے ماجرا عجیب

یہان واقدی نے ہے ایسا لکھا
جو حضرت امینؓ نے یہ دیکھا کہا

اور از فضل دارائے فیروز فر
ہوئی فتح یہ اب مرے ہاتھ پر

یہ کی فتح مین نے بزور حسام
گرفتار و کشتہ ہوئے یہ لیام

کرون صلح مین انسے کس طرح پر
کہا ہان ڈرو حق سے اے نامور

اور اک مین نے تحریر لکھدی عزیز
نہ اسکو سند کی طرح یہ رکھین

مین سردار ہون مجکو ہے اختیار
نہ ہون قتل جبتک کہ یہ نابکار

قسم ہے مجھے اپنے اللہ کی
مین یہ جانتا تھا کہ مجھسے کبھی

خدا و نبی کی امان مین یہ ہین
مسلمان اب نہ ہرگز کرین

ہوئی تیز تیز انمین پھر گفتگو
تعجب مین تھے مومن نیک خو

سپہدار کہتے تھے للکار کر
نہ چھوڑو اوڑا دو انکے سر

کہ ہادی و مہدی دوران ہو وہ
شہنشاہ جیل رسولان ہو وہ

جہان جائین پائین وہ اپنی مراد
مسخر ہون اُنکے قلاع و بلاد

فدا کر دین جانین وہ ایمان پر
وہی دین غالب ہوا دیان پر

اور آئی وہی گیارہوین رات جب
تو وہ اپنے گھر سے لگا کر نقب

مین آیا ہون گھر سے لگا کر نقب
امان کا طلبگار ہون تمسے اب

اور اک سو مسلمان ہمرہ کیے
کہ اکثر دلیران حمیر سے تھے

کہا اُنسے داخل ہو جب شہر مین
اکبر ہو ایسے کہ ہم بھی سنین

اُسیوقت داخل ہون ہم شہر مین
بعون خدا اپنا قبضہ کرین

نقب سے انھین لیکے داخل ہوا
اور آئے جو اُس گھر مین وہ باوفا

ملا جو کوئی جھٹ اُسے مار کر
گرایا شکستہ کیے قفل در

سوے در جو آئے تو برجون سے وہ
انھین دیکھتے ہی ہوے جنگجو

ولیکن جو یہ سب مکبر ہوے
اور اکبارگی جانب در بڑھے

یقین ہو گیا شہر مین آگئے
اور اس شہر پہ یہ ظفر پا گئے

تو داخل ہوئے سرور نامور
لیے ساتھ مردان فیروز فر

کیا قتل بھی اور گرفتار بھی
جدھر دیکھیے نعش پر نعش تھی

قریب اُنکے پہونچے جو دونون امیر
جناب امین اور امیر دلیر

کیے اپنی تیغون کو ہین میان مین
لیے ہین حراست مین اپنی انھین

دلیران دین ہین ادھر اور اُدھر
وہ ہین اُنکے ہمراہ بس بیخطر

ہوا ناگوار اُنکو یہ اسقدر
نمایان ہوا رخ سے اُسکا اثر

مبارک ہوئی صلح یہ اے امیر
بچے جنگ سے غازیان دلیر

کہا فتح کیسی ہوئی صلح سے
خدا ان لعینون کو غارت کرے

نہ طاقت ہے انمین نہ حامی کوئی
بتاؤ کہ ہے شکل کیا صلح کی

خدا کی قسم ہو گئی انسے صلح
اسی رات کو مین نے کی انسے صلح

وہ ہے پاس اُنکے یہ کہتے ہو کیا
کہا آپ ہی تمنے یہ کیا کیا

تو شمشیر اسلام ہو میان مین
کہا مین نہ سمجھا تھا ایسا تمھین

مخالف نہوگے کسی امر مین
اسی سے امان مین نے دی ہے امیر

امان دے کے ایسا نہ ہرگز کرو
کرو رحم انپر کہ تم بھی ہو

انھین کی طرف بندھ گئی ٹکٹکی
کہ ایسا ہوا تھا نہ ہرگز کبھی

دلیران ازحنی سے تھے شمشیر زن
کہ تھے پر غضب بس وہ اعدائے فتن

جدھر سے جناب امین آئے تھے
وریغا وافسوس واحسرتا
اور انکو اشارا بھی کرتے تھے یون
باآواز پھر اس طرح سے کہا
کہ مین اور یہ خالد نامور
یزیدؓ بوسفیانؓ معاذؓ جبل
وہی عبد رحمانؓ صدیق زا
ابان ابنؓ عثمان اور ذوالکلاعؓ
جناب امینؓ اور سپہدار بھی
تھے جس سمت حضرت معاذ جبلؓ
کہ اچھی طرح سے ابھی ملک شام
کہ اہل عرب عہد ہین توڑتے
تو بہتر ہے یہ قتل سے بیگمان
وہان سے یہانتک تمھین اختیار
اور ان سب کے یہی رہین فی مہ دار
خوشی سے کرین آپسہ ہم تم عمل
نہین ان لعینون کو ہرگز امان
لکھا ہے کہ تو ماجو حاکم ہوا
تو حضرت امین اُنسے کہنے لگے
کہ جسوقت مین نے امان دی انھین
کہا کہا کے سوگند پروردگار
نکل جائین دونون لعین شہر سے
کہ وہ دونون اور اُنکے ساتھی بھی سب
تو اک ترجمان سے اُنھون نے کہا
اور اس امن مین ہم بھی شامل ہین بس
اور اپنے رفیقون کو لیجائین ہم
اگر تم نکلکر جو اس ملک سے
کہ دو تین دن تک ہمین تم امان
اگر چاہو جسکو بنا لو غلام

بڑھے اُس طرف قتل کرنے لگے
مرا عہد ناچیز سمجھا گیا
بہاؤ نہ زنہار تم انکا خون
کہ یار و برائے رسول خدا
بہم ہوتے ہین دونون کس بات پر
سعید ابن زیدؓ و عمروؓ نامور
جو تھے جان و دل سے فدائے خدا
مسیبؓ ابن بجنہ مجاہد شجاع
وہین تھے یہ خاموش دونون جری
اور ابن بوسفیانؓ نے کو عمل
نہین اپنے قبضہ مین آیا تمام
کوئی صلح ہرگز نہ اُنسے کرے
کہا سرسپہ سے کہ ای کامران
جو چاہو کرو تم ہوے کامگار
اور انکا انھین کو رہے اختیار
نہو اُسکی تعمیل مین کچھ خلل
اور اُنکے جو ہم وہین نصف ایمان
تو وہ نصف شہر اُسنے اُنکو دیا
کہ وہ دونون ذمی مرے ہو چکے
وہ دونون تھے پاکسے شہر مین
نہ دیتے امان تم جو عالی وقار
یہان سے جہان چاہین جاہین چلے
چلے جائینگے یان رہینگے نہ اب
یہ کہ اُنسے اب تو کہا خوش لقا
ہمارے نہین ذمی مین اب کچھ ہوس
نہ رکھینگے اس ملک مین ہم قدم
جو دار الحرب مین پہونچ جاؤگے
نہ آئے کوئی بھی تعاقب کنان
اگر کشتہ کرو تم نہین کچھ کلام

کیا قتل و قید اور تاراج بھی
باآواز یہ کہکے وہ نیک خو
جدھر سے مین آیا نہ آؤ ادھر
یہ ذمی ہین میرے نہ مارو انھین
یہ سنتے ہی وہ شیر نر رک گئے
ربیعہ بنؓ عامر شرحبیلؓ بھی
اور ابن عمروؓ وہی عبد اللہؓ
کلیسائے مریم کے سب پاس آئے
دو فرقہ ہوے اہل ایمان وہان
اُنھون نے کہا ہے مناسب یہی
اور انطاکیہ مین ہے ہرقل ابھی
کیا قتل انکو تو کیا ہی بھلا
در شرق سے اس جگہ تک تمام
یہان سے درجابیہ تک سبھی
جناب خلیفہ کو لکھو یہ سب
کہا دی امان مین نے سبکو مگر
کرونگا انھین بھی تہ تیغ مین
کہا نصف پر مین رہون حکمران
خدارا نہ توڑو مرے عہد کو
اگر تھے تو شامل ہین وہ بھی ضرور
تو دونون کو مین قتل کرتا ابھی
کہا مین نے انکو جو دی ہے امان
اور اُن دونون نے جبکہ دیکھا یہ حال
ہوے آپ تو ہمیہ دل سے شفیق
مگر کیجیو دو اجازت ہمین
سپہدار اسلام نے یون کہا
تو ہو جاؤگے اس امان سے بری
گذر جائین جب تین دن تب اگر
یہ سنکر سپہدار نے یون کہا

تو حضرت امین نے یہ آواز دی
پھراتے تھے ادھر اُدھر اسپ کو
کہ ذمہ مین ہے سمت یہ سربسر
یہانتک کہ معلوم ہو یہ تمھین
اور اُسجا پہ نامی جو سردار تھے
ہبیرہؓ کے بیٹے وہ قیس جری
جو تھے ماحی کفر بے اشتباہ
لگے کہنے یارو کہو کیا ہے رای
کیا واقدی نے ہے ایسا بیان
کرین بوعبیدہؓ کی ہم پیروی
ابھی جا بجا یہ خبر جائیگی
اگر انکو ذمے مین اپنے لیا
کیا فتح تمنے بزور حسام
ہین ذمے اُنھون نے امان انکو دی
کرین حکم جو کچھ وہ عالی نسب
جو تو ما و ہربیس ہین خیرہ سر
کہ سب بد سرشت اور ملعون ہین
اور آدھے پہ حاکم تو رہا ہے جوان
نہ اب کہو کچھ سمجھ بھی تو لو
مری فی مہ داری مین ہین بے قصور
مناسب مری رائے مین ہے یہی
تو اول یہی شرط کی درمیان
ہوا جان کا خوف اُنکو کمال
مگر ہین خلاف آپ کے یہ رفیق
جہان چاہین جائین نہ یان ہم رہین
کہ اچھا یہ منظور ہمنے کیا
تو دونون نے اسطرح درخواست کی
ہمین یا دو مختار ہو سربسر
نہ لیجا دکھانے کی چیزون سوا

۲۰

جناب امین نے کہا مین نے تو
کیا ہی یہ اقرار ای نیک خو

کہ لیجائین یہ مال و اسباب بھی
کہا خیمہ لیجائین یہ بھی سبھی

یہ ہتھیار جو کچھ یہان انکے ہین
وہ لے لونگا ہرگز نہ چھوڑونگا مین

کہا تب یہ ہربیس نے ای امیر
کہ ہوجائینگے مثل عورات پیر

ہمین ساتھ ہتھیار اب چاہیئے
کہ شاید کوئی راہ مین لوٹ لے

نہ سلح اگر ہونگے ہم رہ گرا
نہ قابو کسی کا چلے گا ذرا

جہان جائینگے وان پہونچ جائینگے
اور اسوقت قابو مین ہین آپکے

جو چاہین کرین آپ مختار ہین
ہم اسوقت بیکس ہین ناچار ہین

تو حضرت امین نے کہا انسے یون
کہ آپ ای سپہدار غازی فنون

ہر اک شخص کو ایک ہتھیار دو
کوئی لینے پاوے نہ ہتھیار دو

یہ سنتے ہی توما یہ کہنے لگا
کہ راضی ہین ہم اسمین ای باوفا

جناب امین سے یہ درخواست کی
کہ ڈرتا ہون مین ای امیر جری

نہین مطمئن انکی جانب سے مین
کہ یہ سرور فوج اسلام ہین

دلا دو بس اک عہد نامہ ہمین
جو سردار ہین وہ گواہی کرین

کہا چپ ہو مان روئے تیری تجھے
نہین عذر عادات اعراب سے

نہ جھوٹے ہین ہم اور نہ مکار ہین
وہ کرتے ہین کرنے جو اقرار ہین

یہ سردار ہین یہ ہی انکا تو حال
کہ ہی معتبر انکی سب قیل و قال

زبان سے نہین ہی دل انکا جدا
نہین کہتے کچھ راستی کے سوا

تین دن تک امان لیکر نکلنا توما و ہربیس کا مع بارہ ہزار کفار و اسباب و مال بیشمار کے اور اُن کے مال و اسباب اور جماعت کو ملاحظہ فرما کر عازم تعاقب ہونا سپہ سالار کا بعد تین روز کے بموجب شرط مقررہ کے

کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہ توما و ہربیس گمراہ نے

کیا حکم یون اپنے لوگون کو تب
نکالو بس اب مال و اسباب سب

اور اک توشہ خانہ تھا وان قیصری
کہ تھے اسمین کپڑے بہت ریشمی

طلا کار تھے اسقدر پارچے
کہ صرف انکے ہی تین سو بوجھ تھے

جدا شہر سے ایک میدان مین
گئے تا یہین مال لاکر رکھین

اسی جا کیا ایک خیمہ بپا
کہ ریشم سے تھا وہ سراپا بنا

وہ سب پارچے اور اسباب بھی
سوا انکے ایسی جو کچھ جیب بھی

گئے لیکے اور بار برداریان
غرض تھا جو کچھ سب کیا جمع وان

وہ نکلے جو ہمراہ جانے کو تھے
وہین جمع وہ بھی سب آکر ہوے

انھون نے بھی سب مال اپنا نکال
اسی جا کیا مجتمع حال حال

پریشان و ترسان تھے اور رنگ زرد
لبون پر فغان دلمین تھا رنج و درد

جو تھا اُسکو منظور تھا یہی
نکل جاؤن کسطرح یانسے ابھی

تو وہ مال سردار نے دیکھکر
اور اُنکی جماعت پہ بھی کر نظر

کہا آہ ای غازیان جری
یہ انکی جماعت ہی کتنی بڑی

یہ مال اور اسباب بھی ہی سوا
یہ کہکر وہ توستار وہین پڑھا

اُٹھا کر وہین ہاتھ سوئے فلک
کہا ای خداوند جن و ملک

تو مالک ہی سب کچھ ہی قدرت تجھے
کہ اس مال کا ہمکو مالک کرے

تو قادر بھی ہی اور سمیع و علیم
تجھے سب ہی آسان رب کریم

پلٹ کر چلے آئے پھر فوج مین
جو افسر تھے نامی بلا کر انھین

کہا ایک تجویز ہی دوستو
مناسب ہی اُسپر عمل اب کرو

کہا آپ جو کچھ ہمین حکم دین
دل و جان سے منظور رہی وہ ہمین

اطاعت ہمین فخر ہی آپ کی
کرین آپ کی ہم نہ فرمانبری

کہا خوب گھوڑون کی خدمت کرو
خبر انکی اچھی طرح پر رکھو

سلاحون کی اپنی کرو دیکھ بھال
کہ دین کام تمکو بوقت قتال

رہین صاف شفاف سب اسقدر
کہ فولاد سے صاف جائین گذر

یہ ہی قصد میرا کہ یہ لوگ جب
روانہ ہون اور تین دن گذرین تب

تعاقب کرون چھین لون انسے مال
ستم ہی کہ یہ کافر بد خصال

یہ مال گرانمایہ لیجائین یون
اور اسطرح ہین انکو دیکھا کرون

کہا ہم زین حاضر کرینگے ابھی ۔ یقین ہی کہ دے ہمکو رب قوی
لگے کرنے گھوڑون کی سب خدمتین ۔ کہ تیار اور تازہ دم یہ رہین
ذرا چھیڑ دین انپہ گر بیٹھکر ۔ تو ہون صرصر و برق سے تیز تر
جو توما نے اپنے سبھی آدمی ۔ کیے جمع اور اہل دیہات بھی
اور اسباب بھی جمع سب کرلیا ۔ کہا تھا جو حضرت امین سے دیا
تو کہنے لگے اُنسے وہ نیک خو ۔ چلے جاؤ یان سے کسی سمت کو
امان تین دن تک ہی حاصل تمھین ۔ اگر پھر مسلمان پکڑ تمکو لین
تو اُسوقت الزام ہمپر نہین ۔ امان ہو تمھین تین دن بالیقین
لکھا ہی کہ وہ مال دیکر انھین ۔ جو اسباب و خیمے تھے لیکر انھین
مع کل جماعت روانہ ہوے ۔ دمشقی بھی کچھ اُنکے ہمراہ تھے
کہ ہمسائگی اہل اسلام کی ۔ گوارا نہ اُن کافرون کو ہوئی
مع اہل و اطفال وہ چلدیے ۔ زمین باغ گھر ترک سب نے کیے

منازعت ہونا اہل اسلام مین درباب غلہ گندم و جو اور تحریر کرنا سپہدار کا حضرت خلیفہ برحق رضی اللہ عنہ کو

کہا واقدی رحمہ اللہ نے ۔ سپہدار اسلام ذیجاہ نے
کیا عزم اُنکے جو تاراج کا ۔ تو مانع ہوا اُنکو یہ واقعا
روانہ ہوے جبکہ وہ خیرہ سے ۔ مسلمان قابض ہوے شہر پر
تو جو اور گیہون تھا کثرت سے وان ۔ اُسے دیکھکر کہتے تھے مومنان
کہ اس سب کے مالک ہین ہم بالیقین ۔ کسی غیر کا دخل اس مین نہین
دمشقی یہ کہتے تھے مالک ہین ہم ۔ ہمارا ہی یہ سب خدا کی قسم
جناب امین نے کہا یہ تمام ۔ تمہارا نہین اُنکا ہی لاکلام
کہ داخل ہی یہ مال بھی صلح مین ۔ جو اقرار تھا دے گئے وہ ہمین
غرض اہل ایمان اس سے کرین ۔ سراسر یہ ہی غدر اس سے بچین
جو سردار کے ساتھ سردار تھے ۔ وہ اُسوقت اسطرح کہنے لگے
یہ غلہ نہ چھوڑینگے ہم زینہار ۔ کہ اسمین ہوا کچھ نہ قول و قرار
امیرون نے حضرت امینؓ سے کہا ۔ نہ ایسا کہو تم یہ ہی ناسزا
بڑھی دونون فرقون مین یہ قیل و قال ۔ یقین تھا کہ باہم ہو جنگ و جدال
مگر جو امیر اور سردار تھے ۔ وہین متفق اسپہ سب ہوگئے
کہ حضرت خلیفہ کو یہ حال بھی ۔ مناسب ہی لکھو مفصل ابھی
جو حکم آئے تعمیل اسکی کرو ۔ کہ اسمین سر مو نہ کچھ فرق ہو
جناب خلیفہ کے احوال سے ۔ نہ وہ لوگ اصلا خبردار تھے
کہ جس شب ہوا فتح شہر دمشق ۔ اُسی شب وہ سلطان اقلیم عشق
ہوے رونق افزاے ملک بقا ۔ ملا اُنکو دیدار رب العلا
کہ خوش خوش خدا ہی سے ملے ۔ جو تھے اُنکے مقصد وہ حاصل ہوے

افسوس کرنا حضرت ضرار شیر دشمن شکار کا صحیح و سالم مع اسباب و مال جانے سے کفار کے بروایت عطیہ بن عامرؓ

عطیہ بن عامرؓ نے ہی یون کہا ۔ کہ مین تھا در جابیہ پر کھڑا
جو ہرقبیس و توما روانہ ہوے ۔ وہ سامان و اسباب ہمرہ لیے
اور اُنکے ہی ہمراہ تھی دخت شاہ ۔ چلے جاتے تھے وہ بگنج و سپاہ
برابر ہی میرے کھڑے تھے ضرارؓ ۔ انکھیون سے وہ شیر دشمن شکار
اُنہین دیکھکر دانت تھے پیستے ۔ سراپا غم و حسرت و درد تھے
تو اسطرح مین اُنسے کہنے لگا ۔ کہ ہی ابن ازورؓ سبب اسکا کیا
کہ حسرت زدہ سخت بیتاب ہو ۔ نہ دیکھو تمنا سے اس مال کو
خدا کے خزانے ہین بے انتہا ۔ یہ اسباب یہ مال ہی مال کیا
کہا مجکو اللہ کی ہی قسم ۔ سمجھتا ہون بیکار گنج و حشم
نہ پروا ہی اس مال و اسباب کی ۔ اگر رنج و غم ہی تو ہی بس یہی

کہ یہ لوگ جاتے ہین زندہ چلے
نہ تیغ یہ کیون نہ یان ہوگئے
کہا ہان یہ کہنا مناسب نہین
کہ اس خیر امت کے وہ ہین امین
انھون نے کیا کام یہ اسلیے
کہ محفوظ ہم سب ہین جنگ سے
کہ اللہ نے اہل ایمان کو دی
محبت کرم رافت و مہر بھی
سنو ہی یہ قول خداے کریم
کہ ہون بیگمان مین ہی رب رحیم
یہ کہتا ہی پھر خود وہ رب برین
کہ بس صلح بہتر ہی ای مومنین
جو کہتے ہو تم راست ہی راست ہی
یہی بات سچ حکم و کاست ہی
یہ ملعون کہتے ہین اسکے لیے
کہ جور و بھی ہی اور بیٹا بھی ہی
یہ کیا ہاے حضرت امین رض نے کیا
کہ زندہ انھین یان سے جانے دیا
وہ اس دین برحق کے ہین خیر خواہ
بدل مہربان ہین بجان سے پناہ
بجز عیش و آسایش مومنین
انھین اور منظور اصلا نہین
ہی ایمان والون کا یہ ہی نشان
کہ آپس مین ہوتے ہین بس مہربان
مین کرتا نہین رحم اُس شخص پر
نہو رحم کا جسکے دل مین اثر
یہ سُنتے ہی اسطرح مجھسے کہا
قسم جان کی میری ای خوش لقا
مگر یاد رکھو تم اس بات کو
جو ہین دشمنان خدا زشت خو
نہ رحم انپہ ہرگز کرون مین کبھی
تمنا ہی غارت ہون یہ بھی ابھی

شرح داستان یونس دمشقی او تعشق ہونا اُسکو ساتھ ایک عورت کے اور قید ہونا یونس کا ہنگام شب اور ترغیب دینا یونس کا سپہدار کو بابر تعاقب توما اور آمادہ ہونا حضرت سپہ سالار کا مع چار ہزار سوار جرار اور حاکم رہنا امین الامت رض کا دمشق پر

یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان
سپہدار دین خالد رض کامران
کہ انکو یونس رض نے عازم کیا
اور اُسکا ہی احوال ایسا لکھا
للہ یہ جب حکم سردار سے
ضرار رض دلاور مقدم رہے
ہو ہین آئے ہم پاب کیسان پر
یکایک سُنی ہمنے آواز در
ہمارے ہی نزدیک آیا چلا
اور اُس رات روشن قمر خوب تھا
خبردار گر تو نے آواز دی
کرینگے تجھے قتل بیشک ابھی
رہے نزد در ہی خشک جگر
اور اُسکو بلاتے تھے آواز سے
تو اُسنے یہ رومی مین آواز دی
جب اُسنے بلا تو پھر جال مین پھنس گئی
اُسے ہم کیا بند دروازہ کو
کہا ہمنے اب اسکو کشتہ کرو
جو کچھ چاہین دین حکم سردار دین
سپہدار و سالار و مخت آزین
کہ تو کون ہی اور کیا نام ہی
کہا اُسنے یونس مرا نام ہی
تمھارے یہان آنے سے پیشتر
یہین اک زن خوب و نازک کمر
ہوئی آخر اُس سے ہی شادی مری
اور اسطرح پھر یہین ہوا ملتجی
جو بہر تعاقب تھے عازم ہوے
یہ چاہا رہون باز اس عزم سے
کہا واثلہ رض پور اسقع نے یون
کہ موجود تھا مین بزخمی قشون
تو مجکو بھی ہمراہ اُنکے کیا
اور اک رات ایسا ہوا اتفاق
کہ کھولا گیا تب گئے تھے ہم
نکلکر سوار اک کشادہ قدم
جھپٹ کر کیا قید ہمنے اُسے
اور اسطرح ہم اُس سے کہنے لگے
نکل آئے پھر اور بھی دو سوار
گر وہ نہ آگے بڑھے زینہار
کہا ہمنے تجھکو بلانے یہ ہین
بلا تو یہان پاس اپنے انھین
یہ سنکر وہ سمجھے کہ یہ قید ہی
گئے لوٹ اندر بہت تیز پے
وے بعض مومن یہ کہنے لگے
اسے لیچلو پاس سردار کے
ہوا وہ جو سردار کے روبرو
لگے پوچھنے اُس سے وہ نیکخو
سنو اے سپہدار غازی قشون
مین لطریق ہون اور حاکم بھی ہون
کہ ہی میری جمقوم وہ دلربا
مرا دل لیا اُسنے ہی ہی ادا
کہ خصت کرین گھر مرے تجھہ بنا
نہ خصت کی زحمت ہوئی تھی انھین

کہ تونے لیا گھیر آکر ہمین
نہ تھا ہجر کا اُسکی یارا مجھے
نہ بجھتی نہین آہ دل کی لگی
چلے جاتے تھے دلکو بہلاتے تھے
کہ تجسے مین کچھ اپنے دل کی کہون
مجھے درد فرقت ستاتا ہی بس
کہا اُسنے ہر اسکی صورت یہی
اُسی شب وہ معشوق عاشق نواز
تو فوراً لیا مین نے ہمراہ اُسے
مگر آگے آیا تھا مین اسلیے
کہ ناگہ تمھاری طرف آگیا
کہا مین نے چڑیا پھنسی جال مین
کہا تو مسلمان ہوجاے گر
جو انکار ہو تجھکو اسلام سے
او رُسکے ہین بیشک محمد نبی
دل وجان سے کرتا تھا وہ بھی جہاد
کہ جب وعدۂ وصل آئے قریب
نہ وہ نازنین لیکن اسکو ملی
نہایت حزین اور پریشان حواس
غم قید یونس سے تھی بیقرار
یہ سنکر گیا سوے گرجا دوان
کہا ہجر شوہر سے راہب ہوئی
کہا مین ہون شوہر ترا دل حزین
سپہدار افواج اسلام سے
مسلمان تو مین مسیحائی ہون
یہ سچ ہی کہ معشوق مین ہو فنا
گیا وہ پلٹ کر بصد درد و غم
امان دی ہی حضرت نے مین نے انھین
دریغا وہ حسرت وہ ارمان دریغ

ہوا عذر رخصت مین یہ ہی انھین
دل زار نے آہ مارا مجھے
شب و روز رہتی ہی بس بیکلی
تماشے کو سب مرد و زن آتے تھے
اور اچھی طرح سے تجھے دیکھ لون
ترے وصل کی ہی نہایت ہوس
کہ شب کو نکل کر بطور خفی
نکل آیا گھر سے باندازِ ناز
اور ان دونون فارس کو آئے جو تھے
کہ پھر جاؤن موقع کو اب دیکھکے
گرفتار تمنے مجھے کرلیا
مناسب نہین اب تو آنا انھین
تو اُسدم کہ حاصل ہو ہمکو ظفر
کرین ہم اسیوقت کشتہ تجھے
مین شاد ہون اسکا بصدق دلی
کہ بر آئے میری یہ قلبی مراد
تو ہوا اور بیتاب ہجران نصیب
بڑھی اور بھی اُسکی تب بیکلی
کہ جینے سے جیسے کسی کو ہو یاس
گئی بیٹھ گرجا مین باحال زار
ولیکن اُسے نازنین نے وہان
کہ اُس سے محبت بہت مجکو تھی
مقید ہوا تھا مین اے مہ جبین
مین تیرا ہون اور تو ہی میرے لیے
رفاقت تری کیا گوارا کرون
بلا سے مرے گر کوئی مبتلا
حضور سپہدار نصرت علم
مناسب نہین جبر کرنا ہمین
تمنا و امید جانان دریغ

کہ اس حال مین ہم تو ہین مبتلا
یہی فکر تھی بس مجھے روز و شب
مقرر جو ہین نیل کے گھر یہان
اُسے یہ دیا مین نے اکدن پیام
جو آئی تو یہ اُس سے مین نے کہا
جو میری بغل مین نہ تو آئیگی
چلے جائین ہم تم کسی سمت کو
کہا مجھسے موقع ہی آؤ چلو
کہ یان سے نکلکر چلا جاؤن مین
سر رہ اگر تم نہ موجود ہو
جو آواز دیتے تھے وہ ہی تو تھے
مبادا وہ محبوبۂ نازنین
ترے ساتھ کردینگے اُسکا نکاح
یہ سنتے ہی خوش ہوکے کہنے لگا
لکھا ہی کہ جب وہ مسلمان ہوا
غرض جب ہوا فتح شہر دمشق
لگا ڈھونڈھنے اُسکو دیوانہ وار
تو پھر ہم مین آیا اور اسطرح سے
جو کی اہل اسلام نے جستجو
پہنکر وہ سب راہبانہ لباس
نہ پہچانا تب اُسنے اُس سے کہا
یہ کہکر کیا حال سارا بیان
مسلمان ہوکر ہوا ہون رہا
قسم کھاکے عیسی کی کہنے لگی
یہ کہتے ہی کافر نہ ٹھہری وہان
نہین عہد اُنکا کوئی پائدار
کیا عرض یہ ماجرا سربسر
یہ بہتر ہی تو صبر کر اختیار
ولیکن اسی جانتے ہین سبھی

کرین کیسے دختر کو رخصت بھلا
کہ اُس سے کسی طرح ہو وصل اب
تو لہو و لعب کے لیے ہم وہان
کہ آ اس جگہ تو بھی اے لالہ فام
کہ مرتا ہون مین تجھپہ اے دلربا
مری جان یونہین نکل جائیگی
کرین عیش دل بھر کے تا جین ہو
دیا چھوڑ اب مین نے گھر بار کو
نجات اس غم ہجر سے پاؤن نہین
تو پلٹون لے آؤن مین معشوق کو
بلاتے تھے بیتاب ہوکر مجھے
گرفتار میری طرح ہو کہین
اور اسمین سراسر ہی تیری فلاح
کہ معبود کوئی نہین جز خدا
تو لشکر مین ہمراہ اُنکے رہا
ہوا اور مضطر گرفتار عشق
کہ دیکھون اُسے تا ہو دل کو قرار
عیان رخ سے آثار تھے یاس کے
تو ظاہر ہوا یہ کہ وہ ماہرو
ہوئی شامل راہبان بصد درد و یاس
کہ راہب ہوئی کیون سبب تو بتا
کہ یون ہوگیا قید وہ نیم جان
ترے واسطے عہد مین لیچکا
کہ ہرگز اب ایسا نہ ہوگا کبھی
ہوئی ساتھ تو ماں کے وہ بھی روان
یہ جھوٹے ہین اور جھوٹ قول و قرار
کہا سن تو یہ بات اے خوش سیر
دریغا وہ شوق دل بیقرار
کہ دل کی لگی بھی بجھی ہی کبھی

اُسنے رات دن تھی یہی جستجو   کہ ہو میرے پہلو مین وہ ماہرو

برو زچہارم سُنا اُسنے جب   کہ حضرت سپہدار والا نسب

گیا اور اس تسحج اُسنے کہا   یہ اے سرور فوج مین نے سُنا

کہا پھر کے آپ کس واسطے   کہا جو تھا دان ہے انھین تو گئے

گذر بھی گئے تین دن تین رات   انھین جا ملائین یہ ہے کوئی بات

کہا جانتا ہون مین راہین تمام   جو ہین قرب اور دور ای نیکنام

مگر دنگا نہ اس مین ذرا کوتہی   کہ ہے اُسکے ہمراہ عورت مری

کہا ہان بتائے گا تو ہمکو راہ   کہا سچ مین کہتا ہون بے اشتباہ

مگر آپ متنصرہ کالباس   یہ سنکر روانہ ہون ای حق شناس

دیا حکم تب لشکر زحف کو   کہ تیار ہو ساتھ میرے چلو

ہوا سوار جنگی تھے اربع ہزار   اور اک باب تھا اُنمین دشمن شکار

غضب ہے غضب عشق ہے بد بلا   کوئی اس بلا مین نہو مبتلا

تھے عازم کہ مین اُنکا پیچھا کرون   کرون قتل اور مال سب چھین لون

ارادہ تعاقب کا تھا آپ کا   کہا ہان ہوا تھا ارادہ مرا

گئے دور وہ تو نکل تیز رو   کہ اُنکو بہت جان کا خوف ہے

اور اس ملک سے ہمتو آگہ نہین   نظر مین ہماری کوئی رہ نہین

چلو مین چلونگا بتاونگا راہ   ملا لینگے بیشک بعون اله

سپہدار کو تب ہوا یہ یقین   کہ طالب ہے سچا یہ کاذب نہین

مین اُس راہ سے فوج کو لیچلون   نہین بعد جسمین ملا اُنسے دون

رہے اسقدر توشہ راہ بھی   کہ محتاج رہ مین نہووے کوئی

سواری مین جا اک گھوڑون کو لو   رکھو زاد رہ بھی خور و نوش کو

یہ سرور نے حضرت امین رض سے کہا   کہ اب آپ لشکر مین ہین میری جا

اور آپ بھی ہین فرمانروا شہر کے   رہین خوب ہشیار ہر طرح سے

بیان سختی راہ ہنگام تعاقب توما و کیفیت تیز رفتاری شیران موحدین رض

روایت یہ کرتے ہین زید ظریف رض   کہ سادات ملک عرب اور شریف

مگر مصلحت سے وہ چھپتے کہ تھے   لباس نصاریٰ تھے پہنے ہوئے

وہ آگے تھا یونس پئے رہبری   کہ تھی راستون سے اُسے آگہی

کہ جو اونٹ خچر تھکا راہ مین   وہین چھوڑ اُسکو دیا راہ مین

پیادہ روانہ تھے اس طرح ہم   ٹھہرتے نہ تھے راہ مین ایکدم

کئی دن چلے اُسکے ہم ساتھ سات   لیا چین ہمنے نہ دن اور نہ رات

امیر دلاور نے اُس سے کہا   کہ کیا حال رستے کا ہے یہ بتا

کہا بس نہ کچھ آپ فرمائیے   مرے پیچھے پیچھے چلے آئیے

روانہ ہوئے ہین وہ سب خوفناک   کہ ہمکو مسلمان نہ کردین ہلاک

یہ سمجھو کہ ہمنے انھین سے لیا   اگر چاہتا ہے وہ رب العلا

جو پوشیدہ راہین تھین کہسار مین   روانہ ہوا اُنسے لیکر ہمین

وہ لیکر چلا ہمکو اُس راہ پر   کہ ہمکو ہوا سخت اُس سے ضرر

نکلتا تھا گھوڑون کی پاؤن سے خون   تھے ہم سب پریشان او سرنگون

چلے جاتے تھے اور نہ اصلا رکے   سوارون کے پاؤنمین موزے جو تھے

بیان کرتے ہین یون عباد سعید رض   کہ ہمراہ سردار خالد ولید رض

کہ ہوتے تھے گنتی مین چالیس سو   چلے فوج سے کرکے گھوڑون کو رو

سپہدار لشکر بفر و حشم   تھے آرایش فوج زیر علم

یہ توما و ہربیس کا حال تھا   ہوئے خوف سے اسطرح رہ گرا

مگر اُسکی کونچین وہین کاٹ دین   کہ اس سے نہین کام کچھ مومنین

مگر ہان جو ہوتا تھا وقت نماز   تھمکر ادا کرتے تھے بانیاز

یہانتک کہ ہم لوگ حیران ہوئے   اور اُنکے نشان کچھ نہ ہمکو ملے

کہان جائیگا راہ کی ہے خبر   نشان اُنکے آئے نہ اتنک نظر

خدا کے عنایت پہ رکھیے نظر   کہ رہبر ہے وہ ہادی دادگر

اسی وجہ اس راہ کو چھوڑ کر   گئے راہ کہسار سے تیز تر

پھر اُسنے بھی وہ شاہرہ چھوڑ کر   کہا سب اب آؤ اس راہ پر

روایت ہے ضحاک سفیان سے   کہ وہ اس تعاقب مین موجود تھے

کہ کثرت سے پتھر تھے اُس راہ مین   ولیکن پڑا اُس سے جانا ہمین

کہ گھوڑون کی نعلین الگ ہو گئین   مگر تھے وہ شایان صد آفرین

اُلجھکر وہ کانٹون مین ایسے پھٹے   کہ گرتے پڑتے پاؤن زخمی ہوئے

مین تھا اور آگے تھا یونس روان   قسم ہے بذات خدائے جہان

مرے پاؤں میں ہوش پڑ گئے تھے
ولیکن وہ اس جا میں اکڑے ہوئے
یہ اہل شجاعت کا تھا حال دانا
غرض سخت مشکل سے گمانی کٹھی
لگے کہنے سردار نیکو صفات
کہا اُنسے یونس نے ہان ہان امیر
خدا انکو بھیجے ایگا اسقدر
سپہدار نے مومنون سے کہا
یہان ایک ساعت تو آرام دو
کھلا کے پلائے گا وہ ہی انھین
انھین چھوڑ دین یہ بھی ہے مردمی
اور اسطرح کہتا تھا وہ راہبر
یون ہین جبلہ و لاذقیہ سے بھی
اور آثار انکے وہ تھا دیکھتا
یہ کہتے ہی پہونچا بس اک گاؤن مین
دیا چھوڑ شہر دمشق اور دو
جنبہ دار آنا نہ انطاکیہ
اور اسطرح اہل عرب سے ذرین
تو بس لوٹ جائینگے ان سب کے دل
تو سب چھوڑ کر راہ انطاکیہ
یہ سنکر ہوا سخت حیرت زدہ

اور اُنکے تھے نعل پانی سے لگ
الگ ہوگے وہ نعل بھی گر پڑے
شکایت کنان تھے سبھی یک زبان
ملا جبلہ سپہدار اور راہ بھی
کہ ای دلیرے پائی انھون نے نجات
معاون ہے اپنا جو رب قدیر
کہ ان تک پہونچ جائین ہم تیز تر
کرو تیز گھوڑے تمھین مرحبا
نکالا وہین کچھ اسپان رہوار کو
جو ہے مطلب دل وہ دیگا ہمین
سردار اگر داب نہ یارو کمی
کہ جن بستیون سے ہوا ہے گذر
گئے جب گذر وہ سب اور ہوئی
کہ اک بار اسطرح سے کہنے لگا
لگا اُنسے دریافت کرنے انھین
نکل آئے ہمسر وہ لیے مال کو
سنا ہے کہ اسکا سبب یہ ہوا
کہ مارین انھین اور نکال انکو دین
ابھی سے یہ ہو جائینگے مضمحل
گئے یا انسے قسطنطنیہ کی رہ
کہ وہ چلدیے آب دریا کی رہ

یقین تھا کہ ہرسون بہینگے نہ ور
ڈرا مین بہت سختی راہ سے
کہ ای کاش ملتا ہمین راستا
تو ہمنے نشان انکے پائے وہان
صحیح اور سالم وہ بچکر گئے
یقین ہے انھین اب ملاتے ہین ہم
اگر میرے ہمرہ چلے آیئے
کہا ہمنے تکلیف پائی بہت
کہا نام لیکر خدا کا چلو
غضب ہے جو چلے جائین وہ بدگہر
تو پھر چلدیے راہ بر تھا وہی
وہ سمجھے ہین بس ہمکو منصور
تو داخل ہوئے ساحل شور مین
مناسب ہے ٹھہرے رہو تم یہین
کہا شاہ کو یہ ہوئی آگہی
غضبناک انپر ہوا شہریار
کہ وہ جمع کرتا ہے فوجین تمام
ڈرا یون کہ دونون جو آئینگے یان
دیا حکم انکو نہ یان آؤ تم
یہان سے گئے ہین وہ سمت الکام
ہوا یہ سہ شنبہ کے دن صبح کو

مجھے خوب آرام دینگے نہ ور
دعا کرتا تھا اپنے اللہ سے
یہ رہبر ہے کیسا کدھر لے چلا
کہ آگے ہمارے گئے ہین دو وان
ہوا جو ہوا اب ہمین مل چکے
جو ہے مقصد دل وہ پاتے ہین ہم
نہ دل مین خیال اور کچھ لائیے
ہوئی راہ کی ہمپہ سختی بہت
نہ ٹھہرو نہ ٹھہرے وخدا را چلو
ہمین رہ مین تکلیف ہوا اسقدر
چلے جاتے تھے تیز سارے جری
نہین اور کچھ خیال انکو ہوا
لیے جاتا تھا غارات اور دن ہمین
گئے سوے انطاکیہ وہ نہین
کہ توما و ہرجیس نے صلح کی
کہ تم ہو ذلیل اور بس بے وقار
کہ یرموک پر جمع ہو دین تمام
شجاعت عرب کی کرینگے بیان
اور اب قسطنطنیہ چلے جاؤ تم
کہ پہونچینگے دریا مین ہوکر تمام
کہ پہلی تھی تاریخ رجب کی وہ

آثار ملال پانا سپہ سالار کا چہرۂ یونس سے اور بیان کرنا اُسکا کہ توما جانب سواحل گیا

کہا راہ مین جب ابا عبیدہ نے
تو یونس کے چہرہ سے آثار غم
یہ دھوکے مین آکر کیا مین نے کام
تعجب مین ہون اور ملال دل ہے خون
کہا ہان نہ کہ یہ خبر دار ہو
یقین تھا کہ بس سوریہ مین ضرور

کہ سردار اسلام نے یاد سے
جو دیکھے کہا اُس سے کیا ہے الم
کہ آپ اور یہ اہل ایمان تمام
غرض سخت نادم ہون مایوس ہون
بھلا کیسے سمجھا تو اس بات کو
ملالین گے انکو نہو گا قصور

ادا کرکے وہین نماز سحر
کہا ای سپہدار عالی تبار
پریشان ہوئے سختی راہ سے
گئے ہاتھ سے دشمنان خدا
کہا مین جو لٹکے قدم بر قدم
انھون نے تو وہ راہ ہی چھوڑ دی

ارادہ کیا ہون کہ وان پیشتر
قسم ہے بذات خداوندگار
کمی کی نہ کچھ مین نے انکے لیے
وہ سب مال بھی آ دبا تا رہا
یہانتک کہ آیا ہون ای ذی حشم
اسی سے مجھے یاس اب ہو گئی

کہی ایک دہقان نے مجھسے یہ بات | کہ قیصر نے سنکر وہ سب واردات
دیا حکم انکو نہ یان آؤ تم | سوے قسطنطنیہ چلے جاؤ تم
کہ جرأت عرب کی کرینگے بیان | تو ڈر جاینگے سنکے نصرانیان
اور اسکا یہ ہی عزم بالجزم اب | کہ یرموک مین اپنی افواج سب
روانہ کرے بہر جنگ وجدال | دلیرانہ جیسے کرین وہ قتال
اور اس جا سے انطاکیہ پاس ہی | یہ ڈر ہی اور انسے تو اب پاس ہی
پڑا اک پہاڑ اب رہا بیچ مین | کرین اسکو طے تب تو پاوین انھین
اور اس کوہ سے جب کرینگے گذر | رہیگا تب انطاکیہ پشت پر
پلٹ کر جو اس سمت سے آینگے | تو آنا پڑیگا اسی کوہ سے
تو اس شکل مین ہی یہی مجکو ڈر | کہ قیصر جو سن لیگا اپنی خبر
تعاقب مین بھیجیگا لشکر ضرور | یہ ہی احتیاط و فراست سے دور
اب آگے جو کچھ رائے ہو آپکی | کرونگا خوشی سے مین فرمانبری

بیان خواب سپہ سالار نصرت شعار اور تعبیر دینا حضرت عبد الرحمان رض کا اور کیفیت سختی راہ اور پہونچنا کوہ لگام پر

فرازا بن ازدر کا ہی یہ بیان | کہ یہ سنکے سردار نصرت نشان
ہوئے سخت غمگین ہوا پیچ وتاب | ہوا رنگ چہرہ کا مثل خضاب
کہا مین نے دل مین کہ یہ باوقار | ہوئے سخت بیتاب اور بیقرار
اور ایسا نہ مین جانتا تھا انھین | تعجب ہوا یون جو دیکھا انھین
کہا مین نے اے سرور خوش لقا | حزین کیون ہو تم کیا خیال آگیا
یہ کیا فکر ہی کچھ تو مجھسے کہو | خدا کی قسم کھاکے وہ نیکخو
لگے کہنے مرنے سے ڈرتا نہین | مگر ہی مجھے خوف رب برین
کہ ان مومنون کی طرف سے سوال | کرے آہ مجھسے جو وہ ذوالجلال
تو کیا عذر ہی اور کیا ہی جواب | اسی خوف سے میرا زہرہ ہی آب
اور اک خواب سے بھی ہی مجکو خطر | کہ دیکھا تھا اس فتح سے پیشتر
خدا اسکی تعبیر اچھی کرے | اور ان کافرون پر ہمین فتح دے
یہ دیکھا تھا مین اور مجاہد جوان | روان ہین بیابان مین اور ناگہان
حماران وحشی وہان آئے ہین | کہ جنکی ڈرونی ہین بس صورتین
دراز انکے قد اور فربہ بدن | مین حیران ہوا دیکھکر انکے تن
مگر صاف ہین بال اور کھال بھی | یہ چاہا کرین صید انکو ابھی
مگر ہمکو ایذا جو دینے لگے | دلیرانہ یون ہمپہ حملے کیے
کہ تا پاؤن سے بھی اور جو منہ سے بھی | یکایک تھے ایذا رسان وہ سبھی
تو ہم سب نے غصہ مین آکر انھین | لیا گھیر تا اب نہ زندہ رہین
لگے مارنے نیزہ و تیغ سے | ولیکن نہ ہم سے ذرا ڈرتے تھے
اسی طرح سے حملے کرتے تھے سب | ہوا آخرش ہمکو رنج وتعب
گر ہم بھی تھکے اور رہوار بھی | پریشان حیران ہوئے جب سبھی
جدا تب رفیقون کو مین نے کیا | اور اسطرح سے حکم انکو دیا
کہ چارون طرف سے انھین گھیر لو | بنے جس طرح صید انکو کرو
تو حملہ ہوا انپہ اس سمت سے | وہ سمجھے کہ ہم اب تو مارے گئے
تو انمین رہا جبکہ یارائے جنگ | تو وہ چلدیے راہ دشوار و تنگ
مکان تنگ انکے جو ٹیلون مین تھے | انھین کی طرف بھاگ کر چلدیے
اگرچہ بہت تنگ تھا راستا | مگر ہمنے انکا تعاقب کیا
بہت سے گئے بھاگ تھوڑے رہے | گرائے وہین ذبح ہمنے کیے
لیا گوشت عمدہ لگائے کباب | وہ بھاگے ہوئے کھاکے پیچ وتاب
ہمارے ہی جانب پلٹکر جو آئے | کہا مین نے انسے کہ دیکھو وہ آئے
سوار اپنے گھوڑون پہ جلدی سے ہو | نہ چھوڑو انھین بھی ابھی مار لو
ہوا مین بھی گھوڑے پہ فوراً سوار | ہوے یہ بھی تیار بہر شکار
گئے تیز اور آن کی آن مین | ملایا انھین تاکہ مارین انھین
جو اک اونٹ تھا انکے آگے روان | پہونچکر گرایا اسے مین نے وان
کیا پھر انھون نے بھی انکا شکار | لیے اکثر انھین سے اک مرغزار
جو تھوڑے سے باقی رہے جابجا | تو مین اور یہ لوگ بھی خوش ہوا
یکایک مجھے یہ خیال آگیا | کہ تھک کر ہوے جو یہ باوفا
ٹھکانو نہین لیجاؤن انکے اندرون | پہونچکر وہان خوب آرام مین

کہ ہو اسکے تئین وہین شوخیان
زمین سے سکا پنج ایسا ہوا
کہا سنکے تعبیر اس خواب کی
کہا حضرت عبد رحمٰن نے یون
اور انکی طلب مین یہ تکلیف ہی
سامنہ کا گر ابھی سمجھو یون تئین
کہا ہم تمنا یہ اسلیے
اور اس سے ہی ہمکو یہ یقین ہید
کہا پہر کہ ای شہسوار ان مین
جو ہو تم مرے ساتھ تو دو
یہ دنیاے دون بھی کوئی چیز ہے
طلبگار حق مین دل و جان سے ہم
مگر تھک گئے جنکے تھے راہوار
سپہدار یونس کے جا کر قریب
و لیکن مجھے ہے یہی ایک غم
کہا خیر آگے ہو تو ای نجیب
نہ مجھکو ہیبت ان بطحا کی
قسم ہے شہنشاہ معراج کی
قسم ہے جو ہے [illegible] کی
مسلمان بھی جلدی سے ہو کر سوار
اگر کو دو آگے مر انکو [illegible] مین سب
گیا پہر جو وقت راہ دو پہر
کہ یہو پہونچے آن [illegible] وقت سحر
تو خالق نے [illegible] پہر کیا
گرج رعد کی [illegible]
شب تیرہ [illegible] سیاہ
[illegible] ایک [illegible] پانی کا تھا
برابر [illegible] بارش [illegible]
و ہین [illegible]

اگر ہین جسا مہ مرا گھات ان
کہ بیدار ہین اس سے جب نہین
یہی ہو کہ ہم تم بیان ہین جی
وہ وحشی ہمارا ای امیر قشون
کہ سختی سے کی ہمنے یہ راہ طی
گرے ہون گے یہ تاج ہین بالیقین
زمین انکی تعبیر ظاہر کرے
کہ ہے مہربان بس وہ رب مجید
ہون مختار اپنا تمہارا انہین
اور قتل انکو غنیمت بھی تو
کہ اسکا جو خواہان ہے وہ حیز ہے
نہ بیٹھینگے جبتک کہ ہی دم مین دم
ہوئے تھے جو تکلیف سے بیقرار
لگے کہنے بتلا یہ تو ای نجیب
سُنے گا جو تقصیر تمہاری جنب
ہو نصرت مین اس سے فتح قریب
قسم تجھکو محبوب مولیٰ کی ہے
قسم انبیاؤن کے سرتاج کی
نہ کی مین نے اس عزم مین کچھ کمی
رفاقت کو انکی ہوئے سب تیار
ہوئے خدا اُس سے بھی گذرے جب
اور انکے نشان قدم دیکھکر
ہوئے حسن اوندہ پہیر وزنگر
کہ شدت سے پانی برسنے لگا
ہوا دُھند ایسا مسلمان گردہ
نہ سیاہ دہید اور پرو [illegible] نہ ماہ
کہ بس موسلا دھار تھا پڑ رہا
گئے تھے وہ سب بحال تباہ
تو فضل خداوند سے [illegible]

اترا اسرے ہین نے یہ چاہا کہ
خطر ہے بہت مجکو اس خواب سے
یہ سنکر مسلمان غمگین ہوئے
ہین تو ما و ہم زبین ہی نہ کلام
کرے تم جو گھوڑے سے اے نامور
ہو صدمہ کوئی اسطرح کا ضرر
نہ عقبیٰ مین ہو مپر انقصان ذرا
اسی کی اعانت کا خواہان ہون سب
کہ مین نذر حق کر چکا جان کو
اگر اور کچھ پیش آئے ہمین
کہا سب نے چلیے کہ تیار ہین
خدا پر نظر ہم تو ہر دم رکھین
انھون نے برا جانا اس عزم کو
یہ ممکن ہے ان تک پہونچ جائین ہم
تو آئینگے لشکر پھر اسطرح سے
قسم ہے مجھے شاہ لولاک کی
قسم دونون عالم کے سرور کی ہے
قسم انکی جو ہے شفیع الامم
یہ کہکر ہوئے زیب پشت سمند
ہوا آگے آگے وہی راہبر
نکل آئے میدان ہموار مین
پلٹ آیا اس طرح جیسے کہا
چلے وانسے بھی اور رستے مین جب
پڑا موسلا دھار اسطرح سے
گھٹاؤن کی ظلمت شب تار مین
نہ اولے نہ مرغ و نہ آواز دد
اور اسمین بھی ہم سب چلے جاتے تھے
ناگہان ہوا پھر تو نور سحر
ہوا چہرہ اور آسمان کھل گیا

اٹھاؤن کو صدمہ مہ راہ سے
کوئی ہو کہ تعبیر اسکی کرے
سپہدار عازم پہنچنے کے تھے
کہ اب جنکے طالب ہین ہم تم تمام
منزل کی صورت ہی یہ سربسر
کہ ہو تمکو وہ ناگوار اضطرار
حزین ہون نہ وان اہل ایمان ذرا
ترقی ہوا اس دین کی ہے یہ ہوس
خدا کے لیے اب تو جو ہو سو ہو
تو بہتر ہے جنت مین ہم تم ملین
فدائے خداوند داور ہین
توکل اسی پر ہے ہر کام مین
مگر پھر کہا حینسر جو ہو سو ہو
کہا اُسنے ہان ای امیر حشم
کہ باول اُمنڈے ہین جسطرح سے
قسم حق پیغمبر پاک کی
قسم مجھکو عیش و ہیبت کی ہے
جو محبوب حق ہے اُسی کی قسم
کہ جیسے مسیحا بچرخ بلند
یہان تک کہ پہونچے ہم اُس راہ پر
تو ٹھہرا کے وہین وہ رہبر ہین
کہ بیشک ہوا اب تو فضل خدا
گیا مہر ڈوب اور ہوا دو شب
کہ مشکون سے گرتا ہی جسطرح سے
یہ الپ چمکتی ہوئی بجلیان
زمانہ زبان بستہ از نیک و بد
نہ خطرہ ذرا دھیان مین لاتے تھے
تو ہم لوگ گھوڑون سے آئے اُتر
یہ سردار سے راہبر نے کہا

کہ سردار اب آپ سمجھے ہین / مین جاتا ہون دیکھون کہ ہین یا نہین
مین جاؤن اجازت مجھے دیجیے / سنا مین نے ہی انکا غل اور شور
ابھی آؤنگا دیکھ اور بھال کے / یقینی یہین ہین وہ سب تیرہ ہور

جانا راہبر یونس رض کا لشکر سے جدا ہو کر واسطے خبر گیری اعدا کے اور ہمراہ کرنا سردار کا مفرط کو احتیاطاً اور کفار کو دیکھکر پلٹ آنا مفرط کا با ہزاران شادمانی پھر آنا یونس رض کا بھی

پلا دے پلا دے مرے ساقیا / وہ مے شوق دل جس سے پائے مزا
جو مقصد ہے میرا اُسے پاؤن مین / کرم سے ترے شاد ہو جاؤن مین
مرے سوز دل کی تجھے لاج ہے / تو مالک ہے تیرا ہی سب راج ہے
لگائی ہے لو تو نے دل مین مرے / علاج دل زار کر فضل سے
مین قربان مجھپر یہ احسان ہو / کہ مشکل مری آج آسان ہو
امام سیر واقدی نے کہا / سپہدار دین سب وہ با صفا
تھے جیسے شجاع و دلاور جری / سبھی ویسے ہی فہم و فراست مین بھی
سمجھتے تھے ہر بات کی ماہیت / نہ دھوکا کبھی کھاتے وہ خوش نیت
کوئی اُنسے تدبیر رہتی نہ تھی / جدا اُنسے تقدیر رہتی نہ تھی
فریب و دغا کو سمجھتے تھے خوب / ہر اک مدعا کو سمجھتے تھے خوب
تھے محتاط ہر کام مین اسقدر / کہ شایان بزرگون کو ہے جسقدر
کہا وہین مفرط سے اے خوش سیر / روان اسکے ہمرہ ہو لاؤ خبر
رہو ساتھ ساتھ اور ہونا جدا / کہا بہتر اے سرور خوش لقا
وہین چلدیے اور پا تک گئے / کہ وہ کوہ ابرش پہ دونون چڑھے
بیان کرتے ہین مفرط نامور / چڑھے تھے جبکہ ہم قلہ کوہ پر
پس کوہ تب ہمکو آئی نظر / بڑی اک چراگاہ بس تازہ تر
وہ سب جمع تھے اُسکے ہی بیچ مین / کہ بارش نے عاجز کیا تھا اُنھین
اور اُنکے جو کپڑے تھے پانی مین تر / تو پھیلا دیا تھا انھین کھول کر
اسیطرح اسباب بھیگا ہوا / پڑا تھا وہین دھوپ مین جا بجا
کہ بھیگا ہوا ہے نہو یہ خراب / اور اکثر پڑے تھے وہین مست خواب
کہ وہ دشمنان خدا جتنے تھے / تھے پانی سے بھیگے تھکے راہ کے
انھین دیکھکر خوش مین ایسا ہوا / گیا نزد سردار بھاگا ہوا
تو سردار تنہا سے مجھے دیکھکر / لگے کہنے اے مفرط خوش سیر
کہان ہے کہو یونس رض رہنما / کہا لو مبارک ہو اے باصفا
ہوا آپ پر فضل رب جلال / کہ دشمن بھی ہین اور مال و منال
وہین ہین پس کوہ ٹھہرے ہوے / تھکے راہ کے اور بھیگے ہوے
ہوا اسباب پھیلا ہوا دھوپ مین / پڑے سوتے ہین مین نے دیکھا اُنھین
یہ سنکر سپہدار شادان ہوے / خوشی کے اثر سب نمایان ہوے
اسی حال مین آگیا راہبر / سپہدار بولا کہ آ راہبر
تجھے آفرین صد ہزار آفرین / یقینی کمی تو نے کچھ کی نہین
کہا اُسنے مژدہ ہو لو اے امیر / یہ سمجھے ہوے تھے وہ کافر شریر
کہ جو راہ انطاکیہ چھوڑ دی / تو بس بچگئی جان اور مال بھی
یہ اللہ نے فضل ہمپر کیا / کہ جو مقصد دل تھا حاصل ہوا
ولیکن گذارش ہے یہ اب مری / یہی آرزو ہے تمنا یہی
کہ سب فوج کو حکم دیجیے / امانت سے رکھے جو پکڑے اُسے
اسی کے لیے مین نے ہے یہ کہا / مین اسکے سوا کچھ نہین چاہتا
مجھے جستجو ہے تو انکی ہے بس / تمنا ہے انکی اُسی کی ہوس
کہا وہ ہے تیرے لیے بیگمان / اگر چاہتا ہے خدا اے جوان
یہ کہکر کیے چار اپنے گروہ / تھے اک اک ہزار انمین وہ ذی شکوہ
ہوے ایک فرقہ پہ حاکم ضرار رض / دوم پر ہوے رافع نامدار
سوم پر ہوے عبد رحمن رض دلیر / چہارم مین تھے خود سپہ دار شیر
اور ان افسرون کو دیا حکم یون / کہ آگے تو مین ہون لیے یہ قشون
تم آؤ مگر آگے پیچھے رہو / نہ اکبارگی سب چلے آئیو
تفاوت رہے تھوڑا تھوڑا ضرور / ذرا دیر دیکھکر کہ وہ بے شعور
اور اسطرح سمجھ انپہ چھا جاؤ تم / کہ جو مقصد دل ہے وہ پاؤ تم
سپہدار یہ کہکر آگے بڑھے / سوار اک ہزار اُنکے ہمراہ ہوے

ضرار ابن ازور ہوے پھر رواں
چلے پھر وہ رافع عمیرہ جوان

روایت عبیدہ تیمی نے کی
مین تھا ہمرکاب امیہ جری

کہ میدان ہی ہموار اور سبزہ زار
جدھر دیکھیے ہی عجائب بہار

اور اُس مین وہ اسباب پھیلا ہوا
کہ جیسے ہو گلزار پھولا پھلا

نظر کو ہماری ہوئی خیرگی
قسم کھا کے کہتا ہون اللہ کی

اور اس امتحان مین ہون ہم مبتلا
اور اُن پارچون کو ابھی لین اُٹھا

کہا اک تیمی نے فوراً پکار
کہ یارو ہی دنیا بڑی نابکار

اُدھر واسطے کیا ہی یہ مال و منال
یہ دشمن ہین اپنے ہو گرم قتال

خدا کی قسم اُسنے یہ سچ کہا
نہین شک کہ سچا ہی یہ قول کا

نہ دیکھو غنائم کو تم زینہار
کرو قتل انکو یہ ہین نابکار

اگر اُسنے چاہا تو مال و منال
تمہارے لیے ہی یہ قیل و قال

اور اعدا نے دیکھا ہمارا ضعف
کہ یہ ہمپر آتے ہین باندھے ہین صف

یہ فریاد کی ہاے بس ہلے ہاے
یقین ہی کہ اب جان ہم سبکی جاے

سوار اپنے گھوڑون پہ ہو تو انھین
خبردار زندہ نہ چھوڑو انھین

مسیحا نے بھیجی غنیمت ہمین
کہ تھوڑے سے ہین ہم انھین مار لین

وہ جلدی سے گھوڑون پہ ہو کر سوار
ہوے گرد اسباب باندھے قطار

کہ ناگاہ چمکے ضرار امیر
لیے اک ہزار اپنے ہمرہ دلیر

چھپانے نظر عبد رحمن بھی
فداجن پہ تھی آن بھی شان بھی

سمجھوانے لیا گھیر وہ ہین انھین
یہ چاہا جو کچھ مال ہی اُسکو لین

لگا کہنے تب جیس للکار کر
لڑو اُنسے ڈٹ کر بہ تیغ و تبر

یہ زندہ نہ جا سکینگے اب زینہار
لڑو اور رہو ہر طرح ہوشیار

ہوے لعنتی ہمراہ ہر جیس کے
جو باقی رہے ساتھ توما کے تھے

کہ آہن بدن تھے سبھی نابکار
وہ تھے خمس آلاف نزد شمار

صلیب اُنکے آگے جواہر کی تھی
کہ سونے سے تھی وہ سراپا چھپی

جو ہمراہ تھے اُنکے غازی جوان
تھے سایہ کے مانند ہمرہ دوان

یہ سمجھا تھا بچکر چلے جاینگے
مسلمان نہ ہم تک کبھی آئینگے

ہمین حق نے بھیجا تمہارے لیے
لیا زمین کو ہمارے لیے

یہ کہتے ہی توما نے یک چشم پر
کیے راستے نیزہ ہوے حملہ ور

وہ واندھا گرا وہ وہین رہوا سنے
تو ابن عبد رحمان یون دیکھکے

تھے ہمرہ حضرت عبد رحمن امیر
لیے اک ہزار اپنے ہمرہ دلیر

درے سے نکلکر چراگاہ مین
جو پہونچے تو آیا نظر یہ ہمین

روان جابجا اُس مین آب روان
جو جس سے نگہ تیز تازہ رواں

طلاکار وہ ریشمی پارچے
کہین سرخ رنگ اور کہین زرد تھے

یہ تھا احتمال اسپہ کرکے نظر
کہ جو حب دنیا کا دل مین گذر

رہین باز قتل عدو سے تمام
پہ توفیق حق نے کیا اپنا کام

کرے او بھی اسکا خالق برا
یہ مردار مکار ہی سب یہ دنیا

یہ سنکر سپہدار رونے لگے
کہا تھا ہمیسے اسطرح آواز سے

کہا پھر اُسی وقت للکار کر
کہ ہان ای دلیران فیروز مند

انھین مار لو ہین یہ خصم خدا
کہ ہو تم سے خوشنود رب العلی

یہ کہتے ہی اور بڑھکے الحول کر
بڑھے جانب خصم وہ جنگ جو

سپہدار آگے لیے ہین نشان
کہا آہ یہ آ گئے مومنان

جو ساتھی تھے توما وہر جیس کے
تو اُنسے وہ دونون یہ کہنے لگے

لگے کہنے بعضے تو سطرح سے
یہ آئے مسیحا کے بھیجے ہوے

مبارک کہ ہی اب معاون صلیب
شکار آپ آیا یہ اپنے قریب

کہ تنہا سپہدار کو دیکھکر
کہا ہین یہ تھوڑے لیے کیا ہی خطر

اور انکے عقب مین وہ رافع جوان
مع شہسواران نصرت نشان

اوڑاے ہوے اسپ بہر قتال
گرے جیسے شہباز ہو تیز بال

اور آواز سے کلمہ پڑھنے لگے
کہ ہوش و حواس انکے جاتے رہے

انھین مارو جانے نہ دو اپنا مال
دلیرانہ گر تم کروگے قتال

تو بس منقسم ہو گئے وہ تمام
کہ مرجایئے بہر ناموس و نام

سپہدار کی سمت توما بڑھا
لیے اپنے ہمراہ وہ اشقیا

سو آنکھ کے کچھ بھی دکھتا نہ تھا
تھے ایسے ہی آہن بدن بادپا

تو اسطرح عازم اُسے دیکھکر
اسی پر بڑھے سرور نامور

انھون نے یہ توما سے للکار کر
کہا ای عدوے خدا بدگہر

بحکم خدا ہمنے اب آ لیا
دلیرانہ طرح ہمنے رستہ کیا

یہ بتا کہ اب تو کہان جائیگا
یہین خاک مین دونگا تجھکو ملا

جو باقی تھی اک آنکھ ملعون کی
یہ کی ضرب اسپر کہ جاتی رہی

وہ بس سے تڑپتے ہی جون برق آنے
پکارا اجل نے کہ ای واے واے

جو انمرد نے جھکر سینے پر
لیا تیغ سے کاٹ جھٹ اُسکا سر
رکھا نوک نیزہ پہ اور یوں کہا
کہ اے مومنوں قتل توما ہوا

نہ چھوڑو زنہار ہرگز کسی کو
مزا ہے کہ وہ بھی یونہیں قتل ہو
لکھوں غازیوں کا میں احوال کیا
کہ یکسر وہ شیران مردم گزا

تھے اسطرح گرم جدال و قتال
زمیں ہوگئی خون ترسا سے لال
سنی عبدالرحمانؓ کی آواز جب
خوشی سے ہوئے شکرگو سبکے سب

کیفیت جنگ معشوقہ یونسؓ با یونسؓ اور خودکشی کرنا اُس کافرہ کا جانا اُس جگہ حضرت رافع کا اور معلوم ہونا انکو اُس حال کا اور افسوس کرنا گریہ وزاری یونسؓ پر پھر حملہ اُن کا عورات پر مارا جانا اُنکے رہوار کا ضرب سنگ سے بدست دختر قیصر زوجہ توما اور گرفتار ہونا اُس آہوئے شہری کا مع عورات دیگر بدست رافعؓ اور حوالہ کرنا اُنکا دختر قیصرؓ کو بدست یونس بعوض معشوقہ یونسؓ

یہ کرتے ہیں رافعؓ عمیرو بیان
میں تھا لشکر میمنہ میں وہاں
جو لشکر کو اپنے اُدھر لیگیا
جدھر عورتیں اور اسباب تھا

تو وہ ہر طرح روکتی تھیں ہمیں
کہ یہ لوگ ہم پر نہ قبضہ کریں
سوار اک وہاں مجھکو آیا نظر
کہ رومی لباس اُسکے تھا جسم پر

زیادہ از گرفہ بس سے ہوا
اور اک زن سے وہ لڑنے لگا
کہ گاہ مغلوب غالب کبھی
اُسے دیکھکر مجکو حیرت ہوئی

گیا وہیں جھکر لکے رہوار کو
بغور اُسکو دیکھا تو یونسؓ تھا وہ
اُسی اپنی زوجہ سے لڑتا تھا وان
اور اُن دونوں میں ہوتی تھیں کشتیاں

بڑھا جھٹ کہ یونسؓ کا حامی ہوں میں
تو آئیں وہیں ... دس ... تھیں
لگیں مارنے میرے گھوڑے کو سنگ
کہ ہو یہ پیادہ کریں اسکو تنگ

اور اک اُنمیں عورت تھی بیت لقا
بدن پر لباس اسکے ریشم کا تھا
اور اک پتھر اُسنے وہیں تاک کر
لگایا جو میرا تھا اسپ ہنر

تو زانو پہ سر مارکر را ہوا
وہیں گر پڑا خاک پر راہوار
وہ رہوار غازی تھا میرا رفیق
بجنگ ہمہ آمد رہا تھا رفیق

جو اس ضرب سے ایک جست مرگیا
تو اسپہ بہت خشمگیں میں ہوا
پیادہ کر گیا تاکہ ماروں اُسے
فرس اُسنے مارا نہ چھوڑوں اُسے

تو ڈرکر وہاں سے وہ تیں بلند
لگی بھاگ اسطرح جیسے ہرن
جو تھیں عورتیں اور وہ بھی تمام
ہوئیں اسکے دنبال میں لاکلام

تو میں نے جھٹ کر لیا انھیں
یہ چاہا ملا دوں انھیں خاک میں
مگر رک گیا ڈانٹ کر یوں کہا
ٹھہر جا وگرنہ میں ہوں مارتا

تو تھیں وہ اور میں اُسی پر گیا
کہ گھوڑے کو تھا جسنے کشتہ کیا
نکالا وہیں میں نے تلوار کو
سنبھالا کہ ماروں ستمگار کو

جو میں اسکے سر پر ہوئی وہ علم
کہا وہ پہ ہاتھ اور بھر ا ... دم
کہا الامان الامان الاماں
تو بس روک لی میں نے آتش فشاں

اسی دم گرفتار اسکو کیا
جو دیکھا تو اس تھی حسین از لیا
بدن پر تھا دیبا کا سارا لباس
بہت بیش قیمت تھا اسکا لباس

حسین ماہ ... تی کی زبان گندمیں
جوانی کی سج دھج وہ رخ وہ جبیں
غضب تھی کہ بیچین دل ہوگیا
... قیامت تھی اور ...

اور اُسکے جو ہمراہ تھین عورتین
اُسیجا کیا قید مین نے انھین

وہین ایک رہوار رومی ملا
کہ تنہا تھا وہ راکب اُسپر نہ تھا

پھر اُس راہبر کا جو آیا خیال
کہا مین نے سوگند رب جلال

ادھر اور اُدھر ڈھونڈتا تھا اُسے
کہ بیٹھا ہوا مین نے دیکھا اُسے

پکارا کہ یونس یہ کیا حال ہی
کہا آہ اب زیست جنجال ہی

اسی کی تمنا تھی اور آرزو
نہ تھی مال و دولت کی کچھ جستجو

کہا اُس سے مین نے کہ اے دلربا
مین طالب ہون تیرا مرے پاس آ

مین عاشق ہون مجھسے تو ہی بھاگتی
ستم ہی ستم ہی ستم اے پری

دیا چھوڑ تو نے مسیحا کا دین
خوشی سے ہوا شامل مومنین

پہونچکر مین قسطنطنیہ مین اب
عبادت مین مشغول ہون روز و شب

یہانتک کہ مین نے کیا اسکو قید
حسینون کے مشہور ہین مکر و کید

دریغا وہ شوق اور وہ حسنِ متین
ہوا آہ یہ کیا ملین خاک مین

مین سنتے ہی یہ داستانِ الم
لگا رونے ایسا ہوا مجھکو غم

دیا تجھکو معشوق وہ نازنین
کہ ویسا کبھی تو نے دیکھا نہین

ہر اک عضو اُسکا بہارون پہ ہی
جوانی کا عالم اُبھارون پہ ہی

مرصع ہین ہاتھون مین کنگن پڑے
کہ عمدہ جواہر ہین جنمین جڑے

جو دیکھا اُسے اور وہ حسن و جمال
کیا اُس سے دریافت سب اُسکا حال

لگا کہنے مجھسے پھر اسطرح سے
کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہی

بھلا کب لیاقت ہی اتنی مجھے
کہ مین اپنی زوجہ بناؤن اسے

کہا کیا قیصر تو لے بھی لے اسے
یہ تیرے لیے تو ہی اسکے لیے

نہایت تھے مصروف جنگ و جدال
فراہم بھی کرتے تھے مال و منال

جو باقی رہے کر گئے سب فرار

جو فارغ ہوا اُنکی تسکین سین
انھین لے کے پلٹا سوے مومنین

لپک کر ہوا اُسکے اوپر سوار
کہا دل نے چلیے سوے کارزار

نہ جبتک کہ حال اُسکا معلوم ہو
نہونگا مین کفار سے جنگجو

تھی آلودہ خون وہ نازکبدن
اور اُسپر وہ نالان تھا اور نوحہ زن

یہ وہ ہی کہ اسکی بدولت سہی
یہ تکلیف اور محنتین راہ کی

خدا کی قسم مجھکو محبوب تھی
مجھے جان سے اپنی مرغوب تھی

یہ سب کچھ کیا اک ترے واسطے
غضب ہی نہو تو مرے واسطے

کہا ہان بحق جناب مسیح
ملوگی نہ تجھسے کہ تو ہی قبیح

مسیحا کو مین جان ہون دی چکی
دیا چھوڑ دنیا کو راہب ہوئی

بڑھا مین اور اسکو پکڑنے لگا
لڑی مجھسے ناچار مین بھی لڑا

چھری مار کر سینے پر مر گئی
کہون کیا جو کچھ اب ہی حالت مری

مرا دل ہی پہلو مین بس بیقرار
نہین روح کو چین اب زینہار

کہا اُس سے روتا ہی کیون اسقدر
خدا نے عوض اُسکے اے خوش سیر

سراپا قیامت اور آفت تھی
ڈھلا جسکا سانچے مین سارا بدن

وہ ہی چلبلاہٹ خدا کی پناہ
سیہ چشم کافر ہی جادو نگاہ

کہا ہاے یہ تو کہو ہی کہان
کہا یہ مرے ساتھ اے نیم جان

کیا حال رو رو کے اُسنے بیان
رہا دیر تک اس سے وہ ہمزبان

کہا مین نے بتلا تو اُسنے کہا
ہی توما کی زن دختر بادشا

نہ چھوڑے اسے قیصر نامور
عوض مین تمھین دے بہت مال و زر

لیا اُسنے اُسکو ہوا شادمان
اور اُسوقت سارے مجاہد جوان

اور اعداے حق اتنے کشتے ہوے
کہ کشتون کے ہر سمت پشتے ہوے

نہ وہ مال و دولت نہ جاہ و وقار

کیفیت کثرت غنائم اور بیان دلاوری و تہوری سپہ سالار بجستجوے ہربیس غالب آنا سردار کا ایک کافر رومی پر بخیال ہربیس اور معلوم ہونا اُس سے پتا ہربیس کا اور تنہا حملہ سپہدار کا لشکر ہربیس پر اور پہونچنا اُن تک اور روک لینا اُنکو سر کوہ فرار سے

امام سیر واقدی خوش بیان
بہت سیم و زر اور جواہر ملے
چراگاہ مسکنے ہوے مرج کے
تو یہ پوچھتے کہ کہان سے ملا
کہ دیکھا سنا بھی کسی نے نہین
ہوا قتل نیزہ سے سردار کے
کہ افسوس ہرقبیس جاتا رہا
تو جانے نہ دون مارلون اُسکو بھی
کہ ناگاہ اک کافر سرخ رنگ
بدن پر لباس اسکے دیبا کا تھا
یہ جانا اُنھون نے کہ ہرقبیس ہی
وہ سمجھا کہ آفت ہی اسکی دو بٹ
جمایا عدو کی جو ہین پشت پر
کہ ای دشمن حق ای ہرقبیس دون
سمجھتا تھا وہ خوب عربی زبان
کہ ہوگی بہت اُس سے تمکو خوشی
کہا مین نہ چھوڑونگا ہرگز تجھے
ہوا قتل تو تا میرے ہاتھ سے
اگر عہد مجھسے یہ پورا کرو
کہا بات ہی یہ بڑی پیچدار
تمھین نے تو ہم سب کو دی تھی امان
کیا تمنے آکر یہان جو کیا
کہ بطریق ہی اور والا رتبت
جناب نبی کے ہمہ اصحاب ہین
کہ انکا شفیع الامم ہی لقب
نہ ہم عہد توڑین کبھی زینہار
امان تین دن تک ہی دی تھی تمھین
مسافت بآرام سب طے ہوئی
ارے دور ہی سے یہ مجکو بتا

بیان کرتا ہی اسطرح سے یہان
وہ دیبا و زربفت کے پارچے
ملے پارچے اتنے دیبا کے تھے
وہ کہتا یہ ہی مرج دیباج کا
کسی نے کیا ہی نہ ایسا کہین
ہوے قید جو اُسکے سردار تھے
جو ڈھونڈھا تو پایا نہ اُسکا پتا
اور اعدائے اسلام کو وہ جری
نظر اُنکو آیا بمیدان جنگ
زرہ اُسپہ پہنے ہوے بیچیا
کیا وہین اسپ جہان گرد پلی
دیا اُسنے گرادا تو وہین چٹ
گرا خاک پر سر کے بھل خیرہ سر
نہ چھوڑون تجھے اب یہین مارلون
لگا کہنے ای سرور کامران
جو جا ہوگے اُسکے سوا اور بھی
بتا وے جو ہرقبیس کو تو مجھے
یہ ہی آرزو یون ہین وہ بھی رہے
جو اسکو بتا دون مجھے چھوڑ دو
نہین یہ تو کوئی بھی قول و قرار
اور اب یہ کیا تمنے آکر یہان
کروگے نہ تم عہد یہ بھی وفا
اور اسکے ہی ہمراہ لشکر بہت
خدا اُن پہ ہین اُنکے اسباب ہین
وہ ہین ہاشمی اور قریشی نسب
ہماری ہی ہر بات قول و قرار
وہ میعاد گذری تو مختار ہین
ہوئی دور دوری جو تھی راہ کی
کہ دیکھو وہ ہرقبیس ہی وان کھڑا

کہ اس جنگ مین غازی نیک خو
کہ لائے تھے اعدائے رب انام
کہ اس جنگ کے بعد وہ اہل دین
یہ کہتا ہی یان واقدی خوش نصیب
دلاور بھی سنکر اسے ہو وین دنگ
لیا لوٹ سارا ہی مال و منال
لگے پھرنے لشکر مین ادھر اُدھر
زمین پر گراتے تھے ادھر اُدھر
بڑا ڈیل ڈول اور ڈاڑھی دراز
رکھے خود فولاد بالاے سر
ہوا دیکھکر اُنکو دشمن فرار
یہ ٹھکرا کے رہوار کو برق سان
تڑپ کر یہ گھوڑے سے اسیر ہی تھے
یہ سمجھا تھا تو نے کہ بچ جاؤنگا
مجھے چھوڑ دو ہرقبیس تو مین نہین
تو وہ بھی مین دونگا مجھے چھوڑ دو
تو مین تجھکو چھوڑون کہ اسکے سوا
کہا اُسنے ہان ای امیر عرب
کہا چھوڑ دونگا تجھے بالیقین
دغا کی مجھے اُس سے آتی ہی بو
گمان بھی نہ تھا یہ کہ تم لوگ اب
کرون قول یہ تم سے کیونکر بھلا
یہ سنکر بہت اُسپہ غصہ ہوے
وہ ہین رحمت دوجہان بیگمان
ہمین ہین کہ ہم قول پر مرتے ہین
خدا کی قسم تین دن تک تو ہم
بروز چہارم چلے ہم ضرور
خدا نے یہ انعام ہمپر کیے
جو آجائے مجھکو نظر ایک بار

ہوے خوش بہت لیکر اس مال کو
ہوا مرج دیباج اُسجا کا نام
کسی پاس پاتے جو دیبا کہین
کیا کام سردار نے یہ عجیب
کہ جسوقت تولے بے نام و ننگ
تو اُسوقت انکو ہوا یہ خیال
کہ ہرقبیس آئے جو مجھکو نظر
نہ اُنسے بچا جو چھٹا ضرب پر
سوار اسپ رومی پہ با فخر و ناز
لیے نیزہ لڑتا تھا ادھر اُدھر
تعاقب مین پے کر دیا راہوار
گئے اور وہین نیزۂ خونفشان
غضبناک ہوکر یہ کہنے لگے
کہان جائیگا یہ تو مجھکو بتا
ہین فدیہ مین وہ چیز دون بالیقین
جو کچھ تم سے کہتا ہون باور کرو
نہین ہی کسی شی کی پروا ذرا
ملے وہ تمھین چاہتے ہو جواب
جو قابو مین آئے وہ مردک لعین
یہ کس طرح کی کرتے ہو گفتگو
ہمین آملاؤگے ہی ہی غضب
کہ ہرقبیس قابو مین آجائیگا
کہا سن لے کافر تری مان قہ
دو عالم مین ہین شافع عاصیان
جو کچھ کہتے ہین بس وہی کرتے ہین
رہے وہ ہین رکھا نہ باہر قدم
معاون ہمارا ہی رب غفور
زمین کو لپیٹا ہمارے لیے
نہ چھوڑون اور اکدم مین لون اُسکو مار

قسم حق بو بزرگی ہے تجھے
بتا دے جو ہربیس کو دوست
کہ ہربیس وہ ہے تو مین چھوڑ دون
کوئی چیز تجھسے عوض مین نہ لون
کہا خیر اُٹھو مرے سینے سے
سپہدار فوراً اُٹھ کے ہٹ گئے
تو اُٹھا ایک کر لگا دیکھنے
ہر اک سو نظر پھر لگا دیکھنے
کہا دیکھو جاتے ہین جو کوہ پر
اُنھین کا ہے یہ ہربیس سردار ہے
وہی ایک جاتا ہے او خوش نصیب
جواہر کی ہے اُسکے آگے صلیب
چلے جاؤ اور تم ملاؤ اُنھین
نہ چھوڑو بتا مین چکا اب تمھین
ہوئے شادمان سردار نامور
اسد پور جابرؓ جو تھے خوش سیر
کہا اُنسے اِسکے محافظ ہو تم
خبردار دیکھو نہ ہو جائے گم
اگر اسنے سچ سچ ہے مجھسے کہا
اور اس دشمن حق کو مین نے لیا
تو چھوڑو اسے یہ ہی اقرار ہے
وگرنہ کرو قتل مکار ہے
تو وہ پور جابرؓ اسد شیر نر
نگہبان رہے وہ وہین اُس خصم کے
وہان سے سپہدار نصرت نشان
سنبھالے وہی نیزۂ جانستان
اکیلے ہی اس سمت کو چل دیے
کیے اسپ کو تیز تر برق سے
ذرا سا ہو غور کی ہے یہ جب
کہ ہے اس شجاعت کی کچھ انتہا
یہان تھے کہ اکدم مین چمکے وہان
پکارے کہ ہان ہان چلے تم کہان
مین ہیک اجل ہون تمھارے لیے
بچوگے نہ زندہ مری تیغ سے
وہ آواز ہربیس نے جو سنی
یہ سمجھا کہ یہ اک عرب ہے کوئی
ہوئی اُسکو جرأت اسے ماریے
تو ٹھہرا اور ہمرہ جو بطریق تھے
کہ تھے سب مسلح اور آہن بدن
گئے سبکے سب ٹھہر وہ کینہ فن
کہ سردار نے اُن پہ حملہ کیا
اور اُسوقت للکار کر یہ کہا
یہ تم جانتے تھے کہ بچ جاؤنگے
مسلمان ہمکو نہ اب پائینگے
یہ سمجھے تھے سامان ہمارا ہے یہ
بتاؤ مجھے اب کہ کسکا ہے یہ
کہ ہو بچا دیا ہمکو خالق نے یان
جو ناصر ہمارا ہے اور مہربان
نہ چھوڑینگے جانین تمھاری ہم اب
پلاؤنگے زہر آب تیغ عرب
مین فوج خدا کا سپہدار ہون
دلیران عالم کا سالار ہون
مین وہ شہسوار جہانگیر ہون
کہ تنہا ہی تم سب کو کشتہ کرون
نہ چھوڑونگا زنہار اب مین تمھین
ملاتا ہون دیکھو یہین خاک مین
مین ہون نامور شہسوار شدید
مجھے کہتے ہین خالدؓ ابن ولید
ہین کہسار لرزان مرے نام سے
دلاور ہین ترسان مرے نام سے
بلا ہے مرا نیزۂ جان ستان
چرائے ہے ڈر سے شکم آسمان
جنی جان ہو یا کہ انسان ہو
مقابل مرے ہو تو بیجان ہو
یہ کہکر گرائے وہین دو سوار
لیا اُنکے سینون سے نیزے کو پار

متوجہ ہونا سرداران روبہ شعار اور خود ہربیس کا بقتال سپہ سالار باوجود کثرت نہ مغلوب ہونا سپہ سالار کا اور کارزار سردار با ہربیس لعین پہونچنا حضرت عبدالرحمنؓ وغیرہ کا اعانت سردار کو اور قتل ہونا ہربیس کا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
سنا جب یہ ہربیس گمراہ نے
تو سنبھلا وہین اسپ کے زین پر
جو بطریق تھے اُنسے للکار کر
کہا تب یہ سختی ہوئی ہے ونہی
کہ جسنے زمین لوٹ دی شام کی
یہ تدمر کا حاکم ہے آرکہ کا بھی
ہے سردار حوران و بصرہ کا بھی
جتا دین پہ یہ مظفر ہوا
دمشقی دیار اسنے سب لیلیا
نہ چھوڑو نہ چھوڑو نہ چھوڑو اسے
بنے جسطرح مارہی لوٹ لے
اگر اسکو مارا تو وہ ہی وقت ا
وہی ملک و دولت وہی اقتدا
تمھین ہوگا ملجا ملینگے سب بلاد
تمھارے ہوئے قتل جو نامراد
عوض انکے خونون کا لیلوگے تم
خبردار اب یہ نہ ہوجائے گم
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان
جو تنہا تھے سردار نصرت نشان
کہ وان اہل ایمان تھے جو پائے جنگ
وہ سمجھے کہ ہے تم مین یارائے جنگ
نہ چھوڑین اسے اب یہین مار لین
جہان مین ہو یہ فخر حاصل ہمین

جو بطریق تھے ان مین بس منچلے | سمجھتے تھے خود کو دلاور بڑے
یہ تنہا وہ بطریق سب بس تھے | پے قتل اُنپر یکایک جھکے
تو وہ بادشاہ دلیران مین | تڑپ کر جو آئے بروے زمین
چمکتی تھی تلوار جون صاعقہ | زمین پر گرا جو کوئی منھ چڑھا
تو یاد آگیا خواب اُن کو وہی | کہا خالدؓ ادیکھ اُس خواب کی
خطا تجسے اس جنگ مین یہ ہوئی | کہ ہے فوج دین پر امارت تری
اور اعدا سے ان غازیونکو لڑائے | یہ کب تیرا منصب ہے تنہا یون آئے
لکھا ہے کہ ارباب علم سیر | یہ کہتے ہین وہ سیف حق نامور
لڑے ہر جگہ ہو کے سینہ سپر | کہ ہونین شہادت سے یان بہرہ ور
کلامی یہ حکمت تھی اسمین عیان | سپہدار تھے سیف رب جہان
لگے لڑنے اُنسے یمین و یسار | کہ حیران و ششدر تھے وہ نابکار
کیا پشت سے وار تلوار کا | کہ خود سپہدار پر یون پڑا
سپہدار اُسوقت حیران ہوے | کہ گر مارتا ہون پلٹ کر اُسے
اور اسکی بھی تھی فکر جانے نہ پائے | اور اب ضرب بھی یہ لگانے نہ پائے
باواز اسد ایک کہا | کہ خائف ہون رُک جائین یہ یکجا
ڈراتے تھے اعدا کو ہیبت سے | وہ یہ جان لیتے یہ غالب ہوے
کہ ناگاہ غل شور تکبیر کا | سپہدار نے اور اُنھون نے سُنا
سنی پھر سپہدار نے یہ ندا | نہین کوئی معبود حق کے سوا
نہ بیدل ہو آئی یہ عون خدا | مین ہون عبد رحمٰن صدیقؓ زا
سپہدار پر کون حملہ کرے | انھین اپنی جانون کے لالے پڑے
انھین دیکھتے ہی وہ مردک لعین | پھر آتا کہ اب بھاگ جاؤن کہین
لگائی کہ ہر بیس مردہ گرا | زمین و زمان نے کہا مرحبا
نہ چھوڑا کہ جس جس کے مارا انھین | نہ تھا دم بھی لینے کا یارا انھین
گرے تشنہ لب سرد پانی پہ یون | بہی اُنکی تلوار سے جوے خون
ہوے شاد سردار خالدؓ ولید | لگے کہنے تم اے ضرارؓ سعید
ہو تم کامیاب و مبارک لقا | تمھارا معاون ہے رب العلے
تمھین یہ خبر میری کیسے ہوئی | کہ لیکر انھین آئے تم اے جری
گرفتار پھر ہمنے اُن کو کیا | اور انکا جو کچھ مال و اسباب تھا
کہ تاراج مین تم تو مشغول ہو | تمھارا جو سردار ہے جنگجو

یہ سنتے ہی اُنپر بڑھے ایکبار | ہوے گرد اُنکے وہ سب نابکار
پہاڑ اور وہ راستا سنگلاخ | وہ اشجار گنجان نہ تھی جا فراخ
میان سے لیا تیغ کو کھینچ کر | پیادہ لڑے اور ادھر اُدھر
امام سیر واقدی نے کہا | پیادہ ہوے جبکہ سیف خدا
یہ تعبیر ہے ہان یہ تعبیر ہے | کہ آیا یکایک تو یان تیز تر
ترے تابع حکم ہین مومنان | یہ منصب ہے تیرا ہو زیر نشان
ہوا بس شہادت کا اُنکو یقین | کہا خیر پائی مراد اب ہمین
لڑے کافرون سے ہین تیس جا | اور اُنکا شہادت ہی تھا مدعا
و لیکن نہ پوری ہوئی آرزو | رہی اُنکے دل مین یہی آرزو
بھلا تیغ انسان مین یہ ہے مجال | کہ کاٹے وہ تیغ خداے جلال
بڑھا آپ ہر بیس کھا پیچ و تاب | کہا تم ہو نامرد خانہ خراب
کہ کاٹا اُسے اور عمامہ کو بھی | وہ اس ضرب مین ہاتھ سے چھٹ گئی
ادھر سے یہ آئینگے مجھپر ابھی | کہ کیسے تلے ہین یہ کافر شقی
تو پلٹے نظر تھی یمین و یسار | ہوے دو بدو اُس سے تب ایکبار
اور اُنکی یہ عادت تھی جب جنگ مین | کوئی صدمہ سخت ہوتا اُنھین
بڑھے سوے ہر بیس تا مارین انھین | پھپھولے جو دل مین ہین پھوڑین انھین
کیا رومیون سے ہوا شور جب | تو حیران و ششدر ہوے سب کے سب
محمد ہین اُسکے رسول امین | سنو بو سلیمان اے مرد دین
اور آتے ہی یہ لوگ اک بارگی | گرے اُن پر اُنکو پڑی جان کی
امیر دلاور نے اُنکی طرف | نہ دیکھا کہ غصہ سے تھا منھ پہ کف
یہ کب جانے دیتے تھے وہ نامور | جھپٹ کر وہی تیغ خارا گذر
جو ہمراہ تھے عبد رحمان کے | وہ للکار کر اُنکے اوپر جھکے
انھین مین ضرار دلاور بھی تھے | پے قتل اعدا وہ یون پل پڑے
اُتارا انھین گھاٹ تلوار کے | ملایا انھین خاک مین مار کے
ہوے رستگار اور فیروزمند | تمھارا ہے بے شبہہ رتبہ بلند
کہا عبد رحمٰن صدیقؓ سے | مین حیران ہون یہ بتاؤ مجھے
کہا ہم تھے اعدا سے مصروف جنگ | اور اُنپر ہوے جبکہ تم چیرہ دھنگ
اُسے جمع کرنے لگے مومنان | کہ ہاتف نے دی یہ ندا ناگہان
گھرا ہے وہ کفار کے درمیان | معاون ہو اب اُسکے جاؤ دوان

یہ آواز جسوقت مین نے سنی
تو بس جستجو آپ کی مین نے کی

لگا ڈھونڈھنے آپ کو جا بجا
کہ اک شخص قیدی نے مجھسے کہا

گئے ہین تمھارے سپہدار وان
وہ دیکھو سوے کوہ جاؤ دوان

تعاقب مین ہہ بس کے ہین گئے
بتایا ہی مین نے ہی انکو اُسے

تو فورًا روانہ ہوے ہم ادھر
یہ سنکر لگے کہنے وہ نامور

مجھے اُسنے بتلاکے اُنکا پتا
تمھین پھر مدد کو روانہ کیا

وہ ہی مستحق رعایت ضرور
یہ کہکر وہ پلٹے بسور و سرور

اور ان مومنون کا یہ تھا حال وان
تھے ہجر سپہدار سے نیم جان

بحجز انکو دیکھا جو آتے ہوئے
بجا ہوگئے ہوش ہر ایک کے

گئے دوڑ کر انکو لینے تمام
خوشی سے وہ کرتے تھے انکو سلام

جواب انکو دیتے تھے وہ باصفا
اور انکا ادا کرتے تھے شکریہ

کہ تمنے یہ کین محنتین یون لڑے
جزا اسکی اللہ تم سب کو دے

اور انکا جو قیدی وہ بطریق تھا
بنرمی و رافت یہ اُس سے کہا

کہا تونے جو کچھ وہ سچ سچ کہا
دیا انکو پھر تونے میرا پتا

تری خیر خواہی ہی ہمکو ضرور
مناسب ہی مومن ہوا ہی ذی شعور

تو رہ اہل ایمان سے ہوکر یہان
ملے باغ فردوس تجھکو وہان

کہا دین اپنا نہ بدلون کبھی
مجھے چھوڑ دو چاہتا ہون یہی

رہا اسکو سردار نے کردیا
وہ گھوڑے پہ بیٹھا روانہ ہوا

ملاحظہ فرمانا سپہ سالار کا غنائم کو اور طلب فرمانا دختر قیصر کو بحضور خود اور دیدینا یونس راہبر کو آنا بمقام مرج صفر لشکر قیصر کا بطلب دختر قیصر مع پادری اور ہدیۂ دیدینا سردار کا دختر مذکور کو بحوالہ پادری اور قائل ہونا قیصر کا جوادی و علو ہمتی سپہ سالار اسلام سے اور رونق بخش ہونا سپہدار عالی ہمم کا لشکر مین بمقام دمشق

یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
سپہدار نے بادل شادمان

دیا حکم یون اہل اسلام کو
کہ لاؤ جو کچھ مال و اسباب ہو

ہوا جمع انکے جو وہ روبرو
بکثرت اُسے دیکھکر نیک خو

لگے کرنے شکر خداے جہان
کہ تو ہی کریم اور بڑا مہربان

پھر اسطرح یونس سے کہنے لگے
کہا کیا تری زن نے بتلا مجھے

کیا اُسنے وہ ماجرا سب بیان
تو غمگین ہوے سرور کامران

گذارش یہ رافع عمیرؓ نے کی
کہ قیصر کی بیٹی پکڑ مین نے لی

اور اُسکی عوض مین نے دی اسکو وہ
کہا ہی کہان وہ یہان لاؤ تو

اسی دم لے آیا وہی راہب
جمال اُسکا سردار نے دیکھکر

کیا منھ کو پھیر اس سے اور یون کہا
کہ تو پاک ہی اے توانا خدا

جسے جس طرح چاہے پیدا کرے
کہ قادر بھی ہی اور مختار ہی

کہا اس سے کہ مدعاے دلی
اگر چاہے تو لیلے اسکو ابھی

کہا سرور اہان مین لونگا اسے
ولیکن ہی اتنا تردد مجھے

کہ قیصر ضرور اسکا ہو خواستگار
عوض دے تمھین مال و زر بیشمار

وگرنہ لڑے خوب لیکر سپاہ
کہ ہی صاحب ملک و اقبال و جاہ

کہا فکر ہی یہ تجھے کس لیے
لے اُسکے عوض مین اسے شوق سے

جو اسکی نہ ہرقل کرے التجا
یہ تیری ہی اس سے مزے تو اُڑا

اور اسکے لیے ہو وہ خواہان اگر
کریم اپنا ہی داور دادگر

تو اب تو نہ چھوڑ اسکو قبضہ مین لے
تجھے اور بھی اس سے بہتر دے دے

تو یونس اسے لے کے شادان ہوا
دل و جان سے انکا ثناخوان ہوا

اُسیوقت پھر اُسنے یون عرض کی کہ یہ ملک ہی سخت اور راہ بھی
ہی دشوار اور تنگ اور سنگلاخ نہ ہی یہ فراجا نہ میدان فراخ
مناسب ہی یہانسے بعجلت چلو صبا واجنبہ اپنی قیصر کو ہو
اور آئیوین لشکر ہمین دم کے کہا اپنا خالق مددگار ہی
کسی سے بھی ڈرتا نہین وہ ذرا جو بندہ خدا کا خدا سے ڈرا
غرض مال واسباب لیکر تمام چلے وانسے اور تھے سبھی شادکام
روایت یہ روح دلاور نے کی گذرتے تھے شہرون سے ہمپر کوئی
مزاحم ہوا اور نہ ہم سے ملا کہ انکو خطر ہمسے تھا جان کا
یون ہین مع صفرا یہ ہم تیز تر جو پہونچے تو وان ہمکو آیا نظر
ہوا پر بلند اس طرح کا غبار گھٹا جیسے اُٹھے کہین تیرہ تار
اور اُٹھتی ہوئی اُس سوا اور گرد کہ دوش ہوا جس سے تھا گرد برد
نہایت ہوا ناگوار اسمین غرض وہ نظر جبکہ آیا ہمین
گیا دوڑ اک شخص سردار پاس کہا اُنسے ای سرور حق شناس
وہ دیکھو ہوا پر غبار بلند یہ اُڑتی ہوئی گرد ای ارجمند
کہا کون لائیگا اسکی خبر یہ سنتے ہی وہ صعصعہ نامور
لگے کہنے مین اور وہین اسپ سے اُتر کر پیادہ روانہ ہوے
وہ مضبوط تھے دوڑ مین اسقدر کہ پاتا نہ تھا اسپ بھی تیز تر
گئے دوڑ اور دیکھکر پاس سے پلٹ آئے آواز سے کہتے تھے
کہ یا سیدا ہین بکثرت صلیب اور اُنکے ہین ہمرہ بہت بدنصیب
سوا آنکھ کے کچھ بھی دکھتا نہین سراپا ہین آہن بدن یہ لعین
تو یونس کو سردار نے کر طلب کہا جا تو اس فوج مین جلد اب
ارادہ ہی کیا اُنسے دریافت کر کہا اُسنے جاتا ہون ای نامور
گیا اور آیا پلٹ عرض کی کہ مین آپ سے ای امیر جری
نہ کہتا تھا دختر کو اپنی ضرور وہ مانگیگا اسمین نہوگا قصور
قریب دمشق آپ پہونچینگے جب ضرور آپ سے جاملینگے تب
کہ دو شاہزادی کو ہدیہ ہمین جو بیچو تو قیمت مین ہم مال دین
یہی گفتگو اُنسے یونس سے تھی کہ پہونچا وہین پیر اک پادری
بدن پر لباس اُسکے بالون کا تھا اور آتے ہی اسطرح کہنے لگا
کہ مین قیصر روم کا ہون سفیر بتاؤ کہان ہی تمہارا امیر
یہ سنکر اُسے غازی نیک خو لے آئے سپہدار کے روبرو
کہا یہ ہین سردار والا حشم جو کہتا ہو کہ اُنسے بے بیش و کم
کہا اُسنے قیصر نے ہی یہ کہا سنا مین نے سب تمنے جو کچھ کیا
جو بطریق تھے میرے کشتہ کیے کیا قتل داماد کو بھی مرے
کیا قید بھی تمنے عورات کو یہ ہی ظلم اچھا نہین ظلم تو
خدا نے مظفر جو تمکو کیا یہی شکر یہ کیا ہی اس فتح کا
مناسب ہی چھوڑو یہ جور و ستم وگرنہ ہو یہ جاہ و اقبال کم
کہ ظالم نہ ہووے کبھی کامیاب اسے جانتے ہین سبھی شیخ و شاب
نہین باز پرس اُسکی تمسے ذرا کیا در گذر جو ہوا سو ہوا
مگر میری دختر کو تم بھیجدو زر و مال جو چاہو وہ مجھسے لو
وگرنہ مجھے دیدو ہدیہ کے طور کہ تم اہل بخشش ہو ہی جائے غور
تمھین تو یہ کہتے ہو جود و کرم ہی حصہ ہمارا ہین جو آدہم
کرو رحم مجھپر کہ رب جہان ہوا اس سے بھی تمپر سوا مہربان
نہین رحم ہوتا ہی اس شخص پر نہو رحم کا جسکے دل مین اثر
یہ خواہش جو منظور میری کرو عجب کیا تمہارے مرے صلح ہو
یہ سنکر سپہدار کہنے لگے کہ جا کہدے تو اسطرح شاہ سے
کہ سردار خالدؓ نے ہی یہ کہا کہ مجھکو قسم ہی بذات خدا
نہ پلٹونگا جبتک نہ لیلونگا مین تری تختگہ اور خزانے جو ہین
مجھے یہ یقین اپنے ہی علم سے کہ یہ ملک ہو اہل دین کے لیے
کہا یہ جو تونے جو تمنے کیا نہین باز پرس اسکی تمسے ذرا
سبب اسکا یہ ہی کہ تم لوگ اب ہوے ہمسے مغلوب لڑ لڑکے سب
گرفتار دختر جو شہ کی ہوئی خوشی سے وہ تحفہ مین لے اُسکو دی
جو پہونچا وہ لیکر اُسے نزد شاہ تو اُسنے ملوک و سران سپاہ
مخاطب کیے اور اُنسے کہا کہ تم اب بھی سمجھو کہ یہ کیا ہوا
سنو اب یہ وہ پیش آیا تمھین کہ تھا مین نے جس سے ڈرایا تمھین
اگر تمنے مانا نہ میرا کہا مرے قتل کا ہی ارادہ کیا
یہ سمجھو نہین کچھ ہوا ہی ابھی کہ ہونا ہی اسکے سوا اور بھی
اور اسمین ہوا چار تم سب کے سبب کہ قسمت تقدیر یہ ہی یون ہی اب
یہ سنکر وہ رونے لگے زار زار کہ ہم ہوگئے آہ یون بے وقار

سپہدار وانسے روانہ ہوئے
جو پہونچے قریب اپنی اُس فوج کے

کہ تھا جسکا مخیم دمشقی دیار
تو خوش ہوکے وہ غازی خوش شعار

بڑھے فوج سے انکو لینے تمام
خوشی سے لگا ہونے باہم سلام

مبارک سلامت کا اک شور تھا
زبانون پہ تھا مرحبا مرحبا

وہ اُن سب کو تھے گونہ گونہ خیال
کہ دیکھیں سپہدار کا کیا ہو حال

جناب امین سے سپہدار دین
ملے اور ہوئے شاد حضرت امین

سنایا اُنھین حال دست نبرد
تھے حیرت میں سن سنکے وہ نامورد

وہین مالک اشتر دلیر عرب
مجاہد عمر و بن معدی کرب

ملے آکر اُنسے مع ہمرہان
سپہدار اُنسے ہوئے شادمان

تقسیم غنائم مرج دیباج اور دینا سپہ سالار کا یونس کو مال و متاع از حصہ خود بنا بر خرید کنیزک و کیفیت انجام کار یونس اور تحریر و ترسیل عریضہ فتح بحضور خلیفہ برحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بوجہ عدم اطلاع از وفات حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ اور پہونچنا عریضہ کا بحضور فاروق اعظم رضی اللہ

لکھا ہی جو سردار نصرت لوا
ہوئے اپنے خیمے میں رونق فزا

منگا یا غنیمت کا مال و منال
لیا خمس اسمین سے اول نکال

جو باقی رہا بانٹ سب کو دیا
جو اسمین سے خود انکو حصہ ملا

اسی میں سے یونس کو حصہ دیا
کہا اُس سے ای راہبر باوفا

تو اس مال سے اپنا کرلے نکاح
کہ لے لے کنیزک کہ ہووے فلاح

یہ ہیں روم کی لڑکیاں فوج میں
ذرا دیکھ بھر چل کے اب تو انھین

جو مد نظر ہو اُسے مول لے
کہ ہو اس سے آرام و راحت تجھے

کہا اُسنے کہا کر خدا کی قسم
کرونگا نہ عورت میں ای خوش شیم

تمنا یہی ہی کہ رب برین
مجھے دیوے فردوس میں حور عین

روایت ہی رافع عمیرہ سے یون
کہ یونس تھے موجود غازی قشون

رہے ہر جگہ متعہد جہاد
کہ پاؤن کسی طرح قلبی مراد

ہوئے جنگ یرموک میں وہ شہید
ملی دولت قرب رب مجید

لگا نیزہ سینے پر اسطرح سے
کہ بیجان ہوکر وہین گر پڑے

کرے اُنپہ اللہ رحمت مدام
سدا قرب حق میں رہین شادکام

شہادت سے اُنکی ہوئے ہم حزین
دعا سب نے مانگی کہ رب برین

عنایت سے مقبول کرلے انھین
عطا کر جو ہین خلد کی نعمتین

مجھے خواب میں پھر وہ آئے نظر
کہ پہنے ہین رخشندہ لعل و گہر

اور ایسا چمکتا ہی انکا لباس
کہ دنیا میں کیجے نہ ویسا قیاس

طلائی دو نعلین پاؤنمین تھین
کہ دیکھے قمر بھی تو ہو شرمگین

اور اک باغ سرسبز میں پھرتے تھے
کہا کیا ہوا یہ بتاؤ مجھے

کہا مجھپہ خالق نے کی یہ عطا
کہ اُس زن کے بدلہ میں ای خوش لقا

وہ ہفتاد حورین ہین مجکو ملین
کہ ہین ماہ و خور سے بھی بہتر کہین

جو دنیا میں ہو جلوہ گر ایک بھی
خجل روشنی ہو مہ و مہر کی

خدا وند دے تمکو اچھی جزا
کہ یہ سب تمھاری بدولت ملا

کہا مین نے سردار سے پھر یہ خواب
کہ یونس تو ایسا ہوا کامیاب

کہا ہی قسم مجکو اللہ کی
شہادت کی دولت یہ اُسکو ملی

زہے بخت اُسکے جسے یہ ملے
کہ اللہ خوشنود اُس سے رہے

ہی کیا چیز حور اور باغ جنان
کہ ملتا ہی دیدار رب جہان

عریضہ سپہ سالار بحضور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بوجہ عدم اطلاع از وفات حضرت خلیفہ اور پہونچنا اسکا بحضور خلیفہ ثانی

کہا واقدی رحمۃ اللہ نے یون   کہ حضرت سپہدار غازی فشون
نہ یہ جانتے تھے کہ عالیجناب   ابو بکر صدیقؓ والا خطاب
ہوئے رونق افزائے دار البقا   جناب عمرؓ اب ہین فرمانروا
یہ چاہا کہ انکو عریضہ لکھون   غنائم کا جو خمس ہو بھیجدون
تھی حضرت امین کو یہ ساری خبر   ولیکن نہ سردار کو دی خبر
منگا کر اُنھون نے دوات و قلم   خوشی سے کیا یون عریضہ رقم

نامہ

بنام خداوند دانائے راز   خداوند کو ہین سب بندہ نواز
خداوند بخشندۂ تاج و تخت   خداوند سپہدار [illegible] رزم و بخت
سوئے عبد اللہؓ وزیر نبیؐ   سپہدار سر خفی و جلی
ہے خالدؓ جو فرمانروا شام پر   یہ اُسکا ہے نامہ مبارک اثر
مین اے نائب سرور مرسلان   اداکرتا ہون حمد رب جہان
اور اسکے نبیؐ پر درود و سلام   باخلاص مین بھیجتا ہون مدام
یہ ہے عرض اے سرور نامور   کہ مین لیکے یہ فوج نصرت اثر
دمشق آیا اور اپنا خیمہ کیا   نہ محفوظ گر عدو سے رہا
معاون ہمارا ہوا کردگار   ہوئے دشمن دین ذلیل اور خوار
مین تھا خیمہ زن مشرقی باب پر   کیا فتح مین نے بہ تیغ و تبر
وہ جابیہ پر جو تھے بو عبیدؓ   نصارا نے اُنسے کیا مکر و کید
جو دیکھا کہ اسلام کی فتح ہی   اُسی شب نکلکر گئے [illegible]
ملے اُنسے اور لی اُنھون نے امان   اُسی دست وہ آئے باہر یہان
وہ مانع ہوئے قید اور قتل سے   کہ انکو نہ مارو ہین ذمی مرے
ہین اور وہ کلیسا مریم کے پاس   ملے مین نے دیکھا کہ وہ حق شناس
ہین قسیس و رہبان کو آگے لیے   جو لکھی تھی تحریر اُنکے لیے
وہ ہمرہ لیے ہین نہین کچھ بھی غم   کہ یہ کر دیا ہی اُنھون نے رقم
جو داماد قیصر تھا توما بنام   سوا اُسکے ہر جنس بھی زشت کام
بت مال لیکر گئے شہر سے   گوارا نہ ہرگز ہوا یہ مجھے
تعاقب کیا لیلیا اُنسے مال   کہ خوشدل ہوے مین خوشخصال
کیا قتل دونون لعینون کو بھی   مگر مین نے پھر [illegible] شادلی
اور اُنکو سوئے شہر روانہ کیا   کہ لے مین نے یہ تجھکو ہدیہ دیا
صحیح اور سالم یہان آیا پھر   اور اب حکم والا کا ہون منتظر
کہ طاعت مین حاضر ہوئین صبح و شام   ہمارا ارشاد ہو وہ کرون والسلام
لگی مہر اور بند جب ہو چکا   دیا عبد اللہؓ کو یہ کہا
کہ لیجا اور ہو سوئے طیبہ روان   روانہ ہوئے ہوکے وہ شادمان
پہونچکر یہ دیکھا کہ حضرت عمرؓ   ہین تخت خلافت پہ باکر و فر
با آداب جاکر حضور جناب   کیا پیش وہ نامۂ پر صواب
نگہ آپ کی جو ہین اُس پر پڑی   تعجب کیا یہ کہا ہین ابھی
نہین مومنون نے سنی یہ خبر   کہ صدیق اکبرؓ شہ دادگر
ہوئے ملک عقبیٰ مین رونق فزا   اور اُنکی جگہ مین خلیفہ ہوا
یہ کی عرض یا امیر المومنین   خبر اسکی لشکر مین ابتک نہین
لکھا مین نے خط بو عبیدہؓ کے نام   لکھا ہے اور اُسمین یہ لکھا تمام
اور انکو سپہدار مین کرچکا   ولیکن مین اتنا نہین جانتا
کہ یہ انکو منظور ہے یا نہین   یہ کہکر ہوئے چپ وہ سلطان دین
یہ لکھتے ہین یان راویان سیر   پڑھا آپ ہی پھر اُسے سر بسر

وفات فرمانا حضرت خلیفہ اول برگزیدۂ خداوند لم یزل کا اور جانشین ہونا اورنگ

خلافت پر حضرت عدالت پناہ شاہنشاہ گردون بارگاہ عمرؓ خطاب کا اور کیفیت

عدالت و زہد فاروقی

امام سیر واقدی نے کہا
گئے قرب مین اپنے اللہ کے
کہ چھوٹا بڑا کوئی بچھڑا نہین
کلامی لکھے وصف صدیقؓ کیا
محب اور محبوب پروردگار
وہ چلتے تھے گو سطح خاک پر
جو وہ چاہتے تھے سو اللہ بھی
خدا و نبی سے ملے شادمان
ترقی ہوئی دین کو دمبدم
سبھی کذب اور کفر جاتا رہا
ہوئے مجری اُنکے جاہ و حشم
جو بڑھے تھے اُنکو تعظیم سے
یتیمون پہ کرتے تھے جود و کرم
اور اجرائے حکم خداوند مین
کہ سرکش تھے اُنسے ہراسان تمام
نمک سے وہ کھاتے تھے نان جو
نگہبانی اہل عالم کرون
ور اس سلطنت مین یا خدمت کرون
وہ نعمت ہو حاصل جو ہو لازوال
یہ فرمائی ہین حضرت عائشہؓ
قدم بر قدم ہی ہمیشہ رہے
نمک ان جو خشک خرمون کو بھی
کہ کھانا نمک سے یہ نان جو بین
اور آرام جسم اسمین اصلا نہین
جو کچھ حکم دیتے تھے ہوتا وہی

ثقہ راویون نے ہے ایسا کہا
تو فاروقؓ اعظم خلیفہ ہوئے
ہوئے دل سے منقاد سب مومنین
کہ مداح اُنکا ہے رب العلے
جناب نبی کے بھی ہین یار غار
مگر تھے قدم اُنکے افلاک پر
وہی چاہتا اور رضا تھی وہی
سلام خدا اُنپہ ہو جاودان
ہوئے چرخ سا اُنکے سارے علم
کہ جاری ہوا حکم حق جابجا
رکھا فتح نے سر کو زیر قدم
معظم سمجھتے تھے خوش رکھتے تھے
جو ہوتا کسی پر کہین کچھ ستم
ملامت کی پروا نہ تھی کچھ انہین
سلاطین عالم تھے لرزان تمام
کبھی یون کہ ہوتا نمک بھی نہین
اور اللہ سے اپنے غافل نہ ہون
کہ دونون جہان مین امارت کرون
رضامند ہو مجھسے رب جلال
کہ مجھکو قسم ہے بذات خدا
شب و روز بس فکر عقبے مین تھے
جو کھاتے تھے اس سے یہ حالت ہوئی
سوا اسکے جو کا ہی رہتا کہین
اور ایسی ہی گہری ٹھکانا نہین
جہان سے وہ کرتے طلب نو جگہ

جو دنیا سے حضرت خلافت مآب
تھے باون برس کے وہ قدسی نفس
جو ہے مسجد خاص حضرت نبیؐ
خدا جانے جو وصف صدیقؓ مین
علو ہمتی اور جود و کرم
سدا شوق مولا مین تھے نیم جان
نہ بھایا جو حجرہ خدا و نبیؐ
ہوا دور دورہ جو فاروقؓ کا
ہوئے دین باطل ذلیل اور خوار
گیا کفر کا لوٹ سارا طبق
کہا آکے لبیک اقبال نے
جو تو عمر تھے اُنپہ تھے مہربان
تو ظالم سے لیتے تھے بدلہ وہین
باین حشمت و سطوت و اقتدار
پیادہ مدینے مین تھے گھومتے
کہ خواہش نہو مجکو آرام کی
مرے جسم مین جب تلک جان ہو
نہ دنیا کے آرام کا اعتبار
اور اس باسے بانی عالم نے بھی
خلافت سے فائز ہوئے جب عمرؓ
دیا چھوڑ کھانا بھی جو کہ روغن ور
کہ باقی رہا پوست اور استخوان
ہو بہتر او آسان اُس آگ سے
ہے بس سخت و دشوار اُسکا عذاب
تو آتے تھے لشکر پیاپے وہین

ابو بکر صدیقؓ والا جناب
ہوئی اُنکی بیعت کی سبکو ہوس
اُسی مین وہ بیعت مکمل ہوئی
جنہین بغض ہے اُنسے زندیق ہین
ہمیشہ رہے اُنکے زیر قدم
فدا اُنپہ ہوتے تھے قدوسیان
تو اس شوق مین آپ نے جان دی
تو اسلام کا اور غلبہ ہوا
عجب ہو ہوئے اور بھی کامگار
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق
کہا آکر تو افسر و اجلال نے
کرم اُنپہ کرتے جو تھے ناتوان
کہ مظلوم رہتا نہ ہرگز حزین
باین فر و اقبال و جاہ و وقار
لیے دُرہ اور گدڑی پہنے ہوئے
گرسنہ رہون ہون غافل کبھی
نہ شاکی کوئی بھی مسلمان ہو
نہ ہے اسکی تکلیف کو کچھ قرار
نہ فرض اُنسے چھوٹا نہ سنت کوئی
تو اُن اپنے دو یارون کی راہ پر
تھے یاد الٰہی مین ہر وقت چور
کبھی لکھی جو لیتے یہ کرتے بیان
جو داخل ہو اسمین نہ ہرگز مرے
جہان جیب پینے کو جلے آب
اُٹھا ہر کسا جیسے آئے کہین

تھے لشکر پہ لشکر نشان پر نشان — کہ دریا پہ ہو جیسے دریا روان
یہان دیکھو فوجون کے تھے دل پہ دل — کیا سارے عالم مین اپنا عمل
لیے چھین یکسر قلاع و بلاد — کیے شہر آباد پائی مراد
وہ ہر وقت دینی حمایت مین تھے — خدا و نبی کی اطاعت مین تھے
شب و روز خائف تھے اللہ سے — امان نار دوزخ سے تھے چاہتے
ہے انکا عدو بس خدا کا عدو — تفو اُسپہ ہان ہان تفو ہے تفو

تھی مشرق سے تا غرب انکی سپاہ — تصدق نشانون پہ اقبال و جاہ
نئی فتح ہر دن انھین ہوتی تھی — لرزتے تھے شاہان عالم سبھی
نہ تھی آرزو انکو اسکے سوا — کہ بس بول بالا ہو اسلام کا
ہوئے اُنسے راضی خدا و نبی — ہوئین خوبیان ختم اُن پر سبھی
جو منکر ہے انکا لعین ہے وہی — خفا اُس سے زہرہؓ ہین ناخوش علیؓ

اطلاع ہونا قیصر کو خلافت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اور وصیت کرنا اہل روم کو اور بیان کرنا اوصاف حضرت خلیفہ کا اور بنا بر قتل حضرت خلیفہ بھیجنا طلیقہ کو مدینہ منورہ مین

کہا واقدی رحمہ اللہ نے — یہ سنکر شہ روم گمراہ نے
تو سارے ملوک اور جرنل تمام — سبھی قیصری صاحب احتشام
جو منبر کہ اُنکے لیے خاص تھا — تو وہ اُسپہ جا کر کھڑا ہو گیا
کہ بوبکر صدیقؓ عالی تبار — یہان سے گئے سوئے پروردگار
مین اول بھی حال اُنکا سن چکا — ڈرایا ہے اُنسے تمھین بار ہا
کہ ہین گندمی رنگ وہ سرفراز — سیہ چشم ہین اور قامت دراز
کہ وہ شکل مین ہین مشابہ بنوح — خدا نے کیا اُنکو صاحب فتوح
سنبھل جاؤ سمجھو ڈرو اُس سے اب — کہ آجائے تم پر یہ قہر و غضب
شکستہ پڑے ہون یا قوس بھی — ہوان مقتول قسیس اور پادری
یگانہ سے سر بھی ہے بالیقین — ہے رعب ایسا کہ دیکھا نہین
کوئی اُس سے تدبیر ہوتی نہین — یہ لے لیگا بے شبہ روے زمین
یہ عابد بھی ہے اور ہے بت پارسا — یہ ہے دین اسلام کا پادشا
اگر امر معروف اب تم کرو — جو کچھ منع ہے اس سے بچتے رہو
حرام اور سب لغو کو چھوڑ کر — شب و روز قائم رہو فرض پر
جو اسکے مخالف کروگے ذرا — تو آفت مین ہو جاؤگے مبتلا
کہ اُنسے لڑو اور نہ پاؤ ظفر — تمھارا بھی خواہ ہون سر بسر
اور اوہان سب پست ہو جائینگے — دو عالم کی عزت بھی پائینگے

کہ ہوکر خلیفہ جناب عمرؓ — ہے فتح عالم ہین بستہ کمر
کیے جمع گرجاے قستان مین — یہ جا جا خبر یہ سناؤن انھین
پکارا کہ نصرانیو یہ سنو — جو کچھ مین کہون غور اُسپر کرو
اور اُنکی جگہ وہ خلیفہ ہوے — ہے سب حال معلوم جنکا مجھے
سنا تمنے لیکن نہ میرا کلام — سنو اب پڑا ہے تمھین اُنسے کام
جو مین نے کہا تھا ہوا اب وہی — پڑی اب یہ تم پر مصیبت بڑی
خدا کی قسم ہے مرا تخت و تاج — یہ لیلینگے اور لینگے سب سے خراج
کہ ویران ہون یہ تمھارے مکان — نہ تیغ ہون افسر و پہلوان
سنو پھر کہ جب وہ خلیفہ ہوا — دلاور ہے کیسا بڑا منچلا
عجب ہتھکنڈے اُسکے ہین اور رائے — ہے ایسی کہ دشمن پہ آفت ہی لائے
قیامت یہ روم اور فارس پہ ڈھائے — جو ہر باد اسکے مقابل ہو آئے
مخالف جو ہو دین اسلام سے — نہ چھوڑینگے یہ بیتاب اُنکو دے
تم چھوڑ دو اور کرو پیروی — جناب مسیحا کے احکام کی
عجب کیا ظفر پاؤ ہنگام جنگ — مدد آئے غیبی تمھین بیدرنگ
کہ نکلے وہ لشکر ہین جو پائدار — کہ تم مین نہین تاب یہ زینہار
سمجھ لو کہ یہ دین اس قوم کا — بہت جلد عالم پہ چھپ جائیگا
کرینگے یہی لوگ سب نیکیان — جہان کے رہینگے یہی پاسبان

اگرین سارے عالم پہ فرماندہی — ہون مغلوب سب انکے غالب ہی
مناسب ہی تم بھی مسلمان ہو — نہین تو بس اب صلح اُنسے کرو
وہ سب دیکے پے قتل قیصر ہوے — کہ بہتر یہ ہی مار ڈالین اسے
یقینی تمھین آزماتا ہے مین — کہ یہ دین پر اپنے قائم ہی ہین
عرب کا انھین خوف ہی یا نہین — بھلا چھوڑتا ہون مین اپنا یہ دین
اور اُسنے طلب کرکے اک شخص کو — لکھا ہی کہ تم نصر دے ہے تھا و
تجھے اسقدر دونگا مین مال و زر — اگر سوے یثرب ہو تو رہ سپر
کہا اُسنے بہتر ہی جاتا ہون اب — چلا اور پہونچا مدینے مین جب
اُسی وقت حضرت خلافت مآب — مدینے سے تشریف لاسے تھے شتاب
تو انکے جو تھے باغ ان سب کی کی — خبر رکھتے اور دیکھتے آپ ہی
طلیقہ نے دیکھا جو آتا ہوا — شجر پہ چڑھا اور وہین چھپ رہا
اور اک سنگ کو رکھ لیا زیر سر — جو سوے شہنشاہ عادل عمرؓ
ورندہ اک آیا وہین تیز تر — پھر اگرد قربان ہو آپ پر
ندا ہاتف غیب نے دی وہین — کہ تم یا عمرؓ ہو عدالت گزین
یہ سنکر جو بیدار حضرت ہوے — گیا وہ اُتر آیا یہ نخل سے
یہ کہتا تھا اے شاہ عادل عمرؓ — فدا میرے مان باپ ہون آپ پر
یہ کہکر جو کچھ حال تھا کہدیا — کہ آیا تھا مین اس لیے مُنتزا
زہے فضل و انعام رب جہان — کہان سے اُسے کھینچ لایا کہان
کیا واقدی نے ہے ایسا بیان — کہ وہ خط حضور خلافت مکان
کہ مین نے کیا تمکو والے شام — جو لشکر وہان ہین سو وہ بھی تمام
ہوا کیا عجب الله سے — وہ لیکر سوے شام راہی ہوے
کہ مفتوح ہوجاے سب ملک شام

اگرین فرق احکام دینی مین جب — رہے جاہ و اقبال انکا نہ تب
موافق کرو انکو اور دو خراج — کہ رہتا ہے اپنا یہ اورنگ و تاج
تو نرمی سے اسطرح اُسنے کہا — یہ ہرگز مرا عزم قلبی نہ تھا
نہین انکی غیرت مین تو کچھ کمی — حمایت بھی منظور ہی دین کی
یہ قیصر سے سنکر وہ سب چلا — رسے قتل سے اُسکے وہ بچ گیا
طلیقہ تھا نام اسکا اس سے کہا — کہ باور تو کر اسکو اے باوفا
عمرؓ کو جو ہین آمر مومنان — سنے جسطرح کر تو مقتول وان
حوالی طیبہ مین اک باغ تھا — [illegible] رد اسی مین وہ مخفی ہوا
غرہ ہون یتیمون کی رانڈونکی بھی — مراعات انکو جو منظور تھی
بعادت تھے چلے آپ اک باغ کو — کہ دیکھین جو کچھ حالت پیدا ہو
وہین آکے حضرت عمرؓ [illegible] — زمین پر پڑی لیٹے تھے ایسے تھکے
تو اُسوقت اُسنے ارادہ کیا — کہ اُترون بہت خوب موقع ملا
ادب سے سوے پاے اقدس بڑھا — بصد ذوق تلوون کو چاٹا کیا
عدالت کی دولت ملی یہ امان — کہ بیدار ہوے سو کے یون یہان
لرزتا ہوا سامنے آگیا — بتعظیم ہاتھون کو بوسہ دیا
درندے ہوے پاسبان آپکے — ہین قدسی و جن مدح خوان آپکے
ہوئی پھر یہ اُسپر عطاے خدا — کہ بیعت کی اور تابعی ہوگیا
ارادہ تھا کیا اور کیا ہوگیا — وہ شیطان مرد خدا ہوگیا
جو پہونچا اور اُسکو پڑھا آپ نے — یہ حضرت امین کو لکھا آپ نے
رہین اب تمھارے ہی زیر لوا — کہ معزول خالدؓ کو مین کرچکا
روایت یہ راوی صادق نے کی — تمنا یہ حضرت خلیفہؓ کو تھی
کہ علم انصار رہے بہر نام

خواب حضرت عبدرحمن بن عوف اور خلیفہ برحق حضرت عمر رضی الله عنہ کا انتقال وفات حضرت صدیق اکبر رضی الله عنہ جو فتح دمشق پر دلیل تھا اور تعبیر دینا حضرت امیر المومنین و امام المتقین شیر خدا علی مرتضے رضی الله عنہ کا اور آنا عقبہ کا مدینہ المنورہ مین

غرض راویوں نے ہے ایسا کہا
کہ صدیق اکبرؓ شہ اصفیا

ہوئے عازم خلد جس رات کو
گئے قرب مولا میں وہ نیک خو

ہوئے تھے عبد رحمٰن زہری نژاد
بشیر بن فروہ بس صاحب رشاد

اسی شب یہ رویا میں انکو دکھا
کہ شامی دلیران صاحب غزا

میں گرد دمشق اور تکبیر تمام
سنا شور تکبیر بھی لاکلام

ہوئے حملہ آور جو ارباب دین
تو دیوار شہر اک طرف سے وہین

زمین میں دھسی اور ایسی دھسی
نہ باقی رہے اُسکے آثار بھی

سپہدار اسلام گرد شدید
وہی سیف حق خالد ابن ولیدؓ

کیے اپنی شمشیر بران علم
مع غازیان مبارک قدم

ہوئے داخل اُسمیں بزور حسام
مسلمان خوش خوش ہیں ہمرہ تمام

اور اک آگ ہم انکے آگے رواں
مگر اُسپہ پانی پڑا ناگہاں

کہ وہ بجھ گئی اور یہ دیکھکر
جو جاگے کہا خواب وقت سحر

یہ سنکر جناب علی ولیؓ
شہنشاہ دین صہر حضرت نبیؐ

شہ اولیا سرور اتقیا
امام ہدی صاحب لافتے

ہوئے شادمان اور یہ تعبیر دی
ہوا انکو فتح شہر دمشق آج ہی

یہ لکھا ہے فاروق اعظمؓ نے بھی
اسی رات رویا میں دیکھا یہی

جمعہ کو مدینے میں عامر کے پور
پھر آئے وہ عقبہ بہت ذی شعور

صحابی جو تھے شاہ لولاک کے
سپہدار کا نامہ ہمرہ لیے

جو حضرت خلیفہ نے دیکھا انھیں
لگے کہنے یہ تو بتاؤ ہمیں

تمھیں شام چھوڑے ہوئے کتنے روز
کہا میں چلا وانسے جمعہ کے روز

برابر چلا آیا ہوں اور کہیں
ضرورت سوا رہ میں ٹھہرا نہیں

کہا کیا خبر ہے کہا خیر ہے
کہونگا میں سب آگے صدیقؓ کے

کہا وہ گئے سوے دارالبقا
ہوا انکو حاصل وصال خدا

خدا کی قسم ہے وہ عالیمقام
تھے موصوف ہر وصف سے لاکلام

عمرؓ ہے جو اک بندۂ ناتوان
لیا سرپر اب اُسنے بار جہان

عدالت کریگا تو جائیگا پاک
جو چھوڑیگا اُسکو تو ہوگا ہلاک

معلوم ہونا عقبہ کو حال وفات حضرت خلیفہ اول اور پیش کرنا نامہ سپہدار کو بحضور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اور معزولی حضرت سیف اللہ خالدؓ بن ولید و تقرری و ماموری حضرت ابو عبیدہ امین الامت رضی اللہ عنہ بہ سپہ سالاری شام

بیان آپ عقبہؓ نے ہے یوں کیا
کہ یہ سنکے بیتاب میں ہو گیا

بھجر جنابؓ خلافت مکان
ہوئے اشک آنکھوں سے میرے رواں

کہا آؤ نائب مناب نبیؐ
دعا واسطے انکے خالق سے کی

نکالا وہ خط میں نے انکو دیا
پڑھا اُسکا مضمون ظاہر کیا

نماز جمعہ جب ادا کرچکے
تو فوراً وہ بالائے منبر چڑھے

مسلمان گرد انکے بیٹھے تھے سب
سنایا وہ نامہ انھیں پڑھکے تب

خوشی سے کبر ہوئے مومنان
اُتر آئے حضرت خلافت مکان

وہیں بو عبیدہؓ کو نامہ لکھا
کہ اب میں نے سردار تمکو کیا

بتقدیر حق اب مرے حکم سے
امارت سے معزول خالدؓ ہوئے

ہو وہ سب فوج و اسباب جاہ و حشم
کرو اپنے قبضہ میں تم یک قلم

دیا مجھکو اور یوں کہا تم ابھی
پلٹ جاؤ میں نے وہیں راہ لی

جو لشکر میں پہونچا تو خالدؓ نے تھے
عقب میں تھے تو ماہ بہ بیس کے

ابو عبیدہؓ کو میں نے وہ خط
پڑھا اُسکو لیکن پڑھا اس نمط

نہ اُس سے کسی کو ہوئی آگہی
چھپایا بس اپنی امارت کو بھی

پلٹ آئے جب خالدؓ خوش شیم
لیا اور نامہ انھوں نے رقم

کہ اُسمیں تعاقب کا سب ماجرا
اور انکو غنیمت میں جو کچھ ملا

گرفتاری دختر شاہ بھی
پہونچکر انھون نے جو اُن کو دیا
یہ فقرہ بہت ناگوار ہوا
ہوئے داخل بارگاہ وقت کے
جو تھے سرفرازان طیبہ انھین
ہوئے سنکے خوشدل تمام اہل دین
کیا بوعبیدہؓ کو ہین نے امیر
لگا کہنے معزول تم کرتے ہو
یہ بعضون نے بوبکر صدیقؓ سے
اسی تیغ کو کرتے ہو میان مین
خدا اور سب مومنان خدا
خدانے جسے بہر قتل عدو
بہانگیہ سردار جرار ہی
اور اسکے سوا تم قرابت کو بھی
یہ لکھکر جو وہ نوجوان چپ ہوا
چچازاد بھائی کا ہر اسکو پاس
رکھا رات بھر اپنے سینہ لگے
ادا کرکے حمد خدا پھر یہان
کہا ہان سنو مومنان خدا
یہان لگیا ہی اور ہین پاسبان
یقین جانو محبوب تر یہ مجھے
رہو تم نگہبان اس بات کا
اور اس شہر طیبہ کا یہ حال ہی
جو ہان ہوان مین اسکا شہید و شفیع
کہ اک دن کی راہ سے آئین یہان
مین ہیتا ہون جو کچھ غنیمت سے
[illegible] دوان کہ جو دینا
گر [illegible] انکی ہو شاعر [illegible]
جو مسکین [illegible] کرتے ہین [illegible]

جو گذرا تھا لکھا تھا اُسمین سبھی
اور اس خط کو حضرت عمرؓ نے پڑھا
سفید آپ کا رنگ رخ ہوگیا
کیا بوعبیدہؓ کو ہین نے امیر
بلایا کہ آئین یہ نامہ سنین
کیا سب نے شکر خدائے برین
وہ ہین اسکے لائق بحکم قدیر
امارت سے لشکر کے اُس شخص کو
کہا انکو معزول ہی کیجیے
سزاوار ہرگز نہین یہ تمھین
نہ جانینگے ہر گز اسے کچھ بھلا
کیا ہی علم اور وہ ہی سرخرو
امارت کو وہ ہی سزاوار ہی
سمجھتے نہین چاہیے کیا ہی
تو حضرت نے دیکھا اُسے یون کہا
جو یہ گفتگو اسنے کی بے ہراس
یہی مشورہ دل سے کرتے رہے
اور اوصاف سلطان دنیا و دین
کہ یہ بوجھ مین نے اُٹھایا بڑا
اور اللہ کا حکم ہی یہ عیان
کہ ہون عز بیان سب تمھارے لیے
کہ فکر معیشت سے تم ہو رہا
کہ پیدا انھین کوئی کھانے کی شی
ہوا یہ مدینے کا رتبہ رفیع
اور اونٹو نپہ رکھکر انھین لائین یان
امانت سے پہونچے تمھارے لیے
[illegible] مین سب حق منتو [illegible]
[illegible] مین اُسے
نہین کچھ ضعیفون کا انکو خیال

دیا پور فرط عبداللہؓ کو
لکھا تھا کہ اسمت خالدؓ ولید
کہا کیا نہین مومنون نے سنا
کہا ہان نہین فوج مین یہ جنب
وہ آئے تو یہ زیب منبر ہوئے
لگے کہنے پھر یون خلافت پناہ
امارت سے معزول خالدؓ ہوئے
کہ حق نے اُسے سیف ناطق کیا
کہا مین نہ شمشیر حق کو کبھی
ترقی ہوئی اُس سے اسلام کو
کہین تمکو خرد و کلان یون تمام
کرو عزل ایسے نہ سردار کو
خدا نے کیا اُسکے لائق اُسے
چچازاد بھائی تمھارے وہ ہین
کہ کمسن ہی یہ اور جوان خوش شعار
اُتر آئے منبر سے پھر وہ جناب
ادا کر چکے جبکہ صبحی نماز
سلام و صلوۃ اُنپہ پھر عرض کی
دو عالم کا بار امانت ہی یہ
کہ ہر پاسبان سے یہ ہوگا سوال
اسی سے مجھے ہی یہ ہر دم تلاش
شب و روز یاد الٰہی کرو
جناب رسالتؐ سے مین نے سنا
نہ غلہ ہی یان اور نہ دود اور دہی
اور اللہ نے جسے وعدہ کیا
یہ کس طرح دون کام اُس شخص کو
سزاوار ہین اسکے خالدؓ کہان
بجوبی کسی نے اگر منگ کی
[illegible] انکو بھی اور خبر انکی لین

کہ لیجا و حضرت خلیفہ کو دو
بصدیقؓ اکبر امام رشید
کہ صدیقؓ اکبر شہ اصفیا
ہوئے لبکہ غم [illegible] جناب عمرؓ
پڑھا سر بسر خط کو آواز سے
کہ ای مومنو تم ہو اسپر گواہ
تو اک نوجوان قوم مخزون سے
مظفر وہ اعدائے حق پر ہوا
کرون میان مین ہو یہ نا بخردی
نہ اچھا کہے کوئی اس کام کو
کہ کیون تمنے کی میان مین وہ حسام
کیا جسنے پامال کفار کو
دلیران عالم پہ فائق ہے
یہ بیجا نہین جسے کہتا ہون مین
ہوئی بات میری اسے ناگوار
اور اس خط کا لکھا نہ اُسدن جواب
تو پھر آئے منبر پہ وہ سر فراز
دعا کرکے پھر صدیقؓ بھی
شہ انبیا کی خلافت ہی یہ
کہ کسطرح تھا تیرے گلہ کا حال
کہ بہتر تمھاری ہو وجہ معاش
اور آرام سے زندگانی کرو
کہ اس شہر مین جو کہ صحرا بر ہا
مگر یہان نہ سبزہ نہ چیزین وہی
غنیمت تھین وہ نہین بے انتہا
سزاوار اس کام کے جو نہو
کہ یہ انکی بخشش ہی تمپر عیان
[illegible] سے [illegible] انکو بھی
کیا مین نے معزول ہنیک انھین

کیا بو عبیدہؓ کو سالار فوج　　کہ لائق ہین وہ ہوویں سردار فوج
نہ کوئی مجھے اب ملامت کرے　　نہ زنہار کوئی کہے یہ مجھے

کہ معزول اُس شخص کو کر دیا　　جو ہے صف شکن اور بڑا منچلا
اور اعدائے حق پر بہت سخت ہے　　کہ جرأت ہی جرأت وہ اک لخت ہے

اور اُسکو کیا جو کہ ہے نرم خو　　نہین اُسکو پیکار کی آرزو
سو مجھکو توکل ہے اللہ پر　　کہ حامی ہے میرا وہی دادگر

خدا ہی رکھیگا اُسے سرفراز　　کہ وہ اپنے بندون کا ہے کارساز
یہ کہکر اوتر آئے وہ باصفا　　اور اک صاف چبوترا دیکھ لیا

کیا اُسپہ فرمان عالی رقم　　بنام جناب امینؓ الامم

فرمان عالی شان خلیفہ دادگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بنام حضرت ابو عبیدہؓ امین الامت مشعر تقرری امین الامت بسپہ سالاری و معزولی حضرت سیف اللہ امیر خالد رضی اللہ عنہم اور پہونچنا اس فرمان کا لشکر اسلام مین اور حسب الحکم حضرت خلیفہؓ پڑھنا عام کا فرمان کو بمجمع سرداران لشکر اور ہونا بیعت خلافت کا لشکر مین

بنام خداوند دنیا و دین　　ز عبد اللہ عمرؓ امیر مومنین
سوئے بو جراح عامر دلیر　　سپہدار دین بو عبیدہؓ امیر

علیک السلام اے سعید و امین　　مین کرتا ہون حمد خدائے برین
کہ معبود ہے اک وہی لاکلام　　حضور نبی بھیجتا ہون سلام

درود خدا اُنپہ ہو دمبدم　　وہ محبوب حق ہین شفیع الامم
سنو مین نے اب تمکو اے باوفا　　سپہدار و سالار لشکر کیا

نہ اس کام مین کچھ مروت کرو　　نہ ہرگز کسی سے حیا تمکو ہو
کہ حق بات سے آپ رب العلا　　کبھی شرم کرتا نہین ہے ذرا

ڈرو اُس خدا سے کہ باقی ہے جو　　اور اُسکے سوا جو ہے فانی ہے وہ
کرم اُسکا تمپر ہے بس ہر زمان　　کہان یہ زبان ہو کرون مین بیان

ضلالات کی ظلمت ہوئی تمسے دور　　ملا نور ایمان سے سارا شعور
سنو حکم ہے تمکو میرا ابھی　　کہ لو اپنے قبضہ مین لشکر سبھی

کیا مین نے معزول خالدؓ کو اب　　وہ سب فوج اور مال و سامان سب
نہ ہو دیر لو اُنسے اور تم انھین　　سنادو کہ تعمیل اُسکی کرین

جنب داری کرنا نہ ایسا کبھی　　کہ لشکر کو امید مین مال کی
ہلاکت مین ڈالو کرو سخت تنگ　　نہ بے سمجھے بوجھے ہو جویائے جنگ

مناسب نہین ہے کہ تمنے کہو　　ہے امید فتح و ظفر مجھکو تو
ہے منجانب اللہ فتح و ظفر　　مناسب ہے تدبیر تمکو مگر

کہ تدبیر سے کام بن آتے ہین　　مراد اپنی ذی عقل ہی پاتے ہین
کرو کام تدبیر سے اور نظر　　ہمیشہ رکھو فضل اللہ پر

اگر ہو خطا اہل اسلام سے　　نہ تعذیر جو چاہو اُنکے لیے
نہ لو کام ایسا کہ وہ ہون ہلاک　　رہو لوث دنیا سے بس صاف پاک

تمھین جب دنیا جو ہوگی ذرا　　خدائی مین ہو جاؤ گے مبتلا
کہ جیسے ہوئے پہلے تمسے خراب　　نہ وہ خود رہے اور نہ وہ جاہ و آب

ہو آگاہ تو آپ اسکا حال ہے　　یہ احوال کب تمسے مخفی رہے
تمھارے اور عقبی کے ہے درمیان　　بہت ایک باریک پردہ نہان

ہو احوال تھے جتنے وہ سب جانتے　　اور اب تم رہے منتظر کوچ کے
کہ اس دار فانی سے تم چل بسو　　اُٹھا جاتے ہے اسکے سب عیش تو

جوانی کے دن اور امنگون بنا　　کبھی جانے ہے بڑھاپے کا آنا
یہ دنیا ہے مکار و ناپائدار　　نہین عیش کو اسکے دم بھر قرار

جو مومن ہین یہ غنیمت ہین انکو　　زرو حق سے اُس عیش دائم کو لو
تمھی کے لیے جنت اذ ہو کہ　　ور دوحق سے ہے یہی زاد سفر

جہانتک کہ ممکن ہو اور کر سکو
نگہبانی اہل ایمان کرو

تمھین وان جو کچھ گندم و جو ملا
تمھارے بہم اُس مین جھگڑا ہوا

یہ سمجھو کہ ہو وہ حق مسلمین
کبھی اور کا دخل اُسمین نہین

ملا جو زر و سیم او خوش خصال
مناسب ہو لو خمس اُس سے نکال

جو باقی رہے اہل ایمان کو دو
تفاوت نہ کچھ اُنکے حصون مین ہو

جو کچھ صلح اور فتح مین اختلاف
ہوا سن لیا مین نے سب صاف صاف

ہوئی بیگمان فتح یہ صلح سے
کہ اُنسے تو تم صلح تھے کر چکے

تمھین فوج اسلام پر ہو امیر
کیا عہد جو تمنے وہ نا گزیر

یہ لازم ہو اُنسے کرو تم وفا
اگر صلح مین تمنے گیہون دیا

تو ہرگز وہ غلہ نہ لو دو اُنھین
کہ مومن جو کچھ کہدین وہ ہی کرین

جو اُنکے تعاقب مین خالدؓ گئے
اُنھین قتل سے اہل اسلام کے

نہین کچھ بس و پیش مغرور ہین
یہ ہو فرط جرأت کہ مغرور ہین

خیال اہل ایمان کا ہو کیا اُنھین
نہین جان کی اپنی پروا اُنھین

شہ روم کی دخت کرکے اسیر
ویا اُنکو یون ہین بدست سفیر

نہ ہو یہ مروت نہ ہو کچھ کرم
کہ ہر قل کو حاصل ہو جاہ و حشم

عوض اُسکے لیتے بہت مال و زر
کہ جو اہل ایمان ہین بے بال و پر

زر و مال سارا وہ ملتا اُنھین
ولیکن نہین اُنکی پروا اُنھین

ہو تمکو سلام اور اُن سب کو بھی
ہو وان ہین فدایان رب قوی

یہ لکھکر لپیٹا دہی مہر کی
کہ حضرت رسالت کی جو مہر تھی

برادر جو تھے سعد وقاص کے
سمیے بعامرؓ و لاور بڑے

دیا اُنکو اور یہ کہا تم ابھی
روانہ سوے شام ہوا وہ جری

پہونچتے ہی لشکر مین خالدؓ کے پاس
چلے جاؤ اُنسے کہو سب یہ اس

تمھارے لیے ہو یہ حکم عمرؓ
کہ سردار و افسر جو ہین نامور

ابھی پاس اپنے بلاؤ اُنھین
جو وہ آئین تم یہ سناؤ اُنھین

کیا وہ وہین شداد کو پھر طلب
مصافح کیا یہ کہا تم بھی اب

روانہ ہوا اس خط کو جب یہ پڑھین
اور اللہ والے اسے سن چکین

تو اُن سب سے بیعت مری لیجیو
سر مو نہ فرق آہین کچھ کیجیو

ہوے دونون طیبہ سے فوراً روان
جو رہ طے ہوئی اور پہونچے وہان

اور اُن مومنون کو یہ تھا انتظار
کہ اب ہمکو حضرت خلافت شعار

کدھر بھیجتے ہین بعزم جہاد
ہوے دیکھکر اُنکو وہ شاد و شاد

چلے پیشوائی کو بس شوق سے
ملے اُنسے لائے اُنھین ذوق سے

تھے سردار خالدؓ کے خیمے جہان
سر رہ سے دونون پہونچکر وہان

ملے اُنسے وہ وہین فرد کش ہوے
یہ سردار دریافت کرنے لگے

کہ حضرت خلیفہؓ کو کس حال مین
مدینے مین چھوڑا اتبا وہمین

کہا وہ بخیر اور خوشنود ہین
اور اک اُنکا نامہ بھی لایا ہون مین

دیا ہو اُنھون نے مجھے حکم یون
کر و جمع سب افسران قشون

پھر اُن سب کے آگے وہ نامہ پڑھا
مناسب ہو اِن سب کو یہ حکم دو

کہ یان جمع ہون اور نامہ سنین
ہوا یہ بہت ناگوار اُنھین

ہوئی دلمین تشویش پیدا وہین
کہا خیر ہو اے خدا ے برین

ہوے جمع جب افسران سپاہ
با آواز عامرؓ نے نامہ پڑھا

وفات جناب ابوبکرؓ سے
وہ جتنے تھے سب زار و نالان ہوے

امیر جہانگیر صاحب ظفر
حسام خدا خالدؓ نامور

بہت روئے اور یون کہا آوآہ
کہ صدیق اکبرؓ خلافت پناہ

ہوے ملک عقبیٰ مین رونق فزا
اور اب دور دور عمرؓ کا ہوا

اطاعت ہو منظور اُنکی مجھے
اگرچہ کوئی چیز میرے لیے

نہ مجبوب اُنکی خلافت سے تھی
نہ اُنکی حکومت سے ہو کچھ بری

اگر ہو یہی حکم پروردگار
ہوا مین مطیع خلافت شعار

نہین جز اطاعت مجھے کچھ ہوس
یہ طاعت خدا و نبی کی ہو بس

نہ ہے رتبہ خالدؓ ابن ولید
کہ تھے طالب خاص رب مجید

لکھا ہو وہ نامہ کو جب پڑھ چکے
تو شداد فوراً اکھڑے ہو گئے

خلافت کی بیعت ہوئی بس وہین
یہ کہتا ہو راوی صداقت قرین

وہ تھی تیسری ماہ شعبان کی
سن سیزدہ تھا سن احمدی

آغاز فتح دیر ابو القدس و آرایش مسند امارت و سپہ سالاری و دارائے کشور شام بوجود فایض الجود حضرت امین الامت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ

وکیفیت مشورہ سپہ سالار درباب عزم لشکر کشی با سرداران اسلام اور عرض کرنا ایک ذمی کا کیفیت میلۂ دیر ابو القدس کو اور کثرت مال و متاع واجتماع نصارا بدیر مذکور

کہا واقدی نے کہ حضرت امین رض
کی جانفشانی مین شاید کرین
ہوے سخت تر بہر اعدائے دین
نہ اصلا غرض جاہ و حشمت سے تھی
جو حصن ابی قدس کی جنگ مین
یہ بتلا کہ یہ حصن کس جا پہ تھا
اور اُسکے مواجہ مین اک دیر تھا
پڑھا تھا وہ اگلی کتابین تمام
بہر سال عید شعانین مین
اُنھین کے دنون ہوتا تھا میلہ وہان
ہر اک طرح کی چیز واں آتی تھی
سپہ دار دین کو یہی فکر تھی
کہ اہل نصر کا قبلہ ہے وہ
شکستہ کمر سب یہ ہو جائینگے
بھگادون سے دیکھے فاحش شکست
امیر اور سادات ملک عرب
کہ سردار نے مجھکو دیکر امان
اور اُنسے ہو حاصل تقرب مجھے
کہ مین اور مرے لڑکے بالے تمام
ہے حصن ابی القدس یاں سے قریب
اگر اہل ایمان آ سے لوٹ لین
ہے قلعہ کے مانند وہ استوار
بہت اہل مصر اور نصارائے شام

ہوے جب سپہ دار افواج دین
ہوا امر یہ ناگوار اُنھین
کہ ثروت کی تھی اُنکو پروا نہین
کہ نفرت سی دنیا کی دولت سے تھی
اُنھون نے کیا وہ سناؤن تمھین
تو اُسنے بتایا مجھے یہ پتا
اور اُس دیر مین تھا بڑا صومعا
بزرگ اُسکو تھے جانتے خاص و عام
وہان جمع ہوتے تھے اور وہ اُنھین
بہت مال بکنے کو آتا وہان
اور آتا جواہر زر و سیم بھی
کہ کس سمت اب کیجے لشکر کشی
مبارک بھی ہے اور بڑی جا ہے وہ
نہ پھر بر سر جنگ یون آئینگے
کہ سب جو صلے ہون نصارا کے پست
ہوے مجتمع اُنکے ڈیرے مین سب
کیا بسکہ ممنون اور شادمان
تو آیا وہ نزدیک سردار کے
امن مین رہے آپکے شادکام
اور اک اُسمین ہوتا ہے میلا عجیب
کسی شی کی حاجت نہو پھر تمھین
اور اُسمین زر و مال ہے بیشمار
اُسے بکنے آتے ہین شادکام

تو ناگاہ اُنکو ہوا یہ خیال
مگر راویان ثقہ معتبر
یہ سب گوشہ نشین تھین خدا کے لیے
تھی نام آوری سے نہ اُنکو غرض
بیان جسنے یہ داستان مجھسے کی
ہے عرقہ و مرج السلاسل جہان
وہان رہتا تھا اک بڑا پادری
بہت مصر سے اور سواحل سے بھی
مسائل بتاتا تھا دینی تمام
اور اک ہفتہ رہتا وہ بے قیل و قال
مگر اہل اسلام اس حال سے
کبھی کہتے تھے اب سکو ایلیا
ہے دین مسیحا کو اُس سے قیام
کبھی عزم انطاکیہ کرتے تھے
تو اک دن اسی مشورہ کے لیے
اور اک شخص ذمی جو لشکر مین تھا
مناسب ہے اب کام ایسا کرون
کہا آپ نے مجھکو جو اے امیر
یہ اس شکریہ مین بتاتا ہون مین
بہت ساز و سامان بہت سیم و زر
کہا ہے جگہ کیسی اور ہے کہان
محاذی مین ہے اُسکے دیر کلان
بتاتا ہے دینی مسائل اُنھین

کہ اب خالد نامور خوشخصال
یہ کہتے ہین بعد اسکے وہ خوش سیر
کہ تھے جان کو نذر حق کر چکے
کہ ہے اہل دنیا کا یہ تو مرض
کہا مین نے اُس سے مجھے اے اخی
یہ واقع تھا اُن دونون کے درمیان
کہ سو سال سے بھی فزون عمر تھی
بہت شام والے بشوق دلی
ہوا کرتے تھے بہرہ ور خاص و عام
بہت دور دور اُس سے جاتا تھا مال
خبردار و آگاہ اصلا نہ تھے
مناسب ہے جاؤن بفوج و لوا
اگر لے لیا اُسکو تو لا کلام
کہ لون چھین اُسکو شہ روم سے
بلایا اُنھین جو کہ سردار تھے
اسے سنکر اُسنے ارادہ کیا
کہ ہون مجھسے راضی امیر قشون
امان دی کیا مجھپہ احسان کثیر
ترے فائدہ کی سمجھتا ہون مین
وہان آکے بکتا ہے اے نامور
کہا یان سے نزدیک اے کامران
اور اُسمین ہے اک پیر ترسائیان
مقرر ہے اک روز ہر سال مین

کہ اُس سے نکلتا ہی وہ پادری
اُنھیں پند دیتا ہی ہر طرح کی

اسی بسے برابر وہان سات روز
رہا کرتا ہے مجمع دل فروز

خدانے دیا سب تمھین بایقین
اِسی دن ہین میلہ کے کچھ شک نہین

کہ لوٹین اُسے تاکہ مال و منال
اور اطفال و عورات صاحب جمال

اور اس سے نصارا کی شوکت گھٹے
اور اسلام کا جاہ و حشمت بڑھے

کہا ہی وہ اِس جا سے فرسنگ دس
ہوے اور بھی خوش وہ قدسی نفس

کہا فوج قیصر بھی رہتی ہی وان
کہا کوئی لشکر نہین پاسبان

وہین آتی ہین کشتیان شام کی
کہ ہی بحر شامی کا فرضہ وہی

ہی جنگ آزمودہ بھی اور منچلی
اِسی سے وہ شہر اُسکو شہ نے دیا

ولیکن مددگار اُنکا نہین
کہ میلہ مین شامل وہ ہوتا نہین

اگر کوئی اب ہو بخوف آپ کے
تو واقف نہین ہون مین اس حال سے

حفاظت کو آئینگے بازار مین
کہ یہ ڈر شہِ روم کا ہی اُنھین

مگر آپ اسپر یقین کیجیے
کہ تھوڑے سے غازی بھی گر بھیجیے

یہ سنکر لگے کہنے اے مومنو
تمنا ہے یہ حصن بھی فتح ہو

خوشی سے فدا ہو برائے خدا
اور اللہ سے پائے اپنی جزا

بہت پادری بھی وہان آتے ہین
اور اُس سے بڑے فائدے پاتے ہین

تجارت کا آتا ہی سامان تمام
کہ رہتا ہی مخلوق کا اژدحام

اگر ایک سردار کو حکم دو
اور اک فوج جرار ہمرہ کرو

بہت لڑکیاں نارسیدہ ملین
رہے پھر ذرا بھی نہ پروا اُنھین

یہ سنکر ہوے شاد اور یون کہا
یہ تبلا کہ یان سے ہی کیا فاصلا

کہا کتنے دن اسے میلہ کے ہین
کہا یہ ہی دن ہین کہ واقف ہون مین

کہا ہی کوئی شہر اُسکے قریب
کہا ہی طرابلس اے خوش نصیب

اور اک افسر روم رہتا ہی وان
کہ ہی وہ ہی اُس شہر کا حکمران

شجاعت پر اپنی وہ مغرور ہی
سمجھتا بہت آپ کو دور ہی

نہ اُنکا معین کوئی سالار روم
نہ حاکم کوئی صاحب زر و بوم

کہ میلہ یہ مشہور ہی دور دور
جو پاس اُسکے سردار ہین وہ ضرور

مبادا یہ بازار گر لُٹ گیا
تو بس بادشہ ہمسے ہوگا خفا

تو سب مال لے لین اُنھین مار کر
کرین دخل حصن آبی القدس پر

کہو کون ہے وہ جو بہرِ خدا
ہو لشکر کا افسر کرے یہ غزا

کسی نے دیا کچھ نہ اُنکو جواب
رہے سنکے خاموش سب شیخ و شاب

دوبارہ سپہ دار نے یون کہا
سبب کیا کسی نے نہ پاسخ دیا

دوبارہ استفسار فرمانا سپہ سالار کا سرداران اسلام سے کہ تم مین سے کون عازم جنگ دیر ابو القدس ہے اور معناً ہونا روے سخن جانب حضرت سیف اللہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کے اور مستعد ہونا اس مہم پر حضرت عبد اللہ جعفر رضی اللہ عنہ کا

کہا راوی صدق گفتار نے
کہ اس بار حضرت سپہدار نے

کہ سردار تھے وہ لحاظ اُنکا تھا
ادب سے مخاطب نہ اُنکو کیا

جہان پہلوان سیف پروردگار
رہے چپ ہو کچھ نہ پاسخ گذار

کھڑے ہوکے جھٹ آئے پیش امیر
کہا مین ہون وہ اے امیر دلیر

سپہدار اُنسے ہوے شادمان
دیا اُنکو فوراً سیہ اک نشان

حسامِ خدا سے کیا یہ کلام
بظاہر نہ اُنکا لیا گرچہ نام

یہ تھا اُنکی جانب ہی روے سخن
کہ ہین یہ جہانگیر و صف شکن

تو جھٹ عبد اللہ جعفر کے پور
کہ تھے نوجوان اور مجسم بہ نور

کہا دل ہون اُن سب سے اِس جنگ مین
کہ بھیجو گے اس جنگ مین تم جنھیں

کہا پھر کہ ای ابن عم نبی
تم افسر ہو اور لائق سروری

یہ عالم پہ ظاہر ہی جیسے ہو تم
کہون کیا کہ ایسے اور ایسے ہو تم

پھر انکو دیے چنکے پانصد سوار
کہ بعض انمین بدری تھے عالی وقار

تھے انمین ابوذر غفاری جری
اور ابن ابی اوفی عبداللہ بھی

ربیعہ کے بیٹے تھے عامر رئیس
چہارم تھے عبداللہ ابن انیس

تھے پنجم بھی عبداللہ بن ثعلبہ
چھٹے عتبہ اور ساتوین واثلہ

سہیل سعید اور سعید دلیر
کہ باپ انکے مالک تھے سہمی شہیر

تھے دسوین بھی عبداللہ سلمی جوان
کہ باپ انکے تھے بشر صاحب توان

دلاور انس صعصعہ کے پسر
تھے بعد انکے سائب یل نامور

انھی مین محمد تھے ابن ربیع
کہ انکا ہی جنت مین رتبہ رفیع

اور انکے سوا ابن نعمان عمرو
دوم سالم قانع پر ہنر

سوم ابن جابر ربیعی دلیر
رفاع ابن خزعل یل شیر گیر

اور ابن معاذ اسلمی ذی وقار
کہ ناجی ہین وہ نام کے خوش شعار

یہ پانچون تھے بدری نہین کچھ گمان
کہ انسے ہی خوش ایزد مہربان

کہا واقدی نے یہ غازی تمام
تھے عالی نسب اور با احتشام

سوار انمین ہر اک تھا ایسا جری
نہ خاطر مین لائے ہزارون کو بھی

کہ بدری تھے وہ اور انکے سوا
تھے ایسے کہ جو جنگ مین بارہا

لڑے اور بخوبی جہاندیدہ تھے
تھے سب رزمجو اور دلاور بڑے

مقابل سے دشمن کے ہٹتے نہ تھے
کبھی منھ نہ مرنے سے تھے موڑتے

جہان یل بڑے ہین وہ خدا کی پناہ
کہ فوجونکو اک دم مین کردین تباہ

ہوے جبکہ تیار وہ سب دلیر
تو کہنے لگے یون جناب امیر

کہ ای ابن عم رسول خدا
کرو صبح تاراج کی ابتدا

کہ میلے مین وہ جمع ہونے نہ پائین
مسلح تمہارے مقابل نہ آئین

یہ کہکر کہا جاؤ ای خوش سیر
تو رخصت وہ ہوکر ہوے رہ سپر

وہ ذمی جو تھا ساتھ اسکو لیا
کہ ہمکو یہ بتلائے گا راستا

روانگی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ با پانصد سوار جرار جانب دیر ابو القدس و کیفیت راہ

کہا واثلہ ابن اسقع نے یان
ہوے نصف شعبان مین ہم روان

کہ پندرھوین شب تھی وہ شعبان کی
جو دیر ابو القدس کی راہ لی

مبارک وہ شب اور قمر کا وہ نور
کہ نور علی نور کا تھا ظہور

مین عبداللہ جعفر کے پہلو مین تھا
سر راہ انھون نے یہ مجھسے کہا

کہ ای ابن اسقع ہی اس رات کی
بہت تیز اور صفا یہ چاندنی

کہا مین نے ای ابن عم نبی
مبارک ہی یہ رات شعبان کی

کہا ہان مبارک ہی ایسی یہ رات
کہ ہمین خلائق کی موت و حیات

ملک لکھتے ہین اور رب کریم
گنہ بخشتا ہی بفضل عظیم

یہ خواہش تھی بیدار شب بھر ہون
اور اچھی طرح یاد مولا کرون

کہا اپنا چلنا یہ ای نیک نام
ہی ایسا کہ ایسا نہین ہی قیام

اور اللہ کے یان نہین کچھ کمی
رکھو اس سے امید ہر طرح کی

کہا سچ کہا تمنے اور رات بھر
چلے ہم برابر تو ہمکو سحر

ہوئی ایک کہسار پر ناگہان
قریب ایک گرجا کے پہونچے وہان

وہ گرجا تھا بائین طرف راہ کی
چلے سوے گرجا امیر جری

چلے انکے ہمراہ ہم لوگ بھی
جو پہونچے تو آیا نکل پادری

کہ ٹوپی تھا بالونکی پہنے ہوے
ہمین دیکھتا تھا بہت غور سے

اور اسطرح دریافت کرنے لگا
کہ ہو کون تم لوگ ہمنے کہا

کہ اہل عرب ہین کہا اسنے تب
محمد کی امت ہو تم لوگ سب

کہا ہان تو ہم مین سے ہر ایک کو
لگا دیکھنے بس تامل سے وہ

جو سردار لشکر پہ اسکی نگاہ
پڑی تو ہوا وہ تحیر پناہ

بہت دیر تک انکو دیکھا کیا
پھر اسطرح دریافت کرنے لگا

تمہارے یہ سردار عالی گہر
جناب محمد کے ہین کیا پسر

کہا مینے اس سے کہ ایسا نہین
کہا انکی آنکھون سے تو بالیقین

نبوت کے انوار ہین جلوہ گر
ہین انکے اعزا سے یہ خوش سیر

کہا ہمنے اُنکے بھتیجے یہ ہین
کہا مین نے تو دیکھتے ہی اُنھین

یہ سنتے ہی سردار نے یون کہا
تو حضرت نبیؐ کو ہی پہچانتا

اور اُنکے ہین اوصاف جیسے ہون وہ
کہ ایسے اور ایسے اور ایسے ہون وہ

کہا کیون تو ایمان لاتا نہین
تعجب ہی اب بھی نہ آئے یقین

کہ یہ بات اُسوقت ہو بیگمان
کہ جب جا پہ ہے خلاق ہر دو جہان

لیا اُسکو ہمراہ اِس واسطے
ہماری خبر یہ کسی کو نہ دے

یہان جابجا صاف آب روان
کہا راہبر نے کہ ٹھہرو یہان

ابھی جاؤن اور دیکھ آؤن اُنھین
کہ کتنے ہین اور ہین وہ کس حال مین

رہی چھپکے ہملوگ اُس دشت مین
کہ کوئی نہ اِسجا پہ دیکھے ہمین

گیا یوہین دن اور شب ہو گئی
گذر رات تھوڑی سی بھی جو گئی

گئی اُنکو سب رات پھرتے گذر
ادا کر چکے جب نمازِ سحر

خیالات یہ ہمکو ہونے لگے
کہ آتا ہی اب یا نہین دیکھیے

یہ کہنے لگے بوذرِؓ نیک خو
کہ یارو گمان نیک اپنا رکھو

جو دیر اُسکے آنے مین ایسی ہوئی
یہ جانو کہ اُسکا سبب ہی کوئی

یہ سنکر ہمین کچھ تسلی ہوئی
کہ اتنے مین آپہونچا وہ آپ ہی

اور آتے ہی اسطرح کہنے لگا
سنو ای فدایان خیر الورے

ذرا بھی نہ تھا اُن مین مکر و فریب
کہا جو کہا مین نے بیشک و ریب

مگر ایک امر اُسکو مانع ہوا
کہا سب نے کہ وہ کیا بتا

کہا مین نے وان جا کے اِدھر اُدھر
کیا گشت اور ہر طرف کی نظر

ہین اُنکے سوا اور شامی ملوک
ہین قسیس و راہب بھی بہر سلوک

کہ اِبن بار کیسا ہی یہ ازدحام
یہ تحقیق مجھکو ہوا لاکلام

نکاح اپنی دختر کا اُسنے کیا
ہی داماد بھی اُسکا فرزدا

کہ قربانی وہ بہر دختر کرے
اور اِس دیر سے اُسکو برکت ملے

بکثرت ہین اعراب متنصرہ
مسلح ہین یکسر بخود و زرہ

کہ ثابت یہ ہوتا ہی مین خوفناک
تمھاری ضرور اُنکے دلمین ہی دھاک

زیادہ ہین وہ اور تم لوگ کم
لگے کہنے سردار دالا ہمم

کہ ہین اُنمین رومی بھی اور ارمنی
اُنھی مین یہودی ہین اور قبط بھی

جو اُنکے سوا ہین بگرد و نواح
بلادین وہ اُنکو جو بہر فلاح

نہین ہین تمھارے معاون یہان
کہ ہر وقت وہ ہون اعانت کنان

یہ سمجھا تھا حاجت بیانکی نہین
جو عاقل ہین جانین اسے بایقین

کہا مین نہ پہچانون کیونکر اُنھین
ہی نام اُنکا انجیل و تورات مین

ہوا اُنکا شتر سرخ عریان حسام
جہان تا جہان قبضہ ہو لاکلام

سوے آسمان ہاتھ اپنے اُٹھا
جواب اُنکو اِسطرح اُسنے دیا

تو ہم سبکو اِس سے تعجب ہوا
چلے وانسے وہ پادری ساتھ تھا

یہانتک کہ ہم ہوپنچے اُس دشت مین
تھے اشجار کثرت سے اُس دشت مین

اور اسطرح ٹھہرو کہ اپنی خبر
کسی کو نہو تا کہ مین تیزتر

کہا جلد جا اور جلدی سے آ
اُسیوقت اُس جا سے وہ چلدیا

ہمارے جو کچھ پاس کھانے کو تھا
نکالا وہین ہمنے کھایا پیا

تو خود عبد اللہؓ امین جری
اُٹھے اور نگہبانی فوج کی

بڑھا اور رہبر کا تب انتظار
نہ آیا تو ہم سب ہوے بیقرار

مگر مکر یہ اُسنے ہمسے کیا
کہ ہمکو یہان چھوڑ کر چل دیا

خیالات فاسد نہ کچھ لاؤ اب
نظر اپنی رکھو بافضال رب

نہین ہی وہ مکار اب آئیگا
تمھین اُس سے معلوم ہو جائیگا

اُسے دیکھ کر ہم ہوے شادمان
کہ لیجائیگا اب یہ ہمکو وہان

مسیحا کی سوگند کھاتا ہون مین
جو کہین مین نے باتین وہ سب راست ہین

اور اب بھی ہی امید اللہ سے
کہ تمکو بہت کچھ غنیمت ملے

کہا بحرِ مواج ہے بیچ مین
کہا صاف صاف اب بتا تو ہمین

ترقی پہ گرمی بازار تھی
وے جمع ہین وان تو بطریق بھی

کہ مین دیکھکر سخت حیران ہوا
گیا اُنمین دریافت اُنسے کیا

طرابلس کا جو کہ سردار ہی
کہ اہلِ دول اور جرار ہی

وہ اُس اپنی دختر کو لایا ہی یہان
وہ داماد بھی ساتھ آیا ہی یہان

اور اُنکے سوا اور حکام بھی
ہوی جمع ساتھ اُنکے باصد خوشی

بڑی ہوشیاری سے وہ آئے ہین
اور ایسی تیاری سے وہ آئے ہین

یہ مانو کہ اب تم کرو در گذر
مبادا تمھین اُنسے ہوپنچے ضرر

ہین کتنے کہا اُسنے عشرین ہزار
ہین سب اہل بازار ای ذی وقار

جو بطریق ہین اور ردلا و سوار
وہ ہین خمس الآف ای ذی وقار

تو اُنکے مددگار ہونگے ضرور
کرینگے مدد مین نہ ہرگز قصور

وہان اب تو جانا مناسب نہین
لکھا ہی کہ یہ سنکے سب مومنین

ہوا

ہوے بس پریشان وہ حیرت زدہ
اور اسطرح کہنے لگے سب سے یہ
کہو کیا ہی منظور ای دوستو
کہا یہ مناسب ہی اب پھر چلو

خدا نے کیا حکم ایسا ہمین
ہلاکت مین ہاتھون سے اپنے پڑین
اور آئے یہانتک جو بہر جہاد
تو اجر اسکا دیگا وہ رب العباد

کہا مجکو ڈر ہی جو ایسا کرون
غزا سے جو بھاگے ہین مین انمین ہون
لکھین مجکو بھی بھاگنے والون مین
جو خاصان حق ہین نہ ایسا کرین

پھرونگا یہانسے نہ مین زینہار
نہ جبتک کوئی عذر ہو پائدار
جو تم مین سے اب ساتھ دیگا مرا
تو دیگا اُسے اجر میرا خدا

جو پھر جائے اُسپر نہین سرزنش
یہ سنتے ہی سارے وہ نیکو منش
پشیمان ہوے اور یہ کہنے لگے
کہ حاضر ہین جو چاہیئے کیجیے

مقدر مین جو کچھ ہی ہوگا وہی
نہین احتیاط اُسکو مانع کبھی
یہ سنکر ہوے خوش امیر سپاہ
کہا ساتھ ہی اپنے اپنا آلہ

پہنکر زرہ اور لگا کر کمر
رکھا خود فولاد بالائے سر
اور اُنکے پدر کی جو تلوار تھی
تو لٹکا اُسے وہین گردن مین لی

وہین پھر وہ سردار ہمت بلند
ہوے رونق افزائے پشت سمند
نشان ظفر ہاتھ مین لے لیا
اور افضال حق پہ بھروسا کیا

اسیطرح جتنے وہ اصحاب تھے
کہ محبوب مولا کے احباب تھے
مسلح ہوے چٹ لگا کر سلاح
بنے آہنی جسم بہر فلاح

سوار اپنے گھوڑون پہ جب ہو گئے
تو اسطرح رہبر سے کہنے لگے
کہ آگے ہو ہمکو بتا راستا
جو کچھ ہم کرینگے تو وہ دیکھنا

دکھائین تجھے ہم وہ اب سیر جنگ
کہ اُڑ جائین ہوش اور تو ہو جائے دنگ

پہونچنا شہسواران موحدین کا اور حملہ کرنا کفار پہ اور بیان کثرت نصارا و اجتماع عساکر بطارقہ روم بدیر ابوالقدس.

کہا واثلہ ابن اسقع نے یان
یہ سنکر گئی اُسکی تاب و توان
اور اسطرح حیرت سے دنگ ہو گیا
کہ زرد اُسکے چہرے کا رنگ ہو گیا

کہا خیر حاضر ہون جو کچھ کہو
ہو مختار اپنی خوشی سے چلو
تمہین اسجگہ پر جو پہونچے ضرر
تو الزام اُسکا نہین میرے سر

ابوذر غفاری شجاعت پناہ
یہ کہتے ہین سردار عبداللہ آگہ
تسلی لگے دینے اُس شخص کو
کہ ہرگز پریشان و بیدل نہو

یہانتک کہ وہ اُنکے آگے ہوا
اور اُس جا سے ہمنے لیا راستا
گھڑی بھر چلا پھر گیا رہ مین ٹھہر
کہا ای گروہ جری و دلیر

ٹھہر جاؤ ابتو قریب آگئے
مناسب ہے شب بھر رہو یان چھپے
سحر گاہ مشغول تاراج ہو
وہی واثلہ غازی نیک خو

یہ کہتے ہین ہملوگ ٹھہرے وہان
اور اُس رات ہم سب مجاہد جوان
دعا کرتے تھے اپنے اللہ سے
کہ یا رب ہمین نصرت و فتح دے

نمایان ہوے جب نشان سحر
تو سردار عبداللہ نامور
ہوے آگے ہمکو پڑھائی نماز
جو ہم پڑھ چکے باخشوع و نیاز

تو اسطرح وہ سبسے کہنے لگے
کہ منظور کیا ہی بتاؤ مجھے
ابھی بہر تاراج چلتے ہو کیا
تو عامر ربیعہ نے اُنسے کہا

مناسب ہی اتنا کرو صبر اب
کہ داد و ستد مین ہون مصروف سب
اور اکبار ہم اُنپہ جا کر گرین
یقین ہی مراد اپنی حاصل کرین

کہا سب نے بہتر ہی یہ ہی صلاح
اسی رات مین ہی سراسر فلاح
چڑھا دن ہوا تیز جب آفتاب
ہوے مستعد تب وہ نصرت مآب

بفرمان سردار والا شکوہ
ہوے پانچ اُن غازیون کے گروہ
کہ ہر ایک فرقہ مین تھے سو سوار
تھا ہر اک پہ اک افسر ذی وقار

کہا سر سپہ نے کہ ای مومنو
نہ زنہار مشغول تاراج ہو
پڑا ہو جو کچھ مال اور سیم و زر
نہ خاطر مین لاؤ نہ ڈالو نظر

مناسب ہے لو کام تلوار سے
جسے دیکھو ہرگز نہ زندہ بچے
نہ باقی رہینگے جو وہ نابکار
تو وہ ڈال اور سب زرہ ہتھیار

تمھارا ہی اور تم ہو اُسکے دھنی
نہو قتل مین اُنکے ہرگز کمی
یہ کہکر اٹھے اور لیے تھے نشان
برہنہ لیے تیغ سب مومنان

زرہ پہنے ترکش لگائے ہوے
کمانین کیانی چڑھائے ہوے
لیے رہتے نیزونکو ہمرہ چلے
جو پہونچے قریب آکے بازار کے

تو کفار تھے چیونٹیوں کی طرح
بصد فخر سر کو نکالے ہوئے
اُدھر کنگنی سب لگائے ہوئے
جو بطریق اور اُنکی اولاد تھے
کہ اس دیر سے ہو کے رخصت وہاں
کہ ثابت یہ ہوتا تھا ہیں خوفناک
باآواز پھر ساتھیوں سے کہا
تو ہم تم ملیں دیر راہب کے پاس
نہیں اسمیں کچھ شک بسو و سرو
بلایا نشان اور پھریرا اُڑا
رہے سایہ ساں ساتھ ہی سب دلیر
کہ نیزہ سے گہ گاہ تلوار سے
تکبر ہوئے ساتھ ساتھ اُنکے تھے
اسی سے وہ تیار ہر طرح تھے
جو تھے اہل بازار دوڑے تمام

کہ تھے دل پہ دل ٹڈیوں کی طرح
بتاتا تھا اُن سب کو وہ مسئلے
بصد ذوق و شوق اُس تھے سن رہے
لباس اُنکے یکسر تھے دیباج کے
اور اس قس سے لے دیکے برکت وہاں
کسی سخت دشمن کی ہو اُنکو دھاک
کہ ای جان نثاران خیر الوریٰ
بعون خداوند صاحب سپاس
ملینگے ملینگے ملینگے ضرور
دلیرانہ اعدا پہ حملہ کیا
اور اُسدم وہ عبداللہ جعفر امیر
گراتے تھے کفار کو مار کے
اور اکبارگی اُنپہ جب وہ جھکے
پھرے اور دلیرانہ لڑنے لگے
کہ لے لیکے گرز و سنان و حسام

بہجوم اک جماعت کا تھا دیر پہ
کہ اُنپر عمل کرکے ہوں دوزخی
وہی دخت مذکور اُس شاہ کی
اور اُنپر زرہ خود و جوشن تمام
جو آئے حفاظت سے بیجائیں ہم
اُنھیں دیکھ کر یوں امیر سپاہ
کرو حملہ ناصر ہے پروردگار
مبادا اگر اور صورت ہوئی
مرے ابن عم ہیں جو حضرت نبی
اور اُنکے جو ہمراہ تھے سو سوا
لیے اُنکو سیدھے ہوئے دیر پہ
اور ایسے ہی وہ سب مجاہد جوان
تو آواز تکبیر سنکر لعین
حسام و سنان اور گرز و تبر
مقابل ہوئے اہل اسلام سے

اور اُس دیر سے پادری خیرہ سر
عذاب ابد سے نہ چھوٹیں کبھی
اُسی دیر میں پاس راہب کے تھی
تھے پہنے ہوئے منتظر لاکلام
اور ایسے مسلح تھے وہ بدشیم
ہوئے فکرمند اور کہا لا اٰلہ
اگر تمکو حاصل ہو فتح و وقار
تو بس حوض کوثر پہ ہم تم سبھی
وہیں اُنکے دیدار سے ہو خوشی
کہ تھے سابق ایمان و عالی تبار
اور اسطرح اُنپر گرے ٹوٹ کر
سنبھالے ہوئے تیغ و گرز و سنان
یہ سمجھے کہ اب آ گئے مومنین
بخوبی لگے ہونے وان کارگر
کہ مال و منال آبرو بھی بچے

بیان شدت جنگ و اجتماع کفار اور حملے اُنکے حضرت امیر عبداللہ پر اور ثابت قدمی اور شجاعت امیر عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اور کیفیت دلاوری و جانفشانی شیران موحدین کی

لکھا ہے کہ اعدا ہر اک سمت سے
بصد فر و عظمت لیے تھے اُسے
لگے اُڑنے تیغوں سے ہر سو شرر
لگاتے تھے ضربیں جو غازی دلیر
یہ کہتے تھے قدسی کہ بس رخ برین
بہ کثرت تھی اعدائے اسلام کی
جدا ایک سے ایک وان ہو گیا
اگر سنکے آواز تکبیر کو
ابو شیرہ ابن براہم دلیر

ستمگر نشان کی طرف ہی چلے
اور اعدا سے وان گرم پیکار تھے
گرے سر جو انکے ادھر اُدھر
لرزتا تھا گردوں پہ بہرام پیر
کہ ای مومنو صد ہزار آفرین
کہ اُنمیں وہ مردان غازی جری
کہ ہر اک دلاور تھا اُنمیں گھرا
سمجھ لیتے تھے غازی جنگجو
کہ تھے سابق ایمان نہایت وہ شیر

اور اُس جنگ میں تھا وہی اک نشان
ہوا ہر طرف سے جو بس ازدحام
زمین لیکے ٹاپوں سے اُڑنے لگی
گیا چرخ پر شور جھنکار کا
شجاعت کے بیشک تمھیں ہو دھنی
تھے ایسے کہ آٹے میں جیسے نمک
نہ واقف تھا اک دوسرے سے ذرا
کہ لڑتے ہیں کفار سے مومنین
بیان کرتے ہیں راوی یہان

کہ سردار عبداللہ کامران
چلے خوب گرز و سنان و حسام
اُڑی گرد ایسی گھٹا چھا گئی
اور اُس معرکہ کا سمان بندھ گیا
تمھیں پہ ہوئی ختم تیغ افگنی
ظفر کہتی تھی سب سے اپنی منک
جو تھا حال میں اپنے تھا مبتلا
ہیں زندہ بعون خدائے برین
کہ میں ہمرہ جعفر کامران

لڑائی مین حبشہ کی حاضر رہا
وہ دیکھا وہان جو ہوا معرکا

کہا تھا یہ مین نے کہ یہ معرکے
ہین ایسے نہ دیکھونگا اسطرح کے

نہ ٹھہرا مدینے مین تھا دل حزین
ہوا آنکہ مین مین اقامت گزین

ہوا جانب شام مین رہ سپر
مری زوجہ بنت سہیل عمرو

تعاقب مین تو ہاکے خالد ولیدؓ
روانہ ہوے جب بعزم شدید

بعون خداوند پیروزگر
مقرر ہوے دیر بوالقدس پہ

کہ دیکھے تھے اگلے جو کچھ معرکے
گیا بھول اُنکو لیے دیکھ کے

یہ سمجھے نہین اور انکے سوا
ہوا گرم بازار تلوار کا

کہ ہر ایک غازی تھا مصروف جنگ
کہ ناگاہ کفار بے نام وننگ

اور آہن مین تھے اسطرح سب چھپے
کہ دکھتا نہ تھا کچھ بجز آنکھ کے

بلند ایسی آوازہا یون کی تھی
کہ سنکر ہمین سخت حیرت ہوئی

کوئی تھا کہین اور کوئی کہین
کوئی دیکھتا تھا کسی کو نہین

مگر شور تکبیر سن سن کے مین
یہ کہتا تھا غازی یہ موجود ہین

کہ ناگاہ مجکو امیر سپاہ
سر پہ دلان وہی عبداللہؓ

اور اعدا پہ حملے وہ کرتے تھے یون
گرے صید پہ گرسنہ شیر جون

انھین اور اُنکے جو ہمراہ تھے
تھے ہر سمت سے خصم گھیرے ہوے

کہ عرصہ گذرتا تھا وان جس قدر
زیادہ ہی ہوتے تھے وہ خیرہ سر

یہانتک کہ ہملوگ سب تھک گئے
کہ سن ہوگئے ہاتھ ہر ایک کے

ہوا مہر تابان کو اُسدم زوال
مگر شعلہ زن تھی یہ نار قتال

اور اُنکے فرس کا بھی یہ حال تھا
کہ شل تھا پسینے مین ڈوبا ہوا

اُسیدم وہ سردار باہمرہان
نہ اک جگہ لیکے ٹھہرے وہان

اُسی کی طرف ہر طرف سے چلے
مگر خصم دین تھے جو گھیرے ہوے

مگر تھے جو کثرت سے چھائے شفق
تو سردار پر یہ سبکہ سختی ہوئی

کہ خود شل تھے وہ اور رہوار بھی
پر اُنکو نہ اپنی ذرا فکر تھی

اور اعدا تھے ہر سمت سے گرم جنگ
تو اُسوقت وہ ہو کے لاچار وتنگ

ہی ایسا کہ پیدا کیا خلق کو
بنایا ہر اک کو بوضع نکو

بجاہ محمد ہون سائل مین اب
کہ یہ دور کر ہمسے رنج وتعب

معیت مین یون انکے لڑنے لگے
کہ جرأت نے قدمو پہ بوسے دیے

عمروؓ ساعدہ کے پسر نے کہا
کہ خود مین نے دیکھا ہی یہ ماجرا

رہا ہمرکاب شہ نشأتین
جب بدر و احد اور بجنگ حنین

ہوئی جبکہ حضرت نبی کی وفات
ہوئی تنگ ہجران سے مجکو حیات

ہوئی خواب مین مجکو تنبیہ یون
کہ غافل غزا سے ہوا ہی تو کیون

مرے ساتھ تھین اور جنادین مین
لڑا خوب اعدا سے مارا اُنھین

تو اُس جنگ مین بھی مین ہمراہ تھا
جو عبداللہ جعفرؓ با وفا

تو اس جنگ مین بھی مین موجود تھا
ہوا اسطرح سخت یہ معرکا

کہ کثرت سے اعدائے دین تھے وہان
اور اُنپر ہوے ہم جو حملہ کنان

اور اُس اپنی قلت پر ایسا لڑے
کہ وہ اپنی کثرت سے عاجز ہوے

نکلکر کمین گہ سے اور آئے وان
زرہ پوش قدآور وذی توان

اور اسپان رہوار پر تھے سوار
جسیم وتوانا وجویاے کار

اور اکبار آتے ہی ہمپر گرے
تو ہملوگ یون اُنمین سب آگئے

کہ اک ایک سے ہوگئے ہم جدا
بہت دیکھا کوئی نہ مجکو دکھا

یہ سنتا تھا آواز تکبیر جب
یہ کہتا تھا مومن ہوے قتل سب

نظر آئے اور ہاتھ مین تھا نشان
ہوا دیکھکر اُنکو مین شادمان

نہ اسطرح دیکھا کوئی نوجوان
نہ یون تیز دست اور نہ یون ذی توان

اور اک ایک غازی تھا گرم ستیز
اور اسطرح تھے دمبدم جنگ تیز

تو فوراً شریک اُنکے مین بھی ہوا
اُنھی کی معیت مین لڑنے لگا

ہوے چور اسپان غازی بھی سب
ہوا سخت اُسوقت رنج وتعب

اسیر سرِ عبداللہؓ کی
چلی تیغ یون جابجا کر گئی

مین سمجھا جو یہ گر پڑے کیا عجب
پیادہ ہون سردار عالی نسب

کہ ہون جمع یان مومن خوش سیر
مجاہد جوان وہ نشان دیکھکر

تو سردار عبداللہؓ ایسا لڑے
کہ کفار کے چھکے چھوٹے

پہونچتے تھے با این ہمہ ہر جگہ
گران ہوگئی اُنکے تن پہ زرہ

تھے ہجین سب مومنو کے لیے
کہ اُنکو نہ پہونچے ضرر خصم سے

لگے کرنے اللہ سے یون دعا
کہ تو اے خداوند ارض وسما

کیا تو نے باہم مخالف اُنھین
کہ محنت مین ہین اس بلا سے پڑین

یہ کہکر ہوے پھر وہ مصروف جنگ
اور اصحابؓ جو ہین با ناموس وننگ

ابوذر غفاری معمر جو تھے
بجان تھے مددگار سردار کے

کہ بوذرؓ غفاری مجاہد دلیر
لڑے خوب اعدا سے تھے گرچہ پیر

کہ بڑھ بڑھ کے کرتے تھے تیغ افگنی
کہ اعدا کو بھی خوف سے جان کنی
اور انسے یہ کہتے تھے وہ نیک خو
مین بوذر غفاری ہون ای کافرو

شہ انبیا کا مصاحب ہون مین
اور اللہ کا اپنے طالب ہون مین
اسیطرح سے اور غازی جوان
تھے بڑھ بڑھ کے اعدا پہ حملہ کنان

اور آملتے تھے اپنے لوگونسے بھی
غرض سخت ایسی لڑائی ہوئی
کہ نکلے ہی پڑتے تھے دل اور جگر
یہ سمجھے سبھی غازی نامور

کہ بیشک ہمارا ہی مشہد یہی
شہادت کی دولت یہاں ہے ملی

کیفیت عزم حضرت عبداللہ بن جعفر جانب شام بعزم جہاد اور پہونچنا آن کا بزیارت مزار شریف حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور سردار ہوکر آنا اس مہم پر اور سخت ہونا معرکہ کا خبر دینا لشکر مین عبداللہ انیس رضی اللہ عنہ کا اور مقرر ہونا امیر خالد رضی اللہ عنہ کا باعانت امیر عبداللہ جعفر بروایت عبداللہ انیس رضی اللہ عنہم

جو تھے عبداللہ پور انیس رض
اُنہی سے امام مغازی نویس
روایت یہ کرتا ہی اسجا بیان
کہ اسطرح کہتے تھے وہ کامران

کہ جعفر سے اور مجھسے تھی دوستی
اور اُنسے محبت دلی مجکو تھی
اور اولاد مین اُنکی عبداللہ رض
تھے محبوب بس مجکو بے اشتباہ

ابوبکر صدیق رض والا تبار
گئے جب بقرب خداوندگار
تو اسما کہ وہ والدہ اُنکی تھین
ہوئین ہجر حضرت سے اندوہگین

کہ وہ دار فانی مین جبتک رہے
ہر اک طرح اُنکے خبر گیر تھے
تو عم اپنی ماں کا نہ بھایا انھین
یہ چاہا سوے شام یانسے چلین

یہ فاروق اعظم رض سے درخواست کی
اجازت مجھے دیجیے شام کی
خلیفہ نے جب دی اجازت انھین
کہا مجسے مین چاہتا ہون تمھین

کہ ہمراہ میرے چلو شام کو
مناسب ہے اب تم مرا ساتھ دو
کہا مین نے کچھ عذر مجکو نہین
کہ حاضر ہون بہر خدا ابرین

تو شیر خدا رض سے وہ رخصت ہوے
ہمیشہ خدا اُنسے راضی رہے
مرخص ہوے پھر خلیفہ سے بھی
چلے شام کو با ہزاران خوشی

اور اسوار بیس اُنکے ہمرہ ہوے
یمن کے بھی اور قوم آزاد سے
جو ہم راہ طی کر کے پہونچے تبوک
لگے کہنے یون مجسے وہ ذی سلوک

مرے باپ کی قبر ہو جلتے
کہا جانتا ہون کہ موتہ مین ہے
کہا آرزو ہی یہ اے مرد رہ
مجھے چلکے دکھلاؤ تم وہ جگہ

چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وہان
اور اُسجا لڑائی ہوئی تھی جہان
جو مومن تھے وان کلب کی قوم سے
اُنہی نے تھے مرقد پہ پتھر رکھے

ہے قبر کا تاکہ باقی نشان
زیارت کرین اور دعائین یہان
کہا مین نے اُنسے کہ اے نامور
اسی مین ہین مدفون تمھارے پدر

تو اُترے وہ اور سخت گریان ہوے
یہ کی التجا اپنے اللہ سے
تمنا ہے اے داور دادگر
انھین بخشدے اور رحم انپہ کر

اُسی قبر کے پاس ہنگام شب
رہے اُنکے ہمراہ ہم لوگ سب
سحر گاہ جب وانسے چلنے لگے
اُنھین مین نے دیکھا تو بیتاب تھے

کہ روتے تھے اور رنگ رخ زرد تھا
سبب اُنسے دریافت مین نے کیا
کہا مجکو امشب مرے باپ کی
جو رویا مین حاصل زیارت ہوئی

تو دو پارچے سبز پہنے ہوے
نظر آئے اور اُنکے دو پر بھی تھے
اور اک ہاتھ مین اُنکے تلوار تھی
کہ عریان تھی اور خون مین ڈوبی ہوئی

وہ دی مجکو اور یون کہا ای پسر
یہ لے اور غزا اِس سے اعدا پہ کر
اور اس تیغ کو جو پہونچا ہون مین
غزا کی بدولت ملی مجکو ہین

مین اُس تیغ کو لیکے لڑنے لگا
اور اس درجہ کام اُس سے مین نے لیا
کہ وہ ہو گئی جا بجا رخنہ دار
پہ اعدا سے کرتا ہون مین کارزار

غرض ہو گئے متوجہ سے ہم سب روان
ہوے داخل لشکر مومنان

سپہ دار لشکر تھے با کر و فر
فدا تھی نشانون پہ فتح و ظفر

ہوا دیر پر معرکہ سخت جب
اور انکو لیا گھیر اعدا نے تب

خدا جانے کیا انکا اب حال ہو
اسیوقت مین چھیڑ کر اسپ کو

جو پہونچا مین لشکر مین سردار پاس
لگے کہنے یون مجھسے وہ حق شناس

روانہ کرو تا اعانت کرین
کہ عبد اللہؓ اعدا کے ہین بیچ مین

کہا پھر کہ افسوس واحسرتا
جو عبد اللہؓ اور مومن باصفا

یہی جنگ اول ترے عہد مین
بس اللہ رکھے سلامت انھین

تمنا ہے میری کہ بہر خدا
ملو انمین تم جاؤ جیسے ہوا

مین تھا منتظر آپ کے حکم کا
پہونچتا ہون گر چاہے رب العلا

کہا مجھکو اللہ کی ہے قسم
کہ مجھپر جناب خلافت حشم

خیال آپ ایسا نہ فرمایئے
کہ ہے آپ کی فخر طاعت مجھے

کہ مجھسے مقدم ہو ایمان مین
نبیؐ نے کہا آپ کی شان مین

یقینی جو ہین مرتبے آپ کے
ملا ہین وہ نہ مجھکو کسی طرح سے

لڑار د برو مومنونکے ہون مین
مرے حال سے سب آگاہ ہین

غزا مین جو کوشش کرونگا مین اب
جناب عمرؓ کو مرا حال سب

مرا نام لیکر یہ فرماتے تھے
کہ لڑتے ہین وہ نام کیواسطے

نہ مجھکو امارت کی پروا ذرا
بہت ہے خدا نے جو مجھکو دیا

یہ سنکر ہوے شاد سب مومنین
لگے کہنے انسے سپہ دار دین

یہ کہتا ہے راوی صداقت پناہ
یہ سنکر وہ سردار نصرت پناہ

زرہ تھی جو کذاب ملعون کی
کہ جنگ یمامہ مین انکو ملی

لیا تیغ کو پھر حمائل کیا
فرس پہ ہوے جلد رونق فزا

یہ آواز دی لشکر زحف کو
کہ آجاؤ اللہ والو چلو

یہ سنتے ہی سب سواران ہر صف
شجاعان گردان و شیران ہر صف

امیر دلاور نے لیکر نشان
پھریرے کو کھولا بصد فر و شان

جو موجود تھے اور مومن وہان
تو رخصت ہوے انسے وہ مومنان

وہ ابن انیس عبد اللہؓ جوان
ہوے رہنمائی کو ہمرہ روان

کہ تھا مین بھی ہمراہ سردار کے
اور اُس روز لشکر سے ہم یون چلے

عنایت یہ اللہ نے ہمپہ کی
زمین کو لپیٹ انسے اُس روز دی

کہ لشکر بڑا تھا بشہر دمشق
امین امم صاحب رہ دو عشق

اور انکو انھون نے جو اسیر کیا
تو مین انکے ہمراہ موجود تھا

کہا مین نے دل مین کہ اعدائے دین
بکثرت ہین اور کم ہین مومنین

چلا وانسے اور یون چلا تیز تر
کہ صرصر بھی نادم تھی مجھے دیکھکر

کہ مژدہ بھی لائے ہو تم یا نہین
کہا جلد اب شہ سواران دین

یہ کہکر کیا حال سارا بیان
ہوے سنکے ترجیع سے تر زبان

ہوے قتل تیرے نشانکے تلے
تو کیا عذر ہے بو عبیدہؓ تجھے

یہ کہکر جہانؓ پہلوان سے کہا
کہ اے خالدؓ صف شکن باوفا

جہان پہلوان خالدؓ ابن ولید
لگے کہنے سوگند رب مجید

ہوے تر زبان یون امیر جری
ادب سے تمھارے مجھے شرم تھی

کسی طفل کو بھی کرین گر امیر
تو اسکی اطاعت کرون ناگزیر

مخالف نہین آپ سے زینہار
دیا آپ کو حق نے عز و وقار

امین میری امت کے ہین بو عبیدؓ
اور آپ اہل جنت ہین بے شرط و قید

یہ سنیئے خدا کی ہے مجھکو قسم
کہ مدت سے ہے تیغ میری علم

اور اب آپ کو کرتا ہون مین گواہ
کہ جان اپنی کی مین نے نذر اِلٰہ

یقین ہے کہ کھلجائیگا عنقریب
یہ مین نے سنا ہے کہ وہ خوش نصیب

مجھے اسکی واللہ خواہش نہین
لڑا ہون مین بہر ترقی دین

یہ دنیا ہے ناچیز اسکے لیے
ہوئی اور نہ ہوگی خواہش مجھے

مناسب یہی ہے کہ ہو اب روان
جزا دے تمھین داور داوران

کھڑے ہو گئے اور کرکے سلام
وہین اپنے لشکر گئے تیز گام

اسے زیب تن کرکے بالائے سر
رکھا خود فولاد با کر و فر

جمے تھے وہ یون پشت رہوار پہ
کہ حیران دلاور ہوے دیکھکر

گرو چلکے اعدا پہ تیغ افگنی
کہ ملک شجاعت کے تم ہو دھنی

ہوے چست تیار جھٹ آگئے
کہ گویا وہ پہلے سے تیار تھے

ہلایا اور اللہ اکبر کہا
ہوے گرد سب غازی باصفا

امیر جری نے بھی انسے کہا
سلام اور گھوڑے کو ٹھکرا دیا

وہی رافعؓ ابن عمیرہ دلیر
روایت یہ کرتے ہین یان دلپذیر

نہ تھی کچھ خبر اپنی اور راہ کی
چلے جاتے تھے جیسے آندھی کوئی

اگرچہ وہ تھی راہ دشوار و سخت
نہ ٹھہرے کہ سیدھے گئے ایک لخت

کہ پہونچے اسی دم بہنگام شام
ملخ کی طرح پھیلے تھے وہ لئام

پہونچکر وہان عبداللہ سے
امیر جہانگیر کہنے لگے

کہان ہین وہ کس جا ملینگے مجھے
کہا دیکھو نزدیک اُس دیر کے

نہین تو بہشت برین مین ملین
چلو دیر کے پاس ڈھونڈین انھین

تو آئے نظر عبداللہ انھین
لیے تھے نشان ظفر ہاتھ مین

کہ کوئی نہ تھا جو نہو زخم دار
نہ اُمید بچنے کی تھی زینہار

سب اسطرح تھے گرم پیکار و جنگ
کہ گردون گردان بھی تھا اُنسے دنگ

چلو چلتے ہین یا نسے فردوس کو
اور انپر وہ اعدائے دین زشت خو

باواز کہتے تھے عبداللہ آہ
نہ بیدل ہو یارو یہ ہین روسیاہ

اسے جان لو تم کہ رب کریم
تمھین دیکھتا ہے بفضل عظیم

کہا پھر کہ ای دوستان خدا
ہے کم من فئة بھی اُسی نے کہا

ہلایا نشان ساتھیون نے کہا
کہ لو انکو اے بندگان خدا

مبارک ہو حاصل ہوئی آرزو
کہ یہ دشمن حق ہین اب روبرو

یہ کہتے ہی ٹھکرائے صرصر خرام
کیا حملہ اعدا پہ کھینچے حسام

کہ تھی انکی للکار ہیبت فزا
صہیل ستوران بھی تھے جانگزا

تو بس دیکھکر عبداللہ امیر
اور ایسے ہی سب مومنان دلیر

شہادت ہمین اب ملیگی یہین
کہا لو ہوا وصل رب برین

مدد اسنے پائی ڈرا حق سے جو
مبارک ہوا ای اہل قرآن سنو

نجات اب تمھین اس بلا سے ملی

مجاہد جو ان تھے گھر بیچ مین
کہ گھیرا تھا ہر طرف سے انھین

تو ابن انیس اب یہ سمجھے بتا
کہ عبداللہ جعفر باصفا

ملینگے کہ ہم سب سے تنہا یہ کہا
کہ ہم دیر کے پاس ہون ایک جا

امیر جہانگیر نے غور سے
وہین سے جو دیکھا طرف دیر کے

مسلمان سب انمین محصور تھے
اور ایسا لڑائی سے تب عجز رکھتے

سوے اللہ سے دل اٹھائے ہوے
اور اللہ سے لو لگائے ہوے

وہ جتنے تھے سب کو یہی تھا یقین
کہ اب ہمکو دنیا مین رہنا نہین

دلیرانہ کرتے تھے نیزہ زنی
ہر اک سمت سے ہوتی تھی تیغ افگنی

کرو صبر زندہ نہ چھوڑو انھین
یہی دشمن حق ہین مارو انھین

اور آگے تمھارے ہے خود جلوہ گر
یہ انوار حق ہین اٹھاؤ نظر

امیر جہانگیر خالد ولید
ہوے دیکھکر قیصری رنج شدید

کرو خوب سیر اب تیغو نکو اب
خدارا نہ تم انکو جانے دو اب

تمھین کو کریگا خدا فتح مند
کہ ہے دین اسلام اپنا بلند

یکایک نمایان جو یہ دان ہوے
بصد طیش اعدا کو للکارتے

سراپا سے ہر ایک آہن بدن
وہ کھینچے ہوے تیغ ہر صف شکن

یہ سمجھے عدو تازہ دم اور آئے
یقین ہوگیا انکو اب جان جائے

کہ ناگاہ ہاتف نے دی یہ صدا
وہ رسوا ہوا جو نہ حق سے ڈرا

یہ اللہ نے کی تمھاری مدد
یہ دیکھو کہ آئی خدا کی مدد

نصارا پہ لو تمکو نصرت ہوئی

بیان شدت و سختی جنگ و دلاوری و ثابت قدمی امیر عبیداللہ و شہسواران دین متین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حملہ کرنا سیف اللہ المجید خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کا لشکر کفار پر و قتل بطریق بدست ضرار رضی اللہ عنہ و فتح اسلام

ہے راوی صادق کا ایسا بیان
کہ اُسدم یہ عاجز تھے مومنان

ہر اک سمت سے اُنپہ چلتی تھی تیغ
سنانین بھی تھین کارگر بے دریغ

یہ للکار تھی اُسکی ہیبت قرین
ڈکارے کوئی شیر ببر جیسا کہین

کہا اُسنے آتے ہی اے غازیو
مین آیا تمھارا معاون سنو

یہ کہتے ہی تکبیر کہتے ہوے
اڑائے سر دشمنان تیغ سے

کہ دل اور جگر انکے تھے منہ کو آئے
یقین سبکو یہ تھا کہ اب جان جائے

کہ اتنے مین آئے وہ زخمی دلیر
اور آگے سوار انکے اک مثل شیر

علم ہاتھ مین اُسکے پرنور تھا
پھریرا بصد شوق اُڑتا ہوا

مٹا دینے والا ہون کفار کا
مین خالد ہون دین خدا پر فدا

ہوا تب یقین انکو خالد یہ آئے
کوئی دشمن اب بچکے جانے نہ پائے

اسیطرح سارے وہ زخمی جوان
ہوئے تیغ زن اور تکبیر خوان
اٹھا ہر طرف شور تکبیر یون
لگا گونجنے گنبد نیلگون
کہا عامرؓ ابن سراقہ نے یون
کہ سردار خالدؓ لیے وہ قشون
اگرچہ وہ ایدہر ادہر ہو گئے
مگر بہر ناموس لڑتے رہے
کہ ہمسے بچلتے تھے وہ بجان ومال
کہ روکا ہمین ہوکے گرم قتال
پہونچ جاوین انکی اعانت کرین
مبادا کہ غالب ہون اعدائے دون
ملا خاک مین وہ چھوڑ دو انھین
کہ خالق نے بھیجی مدد یہ ہمین
کیا ابن اسقع نے بھی یون بیان
کہ ہم سب تھے مایوس جینے سے ان
ہوئی تھی نہ تاریکی شب ہنوز
کہ خالدؓ لیے وہ نشان دل فروز
فرار اسطرح کرتے تھے خوف سے
کہ جون بکریان شیر کے خوف سے
تو ایسا ہوے قتل مین گرم سب
کہ اعدا پہ اترا خدا کا غضب
عنان تا عنان کو ملائے چلے
پے فتح بیڑا اٹھائے چلے
ہٹے ہوکے بے شرم وہ نابکار
نہ انمین رہی طاقت کارزار
تھا عبداللہ جعفرؓ کا اسدم یہ حال
ہوئے تھے بشدت جو گرم قتال
اور ایسے ہی تھا جسم پہ بھی جما
ضرارؓ ابن ازور نے انسے کہا
عوض باپ کا اپنے تمنے لیا
لگی آتش دل کو ٹھنڈا کیا
کہا یہ بتاؤ کہ تم کون ہو
لگے کہنے یون انسے وہ نیک خو
کہا آفرین مرحبا مرحبا
تمھین دے ضرارؓ اسکی اللہ جزا
یہ کہتے ہین عبداللہؓ بو انیس
تھے گرم تکلم وہ دونون رئیس
یہ عبداللہ جعفرؓ نے انسے کہا
کہ اللہ دے تمکو خالدؓ جزا
سنو اے ضرارؓ ابن ازور دلیر
جو ہین دیر کے پاس رومی شریر
سبب ہے کہ ہمین ہو لڑکی وہی
اسی کے محافظ ہین یہ سب غبی
کہا یہ تو بتلاؤ اے نامور
کہ وہ دشمنان خدا ہین کدھر
انھون نے جو دیکھا جما کر نگاہ
مسلح نظر آئے وہ روسیاہ
اور اس دیر کے سیدھی جانب تھے
کہ اسلام والے نہ آئین چلے
وہ خود اور زرہ پہنے تھین باصفا
انھین روشنی نے دیا جگمگا
ہو لوہے کی دیوار جیسے کہین
تھے ایسے ہی کمبخت اعدائے دین
وہ خالق تمھین رہنمائی کرے
بڑی راہ تمنے بتائی مجھے
تو اک سمت سے عبداللہؓ جون
سبنھالے نشان نظر تو آان

یہ غازی مسلمان خوشی سے شتاب
لگے دینے ویسے ہی انکو جواب
جو آئے وہ للکار کر یکبیک
پریشان ہوئے خیرہ سر یکبیک
گرے اسطرح انپہ جون شیر نر
پڑو نپہ گرے یکبیک دوڑ کر
بہادر جو تھے انمین وہ جم گئے
لڑے ہمسے اور سد رہ بھی ہوئے
امیر دلاور کو خواہش یہ تھی
کہ سردار عبداللہؓ تک مین ابھی
مگر انکی آواز سنتے ہی وہ
لگے کہنے ہمراہیون سے کہ لو
یہ کہتے ہی اکبار حملہ کیا
نصارا کو زیر و زبر کر دیا
مگر کی خدا نے ہماری مدد
کہ ناگاہ ہمپر اتاری مدد
نظر آئے اور تھے یہ گرم قتال
کہ آگے سے انکے عدو بدمآل
مسلمان کرتے تھے قتل و اسیر
ملے جب وہ دونون گروہ دلیر
ابوذرؓ غفاریِ عالی تبار
مسیبؓ نجیبہ و حضرت ضرارؓ
کہ اڑتے تھے اعدا کے جسمون سے سر
ہوئے تیغ افگن ادہر اور ادھر
اسی بحر مواج پیکار مین
ملے عبداللہ جعفرؓ انھین
زرہ کی تھا یون آستینو نپہ خون
شتر کی کلیجی کے ٹکڑے ہون جون
کہ اے ابن عم نبی کریم
خدا انکو دیوے جزائے عظیم
انھون نے نہ پہچانا تھا وقت شب
تھے ڈھاٹا بھی باندھے وہ عالی نسب
صحابیؓ وہ عالم کے سرور کا ہون
مجاہد ہون بیٹا مین ازورؓ کا ہون
کہ آئے ہماری مدد کے لیے
لڑے خوب باحد کے لیے
کہ پہونچے جہان پہلوان بھی دین
لیے ساتھ گردان و شیران دین
جہان پہلوان سے جو یہ کہہ چکے
ضرار ابن ازورؓ سے کہنے لگے
یہی خوب لڑتے ہین اب تو انہین
یہی دیر سے روکتے ہین ہمین
مین کرتا ہون حملہ چلو میرے ساتھ
اور اب قتل انکو کرو میرے ساتھ
امیر جہان گیر خالدؓ دلیر
لگے کہنے وہ دیکھو ہین کیا عجیب
کہ آہن تن تھے اور انمین ہی تھا
وہ بطریق حاکم طرابلس کا
جلائی تھی آگ اسطرح سے وہان
کہ تھے روشنی مین وہ اسکی عیان
وہ آئے نظر انکو اسطرح سے
کہ تھے سب برابر برابر جمے
انھین دیکھتے ہی یہ انسے کہا
کہ اے واہ وا مرحبا مرحبا
کرو حملہ تا مین بھی حملہ کرون
یہین خدا کمین اب ملا انکو دون
اور اک سمت سے وہ دلاور سیر
سپاہ اپنے ہمرہ مجاہد دلیر

بڑھے اپنے سطرح ڈانٹا انھین
ہٹے وہ کہ ڈر جان کا تھا انھین
بڑھا صف سے پھرتا کرے کارزار
ہوا حملہ آور بسوے ضرارؓ
اور اسپر یہ تیزی و چابکی
جما کیونکہ تب زین پر یہ شقی
اُسے انکی اُسکی انھین جستجو
کہ اپنی کرین تیغ کو سرخرو
کہ مین جست و خیز اسپ رہوار کی
دکھا دُون اسے مار ہی لون ابھی
اُسے اور اُسکے جو ہمراہ تھے
ہوا حوصلہ یہ کہ مارین اِسے
مگر ایک گڈھا تھا میدان مین
نظر تیرگی سے نہ آیا انھین
فرس سے زمین پر گرا شیر نر
یہ چاہا پکڑ لون فرس کو مگر
کھڑا ہو گیا اور وہ بزدل بڑھے
دلیرانہ نامرد لڑنے لگے
تو جل بعض کے بطریق آگے بڑھا
اور اک وار جھٹ پٹ کیا گرز کا
پکڑ کر اُتارون مین نیچ ہوا سے
ملا دون ہمین خاک مین مار کے
پڑی گرز کی اُسکی گردن پہ ضرب
دبا اُسکے نیچے وہ جویاے حرب
دلیر عرب نے وہین بیدریغ
کیا اُسکی گردن پہ اک وار تیغ
اور اُسنے یہ چاہا کہ اب مین اُٹھون
کرے قتل ورنہ یہ جویاے خون
نکالا اُٹھایا گرایا اُسے
چڑھے سینہ پر اور دبایا اُسے
چھُری پاس اُنکے میان کی وہ تھی
کہ تھی رشک برق اور وہ اُسکو کھچی
اور اک ضرب سینہ پہ ایسی لگائی
پکاری یہ موت اُسکی حاضر ہون آئی
پھر اُٹھکر پکڑ اُسکا گھوڑا لیا
کہ زیور جڑاو تھا اُسپہ پڑا
تکبر ہوے خوب للکار کر
کیے اپنے حملے اِدھر اور اُدھر
مجاہد کی ایسی چلی تیغ تیز
کہ اُنکو نہ سوجھا سواے گریز
تو یہ دیر پر چھا گئے ہر طرف
کھڑے تھے دلاور جوان صف بصف
تھی اک نہر اُس تک تعاقب کیا
اُنھین گھاٹ اُسکا نہ معلوم تھا
نہ در آئے اُسمین وہ غازی جوان
وہانسے پھرے اور جو پھر آئے ان
تھے قابض مگر اُسمین جو کچھ تھا مال
اچھوتا تھا اُسوقت تک بے مقال
بہم ہوکے ہم اور وہ اُسکو لین
اور اُسکے سوا تھا جو بازار مین
ہوے شادمان سب اور اُنسے ملے
وہ اُس مال کو دیکھ کر خوش ہوے
کیا اسطرح واثلہؓ نے بیان
ملا جسقدر مال ہمسکو وہان
اور اُنکے سوا اُنچر و اسپ بھی
بندھے تھے جو اُسمین لیے وہ سبھی
مزے دار چیزین بھی کھائین بہت
کہ بازار گرجا مین پائین بہت

مگر ایک بطریق بس منچلا
وہین جم گیا اور بڑھا للکارتا
اُسے دیکھتے ہی وہ غازی جری
ہوے غرق حیرت کہ یہ کیا ہوئی
اُسیوقت بس ہوگئے ہوشیار
کہ تھا در پے قتل وہ نابکار
مجاہد جوان نے یہ دل مین کہا
کشادہ جگہ ہو تو آئے مزا
تو ٹھکرا کے رہوار وہ بیبدل
جدا ہو گئے اُس سے آئے نکل
بڑھے وہ ضرارؓ دلاور نے تب
لیا ایک میدان کہ مارونگا اب
جو اُسمین پڑا پاؤن رہوار کا
تو اوندھا ہوا اور رہ مین گر گیا
نہ آیا وہ قبضہ مین تب وہان
سنبھالے سپر اور آتش فشان
لڑا اسطرح اُنسے شیر عرب
کہ وہ کلب رومی تھے حیران سب
اُسے دیکھے خالی وہ شیر عرب
جھپٹ کر گیا اُسپہ تا ہکلا سب
چمک کر وہ گھوڑا کھڑا ہو گیا
مگر اسپر کے بھل پھر نہ سنبھلا ذرا
بہت اُسنے چاہا کہ نکلون کہین
پر اُس سے نکلنے وہ پایا نہین
مگر تیغ نے نرم آواز دی
نہ کچھ کارگر شاہ رگ پر پڑی
اور اُس تک غلام اُسکے آنے نپائے
کہا یون مجاہد نے جانے نپائے
اور اُسکے مٹانے سے وہ باصفا
تھے حیران کہ ہے سخت یہ بیحیا
جدا ایک لمحہ بھی کرتے نہ تھے
لیا کھینچ فوراً اُسے میان سے
جہنم مین سیدھی گئی جان زار
ملا قعر دوزخ مین اُسکو قرار
جواہر بہت قیمتی اُسمین تھے
کیا شکر حق اور جو اُسپر چڑھے
لرزتی تھی ہیبت سے یکسر زمین
فلک اور ملک کہتے تھے آفرین
پھر اُس سمت آئے جو دونون امیر
ہٹے ہوکے بےشرم وہ ناگزیر
جہان پہلوان خالدؓ صف شکن
تعاقب مین اُنکے گئے تیغ زن
اور اعداے دین اُس سے آگاہ تھے
کیا جست عبورہ اور روانہ ہوے
تو وہ سب مسلمان اُس دیر پر
بعون خداوند پیروز گر
کہ وہ لوگ تھے اُنکے سب منتظر
کہ آوین پلٹ کر جو خالدؓ تو پھر
وہین جمع سب مال اک جا پہ تھا
غرض آئے جب خالدؓ باصفا
جو کچھ دیر مین تھا لیا اُسکو بھی
کیا سب نے شکر خداے قوی
کیا جمع پھر دیر مین بھی گئے
جو برتن تھے عمدہ وہ سب لے لیے
غرض کچھ نہ چھوڑا جو سامان ملا
ادا کرکے شکر خدا لے لیا
وہ فرمانرواے طرابلس کی
جو مہ پارہ دختر تھی دولھن بنی

لیا اُسکو اور اُسکے ہمرہ جو تھین
حسین نوجوان لڑکیان نازنین

کہ چالیس تھین اور زیور بھی تھا
اور اُسکے سوا قیمتی پارچا

دلہن کرکے اُن لڑکیونکو شمار
اسی دم کیا خچرون پہ سوار

بعد فتح للکارنا پادری کو حضرت سیف اللہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہُ کا اور پہونچنا اُنکا لشکر مین مع غنائم

کہا واقدی رحمہ اللہ نے یون
جو غالب ہوا وہ مسلمان قشون

کہ سردار تھے وہی آکر لڑے
کیا قتل اعدا کو ثابت رہے

ہوے سنکے بس مضطرب بے قرار
معاون ہوے خالدؓ نامدار

ہوے سخت مجروح اور آئے جب
پلٹ کر لب نہر سے پر غضب

ڈرایا اُسے تب نکلکر کہا
کہا جو ہی منظور کہتے ہو کیا

کہ مالک جو ہی گنبد سبز کا
جواب اسکا لیگا جو تمنے کیا

کہا اسکی پرسش نہ کچھ ہمسے ہو
ہمین حکم ہی یون ہی ای زشت خو

قسم ہی خداوند جبار کی
جو ہمسے نہ کہتے ہمارے نبیؐ

گراتا ابھی مین اور کرتا قتیل
یہ سُنکر رہا چُپ وہ مردک ذلیل

سپہ دار دین سرور نامدار
تھے بیچین اور اُنکا تھا انتظار

جو داخل ہوے فوج اسلام مین
ہوے شاد وہ سب جو دیکھا اُنھین

پئے پیشوائی بڑھے خود امیرؓ
جلو مین لیے غازیان دلیر

جہان پہلوانکو کیا خود سلام
ادا شکر یہ بھی کیا پھر تمام

لے آئے اُنھین اپنے مخیم مین جب
لیا خمس مال غنیمت سے تب

لیا تھا جو بطریق کو مار کر
اور اُسکے تھے زیور مین لعل و گہر

یہ کہتا ہی راوی صادق بیان
یہ خود مین نے دیکھا کہ خوش نے وان

اور اک ایک تھا بیش قیمت بہت
پر اُنکو تھی عقبیٰ کی الفت بہت

لکھا ہی کہ قیدی جو کچھ وانسے آئے
سپہ دار کے سامنے اُن کو لائے

یہ عبداللہ جعفر نے درخواست کی
اسے دو مجھے اے امیر جریؓ

نہو فرق کچھ اُسکی تعمیل مین
اور احوال یہ سب جب لکھے اُنھین

تو سردار نے اُنکو دختر وہ دی
خوشی سے وہ خدمت مین اُنکے رہی

یزید لعین جب کہ حاکم ہوا
تو صدقہ ہکا لوگون نے اُس سے کیا

کیا اُنسے اُس بیحیا نے طلب
کہ دے تو مجھے دخت بطریق اب

ہوئی نامزد تین شخصونسے جنگ
ہین اول تو عبداللہ با نام ننگ

خبر دینے والے تھے پورا نیس
کہ لشکر مین سارا امیر و رئیس

انھین تین سے نامزد ہی یہ جنگ
اور اِس جنگ مین خالدؓ جیرہ چنگ

تو آواز دی راہب دیر کو
ولیکن نہ بولا نہ نکلا جو وہ

اگر اسکو سُن لو تم اے ذی ہمم
مین کہتا ہون عیسیٰؑ کی کھا کر قسم

یہ دیکھو کہ تمنے کیا کشت و خون
وہی تمسے پوچھیگا مین کیا کہون

کہ تمسے لڑین اور مارین تمھین
اور اسکی جزا اپنے خالق سے لین

کہ تم راہبون سے مزاحم نہو
تو مین کھینچ لیتا ابھی تجھکو تو

روانہ ہوے وانسے پھر مومنین
بصد شادمانی سوے فوج دین

جہان پہلوان اور عبداللہ آئے
غنائم لیے ساتھ با فر و جاہ

صدا کوس اقبال کی تھی بلند
تکبر تھے یکسر وہ فیروزمند

یہ اِس سمت سے اور وہ اُس سمت سے
ملے اور باہم جو اک جا ہوے

پھر آئے جو عبداللہ اور اور بھی
ملے اُنسے بھی با ہزاران خوشی

جو باقی رہا بانٹ اُنکو دیا
ضرار جری کو وہ گھوڑا ملا

اُسے لائے پاس اپنی ہمشیر کے
وہ زیور اُتارا کہا اُنسے لے

جواہر لیے اسکے سارے نکال
دیے بانٹ عورات کو حال حال

نہ تھی اُنکو دنیا کی پروا ذرا
نہ تھا کچھ بھی مطلوب حق کے سوا

اُنھین مین تھی وہ دخت بطریق بھی
کہ مہ پارہ تھی اور دولھن بنی

کہا یہ لکھونگا حضور عمرؓ
کرینگے جو ارشاد وہ دادگر

تو اُنکو اُنھون نے یہ لکھا جواب
کہ دے دو وہ عبداللہ کو تم شتاب

پکاتی تھی عمدہ سے عمدہ طعام
عرب کے بھی کھانے سکھائے تمام

کہ عمدہ پکاتی ہی سارے طعام
ہی ایسی حسین جیسے ماہ تمام

کیا اُسکو تب پاس اُسکے روان
یہ کرتے ہین عامر ربیعہ بیان

ملے مجکو حصے مین اُس مال سے
کہ تھی ایک مریم کی اور دوسری
پھر اُس سے لیا مین نے طائف مین مال
جو اس قسم کے تمکو کپڑے ملین

وہ کپڑے حریر اور دیباج کے
قریب اُسکے حضرت مسیحا کی تھی
جناب عمرؓ نے سنا جبتٔ حال
مجھے بھیجنا آئین تا کام مین
جناب امین کے مین لشکر مین تھا

کہ تھین رنگ برنگ اُنمین تشکلین بنین
وہ کپڑے یمن مین مین سب لے گیا
عنایت سے یون خط لکھا اک مجھے
غریب و ضعیف و مساکین کے
کہ صادر ہوا نامۂ جان فزا

اور اک کپڑے پر ڈوبی تصویرین تھین
ملی بیش قیمت ہوا فائدہ
تمھین چاہیئے اے بھتیجے مرے
اور اجر اسکا تم پاؤ اللہ سے

عریضہ امیر لشکر پناہ بحضور امیر المومنین بگزارش کیفیت جان فشانی سیف اللہ و درخواست تحریر فرمان دلجوئی بنام حضرت موصوف و استفسار سزائے مے نوشان

تمام سپہر وفا قدی نے کہا
کہ قیصر پہ لشکر کشی اب کرون
اور اُس خط مین اسطرح درخواست کی
یہ لکھیں کہ مین تمسے ہون شادمان
تم اللہ والے ہو یہ چاہیے
اور اُس سے [illegible]
کہ جا [illegible]
کہ [illegible]
حمید [illegible] نے یہ یون کہا
اُسی مین جو [illegible] باصفا
انھین مین تھے حضرت علیؓ ولی
گیا اور دیا خط تو کھولا پڑھا
او اسطرح شیرِ خداؓ نے کہا
وہ کہتا ہے آتا ہے جو بر زبان
یہ حضرت خلیفہ نے انکو لکھا
پیا جسنے بادہ ہے [illegible] قصور
وہ افلاس و سختی مین ہون مبتلا
کرین بندگی اور [illegible] نہین

جو اُس دیر پر اُنکا قبضہ ہوا
یہ اور رنگ و تاج شہی چھین لون
کہ یا سرور اہی مناسب یہی
کہ تم ہو فدائے شہِ مرسلان
کبھی ہو نہ اللہ کے واسطے
یہ کی عرض کیا حکم ہے اب مجھے
انھی مین سُراقہ بھی لیتے لا کلام
جو اسکو پیئن بس وہ ہین ذر نہین
سپہ دار نے خط یہ محبکو دیا
کیا مین نے دیدار فاروقؓ کا
تھے طلحہؓ بھی اور عبدالرحمنؓ بھی
لگے سوچنے کچھ وہ صاحب حیا
کہو آپ کی رائے ہے اسمین کیا
ہوا کذب اُسکی زبان پہ روان
پس از حمد و نعت شہِ انبیا
لگاؤ اُسے اسی دُرّے ضرور
مگر ان جو تائب ہون پیش خدا
دل و جان سے بس شاکر حق رہین

اور آئے پلٹ گرد لیران دین
تو حضرت خلیفہؓ کو نامہ لکھا
کہ خالد کے نام آپ اک خط لکھین
ہزار آفرین صد ہزار آفرین
پھر اُن سبکا بھی حال اُسمین لکھا
لکھا ہے تھے وہ لوگ اہل یمن
اور اک سرد زاہد نے اُنسے کہا
شرابی پہ حضرت نے لعنت بھی کی
یہ سن لیکے ہوا سوے طیبہ روان
تھے گرد اُنکے اصحاب عالی وقار
خوشی سے تھے گرم تکلم بہم
کہا پھر کہ حضرت رسالت نے تو
کہا جو ہوا مست پیکر شراب
تو کاذب یہ ہین اُنسی دُرّے ضرور
جو کچھ تمنے لکھا وہ پہونچا مجھے
قسم ہے مجھے اپنی ہی جان کی
کرین مینو نکو بھی اپنی درست
دوبارہ پیے اب جو کوئی شراب

ہوے مستعد تب جناب امینؓ
و راس عزم سے اُنکو آگہ کیا
عنایت کا اظہار اُسمین کرین
غزا مین کمی تمسے ہوتی نہین
لیے مے کے ساغر جنھون نے چڑھا
کہ پی مے جنھون نے یہ تھا اُنکو ظن
یہ ہے منع اے دوستان خدا
یہانتک جو لائے اُسے اُسپہ بھی
بصد آرزو جبکہ پہونچا وہان
انھین مین تھے عثمانؓ والا تبار
ادب سے حضور خلافت حشم
لگائے ہین دُرّے ہی میخوار کو
تو ہو وہ دو بکتا ہے وہ ناصواب
یہی ہے سزا اُسکی بھی بے قصور
یہ آگہ ہوا اُسکے مضمون سے
کہ اُنکو نہ ہوگی بھلائی کبھی
رہین یاد مولا مین چالاک و چست
یہی اُسکو دینا سزا تم شتاب

بعد حمد و فرمان خلیفہ برحق بخوشی اجرائے حد مے نوشی کرانا اُن مسلمانون کا جنھون نے شراب

پی تھی اور کوچ لشکر اسلام جانب حمص و بعلبک

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
اور اللہ سے اپنی توبہ کرے
وہی لوگ سچے مسلمان تھے
کیے جمع پھر سروران قشون
اگرچہ جا ہتا ہی خداے کریم
چلینگے جدھر آپ ہم بھی ادھر
کہ ملک شجاعت کے سردار ہین
یہانسے چلونگا مین سوی حلب
تو سب مستعد کوچ کے ہو گئے
کہ ہمراہ لو لشکر زحف کو
مسیب رض ضرار رض اور رافع رض جوان
کہ انا فتحنا ہی قول حسن ا
کیا بار اونٹون پہ لیکے بہت
جہان پہلوان خالد صف شکن
نشان لے لیا پھر بڑھا کر جو ہاتھ
کہا کوس اقبال نے بجکے یون
تو دریاے لشکر کو [illegible]
جمائے پرے سب عنان با عنان
روانہ ہوے باہزار اقتدار
جوانمرد صفدران عالم کو وہان
بزور دویم خود سپہ دار دین
برادِ ابقلاع اور کبود بڑھے
جو ارض عوصم ہے اور قنسرین
جہان پہلوان سوے مصیصی دیا

اسے پڑھ کے سردار ذیجاہ نے
کہ یہ بار عصیان نہ اسپر رہے
دل و جانسے شیدا اے رحمان تھے
کہا سرسپاہ دلاور نے یون
تو حاصل ہوئی یہ بھی فتح عظیم
چلینگے کہ جاے رہ حق مین سپر
مجاہد ہین غازی ہین جرار ہین
حلب کو کرون فتح پہلے مین اب
درستی اسباب کرنے لگے
عقاب منور کو بھی ساتھ لو
ہوے ہمرکاب جہان پہلوان
جدھر جاو تم ہو مظفر لوا
بڑھی فوج سے تعین ہزارون قطار
فداے نبی عاشق ذو المنن
کہا فضل مولا ہمارے ہی ساتھ
کہ دونون نے کیون مژدہ فتح دو
تلاطم ہوا اور بڑھے دو جری
درخشان عنانونکی سب بوریان
گیا آسمان پر زمین کا غبار
کہ اس شہر پر تم رہو حکمران
لیے ساتھ سب لشکر مومنین
جو طے کرکے رہ اپنے ڈیرے کیے
کرو تاخت اب اسکو ای نیکدین
چلے لیکے شیران مردم شکار

کہا مومنون سے یہ للکار کر
تو حاضر ہوے وہ مسلمان وہین
کہ ان سے راضی ہے خدا وہ شاد
مین ہون مستعد بہر انطاکیہ
کہا یکزبان سب نے اے مقتدا
نہو قتل کیا مین سمجھے ہرگز کبھی
یہ سنکر ہوے شاد وہ نیک خو
جب اسپر ہو قبضہ تو وہانسے بڑھون
سپہ دار نے فوج کا جائزہ
اور آگے روانہ ہوا اس فوج سے
بجا فوج دین مین جو کوس رحیل
غلامون نے چٹ پٹ گرا کر خیام
مسلح ہوئے پر دلان عرب
اکبر ہوے اور رہوار پر
لیے جوش سطوت نے انکے قدم
جو سب ہما نگہ وہانسے بڑھا
عرابی وہ گھوڑے عرابی سوار
وہ ہتھیار انکے چمکتے ہوے
غرض جب طلایہ روان ہو چکا
کیے انکے ہمراہ پانصد سوار
کہ اکثر تھے انمین یمانی سوار
دیا حکم سردار خالد کو یون
سوے بعلبک یانسے مین جاونگا
سپہ دار اسلام صاحب کرم

ادا کرے یہ حمد ہو جس شخص پر
کہ ہمکو مراد یجیے اے امین
رہے دین و دنیا مین وہ بامراد
کہ قیصر کو دون خاک مین اب ملا
یہ جانین ہماری ہین نذر خدا
ہمارے مقابل ہو کیا آدمی
کہا کوچ کے مستعد سب رہین
اور انطاکیہ پر بھی قبضہ کرون
لیا اور جہان پہلوان سے کہا
ہراول ہو اس فوج اسلام کے
تو غل سنکے گویا ہوے جبرئیل
ظروف اور اسباب و سامان تمام
چڑھے راہوار و نپہ خوش ہو کے سب
ہوے رونق افزا بصد کر و فر
ہوے مجری فسر جاہ و حشم
پھریرا نشان کا جو ہلنے لگا
ہر اک غرق آہن ہر اک [illegible]
خوشی سے وہ چہرے دمکتے ہوے
سپہ دار نے تب مقرر کیا
رہے قبضہ مین تا دمشق دیار
اور ایسے ہی مصری تھے جو یا کار
روان ہو سوے حمص لیکر قشون
بعون الٰہی ظفر پاونگا
چلے بعلبک کو بفوج و علم

فتح جوسیہ

حاضر ہونا بطریق جوسیہ کا بحضور سپہ سالار اور صدور فرمان امیر عالم پناہ مشعر

بارتداد جبلہ اور صلح ہونا حمص والون سے ایک سال کے لیے اور منتشر ہونا سرداران اسلام کا واسطے تاراج دیار کفر کے

یہ کہتا ہے راوی صادق بیان
کہ حضرت سپہ دار نصرت نشان

سو بعلبک جب ہین عازم ہوے
ملا آکے بطریق جو ستیہ سے

اور آیا ہدایا و تحفے لیے
کہا آیا ہون صلح کے واسطے

تو قائم ہوئی صلح تا ایکسال
اور اُسنے یہ کی عرض ای خوشخصال

اگر بعلبک پر بھی اور حمص پر
بعون خدا تمنے پائی ظفر

تو بس ہم اطاعت کرین جانسے
پھرینگے تمھارے نہ فرمان سے

کیے نذر اس نے درم الف چار
دیے کپڑے دیبا کے کر کے شمار

کہ ہوتے تھے پنجاہ تعداد مین
کیا پھر جو سرور نے رخصت اُنھین

روان خود ہوے بعلبک کیطرف
جلو مین تھے فارس وان صف بصف

گئے تھے نہ کچھ دور وہ باوقار
کہ آیا نظر ایک ناقہ سوار

چلا آتا تھا ناقہ یون تیز تر
کہ صرصر تھی نادم اُسے دیکھکر

اُسے دیکھ کر ٹھہرے حضرت امیر
جو دیکھا تو تھے وہ اسامہ دلیر

کہا آتے ہو تم کہانسے کہو
بٹھایا اُنھون نے وہین ناقہ کو

اُتر آئے اور کرکے اُنکو سلام
کہا آیا طیبہ سے ای نیکنام

جنابِ خلیفہ کا فرمان دیا
سپہدار نے لیکے کھولا پڑھا

نامہ

یہ کہتا ہے راوی صداقت پناہ
تھا آغاز اُسکا باسمِ اللہ

اور اُسمین لکھا بعد اُسکے یہ تھا
یہ خط ہے عمر رض ابن خطاب کا

جو ہے مومنانِ خدا پر امیر
سوے بو عبیدہ امین و دلیر

سلام علیک ای سپہدار دین
مین کرتا ہون حمدِ خداے برین

وہی ایک معبود ہے لاکلام
ہون اُسکے نبی پر صلوات و سلام

خدا نے جو تقدیر مین لکھدیا
نہین اُسمین کچھ جاے چون و چرا

ہوا لوح محفوظ مین جو رقم
کہ یہ شخص ہو کافرِ بدشیم

نصیب اُسکو ایمان ہوگا کبھی
ہے ایسا ہی جبلہ مین بن ایہم شقی

نبی عم کو اور اپنی ہمقوم کو
مرے پاس آیا تھا لیکر جو دو

اُنھین دی جگہ مین نے احسان کیا
اور اُن سبکو مین نے مسلمان کیا

مرے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوے
ہوا شاد مین اُنکے اسلام سے

کہ اسلامیونکی یہ قوت بڑھی
نہ تھی غیب سے پر نہ مجھے آگہی

پے حج مرے ساتھ مکہ گئے
کہ دیدار ہون بیت اللہ کے

کیے ساتھ جبلہ نے ہم طواف
وہین اک فزاری بھی تھا بیخلاف

فزاری کا پا اُسکے احرام پر
پڑا اور کھلے شانے ای خوش سیر

جو چادر گری اسکے شانونسے وان
ہوا غصہ کہنے لگا اُس سے ہان

عذاب اور سختی ہے پہونچے تجھے
حرم مین کیا تو نے عریان مجھے

خدا کی قسم کھاکے اُسنے کہا
کہ عمداً انہین مین نے ایسا کیا

تو مارا طمانچہ اُسے زور سے
کہ اُس ضرب سے چار دندان گرے

پھری استخوان اُسکی بینی کی بھی
کہ ناک اُس بچارے کی ٹیڑھی ہوئی

مرے پاس آکر ہوا دادخواہ
کہ تم داد دو میری بہر الٰہ

پے حاضری حکم مین نے دیا
جو حاضر ہوا تب اُس سے کہا

کہ کیون تو نے اِسکے طمانچہ جڑا
یہ مومن ہے بھائی ہے دینی ترا

ہوئی ناک ٹیڑھی گرے دانت چار
ہوا اسطرح سے وہ پاسخ گذار

کہ پاؤن سے اِسنے جو چادر مری
دیا کہ شانونسے وہ گر پڑی

تو مارا اسے اور خدا کی قسم
نہوتا جو آداب بیت الحرم

تو زندہ نہ مین چھوڑتا زینہار
کہا کر چکا تو یہ قول و قرار

رضامند کر اسکو ورنہ قصاص
مین لونگا کہ یکسان ہین سب عام و خاص

کہا آپ کیا مجھسے لینگے قصاص
یہ بازاری ہے عام اور مین ہون خاص

کہان تو کہان مین کہ مین شاہ ہون
یہ محتاج مین حسب جاہ ہون

کہا اہل ایمان تو یکسان ہین سب
ہوا ہے جو تو بھی مسلمان اب

تو اسلام نے تجھکو اور اسکو بھی
برابر کیا حکم حق ہے یہی

یہ سنکر لگا کہنے اب یا عمر رض
عطا کیجیے مہلت مجھے تا سحر

قصاص آپ کل مجھسے لیلین ضرور
کرونگا نہ فرمانبری مین قصور

فزاری سے ملکے کہا اے جوان
مسلح ہوے اور ہو کر سوا
کہ تمکو اب اُنپر کرے کامیاب
کرین صلح گروہ تو تم بھی کرو
رہو پُر حذر اُنسے اور ہوشیار
سلام اُنپہ بھی اور رحمت بھی ہو
بتعمیل ارشاد عالیجناب
کہا واقدیؓ نے کہ جمعہ کے روز
لقیطا جو بطریق تھا حمص کا
ہوے جمع بطریق جو تھا بنا
مُخبر اِسکی اصلا نہین شاہ کو
جو اِنسے لڑو اور لکھو شاہ کو
نہ سامان کھانیکا اِتنا ہی یان
کرو صلح جو کچھ طلب یہ کرین
اور افواج شہ کو کیا پائمال
یہ خواہش کرین فوج بھیجو ہمین
اور اسکے سوا ساز و سامان سبھی
کہا تو نے بہتر کہا جو کہا
یہ تدبیر کر صلح پائے قرار
سفارت بخوبی ادا اُسنے کی
اور اُنکے سوا کپڑے دیبا کے بھی
کہ تھی انتہا اسکی شوال تک
تو تجار لے آئے سب اپنا مال
بخوبی اُنھین نفع حاصل ہوا
معرات کو تا اُسے چھین لو
جو ہو کامیاب اے تہور شعار
کہ حاصل ہے اس درجہ قوت اُنھین
جہان پہلوان خالدؓ ابن ولید
روانہ ہوے یون بصد ہمہمی

تو دیتا ہے مہلت کہا اُسنے ہان
گئے شام کو یانسے کرکے فرار
مناسب یہی تمکو ہے اب شتاب
نہین تو ملا خاک مین اُنکو دو
معاون تمھارا ہو پروردگار
اور اک اک کے ہمراہ برکت بھی ہو
روانہ ہوے حمص کو خود شتاب
جو پہونچا وہان لشکر کفر سوز
اُسیدن جہنم مین داخل ہوا
وہ اِسطرح اُن سب سے کہنے لگا
یہ تھا اُنکی نسبت گمان ہمکو تو
کہ شاہا ہماری اعانت کرو
بخوبی جسے کھائین سب مردمان
خوشی سے وہ ہم تم اُنھین ملکے دین
تمھاری ہین محکوم ہم ہمقال
اور اک افسر نامور دو ہمین
سلح اور سب کھانے پینے کا بھی
تو ہی کرے سامان اب صلح کا
وہ تھا معتبر اور بہت ہوشیار
یہ کہتا ہے شاہ سیر واقدیؓ
کہا دینگے دو سو تمھین ہم ابھی
تھا پیوند رہو اِن سن کچھ نہین ہمین شک
لگے بکنے لشکر مین وہ حال حال
کہ اُن سبکا دل اُنپہ مائل ہوا
بلاد عواصم پہ قبضہ کرو
پلٹ آؤ اِس سمت باصد وقار
کوئی ہے کہ وہ دے اعانت اُنھین
چلے ساتھ لیکر یہ فوج شدید
کہ تھے رجز خوان با ہزاران خوشی

جو گذرا وہ دن اور ہوا دور شب
ملین تا کہ اُس کلب بدذات سے
مراد از قیصر ۱۲
کرو حمص پہ اپنے ڈیرے بپا
چلے جاؤ پھر وانسے انطاکیہ
ہو تمپر سلام اور جو ہین مومنین
پڑھا پہلے یہ خط بطورِ خفی
امیر دلاور جہان پہلوانؓ
مہینا تھا شوال کا بیگمان
تو بس اہل حمص اس سے بیدل ہوے
مصاحب جو تھا شاہ کا مر گیا
کہ بے فتح جو سیمہ و بعلبکہ
وہ بھر مدد فوج نہ بھیجے ہمین
کہا سب نے تو دے ہمین مشورہ
اور اُنسے کہین ہم کہ تمنے ظفر
جو یہ لوگ یانسے چلے جائین تب
کہ خود اُسکے ہی خاندان سے ہو دو
بخوبی جو ہم تم مہیا کرین
کہا اُسنے تب جا لیقا سے یون
سوارِ فرس ہوکے فوراً چلا
کہ اک سال کو صلح پائی قرار
سپہدار اسپر جو راضی ہوے
کہا راوی رحمہ اللہ نے
ملے دام لشکر مین یون مال کے
سپہدار نے سیف حقؓ کو طلب
حلب سے بھی ہو قرب حاصل تمھین
کرو اپنے مخبر حلب کو روان
ہوے ساتھ زحفی بالآف چار
لیا اپنے ہمراہ دو ہی نشان
جو پہونچے وہ شیر زبہ با کر و فر

تو وہ اور اُسکے بنی عم بھی سب
یہ اُمید اللہ سے ہے مجھے
نہ عازم ہوا اور سمت اے باوفا
اور اُن مین جو ہے قوم متنصرہ
کہ ہین سب مجاہد اور انصار دین
سنایا آواز پھر سبکو بھی
گئے تھے پہونچ لیکے لشکر وہان
مبارک سن احمدی چودھوان
کنیسہ مین سب مشورہ کے لیے
اور آیا ہے لشکر یہ عرب کا
نہ آئینگے زنہار یہ حمص تک
تو ہم تک کسی کو یہ آنے نہ دین
کہا جنگ مین کچھ نہین فائدہ
حلب قنسرین پر بھی پائی اگر
لکھین ہم یہ احوال قیصر کو سب
دیا کوئی اُسکے ندیمون سے ہو
تو بس مطمئن ہو کر اُنسے لڑین
کہ تو جا حضورِ امیرؓ قشون
حضور سپہدار حاضر ہوا
گئے ٹھہر دینار بارہ ہزار
ہوئی صلح آغاز ذیقعدہ سے
جو کی صلح سردار ذیجاہ نے
کہ وہ اُنکی ہمت کے قائل ہوے
گیا اور کہا یون کہ تم جاؤ اب
ہم اسپر بھی تا اپنا قبضہ کرین
کرین آکے سب حال تمسے بیان
کہ تھے چند قومونسے وہ ذیوقار
عقاب منور شمیر جہان
تو ڈیرے ہوے نہر مقلوب پر

یہ کہتا ہے راوی شیرین کلام / کیے پھر آرام وان دو مقام

مقرر کرنا امیر خالدؓ کا حضرت مصعب لشکری کو واسطے تاخت بلاد عواصم کے اور خود آکر ملنا سپہ سالار سے اور پہونچنا انکا بھی لشکرین مع غنایم اور ترحم فرمانا سپہدار کا مقیدین پر اور امان خواہ ہونا اہل قنسرین و دیگر اہل بلاد کا

جو تھے مصعبؓ لشکری نامدار / کیے پانسو انکے ہمرہ سوار
کہا تم بلاد عواصم کو اب / کرو تاخت و کھلاؤ رعب
بلاد عواصم کو وہ چلدیے / کفرطات کو خود روانہ ہوے
وہان سے گئے پھر معرات کو / کیئے دیر سمعان کو پھر وانسے وہ
کیا منقسم اپنے لشکر کو وان / کہ تاراج ہرسو کرین یہ دلان
غنیمت وہ لیتے تھے کفار سے / انھین قید بھی جابجا کرتے تھے
بنایا ہزارونکو لونڈی غلام / غنائم سے بھی ہوگئے شادکام
تو آئے پلٹ کر سپہدار پاس / ہوے شادمان اُنسے وہ حق شناس
غنائم جو لائے تھے خالدؓ دلیر / وہ سب دیکھتے تھے جناب امیرؓ
کہ اک شور ناگہ اُنھون نے سُنا / کہ تھا غل وہ تہلیل و تکبیر کا
چلے آتے تھے شہسواران دین / مظفر بعون خداے برین
اور اُنکے تھے ہمراہ قیدی بہت / غنیمت بھی اُنکے سوا تھی بہت
سپہ دار اسلام نے یون کہا / کہ اے بو سلیمانؓ نصرت لوا
یہ ہے کون سی فوج تبلاؤ تو / کہا ہین یہ مصعبؓ یل جنگ جو
کہ دیکر انھین ایک مین نے نشان / مجاہد کیے پانسو ہم عنان
روانہ کیا تھا عواصم کے سو / کہ ہون قتل اعداے دین زشت خو
غنائم یہ لیکر کے اب آئے ہین / اور اعدا کو بھی قید کر لائے ہین
خوشی سے یہی اُنمین تھی گفتگو / کہ آپہونچے وہ لشکری نیک خو
ہوے اُنسے خوش سرور باوفا / اور اک اُنکے ہمرہ تھا گلہ بڑا
بکثرت تھے بز اور بزادین بھی / انھین پر تھے اسوار قیدی بھی
کہ تھے اُنمین اطفال اور مرد و زن / تھے رنج والم سے وہ سب نوحہ زن
سپہدار نے ترجمان سے کہا / کہ تو پوچھکر انسے مجکو بتا
کہ یون زار و نالان ہو کس واسطے / مسلمان ہوتے نہین کس لیے
طلب مجھسے کرتے نہین کیون امان / امان گر یہ چاہین تو مین دون امان
انھین لڑکے بالے بھی ملجائین سب / رہین چین سے ہون مطیع عرب
تو اُن قیدیون نے کیا یہ بیان / کہ ہین دور یانسے ہمارے مکان
تمھاری مگر ہمکو خبرین تمام / پہونچتی تھین بفکر سے تھے لاکلام
یہ تھا ہمکو نسبت تمھاری گمان / کہ ہرگز ابھی وہ نہ آئینگے یان
ولیکن یکایک ہمین آلیا / کہ قیدی تمھارے ہین بیدست و پا
یہ کہتا ہے راوی صداقت نصیب / کہ یہ لوگ تھے چار سو کے قریب
کہا جو کچھ اس قوم گمراہ نے / وہ سنکر سپہدار ذیجاہ نے
کہا ہم اگر تم پہ احسان کرین / تمھین چھوڑدین جو رہو کے بھی دین
ہمین جزیہ دوگے تو کہنے لگے / دل و جانسے تابع ہین ہم آپکے
امیرون سے سردار نے تب کہا / مناسب ہے انکو مین کر دون رہا
تمھاری اطاعت کرینگے ضرور / خراج اور جزیہ بھی دینگے بے قصور
زراعت کرین تاکہ ہووے فلاح / کہو مجھسے کیا ہے تمھاری صلاح
مین بے مشورہ کام کرتا نہین / کہ ہو میرے تم لوگ یار امین
کہا سب نے جو آپ کی راے ہے / اسی مین ہین ہم خوش وہی راے ہے
جو چاہین کرین آپ مختار ہین / ہمارے امام اور سردار ہین
کہا تب یہ اُنسے ہر اک تم مین سے / ہمین سال مین چار دینار دے
خوشی سے قبول اُن سبھون نے کیا / تو سرور نے انکو رہا کر دیا
دیا مال بھی اور اہل و عیال / کہا جاؤ آباد ہو حال حال
کیا نام ہر ایک کا پھر رقم / کہ دیتے رہین جزیہ بے بیش و کم
مکانونکو وہ پھر گئے شادمان / جو اہل جوار اُنکے تھے مرد مان
کہا اُنسے ایسے ہین اہل عرب / کہ ہملوگ ممنون ہوے اُنکے سب
ہمین اُنکی جانب سے تھا یہ گمان / کہ ہمکو نہ چھوڑینگے اب تازیان

اور اپنا بنا لینگے ہمکو غلام
اگر رحمدل ہین وہ سب لاکلام

سُنا رومیون نے جو اس حال کو
تو بس فوج اسلام مین آکے وہ

تو نام اُنکے اور اُنکے قلعونکے بھی
تپے اور نشان اُنکے گاؤنکے بھی

یہی قنسرین والون نے بھی سُنا
کہ ہے مومنونمین یہ جود و عطا

جو حاضر ہوا اور اُنسے چاہا امان
امان دیتے ہین کرتے ہین شادمان

جدا ہوکے سب اپنے بطریق سے
ہوے جمع شوری یہ کرنے لگے

کہ احسان کیا اور چھوڑا ہمین
نہ کیونکر اطاعت کرین جزیہ دین

امان کے طلبگار ہونے لگے
کہ اب آپکو جزیہ دین شوق سے

لکھے اور خوش خوش وہ رخصت ہوے
یہی جابجا ذکر ہونے لگے

وفا ایسی ہے اور ہمت یہ ہے
عدالت یہ ہے اور مروت یہ ہے

تو بس قنسرینی بھی اور حاضری
لگے کہنے خواہان ہون ہملوگ بھی

کہ بھیجین کوئی اپنا ہم ہوشیار
یقین ہے کہ اب صلح پائے قرار

آنا سفیر بطریق قنسرین کا بدرخواست صلح اور قبول فرمانا سپہ سالار کا اور حد قائم ہونا مابین قنسرین و حلب اور بنانا تصویر قیصر کا منارہ سرحدی پر

امام سیر واقدیؒ نے کہا
جو بطریق تھا اُنکا فرمانروا

ہر لسان تھے وہ لوگ اُس سے تمام
کہ تھا صاحب رعب لوقا بنام

کہ ہم پلہ وہ دونون بطریق تھے
کہ ذی جاہ تھے اور دلاور بڑے

نہ ملک اپنا چھوڑینگے ہم زینہار
کہ ہم ہین جری اور با اقتدار

جو تم جنگجو ہوگے اعراب سے
تو بھیجونگا لشکر مدد کے لیے

اگر دونون بطریق صاحب حشم
فراہم نہ ہوتے بکوس و علم

ہو سخت غصہ وہ سنکر خبر
کہا ہو گئے ہین یہ سب خیرہ سر

کہلائے مسیحا کے بندو سنو
عرب کے لیے مشورہ مجھکو دو

جہان وہ گئے وان مظفر ہوے
ولایات و کشور کے داور ہوے

جو کہدیتے ہین کرتے ہین بس وہی
مخالف نہ اقرار سے ہون کبھی

نہین تیغ سے اُنکی پھر انکو ڈر
مناسب ہے تو بھی اب اصلاح کر

کہا مشورہ خوب تمنے دیا
نہین اسمین کچھ جائے چون و چرا

مناسب ہے اک سال کے واسطے
کرین صلح ہملوگ اعراب سے

ہون سب ساز و سامان مضبوط جب
کرین تب بخوبی قتال عرب

کہا تو جو سمجھا وہ ہے سب بھلا
بس اب صلح جو ہو تامل ہے کیا

اُسیوقت لوقا نے اصطخر کو
بُلایا کہا جاکے ہو صلح جو

زبان عرب کو بھی تھا جانتا
ذکی اور ہشیار دانا بھی تھا

جو المرد تھا اور شہ کا ندیم
تھا حاصل اُسے کر و فر عظیم

حلب کا جو بطریق تھا منچلا
اُسے دھیان مین وہ نہ لاتا ذرا

بہت دور خود کو سمجھتے تھے وہ
کہ قیصر سے یہ کہکے آئے تھے وہ

سوار اُنکے ہمرہ تھے دس دس ہزار
کیا اُنسے شہ نے یہ قول و قرار

اسیوجہ دونونکو تھا انتظار
عرب آئین تو ہم کرین کارزار

اور اسوقت بھی تھے یہ دونون جدا
حلب مین وہ تھا قنسرین مین یہ تھا

مناسب ہے اب کر انسے کرون
بلالون یہی مشورہ انکو دون

تمہاری طرف آئینگے اب ضرور
اور اس شہر کو چھین لینے بقصور

کہا سب نے اہل مروت ہین وہ
وفادار ہین باعدالت ہین وہ

امان جسنے چاہی رہا شادمان
مکانون مین اپنے بسا شادمان

کہ بےخوف ہو جائین ہملوگ سب
مکانون مین یونہین رہین باطرب

کہ وہ ہر جگہ پر ہوے فتحمند
اور اقبال انکا ہے ہر دم بلند

اور اس بیچ مین بادشہ کو لکھین
طلب فوج ہمراہ اعانت کرین

اور اس ملک مین انکو رہنے نہ دین
انھین مار لین فتح حاصل کرین

بظاہر ہوا اُن مین یہ اتفاق
اگر تھا دلون مین خلاف و نفاق

لکھا ہے کہ تھا وہ بڑا بادری
تھا آگاہ احکام موسیٰ سے بھی

سفارت کی گھاتین تھا کرتا تمام
کہا جو ہین سردار با ننگ و نام

یہ کہا اُنسے اک سال کے واسطے / امان چاہتے ہین ہمین دیجیے
لکھا یہ بھی اُسمین کہ یہ قنسرین / ہی ایسا ظفر اسپہ آسان نہین
نہین ہی کمی کچھ کسی چیز کی / چہل سال تک گر لڑو ای جری
سوا اسکے یہ بات معلوم ہو / کہ قیصر نے سب روم کی فوج کو
کرین تاکہ اعراب سے کارزار / نہین فوج قیصر کا ہرگز شمار
اور اِس بات کا ہی ہمین انتظار / کہ یہ ملک پاتا ہی کس پر قرار
عواصم کے اِس ملک کے درمیان / مقرر ہے حد کرو اک نشان
کہ اِس صلح سے شاہ آگہ نہین / مبادا سنا اُسنے گر یہ کہین
سلامت رہو تم باقبال و فر / رہے جابجا تمکو فتح و ظفر
جو وہ حمص مین آکے داخل ہوا / تو سرور کے خیمہ پہ فوراً گیا
عبادت کو اُنکی وہ دیکھا کیا / کہ یون بندگی کرتے ہین باخدا
گئے پاس پوچھا کہ تو کون ہی / کہا ایلچی ہون مین اے نیک پَی
وہ لیکر گئے اسکو اور اُس گھڑی / وہان بیٹھے تھے یون امیر جری
تھے بائین طرف عبدالرحمانؓ دلیر / اور آگے تھے بیٹھے مسلمان دلیر
کہ ہین آدمی سب عباد خدا / کوئی اُن مین اچھا ہی کوئی بُرا
جو اچھے ہین وہ ہین بہشتی ضرور / ہین ملک اُنکی غلمان و حور و قصور
بتا ہو کر آیا ہی کس کا سفیر / کہا اُسنے کیا آپ ہی ہین امیر
کہا حاکم قنسرین نے مجھے / روانہ کیا پاس سردار کے
کہ حضار محفل نے اُسکو سنا / جہان پہلوان نے یہ سنکر کہا
بہت فوج ہے اور پھر شاہ کے / مدد کو ہماری ہین لشکر بڑے
یہ کہتے ہی جوش آگیا اور بلے / سپہدار سے پھر یہ کہنے لگے
ہمارا رہا جابجا جو معین / اُسی نے بنایا ہمین مومنین
نہین مصلحت خواہ یہ نابکار / نہ منظور کیجیے اِسے زینہار
چلین آپ انسے اُسے گھیر لین / یہ سب گھات دم مین بھلا اُسکو دین
امارت کی فاروقؓ کی ہی قسم / اُسے مار کر شہر لے لینگے ہم
نچھوڑینگے لے لینگے ہم ہین جری / جہان سب ہی دھاک اپنی شمشیر کی
ہمین نے یہ شہر انکے سارے لیے / ہی انا فتحنا ہمارے لیے
بلایا سوے صلح اُسنے ہمین / خیالات ہم اور کیسے کرین
وہ حسب حالمین ہین اُنھین چھوڑ دو / کہ اللہ دیگا ظفر ہمکو تو

سپہدار کے نام خط بھی لکھا / یہ مضمون رقم اُسمین سارا کیا
کہ سب سازوسامان ہی موجود یان / جو انان جنگی ہین صاحب توان
تو ہرگز نہ قابض ہو اِس شہر پہ / نہ زینہار رکھنا امید ظفر
بلایا ہی لکھا امیرون کو یون / کہ حاضر ہو تم سب بساز و فشون
مناسب یہی ہی امان ہمکو دو / جو منظور ہو تمسے نذرانہ لو
جو ہو پھر مناسب کرین ہم وہی / یہ اک سال کی ہمنے درخواست کی
کہ اہل عرب اسطرف کو نہ آئین / بلاد عواصم کو سب پانسے جائین
تو ہمکو کریگا خراب و تباہ / رعایا ہین ہم اور وہ بادشاہ
پھر اک خلعت و استر اُسکو دیا / دیے دس غلام اور رخصت کیا
وہین عصر کی پڑھتے تھے وہ نماز / مسلمان تھے مقتدی بانیاز
جو فارغ ہوے وہ تو دیکھا اُسے / ربیعہ کے بیٹے جو عبداللہ تھے
کہ لایا ہون نامہ مین سرورؓ کے نام / تو نزد سپہدار عالی مقام
کہ تھے بیچ مین اور بدست یمین / تھے خالدؓ جہان پہلوان جاگزین
تو اُسنے یہ چاہا کہ سجدہ کرون / کہا سرسپہ نے کہ ہین ہین یہ کیون
بُرے کے لیے ہی وہ دوزخ بُری / ہی آواز جسمین بُری خر کی سی
جہان پہلوانؓ نے یہ اُس سے کہا / کہ تو کون ہی نام کیا ہی ترا
کہا نہ مین ایسا ہون جیسے ہین سب / یہ سردار ہین اور یہ عالی لقب
یہ کہکر نکالا وہ خط دے دیا / سپہدار نے اِسطرح سے پڑھا
کہ تعریف لکھتا ہی یہ شہر کی / کہ مضبوط ہی اور سامان سبھی
یہ دھمکاتا ہی یا کہ ہی صلح جو / ہمین اور لکھے یون وہ ناپاک خو
قسم ہی اُسی ایک اللہ کی / کہ ہر دم ہی حامی ہمارا وہی
کیا امت حضرت مصطفےٰ / جو محبوب حق ہین شہ انبیا
یہ بطریق مکار و غدار ہے / حقیقت مین جو یاے پیکار ہی
قسم ہی بعیش جناب نبیؐ / قسم حق بو بکر صدیقؓ کی
غنیمت ہمین ہوگا سب اُسکا مال / جو گرد اُسکے قصبے ہین وہ حال حال
ہمارا ہی حصہ ہی تیغ افگنی / کہ ملک شجاعت کے ہم ہین دھنی
کہا بوسلیمان توقف کرو / کہ ہی غیب کا علم اللہ کو
کہا صلح کرلین جو بہر دوام / ہی بہتر نہین تو ای عالی مقام
یہ کہتا ہی یان راوی نیک خو / کہ اسطرح سنتا تھا یہ گفتگو

فصاحت سے اُنکی وہ حیران ہوا
اور اہل عرب مین جو مشہور ہو
زیادہ ہین ایسے ہی شدت مین بھی
دلاور ہون ہر قوم میری حرام
مین کہتا ہون عیسیٰ کی کھا کر قسم
کہ بے شبہہ وہ ہی دلاور یہ ہین
وہ ایسے ہین ایسے ہین اور ایسے ہین
یہ عادات نیک اور صفت تمام
سنین ہمنے یہ حالتین اور سُنا
نہ ہون کیون نبی آپکے ہین رحیم
اگر آپ سے میرے یقین کے خلاف
کہا گر ہین خوب پہچانتے
ہویدا ابھی مضمون خط سے یہ بات
تو آمادہ جنگ ہو جائیگا
ہمارے ہی اعدا سے فوراً ملے
کہ اک سال کامل نہ ہمسے لڑے
کرے قنسرین مین جو کوئی قیام
جو شامل ہو اس فوج مین شاہ کی
سر مونہ فرق اُس سے ہرگز کرین
سپہدار نے صلحنامہ لکھا
اُنکا کہنے سے صلح سردار سے
ہمارے اور اپنے کر بیچ مین
کہا بات تو نے یہ اچھی کہی
کہا ہان مسلمان نہ جائے کوئی
مسلمان نہ اُس سے تجاوز کرین
باواز پھر اہل اسلام کو
تعلق حلب کے جو ہی سرزمین
یہ سنتے ہی اسطخر واپس گیا

شجاعت سے بھی سخت ترسان ہوا
وہ کیا ہی بتا یہ تو مجھسے کہو
نشان اپنا بتلائیے اے جری
بہادر لرزتے ہین سُن سنکے نام
گیا تھا مین پہچان اے خوش شیم
کہ سارے دلیرون کے سرور یہ ہین
ہین آگاہ سب آپ تو جیسے ہین
کہ جو قول کرتے ہین وہ نیکنام
امان خواہ اُنسے جو آکر ہوا
کہ ہین خود کریم اور ابن کریم
یہ سب وقت کہتے ہین کیا صاف صاف
اصول اسکے ہم ہی تو ہین جانتے
کہ بطریق تو ہمسے کرتا ہی گھات
اور اسطرح ہو جائیگا بے وفا
ہم اس دانو مین آئین کسطرح سے
اور اس درمیان ہین اگر شاہ سے
اور اس جنگ سے ہو نہ کچھ اسکو کام
تو بیشک ہمارا عدد ہی وہی
خوشی سے سبھی اُسپہ قائم رہین
کہ ذیجہ سے اسکی تھی ابتدا
کہ اک غرض ہی اور بھی مانیئے
کوئی حد کہ بیٹھکر ہم سب ہین
روانہ کرون مین کسی کو ابھی
ستون اک کھڑا کر دین ہم آپ ہی
مناسب یہی ہی ادھر ہی زمین
سُنایا کہ اے مومنو یہ سنو
کرد تا خت تاراج ایلم وہین
کہا حال اور صلحنامہ دیا
بنا دی پھر اک اُسپہ تصویر شاہ

گیا سامنے اُنکے اور یون کہا
تجسیس پہونچی خبر یہ ہمین
کہا ہون مین سردار خالدؓ ولید
کہا آپ ایسے ہی ہین بیگمان
کلام آپ کا مین نے جو ہین سُنا
کہ ہم سُن چکے آپ کا حال سب
اگر صدق اخبار مردانگی
نہین اُس سے کرتے کبھی درگذر
اُسے سیر چشمی سے دیکر امان
اور اُمت ہی مرحوم اُنکی تمام
اگر رحم ہمپر کہ ہین صلح جو
دغاباز کو ایک ہی بات مین
یقین ہی اگر صلح ہو جائیگی
کہ اور وانسے پہلے کرے کارزار
اگر صلح ہی اسکو مد نظر
کوئی فوج آئے تو اس سے ضرور
بدستور ذمی ہمارا رہے
کہا ہمنے مانا اسے شوق سے
کہا تب اُنھون نے سپہدار سے
لکھا ہی کہ وہ چودھوان سال تھا
وہ ظاہر ہی جو ہی حد قنسرین
نہ آئین مسلمان ہرگز اُدھر
کہ حد ایک ایسی وہ قائم کرے
اور اُسپر بنا دیوین تصویر شاہ
یہ سنکر سپہدار نے یون کہا
ستون سے گذر کر نہ جانا اُدھر
اور اسکی منادی کرو فوج مین
ہوا اس سے لوقا بہت شادمان
کہ اور نگ آرا ہی با فر و جاہ

کہ نام آپ کا کیا ہی کیا ہی بتا
شجاعت مین اک اک ہے اعراب مین
اور اعدائے حق پر ہون از بس شدید
کہ آگاہ ہی آپ سے اک جہان
اُسیوقت مین نے یہ دل مین کہا
ہین خالدؓ جو سردار فوج عرب
نہین ہمکو پہونچی کہ فرزانگی
کہ ہین رحمدل اور بڑے دادگر
مرخص کیا تارہے شادمان
یقین تھا مجھے ہوگا مین شادکام
کہ ہو آپ بس رحمدل نیک خو
یقین جان ہم صاف پہچان لین
اور اُسکو مدد شاہ سے آئیگی
جو مغلوب ہو تو وہ کر کے فرار
تو ہم صلح کرتے ہین اس شرط پر
لڑین ہم نہ ہمین کرین کچھ قصور
تعرض ہمین ہو نہ اُس شخص سے
ہمین اک سند آپ لکھ دیجیے
مناسب ہے یہ صلح کر لیجیے
جو تحریر وہ صلحنامہ ہوا
اور اس سے حلب کی ملی ہی زمین
کہ اس صلح سے ہو نہ کوئی خبر
کہ مومن نہ اُس سے اُدھر جائینگے
وہی حد ہی اے صاحب عز و جاہ
کہ بہتر ہے اور صلحنامہ دیا
کہ ہی قنسرین کا عمل ہان مگر
کہ یہ عام ہے حکم میرا تمہین
ستون کر دیا جلد برپا وہان

پھوٹ جانا چشم شبیہ قیصر کا بلا قصد نیزہ حضرت شہسوار اسلام ابو جندلہ رضہ سے ہنگام نیزہ بازی اور عوض لینا اُن جہلا کا تصویر جناب سپہ سالار منصور رضی اللہ تعالے عنہ سے

لکھا واقدی نے ہی ایسا بیان
کہ راوی صادق کا ہے یہ بیان

حلب کے بھی کپڑے زر روے شمار
خوشی سے انھون نے دیے اک ہزار

دیا غلہ بھی انکو دس سو وسق
ہوئے لیکے مسرور وہ اہل حق

کیا تاخت تاراج ملک حلب
کہ یاور تھا اقبال و بخت عرب

ملاتا نہ تھا آنکھ اُنسے کوئی
ملی خاک مین شوکت قیصری

اور اُنمین تھا تاراج کرتے جو تھے
غنائم نصارا سے لاتے دو تھے

تعجب مین ہم دیکھ کر ہو گئے
اور آپو نکو گرد اسکے کاوے دیے

ابو جندلہ بن سہیل عمرو رضہ
کہ تھے شہسوار اور بڑے نامور

یہ ہم سب نے چاہا کہ میدان مین
فن حرب دکھلائین بازی کرین

لگا چشم تصویر مین ناگہان
ہو عیب تصویر مین یہ عیان

تو اُنمین سے جٹ ایک دوڑ گیا
یہ سب چال لطریق سے کہ دیا

تو اُسنے بلا کر اک اپنا ندیم
کہا واقعہ یہ ہوا ہے عظیم

لباس اُنکا دیبا سے تھا سر بسر
تھے زر دوز ٹپکو نسے باندھے کمر

کہو جا کے اور اُنسے بہتر کہو
کہ سچا سمجھتے تھے ہم تمکو تو

جو پہونچے وہ افواج اسلام مین
اور ان شہسوارون نے دیکھا انھین

تو دوڑے چلیپا کو اونچا کیا
کہ آؤ نہ یان یون یہ حرکت ہی کیا

کہا اُنسے کیون آئے ہو کون ہو
لگا کہنے اسطرخ اے نیک خو

یہ کیا ہو گیا کیا تھا قول و قرار
گمان بھی نہ تھا ہمکو یہ نہان

کہا ہمنے توڑا نہین عہد کو
کیا کسنے ایسا ہی بتلاؤ تو

کہا عیش سرور کی مجلسو قسم
نہین علم مجکو و لے بیش و کم

یہ کہکر منادی یہ لشکر مین کی
کہ تبلاؤ اے پردلان جری

یہ سنکر ابو جندلہ نے کہا
کہ یہ کام بے قصد مجھسے ہوا

گئے بھول اپنی حقیقت غبی
یہ سمجھے کہ مین اب تو ہم بھی کوئی

لگے لینے یون جل کی دہ بد خصال
کہ غراے بیش اسد جون شغال

کہ دینار سردار کو صلح کے
بتعداد چالیس سو تھے دیے

اور اُنکے سوا سیم تلوا قیمہ
انھین دی کہ نذرانہ ہی صلح کا

دلیران دین بعد اس صلح کے
نہ اس سمت کو اسطونسے بڑھے

عمل خاص انطاکیہ کا جو تھا
گئے وہان بھی اور خوب غارت کیا

کہا ملتمس رضہ پور عامر نے یون
کہ موجود تھا مین بغازی قشون

قریب ستون ہوپنچے ہم ناگہان
اور اُسپر تھی تصویر قیصر عیان

لیے اپنے ہاتھون مین نیزے تھے ہم
عیان فن شجاعت کے کرتے تھے ہم

بتانے لگے ہمکو تیر افگنی
کہ اس فن کے اُستاد تھے اور غنی

ابو جندلہ رضہ لیکے نیزہ بڑا
بڑھے اور چھیڑا جو ہین باد پا

جو موجود تھے وانپہ رومی غلام
اور اُسکے محافظ تھے وہ لاکلام

کہ وان جمع ہین شہسوار جری
اور اک چشم تصویر پہ شر ہو گئی

صلیب اسکو دیکر دیے سو سوار
کہ تھے سب بظاہر وہ اہل وقار

اور اسطرخ کو ساتھ اُسکے کیا
کہا یہ سپہدار سے ماجرا

نہ تم عہد پہ اپنے قائم رہے
وہ رسوا ہو جو عہد کو توڑ دے

کہ آتے ہین ہمرہ لیے ہین صلیب
بلند اپنے آگے کیے ہین صلیب

سپہدار غازی کھڑے ہو گئے
کرم سے پئے پیشوائی بڑھے

مین ہون حاکم قنسرین کا سفیر
مرے ساتھ آئے ہین یہ سب دلیر

کہ قایم رہوگے نہ اقرار پر
دیا توڑ وہ عہد کیون سر بسر

کہا عہد کو اُنسے توڑا ہے آہ
کہ پھوڑی ہے جس شخص نے چشم شاہ

جو گذرا ہی دریافت اب مین کرون
حقیقت جو ہے وہ بتا تمکو دون

کہ کس شخص نے آنکھ تصویر کی
مرے حکم بن کس لیے پھوڑ دی

رضامند تم ہوگے اب کسطرح
سنا اُنسے اعدا نے جب اسطرح

ہوئے بخطر بر سر امتحان
کہ ہین باوفا کس قدر مومنان

لگے کہنے پھوڑینگے ہم چشم شاہ
یہ بولے سپہدار با فر و جاہ

کہ تصویر شہ کے ہوا ساتھ جو / مین موجود ہون وہ عوض مجھسے لو
کہا تم کہاں اور کہاں وہ حضور / نہین یہ سخن مقتضاے شعور
کہا انکی شامت ہی اب آگئی / یہ ناپاک ہین انکو مارو ابھی
ہوے سر بسر مستعد قتال / جناب سپہدار نیکو خصال
مین قربان بنام جناب عمرؓ / یہ کیا کہتے ہین کافر خیرہ سر
تو اسطرح نے یون انہین دیکھکر / کہ آمادہ قتل ہین سر بسر
انہین کی بنائینگے تصویر ہم / اسی سے عوض لینگے ہمکو قسم
کہا سر سپہ نے کہ بس چپ ہو / جو کہتے ہین راضی ہون مین اسپہ تو
سنو یہ تو ہوگا نہ ہین عقل سے / کہین بے وفا اب ہمین اسلیے
کہا راوی رحمہ اللہ نے / کہ جاتے ہی اس قوم گمراہ نے
کہ شیشہ سے انکھین بھین دونون نہین / اور اک شخص انمین ہوا خشمگین
گیا حاکم قنسرین سے کہا / کہ سب کہدیا انسے اور یہ ہوا

کہا ہین عمرؓ شاہ ملک عرب / جو لے لین عوض انسے راضی ہون سب
سنا اہل ایمان نے جب یہ سخن / ہوے پر غضب یعنی وہ عدا شکن
یہ پہلے دہن پاک اپنا کرین / تو حضرت خلیفہ کا پھر نام لین
لگے کہنے ہان ہان نہ ایسا کرو / کہا اے سپہدار ہملوگ تو
غضب ہے کہ گیدڑ کو جرأت یہ آئے / کہ شیرون سے اسطرح انکھین ملائے
کہا یہ تمھارے جو سردار ہین / امیر دلاور ہین جبار ہین
کہا ہمنے عمداً نہین وہ کیا / یہ قصداً ارادہ تمھارا ہوا
کہ ہملوگ ہرگز نہین بے وفا / نہ توڑینگے جو عہد ہمنے کیا
کہا جاؤ منظور ہے یہ مجھے / کہ لے لو عوض میری تصویر سے
اسیطرح کرکے نصب اک ستون / بنائی شبیہ امیر قشون
دیا پھوڑ نیزہ سے اک آنکھ کو / ہوا شادمان قاصد زشت خو
کہا اہل شوری سے تب اسنے یون / اسی سے مظفر ہی غازی قشون

خدا کو یہ باتین ہین انکی پسند / ہنو کیونکر اقبال انکا بلند

صدور فرمان امیر المومنین بارشاد و تحریص جہاد اور افسوس سپہ سالار بوجہ صلح قنسرین و قیام خود اور بہ تعمیل ارشاد بعزم جہانگیری کوچ کرنا انکا اور پہونچنا شیزر پر اور معلوم ہونا حال امداد قیصر نسبت بطریق قنسرین

سپہدار کو تھا یہی انتظار / جو اک سال گذرے تو ہو کارزار
برا اس بیچ مین اپنے حالات کی / حضور خلیفہ خبر کچھ نہ دی
کہا کیا عجب گر سپہدار کو / سوے عیش و آرام کچھ میل ہو

تعرض نہ کرتے تھے اس ملک سے / علمداری حمص تھے لوٹتے
ہوا طبع اقدس پہ یہ ناگوار / کہ تھا رات دن آپ کو انتظار
لکھا ایک فرمان تب انکے نام / کہ جسکا یہ مضمون ہے لاکلام

نامہ

بنام خداوند ہر دو جہان / جو مان باپ سے ہی سوا مہربان
نہین انتہا اسکے افضال کی / کہ ہر ایک نعمت ہمین اسنے دی
ہو تمپر سلام اے سپہدار دین / مین کرتا ہون حمد خداے برین
عبادت کے لائق وہی ہے وہی / کہ پیدا کیا ہمکو اور عقل دی
نہ مخلوق انکے ہو جنکے لیے / کہا اسنے پیغمبر پاک سے

وہی اک خدا ہے وہی اک خدا / اسی کے ہین محتاج شاہ و گدا
یہ خط ہے سوے بو عبیدہ دلیر / جو ہین شام مین فوج دین پر امیر
کہ ہے فرد و واحد توانا خدا / نہین کوئی معبود جسکے سوا
یہ لکھتا ہون تمکو کہ اس سے ڈرو / کبھی مرتکب معصیت کے نہو
تو کہ باپ دادے تمہارے اگر / اور اخوان و ازواج بھی سر بسر

اور اہل قرابت اور اموال وو
اور ایسے مکان جن مکانات مین
رہو منتظر حکم اللہ کے
کیا بند اور کر کے مہر نبیؐ
وہ آگاہ اسرار دنیا و دین
اور الزام دیتے ہین تم بھی صریح
سپہ دار غازی مظفر لوا
لگے کہنے یون پر دلان عرب
سمجھ لینگے ہم جائینگے یہ کہان
ملے خاک مین شوکت قیصری
تو سردار نے یہ ارادہ کیا
سہیلؓ و عمروؓ کو دیا دوسرا
انہین کے عقب مین روان تم بھی ہو
ہوے مستعد بندگان جلیل
وہ رہوار تازے و تازی جوان
سمونسے اڑی گرد چھائی گھٹا
ہوئے رستنی اُنسے آگاہ جب
اور اُنکے معزز جو تھے پادری
کیا اُنسے دریافت سرور نے یون
بجان آپکی اب اطاعت کرین
کہا مین نے ذمہ مین تمکو لیا
یہ ہین پیشوائی کو وہ بھی سب آئے
ہمین بھی امان دیجیے بہر خدا
جو ہرقل کی تمنے خبر ہو سُنی
بلایا ہی خود قنسرین مین اُسے
اور اُسکے ہین ہمقوم سب ہمرکاب
سوار اُسکے ہمراہ ہین دس ہزار
مناسب جو ہو جلد کیجیے سبیل
کہ شیرز سے اب مین بفوج و لوا

کہ تمنے کمایا ہے محنت سے جو
رہے چین سے اور خوشی ہی تمہین
وہ ہادی نہین فاسقونکے لیے
روانہ کیا سوے شیزر جری
سمجھ سب گئے دلمین یون بالیقین
کہ یون بھیجنا ہے تمہارا قبیح
ہوے سخت نادم اور اُنسے کہا
کہ سردار یہی مناسب ہے اب
کرو عزم و حکم تا مومنان
بُھلا دین اُسے لشکر فرشہی
کہ چلیے حلب کو بفوج و لوا
عیاضؓ غنم کو مقرر کیا
دلیران زحف اپنے ہمراہ لو
بجے لشکر دین مین کوس رحیل
چمکتین سنانونکی وہ بوریان
کہ خور چھپ گیا رات دن ہوگیا
وہین شہر سے پیشوا آئے سب
وہ آگے تھے انجیل ہاتھونپہ تھی
کہ مطلب ہے کیا آئے تم لوگ کیون
مکانونمین اپنے یونہین ہم رہین
اور اک عہدنامہ اُنھین لکھدیا
کہا بخت جاگے بھلے دن آب آئے
رعایا ہین ہم آپ ہین بادشاہ
کہا بس یہی ہے خبر جو سُنی
کہ یان آکے رونق فزا ہو جیے
اور اعراب تنصر وہ بے حساب
کرینگے مدد اُسکی ہنگام کار

کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل

حلب جاؤن یا جاؤن انطاکیہ

وہ بیوپار ڈرتے ہو جسکے لیے
خدا سے بھی اور از رسول خدا
ہمیشہ صلوٰۃ و سلام خدا
سپہ دار نے اسکو جب پڑھ لیا
کہ ہمکو شہنشاہ صاحب رشاد
تھے ایسے فدایان پروردگار
کہ لوقا سے کیون صلح مین نے یہ کی
کہ انکو یونہین چھوڑ دیجیے ابھی
حلب اور انطاکیہ پر چلین
شجاعت عرب کی دکھا اسکو دین
جو تھے مصعبؓ یشکری کامران
امیر طلایہ کہا ہو روان
تمہارے عقب مین روان مین بھی ہون
فلک سا علمہاے لشکر ہوے
غبار زمین آسمان پر چڑھا
سپہدار کل فوج ہمرہ لیے
اُنھین کے تھے ہمراہ اہل حماۃ
اور آگے روان اُنکے قیس تھے
کہا ہین امان خواہ دیجیے ہمین
ہمین شاہ سے آپ محبوب ہین
وہان ٹھہر کر سوے شیزر چلے
کہ دیکھے قدم آپ کے ای امیر
سپہدار نے اُنکو بھی دی امان
کہ لوقا نے چاہی ہی اُس سے مدد
ولیکن نہ جلنے گا وہ قنسرین
سوا اُنکے حاکم عمورّیہ کا
اعانت کو لوقا کی نکلے ہین دو
رہے وان سپہدار غازی مقیم
کیے جمع اک دن سران سپہ

کہ نقصان ہمین نہ ہمکو رہے
ہین محبوب اور از جہاد و غزا
ہو اُنپر جو ہین خاتم الانبیا
دیا اہل محفل کو بھی تب سُنا
یہ تنبیہ کرتے ہین بہر جہاد
ندامت سے گریان ہوے زار زار
ہوئی مجھکو یار و نہایت بڑی
گذرتی ہی میعاد بھی صلح کی
بعون خدا اُنپہ قبضہ کرین
ہم اور ننگ و تاج و کمر چھین لین
بنا کر دیا ایک اُنکو نشان
جہان پہلوان سے کہا پھر کہ ہان
سر راہ رستن پہ قبضہ کرون
پرے باندھ کر وہ دلاور بڑھے
زمین ہلگئی چرخ چکرا گیا
سوے شہر رستن روانہ ہوے
کہ ہم بھی امان لیوین پائین نجات
کہ تابع عرب کے ہین ایمان سے
اور اپنی اطاعت مین لیجیے ہمین
بدل آپ مرغوب و مطلوب ہین
اور اُس سرزمین مین جو داخل ہوے
ہوے شاد ہم سب صغیر و کبیر
کہا پھر یہ اُنسے کرو تم بیان
کہ شاہا بس اب میری کیجیے مدد
کہ جبلہ کو وہان کر دیا ہی تعین
اُسی کے ہی قیصر نے ہمرہ کیا
اور اب آہنی پل پہ ٹھہرے ہین وہ
اور اُنکو یہ لاحق تھی فکر عظیم
کہ اُنسے کرون اسمین اب مشورہ

کہا انسے پہونچی ہی مجھکو خبر
کہ لوقا سے غدار اور خیرہ سر

اعانت کا خواہاں ہوا شاہ سے
مدد وانسے آتی ہی اُسکے لیے

لڑیگا وہ مکار ہمسے ضرور
ہمارا ہی حامی خداے غفور

جہان پہلوان نے یہ جسدم سنا
کہا مین نے پہلے ہی تھا کہدیا

مین طرز تکلم سے اسطرح کے
اور اُسکے ہی خود طرز تحریر سے

یہ سمجھا تھا یہ شخص مکار ہے
بڑا حیلہ جو اور غدار ہے

کہا ہو نہ کچھ مکر سے فائدہ
کہ ہی گھات مین اُسکی اپنا خدا

یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان
ہوے متفق اسپہ سب مومنان

کہ لوقا سے اول کرین کارزار
نکالین پھر اور اُنکے سر سے دمار

کہ باقی رہا صلح کا ایک ماہ
اور آپنے مدد کو طلب کی سپاہ

ہوا ختم اس راے پر مشورہ
رہے منتظر سب کہ گذری یہ مہ

بدستور شیزر پہ ڈیرا رہا
فلک سا تھے اُنکے خیام ولوا

سعید ابن عامر کو معلوم ہونا کیفیت آمد لشکر قیصر مع جبلہ بامداد بطریق قنسرین از مجمع غلام خود اور آلینا اُنکو سواران متنصرہ کا اور جانا اُنکا بملاقات جبلہ اور پھر واپس آنا مع غلام بحضور سپہدار ظفر اقتدار

لکھا ہی کہ جو تھے غلام عرب
جلانے کو لاتے تھے لکڑی وہ سب

جو اشجار مثمر ہین اُنکی جٹین
لے آتے کہ تیار کھانا کرین

یہ سنکر سپہدار نے یون کہا
یہ حرکت بری کام ہی یہ برا

تمھارا برا ہو نہ ایسا کرو
فساد اسمین ہوگا تم اس سے بچو

یہ کی عرض سب نے کہ عذر یہ ہین
درخت اور یا انسے بہت دور ہین

یہ اشجار نزدیک ہین اس سبب
یہین سے لے آتے ہین ہم سبکے سب

کہا تمکو سوگند پروردگار
خبردار جو ہین شجر باردار

نہ لکڑی کوئی اُنسے کاٹو کہین
گر ایسا کروگے تو پھر بالیقین

مین دونگا سزا تمکو بےشبہہ سخت
ہوے تائب اس سے وہ سب ایک لخت

بحکم سپہدار نصرت نشان
لگے دور سے لانے وہ لکڑیان

سعید ابن عامر نے ایسا کہا
کہ موجود مین لشکر دین مین تھا

اور اک نیک سیرت تھا میرا غلام
نہایت وفادار مجمع بنام

معیت مین میری لڑا تھا بہت
کہ تھا منچلا اور توانا بہت

جدا ہو کے سب سے پے نام و ننگ
وہ ڈھلوانسے جو کرتا تھا جنگ

بہادر اُسے کہتے تھے مرحبا
فن تاخت تاراج مین یکہ تھا

جو وہ فوج سے لکڑیون کے لیے
گیا اور بھی لوگ ساتھ اُسکے تھے

نہ آیا جو لشکر مین وہ وقت پر
اور اُسکی نہ کچھ مجکو پہونچی خبر

ہوئی فکر اور ہوکے فوراً سوار
گیا سوے صحرا مین جو بیلے کا

ادھر اور اُدھر اسکو تھا دیکھتا
کہ اک شخص مجکو دکھائی دیا

جو دیکھا تو مجمع تھا اور نیمجان
کہ سر تھا پھٹا منہ پہ خون تھا روان

کہا کسنے مارا ہی کیا ہی خبر
یہ کیا حال ہی تو بیان مجھسے کر

کہا ہی عقب مین مرے اک بلا
یہ ہی حال ظاہر کہون اور کیا

کہا مین نے غصہ سے کہ حال اب
تو اُسنے یہ چاہا کہون انسے اب

بیان کرتے ہی درد سے زخم کے
گرا منہ کے بھل آگیا غش اُسے

مین گھبرا کے اُترا سنبھالا اُسے
لیا جلد پانی جو چھینٹے دیے

ہوا ہوش یون مجھسے کہنے لگا
کہ خود کو بچاؤ براے خدا

نہ ایسا ہو تم تک بھی پہونچین لعین
خبر یون ہین تمکو بھی پہونچے کہین

کہا مین نے وہ کون ہین کر بیان
کہا مین بھی اور اور کتنے جوان

گئے دور تھے لکڑیان لینے کو
تو کاٹا لیا باندھ چاہا چلو

سوار آگئے ناگہان اک ہزار
کہ متنصرہ مین وہ سب نابکار

گلو مین سنہری صلیبین پڑین
نظر آئین ہمکو لٹکتی ہوئین

رکابو مین نیزے وہ رکھے ہوے
جھپٹ آئے فوراً ہمین گھیر کے

یہ چاہا کہ اب مار ڈالین انھین
کہا مین نے یارو ہم انسے لڑین

کہا سب نے ہی جنگ کی کیا سبیل
کہ یہ فوج ہی اور ہم ہین قلیل

ہمین موت سے قید آسان ہے
کہا یہ تمھارا کدھر دھیان ہی

خدا کی قسم مین نہونگا اسیر
لڑون انسے لڑنے مین جیسے دلیر

یہ کہکر ہوا مستعد جنگ پر
تو ساتھی بھی میرے مجھے دیکھ کر

ہوئے مستعد جدال و قتال
اگر تھے جو کثرت سے وہ بد خصال

تو ہم میں سے ذاتی مقید کیا
میں زخمی ہوا منہ کے بھل گر پڑا

میں تھا غش میں اور وہ یہ سمجھے مجھے
کہ مارا گیا چھوڑ کر چل دیے

گئے وہ تو آیا ادھر بھاگ کر
ملے یاں مجھے آپ اے نامور

یہ سنکر ہوا غم سے میں بیقرار
کیا اپنے ہمراہ اُسکو سوار

یہ چاہا پلٹ جاؤں اب فوج کو
کہ آپہونچے وہ ہی عدو زشت خو

مرے سمت آتے ہی مثل صبا
وہیں گھیر اکدم میں مجھکو لیا

یہ کہتے تھے ہیں قوم غسان سے ہم
ہیں اہل صلیب اور رہبان سے ہم

یہ للکار کر میں نے اُنسے کہا
ہیں ہم اُمت حضرت مصطفیٰ

جو ہیں بیگیان سید المرسلین
حبیب خدا شافع مذنبین

یہ سنکر بڑھا ایک شخص اُن میں سے
لیے تیغ عریان کہ مارے مجھے

کہا ہوش میں آ ہو تیرا برا
تو مارے اُسے جو ہے تیرا سگا

میں اور تو ہیں اک قوم سے بالیقین
مرا قتل زیبا نہیں ہے نہیں

کہا کہ ہے کس قوم سے میں سنوں
کہا میں نے میں قوم خزرج سے ہوں

تو وہ رُک گیا اور یہ مجھسے کہا
کہ جبلہ نے تمکو طلب ہے کیا

کہا کیسے پہچانا اُسنے مجھے
کہا جو یمانی ہو انصار سے

اُسی کو بلایا ہے اور تم بھی ہو
اُنھیں میں سے لائق ہے تمکو چلو

خوشی سے چلو ورنہ جبراً ابھی
تمھیں لیچلیں اور نہ چھوڑیں کبھی

گیا سوئے جبلہ میں تب اُنکے ساتھ
اُسیطرح مجمع بھی تھا میرے ساتھ

یہانتک کہ پہونچا میں اک فوج میں
کہ تھا اُسمیں سامان سب اور نعمتیں

صلیبیں نمودار تھیں جا بجا
تھے خیموں پہ خیمے لوا پر لوا

جو دیرے یہ جبلہ کے ہم پہونچے تب
کہا مجھسے گھوڑے سے تم اُترو اب

اُتر کر میں خیمہ کے اندر گیا
وہ کرسی زر پر تھا بیٹھا ہوا

سراپا تھا دیبا ہی پہنے لعین
جواہر کی لڑیاں ٹنگی اُسپہ تھیں

گلے میں تھی یاقوت کی اک صلیب
جو ٹھہرا پہونچکر میں اُسکے قریب

اُٹھا بامسلح مجھسے کہا
کہ مسکن کا اپنے بتاؤ پتا

کہا ہوں یمن سے کہا قوم کیا
نسب میں نے اپنا بیان کر دیا

کہ جد ہیں مرے خزرج حارثہ
ہیں ہادی مرے حضرت مصطفیٰ

اور انصار سے اُنکے اک میں بھی ہوں
یہ سنکر لگا کہنے وہ مجھسے یوں

سنو میں بھی ہوں قوم غسان سے
کہا اُس قبیلہ سے نسبت جسے

ہے ازسمت مادر کہا اُسنے ہاں
لگا کہنے پھر یوں کہ سن اے جوان

میں وہ ہوں پھرا ہوں جو اسلام سے
رہوں تا کہ اعزاز و اکرام سے

جناب خلیفہؓ نہ راضی ہوئے
کہ ہیں دین پہ شخص مجھسا رہے

وہ لیتے تھے مجھسے قصاص غریب
کہا میں نے دل میں یہ دین ہے عجیب

کہ شاہ و گدا کی نہیں ہے تمیز
یہ مفلس ذلیل اور میں شاہ عزیز

میں سردار ہوں قوم غسان کا
میں سلطان ہوں شہر ہمدان کا

کہا تیرے حق سے تو حق خدا
زیادہ ہے اُسکو کریں ہم ادا

اور اسلام کی جبر عدالت ہے بس
ہے حضرت خلیفہؓ کو یہ ہی ہوس

جہانتک ہو ممکن عدالت کروں
کسی کا نہ حق اپنے ذمہ رکھوں

کہا نام بتلاؤ مرد رشید
کہا بیٹا عامر کا ہوں میں سعید

کہا بیٹھو تم اے سعید جری
میں کرسی پہ بیٹھا کہ موجود تھی

کہا پھر یہ بتلاؤ اے نامور
کہ دن گذرے حسان کو کسقدر

کہا تھے وہ مداح حضرت نبیؐ
اور اُنکی یہ حضرت نے تعریف کی

تو حسان ہے اور تیری زبان
ہے شمشیر بُرّان لگا کہنے ہاں

کہو تمنے حسان کو چھوڑا ہے کب
تو میں نے کیا یہ بیان اُس سے تب

کہ گذرا ہے تھوڑا زمانہ مجھے
کہ اپنے یہاں تھا بلایا مجھے

اور اک بزم ترتیب دیکر بڑی
ہماری اُنھوں نے تھی دعوت بھی کی

کہی تھیں جو بیتیں ہمارے لیے
سنائیں وہ ہمکو بڑے شوق سے

اُنھیں چھوڑ کر آئے ہیں ہم ادھر
ہے مدت جُدائی کی بس اس قدر

کہا یاد مجھکو کرا دو گے کیا
وہی اُنکے اشعار میں نے کہا

کہ ہاں کیا بڑی بات ہے یاد کر
تو شادان ہوا مجھسے وہ اس قدر

اُسیوقت منگوا کے رومی کتان
دیا اور کہا پہنو اے مہربان

یہ عمدہ ہے اسکو نہ جانو حرام
اور آئے جہانسے یہاں اُنپہ کام

یہ بتلاؤ مجھکو کہ کرتے تھے کیا
کہا میں نے سچ بولنا ہے بھلا

کہ ہے راست بازی خدا کو پسند
ہو بندوں کا اقبال سچ سے بلند

کہا بو عبیدہؓ جو سردار ہیں
اور افواج شامی کے سالار ہیں

میں ہوں اُنکے لشکر سے یہ عزم تھا
کہ اب میں حلب یا کہ انطاکیہ

کہامین اور حاکم عموریہ کا بفرمان قیصر مقرر ہوا
کہ اُسنے جو تم لوگونسے صلح کی نہ تھی صلح ہی عزم اُسکا یہی
اوراب قنسرین سے بفوج ولوا مری پیشوائی کو وہ آئیگا
پلٹ جاؤ آئے ہو جس سمت سے نہ خون جنگ مین اب تمھارا بہے
چھڑا لینگے کردینگے تمکو خراب نہ شوکت رہیگی نہ یہ عب و داب
ہوا مین سوار اور جمع کو بھی ہٹھایا پس پشت اور راہ لی
ہمین گو نہ گو نہ خیالات تھے کہ یہ کس طرف یاالٰہی گئے
آدماتم سعیدؓ ابن عامر نےیکے

کہ توقا کی دونو اعانت کرین انھین فتحمند اسپہ ہونے نہ دین
کرشہ کی اعانت جو پہونچے مجھے بخوبی لڑون تب مین اعراب سے
سپہ دار سے اپنے جا کر کہو کہ تم سہل جانو نہ اس جنگ کو
کرینگے نہ زنہار ہم کو تہی لیے تمنے جو شہر تمسے ابھی
مین کہہ کے اچھا کھڑا ہو گیا در خیمہ پر تھا مرا باد پا
جو لشکر مین آیا تو غازی جوان لگے کہنے بتلاؤ تم تھے کہان
خیام سپہ دار پر مین گیا اور اُنسے بیان کردیا ماجرا
فقط ذکر و اشعار حسان سے

بعد قیل وقال باہمی عازم ہونا حضرت سیف اللہ کا بنا بر قتل و گرفتاری جبلہ ولوقا بطریق قنسرین مع دس اصحاب عالی جناب کے اور کمین کرنا سر راہ قنسرین بانتظار آمد لشکر جبلہ لعین اور ملنا اُنکے لشکر مین اور نہ معلوم ہونا اعدا کو

مغازی نگار و امام سیر وہی واقدی صداقت گہر
سران سپہ اور نام آوران بلائے اور اُنسے یہ کرکے بیان
کیا بھول احسان ہمارے تمام کہ اب درپے جنگ ہی لاکلام
لگے کہنے حق ہی ہمارا معین پے دشمنان ہی لگائے کمین
سمجھ لیگا خود اُسکو رب العباد بلا سے وہ ہی مستعد فساد
کہ وہ بھول جائیگا مکر و دغا جز افسوس اُس سے نہ بن آئیگا
مقابل ہون اُنکے اگر دس ہزار وہ اک دم مین اُنکو کرین خوار و زار
اور اُس سے ملون قید کرلون اُسے مین وہ ہون کہ آسان ہی سب مجھے
جنھین چاہو تم لے لو ہمراہ ابھی کریگا نہ انکار تمسے کوئی
کہاہین کہان وہ عیاض جری ہین جنکے پدر غانم اشعریؓ
کہان اب سہیلؓ ابن عامر ہین سعور کہان ہین وہ نافعؓ یل ذی شعور
کہان ہین عمروؓ پور معدیکرب کہان عبدالرحمنؓ ہین عالی نسب
کہان ہین ضرارؓ ابن ازور دلیر کہ روباہ ہی سامنے اُنکے شیر
کہان ہین وہ قیسؓ ہبیرہ جوان جو ہین تشنۂ خون نصرانیان
کہا ہوکے تیار آجاؤ سب چلا مین بھی تیار ہوتا ہون اب

یہ لکھتا ہی سردار غازی نے جب سُنا یہ سعیدؓ دلاور سے تب
کہا دوستو مشورہ مجھکو دو کہ لوقا ہی بدعہد اور زشت خو
یہ سنکر وہ سردفتر پردلان یہان شجاعت جہان پہلوان
نہ کچھ بیوفائی ہی لوقا سے کی سزا اسکی پائے گا وہ آپ ہی
چلیگا نہ کچھ ہمپر اُسکا فریب کرین اب ہمین اُس سے ایسا فریب
مین لیجاؤنگا ایسے اصحاب بس کہ جو چاہتے ہین شہادت ہی بس
کہ ملک شجاعت کے سردار ہین دلیران عالم کے سالار ہین
کہا تم ہی اسکے سزاوار ہو کہ ملک شجاعت کے سردار ہو
تو سردار خالدؓ نے آواز سے بلایا انھین جنگ کے واسطے
کہان ہین وہ گرد دلاور عمروؓ جو ہین لشکری اور بڑے نامور
کہان ہین وہ عامرؓ کے بیٹے سعیدؓ جو نہماریون سے ہین گرد شدید
کہ صدیق اکبرؓ ہین جنکے پدر ہی جرأت فدا جنکے اقدام پر
کہان ہین وہ رشید اسے پروردگا مسیبؓ فزاری یل شہسوار
یہ بولے کہ موجود ہین ہم چلو نہ کار خدا مین توقف کرو
تو دیر دن مین سب اپنے اپنے گئے سبے آہنی تن مسلح ہوئے

کیا آہنی جسم گھوڑون کو بھی — کہ یا کھر تھی ہر اک کے اوپر پڑی
کہ ہی خود سر پر زرہ جسم پر — مسلح بہت چست باندھے کمر
ہمامؓ دلاور سے کہتے ہین یون — کہ چل ساتھ وہ دیکھتا جو کرون
وہین مستعد ہو کے فوراً ہمام — ہو اساتھ اُنکے طلبگار کام
یہ اصحاب سی اور ہمّامؓ جری — ہوے داہین بائین بشوق دلی
کہ دی انکو اعداے دین پر ظفر — تو قادر ہی اے دادرِ دادگر
کہا تمسے جبلہ نے ای ذی شعور — مرے پاس آئے گا لوقا ضرور
ہمین تم اُسی راہ پر لے چلو — وہ جبرہ سے جائے ملاقات کو
کرین حملہ اور قید کر لین اُسے — جو ہون اُسکے ہمرہ انھین مار کے
تو تکبیر کہہ کر جہان پہلوان — ہوے تیز تیز اُنکے آگے روان
ہوے فوج جبلہ سے ایسے قریب — صدا اُنکی سُنتے تھے یہ خوش نصیب
یہانتک کہ شب کا عمل اُٹھ گیا — سپیدہ سحر کا نمایان ہوا
اگرچہ ہوا روز روشن انھین — ولیکن رہے اُس کمینگاہ مین
اُٹھے جا بجا سے نشان صلیب — عواصم چلے سب وہ نکبت نصیب
جو آئے اُسی سمت فوجون کے دل — لگے کہنے یون مومن بے بدل
اور آتے ہین اپنی طرف ہی چلے — جہان پہلوان تب یہ کہنے لگے
مناسب ہے انہین ہی ملجائین ہم — جو ہی مطلب دل اُسے پائین ہم
تو وہ سب نکلکر کمینگاہ سے — بہت ہوشیاری سے انہین ملے
اور اُنکے یہ ہمرہ چلے جاتے تھے

سوے خیمۂ خالدؓ پہلوان — چلے آئے یون اُنکو دیکھا وہان
سمندِ جہان گرد پر ہین سوار — ہی قربان اقبال و جاہ و وقار
تماشا عجائب دکھاؤن تجھے — کہ تصویر حیرت بناؤن تجھے
امیرِ جہان گیر خالدؓ ولید — بڑھے فوج دین سے بعزم شدید
سپہدار دین سرور با صفا — خدا سے یہ کرتے تھے اُسدم دعا
سعیدؓ ابن عامر بھی ہمراہ تھے — جہانؓ پہلوان اُنسے کہنے لگے
کہا مجھسے بیشک کہا تھا یہی — کہا یہ مناسب ہے اب ای دبری
سرِ رہ کرین تاکہ ہم تم کمین — جو ہین آکے پہونچے وہان وہ لعین
ملادین بعونِ خدا خاک مین — مظفر کریگا وہ قادر ہمین
لکھا ہی تھا شب گئے وہ چلے — کہ تھے جان کو نذر حق کر چکے
تو لی وانسے فوراً رہ قنسرین — سر رہ گئے ٹھہر کر کے کمین
نہ آیا کوئی شخص لیکن اُدھر — پڑھی غازیون نے نمازِ سحر
کہ ناگہ کیا فوج جبلہ نے کوچ — کہ وہ کوچ گویا سراپا تھا پوچ
وہ میدان کثرت سے اُنکے بھرے — دلیران غازی کمینگہ مین تھے
کہ سردار ہم دیکھتے ہو انھین — کہ مور و ملخ سان ہین میدان مین
خدا ساتھ ہے اپنے پروا نہین — ہین جیونٹی سے کمتر یہ کافر لعین
جو آکر ملے حاکم قنسرین — تو فوراً پکڑ لین اُسے بالیقین
نہ اُنکو ہوا حال کچھ آشکار — یہ سمجھے ہمارے ہین یہ بھی سوار
زبان پر نہ کوئی سخن لاتے تھے

پیشوا آنا لوقا کا قنسرین سے بملاقات جبلہ اور بطریق عموریہ کی اور گرفتار ہونا بدست امیر جہانگیر خالد ابن ولید کے اُس اژدہام مین اور گھر جانا شہ سواران موحدین کا

بیان کرتے ہین رافع خوش بیان — یونہین ساتھ ساتھ اُنکے ہم تھے روان
تو لوقاے ملعون کشادہ قدم — ملا پیشوا آکے با صد حشم
اناجیل پڑھتے تھے آواز سے — سبھی کلمۂ کفر بکتے ہوے
اور اُسکے تھے ہمراہ چیدہ جوان — ہوا اسکو جبلہ خوشی سے روان
پر اُن تک پہونچنے نہ پایا تھا وہ — کہ بڑھکر جہان پہلوان جنگ جو

جو پہونچے عواصم کے قصبات پر — اور آیا عمل قنسرین کا نظر
صلیب طلا پیش پیش اُسکے تھی — تھے گرد اُسکے قسیس اور پادری
قریب آکے اک جا پہ ٹھہرے ذرا — اور اُنہین سے لوقا ادھر کو بڑھا
کہ اُس سے ملے اور پھر اُس سے بھی — کہ تھے ساتھ دونو وہ کافر غبی
گئے اُسکی سمت اُنکے ہم گرد تھے — قریب اُس سے یہ لوگ جسدم ہوے

لگا کہنے ہمسے کہ عیسیٰ تمھین
کہ ہم بندگانِ چلیپا نہین
کہا سن مین مومن خالدؓ ابن ولید
اُسیدم پکڑ کر دو دالِ کمر
بڑھے اپنے جو اُسکے تھے ساتھ آئے
ادھر سے ہوا شور توحید کا
جو آئین وہ تیغین برہنہ نظر
لیا ہر طرف سے اُنھین آکے گھیر
ابھی ہر طرف سے کرینگے یہ ضرب
مناسب ہی قتل اسکو کردون
تعجب سے وہ تب یہ کہنے لگے
نہین مارے جاؤگے لیکن مجھے
رہو میرے گرد اور حمایت کرو
نہ خاطر مین لانا انھین تم ذرا
حیاتِ ابد ہی اور عیش دوام
اسیواسطے ہون مین آیا یہان
اگر بخت یاور رہین یار وے
یہ سمجھو کہ سمتِ خدائے قوی
ملے عیش اور دولتِ پائدار
نہین خوف ہرگز وہان موت کا
نہ کوئی وہان سے نکالے انھین
کہا ہم فدا ہین خدا کے لیے
ہمائم مجاہد ہوا پشت پر
ہمائم دلاور سے کہنے لگے
تو اپنی جگہ سے نہ ہلنا ذرا
بڑھے مومنون کی طرف طیش سے
اور اُسکے گلے مین تھا اک طوق زر
رکھے خود فولاد بالائے سر
بڑا ایک نیزہ لیے ہاتھ مین

طفیلِ چلیپا سلامت رکھین
ہین ہم عاشقانِ شہِ مرسلینؐ
کہ ہو خوف سے میرے پانی جگر
اُٹھایا اُسے اور وہین خاک پر
کہ ہمسے کوئی بچکے جانے نہ پائے
زمین ہلگئی چرخ چکرا گیا
وہ نیزے کرین کوہ سے جو گزر
تو اُسدم جہان پہلوانِ شکستِ شیر
اور اب شعلہ زن ہوگی یان نارِ حرب
پلا ساغرِ موت اب اسکو دون
کہ ہنستا ہی تو کیون یہ بتلا مجھے
نہ مارو گے تو تم بھی بچ جاؤگے
دلیرانہ اب خوب صابر رہو
نہین انمین جرأت یہ ہین بیحیا
تمنا ہی اپنی یہی لا کلام
کہ جائے رہِ حق مین روحِ روان
عجب کیا شہادت ملے اب مجھے
ہماری تمھاری ہی اب وہ کھلی
کہ زائل نہو وہ کبھی زینہار
جوان ہی رہیگا وہان جو گیا
بعیش و تنعم ہی دائم رہین
یہ کہتے ہی گرد اُنکے سب ہوگئے
رہے اور غازی ادھر اور اُدھر
یہ ملعون نہ جائے سنبھال اب اسے
مجھے دیکھتا رہ کہ کرتا ہون کیا
اور اُنکے رفیق اُنکے ہمراہ تھے
صلیب جواہر تھی اُس طوق پر
اور اُس خود پر تھا اور اک خود زر
بدل اہلِ ایلا کی تھا گھات مین

یہ سردار خالدؓ نے اُس سے کہا
یہ کہتے ہی ڈھاٹے کو کھولا دیا
جما کر رکابون پہ چٹ دونون پا
دیا پھینک رُسے سے جکڑا اُسے
اُٹھا شور فریاد ہر سو وہان
تو آواز تہلیل و تکبیر سے
لگے کہنے ہین ہین یہ کیا ہوگیا
یہی دلمین سوچے اُنھین دیکھکر
رہون تابکے اسکو پکڑے ہوئے
یہ چاہا کہ کردون وار تلوار کا
کہا اُس سے ہنستا ہون مین اے جری
امیرِ دلاور نے تب ہاتھ کو
مرے تم معین مین تمھارا معین
لڑائی نہین سخت تر موت سے
قسم کھاکے کہتا ہون اللہ کی
کہ مین نذرِ حق کر چکا جانِ زار
نہین فضل سے اُسکے یہ کچھ بعید
بس اب جان لو یہ بقربِ خدا
وہ باغِ جنان اور وہ حور و قصور
یہ قرآن مین خود خدا نے کہا
کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ تھے عبدرحمن دائین طرف
امیرِ جہان گیر خالدؓ ولید
پکڑا اسکا بازو کہ جانے نہ پائے
ہی راوی صادق نے ایسا کہا
کہ جبلہ کے ہمرہ تھے غسانیان
تھے دیبا کے کپڑے بہت قیمتی
صلیب اُسپہ بھی اک جواہر کی تھی
وہ بطریق تھا یا کہ برجِ آہنی

یہ بکتا ہی کیا اے عدوے خدا
پڑھا کلمۂ حق کو پورا وہین
سبک سیر کو چھیڑ اُسپر دیا
ہم اصحاب جو اُنکے ہمراہ تھے
لگے کفر بکنے وہ تیرہ روان
وہ دونون نہایت پریشان ہوئے
وہین پہونچے مانند برق و صبا
کہ گھیرے ہین اب ہمکو یہ خیرہ سر
نکلجائے شاید مرے ہاتھ سے
تو لوقاے ملعون اُسدم ہنسا
کہ تم اور ساتھی تمھارے سبھی
لیا روک اور یون کہا مومنو
ہی موجود اپنا خداے برین
شہادت جو پائی تو اپنے لیے
یہی ہے مری آرزوے دلی
زہے بخت لے لے جو پروردگار
کہ خالدؓ ولید اس جگہ ہو شہید
پہونچتے ہین کرتے ہین جانین فدا
اور انمین وہ دیدارِ ربِ غفور
کہ تکلیف اُنکو نہ پہونچے ذرا
یہ سنتے ہی اصحاب ذیجاہ نے
جوانمرد رافعؓ تھے بائین طرف
بجانِ عاشقِ زارِ ربِ مجید
اور اُس تک کوئی غیر آنے نہ پائے
کہ جبلہ و بطریق عمودریہ
وہ اُن سب کے تھا آگے آگے روان
اور اُنپر تھا پہنے زرہ وہ شقی
یہ کہتا تھا مجھسا نہین اب کوئی
جماعت مدحجہ کی گرد اُسکی تھی

تھے اعدائے دین انکو گھیرے ہوے — تو بطریق اس حال کو دیکھ کے
ڈرا بس کہ شاید یہ گرد عرب — کرے اسکو مقتول جلدی سے اب
نہین ہین یہ انسان شیطان ہین — نہی جان ہین یا کہ بیجان ہین
ہمارے ہین لشکر سے کیا بخطر — نہین دیکھتے ہمکو ہین کسقدر
اُنھون نے کیا قید اپنا رفیق — نہین جانتے ہین یہ انکا رفیق
مبادا کہ یہ اُسکو کشتہ کرین — نہ جز رنج کچھ ہاتھ آئے ہمین
کہ جانین تمہاری بھی بچ جائینگی — سر نو ملے گی تمھین زندگی

کہ خالد نے لوقا پہ قبضہ کیا — جکڑ کر اُسے پاس اپنے رکھا
قریب آیا جبلہ کے اور یون کہا — ذرا دیکھ تو کیا ہی یہ ماجرا
نہین دیکھتا اس عرابی کو تو — کہ یہ اور گیارہ جوان جنگ جو
اگرچہ ہین ہم انکو گھیرے ہوے — یہ ناچیز ہین ہمکو سمجھے ہوے
نہین ڈرتے اُسکو نہین چھوڑتے — یہ مرنے سے منھ کو نہین موڑتے
تو جا اس عرابی سے درخواست کر — کہ چھوڑو اسے تا رہو بے خطر
غرض یہ ہی اسکو جو یہ چھوڑ دین — تو ہم تم ہمین قتل انکو کرین

دریافت کرنا جبلہ کا شہسواران اسلام سے کہ تم کون ہو اور خواہش کرنا رہائی لوقا کی نسبت اور نہ رہا ہونا اسکا اور قتال ہونا اُنسے اور کیفیت شجاعت اور جان نثاری موحدین

یہ کرتے ہین رافع عمیرہ بیان — کہ تھے گرد خالد کے ہم لوگ وہان
اگرچہ بکثرت تھے لیکن ہمین — نہ تھا ڈر سمجھتے نہ تھے کچھ نہین
کہ جبلہ بڑھا کر وہین با دبا — قریب آیا للکار کر یون کہا
کہ تم لوگ ہو تابعین عرب — مبادا کہ کشتہ ہو اب سبکے سب
لگے کہنے یون خالد پہلوان — کہ اصحاب نامی ہین ہم سب جوان
اگرچہ نہین اک قبیلہ سے سب — مگر ایک دل ہین بانعام رب
کہ ظاہر مین دیکھتے ہین گرچہ جدا — حقیقت مین ہین ایک نام خدا
کہا کیا تمھین انکے سردار ہو — کہا دینی بھائی ہین یہ نیک خو
کہ لرزان مرے نام سے ہین دلیر — مرے سامنے مثل روبہ ہی شیر
یہ وہ عبد رحمن ہین والا گہر — کہ صدیق اکبر ہین انکے پدر
یمن کے یہ مشہور سردار ہین — جناب پیمبر کے انصار ہین
شجاعت مین مشہور ہین یون تمام — کہ ہین شیر ملک عرب لاکلام
نہین ہم سمجھتے ہین چڑیونکے طور — مثال اسکی ایسی ہی کرے تو غور
جو ہین ڈالدے جال پھنس جائینگی — اور اُس سے رہائی نہ وہ پائینگی
یون ہین ہم ہین صیاد یہ صید ہین — سمجھتے ہین انکو کہ یہ قید ہین
تمہارے لیے فال بد ہی یہی — مثل جو ہمارے لیے تمنے دی
رہائی نہ تم ہمسے یان پاؤ گے — غذا سب درندون کی ہو جاؤگے

اور اعدا تھے یون ہمکو گھیرے ہوے — کہ باقی نہ تھی جا کسی سمت سے
یہ اللہ پہ ہمکو تھا اعتماد — کہ حامی ہمارا ہے رب العباد
کہ تم کون ہو یہ تو ہمسے کہو — صحابہ جناب محمد کے ہو
بیان اس سے پہلے کرو حال کو — کہ لاچار تم اس جگہ قتل ہو
مسلمان ہین اور اہل قبلہ ہین ہم — ہین ہم صاحب جود فضل و کرم
کہ ہین ایک کلمہ پہ ہم متفق — اسی سے ہین اس بات کے مستحق
یہ کہتے ہی کلمہ اُنھون نے پڑھا — ہوا لال سنکر اُسے بے حیا
کہا نام تبلاؤ مین بھی سنون — کہا مین ہون منصور سردار ہون
ہین مخزومی ہون اور خالد ہے نام — یہ بائین طرف ہین جو با احتشام
جو بائین طرف ہین بعزم جہاد — یہ رافع عمیرہ ہین طائی نژاد
ہر اک انمین سردار ہی قوم کا — اسی سے انھین ساتھ مین نے لیا
اگرچہ ہین کم مت سمجھنا حقیر — نہو اسپہ نازان کہ ہم ہین کثیر
کہین جمع چڑیان ہون گر مثل یک — اور اُن سب پہ صیاد دہشت کا
مگر ہان کسی کی جو ہو زندگی — تو شاید نکلجائے اُس سے وہی
یہ سنکر ہوا اور بھی خشمناک — کہا ابیقین ہے کہ تم ہو ہلاک
یقین جان لو ہی تمہارے لیے — کرین قتل ہم تمکو ہر سمت سے
کہا ہی ہماری یہی آرزو — شہادت ملے تا رہین سرخرو

مین یہ پوچھتا ہون تو مجکو بتا
کہا تو ہی اسلام سے پھر گیا
بزرگی کو مین نے کیا اختیار
معزز وہ ہی دار فانی پہ جو
کہا یا وہ گوئی تو اخ العرب
کہ اسدم ہی ہمکو یہی ایک ڈر
نہوتا اگر اسطرح یہ اسیر
مناسب ہی تم اسکو کردو رہا
کہا مین اُڑا دونگا اب اسکا سر
تو کہتا ہی با این حشم اور قشون
کہ ظاہر ہی تم جسقدر ہو یہان
عنان باعنان ہین ہزارون سوار
تو یہ آپ ہی تمکو ملجائیگا
تو قتل اسکا تمپر نہوگا گران
گیا نزد بطریق عمروؓ یہ
امیر جہانگیر نے دیکھکر
اُسیوقت جبلہ نے روکا اُسے
جو تمنے کہا مجھسے وہ سر بسر
اور انسے بہت کچھ جو مین نے کہا
نکل آئے میدانمین ہو گرم کار
لگے کہنے ہان ای امیر حربی
شجاعت عرب کی دکھادون انھین
کہا آفرین تمسے رب کریم
جو حضرت خلیفہ نے انکو دیا
بہا اُونپہ چڑھ جائے جیسے پلنگ
تھا اعراب تنضہ دکا وہ اسپ
کہ پورا تھا نیزہ اور اسکا وہ بھیل
لیا سبطرح جب آدیکھ بھال
ہوے شوق قلبی سے پھر جز خون

کہ تو کون ہی نام کیا ہے ترا
ہدایت سے مُنھ موڑ کر بے حیا
کہا آہ تو تو ہوا خوار و زار
نہ مائل ہوا اور گیا صاف وو
نہ ایسی کرو جان لو اسکو اب
کہ ہملوگ تمپر جو ہون حملہ گر
تو مین اور میری یہ فوج کثیر
مصاحب ہے اور خویش بھی شاہ کا
نہین مجکو پروا جو چاہے تو کر
کمی جنگ مین تمسے کرتا مین ہون
اور اسوقت ہم سب ہین بارہ جوان
جو تم مرد ہو یون کرو کارزار
جو مطلب تمھارا ہے بر آئیگا
کہ قبل اسکے پہونچوگے تم سب وہان
اور اُس سے کہا سر بسر ماجرا
کہا بر سر جنگ ہی خیرہ سر
کہا ہان مناسب نہین یہ تجھے
کہا مین نے انسے یہ ہین بد سیر
تو اس بات پر انکو راضی کیا
یہ سنکر وہ سردار عالی وقار
قسم ہی بعیش جناب نبیؐ
ابھی خاک و خون مین ملادون انھین
رضامند ہووے جزائے عظیم
جناوین کے وہ غنایم سے تھا
گذرجا دریا سے مثل نہنگ
پری یا نظر یا صبا تھا وہ اسپ
تھا ایسا کہ سند انسے جائے نکل
کہا کون آتا ہے بہر قتال
یہ کرتے ہین رافع عمیرہ بیان

کہا ہون مین سردار غسان کا
کہا تم جو کہتے ہو ایسا نہین
بزرگی نہین ہان مگر ہی دہان
کہ اسکا نہین کرتے ہم اعتبار
تمھین اور تمھارے رفیقون کو بھی
نہ چھوڑوگے زندہ اسے زینہار
ابھی قتل کر ڈالتے یان تمھین
کہ تم سبکو بھی مین ابھی چھوڑ دون
اسے تو مین ہرگز نہین چھوڑتا
نہین ہی یہ مردانہ تیرا کلام
پھر اسطرح ہو ہمکو گھیرے ہوے
کہ اک تمسے نکلے اور اک ہم مین سے
وگر ہمکو خالق نے غلبہ دیا
یہ سُنکر لیا اُسنے سر کو جھکا
وہ غصہ ہوا اسقدر بدخصال
جو اُسنے یہ چاہا بڑھا کر ہیون
اور آکر جہان پہلوانسے کہا
کوئی عقل کی یہ سمجھتے نہین
کہ اک ایک تمسے نکلکر لڑے
بڑھے تا لڑین پہلے میدان مین
نہ اول لڑے کوئی میرے سوا
بڑی آرزو بس یہی ہے مجھے
دی جنگ اُنمین سے تب وہ بڑھے
کھڑا ہو تو درشک کھسا تھا
جو جھپٹے تو بجلی بھی شرماتی تھی
زرہ پہنے اور خود سر پہ دھرے
پھرایا اور اک اسکو کاوہ دیا
مین صدیقؓ اکبر کا بیٹا وہ ہون
کہ بانچ آئے اُنکے مقابل سوار

جبلہ نام ہی شہ ہون ہمدان کا
ہوئی مجکو ذلت گوارا نہین
کہ کہتے ہین ہم جسکو باغ جنان
یہ دنیا ہی مکار ناپائدار
اسی کی بدولت ہی یہ زندگی
کہ قیدی تمھارا ہی بیچارہ وار
تامل ہی کسطرح حملہ کرین
اور اسجا بہاؤن تمھارا نہ خون
شہادت سے مُنھ کو نہین موڑتا
یہ سن ہی دلیرانہ میرا کلام
سنان پہ سنان ہی جدھر دیکھیے
اگر جنگ مین قتل ہم سب ہوے
ہوے قتل تم سب بعون خدا
جہان پہلوانسے نہ پھر کچھ کہا
کہ شمشیر لی میانسے جھٹ نکال
یہ تھوڑے سے ہین اب سمجھ انکو لون
وہ ہی عدل تمنے بیان جو کیا
کہ جون بھیڑ بکری ہین سب بالیقین
بس اب جسکو منظور ہو تم مین سے
مگر دیکھ کر عبد رحمنؓ انھین
مین یہ انکی کثرت انھین دون بھلا
کہ ملجاؤ نمین اپنے ماں باپ سے
سوار اک گران ڈیل گھوڑے پہ تھے
روان ہو تو دریاے ذخار تھا
نگہ بھی بمشکل اُسے پاتی تھی
اور اک نصف ما شفاف نیزہ لیے
کہ آجائے قابو مین یہ بادپا
ہی نیزہ مرا برق بادل ہیون
لیا باری باری سے بس اُنکو مار

کہ ہر اک رہا ایک اک وار مین
تو اس حال کو دیکھتے ہی جبل
کہا ہم نہ غدار و مکار ہین
ولیکن مین آیا نہین اس لیے
معین ہو تمھارا جو آکر کوئی
یہ اقرار تھا ہم لڑین دو بدو
ہنسے اور کہا اُس سے ای خیرہ سر
معیت مین اُنکی لڑا ہون بہت
کہا ساتھ لے اک مددگار کو
وہ سمجھا نہ اُنپر چلے گا فریب
ہوا سخت حیران وہ بے حیا
گنا ہون سے یون پاک ہو جاؤگے
جو چاہو وہ انعام قیصر سے لو
جو کچھ میری دولت ہی اور نعمتین
تامل نہ تم اسمین ہرگز کرو
یہ سنتے ہی کلمہ اُنھون نے پڑھا
مرے دلمین ایمان ہی اسطرح
وہ مومن ہین جنسے ای مردک غبی
بمقدور دنیا مین کافر کوئی
پڑے خاک کافر تری ناک مین
جو تو بندگان چلیپا سے ہی
جو نسبت عرب سے تجھے دیتے ہین
یہ چاہا کہ نیزہ کا ہو اُنپہ وار
پھرے دونو ہی دیر تک داؤن مین
کہ نیزہ اُٹھانا بھی مشکل ہوا
ہوے متصل اُس سے اور وہ بھی جھٹ
جو باقی رہا پھینک کر دُور سے

گئے باری باری سے وہ نازنین
ہوا غصہ اور آیا صف سے نکل
وفادار و پابند اقرار ہین
کہ ٹھنڈا کرون دل تمھین مار کے
نہ آنے دو اُنکو مین اُسکو ابھی
تو پھر تیسرا کیونکہ ہو جنگ جو
تو یہ داؤ اور پیچ مجھسے نہ کر
یہ مین ہتھکنڈے کر چکا ہون بہت
مین تنہا ہون تو مجھسے ہو جنگجو
پڑیگا مجھی پر یہ میرا فریب
اور اُس مردِ حق سے یہ کہنے لگا
کہ پیدا ہوے صاف جسطرح سے
مین دیدون تمھین اپنی پھر دخت کو
خوشی سے یقینی وہ دیدون تمھین
کہا مین نے جو کچھ اُسے مان لو
کہا تجھپہ سختی ہو اے بے حیا
کہ اجسام مین جان ہی جس طرح
خدا و نبی کی ہے تصدیق کی
تمنا یہی ہی نہ چھوڑون کبھی
ملا دون یہین تجکو مین خاک مین
تفو تجھپہ اعدائے مولا سے ہی
تو شرما کے بند آنکھ کر لیتے ہین
پھر اگر دو وہ داؤن سے بدشعار
یہ فی النار جو کر چکے تھے اُنھین
ولیکن یہ اُسپر نہ اصلا کھلا
پھر اُٹھا اُنسے جائیگا گویا لپٹ
ہوا حملہ کر تیغ لی میان سے
غضب کے تھے جوہر عجب کاٹ تھا

اُنھین مار کر یہ ارادہ کیا
لگا کہنے تم لوگ حد سے بڑھے
کہا آدہ لاشون سے ہم لوگون کی
کہ ہمسر مرے تم نہین ہو نہین
کہ لڑنے کو ہے جو کوئی بڑھا
یقینی یہ ہی دور انصاف سے
علیؓ کا مین ہون تربیت یافتہ
کہا مین تو مکار ہرگز نہین
لڑو دونون مجھسے مین تمسے لڑون
کہا دلمین یہ ہی نہایت جری
کہ ہم مار معمود یہ مین تمھین
اور اہل چلیپا مین ملجاؤ تم
رکھون تمکو اپنے پسر کیطرح
یہ سن لو مین وہ ہون کہ رحمت میری
کہ مارے نہ جاؤگے گر بچ جاؤگے
مین قربان ہون اُس ایک اللہ پہ
رہ راست کو مین سمجھتا ہون خوب
مین وہ دشمنِ جان کفار ہون
سنبھال اب ای ضرب ای بدشعار
نہین شرم بے شرم آتی تجھے
تمنا بر آئے جو مارون تجھے
یہ سنتے ہی لی تیغ اُسنے نکال
اُسیطرح سے عبدالرحمنؓ بھی
جو آئے تھے اُنکے مقابل لعین
تو نیزہ کو جھٹ ہاتھ سے پھینک کر
تو للکار کر وار فوراً کیا
لکھا ہی کہ وہ تیغ کندہ کی تھی
کسی پر نہ رکتی تھی یہ گھاٹ تھا

کہ اب قلب مین ڈالدون تہلکا
جو تھا عہد اُسپر نہ قائم رہے
تمھاری بدولت زمین پھر گئی
مین آیا ہون اسواسطے بالیقین
معاون تمھارا وہین آگیا
نہین ہی یہ عادات اشراف سے
جو ہین ابن عم رسول خدا
جو سچ بات ہی وہ کہی بالیقین
ابھی دیکھ لینا جو کچھ مین کرون
یہ ہوش و حواس اور یہ کم سنی
جو راضی ہو تو شوق سے غسل دین
ہو مسرور قربان کو کھاؤ تم
ہو محبوب دل اور جگر کیطرح
تمھارے نبی کے ہی شاعر نے کی
رہو گے بڑے عیش و آرام سے
جو خلاق عالم ہی اور دادگر
گیا ہو نہین دریاے وحدت مین ڈوب
کہ ہر دم طلبگار پیکار ہون
تجھے معبدون مین ابھی سونار
کہ تجھ جیسا کتا ہو اعراب سے
عرب چھوٹ جائینگے اِس رنج سے
پھر اُسنے لیا وہین نیزہ سنبھال
تھے اُس گھات مین اسکو مارین ابھی
تھکے تھے کہ تیزی تھی ویسی نہین
مجاہد نے لی تیغ خارا گذر
کہ نیزہ قلم ہو کے وہین گرا
چمک اسمین تھی صاف بجلی کی سی

زخمی ہونا حضرت عبدالرحمن صدیق کا اور قتل کرنا اُسیر خالد کا لوقا کو اور

ابن

سخت ہونا رزم قتال کا اور ثابت قدمی شیران بیشۂ توحید کی اور مطلع فرمانا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امیر ابو عبیدہ کو کیفیت محصوری امیہؓ خالدؓ شہسواران اسلام سے بغرض امداد موحدین

وہی رافع شیر طائی نسب   یہ کہتے ہین میراثی ہاوی سب
کہ وہ باتیغ اسوار کو مار کر   لڑے اُس سے یون جیسے ہو شیر نر
کہا گہ لیے تیغ مرد لعین   ہوا حملہ آور تو وہ بھی وہین
مگر ضرب غازی کی اول پڑی   بجستی سپر پر جو کافر نے لی
پڑی فرق پر اور دوہری ہوئی   کہ بس تیز تھی باڑھ دہری ہوئی
اور اسطرح وار اُسکا اُپر پڑا   ہوا تا تو ان ہاتھ مونڈھا کٹا
اسیوقت پیچھے ہٹ کر بادپا   گئے اپنے مجمع مین وہ باوفا
اُتارا وہین انکو رہوار سے   بخوبی پھر اُس زخم کو باندھ کے
جو اِس خصم نے تمکو زخمی کیا   کہ دون کیا جو تم مجھکو حاصل ہوا
وہ بولے کہ اس لعین کو سہ تیر دون   کہ دل اور جگر اسکے ہو جائین خون
ہمامؓ دلاور نے آیا اُسے   امیرِ دلاور نے مارا اُسے
تو ردی دوست دیکھ کر بے قرار   ہوا وہ لعین سخت تر بے قرار
کہ ہرگز نچھوڑونگا بن قتل تم   نہ زندہ بچے کوئی بھی ایک دم
خبردار اب تم نہ چھوڑو انھین   بنے جسطرح مار ہی لو انھین
جہان پہلوان نے جو دیکھا انھین   کہ بیتاب اب حملہ کرنے کو ہین
کہ کافر کوئی اتنک آنے نہ پائے   اگر جان بھی تیری جائے تو جائے
نہ بڑھکر کرے اب کوئی کارزار   معاون ہو اپنا تو پروردگار
اور امید انھین زندگی کی بھی تھی   یقین تھا کہ پائی شہادت ابھی
ہوا گرم بازار جنگ و جدال   لگا ہونے شدت سے ایسا قتال
یہ بارہ تھے اور وہ ہزارون ہزار   یہان تھی وہان شان پروردگار
جو اُنپر بڑھا وہ زمین پر گرا   شجاعت تھی قدمون پہ اُنکے فدا
کہ ہر ہیر جو کافر پہ حملہ کر   امیر سپہری خالد نامور
کہ جو منھ چڑھا اُسکو مارا وہین   گرین انکی لاشین پہ رونے مین
گراتے تھے لاشین ادھر اور اُدھر   تھے حیران کرشمہ انھین دیکھکر

جوانمردی عبدرحمن سے   کہ تھے پہلے ہی جنگ مین تھک گئے
اور اس جنگ مین جب ہوئی اُنکو دیر   ہوئے سخت بیتاب غازی دلیر
لیے تیغ بران جو اُسپر بڑھے   تو بس وار دونون کے یکسان ہوے
تو وہ ڈھال سے صاف کرکے گذر   اور اُن دونو خود و نکو بھی کاٹ کر
ہوا سخت زخمی وہ تیرہ روان   کہ منھ پر ہوا خون اُسکے روان
ولیکن یہ اسطرح سنبھلے رہے   کہ وقف ہوا وہ نہ اس زخم سے
جہان پہلوان اور سب مومنین   جو آگہ ہوے تو ہوے بس حزین
جہان پہلوان نے یہ اُنسے کہا   کہ اے ابن صدیقؓ صاحب وفا
قسم مجکو اے غازی نیک پی   تمہارے پدر کے صداقت کی ہی
یہ کہکر کہا لا ہمامؓ اب اسے   کہ مارون ابھی چین ہو کچھ مجھے
کہ شمشیر سے کاٹ کر اُسکا سر   دیا پھینک فوراً وہین خاک پر
کہا تمنے بد عہدی یہ ہمسے کی   اور اب مستحق اسکے تم ہو سبھی
نصارا عرب دوہی وارمنی   جو موجود تھے اُنکو آواز دی
تو سنبھلا اور آگے وہ لیکر صلیب   ہوے دربے حملہ سب بے نصیب
کہا پیر ہمامؓ اب یہ لازم تجھے   کہ پاس عبد رحمن کے ٹھہرا رہے
کہا پھر یہ اُنسے کہ اے مومنو   نہو تم جدا گرد میرے رہو
تو صحابہ سب گرد اُنکے ہوے   اور اک دوسرے سے تھے وہ سب ملے
کہ حملہ کیا اُن پہ کفار نے   اور اُنکو بھی وہ سب لگے مارنے
کہ تیمو نے سر کٹ کے گرنے لگے   ہر اک سمت سے تیغ و نیزے چلے
چلی اسطرح تیغ خالدؓ ولید   کہا اُنسے دوزخ نے ہل من مزید
صحابی ربیعہ بن عامر جری   قسم کھاتے کہتے ہین اللہ کی
بڑتے تھم مین سے مارکر راہوار   اور اسطرح کرنے لگے کارزار
چمکتی تھی ہر سمت یون انکی تیغ   تڑپتی ہے جون برق ہمراہ میغ
فلک نے بھی دیکھا تو حیران ہوا   زمین ہل گئی مہر لرزان ہوا

یہ تھا ابن ازدر کا نیزہ بلا | کہ نیزہ دِ تھا وہ یا کوئی اژدہا
کہ اسکو ڈسا تو اُسے کھا لیا | جو نگلا اسے تو اُسے جا لیا
یون مین ہم بھی یکسر تھے گرم قتال | کہ ہر سمت چھائے تھے وہ بدخصال
ہر اک سمت سے ہمپہ ہوتی تھی ا | معاون تھا لیکن جو پروردگار
تو کٹ کٹ کے کفار ہی گرتے تھے | یمین و یسار اُنکو تلوار سے
کیا قتل ہمنے کہ دنگ ہو گئے | حواس اُڑ گئے زرد رنگ ہو گئے
مگر وہ ہزارون تھے اور ہم قلیل | نظر مین نہ آتی تھی کوئی سبیل
کہ ہم اُنکے ہاتھو نہیں بچ جائینگے | یقینی شہادت ہی یان پائینگے
لڑائی بشدت یون ہی ہوتی تھی | کہ ناگاہ ہمکو ہوئی تشنگی
کہ وہ مار دھاڑ اور وہ گرمی بلا | پسینے مین ہر اک تھا ڈوبا ہوا
یہ کرتے ہین رافع عمیرہ بیان | کہ اس حال کو دیکھ کر مین وہان
امیر ضرار سے کہنے لگا | کہ اب بیگمان اپنی آئی قضا
کہا ہان ہے سوگند رب برین | کہا تمنے سچ ای یل پاک دین
کلاہ مبارک مین لایا نہین | مجھے بھی ہوا اب تو اسکا یقین
جو کچھ اُس سے ہوتی ہے برکت اسے | کہون کیا کہ ہے علم اسکا مجھے
بہت سختیان اُس سے آسان ہوئین | کہ موئے شریف شہ مرسلین
ہین اسمین اُنھین کی بدولت خدا | معین اور محافظ رہا جا بجا
نہین اُسکو بھولا مگر اس سبب | کہ ہم تم شہادت یہان پائین اب
جو مدت تھی رہنے کی یان وہ چکے | اُڑائینگے باغ جنان کے مزے
روایت یہ راوی صادق نے کی | ہوئی اہل ایمان پہ سختی بڑی
کہ وہ بے شمار اور یہ بارہ جوان | لگے صبر کے پانون اُٹھنے وہان
تو وہ سب بصد زاری و عاجزی | ہوے ملتجی پیش رب قوی
تو دریاے رحمت ہوا موج زن | معذب ہوے یون عدو بدچلن
کہ دی ہاتف غیب نے یہ ندا | ہوا خوار وہ جو نہ حق سے ڈرا
مظفر ہوا جسکو ہے اُسکا ڈر | کہ کسطرح سے اُسکو ہووے ظفر
تمہارے حاملان کلام کریم | یہ سن لو کہ ہے تمکو مژدہ عظیم
رہائی ہوئی اس بلا سے تمھین | مظفر ہوا اب مارلو گے انھین
اور اُسدم وہ ایسے پریشان تھے | کہ گویا کلیجے تھے مُنھ کو لگے
اور اپیروہ کرتے تھے ہر سو وار | کہ چلتی تھین تیغین یمین و یسار
بس اب سامعو غور کی ہے یہ جا | شجاعت صحابہ کی دیکھو ذرا
ادا کسطرح وصف اُنکا کرون | کہ طاقت سے انسان کے ہے وہ فزون
ثناخوان ہے اُنکا خداے برین | کرون وصف اُنکا یہ طاقت نہین
ہر اک اسطرح گرم پیکار تھا | رضاے خدا کا سزاوار تھا
ملک دیکھ کر اُنکو للچاتے تھے | کہ یہ مرتبے ہین انھین کے لیے
خدا پیار سے دیکھتا تھا انھین | کہ یون واسطے میرے جانین دین
الٰہی انھین کا تجھے واسطا | مجھے تندرست اور خوش رکھ سدا
رہین شاد سب تیرے اہل و عیال | نہ آئے کبھی دل مین اُنکے ملال
ابو مسلم حضرمی نے کہا | کہ مین بھی سپہدار کے ساتھ تھا
کہ ناگاہ دیکھا سپہدار کو | کہ خیمہ سے اپنے نکل آئے وہ
یہ کہتے تھے ای قوم آفاق گیر | چلو ہان چلو النصیر النصیر
موحد مسلمان گھیرے گئے | نہ ٹھہرو نکل آؤ اخیام سے
منادی ہوئی پھر یہی فوج مین | کہ مومن ہون تیار جلدی چلین
تو ہم لوگ دوڑے گروہا گروہ | کہا اے سپہدار والا شکوہ
کہو پیش آیا یہ کیا حادثہ | تو اسطرح ہمسے اُنھون نے کہا
کہ اسدم مری آنکھ ناگہ لگی | کہ تشریف لائے جناب نبیؐ
نبیؐ کون یعنے حبیب قدیر | وہ اُمت کا سردار اور دستگیر
جھڑک کر یہ ارشاد مجھسے کیا | تو کیا ابن جراح غافل ہوا
مددگار ہی اہل اسلام سے | ابھی اُٹھ پہونچ جا مدد کے لیے
نہو دیر مل جلد خالد سے تو | کہ ہے گرم پیکار وہ جنگ جو
ہے محصور اعدا جو چاہے خدا | تو بچ جائیگا اُس سے تب مین اُٹھا

مانند برق و باد کے پہونچنا امیر منصور ابو عبیدہؓ کا بامداد امیر خالدؓ اور شکست ہونا کفار کی اور مقتول و مجروح ہونا اُنکا کثرت سے

کیا واقدی نے ہے ایسا بیان | کہ اس خواب کو سنتے ہی مومنان
سبھی خیمون مین اپنے اپنے گئے | نکل آئے ہتھیار باندھے ہوے

گئے بیکسے جیسے تھے راہوار
ملے اُنسے آ آکے غازی جوان
امیر دلاور کو آیا نظر
کہ تو کون ہی نام کیا ہے ترا
یہ انسان نہین ہی فرشتہ کوئی
نہ کر اسقدر تیزی و چابکی
تو بی بی جہان پہلوان کی وہ تھین
کہا مین نے لشکر مین جب یہ سنا
کہ گیسوے پاک جناب نبیؐ
پڑی اُس کلاہِ مبارک پہ بس
کہا سر پہ سبنے ہزار آفرین
مین اور چند عورات مذحج کی بھی
یہانتک کہ ہم جا کے پہونچے وہان
وہ نیزونکی بھالین چمکتی تھین یون
اگرچہ قریب اُنسے ہم سب ہوے
بتکبیر و تہلیل کہتے تھے وہ
کہ سردار وہین تکبر ہوے
اور اکبارگی چھیڑ کر بادپا
عمیرہ کے بیٹے وہ طائی نژاد
کہ آواز تہلیل و تکبیر کی
یہ آئی مدد ہمکو اللہ کی
حسا مین لگی ہونے یون کارگر
بیان کرتے ہین مصعبؓ یشکری
تو آئے نظر مجھکو وہ مومنین
کوئی جیسے کہسار ہو آہنی
اور اُس شور کو سنکے وہ نامور
ملا اُنسے مین اور یہ دیکھا وہان
یہانتک کہ پہونچا ہمارے قریب
کہا اُسنے زوجہ تمھاری ہو مین

عنان دیکے فوراً ہوے وہ سوار
چلے جاتے تھے سب کے سب بے تکان
سوار ایک آگے دوان تیز تر
پر اُسکو نہ کوئی فرس پا سکا
کہ بھیجا ہی حق نے پئے رہبری
کرے تجھپہ رحمت خداے قوی
لگے کہنے اُنسے سپہ دار دین
کہ خالدؓ کو اب دشمن بیحیا
ہین ہاں اُنکے اور انکا رب قوی
ہین جسمین وہ گیسوے قدسی نفس
جزا اسکی دے تمکو رب برین
ہوئین جب سوار اور وہین باہلی
درخشان تھین جس جا حسام و سنان
ستارے سیہ شب مین رخشان ہون جو
سنی کچھ نہ آواز اُن لوگون سے
کہ بس سختی جنگ سہتے تھے وہ
اور اُنکی معیت مین غازی جو تھے
جو اعداے بیدین پہ حملہ کیا
جو تھے عاشق زار ربّ العباد
سنی اُس جگہ ہمنے یکبارگی
اور اِن سختیونسے نجات اب ہوئی
کہ اُڑنے لگے ہر طرف اُنکے سر
یہ خود مین نے دیکھا کہ کافر سبھی
جو مردانہ تھے غرق دریاے کین
اور ایسا تھے مشغول تیغ افگنی
تحیر سے تکتے تھے ادھر اُدھر
کہ آیا اُدھر ایک فارس دوان
کھڑے تھے جو وان کافر بدنصیب
کلاہ مبارک وہ لائی ہو مین

پسہدار بھی ہو کے فوراً درست
اُڑے جاتے تھے اسپ مثل پری
دیا شہسوارونکو یون حکم تب
یہ فرماتے ہین خود سپہدار دین
اور اُس سے یہ للکار کر خود کہا
جو ٹھہرا تو سردار اُس سے ملے
کہ امِ تمیمؓ آئی ہو کس لیے
احاطہ کیے ہین ہوا یہ خیال
معاون ہی ہرگز نہین کچھ خطر
تو لیکر اُسے مین روانہ ہوئی
بیان کرتی ہین خود یہ امِ تمیمؓ
ہمارے فرس اسطرح جاتے تھے
چھا تھا ہوا پر غبار اسطرح
دکھاتی تھین اسطرح تیغین چمک
لڑائی مین جسطرح غازی جوان
کہا ہمنے اسمین نہین کچھ گمان
ہوے وہ بھی تکبیر سے تر زبان
تو بس چھکے پنجے گئے اُنکے چھوٹ
بیان کرتے ہین اسطرح سے یہان
کہا ہمنے بیشک خداے کریم
اور اُسکو ہوئی تھی ذرا بھی نہ دیر
اُٹھا جابجا شور دار و گیر کا
لگے کرنے ہر اک طرف سے فرار
امیر جہان گیر خالدؓ ولید
سر و پا کی اپنے خبر کچھ نہ تھی
کہ آئے کدھر سے یہ ارباب دین
سواران رومی سے کر کے گذر
ہٹا کر اُنھین بھی ہوا روبرو
کہ پاتے ہو برکت سے جسکی ظفر

فرس پہ چڑھے اور بڑھے چست چست
ہوا گرد بھی اُنکی باقی نہ تھی
کہ بڑھکر کرون اس سے دریافت اب
بخوبی ہوا مجھکو اُسدم یقین
کہ اے فارس تیز تک ٹھہر جا
اور اُسدم تحیر سے دیکھا اُسے
یہ عجلت یہ تیزی ہی کس واسطے
کہ مغلوب ہونگے نہ وہ خوشخصال
کہ ناگہ اُسیوقت میری نظر
مرے دل کو ہی سخت اب بیکلی
کہ مجھکو ہوا اضطراب عظیم
کہ جرّ پونکو سرعت مین شرماتے تھے
گھٹا تیرہ و تار ہو جس طرح
گھٹا مین ہو بجلی کی جیسے لپک
ہوا کرتے ہین ذکر سے تر زبان
کہ غالب ہوے اُنپہ نصرانیان
لگا گونجنے گنبد آسمان
بندھین ہمتین سب گئین اُنکی ٹوٹ
تھے مایوس جانونسے ہم بےگمان
معاون ہوا اب بفضل عظیم
کہ آکر لیا اہل ایمان نے گھیر
ٹھہرنا اُنھین سخت مشکل ہوا
لگی پڑنے ہر سمت سے اُنپہ مار
جمے تھے وہان یوم بعزم شدید
جو منھ چڑھ گیا لاش اُسکی رہی
کہ تھی اُنکو امید ایسی نہین
ہٹاتا ہوا اُنکو ادھر اُدھر
کہا بڑھ کے خالدؓ نے ہی کون تو
توسل سے تم جسکے اے نامور

خدا پاک سے کرتے ہو التجا — اور اسکی بدولت تمھاری دعا
پذیرا و مقبول ہوئی ہے بس — اسے لوٹتے تا نہ دل میں ہوس

جو پیش آنے والی مصیبت تھی — تو بھولے اسے اور یہ وان تک ہی
یہ کہکر کلاہ مبارک انھین — وہین دی کہ سر پہ یہ رکھو انھین

تو گیسوے اقدس سے چمکا وہ نور — ہوا جس سے پُر نور نزدیک و دور
معطر گلستان گیتی ہوا — ملایک لگے کہنے صلّ علیٰ

قسم ہے بعیش رسالت پناہ — انھون نے جو سر پر رکھی وہ کلاہ
تو کچھ اور ہی ہوگیا رنگ ڈھنگ — ہوا رعب سے انکے ہر ایک دنگ

جھکے اسطرح پھر وہ کفار پر — ادھر سے ادھر تھے صفین چیر کر
اور اسطرح سے زمین پھٹ گر پڑی — جو آگے تھے پیچھے ہوئے وہ شقی

اور اسلام والے بھی سب ایکبار — ہوئے انکے ہمرہ پئے کارزار
برسنے لگے مثل اولون کے سر — وہان لاش پر لاش آئی نظر

ملایا انھین خاک مین مار کے — اُتارا انھین گھاٹ تلوار کے
پلایا انھین آب تیغ عسر — جو باقی رہے بھاگ نکلے وہ سب

مگر انمین بھی کوئی ایسا نہ تھا — نہ ہو آب شمشیر جسنے چکھا
کہا واقدی نے ہزار ایسا ہے ہان — جو بھاگے وہ زخمی تھے اور نیمجان

تعاقب مین تھے غازی خوش سیر — لیا مار للکار للکار کر
اور آگے تھا ان بھاگنے والون کے — وہ جبلہ لعین زخم کھائے ہوئے

دوان اسکے پیچھے تھے منصور — شکستہ و خستہ تھی ساری سپہ
ہوئے قید بھی پھر ہزارون ہزار — یہان مار مارا اور وہان نار نار

ملاقات ہونا حضرت امیر لشکر پناہ سے شہسواران اسلام غریق بحر ہیجا و قتال کی اور تعریف فرمانا امیر کا دلاوری و جانفشانی امیر خالد کی اور تشریف لیجانا قنسرین عیاض کا ہراول ہوکر اور خود مع لشکر رونق افزا ہونا امیر سپہ دار کا اور مطیع ہونا قنسرینیون کا

یہ کہتا ہے واقدی صادق زبان — تعاقب سے پلٹے جو غازی جوان
ہوئے جمع زیر نشان امیر — اور آئے جو خالد بھی آفاق گیر

کہ تھے انکے ہمرہ دلیران صف — وہی سرفرازان گردان صف
تو ہونے لگا انمین باہم سلام — ہوئے ملکے آپسمین سب شادکام

سپہدار نے شکر خالق کیا — کہا ہے تو ہی اک توانا خدا
بڑی ہوئے خالد جو چشم امیر — تھے یون مسرت پاتے آفاق گیر

گل سرخ تازہ ہو جیسے کہین — جما اُنپہ تھا خون اعدائے دین
مصافحہ کیا انسے پھر یون کہا — کہ دے تمکو اللہ اچھی جزا

کہو آتش دل بھی ٹھنڈی ہوئی — بجھی اب بھی وہ تھی جو دل مین لگی
ہزار آفرین صد ہزار آفرین — ہوا تمسے راضی خدائے برین

سزاوار ہے تمکو تیغ افگنی — کہ مالک شجاعت کے تم ہو دھنی
زہے بخت تم سیف جبار ہو — نہ کیون تشنہ خون کفار ہو

یہ کہکر لگے کہنے اے مومنو — کہ جلدی ہی بس اب قنسرین کو چلو
کہا سب نے بہتر ہے کیا دیر ہے — کہ حاضر ہین چلنے کو ہم تیز پے

تو سردار نے چن لیے فوج سے — دلیران نامی جو لشکر مین تھے
عیاض ابن غانم جو تھے اشعری — انھین ان دلیرون پہ دی سروری

کہا انسے تم ہو ہراول چلو — کرو قید اور لاد کفار کو
کرو تاخت تاراج یون قنسرین — کہ باقی رہے انمین طاقت نہین

جو حامی ہون انکے انھین مار کر — مٹا دو کچھ انکا نہ چھوڑو اثر
اسی دم عیاض جری چلدیے — اور اس جا پہونچکر جو ڈیرے کیے

انھین قنسرین والون نے دیکھکر — کیے بند در اور ہوئے پُر خطر
جو سردار غازی بصد احتشام — لیے اپنے ہمراہ لشکر تمام

اسی جا پہ آکر ہوے خیمہ زن — ہوا وہ سوا انسے رشک چمن
کیا جزیہ دینا انھون نے قبول — رہین تا نہ اسطرح اب ہم ملول

قبول اُسکو سردار نے کرلیا
اور اک صلحنامہ اُنھین لکھدیا
کہ ہر اک جوان دیوے ہر ایک سال
ہمین چار دینار بس بے ملال
یہی حکم فاروقؓ کا تھا اُنھین
کہ کفار سے جزیہ اتنا ہی لین
یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان
کہ سلمانؓ نے یون کیا ہی بیان
جو تھے قیدی حاضر و قنسرین
اُنھین مین مقید تھا مین بھی وہین
جو خمس غنائم روانہ ہوا
تو سرور نے مجھکو بھی ہمرہ کیا
جو پہونچا حضور جناب عمرؓ
تو گویا ہوے وہ مجھے دیکھکر
مری رائے مین یارو آتا ہی یون
کہ مین مدرسہ مین اسے بھیجدون
کہ رومی زبان اس سے سیکھین عرب
کہا زید سے اسکو لیجا کے اب
سپرد ابن حارث کے کردو کہو
کہ لو اسکو تم گھر مین اپنے رکھو
کرو اسکو تعلیم اور اس سے بھی
کہو تا سکھائے زبان روم کی
بعہد جناب رسالت پناہ
بدور جناب صداقت پناہ
زمانے مین فاروق اعظم کے بھی
رہا وہان یہ جاری طریقہ یہی
وہ ہین ماہ اور یہ نجوم کرم
درود خدا اُنپہ ہو دمبدم

بعد فتح قنسرین مشورہ ہونا سرداران اسلام مین درباب لشکر کشی اور پہونچنا اعلام نصرت احتشام کا حمص پر اور مورچے کرنا اُسپر امیر خالدؓ کا اور کوچ امیر لشکر بجانب بعلبک اور لوٹ لینا راہ مین رسد اہل بعلبک کی اور آنا بطریق کا بغرض رہائی تجار قافلہ اور آمادہ رزم ہونا اور شکست کھاکر لوٹ جانا

یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
جو سردار سر دفتر پردلان
ہوے قابض قنسرینی دیار
گیا خمس سے خلافت شعار
بلا کر سبھی افسران سپاہ
کہا اُنسے اے بندگان اِلٰہ
معین ہو مرے مشورہ مجھکو دو
بارشاد حضرت رسالتؐ سنو
وہ ہی مؤتمن جو کہ ہو مستشار
اور اسکے سوا قول پروردگار
ہو شاور جناب رسالتؐ کو ہی
بتاؤ کہ اس جا سے ہم تیز پے
حلب کو چلین یا کہ انطاکیہ
کہ لیتین کہو تم مناسب ہی کیا
تو کہنے لگے وہ دلاور تمام
کہ اے سرور فوج عالی مقام
حلب اور انطاکیہ کیا چلین
ہم ہی یہ درپیش اسدم ہمین
کہ شیرز و رستن و حمص و حماہ
سوا انکے جو سیہ بے اشتباہ
کرین پہلے قبضہ مین ہم اسلیے
کہ اُنسے جو ہم صلح مین کرچکے
مقرر جو میعاد تھی صلح کی
وہ بے شبہ اب منقضی ہوگئی
اور ان لوگون نے اپنے شہرون مین اب
کیا جنگ کا ساز و سامان ہی سب
یہان مین چھوڑ کر انکو جائین جو ہم
تو وہ سب نکلکر بسازو حشم
کرین تاخت تاراج وہ سب دیار
جو ہین اپنے ذمہ مین اے نامدار
خصوصا جو ہی حاکم بعلبک
نہ چھوڑیگا ہرگز وہ مقدور تک
کہ ہے وہ صاحب فوج اور منچلا
بہت ساز و سامان ہی ہر طرح کا
مناسب یہی ہی کہ ہم پھر چلین
اور اُنسے دلیرانہ ایسا لڑین
کہ نصرت ہمکو خداے کریم
پریشان و خستہ ہون وہ سب لئیم
کہا ٹھیک ہی تمنے جو رائے دی
ہی نزدیک میرے بھی بہتر یہی
روانہ ہوے جب وہ حسب وفا
جو کچھ اہل اسلام نے تھا کہا
یہی دیکھا یعنے وہ سارے بلاد
تھے مضبوط اور دشمن نامراد
تھے آمادہ جنگ و پیکار سب
ولیکن سپہدار عالی نسب
یہ جیتے تھے یہ عزم بالجزم تھا
سوے حمص اول بعون خدا
پہونچ جاؤن اور اسپہ قبضہ کرون
ملا خاک مین اپنے اعدا کو دون
کہ جو مخبر اہل اسلام تھے
وہ سب کہہ چکے تھے یہ سردار سے
کہ ہی حمص مین جمع جم غفیہ
ہی سامان بھی ہر طرح کا شہر
جو پہونچے وہان اسکو پایا یون اُنہین
کہ تھے جمع کثرت سے اعدا دین

شہ روم نے ایک جرنل جری ۔ کہ مریوس کہتے تھے اُسکو سبھی
یہ سردار منصور نے دیکھکر ۔ کہا سیف حق سے کہ ای نامور
سوے بعلبک تا اُسے چھین لون ۔ کرون دشمنان خدا کو زبون
امیر جہانگیر خالدؓ ولید ۔ رہے حمص پر لیکے فوج شدید
کہ ہر طرح کا اُسمین سامان تھا ۔ سواحل سے وہ مال بیوپار کا
کہ یہ فوج کیسی ہے ای مومنین ۔ کہا سرورا ہم تو آگہ نہین
پلٹ آئے اور اسطرح سے کہا ۔ کہ حضرت یہ ہی قافلہ روم کا
یہ کہتے ہین شدادؓ بو رعدی ۔ لشکر اُنکے ہمراہ کثرت سے تھی
امیر دلاور نے جب یہ سُنا ۔ ہوے شادیون مومنون سے کہا
نہ اُنکے ہمارے ہے قول و قرار ۔ غنیمت ہے چھوڑو نہ تم زینہار
تو جھپٹے اور اُنکا احاطہ کیا ۔ اور اُس مال پر اپنا قبضہ کیا
تھی موجود سب کھانے پینے کی چیز ۔ مقید ہوے جبکہ وہ بے تمیز
نہ ای مومنو قتل انکو کرو ۔ مناسب ہے فدیہ ہی لو چھوڑ دو
ہوا حکم سردار وقت پگاہ ۔ کہ ہو خیمہ زن بعلبک پہ سپاہ
کہ اُس قافلہ مین سے چند آدمی ۔ گئے بعلبک یہ خبر اُنکو دی
ہوئے قید تجار سارے مگر ۔ ہمین لوگ اُنسے بچے بھاگ کر
سُنا اُسنے جب یہ کہ فوج عرب ۔ قریب آگئی بعلبک کے بھی اب
کہ آئے عرب یان بھی ہے یہ غضب ۔ مقید ہوے اپنے تجار سب
جو لوٹا ہے مال اُنسے لے لین تمام ۔ زمین انکے خون سے کرین لالہ فام
پہنکر وہ سامان جنگ آگئے ۔ حقیقت مین جینے سے تنگ آگئے
سوا اُنکے دیہاتی و اہل سوق ۔ مُسلح چلے اور لیے کوس و بوق
ولیکن یہ اسکو نہ معلوم تھا ۔ کہ سردار غازی بفوج و لوا
سر رہ ہوے دونون لشکر قرین ۔ طلایہ مین جو تھے دلیران دین
بہادر جو تھے اور بڑے شہسوار ۔ اور افسر جو تھے بس تہور شعار
بڑھے اپنے گھوڑے بڑھائے ہوے ۔ کہ یکگیرہ جا مین آئے ہوے
برابر برابر جما کر صفین ۔ یہ چاہا لڑون اب بڑھا کر صفین
یہ کیا عزم ہے کچھ بتا مجکو تو ۔ کہا اِنسے ہوتا ہون مین رزم جو
یہ کر دینگے تجکو ابھی پائمال ۔ نہین اِنسے آسان جدال و قتال
فلسطین پہ جو کچھ اُنھون نے کیا ۔ رہے ذکر اُسکا جہان مین سدا

مع فوج اسمین کیا تھا تعین ۔ کہ اسپر نہ قبضہ کرین مومنین
یہان ٹھہرو اور اپنے ڈیرے کرو ۔ مین جاتا ہون بالشکر جنگ جو
سپہدار با صد ہزاران حشم ۔ چلے بعلبک کو کشادہ قدم
جو پہونچے قریب اُسکے حضرت امیر ۔ ملا قافلہ اک بمال کثیر
لیے جاتے تھے تا کہ ہو فائدہ ۔ اُنھین دیکھکر مومنون سے کہا
تو حکم جناب سپہدار سے ۔ گئے چند غازی خبر کے لیے
بہت کچھ تجارت کا لائے ہین مال ۔ سواحل سے آئے ہین یہ حال چال
لیے جاتے تھے بعلبک مین اُسے ۔ کہ بیچین وہان اور منافع ملے
کہ ہے بعلبک بگمان دار حرب ۔ ہین وہ لوگ جو بندۂ طعن و ضرب
خدا نے یہ بھیجا ہمارے لیے ۔ سُنا اہل اسلام نے جب اِسے
امام سیر واقدی نے کہا ۔ کہ انجیر و قند و شکر کے سوا
حضور سپہدار لائے گئے ۔ وہ اسطرح ارشاد کرنے لگے
زر و سیم اور کپڑے اور جانور ۔ لیے اور کہا جاؤ ہو رہ سپر
سوے بعلبک کوچ لشکر ہوا ۔ ہے راوی صادق نے ایسا کہا
کہ لشکر عرب کا قریب آگیا ۔ اور اسطرح وان لُٹ گیا قافلہ
اور اُسمین جو ہربیس بطریق تھا ۔ وہ ذی رعب تھا اور بڑا منچلا
جو سردار تھے اور دلاور بڑے ۔ بُلا کر کہا اُنسے اسطرح سے
جو کچھ مال تھا اُسپہ قابض ہوے ۔ چلو ہم چھڑا لین اُنھین قید سے
اُٹھو سب مسلح ابھی ہو کے آؤ ۔ چلو میرے ہمرہ شجاعت دکھاؤ
سواران جنگ آور و نامدار ۔ تھے ہفتاد و صد سب زرہ ور شمار
ہوا آگے اُن سبکے ہربیس دون ۔ کہ تجار کو اب چھڑا اُنسے لون
یہین آتے ہین تا کرین کارزار ۔ کہ یکبار ہنگام نصف النہار
اُنھین دیکھتے ہی یہ کہنے لگے ۔ کہ یارو انھین لو کہ یہ آگئے
کیے راست نیزے اُنھون نے تمام ۔ میانون سے جھٹ پٹ نکالین حسام
تو ٹھٹکا اُسی جا پہ ہربیس دون ۔ کہ جلدی مرتب صفین اب کرون
جو بطریق اک اُسکے ہمراہ تھا ۔ وہ اُسوقت اُس سے یہ کہنے لگا
کہا ہان کہ ہرگز یہ شایان نہین ۔ یہ آفت ہین تو مرد میدان نہین
نہ اہل دمشق اِنسے کچھ لڑ سکے ۔ جنادین کا ہے حال ظاہر تجھے
ہوا حاضر و قنسرین پر جو کل ۔ سُنا سب نے کیون عقل مین ہے خلل

وہ حاکم عموریہ کا ہی کہان — گیا بھاگ جب حملہ ہوا ناتوان
کہامین امیر اور صاحب حشم — غریب الوطن یہ نہین انہین دم
تحقیق مین نے سنی یہ خبر — کہ پہلا جو سردار ہے نامور
یہ عیسی نے بھیجی غنیمت ہمین — کہ ہم مار کر مال سب انسے لین
یہی نفس امارہ کا ہی غرور — سمجھ اب بھی یہ ناروا ہی غرور
جو تھے اسکے ہمراہ انکے سوا — بہت لوگون نے ساتھ اسکا دیا
سپہدار نے دیکھتے ہی یہ حال — کہ اعدا ہین اب مستعد قتال
صفین کین مرتب بفر و شکوہ — ہوے اہل ایمان گروہ با گروہ
نظر دشمنو پر جمائے ہوے — عنانسے عنان کو ملائے ہوے
ہر اک اسپ تازی پری کے مثال — وہ سرعت کہ ہو برق انپر نڈھال
باواز پھر سرسپہ نے کہا — سنو تم کہ ہے تمپہ فضل خدا
اسی قوم کے تھے جو تمسے لڑے — اور اب انسے تم یان مقابل ہوے
لڑائی کا سب اسمین سامان ہے — فراہم ہی سب کھانے پینے کی شے
خدا پر ہی اپنا بھروسا کرو — یہ سمجھو کہ کسکے لیے لڑتے ہو
یہ کافر مددگار ہین کفر کے — فدا تم ہو اسلام کے واسطے
خدا ساتھ ہی فتح دیگا تمہین — بڑھو اور لڑو مار ڈالو انہین
تو باگ ان دلیرون نے اکبار لی — غبار زمین سے گھٹا چھا گئی
فلک پر یہ کہنے لگے جبرئیل — کہ انا فتحنا ہے قول جلیل
کہین کارگر یون سنانین ہوئین — کہ سیراب انکی زبانین ہوئین
اگرچہ بیقدر لڑتے رہے — مگر بھاگ نکلے نہ ٹھہرے رہے

پلٹ چل سوے شہر اب تیز پے — بتاتا ہون وہ تجکو بہتر جو ہے
نہ بے فتح زنہار جاؤنگا مین — یہ ذلت نہ ہرگز اٹھاؤنگا مین
وہ ہی حمص مین اسکا لشکر ہی وان — یہ تھوڑے سے جائینگے بچکر کہان
کہامین ترے ساتھ ہوتا نہین — تری عقل مین ہی خلل بالیقین
یہ کہکر وہ بطریق باہمرہان — ہوا جانب شہروانسے روان
مع ہمرہان پھر تو ہر تمیں دون — بڑھا تاکہ اب جنگ انسے کرون
کمان دیکے لشکر کو ٹھہرا دیا — کہ ٹھہرو ہمین اے دلیرو ذرا
صفین تھین وہ ایسی بصد مکرمت — ہی بنیان مرصوص جنکی صفت
برہنہ لیے تیغ آتش فشان — کیے راست سب نیزہ جانستان
سوارونکی شان اور شوکت غضب — کہ ہر ایک تھا شیر نر عرب
تمھاری مدد جا بجا اسنے کی — عنایت سے ہر اک جگہ فتح دی
یہ ہی شہر ان شہرونکے بیچ مین — کہ مفتوح تم کر چکے ہو جنہین
غرور اپنے دل مین نہ لانا کبھی — کہ ہم لوگ منصور ہین اور جری
مقابل جو تمسے ہین یہ کون ہین — یہ اعدائے حق ہین یہ بے عون ہین
کرو انکو اکبار گی گرد برد — کہ یہ زرد رو ہوکے رہ جائین سرد
یہ کہتے ہی رہوار کو چھیڑ کر — دلیرانہ حملہ کیا خصم پر
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا — گیا چرخ پر شور تکبیر کا
ملے دو نو لشکر یکایک جو وہان — لگین اٹھنے تیغونسے چنگاریان
ہوے قتل کافر ادھر اور ادھر — عیان جابجا نعش تھی نعش پر
نہ اک وار کے بھی ہوے وہ لعین — ملک کہتے تھے مومنو آفرین

شکستہ وخستہ ہوکر پلٹنا بطریق کا بعلبک کو اور نصب ہونا خیام فلک احتشام کا بعلبک پر اور تحریر نامہ امیر بنام اہالیان بعلبک

روایت یہ عامر ربیعہ نے کی — قسم ہی بعثت جناب نبیؐ
چلے جانب بعلبک بھاگ کر — لگے ساتھ تھے زخم ہر ہر جبین پر
ملی وہ کہان ہی بتاؤ مجھے — لگا کہنے جھنجلا کے بطریق سے
نہین رحم آتا تجھے مجھپہ کیون — نہین دیکھتا کیا یہ حال زبون
کہا مین نے پہلے ہی تھا یہ کہا — کہ تو اپنے لوگون کو مروائیگا
گھسے شہر مین وہ لعین سب کے سب — ہوے خیمہ زن پھر وہ عشاق رب

جو اک تینے گرداوا انکو دیا — تو بس پھیر کر پشت وہ بے حیا
وہ بطریق اسکو ملا راہ مین — کہا اسنے جو کچھ غنیمت تمہین
مسیحا سزا دین تجھے زشت خو — کہا اسدم تمسخریہ کرتا ہے تو
کیے قتل عربون نے میرے رفیق — ہی زخمونسے خود حال میرا رقیق
اور انکے عقب مین سپہدار تھے — یہانتک کہ وہ بعلبک آگئے
پڑی شہر پر انکی جسدم نظر — تو محفوظ تھا اور تھے بند در

مویشی بھی تھے انکے سب شہر مین
سپہدار اسلام عالی وقار
تنگ کرکے حیران ہوئے غور کی
ہوئے متفق اسپہ ٹھہرے رہو
مین یہ جانتا ہون کہ اس شہر مین
یقینی جو ہم انکو گھیرے رہین
زمین کا جسے چاہے مالک کرے
مین تھا سارے لشکر سے آگے دوان
کہ بڑھ جاؤن آگے انھین روک لون
تو مین بڑھ گیا اور دیکھا یہ حال
یہانتک کہ یون چھا گئے شہر پر
ہین اس شہر پر یون وہ چھائے ہوے
خرد مند ہوا وہ نہایت ذکی
یہ کہتا ہے شاہد سیر واقدی
سپہدار نے کرکے تب مشورہ
وہی ہے خداوند دنیا و دین
یہ نامہ ہے سر لشکر شام کا
وہ مین بو عبیدہ ہون عامر کا پور
سنو ہمپہ ہے فضل رب کریم
اسی نے کیا غالب اسلام کو
ہوئے دشمن دین قتیل و ذلیل
کہ ہم لوگ صادق ہین اور راستباز
جو کچھ کہتے ہین کرتے ہین ہم وہی
جو سامان جنگی تمھارے ہے پاس
تو آمادہ صلح سمجھو ہمین
لکھا بعد اسکے وہ آیہ شریف
یہ نامہ ہمایون جو پورا ہوا
دیا حکم اسکو کہ باسیخ تیر
کسی سے نہ یون کام ہرگز ذرا

حفاظت سے تا یہ بھی اندر رہین
وہ مضبوط تھی شہر و سنگین جدا
جو اصحاب تھے خاص حضرت نبی
کرو تنگ اور انکو گھیرے رہو
یہ کثرت سے ہین جو قلیل ہے انھین
تو یہ خواہش صلح ہمسے کرین
یہان تاب چون و چرا ہے کسے
اور آگے تھے میرے دو ان دشمنان
نے جسطرح انکو گھسنے نہ دون
کہ ہر ایک ڈر سے یہ سب بدخصال
کہ خالی نہ تھی جا کہین بال بھر
کہ مکھی ہون چھتے پہ جسطرح سے
مبارک ہے جو بات تمنے کہی
کہ شب بھر فدایان رب قوی
یہ ان شہر والون کو نامہ لکھا
کہ ثانی نہین جسکا کوئی کہین
جو نائب ہے سلطان اسلام کا
مین ہون جان نثار رسول غفور
کہ دی ہر جگہ ہمکو فتح عظیم
معزز ہون تا مومن نیک خو
کہ وہ دم بدم ہے ہمارا کفیل
اور اسکی بدولت ہوئے سرفراز
کہ پابند ہین عہد کے ہم سبھی
عیان ہے ہمین ہم ہین بے ہراس
جو ذمی بنو تو امان تمکو دین
کہ جسکا یہ ہے صاف مضمون لطیف
تو کی مہر اور بند فوراً کیا
نہ آنا اگرچہ ہو وان تجھکو دیر
اگر یہ کہ پورا اسے دون صلہ

چڑھے پھر وہ دیوار و برج شہر کی
وہ سردی کی شدت وہان پر سدا
لگے کہنے انسے بھی اور ونسے بھی
معاذ جبل پھر یہ کہنے لگے
انھین وسعت شہر کافی نہین
خدا فتح ہمکو کرے گا عطا
کہا کیسے معلوم تمکو ہوا
جو پہونچا قریب حصار سفید
مگر اور سردار کوئی نہ تھا
گھسے خوفناک اسطرح خیل خیل
کہ فوجی بھی ہین اور زمیندار بھی
کہا سچ کہا تمنے جو کچھ کہا
اعانت کے طالب خدا سے ہم ہین
نگہبان لشکر مین باہم رہے
بنام خداوند خورشید و ماہ
نہین اسکی رحمت کی کچھ انتہا
اور اس شام پہ ہے جو فرمانروا
بنام انکے ہین جو کہ اس شہر مین
اسی کو بزرگی سزاوار ہے
کہ ہر اک جگہ اپنی پائی مراد
یہ نامہ ہے میرا تمھین اس لیے
ہمارا ہی دین ہے بالیقین
نہین ہے یہ منظور ہرگز ہمین
جو ہو طالب صلح تم لوگ بھی
اگر اس سے انکار ہو اور دریغ
جو جھٹلائے وا اور حق سے منہ پھیرلے
حوالہ کیا ایک دہقان کے
درم بہر محنت کے دینگے تجھے
لیا اسنے اور آکے زیر فصیل

کہ جسطرح ٹیڑی ہو پھیلی ہوئی
وہ جاڑا کہ گرمی مین بھی رہتا تھا
کہ دو مشورہ مجکو تو وہ سبھی
خدا تمپہ سردار احسان کرے
ہین اسدرجہ کثرت سے اعدائے دین
کہ مختار ہے اپنے وہ ملک کا
کہا ہمنے انکا جو چھپا کیا
تو ہوقت مجکو ہوئی یہ امید
کہ ہوتا وہ اسمین معاون مرا
کہین آئے دریا مین جسطرح سیل
اور انکے مویشی ہین ہمرہ سبھی
کیا مجکو آگاہ اچھا کیا
کہ ہمکو مدد دے بفضل و کرم
نماز سحر جبکہ سب پڑھ چکے
کہ یکتائی پہ جسکی ہم ہین گواہ
بڑا مہربان ہے وہ رب العلے
کہ از حکم فاروق عامل ہوا
مخالف معاند سب اسکو سنین
کہ وہ دونون عالم کا مختار ہے
کہ زیر نگین ہین یہ شہر و بلاد
کہ تم سب ہو آگاہ اس بات سے
کہ غدر و بغاوت کچھ اسمین نہین
لڑین تمسے یا عہد کو توڑ دین
کہ جسطرح اورون نے ہے صلح کی
تو موجود ہے اسپ و میدان و تیغ
عذاب خدا ہے اسی کے لیے
کہ جا کر ابھی شہر مین انکو دے
اور اسطرح ارشاد کرنے لگے
لگا کرنے رومی مین یون قال و قیل

کہ مین ہون سپہدار دین کا سفیر
لیا کھینچ اوپر سے پھر لے گئے
ملوک اور سردار جنگی جو تھے
یہ کہتے ہین سفیانؓ بن خزرجہ
بتاؤ کہ وہ خط سپہدار کا
وہ کاتب تھا سردار کا لا کلام
جو بطریق ذی رائے تھا اُسنے تب
ہو اُنسے کرین صلح ہملوگ بھی
کسیطرح کا خوف اُنکو نہین
ہمارے جری اور بہادر بڑے
بس اب صلح بہتر ہی کر لے یقین
نہین بڑھکے تجھسے کوئی بزدلا
نہ یہ لوگ ہین سرفرازِ عرب
کہ مین انسے اچھی طرح لڑ چکا
تو میدان انسے مین لیتا وہین
ہوئے وہ گروہ بعلبک والے تب
اور اُس خط کو ہرمیس نے پڑھا کر
بیان کر دیا اُنسے سب ماجرا
کہ یہ تیسے لوگونکے ہین بیچ مین
کہ محفوظ انسے رہینگے نہ وہ
کہ ہو کر مسلح بڑھے جھٹ وہین
جو برج کلان جانب سحلہ تھا
گیا بیٹھ آکر اُسی تخت پر
دلیرِ آزادہ و روحانیہ
طلائی حمیلین گلو مین پڑین

مجھے برج پر کھینچ لو ناگزیر
اُسیوقت نزدیک ہرتبیس کے
ہراک سمت سے وہ بھی سب آگئے
کہ دریافت مین نے یہ ہے کیا
پڑھا کیونکہ اُسنے کہ عربی مین تھا
اور اُسکا تھا مرقس کہ ہرتبیس نام
کہا میرے نزدیک جنگ عرب
فراغت ہو ہمکو بھی اور خوشدلی
ہوئے مطمین صلح سے بالیقین
یقینی سبھی قتل ہو جائینگے
مناسب نہین انسے پیکار کین
سما انکا ڈر تیرے دل مین گیا
ارے اہل بازار ہین اوراب
بخوبی انھین دیکھ مین نے لیا
یہ میرے مقابل ٹھہرتے نہین
کہ تھا ایک جویائے جنگ عرب
کہا یون غلامونسے یہ نامہ بر
سپہدار نے افسرون سے کہا
کہ تمنے کیا اپنا تابع جنھین
کہو کیونکہ نکلینگے ہو یار کو
تو یون دیکھکر انکو اعدائے دین
نصب اسپہ اور رنگ زرین کیا
رہے تاکہ سب رزمگہ پہ نظر
اور اہل آراستہ پہنے زرہ
کہ وہ جگمگاتے جواہر سے تھین

تو لٹکا دی رسی جھٹ اُسکے لیے
دیا اُسنے خط اسکو کر کے سلام
تو ہرمیس نے وہ سنایا اُنھین
ہوئے شام مین جسقدر معرکے
کہا مین بھی تھا پاس سردار کے
سنا کر وہ خط اُنسے کہنے لگا
مناسب نہین ہے کہ ہملوگون مین
کہ جون اہل تدمر وحورانیان
اور انسے کرینگے جو ہم کارزار
او اطفال ہو جائین انکے غلام
کہا تیرے دادا یہ عیسیٰ کی مار
نہین شرم آتی یہ کہتے تجھے
گیا مین سمجھ انکے سب رنگ و ڈھنگ
کیا مین نے حملہ سوئے میمنہ
کہا میمنہ تجھسے اور قلب بھی
امان خواہ تھا وہ سراسیمگیان
نہ ٹھہرے یہان ہمکو باہر کرو
لڑو خوب اور تنگ انکو کرو
ظفر تمنے انپر نہ پائی اگر
صحابہؓ یہ سنتے ہی اُنکا کلام
ہوئے جمع یہ جونیہ بہر قتال
وہی کاذب زخمی بطیش و غضب
جواہر کی تھی سر پہ اسکے صلیب
کہ سونے کی زرہین تھین وہ سر بسر
کما نہائے چاچی لیے ہاتھ مین

لیا باندھ اُسنے کمر مین اُسے
ہوئے جمع بطریق وہین تمام
جو مضمون تھا سب جتایا اُنھین
تو ہر اک جگہ تم بھی موجود تھے
لکھایا تھا نصرانے شام سے
کہ دو مجھکو جو کچھ کہ ہو مشورہ
یہ طاقت کہان ہے کہ انسے لڑین
اور اُنکے سوا اور ہین شادمان
تو کر دینگے بیشبہہ خوار و نزار
بنین لونڈیان عورتین بھی تمام
کرین رحم اُنپر نہ وہ زینہار
کہ یہ شہر دے دو اُنھین آپ سے
لیے دیکھ مین نے سب آئین جنگ
اگر حملہ کرتا سوئے میسرہ
تھے کیا ایسے خائف ہے تو تو بھی
کہ جیسے بنے انسے لیجے امان
تو آیا حضور سپہدار وہ
اور اچھی طرح اسکو سمجھے رہو
تو بس گران ہوگا ان لوگونپر
ہوئے مستعد بہر حملہ تمام
ہوا گرم بازار جنگ و جدال
جو زخمونکو بندھوا چکا اپنے تب
اور اُسکے ادھر اور اُدھر تھے قریب
تھین موتی کی لڑیان بھی بالائے سر
جوانان غازی کے تھے گھاتے مین

باہر ڈالنا خود کو کفارہ کا اندرون شہر سے اور گرفتار ہو کر آنا ایک کافر کا بحضور امیر اور دریافت ہونا اُس سے کثرت کفار کی اور شدت سے ہونا جنگ و پیکار کا اور سر شب لوٹ آنا موحدین کا

بیان کرتے ہین عامر خوش نصیب ۔ تھے دیوار سے شہر کی ہم قریب
اور اعراب بعضے تھے ننگے بدن ۔ وہ زخمی ہوے سخت پہونچا محن
بپا پڑ سوے خندق اسطرح سے ۔ گرین جیسے مین دانون پہ جسطرح سے
جو چاہا کرون وار تلوار کا ۔ امان خواہ چلا کے فوراً ہوا
مگر مین نہ سمجھا کہ کہتا ہی کیا ۔ تو پکڑا اُسے کھینچ کر لے گیا
ہمیشہ رہے مہربان آپ پہ ۔ رہین زیر اقدام فتح و ظفر
بلایا مترجم کو اور یون کہا ۔ کہ تو اس سے دریافت کر ماجرا
جو دریافت اسنے کیا اُس سے حال ۔ کہا ہو نمین دہقان ای نیک فال
یہان آئے ہملوگ اسواسطے ۔ بچین شہر مین تا کہ اعراب سے
تو بس اک ہماری جماعت کثیر ۔ بزیر فصیل آ رہی نا گزیر
ہوے جمع بہر قتال و جدال ۔ ہو ضیق سے تنگ ہم سبکا حال
کہ ہمکو گرایا انھون نے ادھر ۔ بنی ہی ہماری تو اب جان پہ
خدا سے یہ امید ہی ہمکو اب ۔ غنیمت ہماری لیے ہون یہ سب
اُٹھا آئین ہر سمت شور و فغان ۔ نصیب تھین جو بر جو نیہ ڈھلواسیان
برستے تھے ہر سمت سے تیر بھی ۔ نہ جا سکتا تھا پاس اُنکے کوئی
دلیرانہ بڑھتے تھے تا مار لین ۔ اور اس شہر پر اپنا قبضہ کرین
خوشی سے جو بہر خدا جان دی ۔ حیات ابد اُنکو حق سے ملی
جو خندق مین گر کر موے وہ بھی سب ۔ گئے سیدھے دوزخ مین با صد تعب
کہ ہو دور سردی رہے روشنی ۔ بنوبت رہے سب نگہبان بھی
اسیطرح وہ رات ساری کٹی ۔ نماز سحر مومنون نے پڑھی
یہ ہی ہمکو حکم سپہدار دین ۔ خورش کرکے تیار سب مومنین
چلے اہل اسلام سوے خیام ۔ لگے کرنے تیار کھانا تمام
یہ سمجھے کہ عاجز ہوے جنگ سے ۔ اگر ہم لڑینگے ظفر پائینگے
خبر اُنکی زنہار ہمکو نہ تھی ۔ کہ کھانا پکاتے تھے مومن سبھی
کوئی لحم بر بھونتا تھا وہان ۔ کوئی تاتا تھا بیضہ ماکیان
کہ ناگاہ در کھول کر ایکبار ۔ نکل شہر سے آئے پیدل سوار
اگرچہ نہ آگاہ تھے مومنین ۔ مگر جبکہ میدان مین آئے لعین
پئے جنگ آئے ہین یہ سب نکل ۔ یہ دیکھے ہین مثل ملخ دل پہ دل

کہ تھے تیر اسطرح ہمپر روان ۔ کہ کثرت سے تھے جیسے ملخ پر زنان
اور اسدم یہ تھا حال خصم غبی ۔ کہ گرتے تھے دیوار سے شہر کی
بڑھاے سو خندق مین یہ دیکھ کر ۔ اور اک شخص کو جا لیا جلد تر
کہا خیر دی مین نے تجکو امان ۔ گرا ہی تو کیون مجھسے یہ کر بیان
سوے خیمہ گاہ جناب امیر ۔ دعا دی یہ اُنکو کہ رب قدیر
بلاؤ مترجم کو تا اس سے وہ ۔ یہ پوچھے گرا کیون تو اس سمت کو
یہ کہ اس سے دی ہمنے تجکو امان ۔ ولیکن جو سچ بات ہو کر بیان
سنا ہمنے جسدم یہ عزم عرب ۔ کہ اب قنسرین سے ادھر آئین تب
بکثرت تھے ہم اس سبب شہر مین ۔ ملی ٹھہرنے کی نہ جا بھی ہمین
ہوے حملہ آور جو تم شہر پر ۔ تو مردان جنگی وہین آنکر
جو شدت سے پھر جنگ ہونے لگی ۔ تو وہان حق تلاش اسطرح کی ہوئی
یہ سنکر سپہدار شادان ہوے ۔ اور اسطرح لوگون سے کہنے لگے
ہوے جمع جب وہ ببرج و جدار ۔ لگی ہونے شدت سے یون کارزار
بپا کی انکانے بہت بدبخت سنگ ۔ کہ بس اہل اسلام ہوتے تھے تنگ
مگر غازیون کو ہزار آفرین ۔ کہ اسپر بھی رکتے تھے ہرگز نہین
تو بارہ مجاہد ہوے وان شہید ۔ ملا اُنکو قرب خداے حمید
بکثرت ہوے کشتہ اہل ضلال ۔ سوا اُنکے دہقان وہ خستہ حال
سر شب سے سو خیمہ گہ ہم بہتر ۔ اور آگ ہر طرف ہم جلایا کیے
رہے ذکر مولا سے بھی شادمان ۔ کہ تہلیل و تکبیر تھی بر زبان
منادی نے سردار کے یون کہا ۔ سنو ای دلیران نصرت لوا
کرین نوش جان تا کہ قوت وہ دے ۔ کہ ملکر کرین جنگ پھر خصم سے
جو ان نابکارون نے دیکھا یہ حال ۔ کہ آئے نہ بڑھ کر یہ بہر قتال
یہ تربیس ملعون سے کہنے لگا ۔ کہ نکلو لڑو اب توقف ہی کیا
کلیجی پکاتا تھا کوئی بشوق ۔ تناول مین مشغول کوئی بذوق
جو تھے تیز دست ہم مین کھانے کو وہ ۔ تھے کھا پی کے آمادہ اور جنگ جو
تھے کثرت مین مثل ملخ دل پہ دل ۔ مگر تھا ادھر لطف عز و جل
منادی نے للکار کر یون کہا ۔ کہ لو انکو اے بندگان خدا
خبردار تم کہتے آنے نہ پائین ۔ مسلح ہو لو بڑھ کے بچنے نہ پائین

کیفیت آمد کفار بروایت حمران اور قتال و جدال ہر دو لشکر

و بیان جان نثاری موحدین اور شکست کھاکر گھس جانا شہر مین نصارا کا اور مقرر ہونا سعید رضہ ضرار رضہ کا محاصرۂ شہر پہ اور مصلحتاً نصب ہونا خیام لشکر اسلام کا فاصلہ سے شہر کے

ہی ہمراہ اُن ہو پہ اسکا بیان
سنی یہ صدا ہان چلو ہان چلو
نہ کچھ التفات اُسکی جانب کیا
سوے اسپ اور باگ پکڑا اُسے
اور اسطرح کثرت سے تھے بھیجا
کیا وار سپہر گراں کے بغل
کھڑے تھے جو اسب گرد ہا گرد وہ
وہ کہتے تھے للکار للکار کر
نکالو جو کچھ حوصلہ دل مین ہو
خبردار زنہار ایسا نہ ہو
تمھارا ہی یہ ملک جانے نہ دو
یہ کہتے ہین مطرب بن عبد اللہ
کہ ہان یا امیر اب تامل ہی کیا
تو اول ہین لوگ اُنسے بھڑے
خدا کے لیے صبر اب کیا
اور اُنہین سوارونکی جو فوج تھی
جو تھے انکے ہمرہ سران عرب
انھین مین تھے وہ صفدر صف شکن
نصارا کو کھاتی تھی یون انکی تیغ
اڑانے سر انکے ادھر اور ادھر
ہرا اسباب اور کھانے پینے کی چیز
سر شام غازی گرد ہا گرد وہ
جو زخمی تھے زخم انکے باندھے
کیا انکو مدفون ہی یون لکھا

کرین اک کلیجہ پہ ہمرہان
یہ دشمن ہین مارو انھین مومنو
نگہبان نکال آگ سے چٹ لیا
چڑھا اور بڑھا قتل کے واسطے
کہ آتی ہی گھنگور جیسے گھٹا
مرا گرز تھا انکو پیک اجل
جناب سپہدار والا شکوہ
کہ ہان اے جوانان فیروز فر
بجھو رو ملا خاک مین انکو دو
کہ تم پر مظفر ہو یہ زشت خو
اور اخیام تک انکو آنے نہ دو
کہ تھا مین بھی اس رن میان بہ
تو ہر اک جوان سنکے یہ چلدیا
اسیطرح پھر اور بڑھ کر لڑے
ہوئے قتل پاؤن نہ پیچھے ہٹا
گرے انپہ سردار غازی جری
تھے انہین عمرو بو معدی کرب
جو تھے مالک اشتر و حیان من
کہ خاشاک کو آگ جون بیدریغ
جدھر دیکھیے نعش تھی نعش پر
گئے شہر مین لیکے وہ بے تمیز
پھرے اپنے خیمونکو باصد شکوہ
خبر گیر یہ طرح انکے تب
شہید اہل ایمان ہوے پندرہ

پکاتا تھا لایا تھا زیت و نمک
قسم ہی خداوند جبار کی
اور اک ٹکرا روغن مین ڈالا وہین
جو پھیرا اُسے جانب دشمنان
تو لی گرز سے مین نے اُنکی خبر
جو آگے سے میرے وہ بھاگے لعین
تھے میدان مین اپنے نشانکے تلے
بڑھو آؤ دن آج کا آج کا
تمھین تو ہو شیران ملک عرب
کہ نزدیک اور دور جائے خبر
نہ قابض ہون اموال و اولاد پہ
پیادہ تھے اکثر ہمارے جوان
اور آپسمین اک دوسرے سے کہا
ہوئے ٹوٹ کر اسطرح جنگ جو
جو سردار نے انکا دیکھا یہ حال
لیا گھیر ہر اک طرف سے انھین
انھین مین تھے وہ عبدرحمان بھی
انھین مین تھے حضرت ضرار دگر
بڑی جسکے سر تیغ خارا شگاف
نہ خیمون پہ اُنکے وہ قابض ہوے
کیے بند در اور یہ جرأت بڑھی
او آتش کو روشن کیا جابجا
شہادت کے ساغر جنھون نے پیے
کہ تھے آٹھ اُنمین سران عرب

کہ یہ روغنی ہو کہ وہان یک بیک
یہ آواز جسوقت مین نے سُنی
رکھا مُنھ مین جھٹ اور آیا وہین
تو ناگاہ تھا انکے مین درمیان
کہ پھٹکارتا تھا ادھر اور ادھر
نظر مین نے کی جانب مومنین
وہان مومن آتے تھے ہر سمت سے
غنیمت ہی قربان ہو بہر خدا
دکھاؤ شجاعت یہان اپنی اب
ہوے بعلبک والے فیروز فر
یہ کہتے ہین سب اور تم شیر نر
پکارا منادی نے یون ناگہان
کہ جلد آؤ اے بندگان خدا
کہ زندہ نہ جانے دین کفار کو
تو حملہ کیا خود بجا وہ جلال
کہ یہ خصم حق اب نہ زندہ رہین
کہ تھے باپ جنکے ربیعہ جری
انھین مین تھے وہ ذو الکلاع شیرگیر
تو بس کاٹ کر آگئی تا بناف
نہ اولاد کو انکی وہ چھو سکے
کہ آسان ہی جنگ اہل اسلام کی
رہے تا کہ لشکر مین اُسکے خفیا
خوشی سے بقرب تعالی گئے
غلام انکے تھے سات جو یا رب

فراغت ہوئی جبکہ اس سے انھین   تو آئے حضور سپہدار مین
ہوا آج جو کچھ کہا ای خوش لقا   دو دیکھا یہ تبلاؤ ہی عزم کیا
اسی سے تو ہوتے ہین رتبے بلند   اسی سے ہون خوش مومن ارجمند
برآئی جو کچھ اُنکی تھی آرزو   ہوے وصل مولا سے وہ سرخرو
مناسب ہے ہم دور ہون شہر سے   کہ میدان ہو گھر دوڑ کے واسطے
کہ ہوا اک تگ اسپ کا فاصلہ   انھین دیکھ لین ہم یہ کرتے ہین کیا
مظفر وہ ہین وہ ظفر ورے جسے   یہان تاب چون و چرا ہی کسے
کہا بڑھ کے لبیک تب اک نشان   دیا اور اُنکو کیا حکم ران
کہ سب تین سو تھے وہ تعداد مین   کیا حکم تم اُترو میدان مین
نہ آنے دو اُنکو ادھر زینہار   غرض ہر طرح سے رہو ہوشیار
کہا چاہے گر خالق بیچگون   تو اچھی طرح مین کفایت کرون
پیادے بھی دوسو دیئے تیز گام   کہا خوش ہو واسپر جو ہی باب شام
شاباش ہو دونون افسر ران

امیر اور افسر جو تھے فوج کے   باداب یون عرض کرنے لگے
کہا یہ ہی لکھا تھا تقدیر مین   یہ فتنہ جو پیش آج آیا ہمین ہے
زہی بخت اُنکے ہوے جو شہید   یہ روز اُنکے حق مین ہوا روز عید
لڑین تمسے کفار کل بھی ضرور   کرینگے نہ یہ جنگ مین کچھ قصور
خیام اور خرگاہین یہانسے اُٹھاؤ   اور اس فاصلہ سے انھین اب لگاؤ
دو عالم کا جو ایک داور ہی   وہ بے شبہہ اپنا مددگار ہی
کہا پھر کہان ہین سعید ابن زید   جو ہین حامی دین ماحی کید
کہ پانصد سواران جنگی دیے   پیادے بھی ہمراہ اُنکے کیے
مقابل در جبلی کے اور عدو   جو نکلین کرو قتل ہو سرخرو
رہین یون خیام اہل اسلام کا   رہو مہربان اُسپر صبح و مسا
کہا پھر کہ پاس آؤ تم ای ضرار   اُنھین بھی نشان اور سہ صد سوار
لڑو اِنسے نکلین تو مارو اِنھین   جزا دیگا رب تعالے انھین
نصب کر دیے اپنے خیمے وہان

نکلنا کفار کا شہر سے اور سخت ہونا لڑائی کا اور جانا حضرت سہیل رض کا پہاڑ پر اور بغرض اطلاع ضرار رض و سعید آگ روشن کرنا اور دھوان دیکھکر پہونچنا اُنکا رزمگاہ مین اور شکستہ ہوکر بحال زار محصور ہونا بطریق کا ایک حصن مین

یہ لکھتا ہی یہان واقدی سرفراز   سپہدار نے جلد صبحی نماز
زرہ خود بکتر سے ہوکر درست   چلے اپنے خیمے سے چالاک چست
کہ دروازۂ شہر جو تھا بڑا   اور اُسپر تھا سردار کا مورچا
امیر دلاور نے با عز و شان   وہین فوج کی کرکے صف بندیان
لگے کہنے اُنسے کہ ہی یہ صلاح   لڑین گھات سے اپنے تا ہو فلاح
اور اُنسے یہ کہتا تھا مرد لعین   کہ ای دین نصرانیت کے معین
کہ تم تو ہبہ کر چکے جان کو   جناب مسیحا کو جو ہو سو ہو
بچا اِنسے تم اپنے گھربار لو   یہ شہر اور یہ ملک جانے ندو
لڑینگے دلیرانہ ہم اِنسے اب   ہین آگاہ اِنکی لڑائی سے سب

بڑھائی کہ تھی رات کی تیرگی   ہوے پھر مسلح دلاور سبھی
ہوا مہر جسدم قریب طلوع   کیا جنگ کو کافرون نے شروع
اُسے کھولکر آئے باہر نکل   کہ جی کھولکر کیجیے جنگ و جدل
اور اعدا کی کثرت پہ کرکے نظر   جو سردار تھے اُنکے ادھر اُدھر
اور اُنکی جماعت کو تھے دیکھتے   کہ بطریق کے پاس ہین آرہے
جو اوّل لڑی اِنسے بزدل تھے وہ   دلیرانہ تم انسے ہو جنگ جو
حمایت کرو اپنے اب دین کی   حفاظت کرو اپنے آئین کی
جو سردار تھے اُسکے ادھر اُدھر   لگے کہنے سردار باور تو کر
کہ جبتک کہ جنگ اُنکی دیکھی نہ تھی   پس و پیش تھا اور کچھ خوف بھی

اب انسے جو میدان مین لڑ چکے
اور انکی لڑائی سے آگہ ہوے

درست انکے کپڑے نہ کچھ ہین سلاح
بھلا کیا انھین جنگ مین ہو فلاح

کرین پوستین پاس انکے یہ لوگ
ہین ایسے کہ ہے جسطرح کوئی جوگ

ہمارے لیے ہی یہ عز و فلاح
کہ جوشن بھی دہرین دہر سلاح

سپہدار غازی انھین دیکھکر
لگے کہنے اے قوم نصرت اثر

تمھین لوگ ہو خیر ملک عرب
کرو پاس اپنی شجاعت کا اب

ہوئی بعلبک پر عرب کو شکست
خبردار یہ حوصلے ہون نہ پست

جو سردار و افسر تھے کہنے لگے
کہ کرتے ہین ہم کیا ابھی دیکھیے

ابھی تو اڑا دینگے ہم انکے سر
ابھی لینگے میدان بصد کر و فر

سہیل دلاور کا ہی یہ بیان
کہ موجود تھا مین بھی اُس دن وہان

ارادہ کیا تھا کہ ایسا لڑین
کہ فتح و ظفر آج حاصل کرین

تو اُترا مین گھوڑے سے اور فوج سے
الگ ہو گیا دل مین یہ سوچ کے

بڑھا تیز تیز آگے مین کوہ پر
کہ ہو دونون فوجونپہ میری نظر

کہ پاتے ہین ہم کوئی دم مین ظفر
حسام و سپر خوب تھین کارگر

یہ کہتے تھے دیگا خدا اب ظفر
نہ ڈر آے دل مین کہین بال بھر

اور ایسے دلاور ہین ہم بیگمان
کہ جرأت مین ہین ہم شہیر جہان

بھڑے تھے وہ دو لشکر اسطرح سے
کہ جسطرح دریا سے دریا ملے

نہین ہین ضرار ابن ازور بھی یہان
اور ان سختیون مین ہین غازی جوان

لیا سنگ چقماق اور آگ کی
اور آتش وہان شعلہ زن جب ہوئی

تھی یہ بات ہم سب مین ٹھہری ہوئی
جو کوئی مہم پیش آئے بڑی

غرض تھوڑے عرصہ مین اُس سے دھوان
اُٹھا اور نظر آیا اُنکو وہان

ملین چلکے سردار منصور سے
باواز اس طرح کہنے لگے

یہ دیکھو کہ اٹھا جو ہی یہ دھوان
مہم پیش آئی ہے کوئی وہان

وہان گرم تھا خوب بازار جنگ
کہ گویا تھا جینے سے ہر ایک تنگ

او اسطرح گرتے تھے جسمون سے سر
خزان مین گرین جیسے برگ شجر

نصارا تھے اسلاح مصروف جنگ
کہ لڑلین ہمین بس پڑی نام ننگ

کلیجے تھے حلقوم تک آگئے
کہ اُنپر تھے ابر بلا چھا گئے

کہ دی ہاتف غیب نے یہ ندا
ہوے خوار یہ کافر بےحیا

کہ اتنے مین پہونچے سعید جری
لیے ساتھ شیران مردم شکار

رہا کچھ بھی دل مین نہ خوف و خطر
کہ ہمسے نہین جنگ مین سخت تر

ہر اک ایک کے پاس اک پارچہ
اُسی سے بدنکو وہ ہر ڈھانکتا

ہی محتاجگی اُشتران سب کا بس
اور ابرہ ہی ذلت یہ اُسپر ہوس

اور اب جان دینے کو لڑتے ہین ہم
نہ کسطرح ہون ہم مظفر علم

خبردار و ہشیار ہو یون لڑو
کہ تعریف تم سب کی عالم مین ہو

نہ ایسا ہو بگڑے تمھاری ہوا
ہو نزدیک اور دور یہ تذکرا

کرو صبر حق نے یہ وعدہ کیا
کرون صابرونکو ظفر مین عطا

یہین خاک مین ہم ملادین انھین
عرب کی شجاعت دکھادین انھین

کہ اتنے مین کفار وانسے بڑھے
اور امید نصرت وہ سب رکھتے تھے

جو وہ شہر سے باہر آئے نکل
ہوئی طمع ہمپر انھین بےخلل

مرے داہنے بازو مین اک زخم تھا
کہ ہلتا نہ تھا ہاتھ میرا ذرا

کرے قصد میرا جو کوئی لعین
تو دفعیہ کی مجھ مین طاقت نہین

لڑائی جو وان انمین ہونے لگی
تو بس رومیونکو یہ جرأت ہوئی

مسلمان الصبر کہتے تھے سب
سپہدار منصور عالی حسب

دلاور عرب کے بصد افتخار
یہ کہتے تھے ہم ہین تہور شعار

اور اُڑتی تھین تیغونسے چنگاریان
جہان دیکھیے خون ہی تھا روان

کہا مین نے ہی ہی کہ اب جا نہین
سعید جری قاتل مشرکین

درختونکی جڑ مین نے چٹ توڑکر
وہین رکھ دیا ایک کو ایک پر

ہری لکڑی لیکر جو ہکو رکھا
وہ سلگی دھوان اُس سے فوراً اٹھا

دھوان دنکو کرتے تھے اور وقت شب
جلاتے تھے آتش کہ ہون جمع سب

اُسے دیکھتے ہی وہ دونون جری
لگے کہنے جلدی چلین ہم سبھی

کہ یا ایہا المومنون ہو چست
چلو سوے سرور بعزم درست

تو بس ہو کے راکب وہ سب چلدیے
اور آندھی کے مانند آئے چلے

حسا مین چمکتی تھین بجلی کے طور
غبار آسمان پر تھا بدلی کے طور

یہ تھی چپقلش الامان الامان
کہ اُنکو وہ سردی تھی گرمی وہان

مسلمان صابر تھے اور لڑتے تھے
یہ کہتے تھے بچکر یہ کیا جائینگے

نہ تھا کوئی ایسا کہ لڑتا نہ ہو
صدا تھی چخاچخ کی ہر سمت کو

مدد آئی ان مومنونکے لیے
کہ ڈرتے ہین یہ اپنے اللہ سے

اور آگئے تھے دونو یہ سب فوج سے
بصد طیش نیزونکو تولے ہوے

لیے تھے وہ یکسر برہنہ حسام — عجب شان تھی اور عجب احتشام
کہ ہین مضطراب ہوتے ہین ہم — کہ آئے وہ دونو جو والا حشم
اور اعدائے حق نے جو دیکھا انھین — کہا آہ یہ آگئے بیچ مین
گیا شہر بھی گھر بھی عورات بھی — کہ حائل ہوے بیچ مین یہ جری
لگے کہنے اسنے حماقت یہ کی — چھٹا ہمسے گھر بار اولاد بھی
جو بطریق نے انکا دیکھا یہ حال — تو ڈانٹا انھین ہو کے غصہ سے لال
یہ اعراب کی چال ہے دوستو — مناسب ہے جانین بچا اپنی لو
لیا گھیر اسطرح ملعون کو — کہ جینے سے مایوس تھا زشت خو
مگر جھکے پہنچے گئے اسکے چھوٹ — جو ہونمین اسکے پڑی ایسی پھوٹ
چلا بھاگ کر جانب کوہسار — وہ آتے تھے دونوز سمت یسار
وہ سمجھین امان اسمین پائینگے ہم — تعاقب مین تھے بہ قدم پر قدم
اور انکے مقابل سے بھاگے وہ جب — اسیوقت سردار عالی نسب
جدا ہو نہ آپس سے تم زینہار — کہ شاید پلٹ کر لڑین نابکار
وہ یہ جانتے تھے کہ غازی جوان — انھین مین ہین عث پئے تعاقب کنان
کہا شہ سواران اسلام سے — کہ گھیرو کوئی اب نہ زندہ بچے
اور اک شخص ذی مرتبہ سے کہا — کہ اب تم رہو اسجگہ میری جا
سپہدار نے دیکھتے ہی انھین — کہا ہم سب اللہ کی ملک ہین
جو پہونچے حضور سپہدار وہ — کہا یہ کہو جلد اے نیک خو
مبارک ہو نصرت بھی ہے اور ظفر — سلامت ہین سب مومن خوش سیر
یہ کہکر بیان کر دیا ماجرا — باداب پھر یون گذارش کیا
اور اب یہ بھی ہے عرض جو حکم ہو — نہین عذر تعمیل مین مجکو تو
کہ بھاگے امان لی انھون نے وہان — چھٹا گھر اور اطفال و مال و زنان
مرے حکم بن اپنی جا سے ہلے — مرا حکم کیا تھا تمھارے لیے
ہوے سخت مضطر ہوا یہ خیال — کہ ہمرد تمھاری جو تھے ہمقال
کہ انکا نہ ہمنے تعاقب کیا — سو کوہ یون انکو جانے دیا
اطاعت سے ہے ہمکو بس افتخار — رہے بخت راضی ہو پروردگار
وہان حسب ارشاد ہم لوگ تھے — کہ اٹھا دھوان قلعۂ کوہ سے
تو جلدی سے ہم سب روانہ ہوے — کیا ہمنے جو آپ ہین دیکھتے
یہ سنکر مکبر ہوے یون کہا — کہ توفیق دیتا ہے رب العلے

لرزنے لگی ڈر سے انکے زمین — اور اعدا کو اسوقت یہ تھا یقین
اور انکے عقب مین گروہا گروہ — وہی شہ سواران صاحب شکوہ
ہمارے اور اس شہر کے ہین غضب — ہم اس شہر مین جا بسینگے کیسے اب
لگے کرنے فریاد بیچارہ وار — جو ہمراہ بطریق تھے نابکار
یہ چاہا سبھے شہر اب ہم پھرین — نہ جسطرح اپنے گھر بار مین
کہا جانب شہر پھرتے ہو کیا — کہ یہ لشکر اب بیچ مین آگیا
دلیران اسلام سنکر اسے — سمٹ کر غضبناک اسپر جھکے
اگرچہ دلیران ترسائیان — معاون ہوے اسکے آکر وہان
پھرا مومنون کے وہ سوے کمین — کہ لڑنے کی اب انسے طاقت نہین
سعید جری نے تعاقب کیا — اور اس کوہ پر حصن تھا اک بنا
پہونچتے ہی سب گھس گئے حصن مین — یہ سمجھے غنیمت ہے جانین بچین
لگے کہنے للکار کر مومنو — خبردار انکا نہ پیچھا کرو
سعید جری نے نہ اسکو سنا — اسی وجہ انکا تعاقب کیا
اور اسمین گھسے جبکہ وہ خیرہ سر — سعید دلاور نے للکار کر
مین جاتا ہون نزد سپہدار دین — کرین ہم جو وہ حکم دین ہین امین
لیے بیس اسوار ہمرہ چلے — اور اس فوج مین جب وہ داخل ہوے
خدا کی قسم سب مسلمان گئے — جو یہ آئے ہین آہ اسطرح سے
تمھارے جو ہمراہ تھے ہین کہان — کہا ای سپہدار نصرت نشان
کہ گھیرے ہوے ہین وہ حصن حصین — اور اسمین ہین محصور اعدائے دین
مجھے آپ کی جب نہ پہونچی خبر — تو آیا انھین کوہ پر چھوڑ کر
کہا حمد شایان ہے بہر خدا — ذلیل انکو اسطرح جسنے کیا
ضرار ابن ازور سے اور نسے بھی — کہا پھر کہ کیون تمنے حرکت یہ کی
یہان دیکھ کر یک بیک تمکو مین — پریشان ہوا اور یہ مومن جو ہین
ہلاک اور مقتول وان ہو گئے — اسیوجہ ہم لوگ ٹھہرے رہے
کہا ہم ہین طاعت گزین جان سے — پھرے ہین پھرینگے نہ فرمان سے
جو مر جائین اسمین تو سب آرزو — برآئین کہ دائم رہین سرخرو
کہا ہمنے سردار کو اب کوئی — مہم پیش آئی ہے یارو بڑی
براہ خلوص اسطرح آئے ہم — خفا تا نہون سرور خوش شیم
ہوے حملہ آور جو ہمپر لعین — تو مین نے کہا تھا یہ دلمین وہین

کوئی شخص ہوتا کہ لیتا پکار   اور آتے ابھی یاں سعید ضرارؓ
کہ چڑھ کر کوئی شخص اس کوہ پر   دھوان کردے اور وہ سے دیکھکر
مع ہمرہان آکے ہوویں معین   تو بولے سعید ای جناب امین
قسم ہی خداوند جبار کی   دھوان دیکھا اور آگ جلتی ہوئی
جبھی تو ادھر آئے جلدی سے ہم   باواز سردار نے دی قسم
کہ جسنے کیا تھا دھوان کوہ پر   مرے پاس حاضر ہو وہ جلد تر
رہا ہے سہیل دلاور سے ہی   بحکم سپہدار دین نیک پی
منادی یہ دیتے تھے ہمکو قسم   کہ ای مومنان مظفر علم
قسم ہی خداوند دادار کی   قسم عیش حضرت رسالت کی بھی
کیا تھا دھوان جسنے بالائے کوہ   حضور سپہدار والا شکوہ
وہ حاضر ہو آکر نہ دل مین ہراس   تو حاضر ہوا مین سپہدار پاس
یہ کی عرض یہ کام مین نے کیا   کہا کیون کہا مین نے سب ماجرا
کہا تجکو توفیق خالق نے دی   کیا کام ایسا کہ جنت ملی
مگر اب نہ کرنا کوئی کام یون   وہی کیجیو مین جو کچھ حکم دون
سپہدار کرتے تھے باتین یہی   کہ اس کوہ سے ایک غازی جری
اتر آیا کہتا تھا وہ خوش شعار   چلو جلد تم لوگ ہو ہوشیار
کہ گھیرے تھے ہم لوگ حصن حصین   ہمین دیکھکر کم وہ خصم لعین
نکل آئے اور ہر طرف چھا گئے   کہ بیشک ہم اپنی ظفر پا گئے
یہ بطریق نے انکو آواز دی   کہ کلویہ تھوڑے ہین یارو ابھی
چلو شہر کو اور نہ ٹھہرو یہان   ہوے انکے تم لوگ گر جانستان
عرب کی کمر ٹوٹ جائیگی بس   نہ ہوگی انھین جنگ کی پھر ہوس

مستعد ہونا بطریق کا قلعہ سے نکلنے پر اور باز رہنا بوجہ شجاعت دلیران دین اور پریشان ہونا بوجہ نہ پانے سامان خور و نوش اس قلعہ مین

مجاہد جوان مصعبؓ نامور   یہ کہتے ہین تھا مین بھی اس کوہ پر
تھے گنتی مین ہم لوگ پانصد جوان   اور اعدا کو گھیرے ہوے تھے وہان
ہم اس حال سے انکے تھے بیخبر   کہ آکر لڑینگے وہ بیرون در
کہ یکبار قلعہ سے آئے نکل   ہماری طرف آئے بہر جدل
ہوئی تب خبر ہمکو اس حال سے   ہوے ہوشیار اک جگہ ہو گئے
قسم ہی بذات توانا خدا   مین موجود تھا شام مین جابجا
وہ سب معرکے ہم نے دیکھے تمام   چلے جابجا خوب گرز و حسام
ولیکن یہ کفار بس سخت تھے   کہ آہن ہی آہن سب اک لخت تھے
ہجوم ایکبار ہم پہ آکر کیا   اور اک آن مین گھیر ہمکو لیا
بظاہر وہ تھے جیسے برج حدید   تھے باطن مین بھی یوہین سار شدید
کہ دیکھے نہ ایسے کہین اور سخت   تھے جرات ہی جرات وہ سب ایک لخت
لگی ہونے اسطرح جنگ و ستیز   ہوا پر ہوئی بند راہ گریز
چلے گرز بھی اور حسام و سنان   زبان سنان کہتی تھی الامان
وہ کثرت سے تھے اور ہم تھے قلیل   نہ تھی انپہ غلبہ کی کوئی سبیل
یہ اتنے مین کہتے تھے مومن سعید   کہ ہی صبر باب ظفر کی کلید
کرو صبر اور اسطرح سے لڑو   نہ چھوڑو ملا انکو مٹی مین دو
صدائے بلند ایک ناگہ سنی   لگا کہنے کوہ اس سے سبھی
یہ کہتا تھا کوئی بصوت بلند   نہین کیا کوئی غازی عقلمند
کہ دی جان بہر خدا و نبی   یہانسے وہ لشکر مین جا کر ابھی
بیان انسے کرے یہ سب ماجرا   نہین دور انکے خیام و لوا
وہ آگہ نہین ہین اگرچہ قریب   جزا اسکو دیگا خدائے مجیب
وہین مین نے گھوڑے کو ڈکر دیا   جو چھیڑا اسے تھا وہ شاک کیسا
بلندی مین جون کوہ تھا وہ سمند   یہ تھی جست تا پڑ السقف بلند
ہوا پر تھا شہ باز صحرا مین شیر   سمند ر کو تیرے ذرا ہو نہ دیر
تو کوندا وہین صاعقہ کیطرح   گیا فوج دین مین نگہ کیطرح
وہ کہسار اور سخت رہ اور رہ سنگ   نہ تھے کچھ پرندہ تھا وہ یا پلنگ
پہونچتے ہی لشکر مین آواز دی   چلو ہان چلو غازیو بس ابھی
سپہدار نے جو ہین اسکو سنا   جو تھے ناوک انداز صاحب وفا

سعید دلاور کے ہمرہ کیے — وہ تعداد مین اکسو ہوتے تھے
ضرار ابن ازور سے پھر یون کہا — کہ تم بھی ابھی جاؤ اے باوفا
پہونچتے ہی اُس قلۂ کوہ پر — یہ دیکھا کہ اعداے حق خیرہ سر
زبیر بن عامر جو تھے بوزبید — دلیر جہان ماحی کفر و کید
ہر اک سمت سے ہمپہ ہوتے تھے وا — یہ صابر تھے سب مع من خوش شعار
شہید آہ ستر جوان ہو گئے — وہ بزدل دلیرانہ یون کہتے تھے
اور آئے نشان اہل اسلام کے — پھریرے بصد شان اُڑتے ہوے
دلیرانہ ہمنے تعاقب کیا — جو پیچھے تھے جھٹ مار اُنکو لیا
احاطہ کیا ہمنے ہر سمت سے — کہ اب ہمسے بچکر کہان جائینگے
کسی نے اگر سنکالا کہین — تو بس جوڑ کر تیر مارا وہین
سپہدار غازی نے سنکر یہ حال — کہ کام آئے ستر جوان خوشخصال
اور اُس حصن مین آب ودانہ نہین — ادا کرکے شکر جہان آفرین
یہ کہکر سنایا وہ آیہ شریف — کہ جسکا یہ مضمون ہے صاف لطیف
اور ایسے ہی اُن کافرونسے ہوا — کہ جو بیشتر اُنسے تھے بے وفا
لگے کہنے اپنی جگہہ پر چلو — اور اس شہر کے گرد خیمے کرو
قریب اُنسے رب العلےٰ نے کیا — کیا اپنے وعدہ کو ہمسے وفا
اور ان کافرونکا وہ مولا نہین — کہ انہین کوئی بھی خدا کا نہیں
علمہاے رنگین ہوئے چرخ سا — ہوا بول بالا یہ اسلام کا
گئے لکڑیون لینے اُنکے غلام — ہوے اہل اسلام سب شاد کام
کہ سردار منصور نے بھی سنا — بلایا مترجم کو اور یون کہا
لگے کہنے جب سے عرب آئے یان — بس آفت پہ آفت ہے ہمپر عیان
گیا ملک بھی اور گھر بار بھی — ہوا کیا یہ کیسی مصیبت پڑی

کہا جلد جاؤ اور آنسے ملو — کرو قتل اعدا کو جانے نہ دو
سعید دلاور کے رہنا معین — روانہ ہو وہ نوہ افسر وہین
ہین ایمان والونکو گھیرے ہوے — گروہ دلیرانہ ہین لڑ رہے
یہ کہتے تھے موجود تھا مین بھی وان — اور اعدا کے ہلوگ تھے درمیان
کیا صبر ہمنے بزرگونکے طور — تھے ہم گوسفند و نمین گرگونکے طور
لیا مار جاتے ہین اب یہ کہان — کہ تکبیر ہمنے سُنی ناگہان
پھرے دیکھتے ہی نہیں وہ لعین — کہ بچ جائین لین یہ حصن حصین
اور اُنمین سے اکثر ہوے زخمدار — لگرنے لیا گرتے پڑتے حصار
جو انان دین تھے جو ناوک فگن — ہوا اُن لعینونکو اُنسے محن
ہوئی اُنکو بیماری ضیق وان — کہ مایوس جانونسے تھے نیم جان
اور اعداے دین قتل اتنے ہوے — مین محصور جو کچھ کہ باقی رہے
کہا اُسکو لائق ہے حمد وثنا — کہ جسنے پریشان اُنکو کیا
جدا کردیا اُنسے اس چیتر کو — کہ جسکی تمنا سے خواہان تھے وہ
تحقیق تھے وہ بشک مریب — سب مومنان آگئے وہ خوش نصیب
کہ اعدا تمھارے نکالے گئے — جدا ہو گئے اپنے گھر بار سے
یہ اسواسطے ہے کہ رب کریم — ہے مولا ہمارا بالطف عظیم
تو مخیم مین آئے مسلمان سب — خوشی سے کیے اور خیمے نصب
طلایہ پہ غازی مقرر کیے — چلے اونٹ بھی پھر چرانے لیے
چڑھے بعلبک والے دیوار پر — مچانے لگے اسطرح شور و شر
یہ پوچھا انسے فریاد کرتے ہو کیون — بیان کرکے اپنا وہ حال زبون
جو تھے عہربان جھٹ وہ سارے گئے — ہمارے دلاور بھی مارے گئے
امیر دلاور نے جب یہ سنا — رہے چپ کچھ اُسکو نہ پاسخ دیا

بعد مشورہ آمادہ اطاعت ہونا بطریق کا اور شب گزارنا بہ ہزار پریشانی اُس قلعہ مین

کہا واقدی رحمہ اللہ نے — سر شام سردار ذیجاہ نے
نکلنے نہ پائے کوئی حصن سے — بخوبی خیال اُنکا رکھو رہے
یہ حکم سپہدار سُنکر سعید — لگے کرنے ہر اک کو قد غن شدید
اور اسطرح جائین کہ سو سو جوان — مسلح بخوبی رہین پاسبان
لیے گھومتے شب کو گرد حصار — کہ بھاگین نہ کافر نہ یہ بدشعار

سعید جری کو یہ بھیجا پیام — خبردار ہشیار رہنا تمام
مبادا کہ یہ ہو تمھاری مثل — لگی ہاتھ اک شی گئی پھر نکل
کہ کوئی نہ جائے یہان سے کہین — جو لکڑی کو جائین تو جائین یہین
تو وہ لکڑیان لائے اور جابجا — جلائین لیے تا بخوبی ضیا
بکر بھی تھے اور مہتل بھی تھے — اسطرح شب بھر وہ جاگا کیے

لگا کہنے بطریق لوگون سے یون / کہ ہی حال اپنا نہایت زبون
دریغا مدد گار کوئی نہین / اور اسطرح گھیرے ہین یہ مؤمنین
اگر اور اک دن یہ حالت رہی / تو بے شبہہ مرجاینگے ہم سبھی
کہا تو جو بتلا کرین ہم وہی / لگا کہنے تب یون وہ کافر شقی
کہ اب صلح کرتا ہون بس تمسے مین / اور اس شہر مین جسقدر لوگ ہین
یقین مان لو کھولدینگے ضرور / کرینگے نہ اسمین ذرا بھی قصور
لڑین اور لڑین اور لڑین اسطرح / بڑے سورمان لڑتے ہین جسطرح
سوا اُسکے فرمان دہ عین جبر / عجب کیا لڑے اور کرے خوب صبر
کہا حاکم جوسیہ بالیقین / کرے اسطرح کا ارادہ نہین
نہین اُنسے لڑنے کی طاقت اُسے / یہ حاصل نہین جاہ و شوکت اُسے
کہ اول تو لشکر وہ رکھتا نہین / دوم مرد زاہد ہے وہ بالیقین
گئے ہین سواحل کو اور اسکو ہم / سمجھے ہین ذمی ہمین ہے قسم
کہا کچھ نہ گھبراؤ تم خوش رہو

خطا ہم سے بیشک ہوئی یہ بڑی / کہ آئے یہان یہ مصیبت پڑی
اور اس جا نہین کچھ بھی آب و طعام / گھُٹ گھُٹ کے مرنے مین ہے کیا کلام
نہ گھوڑے رہین اور نہ ہم تم رہین / نہ سکتے جو ہون اُنکو یہ مار لین
مری راے یہ ہے کہ حیلہ کرین / اور انکو بظاہر پیام امان دین
اسی صلح مین وہ بھی آجاینگے / در شہر کو بھی تمھارے لیے
امان لے کے جب شہر مین جائین ہم / تو انکا نہ کچھ دھیان مین لائین ہم
اور اک شخص بھیجین کہ شاید یہان / چلا آئے جوسیہ کا حکمران
لڑین وہ تو باہر سے اندر سے ہم / یقین ہے کہ ہون ہم مظفر علم
کہ محصور وہ بھی وہان ہوچکا / اور اہل عرب کا وہ ذمی ہوا
جو ہے حاکم عین جبر اُسکو تو / لڑائی کی خواہش کبھی بھی نہو
اور آباد تجارہ ہین اُسکے یہان / تجارت کو وہ چھوڑ کر سب مکان
کوئی اور تجویز ہووے تو کہہ / کہ بچ جائین گھر بار اور مال و زر
سمجھ لونگا مین صبح تو ہونے دو

صبح گاہ درخواست امان کرنا بطریق کا حضرت سعیدؓ سے اور بعد عہد و پیمان حاضر ہونا اُسکا بحضور سعیدؓ و سرور عالی حشم اور حملہ دلیران اسلام کا شہر پر اور تعجب کرنا بطریق کا کمی لشکر سے اور بیان فرمانا سپہدار کا کہ فوج ملائک ہمارے ساتھ رہتی ہے اور جانا بطریق کا قریب حصار شہر اور قرار پانا صلح کا

سحر گہ جو سلطان زرین علم / چلا قصر مشرق سے باصد حشم
تو بیٹھا وہ دیوار پر حصن کی / یہ للکار کر اُسنے آواز دی
کہ سمجھے وہ اُسکو مین جو کچھ کہون / یہ سُنلو مین سربس بطریق ہون
کیا اُس نے آگاہ فوراً اُنھین / کہا جا کے سن پھر خبر دے ہمین
یہ دین حکم ان تیر اندازون کو / لگاؤ نہ تیر اور امان ہمکو دو
کہا ہو نہ اُسکو بھلائی نصیب / ذلیلانہ آئے وہ میرے قریب
یہ ڈر ہے کہ وہ مجکو کشتہ کرین / کہا ہان نہ ہرگز وہ ایسا کرین
امان واسطے تیرے لاتا ہون مین / پلٹ کر اِسی دم تو آتا ہون مین

شتعاعی سے لیے نیزۂ آبدار / بڑھا اسپ ابلق پہ ہوکر سوار
سنو اسکو تم اے گروہ عرب / کہ اک شخص ایسا یہان آئے اب
تو اس بات کو ترجمان نے سُنا / جو ہمرہ سعید دلاور کے تھا
گیا وہ کہا اُس سے کہتا ہے کیا / کہا گر یہ سردار نصرت لوا
پھر آئین اُدھر تو کرون مین کلام / کہا اُنسے یہ ترجمان نے تمام
کہا اُس سے اُسنے جو یہ بد رنگ / لگا کہنے ہے اُسکے میرے تو جنگ
امان جسکو دین بس اُسے ہے امان / نہین غدر کچھ شیوۂ مومنان
کہا سچ ہے پورے ہین وہ قول کے / امان جا کے لے آ تو میرے لیے

مین یہ چاہتا ہون کہ ذمی ہون اب
پلٹ کر وہین وہ پھر اُنسے ملا
جو آگہ کیا ترجمان نے اُسے
فلک سے جو اُترا یہ ہم پر عذاب
نہین اب ہمارے لیے راستا
یہ لے لینگے گھر بار اور مال کو
ہمارا مددگار کوئی نہین
شب و روز ہی فکر مین مبتلا
مناسب ہی جا تو ہی لے آ امان
لڑین پھر مناسب اگر جنگ ہو
چلے جائین یان سے یہ آفت ٹلے
تو وہ حکم ہربیس سے ناگزیر
کہ اسجا کرون مین زمین بوس اب
مسلمان دوڑے لیا روک اُسے
کہا مین تو ہون ایک عبد آپ
سزاوار سجدہ کسیکو نہین
کہا کیون تو آیا ہی کہ یہ بیان
نہین بیوفائی وہ کرتے کبھی
کہ اُسنے کیا باوفا یون ہمین
امان تیرے سردار کو مین نے دی
کہا مین جو سردار افواج دین
کہا اُسنے جاکر یہ ہربیس سے
بدی کا نتیجہ ہی بیشک برا
کرے مکر خود خوار مکار کو
نہ خائن ہین یہ اور نہ مغرور ہین
کہا وافدی رحمہ اللہ نے
اُٹھا اور نہ ہتھیار کوئی لیا
اور ایسے بھی کچھ لوگ تھے اُسکے ساتھ
ہوئے ساجد اور یون کہا ای خدا

اور اُنسے ہی یہ شہر والے ہون سب
کہا تھا جو کچھ اُسنے سب کہہ دیا
تو فوراً وہ پاس ایک بطریق کے
جناب مسیحا ہین گرم عتاب
کہ گھیر اسطرح ہی انھون نے لیا
غلام اپنا کر لینگے اطفال کو
کہ ہین مبتلا یون ہین سب بالیقین
کہ اُسکو بھی ہی خوف اعراب کا
کہ پھر آپ مین جاؤن اُنکے یہان
نہین تو سبھی شہر کے لوگون کو
رہین منتظر ہم پھر اس بات کے
چلا آیا نزد سعیدؓ دلیر
یہ ہین سر سپاہ و دلیر عرب
کہا اُسنے ہین مین یہ نزد کس لیے
اور اک یہ بھی بندہ ہی بے اشتباہ
مگر اُسکو جو ہی جہان آفرین
کہا آپ بطریق کو دین امان
وہ بیٹھ رہین جنکو امان مل گئی
کرین ہم وہی جو زبان سے کہین
اور اُسکے جو ہمراہ ہین اُنکو بھی
اور اُنکے جو ہمراہ ہین مؤمنین
کہا پھر یہ لائق ہی تیرے لیے
جسے عقل ہو وہ نہین بیوفا
اُسے کامیابی نہ زنہار ہو
بہت خودپسندی سے یہ دور ہین
یہ سنتے ہی ہربیس گمراہ نے
سعید دلاور کی جانب چلا
لباس اپنا پہنے تھے اور ننگے ہاتھ
تجھی کو تو زیبا ہی حمد و ثنا

ہمارا انھون نے بہایا ہی خون
کہا ہی امان اُسکو پر اسقدر
کر دانا بھی تھا اور خردمند بھی
دیا حکم تخریب شامی بلاد
پڑی ہم پہ ہی یہ مصیبت بڑی
اور اس ملک پر حکمران ہونگے یہ
اسی طرح محصور ہی حمص بھی
نہین کوئی صورت بس اب کیا کرین
عجب کیا کہ یہ صلح ہمسے کرین
اسی صلح مین کریکے فوراً شمول
کر قیصر ہین اور انمین ہوتا ہی کیا
کھڑا ہو گیا سامنے آنکر
اشارہ سے مانع ہوئے یون کہا
کہ تعظیم کرتا ہون سردار کی
یہ لائق ہی اُسکی کرین بندگی
کہا اُسنے تمکو اسی کے سبب
جو سردار ہین اور ذی حوصلہ
سعیدؓ مجاہد نے اُس سے کہا
نہ توڑین کبھی عہد کو اپنے ہم
مگر اپنے ہتھیار وہ ڈالدین
ہی اُنکی طرف سے بھی کیا یہ امان
کہ چل اُنسے مل اور نیت رکھ درست
نہووے کبھی بیوفا کامیاب
یہ اہل عرب وہ وفادار ہین
تواضع یہ کرتے ہین محتاج سے
اُتارا وہ ریشم کا سارا لباس
مگر کچھ رفیق اُسکے ہمرہ چلے
جو آیا حضور جناب سعیدؓ
تو وہ ہی کہ بس اپنے اکرام سے

نہ کیون عہد مضبوط اب اُنسے رہین
کہ داخل ہو پھر حمص مین لوٹ کر
گیا اور کہا تونے دیکھا سبھی
کہ اعراب یان اپنی با مین مراد
کہ مر جائینگے بھوکے پیاسے سبھی
یہین آہ سلطان نشان ہونگے یہ
شہ روم با شوکت خسروی
اگر یان یہی ہم امان اُنسے لین
پہونچ جائین جسوقت ہم شہر مین
انھین مال کچھ دین نہون اہل بلا
کرین وہ جو ہو وقت کا مقتضا
یہ چاہا کہ سر کو رکھون خاک پر
نہو مرتکب ہرگز اس فعل کا
کہا اُسنے سردار سے جب یہی
ہے بے بندگی زیست شرمندگی
دیا اُسنے یہ جاہ و اقبال سب
وہی کرتے ہین جو زبان سے کہا
کہ کرتا ہون مین شکر خالق ادا
رہین قول پر اپنے ثابت قدم
مطیعانہ مجھ سے نکلکر ملین
کہا یون سعیدؓ دلاور نے ہان
جو کچھ عہد کرنا ہو کر خوب چست
ہین بدعہد ہی مستحق عذاب
دل و جان سے پابند اقرار ہین
اسی سے ہی اقبال اُنکے لیے
وہین صوف کا اُسنے پہنا لباس
کہ تھے گرد تیغین برہنہ لیے
اُسے دیکھتے ہی وہ مرد رشید
کیا اُنکو عاجز ہمارے لیے

یہ جبّار و غیور و مغرور تھے
سمجھتے بہت آپکو دور تھے

تواضع سے پھر اُٹھکر اسکو لیا
باخلاق پہلو مین اپنے بٹھا

کہا مجکو سوگند عیسیٰ نبیؑ
قسم مجکو ہے حق قربان کی بھی

کہ اب مجکو پروا سے شوکت نہین
کرون جنگ ہرگز یہ طاقت نہین

یہان حصن مین ہین اور اِسکے سوا
جو ہین شہر مین اُنکو بھی ہو عطا

کہا دو طرح صلح کرتے ہین ہم
مسلمان تم سے جو ہو خوش شیم

اُسے پھر ذرا خوف ہمسے نہین
رہے بےخطر جبین سے بالیقین

ہین گھیرے ہوئے شہر کو اسلیے
کہ اللہ ہمین نصرت و فتح دے

ہے اس کام کو تو گوارا کرے
کہ پاس اُنکے ہمراہ میرے چلے

کرین صلح آپ اور امان ہمکو دین
عجب کیا جو منظور اسکو کرین

کسی کا نہ تم مین سے بیکا ہو بال
کہ ہم لوگ سچے ہین بے قیل و قال

کرے جسکو چاہے مظفر علم
جسے چاہے دے جاہ و فر و حشم

یہ مژدہ سپہدار کو دو ابھی
کہ اب یہ ہوا فضل رب قوی

پہونچتے ہی سردار سے یون کہا
مبارک ہو یا سید خوش لقا

یہ سنتے ہی سجدہ مین سر رو گئے
ادا کر کے حمد خدا جب اُٹھے

اور اے عاشقان خدا و نبیؐ
مسلح ہوا اور شہر پر سب ابھی

تو دریاے لشکر ہوا موجزن
لرزنے لگے سب زمین و زمن

یہ مرقالؓ عتبہ نے للکار کر
کہا اُنسے اے ظالمو خیرہ سر

کھڑے ہین یقینی ہوئے سب ہلاک
جو لطریق ہے ہو کے بس خوفناک

ہے اسوقت حاضر ہمارے یہان
ہمارے سپہدار نصرت نشان

سپہدار کے حسب فرمان اگر
امان خواہ ہوتے جو تم آنکر

کہ فتح و ظفر ہے ہمارے لیے
نبیؐ نے ہمارے یہ مژدے دیے

جہان جاؤگے فتح ہوگی نصیب
کہ حامی تمھارا ہے رب مجیب

یہ سنتے ہی چہرون سے رنگ اُڑ گئے
حواس اُنکے جیسے پتنگ اُڑ گئے

ہوا خوار اور کیا عجب ہو ہلاک
ہین ہملوگ بھی اسقدر خوفناک

نہ آتین بلائین یہ بالاے سر
اگر صلح جو ہوتے ہم بیشتر

تو لاچار ہو کر وہ اہل ضلال
لگے کہنے اب ہم مین تاب قتال

ہوا حال یہ سرور فوج کا
کہ دیکھا اُنھون نے جو یہ واقعہ

اور اسطرح ہے گرم بازار جنگ
کہا ایک فارس سے یون بیدرنگ

اور اُنپر دیا تو نے ہمکو وقار
کہ آئے یہان یون یہ بیچارہ وار

کہا تو نے اپنا وہ بدلا لباس
اور اب صوف کا ہے یہ پہنا لباس

حریر اور دیبا ہے پہنا سدا
لباس آج پہنا مگر صوف کا

اگر صلح کیجے امان دیجیے
مجھے اور اُنکو جو ہمرہ مرے

کرم ہے کرم ہے کرم ہے کرم
کہ بس آپ تو جود مین ہین علم

تو یکسان ہمارا اور اُسکا ہو حال
جو مومن نہو وے وہ ہتھیار ڈال

ہمارے سپہدار والا شکوہ
لیے غازیون کو گروہا گروہ

اور اسیر ظفر پائینگے عنقریب
کہ حامی ہمارا ہے رب مجیب

اور اُنسے کرے گفتگو صلح کی
کہ مجسے بھی اور شہر والون سے بھی

وگرنہ مین پہونچاؤنگا تجکو یان
اور انکو جو ہین تیرے ہمراہیان

جو پھر چاہے اللہ ہوگا وہی
کہ ہے حق و قادر توانا وہی

کہا مجکو منظور اُٹھو چلو
دیا حکم وقاصؓ بن عوف کو

وہ گلدار گھوڑے پہ ہو کر سوار
چلے فوج کو جیسے باد بہار

ہوا حال ایسا اور ایسا ابھی
اور آتے ہین فوراً سعیدؓ جری

کہا اے جوانان ملک عرب
اور اے شہسواران ملک عرب

کرو حملہ تکبیر کہتے ہوئے
کہ تا رعب ہو دل مین کفار کے

وہ یون گرد اُس شہر کے چھا گئے
کہ اعداے دین سخت گھبرا گئے

بلا اتم پہ نازل ہوا افلاک سے
یہ سنا و تمھارے معاون جو تھے

نکلکر بصد ذلت و عاجزی
امان خواہ ہم سے ہوا ہے ابھی

یہ کہتے تھے تم پر نہ آئے بلا
دیا صلح کا تمکو پیغام تھا

تو یہ آفتین تم پہ آتی نہین
اور اسکو بھی تم خوب کر لو یقین

کہ مفتوح ہونگے تمھارے بلاد
رہوگے تم انعام خالق سے شاد

سو یہ حکم حق سے اُنھون نے کہا
کریگا خدا اپنا وعدہ وفا

کہا آہ ہربیس نے کیا کیا
ہماری نہ مانی اور ان سے لڑا

غنیمت ہے جانین ہماری بچین
گیا ہاتھ سے وقت اب کیا کرین

اور ایمان والون کا یہ حال تھا
کہ چھائے تھے ہر سمت جیسے گھٹا

نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین
امان دو خدا را بس اے مومنین

کہ یون اہل حق گرم پیکار ہین
ابھی شہر لینے کو تیار ہین

کہ جاکر سعیدؓ دلاور کو لا
یہ کہہ جو امان خواہ تمسے ہوا

اور اُس شخص کو جو امان تم نے دی
تو بس اُسکو دیدی امان مین نے بھی

گیا پاس اُنکے وہ مثلِ صبا
کہا جو سپہدار کا حکم تھا

جو آیا وہ سردار غازی کے پاس
تو رخ زرد تھا اور دل مین ہراس

بھر اُنکی وہ تعداد کو دیکھکر
ہوا سخت حیران کہ جون گنگ گم

سپہدار نے ترجمان سے کہا
کہ پوچھ اس سے حرکت یہ کرتا ہے کیا

کہ کثرت تمھاری بہنگام جنگ
جو مین دیکھتا تھا تو ہوتا تھا دنگ

سوار اُنکے ذی ہیبت اور سبز پوش
نشان ہاتھون مین اور بجوش و خروش

گئے جانبِ عین جراب وہ کیا
یہ سنکر سپہدار نے یون کہا

یہ اسرارِ حق ہین ہمین وہ کریم
دکھاتا ہے تمکو گروہ عظیم

بکثرت نظر آتے ہین اور مدد
ملائک سے کرتا ہے رب احد

اُسی طرح اب بھی وہ ربِ جہان
معاون ہے با فوجِ قدوسیان

اسی سے ہین ہم ہر جگہ فتحمند
ہمارا ہے اقبال ہر دم بلند

ہوئین قتل فوجین تمھاری سبھی
کہان ہے وہ اقبال و فر مہی

ہمارا ہے اقبال بے شک غلام
ہمارے لیے ہے یہ عالم تمام

شہنشاہ دارین حضرت ہوئے
زہے بخت ہم اُنکی اُمت ہوئے

یہ سر سبس سے ترجمان نے کہا
تو اسکو وہ سنکر یہ کہنے لگا

ہماری وہ دولت وہ اجلال و فر
وہ فوجون کے دل اور وہ اموال و زر

جہان مین کہین بھی عدیل و نظیر
سمجھتے تھے پھر آپکو ہم دلیر

ملین خاک مین خوبیان وہ تمام
نہین منھ کہ لین جاہ و ثروت کا نام

ہوئے اہلِ فارس سے جو معرکے
وہ ہین طشت از بام سبکے لیے

کہ ہمپر کبھی ہوگا مظفر کوئی
ہمارے لیے ہے یہ فترت شہی

اور اس شہر کا مین کرون کیا بیان
کہ ہے شام مین جوڑ اسکا کہان

بنایا تھا اسواسطے تا یہان
رہون چین سے حکمران جہان

اگر ہم نکلتے نہ میدان مین
شکست ایسی فاش اب ہوتی ہمین

پڑے رہتے گھبرے ہوے سو برس
نہ کرتے کبھی صلح کی ہم ہوس

اگر جو ہوا وہ ہوا کیا کرین
نہین اب تو لڑنے کی طاقت ہمین

عوض صلح کے مال لو اسقدر
گران ہو جو ہمپر نہ اے نامور

جنابِ مسیحا کی ہمکو قسم
جو یہ شہر اپنا تمھین دینگے ہم

کوئی شہر مضبوط ایسا نہین
تمھین داور شام ہو بالیقین

جو تم کر سکے مجھکو منظور ہے
مخالف ہوئے ہین تمسے یہ دور ہی

وہ اک شخص کو اپنی جا چھوڑ کر
لیے اُسکو پہونچے وہان جلد تر

لگا دیکھنے طرز پیکار کو
کہ اس طرح لڑتے ہین یہ جنگجو

لگا کاٹنے دانتون سے انگلیان
نظر کرتا تھا پھر سوے آسمان

کیا ترجمان نے جو اُس سے سوال
کہا مُنھ سے حیرت ہے مجھکو کمال

اور اُنکے سوا سبز وہ بادپا
کہ جون برق تھے اور بردے ہوا

وہ سب ہمرہ ہوتے تھے سرگرم جنگ
نہین کوئی اُنمین سے ہرگز یہ ڈھنگ

کہا او ترجمان کہ یہ بخت سے
نہین عقل و ایمان ہے تیرے لیے

اگرچہ ہین تعداد مین تم سے کم
ولیکن تمھاری نگاہون مین ہم

کہ جون بہر حضرت رسول امین
ملائک لڑے بدر مین بالیقین

یہ افضال ہین ہمپر اللہ کے
یہ ہے خاص بخشش ہمارے لیے

جہان ہم گئے وہان مظفر ہوئے
ولایات و کشور کے داور ہوئے

خدائے جہان ہے ہمارا معین
جہان ہے ہمارے ہی زیر نگین

کہ محبوبِ حق ہین ہمارے نبی
جنھین سب رسولون پہ ہے سروری

سمجھنا نہ کم ہمکو اے بے خرد
کہ ہمرہ ہمارے ہے حق کی مدد

کہ بیشک اسی سے ہو تم کامیاب
جو تمسے لڑے ہوگئے وہ خراب

یہ سرسبز ملک اور چشمے حسین
بلاد ایسے معمور جنکا نہین

یقین تھا کہ کوئی بھی ایسا نہین
کہ ہو آنکر ہمسے اب گرم کین

ہمین ہین کہ ترک و جراتق ادھر
جو آئے تو اُنکو کیا بے سپر

جو عاجز ہوئے ہم تو تم سے ہوئے
گمان بھی کبھی ہم یہ کرتے نہ تھے

ہمارا ہے اقبال و دولت بلند
ہمین اہلِ عالم مین ہین ارجمند

نہایت ہی مضبوط ہے اسلیے
کہ حضرت سلیمان نبی نے اِسے

اور اسمین خزانے رہین ملک کے
نہین شہر مضبوط اس شہر سے

اور اسطرح جاتے نہ بالائے کوہ
تو تم لوگ اسجا گروہا گروہ

نہ ڈرتے لڑائی سے ہم زینہار
کہ سامان ہے سب شہر ہے پائدار

ہمین اور جو ہین شہر مین اُنکو بھی
امان دو کہ لائق ہے تمکو یہی

کہ انصاف اور مہربانی ہے یہ
عنایات حق کی نشانی ہے یہ

تو دشوار ہوگا نہ پھر شام مین
کسی شہر پر فتح پانا نہین

کہا ترجمان نے یہ سردار سے
تو اسطرح اُس سے وہ کہنے لگا ۱۰

یہ کہ ہمکو خالق نے کی ہی عطا | وہ عزت کہ ہین ہم مظفر لوا
جبین سا ہمارے ہی آگے ہوئے | جو تھے حکمران کشور شام کے
کیا نفس امارہ نے تجکو خوار | یہ سمجھا کہ یہ شہر ہی پائدار
کہ با اینہمہ شوکت واقتدار | کیا اُس نے آگے مرے تجکو خوار
اور اِس بات پر بھی تو کرلے یقین | کہ اِس شہر پر اب دلیران دین
یہ ماریں اُنھین اور کرین قید بھی | بھلا دین اُنھین طرز پیکار کی
جو اُسنے یہ سب ترجمان سے کہا | کہا آہ ابتو یقین ہو گیا
کہ اِس شہر پر آئے تم اسطرح | خدا کا غضب آتا ہی جسطرح
لڑائی مین مین نے نہ کچھ کی کمی | سوا اُسکے تم سے کیا کر بھی
لڑائی مین عاجز نہ تم کرسکے | سوا اِسکے انسان کیا کرسکے
نہین جان کی اپنی پروا مجھے | نہ ہی سروری کی تمنا مجھے
تمھارے نہ ہاتھون بہے انکا خون | نہون قید وخوار و ذلیل و زبون
مجھے اور اِن شہر والون کو بھی | امان دو یہی میری تمنا یہی
کہا اسکو سُنلے کہ از روے تیغ | جو ہم قابض شہر ہون بیدریغ
کہ اسکے اٹھانے سے ہم ہون نزار | نہین اُسکی پروا ہمین زینہار
کہ اِک ایک کو وان جو دولت ملے | تمام اہل عالم کی دولت اُسے
یہ کہکر اُنھون نے وہ آیہ پڑھا | شہیدون کے حق مین جو نازل ہوا
تو ہرجیس اُنسے یہ کہنے لگا | طلا دینگے ہم اِک ہزار او قبا
اور اُنکے سوا دو ہزار او قبا | کرین سیم بھی نذر ای باوفا
کہ سنتے ہو اسکی یہ کہتا ہی کیا | کہا ہان سنا ہمنے جو کچھ کہا
سپہدار نے تب یہ اُس سے کہا | طلا دو ہمین دو ہزار او قبا
ہون ریشم کے کپڑے بھی پھر دو ہزار | سوا اُنکے تیغین بھی کر کے شمار
جو ہمراہ تیرے گئے حصن مین | وہ ہتھیار اک ایک سب ڈالدین
اور اِک اِک نصاریٰ سے جزیہ بھی لین | اور اقرار اِس بات کا دو ہمین
کرین ترک ہم اُنسے تحریر بھی | نکالین نہ رسم جدید اب کوئی
کہا ہان یہ منظور سب کچھ ہمین | مگر شرط اِک اور سنتے کرین
رہے باہر آئے نہ اِس شہر مین | جو ساتھ اُسکے ہون وہ بھی باہر رہین
مین اندر رہون سب درستی کرون | کسی کو نہ سرکش ذرا ہونے دون
ہر اِک طرح کی کھانے پینے کی چیز | فراہم رکھین اور وہ صاحب تمیز

تمھارا یہ شہر اور مکانات بھی | غنیمت ہمارے لیے ہین سبھی
ذلیلانہ جزیہ ادا کرتے ہین | ہمارا اگر نام لو ڈرتے ہین
یہ لشکر بھی ہی اور ساماں بھی | نہ تھی شان حق سے تجھے آگہی
مزا تو نے ذلت کا یہ چکھ لیا | کہان وہ غرور اور کہان حوصلا
خدا چاہے تو ہوتے ہین فتح مند | کہ اقبال انکا ہی ہر دم بلند
غنیمت مین لین مال و دولت تمام | کنیزک ہون عورات لڑکے غلام
مسیحا کا بیشک ہی ہم پر عتاب | اُنھین نے فلک سے یہ بھیجا عذاب
یو نہین اور تمنے لیے ہین بلاد | ستم ہی بر آئی تمھاری مراد
ولیکن نہ ہرگز ہوا سودمند | کہ حامی تمھارا ہی رب بلند
جو دیکھا کسی طرح بنتی نہین | امان خواہ تمسے ہوا مین حزین
فقط اسلیے ابتو آیا ہون مین | جو یہ لوگ اِس شہر مین بند ہین
یہ بچ جائین اللہ کے ہین عباد | پسند اُسکو کب ہی یہ قتل و فساد
کہا کیا تو دیگا عوض صلح کے | کہا ہو جو منظور فرمائیے
اسے لوٹ لین مومن خوش خصال | اور اتنا ملے ہمکو مال و منال
کہ اللہ نے آخرت مین دیا | شہید اور غازی کو وہ مرتبا
نہ پہونچے اور اُنکو جو ہین عیش وان | تعلق ہی دیکھے سے ہو کیا بیان
کہ مردہ نہ سمجھو اُنھین زینہار | وہ زندہ ہین نزدیک پروردگار
وہ ریشم کے کپڑے جو ہون قیمتی | تمھین گنکے دین اکہزار ہم ابھی
یہ سُنکر امیر دلاور ہنسے | یہ اللہ والون سے کہنے لگے
کہا ارے کیا ہی تمھاری کہو | کہا وہ ہی جو آپکی رائے ہو
اور اُسکے سوا سیم خالص بھی دو | کہ چالیس سو اوقیہ سب وزن ہو
کہ گنتی مین سب پانچ آلاف ہون | اصیل اور بہت صاف و شفاف ہون
ہی امسال حاصل زمین کا معاف | مگر سال دیگر سے لین بیخلاف
کہ اب ہم نہ باندھینگے ہرگز سلاح | کرینگے نہ شاہون سے کوئی صلاح
نہ گرجا بنائین کوئی ہم نیا | نہ تھانہ کی یہان ٹوٹے کی بنا
کہا کیا کہا جسکو تم اپنی جا | مقرر کرو بہر فرمانروا
مگر ہون نگہبان و فرمانروا | کرین ہم یہین جا کے جزیہ ادا
اور اسطرح کا ایک بازار وان | مقرر کرون تاکہ تجار وان
نہ تکلیف پائین کسی قسم سے | مہیا ہو جو کچھ اُنھین چاہیے

یہ اِسواسطے ہی کہ وہ شہر مین
کہا ہان امان تمکو جب دینگے ہم
تمھارے عدو کے عدو ہونگے ہم
وکیلون کے مانند ہو بیچ مین
کہا خوب لیکن وہ باہر رہے
کہا صلح پوری ہوئی اور اُٹھا
جو بیٹھا تھا وہ مردک در شہر پر
کہا کیا ترا حال ہی کر بیان تو
نہ جب طاقت جنگ مجھ مین رہی
یہ سنکر وہ روئے کہا آہ آہ
کہ اس صلح سے ہی غرض میری اولا
نہ آنے دین اِنکو کبھی شہر مین
کہ سامان ہی موجود سب طرح کا
کہا پوچھ اِس سے کہ ہی کیا صلاح
قسم کھا کے عیسیٰ کی کہتا ہون مین
کرو قتل اِنکو جو ہین عورتین
سپہدار نے اسکو سنکر کہا
یہ باتین وہ گمراہ دیوار پر
ہوئے پُرخطر سخت دنگ ہوگئے
نہین دیکھتے ہون مین انکا اسیر
مجھے اور اُنھین مار ڈالینگے یہ
نہین ہم مین طاقت ادا کرسکین
یہ سنکر ہوئے شاد اور یون کہا
سنبھالین نہ جبتک کہ ہم اپنا مال
کہا ہی اسی شرط پر صلح کی
مگر شہر سے ایک بازار وان
وہ خوش دل ہوئے کھول در کو دیا
سعید رضہ جری کو دیا حکم یون
لے آئے اُنھین اور اُنکے سلاح

ہمارے بڑون پر نہ سختی کرین
حفاظت مین اپنی تمھین لینگے ہم
کہ تمپر کسی سے نہو کچھ ستم
ہمارے تو تم ہم تمھاری سنین
نگہبان رہکر اور حمایت کرے
سوے شہر وانسے روانہ ہوا
برہنہ کیا اُس نے تب اپنا سر
جو ہمراہ تھے تیرے وہ ہین کہان
تو اس اِس طرح صلح اِنسے ہوئی
گئی آبرو اور ہوئے ہم تباہ
سمجھلو تجوبلی یہ ہی جاے غور
کہ گھر لین ہمارے جو چاہین کرین
کوئی شہر مضبوط ایسا بنا
کہا صبر کیجے کہ تا ہو فلاح
اگرچہ یونہین سب یہ سرکش رہین
کنیزک بناؤ خوشی سے اُنھین
کہ کرتے ہین ہم شکر خالق ادا
مترجم سے سنتے رہے سربسر
حواس اُڑگئے زرد رنگ ہوگئے
اور ایسے ہی وہ سب گروہ کثیر
اور آکر تمھین پھر سنبھالینگے یہ
تو یہ صلح ہم کس طرح مان لین
کہ اچھا یہ منظور ہمنے کیا
بجز بی نہ گھر بار لین دیکھ بھال
نہ اِس شہر مین آئے مومن کوئی
روانہ کرین ہم کہ وہ مومنان
اُسی وقت ہر میس اندر گیا
جو ہین حصن مین قید کافر زبون
بحکم سپہدار صاحب فلاح

رہے صلح باہم یونہین برقرار
ہر اک طرح کا ہوگا ہمکو خیال
وکیلون کے مانند اک شخص کو
رکھے پھر تمھاری وہ سب دیکھ بھال
کہا ہمنے مانا اِسے اور ہمین
سپہدار منصور بھی ساتھ تھے
بنرمی لگا کرنے اُنسے کلام
بیان کرکے وہ ماجرا سربسر
ہوئی پختہ اِنکے مرے بیچ مین
گیا مال بھی اور گھر بار بھی
کہا جا تجھے اپنا ہی اختیار
ہمارا ہی یہ شہر مضبوط بس
یہ سردار سے ترجمان نے کہا
مین سمجھا دُنگا انکو ہر طرح سے
مگر شہر مین تمکو لیجاؤنگا
جو ہین مرد اُنکو بنانا غلام
جو منظور ہی اُسکو ہوگا وہی
کہ سردار کی اور ہرمیس کی
اور اُسنے لگا کہنے ہرمیس پھر
کہ یکسر تمھارے بنی عم ہین وہ
کہا مال ٹھہرایا ہی جسقدر
کہا مین چہارم کرونگا ادا
در شہر بھی کھولدینگے ابھی
عرب ایک بھی اندر آنے نہ پاے
جو سردار کا ہوگا قائم مقام
نہ تکلیف پائین کسی طرح کی
تو خیمون مین اپنے جناب امیر رضہ
ابھی جاؤ اور اُنکو لے آؤ یہان
لیے مومنون نے اور اُنکو دہین

نہ آئے کبھی نوبت کارزار
ذرا بھی نہ پہونچیگا تمکو ملال
مقرر کرون اپنی جا تاکہ وہ
ہمارے تمھارے نہ آئے ملال
نہین خود گوارا کہ اندر رہین
شجاعان اسلام ہمرہ لیے
لگے تکنے حیرت سے اُسکو تمام
کہا ہین یہ سردار فیروز فر
مناسب نہین عذر اب کچھ تمھین
کہا اُسنے مانو اسے تم سبھی
ہون شامل ہمین تو ہم زینہار
ہمین کچھ رسد کی نہین ہی ہوس
کہ اِسکو یہ پاسخ اُنھون نے دیا
رہ راست پر گر نہ یہ آئینگے
کہ معلوم ہی مجکو سب راستا
جو کچھ مال ہو لوٹ لینا تمام
کہ غادر بھی ہی اور توانا بھی ہی
بیان کرتا تھا گفتگو سب وہی
کہو کیا ہی منظور ہون منتظر
ہین محصور اور قیدیے غم ہین وہ
کہ دینگے عوض صلح کے اِسقدر
جو رہجاے تم سب وہ کرنا ادا
ہماری مگر شرط ہی اک یہی
ہماری کوئی چیز جانے نہ پاے
جدا شہر سے وہ کریگا قیام
وہ جو چیز چاہین سلے وان وہی
چلے آے ہمرہ تھے غازی دلیر
ہوئے چلے سعید رضہ دلاور روان
دیا حکم تا ہون اقامت گزین

غرض یہ کہ شاید جو ہین شہر مین — کرین غدر پھر جا بجا ہم سے لڑین
رکھا فوج مین اُنکو آرام سے — کسی کو وہ تکلیف دیتے نہ تھے
نہوتے وہ کیون مستحقِ عطا — نہ کیون اُنپہ ہوتا یہ لطف خدا

ادا ہونا مال صلح کا بحضور سپہدار اور مقرر ہونا حضرت رافعؓ کا فرمانروائی بعلبک پر اور وعظ فرمانا سپہدار منصور کا حضرت رافعؓ کو درباب امور مملکت و عدالت

سہیل ابن صباح حامی دین — جو تھے حاضر لشکر مومنین
یہ کہتے ہین ہر بیس نے شہر مین — فراہم کیا مال تا دے ہمین
غرض بارھوین روز حاضر ہوا — ادا کر دیا مال ٹھہرا جو تھا
وہی حصن والے مقید جو تھے — سپہدار سے اُسنے اُنکے لیے
کہا اب مناسب ہی چھوڑو انھین — ادا کر چکے مال بھی، ہم تمھین
امیر سپہ نے رہا کر دیا — اُسیوقت اُسکے حوالہ کیا
تو یہ عرض کی اُس نے اب ای امیر — کہان ہی وہ سردار ذی شان دلیر
جو یان آپکا ہوگا قائم مقام — ملے مجھ سے تا اُس سے شرطین تمام
جو کرنی ہین مجکو وہ کرلون کہ یان — بنرمی و رافت رہے حکمران
رکھے ہر طرح سے ہمارا خیال — نہ لاحق ہو اُس سے ہمین کچھ ملال
تو رافعؓ جو تھے ابن عبد الله — کہ تھے وہ قُریشی بلا اشتباہ
بُلائے گئے حکم سردار سے — کہا اُنسے مین نے تمھارے لیے
یہ تجویز کی میرے قائم مقام — رہو اور کرو سب طرح انتظام
اور ایسے دیے تمکو بالصد سوار — تمھارے جو ہمقوم ہین خوش شعار
اور اُنکے سوا چار سو اور بھی — دیے مین نے تمکو وہ فارس جری
کہ ہر ایک ہی شہسوار جہان — اور اُنکے ہین رہوار برق طیان
بہ پرہیزگاری یہان تم رہو — کہ بس مستحق فضل مولیٰ کے ہو
بچو ظلم سے اور عدالت کرو — کہ متجملۂ عادلان تم بھی ہو
خبردار ہرگز نہو کچھ ستم — مبادا مبادا تم ای خوش شیم
اُٹھو ہمرہ ظالمانِ حشر مین — ملائک حضور خدا مین تمھین
جو بیجا ہین تو تم سے رب جلال — کرے ظلم و جور و جفا کا سوال
کہ کیون تو نے ایسا اور ایسا کیا — کہو اُسکو دوگے جواب اُسکا کیا
سنو تم کہ حضرتؐ رسالت پناہ — شہ دین و دنیا حبیب الٰہ
سنا ہی یہ خود مین نے فرماتے تھے — کیا حق نے ارشاد داؤدؑ سے
کہ داؤد مین نے یہ وعدہ کیا — کرے یاد مجکو جو بندہ مرا
تو مین بھی کرون یاد بیشک اُسے — مگر یاد ظالم جو مجکو کرے
تو غصہ سے لعنت کرون اُسپہ مین — ڈرو ظالمون کے یہ انجام ہین
غرور و تکبر نہ کرنا ذرا — کہ مغرور پر ہی عتاب خدا
خدا کو مددگار سمجھو مدام — اور اعدا ہی اعدا ہین باہر تمام
ولیکن وہی اُنکی ہر گھات مین — وہی اُنپہ غالب رکھیگا تمھین
سمجھکر تمھین مین نے بس ہوشیار — نہایت جری پُردل و شہسوار
مقرر کیا اپنی جا پر یہان — رہو خوب محتاط ای کامران
سرِ پئے مقرر کرو جا بجا — ولیکن سواحل سے بچنا بھلا
بخوبی کرو تاخت ادھر اُدھر — اور اِنمین سے بھیجو جہان تلخ تر
تو بھیجو نہ دو سو سے زائد کبھی — کہ ہین گھات مین یہ نصاریٰ شقی
جو خواہان امداد ہو انمین سے — یہ لازم ہی تمکو مدد دو اُسے
کہ ذمہ مین اپنے انھین لے لیا — نہ انپر چلے بس کسی غیر کا
رکھو گاہ بگاہ اِنکی خبر — اگر انکے آپسمین ہو کوئی شر
تو اصلاح اُسکی تمھین ہی ضرور — رہو طمع اور خود پسندی سے دور
کرو انپہ قدغن کہ عادل رہین — نہ آپسمین جور و جفا کر سکین
ہمیشہ تواضع سے اِنمین رہو — اور اخلاق اسطرح اِنسے رکھو
کہ گویا ہو اک تم بھی انمین ہی سے — تمھارے جو ہمرہ ہین اُنکے لیے
عدالت کی تاکید کرتے رہو — نہ ظلم اِنکے ہاتھون سے کچھ اُنپہ ہو
خداوند ہی احکم الحاکمین — ہمارا تمھارا وہی ہی معین

وہی ہر یہان میرے قائم مقام	رہین اسکے انعام ہم پر مدام	سدا تم باقبال و شوکت رہو	بصد کامرانی سلامت رہو
	یہ کہتے ہی بس اُنکو رخصت کیا	کہا ہو معاون تمہارا خدا	

نہضت اعلام اسلام از بعلبک جانب حمص اور حاضر ہونا بطریق عین حبر و جوسیہ کا بحضور سپہدار منصور اور پیش کرنا ہدایا و تحائف کا اور مقرر ہونا حضرت سالم کا فرمانروائی جوسیہ پر اور مارا جانا ہربیس بطریق کا ہاتھ سے تجار بعلبک کے اور حسب حکم سپہدار مظفر لوا رونق افزا ہونا اُنکا بعلبک مین

امام مغازی مغازی نگار	یہ کہتا ہی جب رافع نامدار	حضور سپہدار اسلام سے	امارت پہ وان کی مقرر ہوئے
کیا عزم بالجزم جب کوچ کا	کہ چلیے یہان سے بعون خدا	تو حاضر ہوا حاکم عین حبر	کہ حاضر ہوئے ہین نہ تھا اُنکو صبر
یہ کی عرض ای سرور پردلان	مین حاضر ہوا ہون کہ دیجے امان	دیا مال ہربیس نے جسقدر	امان دی اُسے اُنکے ہی نصف پر
مجاہد جو تھے سالم ابن ذویب	دہ درگاہ دین ماحی ہر فریب	مقرر ہوئے اُسپہ فرمانروا	اُسی طرح اُنکو بھی سمجھا دیا
سپہدار منصور باعز و شان	ہوئے جانب حمص تو انسے دہان	لکھا ہی جو ہی راس و فیکہ مقام	نصب جب ہوئے وان نشان و خیام
تو حاضر ہوا حاکم جوسیہ	کہ اُس جا سے وہ شہر نزدیک تھا	کیے پیشکش اُسنے اسپ و سلاح	اور اسباب عمدہ کہ پاوٴن فلاح
وہ تحفے عنایت سے کرکے قبول	امان دی اُسے تا نہو یہ ملول	اگرچہ اُسے پہلے دی تھی امان	مگر اور ریختہ ہوئی وہ یہان
جہان دلاور نے ہر یون کہا	کہ رافع کے ہمراہ اک مین بھی تھا	کھڑے ہنے اوپی کیے تھے خیام	تھے میخون سے مضبوط ایستادہ
کہ آئندہ بھی آئے جنبش نہو	نصب بعلبک سے تھے کچھ دور وہ	نہ جاتے تھے اندر مگر شہر کے	ضرورت جو ہوتی تو جاتے بھی تھے
وہ قصبے سواحل کے جو ملک مین	نہ تھے جا کے ہم لوٹتے تھے انھین	یہ عادت تھی سردار رافع کی وان	کہ سو مرد مین دیتے تھے اک نشان
جو یہ سوجوان لوٹکر آتے تھے	اسیطرح پھر دوسرے جاتے تھے	یونہین باری باری سے جاتے تھے ہم	غنیمت مین جو مال لاتے تھے ہم
روانہ اُسے کرتے تھے شہر مین	کہ یہ شہر والے خریدا اُسکو مین	تو یون ہمنے بیوپار اُسنے کیا	خوشی سے جو قیمت دی جٹ لے لیا
اُسی کو وہ دیکر بیچتے نفع سے	ہوئے انکو اُس مال سے فائدے	نہ کچھ ہمسے سرزد خیانت ہوئی	نہ ظاہر ہوا جھوٹ ہمسے کبھی
لگے کرنے وہ ہم سے بس التفات	لگے رہنے مانوس دن اور رات	جو ہربیس آگاہ اِس سے ہوا	کہ انکو ہوا اسقدر رنج ہرا
کیا جمع گرچاہین ان لوگون کو	کہا غور سے اسکو اب تم سنو	یہ کہین مین نے اسواسطے کوششین	کہ گھر بار تم سب کے انسے بچین
رہو تم بھی خوش اور اولاد بھی	رہے کچھ حفاظت بھی اِس طرح کی	کہ اپنے گھرون مین رہو چین سے	نہ کچھ فکر و غم ہو تمھارے لیے
تمھین حال معلوم ہر کچھ مرا	کہ نقصان میرا ہی کیا کیا ہوا	غلام آہ میرے ہی مارے گئے	جو تھے مہربان وہ بھی سارے گئے
جہارم دیا صلح کا مین نے مال	دیے خوب ہتھیار گھوڑے نکال	کہون کیا جو مجھ پر مصیبت پڑی	تمھارے لیے ہر یہ مین نے سہی
اور اب تمکو ہو بار مین فائدے	سمجھلو کہ ایسے اور اپنے ہوئے	لکھا اسمین جھوٹا کہ سچا ہون مین	کہا تم ہی باتین یہ سب راستان ہین

جو منظور رہو وہ بیان ہم سے کر   کہا تمپہ مین اِس سے کچھ بیشتر
کہ ایسا ہون مین جیسے تم لوگ ہو   مرا جبر نقصان کچھ تو کرو
کہا وین کہا نسے کہا یہ مجھے   گوارا نہین ہی کہ دو پاس سے
اُسی فائدہ مین سے گر عُشر دو   تو کچھ جبر نقصان میرا بھی ہو
جو ہشیار تھے یون وہ کہنے لگے   کہ حاضر ہین ہم لوگ گھر بار سے
ہمارے لیے کوششین اُسنے کین   بڑی آفتین اِسکے اوپر پڑین
تو اک شخص اُسنے مقرر کیا   کہ وہ عُشر اُن سب سے لیتا رہا
کہا اِنکو ایسے ہوے فائدے   اِسی طرح ہونگے منافع بڑے
تو گرجا مین پھر جمع اِنکو کیا   وہی پھر وہ تقریر کرنے لگا
مرا جبر نقصان ہی منظور اگر   تو مجکو چہارم دو تا جلد تر
ہوئے سخت بیزار فریاد کی   کہ آواز اُنکی عرب نے سنی
کہا سرورا لوگ چلاتے ہین   کوئی سخت تکلیف یہ پاتے ہین
مناسب نہین شہر مین جائین ہم   کہ اِس شرط پر سرورِ خوش شیم
کہ ہم لوگ ہین بندگانِ خدا   کریگا کرم ہمپہ رب العلیٰ
ہوا اُٹھا نہ پورا یہ اُنکا کلام   کہ آئے نکلکر وہ آپ ہی تمام
اور اب ہم سے کہتا تھا اِس طرح   بھلا کرنے منظور ہم کس طرح
کہا کس لیے آئے ہو یہ کہو   کہا آپ تشریف اب لیچلو
نہ جاؤنگا اندر یہی شرط تھی   اجازت جو ہوگی سپہدار کی
لکھا اُنکو یہ حال پھر سربسر   اُنھون نے لکھا اُنکو ای نامور
تو سردار رافع رضہ بصد احتشام   گئے شہر مین اور کیا وان مقام

تھا سردار و بطریق و فرمانروا   مگر آہ اب حال یہ ہی مرا
جو کچھ مال مین نے دیا صلح مین   عوض اُسکے دینا ہی لازم تمھین
مگر تم عرب سے جو لیتے ہو مال   اور اُسمین تمھین فائدہ ہی کمال
یہ سنکر وہ گھبرا کے کی قال و قیل   لگے کہنے آپسمین کیا ہی سبیل
جو رکھتے ہین ہم ہی وہ بطریق کا   ہمارا یہی کل تھا فرمانروا
غرض کر لیا سب نے اِسکو قبول   کہ ہرگز نہیں ہمسے ہووے ملول
کیا جمع چالیس دن اُسنے مال   ہوا شاد اُس مال سے وہ کمال
نہین شہر معمور ایسا کوئی   زیادہ مین لون ہی مناسب یہی
جو تم مجکو دیتے تھے وہ مجکو تو   کفایت نہین اور کچھ مجکو دو
ملے جسقدر رہ گیا میرا مال   تو سنتے ہی وہ لوگ یہ قیل و قال
ولیکن نہ واقف تھے اِس حال سے   ہوئے جمع خیمہ مین سردار کے
کہا مین بھی سنتا ہون فریاد کو   یہین ٹھہرو ہوتا ہی کیا دیکھو تو
امان دیجیے اِنکو اور صلح کی   کرین اب وفا اِسکو ہم تم سبھی
جو وہ اِس جگہ داد خواہ آئینگے   تو سمجھائینگے صلح کروائینگے
بیان کر دیا آکے سب ماجرا   منافع سے عُشر اُسکو ہمنے دیا
اُسے مار ڈالا اور آئے یہان   ہوا اُنپہ یہ واقعہ بس گران
رہو شہر مین وہ تو مارا گیا   کہا کیا ہون بد عہد اور بیوفا
تو جاؤنگا مین شوق سے شہر مین   ابھی واقعہ سب یہ لکھون انھین
رہو شہر مین جاکے تم اِس لیے   کہ وہ تم سے خواہش یہ خود کر چکے
خیام و علم اور اسباب سب   گئے شہر مین لیکے اہلِ عرب

اہتزاز رایات عالیات اسلام بہمراہی و سرداری حضرت میسرہ رضہ و ضرار رضہ و عمرو رضہ و ابن معدی کرب بحکم سپہ سالار ذی اقتدار جانب حمص اور بعد اُنکے خود عازم ہونا سردار عالی حشم کا جانب حمص اور پہونچنا اُنکا حمص پر باہزاران کر و فر اور تحریر فرمانا نامہ کا بنام اہل حمص بہدایت اطاعت اور نمانا اُنکا اور آمادۂ قتال ہونا

کہا واقدی نے کہ سردار فوج / بصد فر و جاہ و تعلی واوج
زراعہ پہونچکر ہوئے خیمہ زن / ہوا وہ مقام اُنسے رشکِ چمن
ولے میسرہؓ کو دلاور سوار / کہ تھے خمس آلاف وہ ذی وقار
کہا ہو رواں مجھسے تم پیشتر / نصب اپنے خیمے کرو حمص پر
ہوئے وہ خوشی سے رواں حمص کو / لیے ساتھ وہ لشکرِ جنگجو
ضرار ابن ازور سے روز دوم / کہا خوش رکھے تمکو ربِ کرم
کیے اُستے ہی اُنکے ہمرہ سوار / کہ تھے سب وہ منصور و نصرت شعار
روانہ ہوئے وہ بھی باکرّ و فر / سوے حمص تا لین اُسے چھین کر
سحرگاہ سوم سپہدار نے / جہانگیر سالار جرار نے
عمرؓو ابن معدی کرب سے کہا / کہ تم بھی روانہ ہو ای باوفا
دیے خمس آلاف انھین بھی سوار / دلاور زرہ پوش نیزہ گزار
بروزِ چہارم بوقتِ پگاہ / ہوئی عازمِ کوچ خود سر سپاہ
بصد فر و اقبال و صد احتشام / لیے فوج جرار ہمرہ تمام
روانہ ہوئے حمص کو اسطرح / کہ اُٹھے گھٹا پر گھٹا جس طرح
نہ ہون برعفین تھین عنان بر عنان / تھے نیزو نہ تیرے سنان بر سنان
سوارون کے صد ہا پرون پر پرے / روان صف بصف سب پیادے بھی تھے
بھریرے نشانون کے کھولے ہوئے / حسام و سنان گرز تولے ہوئے
لیے بہرِ حق سب ہتھیلی پہ سر / تعشق کے میدان مین سینہ سپر
سبھی قتلِ ترسا پہ بستہ کمر / جلو مین دوان سب کے فتح و ظفر
نشانون پہ اقبال و شوکت فدا / کہ تھا اُنپہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ لکھا
اِدھر اور اُدھر افسرانِ سپاہ / عیان قلب مین سرورِ کج کلاہ
اُبھارے ہوئے سینہ راکب تھے سب / وہ گھوڑون کی چھل بل بلا و غضب
ہوا ابرِ غبارِ زمین چڑھ گیا / چھپا مہرِ عالم پہ چھائی گھٹا
زمین کے طبق آسمان کے طبق / لرزتے تھے جیسے ہوا سے ورق
لگی ڈر سے گاو زمین کانپنے / بنی جان بھاگے لگے ہانپنے
یہ افلاک پر کہتے تھے جبرئیلؑ / کہ اتنا فقط ہی قولِ جلیل
تھے اخیام سیفِؓ خدا حمص پر / کہ مرقوم جیسے ہوا پیشتر
جو لشکر مین سیفِ خدا نے سنا / کہ یہ آئے لشکر لیے میسرہؓ
تو خود اور افسر جو تھے فوج کے / نکلکر چلے پیشوا فوج سے
لے آئے انھین پھر ضرارؓ دلیر / ہوئے رونق افزا جسم غضنفر
پھر آئے عمرؓو ابن معدی کرب / بہم ملکے شادان ہوئے سب کے سب
ہوئی آمد آمد جو سردار کی / گئے پیشوا نام آور سبھی
اور اسطرح ہل مل کے شادان ہوئے / کہ سب گل کی مانند خندان ہوئے
عجب حال اُس سرزمین کا ہوا / کہ جنگل مین منگل ہوا جابجا
جدھر دیکھیے تھے خیام و علم / زہے جاہ و اقبال و فر و حشم
سپہدار نے یہ دعا حق سے کی / کہ دے فتح جلد ای خداے قوی
اور اسمین جو کفار اشرار ہین / ذلیل اور مخذول کردے انھین
غرض جب مقام اُنکا اُسجا ہوا / تو یون حمص والون کو نامہ لکھا
بنامِ خدائے زمین و فلاک / خداوند انسان و جن و ملک
توانا و قیوم و سبحان ہے / کہ ہر روز اُسکی نئی شان ہے
یہ خط ہے سپہدار اسلام کا / جو ہے بادشہ کشورِ شام کا
مطیع جنابِ عمرؓ ہے بجان / وہ ہین سرورِ سرورانِ جہان
سنو ہمیہ ہے فضلِ رب العباد / کہ تمسے لیے چھین اکثر بلاد
تکبر نہ کرنا تم اِس بات کا / کہ یہ شہر مضبوط ہی اور بڑا
اور اِسمین ہے کھانے کا سامان بہت / بھرے ہین لڑائی کے خواہان بہت
اور ایسے ہین یہ زور و فربہ بدن / کہ ہین تیغ زن اور لشکر شکن
اِسے خوب سمجھے رہو بالیقین / کہ کچھ بھی انھین ہم سمجھتے نہین
مقابل ہون ہمسے مجال اُنکی کیا / کہ ہین ہم تو شیرانِ دشتِ وغا
لڑینگے جو تمسے تو اِک آن مین / کرین شہر پر دخل مارین تمھین
تمھین اور جو کچھ تمھارا ہے مال / اُسے کرتے ہین ملک اپنی خیال
مثال اِسکی یہ ہے کہ دیگ کلان / رکھے فوج مین بر سر دیگدان
اور اسمین دیا گوشت بھی لاکے ڈال / گرسنہ ہین سب غازی خوشخصال
یہ خواہش ہے پکجاے ہانڈی ابھی / کہ ہم کھائین ہین گرد بیٹھے سبھی
مصالح لے آیا کوئی جلد تر / کوئی بز کی رانون کو جٹ کاٹ کر
لے آیا تو لایا ہے سینہ کوئی / کوئی آگ لایا کہ پکتے ابھی
تو دیر اُسکے پکنے مین ہرگز نہین / یہی شہر وہ دیگ ہے بالیقین
ذرا دیکھو تمکو سمجھاتے ہین ہم / رہِ راست تمکو بتاتے ہین ہم
چلے آؤ اِس دین مین حق نے جسے / کیا خاص ایسا ہمارے لیے

کہ اُسکی شریعت کے احکام سب ہین لائے جناب رسولِ عرب
کہا ہمنے تم ہو رسولِ خدا تمھین ہو حبیب اور شہِ انبیا
سو اب تم بھی آؤ جو اس دین مین تو بے شبہہ ہم بھائی جانین تمھین
جدا ہمسے تم ہو نہون تمسے ہم ہو نفع و ضرر مین شراکت بہم
کہ تمکو بتائین حرام و حلال ہمیشہ رکھو تاکہ اُنکا خیال
اگر جزیہ دینے سے ہو انحراف تو موجود ہی تیغ خارا شگاف
یہ نامہ ہمایون جو پورا ہوا کیا بند مختوم بھی کردیا
اور اسکا تو لاکر مجھے دے جواب تو وہ جلد پا لیکے اُسکو شتاب
کرین قتل تا آگے بڑھنے نہ پائے کہا تیر میرے نہ کوئی لگائے
اور آیا ہون ہوکر مین اُنکا سفیر ہی موجود خطِ امیر دلیر
کہا کھینچ لو اب تو کھینچا اُسے گئے لیکے وہ پاس بطریق کے
بڑھا پھر دیا اُسکو خطِ امیر لیا اور لگا کہنے یون وہ شریر
کہا ہان نہ کہہ یہ کہ ایسا نہین ولیکن مین ذمی ہوا بالیقین
کہ نیکی سوا اُنسے مین نے کبھی کسی حال مین بھی نہ دیکھی بدی
کہ وہ سخت ہین اور دلاور بھی ہین ہمکو کار ہین نیک اختر بھی ہین
دل و جان کو قربان کرتے ہین یہ فدا ہوتے ہین اپنے آئین پر
وہ ہر زندہ جاودان شک نہین ہی اُس سے رضامند رب برین
کہ اس زندگی سے یہ مرنا بھلا ہمیشہ جبین اور بقربِ خدا
مگر جبکہ قابض ہون اس شہر کے وہ ہو صلح سے خواہ ہو جنگ سے
کہ تم مجکو پیارے ہو اُسکے سوا بدل چاہتا ہون تمھارا بھلا
لڑائی بن ہین سخت فولاد سے غضب اُنکے تیور ہین اور تیکھے بڑے
یہ سنکر وہ اس طرح غصہ ہوا کہ کہنے لگا بڑبڑانے لگا
تو مین حکم دیتا کہ تیری زبان ابھی کھینچ لیتے یہ جنگی جوان
پھر اُس شخص کو اُسنے نامہ دیا کہ عربی بخوبی وہ تھا جانتا
کہ ہو تھا مجھے تمنے جو کچھ لکھا اُسے پڑھ کے سمجھا مین سر تا بپا
تو نامہ لکھا اُسنے پر اس طرح کہ کہتے تھے وہ خصمِ حق جسطرح
لپیٹا کیا بند اور دیدیا کہا جلد ہو تھا نکل یہانسے جا
سنایا اُنھین یہ کہا ہو تیار نکالو تم اُنکے سرون سے دمار
مسیب فزاری جو تھے بے بدل مقرر ہوے سمت بابِ جبل

جو آئے وہ لیکر ہمارے نبی تو قربان اُنپر ہوئے ہم سبھی
تمھارے لیے ہی یہ عالم تمام مقرر آپکے ہین بدل ہم تمام
ہمارے لیے ہین جو کچھ نعمتین سمجھلو یہ تم وہ ملین سب ہمین
اور اس جا سے ہم کوچ کر جائینگے رہین کچھ مسلمان یہان اسلیے
جو اسلام سے تمکو انکار ہو تو بچ جاؤگے ہمکو جزیہ ہی دو
خدا جسکو چاہے اُسے دے ظفر کہ ہی حیّ قیّوم و پیروزگر
دیا ایک ذمی کو اور یون کہا کہ دے اُنکو جاکر یہ نامہ مرا
جو پہونچا وہ نزدیک دیوار کے یہ چاہا اُنھون نے اُسے تیر سے
کہ ہم قوم یارو تمھارا ہون مین غضب کیا جو ذمی عرب کا ہون مین
تو وہ رک گئے اور پھینکی رسن کمر سے وُہ مین اُسنے باندھی رسن
تو وہ اُسکے آگے کھڑا ہو گیا بتعظیم اک سجدہ کرکے ادا
کہ تو دین سے اپنے کیا پھر گیا مسلمان مل جل کے اُنمین ہوا
مین اور میری اولاد گھربار سب عرب ہی کے ذمی مین ہین اس سبب
یہ مانو ہو تم بھی جو پیاسے جنگ امان لو کرو صلح اب بیدرنگ
خطر موت سے اُنکو اصلا نہین وہ جیسے ہین سب ایک ویسا نہین
یہ اُنکے نبی نے ہی اُنسے کہا جہاد و غزا مین جو مارا گیا
اسی سے تو بڑھ بڑھ کے وہ مرتے ہین کہ خود موت جینے مین کیا ڈرتے ہین
اور اب کھا چکے ہین قسم دین کی نہ اس شہر سے جائینگے ہم کبھی
قسم مجکو حق مسیحا کی ہی سوا اُسکے خود دینِ عیسیٰ کی ہی
مین یہ جانتا ہون ظفر ہو تمھین مگر کیا کرون جانتا ہون تمھین
کرو صلح بچ جائے گھربار سب لڑوگے تو ہو جاؤگے خوار سب
کہا ہی قسم مجکو او بے خطر نہ آتا اگر ہوکے تو نامہ بر
کہ تو فرش پر میرے یہ گفتگو کرے اسطرح پھر مرے روبرو
تو اُسنے وہ نامہ سنایا شتاب کہا سنکے لکھدے یہ اسکا جواب
ڈرایا بہت تمنے گرچہ مجھے مین ہون مستعد جنگ کے واسطے
کر اول تو کلمے لکھے کفر کے لکھا پھر جو اُسنے بتایا اُسے
دیا آکے اُسنے سپہدار کو تو پڑھکر جو تھے مومن نیک خو
اور اسطرح لشکر کی تقسیم کی کیا پانچ ٹکڑے وہ لشکر سبھی
ہوا اُنکے ہمراہ اول گروہ کہ ہون خیمہ زن پانہزار انکے کوہ

شرجیل کو دوسری فوج دی
تعین کیا اک سمت انکو بھی

ہوئے خیمہ زن پھر یزید دلیر
گئے ٹھہر اک سو بجستہ غفیر

جو مرقال ہاشم تھے وہ بھی وہین
مع فوج اک سمت ہو کر تعین

سپہدار اور خالد صف شکن
رہے باب رستن ہی پر خیمہ زن

رزم اہل اسلام با گمرہان حمص روز اول اور بروز دوم بصلاح سیف اللہ المجید حملہ غلامان عرب کا حمص پر اور نامہ لکھنا بحضور سردار منصور اور جواب از جانب سپہ سالار و صلح مشروط با اہل حمص

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
سحر گاہ اٹھکر مجاہد جوان

ہوئے حملہ آور ہر اک سمت سے
وہ نامرد دیوار و برجون پہ تھے

برستے تھے ہر سمت سنگ و خدنگ
رہے اہل دین شام تک گرم جنگ

جو گذرا وہ دن اور ہوا دور شب
رہے یاد حق مین مسلمان سب

کوئی گرم تہلیل و تکبیر تھا
کوئی شوق دیدار حق مین فنا

کوئی واصل حق کوئی حق پرست
شراب محبت سے مخمور و مست

یونہین انکو وہ شب بسر ہو گئی
چلے شوق سے مسجدونکو سبھی

امیرون نے انکو پڑھائی نماز
جو فارغ ہوئے اس سے وہ پاکباز

امیر جہانگیر نصرت لوا
وہی حامی دین سیف خدا

بڑھے اور دیا حکم یہ فوج مین
ہین جتنے غلام آج وہ ہی لڑین

جو حاضر ہوئے سب کے سب آن کر
کہا حملہ آور ہو باکر و فر

لڑو مارو چڑھ جاؤ برجون پہ ہو
یہ شہر اپنے قبضہ مین تا نام ہو

کہا سر سپہ نے کہ ای باوفا
نہونگے یہ کافی یہ کرتے ہو کیا

کہا مصلحت ہے یہی ای امیر
کہ نادم ہون دل مین یہ کافر شریر

ہمین ایسا عاجز ہین سمجھے عرب
لڑاتے ہین ہم سے غلامون کو اب

نہ خود لڑنے آئے نہ انکے امیر
رہے خیمون مین اپنے اپنے دلیر

کہا خیر اچھا جو چاہو کرو
مدبر ہو سردار منصور ہو

لکھا ہے کہ چالیس سو تھے غلام
وہ اسطرح انسے لڑے تا بشام

انھین انکی جرأت سے حیرت ہوئی
لگے کہنے ہے یہ مصیبت نئی

کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہ بطریق ملعون گمراہ نے

اور انکے جو ہمراہ بطریق تھے
سرون پر تھے شملہ بان باندھے ہوئے

انھون نے بھی دیکھے سیہ انکے رنگ
یہ بولے کہ یہ لوگ ہین گرم جنگ

نہین ہمکو معلوم ہوتے عرب
کہ یہ تو سیہ فام ہین سب کے سب

لگے کہنے بعضے کہ ہم نے انھین
نہین جھوٹ دیکھا جنادین مین

یہ ہین جسقدر ہین غلام عرب
نہ آئے وہ خود ہم سے لڑنے کو اب

غرض اس سے یہ ہے کہ بس ہمکو ہم
سمجھتے ہین اپنے غلامون سے کم

سزاوار تم لوگ اسکے نہین
کہ ہم لوگ ہون تمسے اب گرم کین

یہ سنکر جو نخوت تھی بطریق کی
حواسون کے ہمراہ ہوا ہو گئی

سر شام بیٹے جو غازی جوان
ہوئے شادمان انسے انکے میان

میان تو میان حق بھی راضی ہوا
ملائک نے حیرت سے باہم کہا

کہ انسان کے ہین بڑے مرتبے
یہ دولت ہے بس خاص انکے لیے

علائق تو دیکھو کہ لاحق ہین کیا
پھر اسطرح یہ ہین فدائے خدا

خوشا بخت انکے زہے یہ نصیب
انھین پر ہے فضل خدائے مجیب

اسی رات بطریق نے ایک خط
لکھا سردر فوج کو اس نمط

کہ ظاہر ہوئی ای گروہ عرب
تمھاری ہمین عاجزی خوب اب

اور اسکے سوا یہ بھی ظاہر ہوا
کہ تم مین نہین عقل و ہوش و ذکا

کہ تمنے مقابل ہمارے غلام
مقرر کیے وہ لڑے تا بشام

سحر تمسے ہم خود نکلکر لڑین
مذاق شجاعت چکھائین تمھین

نہ اقبال پر اپنے مغرور ہو
خدا جسکو چاہے وہ منصور ہو

دیا نامہ بر کو جو آیا ادھر
اسے دیکھکر مومن خوش سیر

گئے لیکے جلدی حضور امیر
لگے کہنے اس سے وہ آفاق گیر

بتا کون ہے تو کہا نامہ بر
یہ بطریق کا خط ہے ای نامور

لیا پڑھ کے یون مومنون سے کہا
کہ دو مجکو ای دوستو مشورہ

کہا اسکے پاسخ مین یہ ہی لکھو
کہ جاتے ہین غلہ مگر ہمکو دو

مناسب ہے یہ شرط بھی ہو ضرور
اور اسمین یہ حکمت ہے بس ای امیر
اور اُسوقت یہ جمع ہونگے نہین
بنام خداوند دانائے راز
نہین اُسکی قدرت کی کچھ انتہا
جسے چاہے اِکدم مین غارت کرے
کسی پر بھی ہم ظلم کرتے نہین
ہمارا اگر کوچ منظور رہو
اگر صلح کر لوگے ہوگا بھلا
مرئیس اُسکو پڑھکر ہوا شادمان
درندون کی عادت یہی ہے یہی
جو حاضر تھے تِسّیس اور پادری
سحر گہ در شہر کھولا گیا
تو اُسدم یہ درخواست بھی اُنسے کی
کہا عذر دینے مین ہمکو نہین

ہمین دوسری جا تما اے غفور
کہ غلہ بہت ہے یہان یہ شریر
ظفر پائین گر چاہے رب برین
کہ رزاق عالم ہے اور بے نیاز
گدا کو کرے شاہ شہ کو گدا
کوئی ہے کہ چون و چرا کر سکے
کہ خالق سے کیا اپنے ڈرتے نہین
تو تم پانچ دن کی رسد ہمکو دو
نہین تو ہمین فتح دیگا خدا
جو سردار تھے نامہ آور وہان
ملے صید تو پھر نہ مرگین کبھی
کہا اُنسے جاؤ ہے لازم یہی
اور اُس شرط کو اُنسے پختہ کیا
ہمین چاہیے دانہ و کاہ بھی
تو خندان ہوئے مثل گل مومنین
لیا مول پھر دانہ و کاہ بھی

جو دیگا ظفر تو پلٹ آئینگے
اِسی سے تو بھرائے ہین اسقدر
کہا تم نے جو کچھ کہا ہے بجا
خدائی اُسی کو سزاوار ہے
جسے چاہے اِکدم مین دے خسروی
سنو مین نے نامہ تمھارا پڑھا
یہ منظور ہے تمھارا ہمکو نہین
ہمین عذر کیا ہے چلے جائینگے
یہ کہکر کیا بند اور مُہر بھی
بُلایا اُنھین اور کہا اُنسے یون
اور اب ہمسے کرتے ہین غلہ طلب
کرو اُنسے مضبوط اِس شرط کو
سپہدار نے کر لیا جب قبول
خوشی سے اگر دو گے تم ہمکو دو
رسد کا جو سامان مشروط تھا
کیا کوچ خوش دل ہوئے وہ غبی

اِسی طرح پھر تم بھی چھا جائینگے
تب آجائینگے انکو تارے نظر
اُسی وقت یون اُسکو پاسخ لکھا
کہ دانا ہے ستار و غفار ہے
کلاہ کیانی و فرِّ شہی
جو کچھ تمنے لکھا وہ ہے سب بجا
کوئی شخص بھی ہمسے ہو وے حزین
مگر فتح پا کر پلٹ آئینگے
دیا نامہ بر کو کہا جا ابھی
درندے ہین اعراب جو پیاسے خون
کہا وہ اُنھین خوش ہین ہم سب کے سب
کہ غلہ لو اور کوچ پا اُنسے کرو
ہوئے شاد و مسرور وہ بوالفضول
تو ہم دام دین اُسکے جو کچھ کہو
وہ غازی جوانون نے جب لے لیا

کوچ لشکر اسلام از حمص اور پہونچنا رستن پر اور بند ابیر جہان ستانی امانت رکھنا اُن صندوقون کا قلعہ مین جنمین شیران اسلام بند تھے اور فتح ہونا اُسکا بعون الٰہی

بجا صبح نقارۂ کوچ جب
غلامون نے جھٹ پٹ گرا کر خیام
جو دریائے لشکر ہوا موج زن
زمین سے گھٹا بن کے نکلی ابھی
سنانین تھی روشن ستارون کے طور
یہ نقارہ کہتے تھے بہرِ شگون
یہ دیکھا کہ ہے شہر پختہ بہت
سپہدار منصور نے ایلچی

نشان و علم کھل گئے سب کے سب
فروش اور اسباب و سامان تمام
تو گویا سمندر ہوا موج زن
چھپا مہر شب ہو گئی روز کی
چمکتی تھین یہ موج دریا کے طور
کہ اعدائے دین مین ہون اب زبون
بھرا اسمین ہے آب و غلہ بہت
روانہ کیا تاکہ یہ صلح کی

کسے شہسوارون نے گھوڑون پہ زین
کیا بار اونٹون پہ اور چلدیے
زمین ہلگئی چرخ چکرا گیا
جدھر دیکھیے تھی سپہ بر سپاہ
عنان با عنان تھے ہزارون سوار
ابھی منزل وہ لشکر تمام
اور اعدائے دین مین بکثرت بھرے
کرے گفتگو اُنسے شاید یہ امین

یہ کہتے تھے باہم چلو مومنین
سوار و پیادے بھی سب بڑھ چلے
فلک پر غبار زمین چھا گیا
ہوا بند ہر گئی بند تھی اُسکی راہ
تھین اُشتر سوارون کی پیچھے قطار
جو رستن پہ پہونچا بصد احتشام
دین سب سے قدم بہ قدم واسطے
رہ راستہ پر او راہ ان تھے بانہ

گیا ایلچی پاس بطریق کے — گیا اُسکو آگاہ پیغام سے
ہوا انجام کیا جب اُسے دیکھ لین — تو اسوقت ہم صلح تمسے کرین
کہ خواہش یہ کرتے ہین تمسے امیر — کہ ہمرہ ہمارے ہی سامان کثیر
وہ اِن بورشون مین ہین ہمکو گران — نہین اسقدر بار بردار یان
رکھوا دینے یان اُسکو کوٹھین تو لین — سبکدوش ہوکر کرین یورشین
سپہدار غازی کا تھا جو پیام — کہا وہ بقیطا سے اُس نے تمام
جو سردار سے ایلچی نے کہا — کہ بطریق منظور یہ کر چکا
کہا اُسنے تم خوب آگاہ ہو — کہ نخیتہ ہی شہر اور یہ زشت خو
یہ لازم ہی مکر و فریب اب کرون — دلاور جوان بیس تم مین سے لون
تو فوراً نکل آؤ دقت نہو — جو قفل اُنمین ہون کنجیان اُنکی لو
پہونچ جاؤ جب قصر بطریق مین — نکل آؤ موقع سے بار وانھین
معاون خداوند غیور ہی — تمھین فتح پانا بھی کچھ دور ہی
یہ سنکر نہایت ہوئے شادمان — لگے کہنے ای سرورِ کامران
کہ اُنکو کوئی جبر رو کے نہو — رہین قفل اور کہ یہ نیک خو
کہ ہی فتح نزدیک تکبیر سے — کہا خوش ہون مین اپنی تدبیر سے
لگا کر وہین اُنمین نرمادگی — مقرر کیے بیس غازی جری
چہارم تھے مرقال عالی نسب — تھے پنجم عمرو ابن معدی کرب
تھے ہشتم وہ گرد دلاور جری — کہ ہی عبدرحمان نام انکا بھی
تھے دسوین وہ عامر فزاری جوان — کہ کلکل تھے اُنکے پدر مہربان
اُنھین مین تھے وہ عکرمہ خوش سیر — ابوجہل ملعون تھا جنکا پدر
کہ جنگ ابوالقدس مین تھے امیر — مدبر بڑے اور نہایت دلیر
خوشی سے کہا سب نے منظور ہی — ہمارا اطاعت ہی دستور ہی
کہ اِنکے سوا اَور تھے چھ دلیر — ہی اُن سبہا سے راضی خدائے قدیر
تو صندوق مین سب سے پہلے ضرار — گئے بیٹھ پھر اَور عالی وقار
بقیطا کی زوجہ جو تھی ماریا — اُنھین قصر مین اُسنے رکھوا دیا
جو گذرا وہ دن اور ہوا دور شب — سپہدار نے سیف حق کو طلب
پہونچکر کرو گھات نزدیک در — کہین جب وہ تدبیر للکار کر
تو ضرار خالد روانہ ہوئے — دلیران زحف اُنکے ہمراہ تھے
کہ صندوق جب قصر بطریق مین — گئے اور حفاظت سے رکھا انھین

بقیطا جو بطریق رستن کا تھا — لگا کہنے تم سے شہ روم کا
کہا اُسنے اگر جو سردار سے — کہا یہ پیام اب اُسے جاکے دے
اور اب جائینگے ہم سوے شہر یال — کہ لین جھین اُس سے بلاد و حصال
بہت قیمتی ہی وہ اسباب و مال — تمھین سے لیا کر کے جنگ و جدال
گیا پھر وہ اور اہل رستن آئے — گئے لیکے جھٹ پاس بطریق کے
کہا اُسنے ہان ہمکو منظور ہو — یہی شہریارون کا دستور ہی
دیا حکم حافظ نہون سارے امیر — تو حاضر ہوئے دم مین وہ سب دلیر
نہین صلح کرتے ہین جو باے جنگ — اور اس شکل سے فتح ہین ہو درنگ
کرون بند ایسا صندوق مین — جو مدنظر ہو نکلنا تمھین
امانت وہ صندوق مین اُنکو دون — کہ رکھو پلٹ کر جو آؤن تو لون
در شہر کھولو تکبر بھی ہو — کہ غازی معاً پہونچین امداد کو
امیر جہانگیر نصرت لوا — وہی ماحی کفر سیف خدا
جو تجویز کی ہی مناسب یہی — ہو نیچے کے تختون مین نرمادگی
نکل آئین فوراً ہو منظور جب — تکبر بکایک ہوں پھر سبکے سب
جو صندوق کھانے کے ہمراہ تھے — تو توڑ اُنکے نیچے کے تختے دیے
ضرار ابن ازور تھے اور ذوالکلاع — سوم تھے مسیب دلیر و شجاع
ششم قیس پھر وہ ہی صدیق زاد — جو تھے عبدرحمان صاحب رشاد
وہ تھے مالک اشتر کی آنکھون کے نور — نوین عون سالم تھے صاحب شعور
اُنھین مین تھے مازن دلاور بڑے — ربیعہ بھی پھر بارھوین اُنمین تھے
اُنھین مین تھے عتبہ پسر عاص کے — امیر اُنپہ عبداللہ جعفر ہوئے
سپہدار نے اِن سبھون سے کہا — کہ عبداللہ کو تمپہ افسر کیا
مگر نام بیسون جوانون کے یان — کیے واقدی نے نہاین ہین بیان
غرض جبکہ تیار وہ سب ہوئے — کہ قربان ہون دین کے واسطے
جو صندوق پہونچے بقیطا کے پاس — کہا یہ رہین میری زوجہ کے پاس
اُسی دن ہوا کوچ سب فوج کا — خوشی سے سو بدا آکے ڈیرا کیا
کیا اور کہا تم روان جلد ہو — شجاعان زحف اپنے ہمراہ لو
تو دوڑو سوے در کہ وہ خوش نصیب — یقین ہی کہ کھولین ہو ماور مجیب
کمین کر کے ٹھہرے پہونچکر قریب — ہوا شہر مین واقعہ یہ عجیب
ہوا خوب مسرور وہ بدخصال — کہ مفت آگیا ہاتھ اسباب و مال

جو ارباب دولت تھے اور سرفراز کیا حکم ان سب کو بہر نماز
جو ان سب کو لیکر وہ گرجا گیا تو گرجا سے اک شور برپا ہوا
تو یہ شور سنکر صنادیق سے نکلکر وہین جھٹ مسلح ہوئے
در شہر کی کنجیان ہمکو تو جو دین اسنے تو لیکے وہ جنگجو
کہ ہتھیار بالکل نہ تھے انکے پاس شکستہ ہوئے دل تو چھوڑے اداس
اسی دم بفرمان عبد اللہ رض کہ حاکم تھے ان سب کے باعز و جاہ
اور انمین ہی تھے عکرمہ رض نامور گئے جانب باب یہ تیز تر
ہوئے پھر مکبر جو با صد خوشی تو آواز سنتے ہی وہ سب جری
ہوا شور تکبیر ایسا وہان لگا گونجنے گنبد آسمان
سنا شور وہ اہل رستن نے جب کہا ہمسے بن آئیگی کچھ نہ اب
مطیعانہ حاضر ہوئے آنکر لگے کہنے ای قوم فیروزفر
تمھارے ہین قیدی ہو ہمپر کرم رعایا و لاچار و بیبس ہین ہم
عزیز اسطرح اب ہمارے ہو تم کہ ہم سبکی آنکھون مین تارے ہو تم
یہ سردار خالد رض نے انسے کہا مسلمان ہو جاؤ تا ہو بھلا
بقیطائے ملعون نے یون کہا مسلمان ہونا نہین چاہتا
ہمارا ہی یہ شہر ہم ہین امیر گیا لیکے گھر والون کو ناگزیر
سپہدار نے جب سنی یہ خبر کہ رستن یہ دی حق نے ہمکو ظفر
کہ تم جاؤ رستن پہ حاکم ہو اب دیے اک ہزار انکو شیر عرب
اور انکے جو ہمرہ تھے وہ بھی تمام سوید آئے لشکر کے تھے وان خیام
وہانسے کیا کوچ سوئے حماۃ جو پہونچے وہان سرور خوش صفات
اطاعت سوا ہمکو چارہ نہین ہوئے ہم تو پہلے ہی طاعت گزین
ہوئے وان سے شیرز کو پھر رہگرا جو بطریق پہلا تھا اس شہر کا
قضارا گمر مرگیا وہ غریب تو قیصر نے بطریق اک بدنصیب
اسکی جگہ پر مقرر کیا کہ ہو اہل شیرز پہ فرمانروا
کہ اعراب سے ننگنے پر صلح کی اذیت انھین ہر طرح اسنے دی
روانہ کیا تاکہ اس سے لڑین اور انکے جو دیہات مین لوٹ لین

کہ گرجا مین شب کو نماز مین پڑھین خوشی سے ادا شکر عیسی کرین
کہ انجیل پڑھتے تھے انجیل خوان زبانون پہ تھا کفر سب کے رواں
پڑھے اور بقیطا کی زوجہ جو تھی ہوئے قابض اسپر کہا دسم ابھی
ہوئے شاد سمت کلیسا چلے جو پہونچے تو وہ سخت گھبرا گئے
نہ بن آئی کچھ جھکے پنجے چھٹے کہا آہ یہ لو عرب آ گئے
چلے جانب در لیے کنجیان اصید رض اور عتبہ رض ربیعہ رض جوان
محافظ باآرام تھے سو رہے انھون نے دیے کھول در شہر کے
جو سردار خالد رض کے ہمراہ تھے ہوئے شاد تکبیر کہنے لگے
اڑا کر وہ سب بارگی جون ہوا ہوئے شہر رستن مین رونق فزا
رعایا عرب کے ہوئے ہم بھی آہ مددگار انکا ہی انکا اِلٰہ
نہین ہم مین زنہار تاب قتال کرو رحم تا خوش ہو رب جلال
عطا حق نے کی ہی عدالت تمھین رعایا پہ لازم ہے رحمت تمھین
محبت نہین ہمکو ہمقوم کی تمھین سے ہے بس اب محبت دلی
بہت لوگ انمین سے مومن ہوئے بچے ہو کے ذمی جو باقی رہے
کہا اس سے سردار خالد رض نے یون ہمارے یہان سے نکل ای زبون
کہا حمصیون سے یہ حال انسے سب وہ کہنے لگے آئے پھر یان عرب
کیا سجدۂ شکر خالق ادا ہلال ابن عامر سے ایسا کہا
جو پہونچے ہلال ابن عامر رض وہان تو عبد اللہ رض اور سیف حق رض کامران
سپہدار سے یون وہ خوش خوش ملے کہ عاشق ملے جیسے معشوق سے
تو آئے نکلکر وہ سب پیشوا کہا آپ ہمپر ہین فرمانروا
تو وہ اور انپر ہوئے مہربان کہا تم ہو بیڈر ہے تمکو امان
امان لیچکا تھا سپہدار سے یونہین شیرزی بھی تھے سب بیکلے
جسے نکس کہتے تھے سب اہل روم اور اسمین تھی خاصیت بوم شوم
تو اسنے ستایا انھین آنکر کہ باغی ہوئے تنگ سے تم سربسر
سپہدار نے سنکے یہ حال سب گروہ دلیران ملک عرب
تو وہ آکے سردار سے پیشتر لگے تاخت کرنے ادھر اور ادھر

رونق افروزی خیام فلک احتشام بمقام شیرز اور فتح ہونا شیرز کا بعون خداوند یگانہ

ہوئی اہل شیرز کو جب یہ خبر مچایا انھوں نے بہت شور و شر
کہ نکس اسکو سنا کر درون حصار نکل آیا اور تھے جو صاحب وقار
بلایا انھین اسنے کہنے لگا یہ قیصر نے ہمپر ترحم کیا
کہ مجکو حکومت یہ بھیجا یہان کہ اس شہر کا مین ہون پاسبان
تمہارا معاون شب و روز ہون اگر آئین اعراب انسے لڑون
بچاؤن تمہارے مین گھربار کو نہ بیدل ہو ہتھیار لو اور لڑو
یہ کہکر سلیح خانہ شاہی جو تھا خوشی سے اسے کھول فورًا دیا
کیے انکو تقسیم ہتھیار سب کہا اب ہو جویاے جنگ عرب
وہ غازی جو پہونچے وہان پیشتر تھے ہر روز حملہ کنان شہر پر
کہ تشریف لائے جناب امیر رض لیے اپنے ہمراہ فوج کثیر
تو سردار خالد نے ڈانٹا انھین کیے حملہ سخت تا یہ ڈرین
ہوئے دنگ عقل انکی جاتی رہی کہا آہ مشکل ہی اب زندگی
سپہدار نے انکو نامہ لکھا بنام خدا اسکی تھی ابتدا
لکھا پھر سنو یہ تمہارا حصار نہین بعلبک کی طرح پائدار
نہ یہ شہر رستن سے مضبوط تر نہ انکے سے رکھتے ہو دل اور جگر
مناسب یہی ہی جو یہ خطرہ ہو تو میری اطاعت خوشی سے کرو
کہ بچ جاؤگے تم بھی گھربار بھی کروگے اگر تم بھی اب سرکشی
تو خونریزیون کا جو کچھ ہو وبال تمھین پر پڑیگا برا ہی قتال
دیا ایک ذمی کو اور یون کہا یہ دے انکو جاکر جواب اسکا لا
گیا وہ گئے لیکے بطریق پاس کہا سنکے اسنے کہ تم بے ہراس
مناسب جو سمجھو مجھے راے دو کہا سب نے سچے ہین اعراب تو
کہ رستن سے اور بعلبک سے سوا نہ یہ شہر پختہ نہ قلعہ ترا
بچینگے بھلا کسطرح انسے یہان کہ جنات ہین وہ کہ شیر زیان
کہا تمنے لعنت مسیحا کرین کہا پھر غلامون سے مارو انھین
ذلیلانہ پھر کر چلے آئے سب لگے کہنے ہم ہین مطیع عرب
مقابل ہوے انسے لڑنے لگے دیے کھول دروازے بھی شہر کے
ہوا غوغہ برپا مسلمان جھٹ گھسے شہر مین اسطرح غٹ کے غٹ
کہ بس سخت گھبرا گئے وہ لعین ہوا انسے نکس آنکر گرم کین
تو چلنے لگی تیغ اسلام یون کہ جاری ہوئی ہر طرف جوے خون
کوئی یان گرا اور کوئی وان گرا کہ لڑتی ہے روبہ غضنفر سے کیا
بھگایا گرایا انھین مار کر ہوئے اہل اسلام فیروز فر
ہوئی یہ منادی بحکم امیر کہ سنلو تم اے غازیان دلیر
کہ اب صلح سے حمص باہر ہوا خدا نے یہ کی فتح تمکو عطا
چلو جانب حمص تو اسکو بھی کہ اپنا معاون ہے رب قوی

تشریف لانا سرور جہان کشا کا حمص پر بوجہ شکست صلح مشروطہ اور محصور ہونا حمصیون کا اور غنیمت لینا ایک رسد اہل شیرز کی اور گرفتار ہونا ہمراہیان رسد کا اور اسلام لانا پادری کا بوجہ شرافت زیارت سرور کونین اور معلوم ہونا اُس سے حال اجتماع لشکرہاے کفار بعزم رزم شیران موحدین نصارا شکار

یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان کہ تھے دریئے کوچ مومن وہان
کہ انطاکیہ کی طرف راہ پر غبار انکو ناگاہ آیا نظر
نہ ٹھہرا گیا سیف حق سے ذرا گئے جون نظر بار کو بادپا
ہوا سوار گھوڑون پہ تھے جو سگے یہان تھے کہ جون سابقہ ہو گئے
براتش تھا اک اور کئی پادری اور اک سو تھے مردان جرار بھی
تھے اک سو جی بزدون بھی ساتھ مین اور اک سمت سے تھے وہ گھیرے انھین
اور اسپر تھا سامان رسد کا لدا تھے اسواقعہ سے نہ واقف ذرا
وہ شیرز کے بطریق کے واسطے یہ سامان رسد کا لیے آتے تھے

تو سردار خالد نے ڈانٹا انھین
اور ایمان والون نے جکڑا انھین

بزادین پر بھی جو قبضہ کیا
گیا آگے اور وانسے رستہ کیا

سپہدار غازی سے وہ خوش سیر
لے آنکر نہر مقلوب پر

اُنھون نے کیا قیس سے دریافت حال
کہا اُسنے ای سرور خوشخصال

ہین جتنے سقالیۃ و روسیہ
فرنگی و ارمن بھی اور روسیہ

معاون ہوئے ہین بدل شاہ کے
اور آمادہ ہین جنگ کے واسطے

کہ اسطرح ہم سب عرب سے لڑین
کہ مرجائین یا فتح حاصل کرین

یہ سنکر انھین بس تردد ہوا
کہا اُس سے مومن تو ہوتا ہی کیا

کہا اُس نے مجکو زیارت ہوئی
اسی شب حبیب خداوند کی

ہین دست مبارک پہ مومن ہوا
یہ اللہ نے فضل مجھپر کیا

یہ ہین شان قدرت کی نیرنگیان
کہان تھا وہ قیس ادہو تھا کہان

ہے اُسکی قسمت یہ اُسکے نصیب
کہ دیدار دکھلائین حق کے حبیب

سپہدار اُس سے ہوئے شادمان
جو موجود تھے اور کافر وہان

کیا اُنپہ بھی عرض اسلام کو
ہوئے منحرف اس سے وہ زشت خو

تو سر انکے وہین اُڑائے گئے
روانہ ہوئے پھر طرف حمص کے

چلا یکہ وہان پہونچے تو کرکے راہ
نہ واقف تھے اسنے وہ خصم اِلٰہ

کیا اُنکو تاراج پایا جہان
ہوئے شہر کو وہ روان و دوان

کیے بند در اور یہ کہنے لگے
کہ ہی ہی عرب پھر یہان آگئے

یہ بدعہدی اور بیوفائی ہی بس
ہوئے خیمہ زن یون وہ قدسی نفس

کہ ہر سمت سے اُسپہ گھیرا کیا
جدھر کچھ بھی موقع تھا ڈیرا کیا

تو اک خط انھون نے لکھا انکے نام
کہ ای قوم اعراب با احتشام

تمھین جانتے تھے نہ ایسا تو ہم
ہوئے ایسے بدعہد ہی ہی ستم

وہی ہم ہین جنسے کہ تھی صلح کی
وہی ہم ہین جنسے رسد تمنے لی

دو قسیس و رہبان لائے یہ خط
عطا انکو پاسخ ہوا اس نمط

کہ ہم عہد توڑین نہون بیوفا
نہین تمکو معلوم یہ بات کیا

کہ تمسے تھی اس شرط پر صلح کی
کہ جاتے ہین لیکن خدائے قوی

اگر فتح دیگا تو پھر آئینگے
اسی طرح پھر اسپہ چھاجائینگے

کہا راست ہی تمنے جو کچھ کہا
یہی عہد تھا تمنے ہمسے کیا

کہا ہمکو شیرز پہ رستن پہ بھی
باسانی اللہ نے فتح دی

اسی وجہ آئے یہان لوٹ کر
تمھارے لیے اب نہین ہی مفر

مگر صلح ہم سے سیر نہ کرو
عوض صلح کے ہم جو چاہین وہ دو

کہا آہ ہمسے ہی غفلت ہوئی
بخوبی نہ مضبوطی عہد کی

ندامت اُٹھا کر وہانسے پھرے
یہ سب کہہ دیا جا کے بطریق سے

سپہدار نے غازیون سے کہا
کہ لو انکو حامی ہی رب العلیٰ

نہ غلہ ہی اب نہ معاون کوئی
بر شبان بیگ روم ہی آپ ہی

مددگار ہو کیا ہی اُسکی مجال
اور انکو نہین تاب جنگ وجدال

یہ کہتا ہی یان راوی حق شناس
ہوئے جمع وہ سب لقیطا کے پاس

کہا جو مناسب ہو بتلا ہمین
کہا یہ ہی لازم ہی اسنے لڑین

کہا سب نے غلہ یہان اب نہین
کہا میرے یان ہی بہت بالیقین

پھر ایک کہتا ہی اتنا بڑا
کہ کافی بہت دن کو ہوجائیگا

یہ کہکر کہا اپنے لوگون سے یون
کہ کھتے کو کھو لو کہ ان سب کو دون

وہ غلہ تھا جرجیس کا رکھا ہوا
وہ جرجیس کہ جد اس لقیطا کا تھا

دیا سب کو غلہ بھی ہتھیار بھی
زرہ خود لڑنے کا سامان بھی

پھر انجیل رکھی گئی بیچ مین
کہ اسکی قسم خوب اسنے لڑین

وہ کلمات کفر یہ تھے برزبان
کہ مومن جنھین سنکے چاہے امان

دعا گو وہ شب بھر رہے زار زار
کہ جائے ہمارا نہ جاہ و وقار

نکل آنا کفار کا رزم ہونا دونون لشکرون مین اور بیان دلاوری واعداکشی دلیران موحدین وکیفیت قتل بطریق سرلشکر حمص بدست سیف اللہ الجبار درعین معرکہ کارزار اور شہادت حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

مرے ساقی البول بالا ترا
ترقی یہ دائم رہے میکدا

وہ دے جس سے جل بھن کے دل ہو کباب
عیان ہووے آنکھون سے کیف شراب

کسیکو سوا تیرے دیکھون نہ مین
دو عالم پہ بھی آنکھ ڈالون نہ مین

مرا شوق دل اب ٹھکانے لگے
تو ہی تو نظر مجھکو آنے لگے

سہانی سہانی نسیم سحر
چلی دشت و کہسار و گلزار پر

لگے بولنے مرغ و وحش و طیور
جہان ہو گیا مثل دریائے نور

دو لشکر ہوئے مستعد جنگ کے
اور آئے نکلکر عدو شہر سے

چلے جانب لشکر مومنین
تھے ہمراہ بطریق جو خصم دین

سراپا تھے لوہے مین ایسے چھپے
کہ دکھتا نہ تھا کچھ بجز آنکھ کے

ہوا انپر پڑا عکس خورشید کا
انھین اور اُسنے دیا جگمگا

مسلمان جو انکے مقابل مین تھے
وہ شہباز کی طرح انپر گرے

لرزنے لگی رزمگہ کی زمین
جہان ہو گیا مثل دریائے چین

یہ آواز بطریق نے انکو دی
کہان وہ حمیت وہ غیرت گئی

تو بس انمین اک شور برپا ہوا
بہم کچھ انھون نے کہا اور سنا

جو انکے پیادے تھے ناوک فگن
لگے مارنے تیر وہ بدچلن

کہ جسکے لگا وہ گیا بس وہین
پھرے وانسے لاچار ارباب دین

اور اسطرح چلاکے انسے کہا
خبردار ای قوم نصرت لوا

ہو اولاد عربیہ تم بے گمان
تمھین کہتے ہین سب شجاع جہان

ہی نصر من اللہ تمھارے لیے
خدا دیکھتا ہی کہان جاؤگے

غضب ہی کرو جنگ مین تم قصور
ہر اسدن کے بعد اور بھی دن ضرور

تمھین فتح دیگا خدا اسے برین
کہ ہی ناصر مومنیان بالیقین

لگی چلنے شمشیر اسلام یون
کہ بہنے لگی ہر طرف جوئے خون

امیر دلاور جہان پہلوان
لیے اپنے ہمراہ زخمی جوان

وہ بخشنر کا میدان تھا یا رزمگاہ
کہ تھا حشر برپا خدا کی پناہ

بتکبیر و تہلیل انپر گرے
عدو بڑبڑاتے ہر اک سمت سے

صف غازیون کی ہوس سے بھلا
کہ ہر ایک تھا شیر دشت وغا

سپر کو سپر کرکے پھرنا گزیر
پیادے لگے مارنے انکے تیر

تو وہ حامی دین سیف خدا
بڑھے اور للکار کر یون کہا

دو عالم سے بہتر ہی یہ کارزار
کہ تم لڑتے ہو بہر پروردگار

گدائے در میکدہ مین بھی ہون
وہ دے تشنہ دے کہ بیخود ہون

نرالا ہو نشہ کا جسکے اثر
وہ ہو مست پڑجائے جسپر نظر

دل زار کو تجھپہ قربان کرون
تجھے جان دیکر مین جانان بنون

سحر نور کا جبکہ تڑکا ہوا
جہان سے عمل اُٹھ گیا رات کا

فلک پر جو تارے تھے چھپکے ہوئے
یکایک وہ سب ڈبڈبانے لگے

تو پھر قصر مشرق سے باصد حشم
چلا مہر لیکر شعاعی علم

یہ کہتا ہی راوی نیکو شیم
بڑھاتے ہوئے وہ نشان و علم

جری و دلاور تھے اور ہوشیار
وہ دستے خمس آلاف جو بائے کار

صفین تھین کہ دیوار لوہے کی تھین
وہ آئینہ سان وہ چمکتی ہوئی مین

بھر انکے وہ تھیار شفاف و صاف
چمکنے تھے جون ساعقہ بخلاف

یکایک اٹھا شور وہ گیر کا
فلک پر غبار زمین چڑھ گیا

پڑی گرچہ ہر سمت سے انپہ مار
ولیکن جمے تھے وہ جون کوہسار

دلیرانہ مارو و مرو لو انھین
خبردار اب یہ نہ زندہ بچین

اور اکبارگی حملہ آور ہوئے
ملے دونون لشکر کہ دریا ملے

لکھا ہی کہ سب تیر تھے زہردار
ہوئے زخمی و کشتہ وہ خوش شعار

سپہدار نے جبکہ دیکھا یہ حال
تو حاصل ہوا سخت رنج و ملال

خبردار کیا ہو گیا تمکو اب
تمھاری ہین مائین زنان عرب

جہان شجاعت کے تم ہو امیر
دلیران عالم سے زائد دلیر

تمھین لوگ عالم گران ناگران
تمھارا ہو قبضہ جہان تا جہان

بھرو او دلاورو اب انھین مارلو
یہ روبہ ہین تم شیر للکار لو

تو پلٹے مسلمان کیا حملہ سخت
اور انپر گرے جاکے سب ایک لخت

سنانین ہوئین اسطرح کارگر
کہ تھین بار خود و زرہ توڑکر

گئے ڈوب انمین چلی تیغ تیز
کہ خود اور زرہ مین ہوئین ریزہ ریز

دلیر عرب میسرہ با شکوہ
لیے اپنے ہمراہ اپنا گروہ

سمٹ کر وہین آئے اور تیغ کین
چلی یون بہا خون بروئے زمین

عدو بھی اگرچہ خوب جم کر لڑے
کہ زانون کے بل بیٹھ وہین گئے

کہ سب انکے ترکش تہی ہو گئے
ہوے ہاتھ شل اور عاجز ہوئے

بڑھو مار دم جاؤ ای مومنو
قسم ہی خدا کی اسے جان لو

غنیمت ہی نعمت ہی راحت ہی یہ
خدا جس سے خوش ہو وہ دولت ہی یہ

اور اِس دن لیے تھے وہ آپ ہی لوا
یہی حکم تھا اُنکو سردار کا

کہ اک لمبا جوڑا عدوے لعین
زرہ پہنے پہونچا خروشان وہین

ہوا خشم سے اُنپہ حملہ کنان
کیا وار شمشیر آتش فشان

وہ خالی دیا اور یہ چاہا کہ آپ
بلاؤن اِسے آب تیغ عرب

اُٹھایا جو ہین ہاتھ پھل گر پڑا
فقط قبضہ ہی قبضہ مین رہ گیا

تو اُسنے یہ چاہا انھین مار لون
اور اعزاز و فخر اب مین حاصل کرین

بڑھا اِس ارادہ سے وہ نابکار
اُنھون نے وہین چھیڑ کر راہوار

بڑھایا ملایا کہ جھٹ پٹ وہین
گئے یون جھپٹ اُس سے بالاے زین

لیا کھون مین وہ بجی گیا جھٹ لپٹ
لگا کھینچنے اِنکو پر اُسکو جھٹ

لیا کھینچ سینہ سے سینہ ملا
جو ٹکڑا دیا پسلیون پر ذرا

تو پسکر ادھر کی اودھر ہو گئین
جو چھوڑا اگر وہ بروے زمین

فلک اور ملک نے کہا مرحبا
تھین تو ہوے شبہ سیف خدا

وہ ہی کون جو تُسے آنکھین ملاے
مگر وہ بلائے اجل جسکی آے

حسام اُسکی لی اور کر کے علم
کہا خون ترسا کے پیاسے ہین ہم

اُسی تیغ سے کاٹ کر اُسکا سر
رکھا کوہہ زین پہ اور بیٹھ کر

کہا ز حفیون سے کہ اے دوستو
مین اب حملہ کرتا ہون تم بھی کرو

ہوئے گرم قتل اسطرح وہ جوان
کہ تیغون سے اُڑتی تھین چنگاریان

پیاسی جو خون نصارا کی تھین
تو پی پی کے سیر اب سب ہو گئین

گئے ڈوب وہ لشکر روم مین
سنانون سے بھالونکی چھیدا اُنھین

امیر جری سیف پروردگار
ہوئے تیغ زن بس یمین و یسار

اور اسطرح کہتے تھے للکار کر
مین خالد ہون سردار فیروز فر

مین ہون مین مددگار دین عرب
کہ ہے سیف جبار میرا لقب

ترقی پہ تھا وہ قتال و جدال
فلک پر ہوا مہر کو بھی کمال

غضب اُسکی تالش وہ گرمی کین
کہ جسمون پہ زرہین دکھنے لگین

تو لوٹے وہ سردار نصرت شعار
اور اُنکے عقب مین تھے رفقی سوار

جما اُنکی زرہون پہ اعدا کا خون
تھے گرمی سے رخسار بھی لالہ گون

اور اُسوقت وہ سرور پُردلان
خوشی سے باواز تھے رجز خوان

سپہدار نے یون کہا دیکھ کر
کہ اے بوسلیمان فیروز فر

جو کوشش کا حق ہے وہ تم کر چکے
دو عالم مین اجر اِسکا اللہ دے

نبی تمسے راضی خدا تمسے خوش
ہر اک اہل ایمان ہوا تمسے خوش

جو مرقال ہاشم نے دیکھا اُنھین
کہا قتل ہم میمنہ کو کرین

جو ہمقوم تھے اُنکو آواز دی
کہ لو لشکر میمنہ کو ابھی

بڑھے وہ جوان سب کو ہمرہ لیے
وہی میسرہ بیٹے مسروق کے

اُنھین دیکھ کر سخت مضطر ہوئے
کہا دوستون سے بڑھو اور بڑھے

لڑے میمنہ سے یہ دونون امیر
بلا تھی وہ رزم اور وہ جم غفیر

وہ ملنا دو فوجون کا وہ جنگ سخت
وہ شمشیر چلنا وہان ایک لخت

زمین و زمان دیکھ کر دنگ تھے
مگر اِنکے جو رنگ اور ڈھنگ تھے

نہ اعدا نے دیکھے تھے ویسے کبھی
یہ کہتے تھے یہ لوگ جن ہین کوئی

اُسی وقت قیس ہبیرہ نے بھی
رفیقون کو اپنے یہ آواز دی

چلو میسرہ پر اور ایسا لڑو
کہ مارو انھین ٹکڑے ٹکڑے کرو

یہ کہتے ہی رہوار کی لی عنان
یہان تھے کہ جون برق چمکے وہان

رفیق اُنکے بھی ساتھ تھے سایہ سان
چلی خوب شمشیر و گرز و سنان

چلی اُنکی یون انپہ تیغ دو دم
کہ اعداے حق تھے ندیم ندم

اُڑا اُسکی گردون سر تنون سے دے
ہزارون سسکتے تھے زخمی پڑے

جدھر دیکھتے موت ہی موت تھی
لگا کانپنے ڈر سے خورشید بھی

تو یہ واقعہ دیکھ کر عکرمہ
بڑھے اور نہ اُنسے بھی ٹھہرا گیا

جو مجروح می گرد اُنکے اُسوقت تھے
کہا اُنسے کیا دیکھتے ہو کھڑے

چلو در پئے قتل کفار ہو
کہ مومن ہو غازی ہو جرار ہو

چلے جون اسد وہ بھی جو پاے جنگ
اور اعدا سے لڑنے لگے بیدرنگ

ہوئی آتش رزم اسطرح تیز
لگا ڈھونڈھنے خود بھی راہ گریز

نصارا لڑے موت کر کے یقین
یہ کہتے تھے غازی کہ ہم تو یہین

شہادت کے ساغر پیین شوق سے
چلین قرب اللہ مین ذوق سے

بس اب دین اسلام پر ہون فدا
نہ دنیاے دون مین رہین اب ذرا

لڑے جان سے یون اُٹھا کر وہ ہاتھ
کہ جنت کو چلدیتے ساتھ ساتھ

سبھون سے مگر عکرمہ تیز تھے
کہ جم جم کے لڑتے تھے خونریز تھے

جدھر ہل گئے بہ گئی جوے خون
جدھر جھک پڑے ہو گئے سرنگون

جدھر تیز ہوتی تھی جنگ و ستیز
ہوے تھے بس یہ وہین تیز تیز

تمنا یہ تھی ہو سنان دل کے پار
تو جیتا ہی دل سے پاؤن قرار

جگر سے کہین پار ہو جاے تیر
ابھی کاش مجھ تک کوئی آے تیر

کسی طرح ہو جاے سر تن سے دور
میسر ہو دیدار رب غفور

یہ نشتر ہین انفاس ہرگز نہین
نکلتی نہین آہ جان حزین

کہا اُنسے لوگون نے ای نامور
یہ لازم ہی ہو مہربان نفس پر

ہلاک آپسے آپ ہوتے ہو کیون
بھلا اسطرح جان کھوتے ہو کیون

شہادت کے طالب ہو یہ تو سہی
مگر زندگی سے ہی کیون دشمنی

کہا خوف ہی مجھکو اس بات کا
کہ مین ہون ہنون کی طرف سے اُڑا

نہ کھائین پیین اور نہ بولین نہین
کہ پتھر تراشا بنایا اُنھین

یہ منھ لیکے جاؤن حضور رسولؐ
ہوا آہ کیا کام مجھ سے فضول

لڑون اب نہ بہر خدا و نبیؐ
کرون جان دینے مین کیا کوتہی

کہ حورین یہ ہین سامنے جلوہ گر
خجل جنسے ہی نور شمس و قمر

نظر ایک پہونچا کسیکا جو آے
نکل شوق سے جان عالم کی جاے

اور ایسی لیے ایک دستار ہی
کہ ہر تار دریاے انوار ہی

جواہر کا ساغر ہی اک ہاتھ مین
یہ کہتی ہی مین چاہتی ہون تمھین

چلے آؤ اب میرا جوڑا بنو
خوشی سے سنورا ہوا ہی بنو

نبیؐ نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا
وہ سچا ہی مین آپ ہون دیکھتا

بڑھے شوق انگیز اشعار پھر
سنبھالی وہین اپنی تلوار پھر

کھڑے تھے جدھر نٹ کے غٹ منکرین
گئے ڈوب اُنمین پہونچکے وہین

چلی تیغ اُنکی یمین و یسار
چڑھا وار پر جو لیا اُسکو مار

وہ تلوار تھی یا کہ پیک قضا
کہ جسپر پڑی بس وہین رہ گیا

تھے چھاے ہوئے گرچہ وہ بدگہر
بڑھے یہ نہ پیچھے ہٹے بال بھر

لگے کہنے وہ ہی یہ کوئی بلا
نہ ایسا تو دیکھا کہین منچلا

وہ چستی وہ گرمی وہ تیغ اُگلنی
جو دیکھی ہوا تنگ بطریق بھی

بڑا ایک نیزہ تھا ملعون لیے
سنبھالا کہ اِسپر لگاؤن اِسے

لگایا جو سینہ پر اُنکے بڑا
نکل صاف قلب جلی سے گیا

گرے عکرمہؓ ہوکے وہین شہید
لگین کہنے حورین ہوئی آج عید

اُنھین نازنین نے لیا گود مین
خوشی سے وہ ساغر پلایا اُنھین

اُنھین لیکے وہ سب جنان مین گئین
ہوا اُنپہ فضل جہان آفرین

جو سردار خالدؓ نے دیکھا یہ حال
کہ بھائی مرے عکرمہؓ خوش خصال

خدا پر فدا ہو گئے شوق سے
گئے نعش پر سخت گریان ہوئے

کہا کاش حضرت عمرؓ یون اُنھین
اگر دیکھتے جان سیلیتے ہمین

کہ ہم یون بہاتے ہین اعدا کا خون
اکڑتے ہین تو کون یہ نیزون کی نون

فدا اسطرح کرتے ہین جان کو
یہ محبوب رکھے ہین ایمان کو

امام سیر واقدی نے کہا
یونہین گرم بازار تھا جنگ کا

نہ دیکھی گئی خور سے جب وہ ستیز
چھپا غرب مین جاکے بس تیز تیز

تو لیلاے شب زلفین کھولے بڑھی
گئی روشنی چھا گئی تیرگی

چلے جانب شہر رومی تمام
مسلمان بھی آئے سمت خیام

رہے خوب ہشیار یہ رات بھر
انھون نے کیے شہر کے بند در

بصلاح سیف اللہ الجبار روز دوم حریفانہ پشت دینا اہل اسلام کا کفار کو اور تعاقب کرنا اُنکا اور مشغول تاراج ہونا پلٹنا شیران اسلام کا اور قتل و غارت ہونا کفار کا اور قبضہ ہونا حمص پر

ہوئی جبکہ ظاہر نشان سحر
ہوئی فوج دین مین اذان سحر

بڑھا کر سپہدار غازی نماز
لگے کہنے ای قوم نصرت طراز

جو اس شہر پر فتح مطلوب ہی
تو سمجھو یہ تدبیر ہی خوب ہی

کہ باہر جو وہ تمسے آکر لڑین
سمجھ کر غنیمت نہ چھوڑو اُنھین

تمھاری شجاعت تو مشہور ہی
نہ پاؤ ظفر تمسے یہ دور ہی

تمھین نے ظفر پائی ہی جا بجا
تمھین نے لیے شہر و دز بے جھگڑا

یہان کیا ہوا یہ تو مجھ سے کہو
نہین تو دلاور ہو جبرا ہو

یہ سردار خالدؓ نے اُنسے کہا
کہ ہین مرد میدان یہ بے حیا

بہت سخت ہین یہ لڑائی ہین سب
کہا جو مناسب ہو بتلاؤ اب

ہٹین یہانسے اور یہ تعاقب کرین
جو آجائین ہموار میدان مین

گرین یک بیک ٹوٹکر انپہ ہم
اور انپر چلے اپنی تیغ دو دم

کہا خوب تُنے مجھے رائے دی
کرونگا یہی ہی مناسب یہی

کہ میدان مین آکر جو کافر لڑین
تو کچھ یو نہین اڑ کر انھین پشت دین

اُٹھے کہکے اللہ اکبر تمام
چڑھے جلد گھوڑونپہ کھینچی حسام

نصارا ابھی آئے نکل شہر سے
صفین باندھ کر اُنکی جانب بڑھے

کہ اتنے مین مہر فروزان گہر
بڑھا بیٹھ کر ابلق چرخ پر

مبارک کہ ہے آج فتح و ظفر
اڑادین مسلمان نصارا کے سر

مگر اسطرح لڑتے تھے مومنین
کہ اُنسے لڑے کچھ ہٹے پھر وہین

گرے ٹوٹکر یک بیک نابکار
کیا مومنون نے وہانسے فرار

مرقیس لعین دشمن کردگار
سواران جنگی لیے اک ہزار

جو تھے حمص مین مرد جنگی بڑے
اور اُنکو وہ سب لوگ تھے مانتے

لیے لیتے مین جاینگے یہ کہان
کہ ہم ہین جری اور بڑے پہلوان

اور اُس رزمگہ مین جو ٹھہرے رہے
وہ مشغول تاراج مین ہوگئے

تھے معلوم سب اُسکو مکر و فریب
کہ دیکھے ہوئے تھا فراز و نشیب

جو تھے صحف شیثؑ و براہیمؑ کے
وہ سب اُسنے اچھی طرح تھے پڑھے

چڑھا آکے دیوار پر شہر کی
اور اُسنے یہ دیکھا کہ غازی سبھی

جو باقی ہین مشغول ہین لوٹ مین
نہ کچھ فکر ہے اور نہ ڈر ہے اُنھین

مسیحا و انجیل کی ہے قسم
کہ یہ گھات ہے گھات ہی ہے ستم

بڑی تسپہ سختی سمجھتے نہین
کہ زنہار اعراب ایسے نہین

گئے جو عقب مین وہ سارے گئے
اور اکدم مین سب تم بھی مارے گئے

نہ اُسکی کسی نے سنی ایک بھی
کہ مشغول تاراج تھے وہ غبی

لگے کہنے چلاکے ای مومنو
پھرو لو انھین انکو جانے نہ دو

تو پھر کر وہ اُنپر گرے اسطرح
کہ بجلی کڑک کر گرے جس طرح

کہ بلے ٹکوئی جس طرح شیر نر
اُدھر تھے کہ اکبارگی تھے ادھر

کہ برق اُنسے آنکھین ملاتی نہ تھی
ہوا گرد کو اُنکے پاتی نہ تھی

نہین دیکھتا ہی خدا سے برین
کرو کو تمہی یہ مناسب نہین

بہادر ہین جنگی ہین جرار ہین
نہ بزدل ہین نہ اہل بازار ہین

کہا بس یہ لازم ہے جسدم لڑین
تو یہ اونٹ خیمے بھی ہم چھوڑ دین

تو اکبارگی ہم عنان موڑ کر
انھین لین کرین قتل جی توڑ کر

تو بچکر یہ جاینگے پھر ہمسے کیا
ڈپٹ اسپ تازی کی ہی بلا بلا

جو سردار تھے فوج اسلام کے
کیا اُنکو آگاہ اس راز سے

عقب مین لگا لاین غازی جری
تو راہٹ کے لین انکی جانین سبھی

اُسی طرح اہل صفا جم گئے
پرے باندھ کر جابجا جم گئے

لڑے اور لگے بجنے غازی جوان
بڑھے شیر ہو کر وہ بزدل وہان

سپہدار دین کا ہوا مجرئی
بآداب یون دور سے عرض کی

پھر اُنمین لڑائی جو ہونے لگی
اجل سر پہ اعدا کے رونے لگی

وہ سمجھے کہ اب انمین طاقت کہان
یہ کل کی لڑائی سے ہین نیم جان

سراقہؓ نے ایسا کیا ہے بیان
کہ موجود تھا مین بھی لشکر مین وان

بصد طیش و غصہ عقب مین ہوا
چلے بھاگ کر ہم سوے جو سیہ

وہ تھے اُسکے ساتھ اور بطریق بھی
اُنھین مین تھے کہتے تھے اُنکو ابھی

غرض آملایا اُنھون نے ہمین
یقین تھا یہین مار لینگے انھین

اُسی وقت اک قس معمر بہت
کہ تھا حمص مین نام آور بہت

بہت علم مین اپنے مشہور تھا
کہ انجیل و توریت بھی تھا پڑھا

بہت اُسکی تعظیم کرتے تھے وہ
کہ دیکھا تھا عیسیٰؑ کے اصحاب کو

گئے بھاگ میدان خالی رہا
تعاقب مین بطریق اُنکے گیا

لگا کہنے چلاکے کرتے ہو کیا
نہین جانتے داؤن اعراب کا

ابھی آتے ہین دیکھو ہشیار ہو
نہ لوٹو نہ لوٹو خبردار ہو

کہ عورات و اولاد یون چھوڑ دین
جو کشتہ ہون تو بھی نہ چھوڑین انھین

وہ قس یو نہین فریاد کرتا رہا
کہ تم پر پڑے خاک کرتے ہو کیا

تھا گرم تعاقب مرقیس لعین
کہ اکبار رک کر سپہدار دین

معاون تمہارا ہے پروردگار
نہ جائین یہ ملعون لو انکو مار

گرے ٹوٹ کر اُنپہ مثل عذاب
کہ گردون سے گرتا ہے جیسے شہاب

لیا گھیر ہر سمت سے اُنکو جھٹ
قیامت تھی گھوڑونکی اُنکے ڈپٹ

وہ تھے بیچ مین اور یہ گھیرے ہوئے
حواس اُنکے اک لخت جاتے رہے

یہ کثرت سے تھے اور وہ تھے قلیل
ہوئے اہل ایمان بھی ناوک فگن
لگی پڑنے یہ سخت مار اُنپہ جب
اور اُسوقت سردار نصرت شعار
رنگا سرخ رہوار کی دُم کو تھا
صفِ معرکہ سے جھٹ آئے نکل
لیا تیغ کو میان سے بھر اُست
بڑھے سوئے اعدا بعزمِ درشت
سپہدار نے بھی یہ آواز دی
تحسین دیکھتا ہی خدائے برین
لگا اِسطرح قتل ہونے وہان
جہان پہلوان تیغ بران بکف
کوئی تیغ تھی وہ کہ تیغ قضا
پڑی جسپہ وہ رہگیا ہو کے دو
مہند فزاری کا ہے یہ بیان
اور اُنپر مصیبت بڑی یہ پڑی
امیرِ دلاور معاذ جبل
چلے آئے جلدی سے سوئے خیام
وہ ملعون تھے مشغول تاراج مین
معاذ جبل نے یہ آواز دی
درِ شہر لیکن نہ یہ لے سکے
اجل جنکی آئی تھی مارے گئے
کہ لاشون کو گنتا تھا مین ہر جگہ
نہین انمین زخمی و قیدی شمار
مبارک ہو حق نے تمہین دی ظفر
اگر ہے وہ کشتون مین تو بالیقین
بہت موٹا تازہ بہت سرخ رنگ
بسا تھا لباس اسطرح مشک مین
اور احباب اُسکے یمین و یسار

نہ تھی اُنکے بچنے کی کوئی سبیل
پھر اُنپر ہوئے بڑھ کے شمشیر زن
سنبھلکر ہوئے حملہ آور وہ سب
وہی تیغ زن تیغ پروردگار
وہ تھا بحرِ انوار یا بادیا
خروشان تھے اِسطرح وہ بے بدل
بلایا بآواز کہنے لگے
اور اُنکو کرنے قتل بھر جست جست
کہ حامی تمھارا ہے رب قوی
تمھارا معاون بھی ہے بالیقین
کہ پیرِ فلک نے کہا الامان
غضبناک ایسے کہ ہونٹون پہ کف
کہ قبضہ پہ تھا دستِ تیغِ خدا
جو اُس سے بچا اُسکا تھا رنگ زرد
قسم ہے بذاتِ خدائے جہان
کہ مارے گئے قرب در وہ شقی
جہانِ کرم سرورِ بے بدل
یہ دیکھا کہ اعدائے دین زشت کام
دلیرون نے تن تن کے مارا انھین
درِ شہر لو اور بڑھو تم ابھی
کہ میدان مین قتل اُنکو کرتے رہے
گھسے شہر مین وہ جو زندہ رہے
گنا مین نے وان بھی تو وہ رہ گیا
کہا مین نے ای سرورِ کامگار
کہا شکر اللہ کا ہے مگر
مین ہی اُسکا قاتل ہون کوئی نہین
گران ڈیل تھے اُسکے یہ رنگ و ڈھنگ
کہ آتی تھی خوشبو بس ایسی ہمین
کہا مین نے ہے کوئی ذی اعتبار

سنبھالین کمانین سبھون نے وہین
کہ تھے گرد منڈل وہ باندھے ہوئے
ہوا گرم بازار شمشیر وان
سوار اک گران ڈیل تلہ پہ تھے
طلائی تھے پہنے وہ سارا لباس
ڈکارے کوئی جسطرح شیرِ مست
کہ فضلِ خدا اُسپہ ہو بیگمان
یہ کہکر بڑھے رجز بلہ کیا
حمایت کرو دین برحق کی اب
ابھی تمکو اُنپر وہ دیگا ظفر
جقا جاق تھی ہر طرف تیغ کی
اُڑائے ہوئے اسپ للکار کر
نرالی برش اور نرالا تھا گھات
تو بھاگے سوئے شہر وہ بے حیا
کہ سب دشمنِ اہلِ حق کٹ گئے
کہ اُنکو کھڑے دیکھتے تھے عوام
سوار اپنے ہمدم دیے بان تھو
خیام اور اسباب ہین لوٹتے
جو باقی رہے ہوش اُنکے اُڑے
کہ پہونچے سپہدار نصرت نشان
مصیبت یہ اُنپر مصیبت بڑی
روایت سعید دلاور نے کی
ہوئے ایکہزار اور چھ سو قتیل
گنا مین نے اتنے یہ مارے گئے
یہ بستلاذ بطریق مارا گیا
کہا کیا دلیل اسکی ای خوش سیر
کہ شہزور اور تیز و چالاک تھا
کہ آتی ہے نافہ سے جس طرح بو
کیا حملہ اور یہ دعا حق سے کی

لگانے لگے تیر زہری لعین
دبایا کیا قتل ہر سمت سے
کہ اُڑنے لگین اُنسے چنگاریان
عمامہ بہت سرخ باندھے ہوئے
کہ تھا حاکمِ بعلبک کا لباس
کہ شیرون کی ہمت بھی ہو سکے پست
نکالے جو تیغ اور سنبھالے سنان
تھے ہمراہ جون سایہ سب باوفا
بچا لو تم اہل و عیال انسے سب
نہ چھوڑو اُڑا دو وہین انکے سر
جدھر دیکھیے خون کی ندی بہی
اُڑاتے تھے سر اُنکے ادھر ادھر
کہ تنتے تھے میدان کو لاشون سے پاٹ
تعاقب کیا اور نہ جانے دیا
مگر بھاگ کر ننلو سے زائد بچے
کہ باہر نکل آئے تھے وہ تمام
الگ ہو گئے کر کے گھوڑون کو رد
تو اللہ اکبر کہا اور بڑھے
دیا ڈال اسباب اور جلد سے
ہوئے قتل شدت سے نصرانیان
ہوئے قید بھی اور مجروح بھی
بڑی حرص اِس بات کی مجکو تھی
ہوا ہمپہ انعام ربِ جلیل
ہوا فضلِ حق یہ ہمارے لیے
کہا ای سپہدار نصرت لوا
کہا مجکو اک شخص آیا نظر
تھے ریشم کے کپڑے اور اُنپر زرہ
لیے گرز فولاد وہ زشت خو
نہین مجھ مین طاقت ہو ذکر مری

کہ مارون اسے تو مجھے اجر دے
لعینِ خدا مین نے مارا اُسے
کہا تمنے سامان بھی لے لیا
کہا نہ برابر نشان کر دیا

کہ جو اُسپر مین نے لگایا خدنگ
وہی اُسکے دل پر جمایا خدنگ
ہوا اُسکے دو ضرب تلوار کی
ہاں جس جاکہ بندش ہے زنار کی

کہا مومنون سے کہ تم جاکے اب
انھین دیدو اُسکا وہ سامان سب
تو بس ڈھونڈھکر لاش بطریق کی
مجھے دیدیا لیکے سامان سبھی

غرض جو بچے گرتے پڑتے وہ سب
گھسے شہر مین در ہوا بند جب
تو خود و زرہ اور کپڑے سلاح
اور اسباب و شہ ماری وہ صاحب فلاح

لے آئے سپہدار کے روبرو
ہوئے شاد و مسرور وہ نیک خو
اور اُس شہر مین شور و فریاد تھی
کہ نالان تھین عورات اور مرد بھی

ہر اک گھر مین تھا شور و آفت بلا
ہوا اُنپہ نازل عذاب خدا
جو بوڑھے تھے اور صاحب آبرو
ہوئے جمع گرجا مین کی گفتگو

جو قسیس و رہبان تھے اُنسے کہا
عرب کو نہ دین شہر کیونکر بھلا
اطاعت نہ کسطرح اُنکی کرین
کہ کچھ بھی نہین اب تو طاقت ہمین

امان لو کہ بچ اپنا گھر بار جائے
تو راضی ہوے اور نکلکر وہ آئے
سپہدار سے اسطرح عرض کی
امان دو ہمین لیلو یہ شہر بھی

کہا جاؤ ہمنے امان دی تمھین
تمھارے نکو خواہ اب ہم رہین
مظفر ہون جب تک نہ قیصر پہ بھی
ہم اس شہر مین ہون نہ داخل کبھی

نہایت وہ ممنون و خوشحال ہوئے
یہ کی التجا اہل اسلام سے
چلو شہر مین ٹھہرو خدمت کرین
تمھاری دل و جان سے طاعت کرین

سپہدار نے منع اُنکو کیا
نہ کوئی مسلمان اُسمین گیا
و لیکن ہوئی فتح یرموک جب
تو اس شہر مین آئے خاصان رب

غرض اس سے یہ تھی کہ وہ جان لین
کہ دنیا کی خواہش نہین ہے ہمین
کسی کو ذرا ہم ستاتے نہین
بجا لاتے ہین حکم رب برین

ہمکو خواہ ہین دوست دشمن کے ہم
کہ شیوہ ہمارا ہے جود و کرم
جرجرد لاور نے ہے یون کہا
کہ لین اپنی لاشین انھون نے اٹھا

کیا دفن اور پھر گئے شہر مین
امن سے ہوا چین حاصل انھین
ہوئے دو سو تینتیس مسلمان شہید
کہ ہمدان و حمیر کے تھے وہ سعید

مگر تیس لکھا بھی اُنمین ہی تھے
فدا ہوکے جنت مین داخل ہوئے
سدا اُنپہ اللہ کا رحم ہو
کہ تھے حامی دین وہ سب نیکخو

ہوا اُنپر رضائے خدائے برین
ہین خوشنود اُنسے شہ مرسلین
شہ مرسلین پر صلوٰۃ و سلام
بپا ہے رہین یا الٰہی دوام

آغاز فتح یرموک

خبردار ہونا قیصر کا حمص سے اور زیادہ ہونا انتظار آمد سلاطین نصارا کا انطاکیہ مین جانا قیصر کا واسطے استقبال ماہان بادشاہ ارمن کے اور واویلا کرنا نصرانیون کا بحضور قیصر غلبہ اہل اسلام سے

امام سیر واقدی نے کہا
کہ قیصر کو معلوم جب یہ ہوا
کہ غازی مظفر ہوئے حمص پر
بڑھا اور بھی اُنکا اقبال و فر

ظفر اُنکی پابوس ہے دمبدم
ہوئے آسمان سا اب اُنکے علم
ہزیمت ہوئی حمصیون کو نصیب
مسخر ہوئے سب نشان و صلیب

ہوا قتل بطریق اور مال و زر
جو بھیجا تھا اُسکو وہ سب لوٹ کر
لیا غازیون نے ہوئے شادمان
یہ ہے عزم اُنکا کہ لے لین جہان

یہ سنتے ہی وہ ہوگیا بیقرار
پڑا بستر غم پہ زار و نزار
لگا آہ کرنے بصد درد و غم
کہ افسوس ہے ہے ستم پر ستم

ہوا اُسکا سینہ جو غم کی کتاب
ہوے دل جگر درد و حسرت کے باب
جدا سب سے غم سے لگا نہ ہوا
سیہ اُسکے آگے زمانہ ہوا

ہوئی ہمنشین اُسکی آہ و فغان
گیا سر سے سودائے رومی نہان

امیدین رہین سب وہ بالائے طاق
بڑھی حسرتین جیسے روز فراق

گھلا جسم یون اُسکی طاقت گھٹی
گھٹے جون شب وصل عشاق کی

پر اسپر بھی یہ تھی اُسے آرزو
کہ اکبار یون اُنسے ہون جنگجو

کہ ہی طاقتِ سلطنت جسقدر
کرون صرف اور ثانیہ پاؤن ظفر

نکالون مین سارے دلی حوصلے
خدا پھر ہی مالک جو چاہی کرے

تھے جتنے سلاطین نصر شعار
لکھا تھا اُنھین اب بجاہ و وقار

چلے آؤ اعراب سے یون لڑو
ظفر پاؤ یہ ملک جانے نہ دو

امیرون کو بھی اپنے اطراف سے
بُلایا تھا اُس نے اسیو اسطے

کہ پاتا تھا اخبار سے یہ خبر
کہ پاتے ہین اعراب ہر دن ظفر

تواب اور اُنکا بڑھا انتظار
شب و روز رہنے لگا بیقرار

غرض پادشاہان نصرانیان
بتعمیل حکم شہ رومیان

بصد افتخار و ہزاران حشم
بصد فر و جاہ و بکوس و علم

ولایت سے سب اپنی اپنی چلے
بخوبی لڑین تاکہ اعراب سے

زمین در زمین تا باقصائے شام
ہوے جوش زن بحر لشکر تمام

ہوئے جمع انطاکیہ مین وہ شاہ
لیے اپنے ہمراہ خیل و سپاہ

سواران جنگ آور و نامدار
دلاور سنان دار خنجر گزار

خیام بلند اور اُنپر کلس
کہ جنپر نہ ٹھہرے نگہ یک نفس

ہزارون بپا تھین صلیبین وہان
نہ تھا فرسخون تک زمین کا نشان

جہان تا جہان تھے خیام و علم
سیہ بر سے یہ تھی حشم پر حشم

برابر برابر بنا رستے راہوار
وہ بھالونکی پھر اُنکے آگے قطار

نمایان ہوئی قدرتِ ذو الجلال
کہ اک جا دگرگون اجناس و مقال

یہ کہتا ہی راوی زانطاکیہ
ہوا مخیم فوج تا رومیہ

خوشی سے ہوا شہ کا دل باغ باغ
جلے اُسکے بیت الالم مین چراغ

ہوا قیصری تخت پر جلوہ گر
پھر اُسنے لڑائی پہ باندھی کمر

مگر پہلے اک لشکر بیکران
کیا شہر قیساریہ کو روان

کہ عکہ کے وہ لوگ اور صور کے
محافظ رہین رات دن جان سے

ازان بعد اک اور بطریق کو
دیا شہ نے اک لشکر جنگجو

بتاکید اُسکو دیا حکم یون
کہ جا بیت اقدس کو لیکر قشون

اور اعراب کو اُسپر آنے نہ دے
وہ شہر اپنے قبضہ سے جانے نہ دے

مگر رات دن تھا یہی انتظار
کہ آئے جو ماہان ارمن تبار

تو سب فوج پر اُسکو افسر کرون
سپہدار و سالار لشکر کرون

اور ارمن سے وہ بھی بفرمان شاہ
چلا اپنے ہمراہ لیکر سپاہ

فراہم کیے ارمنی اسقدر
ہوسکتے تھے نہ یون جمع وہ پیشتر

جو پہونچا وہ نزدیک انطاکیہ
رہا اُس سے وہ شہر اک دن کی رہ

تو اک معتمد اُسنے بھیجا وہان
کہے تاکہ شہ سے کہ شاہ جہان

ترے حکم سے شاہ ارمن دیار
ولایت سے اپنی بصد افتخار

پئے آستان بوسی حاضر ہوا
فلانی جگہ آج ڈیرا کیا

غرض اِس سے یہ تھی کہ دارائے روم
مری پیشوائی کو باصد ہجوم

جو آئے سرِ رہ تو میرا وقار
بڑھے اور مجھے اُس سے ہو افتخار

گیا اور کہا اُسنے او ربادشاہ
چلا اُسکو لینے بفوج و سپاہ

اُٹھا سو بسو شور قرنا و کوس
چلی فوج آراستہ جون عروس

سلاطین ترسا عنان در عنان
ہوئے ہمرکاب شہ رومیان

ہوئی اُسکی جنبش سے لرزان زمین
چھپا گرد سے آسمانِ برین

تو ماہان بھی ہوکر اُدھر سے سوار
چلا جانب شہ بجاہ و وقار

سرِ رہ پڑی شہ پر اُسکی نظر
بتعظیم گھوڑے سے آیا اُتر

امیر اور اُسکے مصاحب جو تھے
بآداب وہ بھی پیادہ ہوئے

ملا شاہ سے یون وہ خانہ خراب
کہ جومی گئے کفش گاہ رکاب

لگا شوق سے اُسکو دینے دعا
کہ ای نامور شاہ کشورکشا

ہمیشہ زمانہ ترا یار ہو
شہ خاوری نیزہ بردار ہو

یہ کہتا ہی یان راوی نیکدین
بکا کفر پھر اُس لعین نے وہین

عنایت کا اظہار شہ نے کیا
کہا ہو سوار اور وہانسے پھرا

کہا اُسنے گرجا مین اول چلو
سعادت وہان چلکے حاصل کرو

تو قیصر نے گھوڑے کی موڑی عنان
کلیسا کی جانب ہوا بس روان

کلیسا وہان خاص شاہی جو تھا
کہ تھا اور گرجون سے وہ ہی بڑا

گئے اُسمین باصد خلوص و یقین
تھے شاہان ترسا بھی حاضر وہین

سبھی رنج سے زار و گریان ہوئے
اور اسطرح قیصر سے کہنے لگے

عرب نے کیا ہاتھ ہمپر دراز
تو ہرداد دہ شاہ گردن فراز

ہوئے اسقدر دہر مین وہ عزیز
کہ ہین اپنی عورات انکی کنیز

ہمارے مکانون مین ساکن ہوئے
ہمارے خزانون کے خازن ہوئے

اگرچہ یہ حاصل ہے دولت انھین
ولیکن نہین ہے قناعت انھین

اور انکو یہ حاصل ہوا احترام
ہمارے ہوے مرد انکے غلام

یہ صدمہ ہو کیونکر گوارا ہمین
کہ ہر جا انھون نے ہی مارا ہمین

یہ کہکر وہ رونے لگے زار زار
کہ ہے ہر ستم ہم ہوئے بیوقار

مانع ہونا قیصر کا اہل تنصر کو گریہ و زاری سے اور سوال کرنا وجہ چیرہ دستی اہل اسلام اور جواب دینا ایک پادری کہنہ سال کا اور شکستہ دل ہونا قیصر کا اور عازم ہونا شام سے نکلنے پر

کیا شاہ نے منع اور یون کہا
ڈرایا تھا مین نے تمھین بارہا

عنان با عنان انسے فرہی
انھین پر ہے اب سایۂ ایزدی

قسم ہے مسیحا و انجیل کی
کرین شام پر وہ ہی فرماندہی

بس اے حامیان جناب مسیح
نہ گریان ہو جون زن کہ ہے یہ قبیح

جہان مین کبھی لشکر اسطرح کے
فراہم ہین کس بادشہ نے کیے

بچے دین بھی اور گھر بار بھی
وہی فر و سطوت ہو عزت وہی

کہ افعال مین سب تمھارے خراب
اسی خوف سے ہے مرا زہرہ آب

مسیحا کو اپنا کرو تم شفیع
رہے تا کہ اقبال و دولت مطیع

رعایا اگر تمسے شادان رہے
تمھاری ترقی کی خواہان رہے

رہو دور بغض و حسد سے تمام
ہے انسان عاجز کو نخوت حرام

سوال ایک کرتا ہون مین تمسے آج
جواب اسکا تم دو مجھے ملکے سب

کہا تم تو انسے زروے شمار
زیادہ ہو پھر وہ ہین بے اقتدار

نہ قوت ہے انمین نہ سامان ساز
کہو تم یہ کرتے ہین کیون ترک و تاز

گیا آہ قبضہ سے یہ ملک شام
کہین جسکو دنیا کی جنت تمام

سوا انکے اتراک اور جرمقی
کرے تمسے تجے شکایت انکو دی

عرب ہین یہ تمکو نہین بیرگی
نہ آئی حیا اس سے تمکو کبھی

یہ سنکر کسی نے نہ پاسخ دیا
کہ غفلت کا پردہ تھا انپر پڑا

نہین تمکو معلوم کس وجہ سے
مسلمان انصار پہ غالب ہوئے

کہا آہ یہ تو ہوئے خود تباہ
کہ ماری ہے ان سبکی شیطان نے راہ

نہین کوئی انمین کہ با جد و کد
کرے امر معروف اور نہی بد

نمازون کو اپنی کیا رائگان
عبادت کرین کچھ نہ کچھ نیکیان

کہ اب انکا اقبال و جاہ و حشم
ترقی پہ ہے روز و شب دمبدم

یہ بہتر ہے ہو صلح جو بے درنگ
نہ مانا ہوئے انسے جویائے جنگ

جو ہین ملک اب میرے زیر نگین
انھین پر ہون فرمانروا مومنین

لڑو اور کرو صبر پاؤ وقار
کہ ہو شادمانی غم روزگار

کیا خرچ مین نے زر و مال سب
کہ حاکم ہون تم پہ اہل عرب

مگر تمسے امید نصرت نہین
سنو جانتا ہون مین یہ بالیقین

ڈرو حق سے توبہ کرو بیکے سب
کہ ہو دفع تمسے بلائے عرب

عدالت کرو خوب چھوڑو ستم
کہ اقبال بڑھتا رہے دمبدم

ہمیشہ فریب و دغا سے بچو
دم رزم و پیکار صابر رہو

بری خصلتین ہین یہ بے انتباہ
کہ ہوتا ہے گھربار انسے تباہ

کہا سب نے اے شاہ عالی جناب
بیان کرسکین اور دیوین جواب

قوی جسم تم اور وہ ناتوان
وہ لاغر بدن اور تم پہلوان

ہوئی فتح انکو جہان وہ لڑے
بلاد اور قلعے تمھارے لیے

غضب ہے وہی مرد میدان ہو تم
وہی قاتل اہل ایران ہو تم

کہ ابتک ہے انکو تمھارا خطر
کہان ہے وہ شوکت و اقبال و فر

نہین مجکو معلوم اسکا سبب
بتاؤ مجھے تم مین حیران ہون اب

مگر پادری ایک دیرینہ سال
لگا کہنے اے شاہ فرخندہ فال

کہا بادشہ نے کہ اے نیک پے
مین آگہ نہین مجکو سوگند ہے

نہ سمجھے کہ کون اور کیا تھے مسیح
نکالین شریعت مین باتین قبیح

عدالت نہین نام کے واسطے
ہے جور و ستم فخر انکے لیے

یہ فساق و ظالم ریاکار ہین
مطیع ہین ان سے بیزار ہین

غرض کوئی ایسا نہین ہے گناہ / یہ کرتے نہون جسکو شام و پگاہ
اور اہل عرب کا بھی سن حال اب / کہ خرد و کلان ہین فدایان رب
وہی قائم اللیل ہین لاکلام / وہی صائم الدہر ہین بالتمام
نہین یاد مولا مین کوئی بھی سست / ادائے فرائض مین اک ایک چست
نہین حب دنیا انھین زینہار / سمجھتے ہین اسکو تو ناپائدار
خدا کے لیے چھوڑ دین خواہشین / رضامندیٔ حق طلب ہے انھین
جو نام نبی لین تو بھیجین درود / نہین انکو منظور اپنی نمود
تکبر خودی اور تنفر فجور / نہین نام کو انمین انکی شعور
نہ اپنی شریعت کے ہون وہ معین / فنا عشق احمد مین ہین بالیقین
اور آپسمین از روے حب وفاق / کسی کے نہین دل مین ذرہ نفاق
صداقت سے انکو سروکار ہے / نہ کاذب ہے انمین نہ غدار ہے
اور انپر جو میدان مین حملہ کرین / تو بے فتح پائے نہ ہرگز پھرین
کرین انپہ حملہ جو یہ بوالفضول / انھین جز ندامت نہو کچھ حصول
شہادت پہ مرتا ہے چھوٹا بڑا / کہ حاصل ہو دیدار ایزد کا
اسی کی طلب ہے اسی کی ہوس / یہی آرزو انکی ہے اور بس
بھلا کس طرح وہ نہون کامیاب / کہ ہر کام انکا ہے با آب و تاب
سنی شاہ نے جبکہ یہ گفتگو / کہا سچ تو کہتا ہے اے نیکخو
مظفر یہ ہون مشکل کوئی نہین / مین زنہار اب انکا حامی نہین
لڑائی عرب سے نہین ہے روا / نہین عقل و دانش کا یہ مقتضا
مناسب ہے مین چھوڑ دون ملک شام / کرون جاکے قسطنطنیہ قیام
مرے ساتھ ہون میرے اہل و عیال / نہ کچھ فکر ہو مجھکو نہ کچھ ملال

آمادہ کرنا ملوک و بطارقہ کا قیصر کو بمقابلہ اہل ایمان اور سردار کرنا اُسکا قناطیر و جرجیر و دیرجان و قورین کو اور جرنیل کل ہونا ماہان بادشاہ ارمن کا

سنی جبکہ قیصر کی یہ گفتگو / گرے اُسکے قدمونپہ وہ زشت خو
کہا کیا یہ کہتا ہے ایسا نہ کر / ذلیل آپ دین مسیحا نہ کر
اگر چھوڑ دیگا تو شامی دیار / تو ہو جائینگے ہم تو خوار و نزار
نہ اقبال یہ ہو نہ فر شہی / کرین یان یہ اعراب فرماندہی
جو کوئی جہان مین سنیگا اسے / وہ نامرد جانیگا بیشک تجھے
مسیحا کو کیا دیگا اسکا جواب / کرینگے وہ محشر مین تجھپر عتاب
کہ کیا ملک و لشکر تھا تیرا قلیل / جو تونے کیا دین میرا ذلیل
یہ حشمت یہ لشکر یہ سامان و زر / ہوئے جمع ہرگز نہ اے نامور
اور اک ایک ہم مین ہے نصرت لوا / بہادر زبردست جنگ آزما
جو تو حکم دے اسکی تعمیل مین / اگر جان جائے خوشی ہو ہمین
سزاوار ہے تجھکو فرمان دہی / کرین ہم دل و جان سے جانبازی
کرین اسطرح انسے اب کارزار / دکھائین شجاعت کی انکو بہار
یہ سنکر ہوا شاہ کو اعتماد / دل غمزدہ ہو گیا شاد شاد
یہ چاہا کہ لشکر روانہ ہون اب / پئے جنگ و پیکار اہل عرب
مگر پانچ ہون کل سپہ کے نشان / اور افسر بھی ہون پانچ با عز و شان
اُسیوقت اُسنے وہان بید رنگ / کیے پانچ سردار با نام و ننگ
قناطیر اک دوسرا دیرجان / سویم شاہ جرجیر تھا پہلوان
چہارم تھا قورین با احتشام / کہ اُسکا بھتیجا تھا وہ لاکلام
اور ان سب پہ ماہان کو افسر کیا / سپہدار و سالار لشکر کیا
قناطر کہ تھا حاکم روسیہ / نشان سرخ دیبا کا اُسکو دیا
عیان جسسے تھی شوکت قیصری / جڑاؤ صلیب اسکے اوپر لگی
سوار اُسکے ہمرہ کئے سو ہزار / کہ یہ اک تھا آمادہ کارزار
یہ تھے روسیہ کے دلاور جوان / فرس اور فارس بھی برق طپان
لیا پھر خوشی سے نواسے دگر / لگا جسکے جنگون مین تھا خوب زر

٥٥

وہ دیبائے ابیض کا تھا سب نشان
صلیب زبرجد جڑاؤ سنان

بلاکر دیا شاہ جرجیر کو
کہا اسکی دولت تو ہو سرخرو

علم دیرجان کو پھر اسنے دیا
اور اک لاکھ اسوار جنگ آزما

مقرر ہوئے اسکے ہمرہ سوار
فرنگی و مغلیط یک صد ہزار

کہ ٹیکا تھا اسکا سیہ سر بسر
لگے جابجا اسمین لعل و گہر

لکھا ہے وہ تھے ارمنی دو قسی
جوان و توانا دلاور جری

منگایا وہین پانچوان پھر نشان
مرصع تھی جسکی صلیب و سنان

جڑی اک صلیب اسمین یاقوت کی
جو دیکھے تو آنکھوں کو ہو خیرگی

دیا تاج پہنا کے پھر ہار بھی
کہ تو ہے جری اور سردار بھی

بہت اسکی تھی خاطر و آبرو
کہ تھا وہ شجاع و ذکی جنگجو

پھر اس سے کہا شہ نے ای دوستدار
مرے مونس و مشفق و غمگسار

کہا پھر یہ اسنے ہے لازم یہی
کہ دل سے کرو اسکی فرمانبری

سنو تم اگر ایک رہ جاؤگے
تجولی نہ ہرگز رسد پاؤگے

مناسب ہے ہر ایک جائے جدا
ملے تا کہ دانہ اور آب و گیا

روایت ہے پھر شہ نے خلعت دیا
جبل ابن ایہم کو مرتد جو تھا

وہ اسپان تازی و تازی ہوا
تھے سب نخست آلات جو پائے کا

ہراول ہوا انکا بجاہ و وقار
عرب سے تو کر اسطرح کارزار

تو اول ہے اور بعد یہ انجمن
کہ آہن بآہن تو ان کو شکن

سپہدار افسر جو ہین فوج کے
انھین غسل دو جلد تعظیم سے

انا جیل پڑھکر سناؤ انھین
لڑائی کی رغبت دلاؤ انھین

غرض جب ہوا ساز لشکر درست
تو گرجا سے قیصر چلا چست چست

بنی اسپہ صورت تھی خورشید کی
نمایان ہوتا اس سے فرّ شہی

کیے اسکے ہمرہ پئے کارزار
سواران رومی وطن سو ہزار

یہ کہتا ہے صادق زبان واقدی
سنہری صلیب اسمین تھی اک جڑی

طلب کر کے پھر وہ بین جو تھا نشان
دیا شاہ قورین کو شہ نے وہان

کیے اسکے ہمراہ بھی سو ہزار
سواران شائستۂ کارزار

اسی وقت چارون کو خلعت دیے
کہ کنگن بھی تھے انمین ٹیکے بھی تھے

سنہری تھی چھڑ اسکی سب لاکلام
مرصع بیاقوت و گوہر تمام

پھر یہ تھا اسپہ بدہا سرخ رنگ
دیا ارمنی کو کہ ہو جیرہ جنگ

دیا اسکو خلعت مین ملبوس خاص
کہ افسر ہے یہ ہوا ہے خصاص

لڑا فارس و ترک سے بارہا
ہوا تھا مظفر لوا جابجا

کیا مین نے اب تجکو سردار فوج
کسیکا نہین تیری مانند اوج

خلاف اسکے کچھ بھی نہو زینہار
کہ حاکم تمھارا ہے یہ باوقار

کہ جس سرزمین پر کرو گے خیام
تو برباد ہوگی رعایا تمام

ملین جس جگہ تمکو اعراب اب
کرو قتل انکو بطیش و غضب

ہراول کیا کل سپہ کا اسے
نصارا عرب اسکے ہمرہ ہوئے

کہا اس سے ای ابن ایہم جبل
تو عقل و شجاعت مین ہے بے بدل

کہ انمین نہ باقی رہے تاب جنگ
انھین ملکے یہ مارلین بیدرنگ

کیا حکم پھر راہبون کو وہان
کہ اب ماء معمودیہ مین یہان

کہ برکت سے اسکی ظفر ہے قرین
مگر یہ ظفر پائین ہنگام کین

انھین غسل دیکر سبکے باصد نیاز
پڑھی انپہ میت کی سبنے نماز

سران سپہ سے یہ کہنے لگا
کہ نقارہ کوچ ہو جابجا

روانگی لشکر ہزیمت اثر نصارا اور خود سوار ہو کر رخصت کرنا قیصر کا اور اطلاع دینا آمد کفار سے مخبران اسلام کا سپہ سالار منصور کو اور مشورہ انکا دلاوران دین و شیران موحدین سے

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
جو رخصت کیا فوج کو شاہ نے

کہ دیکھون ان افواج کو آپ بھی
مگر ہو ترقی یہ نشتر میں بھی

لگا بھیجنے یارون طرف کوس بھی
سوار و پیادہ سب چلے جوق جوق

ہوا آپ بھی تب وہان سے سوار
چلا باب فارس کو باصد وقار

بجا جابجا انمین کوس رحیل
جہان ہوگیا مثل دریائے نیل

فروش و صنادیق و سامان تمام
نکالا گیا اور دیتے خیام

دیے لاد اونٹونپہ لیکر مہار
نظر ڈل پہ دل آتے تھے فوج کے
باین جاہ و حشمت وہ لشکر چلا
بہت شاد ہوکر شہ رومیان
لڑو خوب آئین و دین کے لیے
نہ چھوڑو انھین جاؤ جس جا ملین
جو ہے رہ عراق اور سوین کی
رہِ قنسرین و عواصم روان
تو ماہان مع جملہ افواجِ روم
گران تا گران تھین عجایب ولوا
جبل ابن ایہم کے ہمرہ ہوئے
جہان شب کو ہوتے تھے اُنکے خیام
کہ دو ہمکو سب کھانے پینے کی نُحر
ذرا بھی کسی جا پہ اُنسے بجا
یہ کہتے کہ ہین سخت بیداد گر
اُنھین مین تھے شیزر پہ پہونچے جب
مگر حمص مین اُنکو پایا نہین
یہ سنکر چلے اور پہونچکر وہان
سپہدار افواج اخیارِ دین
سپہدار سردار عالی جناب
جہانِ عطا و بحارِ سخا
ہوئے ملتجی اپنے اللہ سے
نہ یہ فکر اور رنج تھا ڈر کے ساتھ
کہ ناگہ گھٹی عمرِ شب اسطرح
تو اُٹھے وہ باعبد ہزاران نیاز
کھڑے ہو کے خطبہ پڑھا یوں وہین
پیمبر پہ بھیجے درود و سلام
کہا پھر یہ اُنسے کہ اے مومنو
خدا کی مدد تم پہ ہر دمبدم

بڑھے ساربان تھین ہزارون قطار
کہ میدان کے میدان تھے اُنسے بھرے
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا
وہان بھی ہوا اُنسے یون ترزبان
گر اب بھی نہ تم اُنپہ غالب ہوئے
کرو خوب تاراج و غارت اُنھین
روان فوج جب جیر اُسپر ہوئی
ہوئے بر جانی مع دیر جان
چلا اور لرزنے لگے مرز و بوم
نہ تھی فوج تھا ایک عالم جدا
اور اُس فوج کے آگے آگے چلے
رعایا کو تکلیف ہوتی تمام
شکر روغن و بیضہ و مرغ و مَی
نہ دانہ نہ ہیمہ نہ آب و گیا
نہ اب کوٹ کر آئین اُنپہ دادگر
تو یہ مخبر اُنسے جدا ہو کے تب
سنا دوان اُنھون نے کہ اب فوجِ دین
سپہدار سے کردیا سب بیان
ہوئے جنکے محکوم ابرارِ دین
ازل سے ظفر جنکے تھی ہمرکاب
وزیرِ و نزیرِ شہِ انبیا
کہ اُنپر ہمین نصرت و فتح دے
مگر اُنکو شفقت تھی اتنا کے ساتھ
گھٹے عمرِ حساد کی جس طرح
وہین مومنون کو پڑھائی نماز
کہ یکتا ہے بیشک خدائے برین
اور اُنپر جو ہین شاد عالی مقام
سدا تم پہ اللہ کا رحم ہو
ظفر ہے تمہارے ہی زیرِ قدم

صدا کوس و قرنا کی تھی ہر طرف
گیا آسمان پر زمین کا غبار
جہان تا جہان تھا ہجومِ سپاہ
کہ ہے لشکر و ساز و سامان فزون
نہ چھوڑینگے پیچھا جہان جاؤگے
قضا طرح ہوا حکم شہ سے روان
زراہِ حلب سوے شہرِ حماہ
جو یہ چار فوجین روانہ ہوئین
خروشِ تبیرہ صدائے نفیر
کہا آسکے آگے پیادے چلین
زمین پر وہ لشکر ہوئے یون روان
غریبون سے وہ مانگتے بیگمان
لبون پر رعایا کا دم آگیا
نہ تھا دادرس نہ کوئی غمگسار
لکھا ہے کہ جب وہ روانہ ہوئے
چلے جانبِ حمص اسواسطے
سوے جابیہ یان سے راہی ہوئی
سپہدار فوج خدا و رسول
سپہدار و ہم شاہ و ہم شہسوار
جہاندار اقلیم جود و ہمم
ہوئے جنسے پرنور عرض و فلک
نہ سوئے اسی فکر سے رات بھر
اسیو جر اسطرح مضطر تھے وہ
ستارون نے گردون پہ کی آنکھ بند
دعائے مسلمان جو فارغ ہوئے
نہین کوئی اُسکا عزیز و قریب
ابوبکر صدیق رضہ والا گہر
مقابل ہو تم جس سے بہرِ مصاف
تمھین آزماتا ہے اب پھر وہی

سواران جنگی روان صف بصف
وہ دن ہوگیا مثلِ شب تیرہ تار
کہ تھی بند مور اور پشہ پہ راہ
نہ دیکھے نہ دیکھو گے ایسے قشون
زمین پر نہ ہرگز جگہ پاؤگے
رہِ لاذقیہ بفوجِ گران
چلا شاہ قورین لیکر سپاہ
سوے فوج اسلام جو پائے کین
زمین سے گئی تا بگردونِ بیر
کہ رستون کو ہموار کرتے چلین
چلے باغ پر جیسے بادِ خزان
وہ جیز مین میسر ہوا مین نہ وان
کہ اُنپر ہوا خوب ظلم و جفا
تو عاجز غریبان نہ بیچارہ وار
تو مخبر سپہدار اسلام کے
سپہدار کو یہ خبر دیجیے
وہین خیمہ زن ہین بعیش و خوشی
رہے جنسے اعدا ذلیل و ملول
مظفر بہر عرصہ عرصۂ کارزار
کہ جنکا لقب ہے امین الامم
جلو مین چلے جنکے فوجِ ملک
رہے حق سے خواہانِ فتح و ظفر
وگرنہ دلیرون کے سر و رچھے وہ
بچھے جیسے شوقِ دلِ دردمند
کہا اُنسے ہرگز نہ کوئی کہے
مگر ہین جناب محمد حبیب
جہانِ صداقت شہِ دادگر
نہ چھوڑو اُنسے کرو میدان صاف
کہ اک اور نازل بلا اُنسے کی

کہکر

اُسیکی اعانت بہ یکھو نظر
جہان تمسے اعدا مقابل ہوئے
مرے مخبرون نے اب آکر مجھے
کیا اپنے جانب ہی اُنکو روان
سنو ہی یہ ارشاد ربّ برین
لیکن خداوند ظلمات و نور
کئی رہ سے گرچہ ہوے وہ روان
تم اس بات کو جانتے ہو کہ رب
نہ شوکت ہی اُنکو نہ اقبال کچھ
یہ کہکر کہا مخبرون سے کہ اب
خموشی ہی کسواسطے دوستو
مین کیا غیر ہون ایک تم مین سے ہون
تو پھر اس خموشی کا باعث ہی کیا
کہ نازل ہوا آپکی شان مین
سزاوار ہمکو یہ ہرگز نہین
کہا پھر کہ کیون چُپ ہوا ای مومنان
تو جھٹ ایک صاحب یمانی نژاد
کہ قرب مدینہ ہی اور وان ہمین
امیر ولاور سے اُنسے کہا
کہ خود چھوڑ آیا وہ شہر و دیار
امین اپنی جاسے جو بحر و جنگ
تو قیس جو ابر و جو یاے جنگ
نہ ہو جاسے خالق ... تک بین
ہزارون بیان ... وہان
نہ جاینگے ہم سو ملک حجاز
وہان عیش و راحت سوا اور کچھ
تمہاری زبان پر ہوا حق روان
کہا پھر کہ سنلو اسے مومنو
نہین یہ سزاوار تمسکو وہان

وہ بیشک تمہین دیگا فتح و ظفر
زبون ہو کے دوزخ مین داخل ہوئے
کیا رات آگاہ اس حال سے
نہین اُنکی تعداد مین بیکران
در ایمان یہ اپنا ہی ای مومنین
کرے نور کو اپنے کامل ضرور
دم جنگ ہون جمع سب بیگمان
تمہارا مددگار ہی روز و شب
کمی اور بیشی نہین مال کچھ
کر دیھر بیان وہ ہی احوال سب
خدارا نہ بھولو تم اللہ کو
دلیرانہ باتین کرو مین سنون
جو سمجھو مناسب کہو برملا
وہ آیہ کہ لکھا ہی قرآن مین
کہ دین مشورہ آپکو ای امین
کرو مشورہ اور ہلاؤ زبان
کھڑے ہو کے بولے کہ ای بامراد
لے سب طرح ساز و سامان ہمین
کہ بیٹھو کرے تم پہ رحمت خدا
تجھے دیکھا تھا جو پروردگار
تو مردون کو ہو باعث عار و ننگ
یہ سنکر کھڑے ہو گئے بیدرنگ
اگر یہ لڑے شام کو چھوڑ دین
نہین شام گویا ہی باغ جنان
یہان بھی خداوند ہی کارساز
نہین ہی اگر کیجیے غور کچھ
کیا سنتے اسدم مجھے شادمان
کہ کیا جاؤگے چھوڑ کر شام کو
کرو اپنے اعدا کو خود حکمران

جو کچھ اُسکا وعدہ تھا پورا ہوا
وہی ہی تمہارا وکیل و کفیل
کہ قیصر نے جو ہی عدو سے آلہ
نہین انمین قلت کسی چیز کی
عدو چاہتے ہین کہ نور خدا
اگرچہ بُرا مانین کافر لعین
وہ اُنسے ہو جس جا پہ تم گرم کار
اور اللہ قادر ہی جسکا معین
وہی جسکو چاہے وہ ہو فتحمند
تو سن سنکے وہ لوگ حیران ہوئے
تمہین تو کروگے اُنھین پائمال
سنو جب پیمبر کو ارشاد ہو
یہ سنتی ہی اک شخص نے یون کہا
جناب نبی نے کیا آپکو
یہ کہکر وہ جب ہو رہا اور کوئی
اگر تم کہو کچھ تو مین بھی کہون
کرو کوچ اس جا سے بے گفتگو
لڑینگے وہان دشمنون سے جو ہم
اگر یہ کرون مین تو حضرت امیر
مرا بھاگنا اس سے مشہور ہو
یہ کہکر کہا چپ ہو تم کس لیے
کہا ای سپہدار عالی ہمم
نہ چھوڑینگے ہم لوگ شامی دیار
ہوا خوشگوار روز مین بزنگار
اگر قتل ہو جائین ہم سب یہان
ہوئے سر بسر شاد اور یون کہا
بہت اُنکی تعریف و توصیف کی
یہ تم چھوڑتے ہو بلاد و قلاع
بہادر مین اپنی جگہ چھوڑتے

کہ تمسکو مظفر کیا جابجا
کہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل
کیے جمع پھر لشکر رزمخواہ
ہی دولت بھی حشمت بھی سامان بھی
ہم افواہ سے اپنی دیوین بجھا
کچھ اللہ کو اُنکی پروا نہین
وہی خون سے اُنکے ہو لالہ زار
تو غالب ہو وہ ہی دم رزم و کین
ہمیشہ رہے نام اُسکا بلند
نہ بولے تو سردار کہنے لگے
تمہارا مددگار ہی ذوالجلال
کہ اصحاب سے اپنے شورا کرو
کہ حضرت یہ ہی مرتبہ آپکا
امین اپنی امت کا ای نیکخو
نہ بولا تو حضرت کو حیرت ہوئی
نہین غیر مین ایک تم مین سے ہون
چلو سوے وادی القری تند پو
تو اُنکو دکھائینگے راہ عدم
خفا مجھ سے ہون مجکو سمجھین حقیر
خبر سب کو نزدیک اور دور ہو
بس ای دوستو مشورہ دو مجھے
نہ جائینگے زنہار اب یانسے ہم
کہ مین اسمین اشجار با میوہ دار
نہ سردی نہ گرمی ہمیشہ بہار
نہین غم کہ ہو ملک باغ جنان
کہ یہ مشورہ تمنے اچھا دیا
کہ ہم دشجاعت تمہین حق نے دی
قصور و زر و سیم اور انتفاع
کہ مرنے سے بھی منھ نہین موڑتے

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون ۱۲

مجھے قیس نے دی جو اس دم صلاح
ہی اسمین ہر امر تمھاری فلاح

نہ چھوڑون اسے بے اڑے اور مرے
ہر اللہ مالک جو چاہے کرے

یہ سنکر دوبارہ دکھڑے ہوگئے
وہ سب قیس یون عرض کرنے لگے

توکل کے پٹکے سے باندھو کمر
کرو جنگ اعدا سے اب بے خطر

کہا سب سپہ نے کہ ای نیک خو
خدا دیوے قوت تری رای کو

مین ہون اور مرے ساتھ یہ ہمرہین
ہلونگا نہ اس جا سے تا جان مین

مین اعدا سے ہون اپنے اب جنگجو
ذرا بھی نہین خوف جو ہو سو ہو

مبارک ہو یہ عزم خالق معین
رہے زیر فرمان زمان و زمین

نہوگا اگر فائدہ دہر مین
ملیگا ثواب آخرت مین ہمین

یہ سنتے ہی بول اٹھے مومن تمام
کہ بہتر یہی اسے ہے لا کلام

مشورہ چاہنا امیر نصرت اقتدار کا سیف اللہ سے اور مشورہ انکا اور تحسین کرنا تجویز قیس پر اور روانہ ہونا سیف اللہ کا جانب رقاد بغرض سد راہ ہونے کفار کے اور آنا دلیرانہ کفار کا شور کوچ سنکر اور شکستہ اور خستہ ہونا اور نصب ہونا اعلام نصرت احتشام کا یرموک مین

یہ کہتا ہے راوی کہ تھے سب وہان
جہان پہلوان خالدؓ کامران

تھین انکو دیتے ہوا بھی صلاح
کہ ہوتی ہے اسمین ہماری فلاح

تمھاری کہو اسمین کیا رائے ہے
کہا قیس نے جو کہو ای نیک پی

نہ بھایا مجھے آپکا اختلاف
کیا مین نے تقریر سے انحراف

کہا ای سپہدار ذی احتشام
نہ ہرگز یہان آپ کیجے قیام

سوا انکے ہمراہ ہین چل ہزار
بدل ہین سب آمادہ کارزار

مناسب یہی ہے کیجے کوچ اب
کہ ہمکو رضائے خدا ہے طلب

جناب عمرؓ کی مدد بھی وہان
ہمین آئیگی بے ہراس و گمان

لڑائی اسی جا سزاوار ہے
کہ میدان فراخ اور ہموار ہے

صحابہؓ یہ سنکر ہوئے شادمان
ہوئے یکزبان ہوکے یون ترزبان

کہا صخرؓ نے یون سپہدار سے
اسی رائے پر اب عمل کیجیے

جو اردن مین ہے فوج اعدا مقیم
دم کوچ حملہ کرے ہے یہ بیم

جہان پہلوان نے یہ سنکر کہا
کہا صخرؓ نے جو مرے دل مین تھا

گئے انکے ہمراہ جبہا سے کا
وہ زرحفی بتعداد اربع ہزار

ہوا فوج کو حکم پھر کوچ کا
کھلے سب نشان و علم جا بجا

کہا کوس اقبال نے بڑھ کے یون
کہ دو دن دو دن کیون مژدہ فتح دون

تو انسے سپہدار نے یون کہا
کہ ای بوسلیمانؓ نصرت لوا

کہ تم ہو مدبر عقیل و دلیر
سپہر سرفرازان آفاق گیر

کہا آپ بھی اور غازی جوان
ہوئے رائے پر انکی تحسین کنان

کہا تم جو کچھ مشورہ دو ہمین
تو ہم اسکے تابع ہین وہی کرین

کہ پاس اس جگہ سے ہے قیساریہ
وہان ہے پسر قیصر روم کا

سوا انکے ہین اردنی خیرہ سر
مسلح سپہ جنگ جویان شر

چلین نہر یرموک بے گفتگو
کہ گویا ہین مستقبلین* عدو

لڑینگے وہان دشمنون سے جو ہم
تو بے شبہہ ہونگے مظفر علم

لڑین خوب جی جن کے مابین انکین
ذرا اپنے گھوڑون کی دم دیکھ لین

کہ یہ بات خالدؓ نے اچھی کہی
یہی چاہیے ہے مناسب یہی

ہمین حکم دیجیے کہ مانند باد
روان ہون اسی وقت سوئے رقاد

کرین جراءت اسدم جو وہ خیرہ سر
تو ہون سد رہ انکے یہ ناموَر

بحکم سپہدار عالی نژاد
روانہ ہوئے وہ بسمت رقاد

وہی ساتھ انکے گئے تھے عراق
جوان انمین ہر ایک تھا چست و چاق

علمہائے رنگین ہوئے جلوہ گر
ہوئی انپہ قربان فتح و ظفر

صدا اٹھی یہی ہان چلو غازیو
نہ اعدا کو چھوڑو بس اب مارلو

*مستقبلین یعنی استقبال کنندگان ۱۲

یلستان نیستان جہان ہوگیا / روان اسمین شیران مردم گزا
گیا آسمان پر غبار زمین / ہوا گرد برد آسمان برین
سوار فرس اور اشتر سوار / برابر برابر ہزار در ہزار
چھپا گرد میدان سے پس آفتاب / ہوئی تیرگی تھا ہوا پر سحاب
سنانون کی تھین بوریان جون چراغ / چراغان چراغان تھے وہ دشت و راغ
روان تھے پرون پر پرے اسطرح / کہ آئے گھٹا پر گھٹا جس طرح
سپہدار تھے رونق قلب گاہ / بصد فر و حشمت بصد عز و جاہ
ظفر اور نصرت یمین و یسار / سنے جتر الطاف پروردگار
جو اردن مین وہ شور اور غل گیا / تو سنکر اُسے کافرون نے کہا
ہوا فوج قیصر کا انکو خطر / چلے اب یہ سوے عرب بھاگ کر
یہ چاہا کہ اسوقت حملہ کرین / بہیر اور بنگاہ کو لوٹ لین
اسی دھن مین اردن سے وہ دشت جو / چلے انکے جانب ظفر آرزو
جو اردن سے وہ تین فرسخ بڑھے / جہان پہلوان کے مقابل ہوئے
جو میدان مین آیا مقابل شکار / تو شیران غازی ہوئے بیقرار
بڑھے شوق عاشق کی مانند سب / گری انکی خرمن پہ برق غضب
خشاخش جو نیزون کی ہونے لگی / اجل سر پہ اعدا کے رونے لگی
گئی چرخ پر دھوم تکبیر کی / جوانون نے بڑھ بڑھ کے شمشیر کی
زمین سے اٹھا ابر اک تیرہ تار / ہوئین بجلیان تیغ زہر آبدار
اگرچہ تھے اسمین جو غازی جوان / سمجھتے تھے رہ انکو قاسی جان
جہان پہلوان اور مرقال بھی / ضرار دلاور فدائے نبی
مبشر بجنیت وہ ظلمت دلیر / اور انکے سوا تھے جو نامی امیر
گئے بحر ہیجا مین سب ڈوب یون / کہ تیغون سے انکی بہین جو سے خون
کٹے دست و پا انمین تھے اسطرح / کہ دریا مین ہون مچھلیان جسطرح
جدھر حملہ کرتے تھے وہ ارجمند / تو ہوتے تھے کشتون کے پشتے بلند
دلیرانہ شمشیر مردان بکف / کبھی اسطرف اور کبھی اسطرف
اگرچہ بہت جھکے وہ بھی لڑے / مگر لومڑی کب لڑے شیر سے
رہی جب نہ کچھ طاقت کارزار / کیا عاجزانہ انھون نے فرار
چلے جانب نہر سب زرد رو / کہ زندہ رہین تھی یہی آرزو
بصد طیش و غصہ مجاہد جوان / گئے آبجو تک تعاقب کنان
تو ڈوبے بہت اسمین اعداے دین / کہ گھوڑا کہین خود کہین زین کہین
ہوئے پھر معقب بھی وہ تاکجا / ہوئے خوش غنیمت سے وہ خوشنما
تو لوٹے وہانسے جہان پہلوان / سوے سرور فوج نصرت نشان
ملے رہ مین لیکن نہ مردار سے / جو یرموک ہو تھے تب انسے ملے
تو خوشدل ہوئے سرور مومنان / کہ یہ فال نصرت ہوئی بیگمان
سپہدار نے وان سے مومنات / کیا فوج کی پشت پر افرغات
کہ وہ ایک ٹیلہ تھا مانند کوہ / مقابل مین جسکے فلک بھی ستوہ
زن و طفل و مال و منال عرب / رہے مطمئن ہو کے اس تل پہ سب
ہوا خیمہ زن جبکہ لشکر وہان / یہ نافذ ہوا حکم سرور وہان
رہین گاہ و بنگاہ سب ہوشیار / مسلح اور آمادہ کارزار
رہے منتظر نصرت غیب کے / درستی لڑائی کی کرتے رہے

منتشر ہونا اخبار قیام فرمائی شیران اسلام بمقام یرموک اور کیفیت ظلم و جور نصارا بر رعایا و تحریر نامہ قسطنطین پسر قیصر بنام ماہان اور پہونچنا اُسکا یرموک مین اور معلوم کرنا سپہدار کا تعداد لشکر کفار کو

لکھا ہی گئی سو یہ سو یہ خبر / کہ یرموک مین فوج نصرت اثر
ہوئی خیمہ زن اور یہ نزد اطلال / کہ آئین جو رومی تو ہو کارزار
ہوئے قتل سب اردنی رشت کام / زمین انکے خون سے ہوئی لالہ فام
تو کفار سن سن کے حیران ہوئے / بہت زار و گریان و نالان ہوئے

سنی شاہزادہ نے جب یہ خبر
ہوا سخت رنج سے نوحہ گر

پہونچ جلد یرموک مین چست و چاق
بافواج و اعلام و باطمطراق

جو پہونچا یہ خط سرور فوج کو
سنا کر ہر اک افسر فوج کو

لیے تھے عرب نے جو شہر و دیار
گذرتے تھے اُنپر جو وہ نابکار

تمھین شرم آتی نہین کس لیے
کہ اعراب کے زیر فرمان ہوئے

مطیع عرب ہم نہ ہوتے اگر
ملاتے ہمین خاک مین مار کر

غرض آکے یرموک وہ حیلہ فن
ہوئے نزد دیر الجبل خیمہ زن

یہ میدان تھا واسطے جنگ کے
کہ اب کوئی ارمان نہ باقی رہے

بیان کرتے ہین راشد ابن سعید
جو ہین حمیری قوم مرد رشید

جو یرموک مین آئے اعدائے شوم
تو بس بھر گئی اُنسے وہ مرز و بوم

نشان اُنکے مجھپر ہوئے جب عیان
گنا مین نے سب بیس تھے وہ نشان

چلے جاؤ بےخوف اس فوج مین
خبر انکی لاؤ سناؤ ہمین

پلٹ کر بروز دگر تیز تر
سپہدار کے پاس لائے خبر

کہا اُنمین جا کر سنا مین نے یون
کہ از روئے تعداد ترسا قشون

امیر دلاور سے اُسنے کہا
کہو مجھسے اب قاعدہ روم کا

کہا جانتا ہو تمین ای ذی وقار
کہ ہوتے ہین اسوار پنجہ ہزار

یہ کہتا ہے اللہ قرآن مین
کہ قلت کو کثرت پہ ہم فتح دین

روایت ہے از عتبہ بن عامر سے یون
کہ ٹیڑی کے مانند تھے وہ قشون

مسلمان ایسا پریشان سے تھے
کہ دم بھر نہ غافل تھے لاحول سے

ہمین صبر دے رکھ تو ثابت قدم
کہ کفار پر ہون مظفر علم

کہا فوج اعدا مین اب جاؤ تم
پھرو جا بجا یہ خبر لاؤ تم

کرو وہ بھی معلوم سب از قیاس
پلٹ کر چلے آؤ پھر میرے پاس

کیا اُس نے ماہان کو نامہ رقم
کہ اب ای سپہدار والا ہمم

کر اسطرح اعراب سے کارزار
کہ ہرگز نہ پائین وہ راہ فرار

کہا کچھ نہین جانتے تاخیر اب
چلو بے توقف بطیش و غضب

ستاتے غریبون کو کہتے تھے یون
ہوئے زیر فرمان اسلام کیون

وہ کہتے یہ نفرین ہے لائق تمھین
کیا آپ ہی تمنے غالب انھین

یہ سنکر رعایا سے بیچارہ وار
خجالت سے کرتے سکوت اختیار

امام سیر واقدی نے کہا
کہ تھا درمیان فرق نو کوس کا

مسلمان پڑھتے تھے لاحول کو
کہ خالق ہمارا مددگار ہو

مصاحب ہین یہ سرور پاک کے
شفیع الوریٰ شاہ لولاک کے

اور اک تل پہ بین جارج کو چڑھ گیا
اور آتے ہوئے انکو دیکھا کیا

سپہدار نے جلد روماسؓ کو
بلا کر کہا ای یل جنگجو

تو روماسؓ فرمان سردار سے
بدلکر لباس انمین فوراً گئے

انھین ہمنے دیکھا جو آتے ہوئے
ہوئے جمع ہم پاس سردار کے

سواران جنگی ہین دس لاکھ تک
پیادون کو جانے خدائے فلک

کہ ہمراہ ہر اک نشان کسقدر
یہ ملعون ہوتے ہین ای خوش سیر

یہ سنتے ہی سردار دین نیکخو
لگے کہنے مژدہ ہے ای مومنو

رہے جو کہ ثابت قدم جنگ پر
ہماری عنایت سے پائے ظفر

کہ اُنسے بھرا تھا وہ صحرا تمام
جدھر دیکھیے تھا اُدھر ازدحام

زبان پر یہ سرور کی تھا مدام
کہ ای رب تو مالک ہے بندہ ہین ہم

معاً بعد جو جاسوس تھے فوج مین
بلا کر سپہدار نے پھر انھین

کہ کتنے ہین یہ کافر زشت خو
جو کچھ ساز و سامان ہو اور عزم ہو

کہا پھر دلیران اسلام سے
غنیمت ہین یہ سب تمھارے لیے

نامہ قیصر بنام سپہ سالار روم بغرض صلح از شیران اسلام افسوس کرنا اُسکا مضمون فرمان سے اور آنا جرجیر کا لشکر اسلام مین بغرض مصالحت اور بے نیل مرام واپس جانا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ ماہان کو لکھا تھا یہ شاہ نے

خلافت مکان مین جو حضرت عمرؓ
جہاندار دین شاہ والا گہر

لڑائی مین لازم ہے وقفہ ضرور
پیام انکو یہ بھیج ای ذی شعور

کرین اپنے قبضہ مین وہ بامراد
یہ مفتوحہ جتنے ہین شامی بلاد

مجھے باج دینا ہی منظور اب
سپہدار اُنکے جو ہین باوقار
مگر شرط یہ ہی کرین صلح اب
کہ افسوس اعراب سے ہم ڈرین
کہا شاہ جرجیر نے اُس سے یون
کہا جاتو ہی بیٹھ کر اسپ پر
بیان کرکے مضمون فرمان تمام
یہ سنتے ہی جرجیر دانسے اُٹھا
جواہر کے سرپیچ کو باندھکر
سوار اپنے ہمراہ لیکر ہزار
سنو ای دلیران ہامون نورد
یقین ہی بنائے عداوت سٹے
جو اِس بات کو غازیون نے سنا
رکھے سر یہ عمامۂ قیصر گون
انھین اُسنے دیکھا جو آتے ہوئے
کہا ای اخ الکفر کہتا ہی کیا
ہمین ہر لڑائی مین نصرت ہوئی
بکثرت ہین لشکر شہ روم کے
کروگے اگر اِسنے تم کارزار
سلامت یہانسے چلے جاؤگے
ہمارا جو کچھ ملک تمنے لیا
وہ کافر جو یہ بخششین کرچکا
جو داخل ہوئے شام کے ملک مین
مگر یا لکے واقف نہین تو ابھی
جو کثرت سے اپنی ڈراتا ہی تو
نصارا کی ہر جا بہت فوج تھی
لیا ہمنے میدان و کوس و علم
نصارا یہ تیغ آزمایا کرین
تمنا یہی ہی کہ کچھ دیکھ لین

نہین اُنسے لڑنے کا مقدور اب
انھین بھی ہین دونگا زر بیشمار
کہ موقوف جنگ اب یہ ہوجائین سب
خوشامد کرین اور زر دین انھین
کہ ہی اِسکی تعمیل مین دیر کیون
سوے فوج اسلام ای نامور
محبت کے ساتھ اُس سے کرنا کلام
ہوا اپنے خیمہ مین رونق فزا
خزانہ کا لے استر یہ وہ خیرہ سر
چلا سوے افواج پروردگار
تمھارا جو سردار ہی شیر مرد
تھال محبت ہی ہوسلے پچھلے
سپہدار کو جلد آگہ کیا
لیے بخت اعدا کے اُس سے نگون
وہ ہین اُنکی جانب بڑھا شوق سے
کہا ای سپہدار نصرت لوا
نصارا کو حاصل ہزیمت ہوئی
کہ ہین اُنسے دریا و صحرا بھرے
نہ اُنپر ظفر پاؤگے زینہار
مگر تو یہ تم زندگی پاؤگے
دیا ہمنے تمکو تمھارا ہوا
تو پھر اسطرح اُسنے کہنے لگا
ملین ہر طرح کی تمھین نعمتین
کہ تلوار گردان اسلام کی
مگر ہمسے واقف نہین کیا ہی تو
بہت تھا زر و زور سامان بھی
اگرچہ تھے کم اور کمزور ہم
جہان تا جہان اپنا قبضہ کرین
کہ ثابت قدم کون ہو جنگ مین

بہت اُنکی خدمت مین بھیجونگا مال
ہر اِک سپہ کو بھی دون مین ضرور
گیا جب یہ فرمان ماہانکے پاس
نہ اسپر بھی راضی ہوا وہ جنگجو
برائی نہین ہمین ای باوفا
بلا لیجو اُنمین سے اِک شخص کو
مگر تیری تقریر سے ہون وہ شاد
پہنے ہی ریشم کا نیمہ لباس
یہ کہتا ہی راوی صادق بیان
پہونچکر وہان آپ آگے بڑھا
جدا فوج سے ہوکر آئے یہان
کہ آیا ہون ہوکر مین یہ کا وکیل
امین امم سرور با وقار
حمائل کیے تیغ تازی گہر
کہا ہی کہ دونون ہوئے یون قرین
نہ مغرور ہونا تم اِس بات پر
کبھی یون بھی ہی گردش آسمان
اور آئے ہین یہ سب تو کھاکر قسم
تمھارے لیے اب یہی ہی صلاح
نہین تو تمھارا وجود و عدم
سوا اُسکے لوٹا ہی جو تمنے مال
یہ جانو کہ تم تھے برہنہ بدن
کہا کیا کہا یہ کہ ہنگام کار
دکھائیگی جب کاٹ وقت مصاف
نہین تونے دیکھا کہ ہم لوگ کم
جہان لی عرب کے دلیرون نے آگ
ہمین جنگ مرغوب ہی اور لب
نبرد اِس جگہ بھی کرو تم فرار
یہ سنکر رفیقون کی جانب پھرا

زر و گوہر و لعل ہر ایک سال
بہت مال اُمین تھو کچھ قصور
لگا پڑھنے کہنے وہ نخوت اساس
رکھین جنگ و پیکار کی آرزو
بجا لاتو حکم اپنے سردار کا
کہ عالی نسب اور ہشیار ہو
کہ مسدود ہوجائے باب فساد
رکھا سر یہ عمامۂ زر اساس
کہ اُسکا طلائی مرصع تھا زین
یہ آواز اِسطرح کہنے لگا
او را جاب سان مجھ سے ہم زبان
مگر صلح کی کوئی نکلے سبیل
ہوئے وہ مین گھوڑے پر اپنے سوار
سے چلے سوے جرجیر با جاہ و فر
کہ اسپ اور استر کی باگین ملین
کہ اکثر جگہ ہمنے پائی ظفر
نہو اِسسے مغرور اور شادمان
مسلمان جہان مین رہین یا کہ ہم
کرو صلح ہمسے کہ پاؤ فلاح
سمجھلو کہ یکسان سمجھتے ہین ہم
دیا ہمنے وہ بھی تمھین ہمقال
اِسی سے دیا چھوڑ اپنا وطن
مرینگے نہ بھاگینگے ہم زینہار
تو اکدم مین ہوگا یہ میدان صاف
ہوئے کیونکہ میدان مین نصرت علم
گڑے وہین نام میدان سے بھاگ
یہی ہی ہمارے دلون مین ہوس
ہمارا بڑہے اور جاہ و وقار
اور اُنمین جمیل ایک کا نام تھا

کہا اُس سے تب مین کہ جبتک ہیں ہم / سپہدار اسلام سے نا کلام
یہ کہتے ہی پلٹا ہوے فوج روم / لیے اپنے ہمرہ ہجوم عموم
گیا پاس ماہان کے اور یہ بیان / کیا سن کے بولا وہ تیرہ روان
قسم مجکو عیسیٰ کی اے دستدار / ابھی مین نہ اُنسے کرون کارزار
مگر بھیجون اور ایسے اک مرد کو / کہ ہمقوم اور ہموطن اُنکا ہو
محبانہ اُنسے کرے گفتگو / عجب کیا کرین صلح وہ جنگجو
کہ مائل ہی ہر جنس بہ ہمجنس پر / بشر تو بشر دیکھ تا جانور
کہا اُسنے ہان خوب ہی یہ صلاح / ہو اُنکے لیے شاید اسمین فلاح

بھیجنا ماہان کا جبلہ کو بغرض مصالحہ بہ لشکر حق اور گفتگو اُسکی حضرت عبادہ سے اور بے نیل مرام پھرنا اُسکا بھی

کہا واقدی رحمہ اللہ نے / کہ جبلہ کو ماہان گمراہ نے
بلایا اُسیوقت اور یون کہا / کہ تو ہے عقیل اور صاحب ذکا
کیا امینین جرجیر آیا حزین / ہوئی صلح کی کوئی صورت نہین
تو ہمقوم اُنکا ہے ہمقوم سے / وہ ہے کون ایسا نہ الفت کرے
ابھی فوج تازی مین جا ہو سوار / بلا اُنسے اک مرد عالی وقار
اور اقبال قیصر سے اُسکو ڈرا / غرض ڈالدے جال تو مکر کا
وہ صورت ہو لڑنے سے باز آئین وہ / یہان سے عرب کو چلے جائین وہ
تو آتے ہی جبلہ نے آواز دی / کہ عامر کی اولاد مین سے کوئی
مرے پاس آئے کہ باتین کرون / شہ ارمنی کا فرستادہ ہون
یہ آواز سنتے ہی حضرت امیرؓ / لگے کہنے اے قوم آفاق گیر
تمہارا ہی ہمقوم اور ہموطن / یہ آیا کہ ہو تم سے گرم سخن
قرابت کو اپنی یہ کرکے عیان / ملاوٹ کی باتین کرے بیگمان
مناسب ہے تم بھی روانہ کرو / عمرو کے قبیلہ سے اک مرد کو
یہ سنکر وہین مستعد ہو گئے / وہ صامت کے بیٹے عبادہ جو تھے
کہا جاؤن اے سرور مؤمنین / کہا جاؤ حق ہو تمہارا معین
سوار فرس ہو کے وہ نیکخو / دلیرانہ اُس سے ہوئے دوبدو
یہ کہتا ہے راوی صداقت شعار / بڑی شان و شوکت کے تھے وہ سوار
جسیم اور شہزور اور گندمی / کہ قوم شنوعہ کے جون آدمی
یہ رعب و جلال اُنکا وہ دیکھکر / ہوا سخت حیران اور پُرخطر
کہ فربہ بھی تھے لنبے چوڑے بھی تھے / دلاور تھے اور قوم خطاط تھے
کہا اُسنے بتلاؤ یہ مجکو اب / کہ کس قوم سے ہے تمہارا نسب
کہا ہون مین عامر کی اولاد سے / صحابہؓ مین پیغمبر پاک کے
کہا نام کیا ہے تمہارا کہا / عبادہؓ ہی ہون گرد جنگ آزما
کہا اے حجازی بھائی مرے / مین آیا ہون تم تک فقط اسلیے
کرون خیرخواہانہ کچھ گفتگو / بہے تا نہ اہل عرب کا لہو
تمہارا بھلا چاہتا ہون مین اب / کہ ہو تم عرب اور مین بھی عرب
اور اکثر ہین تم مین تو میرے عزیز / سنو بات میری بس اے باتمیز
مری راے مین ہے یہ بہتر صلاح / کہ ہے صلح مین اب تمہاری فلاح
رہے ورنہ ہرگز تمہارا نشان / جہان مین انصار ہین کامران
سلاطین و سردار آفاق کے / تمہارے لیے جمع یان سب ہوئے
نہین تم مین طاقت کہ اِنسے لڑو / کرو صلح جانے دو جانین نہ دو
سوا اِنکے ہین اور لشکر بہت / کہ مین جان نثاران قیصر بہت
ہوئے اِنسے مغلوب گر تم یہان / نہ باقی رہیگا تمہارا نشان
کہ ہے دور یان سے تمہارا وطن / سلامت نہ تم جاؤگے تا وطن
وگر تم ہوئے اِنپہ فیروزمند / نہوا انکو نقصان نہ کچھ گزند
مگر یہ کہ میدان سے ہٹ جاینگے / امن قلعہ و شہر مین پاینگے
نہ غرہ کبھی کیجو اس بات کا / کہ ہم اِنپہ غالب ہوئے جابجا
نہین وضع دنیا کی یکسان کبھی / کہین ہے غمی اور کہین ہے خوشی
نہین حرص ہے تمسی اے سرفراز / قناعت کرو جاؤ سمت حجاز
لیا شام ہے تمنے جو لوٹ کر / تمہین دیگا قیصر نامور
سُنی جب عبادہؓ نے یہ گفتگو / کہا واہ کیا خوب اے زشت خو
ڈراتا ہے شہباز کو زاغ سے / ڈرے مرغ وتش کے پکڑنے گئے

لی

لڑے اِنسے ہم جس جگہ شام مین
ظفر پائی آغاز و انجام مین
کہ ہم اِنسے جس جا مقابل ہوئے
تو اکدم مین کشتون کے پشتے کیے
اب اِنھین وہ ہرگز شجاعت نہین
وہ دل اور وہ ہمت وہ جرأت نہین
مسلمان نصارا کا خون بایقین
سمجھتے ہین جون شربت انگبین
کہ دارین مین ہو نہ ذلت تجھے
کہ ہی تو بھی اشراف اعراب سے
ترے دوست ہین وہ نہ ہین خیر خواہ
نہو دین و دنیا مین خوار و تباہ
اِسے مان کلمہ سے ہو تر زبان
کہ تجکو ملے دولت جاودان
یہ تقریر سُنکر وہ غصہ ہوا
بہ حضرت عبادہؓ سے کہنے لگا
کہا گر رہے یون ہین تو کفر پر
نہ کہہ پھر کہا جو کچھ ای خیرہ سر
ہماری لڑائی بہت سخت ہی
کہ بس موت ہی موت اک لخت ہی
نہ کام آئیگا خود و جوشن ترا
بدن طعمۂ تیغ ہو جائیگا
مناسب یہی ہی ترے واسطے
کہ تو ہو الگ لشکر روم سے
کہا ہمکو سمجھے ہو تم کیا زبون
شجاعت سے اپنی ڈراتے ہو کیون
مجاہد نے اُسکو دیا یون جواب
کہ ای شخص بیعقل خانہ خراب
نہ اِس دام مین تیرے آؤنگا مین
کہ دانا ہون پھندا نہ کھاؤنگا مین
یہ سن ہمسے کچھ نسبت اُنکو نہین
کہ وہ صاحب کفر ہم اہل دین
اُنھین پر ہین قربان اُنھین کے مطیع
کیا حق نے رتبہ ہمارا رفیع
مدد پر ہماری ہی فوج کلان
کہ ہی وہ محیط جہان بیگمان
کہا جھوٹ بکتا ہی ای بد گہر
عرب مین وہ مین گرد فیروز فر
جو ہر اک لڑے فوج خونخوار سے
نہ عاجز ہو کچھ جنگ و پیکار سے
نہین یاد کیا تجکو زبیر و عمرؓ
جو مین داور مومنان دادگر
سوا اُنکے عباسؓ لشکر شکن
شجاعت مین یکتا وحید زمن
ہین اِنکے سوا اور جنگی سوار
دیار عرب مین ہزارون ہزار
ذرا فوج مین اپنی جاکر کہو
عجب کیا پذیرا کرین جبلہ کو
خلاصی نصارا کو ہرگز نہو
مگر ہان جو لین مان اِس بات کو
نہ قتل سفیران جو ہوتا برا
خدا کی قسم مین تجھے مارتا

مرے سامنے ایسی باتین نہ کر
نہین تجکو اُن معرکون کی خبر
خصوصاً دمشق و جنادین مین
کیا قتل و قید اور بھگایا اِنھین
کہ ہر شخص ہی خوف کھایا ہوا
خطر ہی دلون مین سمایا ہوا
بس اب میری باتو نہ دے گوش دل
اور اِس دین و مذہب سے ہو منفعل
رہے یہان بھی ایمان سے شادمان
ملے بعد مرنے کے باغ جنان
سمجھلے کہ حق دین اسلام ہی
کہ یکسان بآغاز و انجام ہی
شقی ازل ہو جو کوئی غبی
شقاوت سے بچتا نہین وہ کبھی
کہ مجھسے کرو تم نہ ایسا کلام
تمہاری شریعت کو میرا سلام
ڈراتا ہی باتین بناکر مجھے
خبردار کچھ ہوش بھی ہی تجھے
نہ مغرور ہو ساز و سامان پہ تو
لگا لے نہ اپنے دل و جان پہ تو
پڑا ہوگا میدان مین خوار و زار
نہ کوس و نشان ہو نہ جنگی سوار
کہ بچ جائیگا اور یہ آسان ہی
اِسے مان محبوب گر جان ہی
تمہاری طرح ہم نہین ہین عرب
کہ ڈر جائینگے تمسے بیجنگ سب
جو یہ دام تزویر لایا ہی تو
مجھے داؤن دینے کو آیا ہی تو
تو بیشک فریبی و مکار ہی
ہر دل رومیون کا مددگار ہی
خدا کو ہین اِک جانتے بیسخن
محمدؐ کو پیغمبر ذو المنن
نہین اپنی قلت سے کچھ ہمکو یاس
تمہاری نہ کثرت سے خوف و ہراس
کہا مین نہین جانتا ہون اُسے
نہین فوج کوئی جز اِس فوج کے
سمجھتے ہین مرنے ہی کو زندگی
اُنھین جنگ و پیکار ہی دل لگی
خرابی ہو تیری گیا بھول کیا
علیؓ شیر حق کا تو زہرہ دبدبہ
گیا بھول کیا اُسکو تو ای غبی
جو شوکت ہی عثمانؓ عفان کی
زبیرؓ دلاور کو دیکھے جو تو
تو بے موت مرجاے ای زشت خو
کہا ای بنی عم مین ہون دوستدار
نہین اور مطلب مجھے زینہار
کہا ایسی باتون سے کیا فائدہ
نہین صلح کا اب کوئی قاعدہ
مسلمان ہون یا جزیہ دین یا لڑین
نہین اور منظور ہرگز ہمین
یہ سنکر ڈرا اور ہوا ناامید
کہ کانپا جبل دشت پر مثل بید

نہ بولا وہ پھر دو مین چھوڑا اُنھین
پلٹ کر گیا لشکر روم مین

پہونچنا جبلہ کا پریشان حال پاس ماہان کے اور تسلی کرنا اُسکا

اور بڑھنا واسطے مقابلہ اہل اسلام کے اور تجویز سیف اللہ العزیز جانا پانچ اصحاب نامی کا پاس جبلہ کے

عرض جبکہ پہونچا وہ ماہان کے پاس
کہا کیا کرون عرض ای بادشاہ
کہ دونا کو وہ کچھ نہین جانتے
عرب ہین تیرے ساتھ نشین ہزار
ہر تیغ انکو کرے گا جو تو
اور اپنا مین نائب بناؤن تجھے
مین ہون پشت پر تیری ہر چند
دیا حکم یون اپنی سب فوج کو
چلے سوے میدان لعین بید رنگ
لگائے ہوئے تیغ پہنے زرہ
جو کچھ ابن اتیم سے انسے ہوئی
یہ چاہا بڑھین اور انسے لڑین
مین اک گھات انسے کرون دون دن
ہراول بناکر لڑاتے ہین اب
قرابت جتائین انھین وانکو دینا
نہ مانین اگر یہ ہمارا کہا
تعجب کیا اور کہا باوقار
تو قیس اور ابوایوب جاکر بھی
نصارا عرب اب یہ آئے تمام
مناسب ہے انہین سے جاؤ تم
وہ پانچون جہاندیدہ و ہوشیار
گئے اُسکے خیمہ پہ وہ بے خطر
اور آئے ہین ہم تم مین ہوکر سفیر
لکھا ہے کہ دیبا کا خیمہ وہ تھا
سلام اسکو جاکر کیا اسطرح
کہ ہم بھی عرب اور تم بھی عرب

کہ تھا رنگ رخ زرد دل پر ہراس
گیا مین جو سمت مسلمان سپاہ
سوا جنگ کے کچھ نہین مانتے
ہین بس تیس ہزار انکے سوار سپاہ
تو بیشک بڑھے گی تری آبرو
ہے تیری منظور خاطر مجھے
لیے ساتھ یہ لشکر بیعدد
کہ جلدی سب جنگ تیار ہو
سجائے ہوئے تن پہ سامان جنگ
ہوا رہبر انکا وہ گم کردہ راہ
کہ انکی نظر آنپہ ناگہہ پڑی
ابھی انکو میدان مین مارلین
کہ بے جنگ پھر جائین یہ بے نصیب
کہ عاجز ہون شاید عرب سے عجب
جو پھر جائین یہ اور نہ ہمسے لڑین
تو لون چند مردان جنگ آزما
کہ وہ تم جو چاہو کہ ہے اختیار
اور انکے سوا اور دو گروہ جری
ز اقوام غسان و لخم و جزام
بنے جسطرح انکو سمجھاؤ تم
ذکی و خردمند و عالی تبار
کہا انسے جابر نے للکار کر
بحکم سپہدار آفاق گیر
حریر اسمین تھا زعفرانی کھچا
ملوک عرب کرتے تھے جسطرح
ہمارا نسب ہے تمھارا نسب

تو وہ دیکھکر یون پریشان ہوے
ڈرایا انھین اور لالچ بھی دی
کہا اسنے ڈرتا ہے کیون اسقدر
عرب تو بھی ہے اور وہ بھی عرب
جو یہ ملک شام انسے ہم چھین لین
مناسب یہی ہے کہ اب بیخطر
یہ سنکر اٹھا وانسے وہ خیرہ سر
بڑھے جا بجا سے وہ نکبت پناہ
جو قیصر نے اسکو دیا تھا نشان
اور اسدم سپہدار دین نیکخو
اور اسلام والے انھین دیکھکر
کہا سیف حق نے کہ ای مومنو
یہ کہکر کہا ای سپہدار دین
اگر انسے ہم سب لڑین ای جناب
تو ہون فوج ماہان شکستہ کمر
کرون قتل ہون فاش انکو شکست
مجاہد ہو نمازی ہو جرار ہو
بلائے کہا انسے ای غازیو
ہین آمادۂ جنگ و پیکار سب
مگر یہ نہ ہمسے کرین کارزار
گئے اور یہ پوچھا جبل ہے کہان
کہ ای قوم غسان و لخم و جزام
یہ سنکر جبل نے بلایا انھین
جبل اسپہ بیٹھا تھا بازیب و فر
بٹھایا انھین اسنے تکریم سے
اسیواسطے مین تمھاری طرف

لگا کہنے جبلہ ہوا کیا سبب
مگر وہ نہین مانتے ایک بھی
کہان ہے ذرا دل مین تو غور کر
مظفر ہوا انپہ ہے یہ غضب
مسیحا کی سوگند سب تجکو ہین
ہوا آمادۂ رزم با کر و فر
ہوا اسعد جنگ اصحاب پر
چھپا کثرت گرد سے مہر و ماہ
وہی اسکے سر پر ہوا سائبان
عبادہ سے سنتے تھے وہ گفتگو
ہوئے جلد تیار سب جنگ پر
کہ وہ صبر ابھی نہ جلدی کرو
نصارا عرب کو یہ رومی لعین
تو اپنا رہے پھر نہ یہ رعب و داب
ہمارا ضرور انکو ہوگا خطر
کہ سب حوصلے رومیون کے ہون پست
خدا و پیمبر کے انصار ہو
تمھارا جہان آفرین یار ہو
تمھارا و انکا ہے اک ہی نسب
نہ مانین تو ہم پھر نکالین دمار
کہا اپنے خیمہ مین ای مومنان
ہین اک ہی قبیلہ سے ہم تم تمام
کہ آؤ یہان ہے اجازت تمھین
امیر اسکے بیٹھے تھے ادھر ادھر
لگا گفتگو کرنے تعظیم سے
گیا نا ہوا یہ نشور و شغب

مگر فوج اسلام سے اک جوان
نکلکر ہوا مجھ سے یون ہمزبان

یہ کہنے لگے جابرؓ نیک خو
ہمارا چچا زاد بھائی ہے تو

نصیحت تجھے بھی انھون نے جو کی
برا مان اس سے نہ تو اے جری

ہمارے ہے آنے کا باعث یہی
کہ دعوت کرین تجھکو اسلام کی

مسلمان ہو تو نہو اب حریف
یہ دین ہے شریف اور پیمبر ظریف

خرد نے کیا دل مین جسکے ظہور
ہے احمد کی تصدیق اسکو ضرور

کہا تمکو اسلام سے اعتقاد
مجھے ہے تنصّر پہ بس اعتماد

نہ مانینگے ہرگز جو کہتے ہو تم
لنا دینا اور لکم دینکم

جدا ہو ذرا لشکر روم سے
ہماری شجاعت بھی تو دیکھ لے

تو اسوقت بھی گر مسلمان ہو
تو شایان غفران رحمان ہو

کہا یہ اگر تم پہ غالب ہوئے
مری جان و عزت کے طالب ہوئے

جیون بھی اگر مین تو باصد الم
کہ ہو وے نہ یہ فوج وکوس و علم

گوارا نہین یہ مجھے زینہار
کہ تم مین رہون ہو کے بے اختیار

کہ جسوقت سب غازی ذی حشم
کرین تیغ کو رزمگہ مین علم

مگر رحم آتا ہے تجھپر ہمین
کہ تو ہے عرب قتل تجھکو کرین

مسیح و چلیپا کی کھا کر قسم
کہا بے لڑے تو نہ جائینگے ہم

سنا قیس نے جب یہ اسکا کلام
کہا جنگ کا کر تو اب انصرام

کہ ابلیس ملعون ہے رہبر ترا
اسی نے تجھے آہ دھوکا دیا

کہ جب تیغ دین کاٹ دکھلائیگی
تری زندگی تلخ ہو جائیگی

نہ میری سنی ایک بھی زینہار
ہوا رزم جو مجھ سے انجام کار

کرین بند ہم سب کو بے اشتباہ
کہ ہم سارے عالم کے ہین خیر خواہ

خصوصًا ترا کیون نہ چاہین بھلا
کہ بس اک نسب ہے ہمارا ترا

جو ہو جائے تو اہل اسلام سے
تو ہم سے جدائی نہو کچھ تجھے

جسے عقل سے ہو ذرا آگہی
کرے وہ نہ تثلیث واحد کبھی

برا ہے یہ کیش کشیش کثیف
فقط دین احمدؐ ہے دین لطیف

نہین ہے یہ تقریر مجھکو پسند
زبان کو کرو ایسی باتون سے بند

کہا اپنی ملت نہ چھوڑے جو تو
اسے مان ہمسے نہو جنگ جو

نشان رومیون کا مٹا دینگے ہم
نہ ماہان رہیگا نہ کوس و علم

وگرنہ خراج ہمکو دے بے ملال
رکھین ہم ترا ملک تجھپر بحال

مرا ملک لین مجھ سے ویران کرین
بآرام پھر مجھکو رہنے نہ دین

جو داخل ہو نہین دین اسلام مین
تمھارا ہون منقاد احکام مین

کہا مومنون نے کہ ہشیار ہو
خرابی سے اپنی خبردار ہو

تری فوج کو کرکے اکدم مین خوار
کرین تجھکو مقتول بحال زار

مناسب یہی ہے نہو جنگ جو
نہ کھو آپ اپنی تو یہ آبرو

یہی آرزو ہے کہ ہو اب قتال
نہین باپ بھائی کا بھی کچھ خیال

کبھی گمرہی سے نہ باز آئیگا
نہ تشریف اسلام تو پائیگا

نہین کفر سے نسبت اسلام کو
خدا نے یہ دی شوکت اسلام کو

لڑائی ہماری جوان دلیر
جو دیکھے تو ہو جائے صد سالہ پیر

تشریف لانا اصحاب خمسہ کا لشکر نصرت اثر مین اور تجویز سیف اللہ الجبار کی بمقابلہ شصت ہزار سوار متنصرہ

یہ کہکر اٹھے قیسؓ عالی تبار
کہ کل ہمسے اور تمسے ہے کارزار

تو سردار خالدؓ نے یہ سنتے ہی
کہا کھا کے سوگند حضرت نبیؐ

کرون کل مین صحرا کو دریاے خون
کہ جاتا رہے سر سے اسکے جنون

لڑین انسے ہم سب یہ بہتر نہین
کہ دو نے ہین ہمسے فقط یہ لعین

کہا ضحرؓ بن حرب نے اے دلیر
مظفر کرے تمکو رب قدیر

جسے چاہو لشکر سے لیلو ابھی
کریگا نہ انکار تمسے کوئی

بیان کرکے سردار خالد سے حال
کہا ہو جیے مستعد قتال

کہ حامی ہمارا ہے رب غفور
پشیمان ہوگا وہ کافر ضرور

مجاہد ہین ہم فوج رحمن مین
یہ کفار افواج شیطان ہین

کرون منتخب وہ جوان بہر جنگ
کہ کردین وہی قافیہ انکا تنگ

جو چاہو کرو تم تمھین ہے روا
کہ تم سب دلیرون کے ہو پیشوا

کہا تیس ۳۰ شیران دشت نبرد
مین لیجاؤن انکو کرون لد و برد

که ہر ایک شیر نصارا شکار　　کرے قتل کفار دو دو ہزار
تو جتنے مہاجر و انصار تھے　　ہوئے سخت حیران یہ کہنے لگے
که اسوقت کرتے ہین یہ دل لگی　　که ایسا سنا بھی نہین ہی کبھی
مگر سب سے پہلے یل نامور　　وہی صخرؓ بن حرب والا گہر
لگے کہنے ای گرد چالاک و چست　　ظرافت ہی یہ یا کہ عزم درست
کہا کھا کے سوگند عیش نبی　　نہین ہی یہ ہرگز مذاق ای جری
کہا بس یہ ہی حکم حق کے خلاف　　یہ اللہ کہتا ہی قرآن مین صاف
کہ ہاتھون سے اپنے نہو تم ہلاک　　ہوا جب یہ حکم خداوند پاک
تو مجکو یقین ہی اب ای ذی وقار　　کہ مانے نہ اسکو کوئی ہوشیار
ہلاکت سے اپنے جو مسرور ہو　　اُسی کو لڑائی یہ منظور ہو
اگر یہ بھی کہتے تم ای نیکخو　　کہ اک مرد دو سو سے ہو جنگجو
تو یہ جنگ دشوار ہوتی نہین　　اِسے مان لیتے یہ ارباب دین
مگر تم تو کہتے ہو اک ایک مرد　　کرے دو ہزار آدمی سے نبرد
خدا کے جہان خالق انس و جان　　بہت اپنے بندون پہ ہی مہربان
کیا حکم اُسنے ہمارے لیے　　کہ اک شخص تم مین کا دو سے لڑے
کہا کیا سبب تم ہوے خوفناک　　سزاوار تمکو نہین ہی یہ باک
کہ تم جاہلیت مین تھے جنگجو　　شجاع و دلیر و ظفر آرزو
ہوئے اب مشرف جو اسلام سے　　تعجب ہی باتین یہ کرنے لگے
نہ اب شیر ہو کر کرو بزدلی　　شجاعت تو قوت ہی ایمان کی
چنونگا مین لشکر سے ایسے شجاع　　کہ جنکی شجاعت پہ ہی اجتماع
رہ حق مین جان کر چکے ہین نثار　　وہی ہین رضا جوے پروردگار
نصارا کے خون مین شناور ہین وہ　　غضب مین چلے اور دلاور ہین وہ
چڑھیت اور پھکیت او سپر گر بھی　　توانا و دانا بھی اور جری
مظفر اُنھین کو ہی کرتا خدا　　کرین اپنی جانین جو اُس پر فدا
سمجھتے ہین حامی جو اللہ کو　　بتاؤ اُنھین خوف پھر کس سے ہو
گرین آب سے وہ اگر آگ مین　　تو اللہ محفوظ رکھے اُنھین
اُنھین دیکھ کر تمکو ہوگا یقین　　کہ ہرگز یہ بیجا مین کہتا نہین
کہا ای جہانگیر ای صف شکن　　حقیقت مین سچ ہی تمہارا سخن
پر اس گفتگو سے مرا مدعا　　سوا خیر خواہی کے اور کچھ نہ تھا
ارادہ اگر ہی تمہارا یہی　　تو لو ساٹھ گرد دلاور جری
کہ ہر اک ہزار آدمی سے لڑے　　اور اک دوسرے کی اعانت کرے
یہ سنکر کہا یہ مسیب نے کہ ہان　　یہی ٹھیک کہتے ہین اے کامران
کہا آپ کہتے ہین جو ای امیر　　بجا ہی ولیکن برب قدیر
یہی ہی تمنا یہی آرزو　　ذلیل اور رسوا ہون اپنے عدو
جو دیتے انھین شیرخانہ شکست　　تو ہوتے تمام حوصلے اُنکے پست
کہ پاکر ہزیمت یہ نخوت اساس　　پریشان جاتا جو ماہان کے پاس
تو اس سے وہ سنکر بہار اشمار　　کہ تھے تیس شیران دشمن شکار
ضرور اپنے دل مین یہ کرتا یقین　　زیادہ ہین ہمسے بھی مومنین
تو خوش ہو کے سردار نے یون کہا　　کہ سچ ہی جو کہتے ہو اے باوفا
جو یہ ساٹھ اسوار ہو جائینگے　　تو باہم مددگار ہو جائینگے
کہا خیر اب مین چنون وہ دلیر　　کہ ہین سب شجاعت کے بیشہ کے شیر
وے دیکھے بھالے ہین میدان کے　　ڈرین شیر اُنسے نیستان کے
رہے ہر بلا مین وہ ثابت قدم　　بھلا کیون نہون وہ مظفر علم
جسے اب ہو منظور دیدار یار　　وہی حسن کی اُسکے دیکھے بہار
مین حق کے لیے دے چکا جان کو　　زہے بخت جو اُسپہ قربان ہو
نہ چھوڑون زمین پر عدو کا پتا　　کرون قتل سبکو ہون تیغ خدا
جسے موت آئے مرے منہ چڑھے　　مین قبضہ مین ہون اپنے اللہ کے
مددگار و حامی ہی پروردگار　　پیمبر کی شوکت ہی میرا حصار
یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان　　ہی عبد اللہ ابن عمرؓ کا بیان
پکارا انھین پہلے خالد نے وان　　زبیر ابن عوام تھے وہ جوان
ہین پھر فضلؓ عباس ور تیسرے　　ہین عبد اللہ جعفر دلاور بڑے
چہارم ہین قعقاعؓ نیکو سیر　　ہین پھر عبد رحمٰنؓ صداقت گہر
ہین بعد اُنکے عبد اللہ راوی وہی　　او رانکے چچا حضرت زیدؓ بھی
ہین ہاشم بھی عتبہ کے خلف رشید　　تو ہین ابن صخرؓ دلاور یزید
ہین دسوین عمروؓ ابن عبد اللہ　　اُنھین مین ہین ہاشم شجاعت پناہ
ابو ذرؓ غفاری بھی صفوانؓ بھی　　اور اُنکے سوا نصر مالک جری
دبیر حبیبؐ خدا اسے غفور　　جنابؓ شرجبیل حسنہ کے پور
ضرارؓ ابن ازور وہی شیر نر　　ہوئے جس سے کفار خستہ جگر

عمرو ابن معدی کرب صف شکن
بلال ابن عسابر یل تیغ زن
عبادہ جوان خزرجی بے نظیر
عدی ابن حاتم سخاوت شہیر
جہان دو فاحبابر نامدار
ربیعہ دلاور بہتور شعار
دلاور بڑے عامر ارجمند
فدائے خدا عابص فہمند
نصار اشکن زید و حضرت سوید
کہ تھے حامی دین و ماحی کید
ہین بعد انکے حمزہ عمرو کے امیر
یزید ابن عامر ستودہ سیر
عمرو کے خلف سہل و قیس دلیر
دلیر عرب کعب مالک شہیر
تھے انکے سوا اور بھی شہسوار
ہوئے منتخب تا کرین کارزار
جو سب آگئے تو کہا انسے یون
یہ ہر حال مین عزم رکھتا ہون
بخوبی سمجھ بوجھ کر دوستو
جو منظور ہو تمکو مجھ سے کہو
تمھارے بلے ہر طرح سے ہی عہد
جیے تو سعید اور مرے تو شہید
یہ تنقصہ ہون پریشان اگر
تو ہو فوج ماہان شکستہ کمر
کہا سب نے اے سیف حق کامگار
ہین ہم سب فدایان پروردگار
کہ اسکے لیے دے چکے جان ہین
اگر لاکھ جائین ہون قربان ہین
تو خوش ہوکے انسے یہ کہنے لگے
کہ انشاء اللہ تمھین فتح دے
سپر اور تلوار کے ماسوا
نہ ہتھیار لینا کوئی دوسرا
کہ غازی کا ہتھیار تلوار ہے
یہی قاضی جنگ و پیکار ہے
یہ ہو سرخرو ہم بھی ہون سرخرو
رہین زردرو دشمن زشت خو
یہی ہے کلید ظفر اور بس
اسی سے نکلتی ہے دل کی ہوس
سواری مین چالاک گھوڑون کو لو
جو نادم کرین برق اور باد کو
یہ جانو کہ یہان ہمکو رہنا نہین
تب اب بقرب جہان آفرین
کہ ہم تم ملینگے وہان بیگمان
حضور شہنشاہ کون و مکان
تو وہ جلد خیمون مین اپنے گئے
عزیزون سے مل مل کے رخصت ہوئے
امیر سیر واقدی نے کہا
ضرار ابن ازور یل خوش لقا
گئے اپنے ڈیرے مین اور ساز جنگ
لیے دیکھا بھالا انھین بیدرنگ
پھر اپنی بہن سے وہ رخصت ہوئے
انھین مہر و الفت جتانے لگے
بہن نے جو بھائی کا دیکھا یہ حال
تو بھر آئے آنسو ہوا یہ ملال
کہا آہ جاتا ہے اب تو کہان
یہ کیا عزم ہے میرے آرام جان
جو لرتا ہے اسطرح رخصت مجھے
اٹھاؤن یہ غم کیا ہے طاقت مجھے
تو وہ حال سارا بیان کر دیا
یہ سنتے ہی رو رو کر اسنے کہا
مبارک ہو تجکو یہ عزم جہاد
نگہبان تیرا ہے رب العباد
شہادت تری آج ہی ہے اگر
نہو فرق اسمین کبھی بال بھر
اگر اور باقی ہے یہ زندگی
تو اک بال بیکا نہو اے اخی
اگر تیغ عالم بجنبد زجاے
نبرد رگے تا نخواہد خدائے
کہین تونے پائی شہادت اگر
تو پھر تیری ہمشیر خستہ جگر
عوض لے ترا خوب ہنگام جنگ
دیا ماری جائے بصد نام و ننگ
یہ کہکے بہت روئین اور یون کہا
کہ سونپا خدا کو تجھے اب تو جا
تو اسوقت وہ بھی ہوئے چشم نم
ترقی یہ تھا جوش خون دمبدم
اسی طرح سب غازی نامور
ہوئے رخصت اپنون سے باچشم تر
نہ سوئے اسی فکر سے رات بھر
رہے حق سے خواہان فتح و ظفر

روانہ ہونا سیف اللہ الجبار کا مع شصت اصحاب رضی عالی جناب بمقابلہ جبلہ اور گفتگو جبلہ کی سیف اللہ سے اور مقابلہ دونون گروہ کا اور بیان سختی جنگ و جدال و ثابت قدمی بندگان خاص ذوالجلال

پلا ساقیا وہ مئے خوشگوار
کہ نشہ مین دیکھون مین دیداریار
تمنا بہ خود اپنی شیدا ہون مین
سراپا تمنا تمنا ہون مین
جلایا مجھے آتش شوق نے
کیا سب سے بیگانہ اس ذوق نے
نہین مجکو بھاتی ہے یہ زندگی
کہ بے یار جینا ہے شرمندگی
طلبگار ہون وصل جانان کا اب
ہوا مین عدو اپنی ہی جان کا اب
ہوئی صبح پیدا جو باآب و تاب
اذان دی موذن نے اٹھکر شتاب
چلے سوئے مسجد مسلمان تمام
ہوئے حضرت بوعبیدہ امام
اٹھے جام وحدت سے سرشار ہو
تو وہ ساٹھ غازی جوان جنگجو

ہوئے عازم جنگ باصد خوشی ۔ کہ ہو آج وصل خدائے قوی
لگے دینے آواز للکار کر ۔ رفیقوں کو یوں اپنے وہ نامور
تکبر ہوئے اور ہو کر سوار ۔ چلے سوے اعدا پئے کارزار
ہوا جوش الفت بہے اشک بھی ۔ کہ فرقت انھیں انکی دشوار تھی
عنان باعنان دونوں سرور چلے ۔ محبت سے گرم تکلم رہے
مگر بعد سب کے ملے آن کر ۔ زبیرؓ ابن عوام والا گہر
وہ اسماؓ کہ ذات النطاقین کا ۔ لقب دین انھیں سرور دوسرا
پھپھی زاد بھائی سے حضرت کے تو ۔ نہونا جدا ہرگز اے نیک خو
خدا ہو نگہبان تمہارا مدام ۔ کہ پھر تمکو دیکھوں میں ہوں شادکام
کہا ان سبھوں نے یہ سردار سے ۔ کہ رخصت بس اب آپ بھی ہوچکے
تو ناچار سردار وانسے پھرے ۔ دعائے ظفر انکو دیتے ہوئے
لیے سب ہتھیلی پہ تھے اپنا سر ۔ جلو میں ادب سے رواں تھی ظفر
نہنگان دریاے جرأت تھے سب ۔ کہ شیران دشت شجاعت تھے سب
فدائی تھیں اور وہ فنافی اللہ ۔ وہ غصہ ہوں جسپر نہ پائے پناہ
وہ پرنور شکلیں وہ رخ وہ جبیں ۔ کہ حوریں بصد جان قربان تھیں
اور ایسے وہ گھوڑے کہ جنکے سوار ۔ وہ عشاق وخاصان پروردگار
ذرا گر اشارہ سواروں کا پائیں ۔ ازل سے ابد جاکے جھٹ لوٹ آئیں
حسین ایسے تھے عضو عضو انتخاب ۔ نگہ میں کھپے جیسے حسن شباب
ادائیں وہ شیریں تھیں ہر ایک میں ۔ کہ دے جان شیریں بھی شیریں تھیں
یہ سمجھے پھر آئے ہیں پیغامبر ۔ وہ ملعون یہ سمجھا ہے انکو خطر
پکارا کہ ہاں اے مسیحائیو ۔ سنبھل جاؤ لڑنے کو تیار ہو
یہ سنتے ہی اعدائے نکبت اثر ۔ ہوئے آہنی تن زپا تا بسر
ہوئے پر فغان کوس خالی دماغ ۔ دہلنے لگے انسے صحرا اور راغ
اسی وقت مشرق سے بافر وجاہ ۔ ہوا جلوہ گر شاہ زریں کلاہ
سپاہ نصارا کو تھا انتظار ۔ کہ کیا کرتے ہیں دیکھیے یہ سوار
تو جبلہ نے اس سے تعجب کیا ۔ دلیرانہ گھوڑے پہ آگے بڑھا
مسیحا و مریمؑ کو پھر کرکے یاد ۔ پڑھے اسنے اشعار نصرت مراد
کہا اے جوانو یہ بتلاؤ اب ۔ کیا کس نے اپنا مقابل طلب
کہا آ ادھر میں ہوں وہ جنگجو ۔ کہ ماروں تجھے اور تری فوج کو

جو خیمہ سے پہلے برآمد ہوا ۔ تھے سردار خالدؓ فدائے خدا
چلو دوستو جلد میدان کو ۔ کرو قتل اعدائے رحمٰن کو
انھیں دیکھ کر سرور فوج دین ۔ ہوئے سخت بیتاب و اندوہگین
بڑھی بیقراری تو خود بیدرنگ ۔ ہوئے ساتھ ہو کر سوار کرنگ
رفیق انکے تھے اور جتنے جوان ۔ ہوئے انسے آکر عنان باعنان
کہ وہ اور پور صداقت شعار ۔ اور اسماؓ بہن انکی عصمت شعار
تھے ہمرہ یہ تینوں تقدس صفات ۔ برادر سے کہتی تھیں وہ نیکذات
رہو دونوں اک دوسرے کی سپر ۔ کہ اعدا سے تمکو نہ پہونچے ضرر
سپرد خدا کرکے انکو بہن ۔ ہوئیں داخل لشکر مومنین
کریں آپ ہمکو سپرد خدا ۔ وہ بے شبہہ حامی ہے اسلام کا
بڑھائے دلیروں نے پھر راہوار ۔ کہ قربان ہوں پھر پروردگار
رکابوں پہ اقبال تھا بوسہ زن ۔ بہادر تھا ہر اک وحید زمن
جو دیکھے تو رستم کا سینہ ہو شق ۔ جو چاہیں الٹ دیں زمیں کے طبق
ذرا تیغ انکی جو چلنے لگے ۔ دل مہر ذرے سے دہلنے لگے
اور انمیں تھے یوں خالدؓ پاک دین ۔ فرشتوں میں جس طرح روح الامین
قسم جنکی خود کھائے وہ پاکذات ۔ ہے موجود قرآں میں والعادیات
نہ پائے سہوا گرد انکی کبھی ۔ کہیں کان پکڑے تھی بجلی چھپی
فلک انکی رفتار پر تھا فدا ۔ اپالونیہ تھی زلف حور افدا
جبل اور کفار نے انکو وان ۔ جو دیکھا کہ تھوڑے سے ہیں یہ جوان
کہا اپنی شوکت دکھاؤں انھیں ۔ اور اچھی طرح اب ڈراؤں انھیں
حمایت کرو دین عیسیٰ کی اب ۔ بڑھو سوے میدان ہیجا طلب
چلے اپنے خیموں سے پھر بہر جنگ ۔ لیے گرز و تیغ و کمان و خدنگ
سجے صف بصف ہوکے تا چند میل ۔ زمیں ہو گئی مثل دریائے نیل
چمکنے لگے اسطرح سب یراق ۔ کہ چکرا گیا قصر نیلی رواق
کہ گھوڑا کدا کر جہاں پہلوان ۔ مبارز کے طالب ہوئے ناگہاں
اسے جسنے دیکھا کہا بیدرنگ ۔ کہ دریائے آہن کا ہے یہ نہنگ
رجز میں بھی پڑھتا تھا نظم غریب ۔ کہ تھی اسمیں مدح مسیح و صلیب
یہ سنکر جہاں پہلوان بے بدل ۔ ہوئے متصل اسکی آئی اجل
کہا جنگ میں ہے مجھے کیا درنگ ۔ مری فوج ہے مستعد بہر جنگ

پلٹ جاؤ اور آؤ ہو کر تیار
کہ ہم تو ہین آمادۂ کارزار

کہا ہان کہا ہی غلط یہ خیال
ارے آئے ہین ہم تو بہر قتال

کیا جا بجا جس نے غالب ہمین
سمجھتے ہین بیشون سے کمتر تمہین

نہین سہل یہ جنگ ای نیکنام
ہین ہم آل غستان و لخم و خزام

اسیواسطے انکو لایا ہون مین
تری جان لینے کو آیا ہون مین

گئی تیری تدبیر و دانش کہان
کہ کہتا تھا یہ یون جان تو ای جوان

تو جبل کہہ کے یون اُسنے آواز دی
کہ انکو کرون قتل اکبارگی

مسلمان ترسا بناموس دین
ہوے دم مین سب غرق دریائے کین

گیا شور تکبیر تا آسمان
لگی چلنے شمشیر آتش فشان

گھٹا خاک میدان سے چھا گئی
زمین سرمۂ چشم گردون ہوئی

عدو اسکی شورش سے طوفان مین آے
کہ ڈوبے بصد غم سفینے نہ پاسے

وہین غازیان ستودہ شعار
مقابل مین آئے پئے کارزار

مقابل جو آیا اُسے بیدریغ
بلا یا دلیرون نے زہر آب تیغ

اگرچہ تھے گھیرے ہزارون ہزار
ہوئے وار اُنکے یمین و یسار

قیامت کی جرأت تھی مارا انھین
بڑھے اور کٹے اور کاٹا انھین

کہ ہم مین بہت اور یہ ہین قلیل
نہ سمجھے کہ خالق ہی انکا کفیل

کرینگے عرب سے جو پیکار و جنگ
تو ہونگے ظفرمند ہم بیدرنگ

کہ ہم ساٹھ ہین اور یہ بے شمار
یہی ہونگے غالب بانجام کار

وہ نہین صبح سے تا بنصف النہار
رہا گرم ہنگامۂ گیر و دار

اور اسطرح تھے ہمکو گھیرے ہوئے
کہ ہم نقطہ وہ خط پرکار تھے

انھین کو گراتے تھے ہم مار کر
کہ حیران و ششدر رہے خیرہ سر

زبیرؓ ابن صدیقؓ و خالدؓ ضرار
دلیر جہان فضلؓ نصرت شعار

قسم کھاکے اسپر کہ ہون جان نثار
بہم ہو کے کرنے لگے کارزار

نکلتے کبھی انمین جاتے کبھی
کبھی وار کرتے بچاتے کبھی

پڑی جسپہ شمشیر خارا شگاف
نہ شانہ بچا اور نہ سینہ نہ ناف

نہ بچنے سے اعدا ہی تھے دلمین تنگ
کہ ڈھیلے ہوئے ڈر سے گھوڑون کے تنگ

سمٹتے تھے راکب بھی رہوار بھی
تھین بیکار ڈھالین بھی تلوار بھی

چلی تیغ اسلام یون بیدریغ
کہ تھی ابر بارندہ ہر ایک تیغ

ہوا کھیت سارا ہی رشک چمن
بہار و خزان دونون تھین پنجہ زن

کہا ہوش مین آ ذرا ہی کی حشر
تو کیا ہمکو سمجھا ہی پیغام بر

گرچہ ہین ہملوگ تھوڑے مگر
معاون ہی وہ داور دادگر

یہ سنکر وہ حیران ہوا یون کہا
سمجھکر تو کہہ بات کہتا ہی کیا

کہا بس وہ ہین ہم کہ ہر اک سوار
کرے قتل تم مین سے اک اک ہزار

کہا جانتا تھا مین عاقل تجھے
ہوئی سخت اسوقت حیرت مجھے

خبردار اب حملہ کرتے ہین ہم
کہ دیکھے تو اور یہ بھی ہلاک عدم

گرے ٹوٹ کر وہ ہزارون ہزار
فلک پر گیا زخمہا کا غبار

کہ انپر گرے وہ یہ انپر گرے
ستی تیمم رہ و خون سے ہونے لگے

اُدھر کلمۂ کفر کا غلغل ہوا
ادھر شور تہلیل و تکبیر تھا

اور اُس خاک میدان کے بادل سے جب
برسنے لگا آب تیغ عرب

بہم ہو کے اعدا نے حملہ کیا
حیا بھی تو انکو نہ آئی ذرا

کہ ہر ایک جینے سے بیزار تھا
پر اللہ اُنکا مددگار تھا

ہوا گرم بازار تلوار کا
گیا چرخ پر شور جھنکار کا

خوشی سے یہ ہو ہو کے سینہ سپر
لڑے کھائے سینون پہ گرز و تبر

مگر جانتے تھے یہ نصرانیان
کہ اب مارے جاتے ہین غازی جوان

اور آپسمین کہتے تھے انکو اگر
کیا قتل ہمنے تو پھر بے خطر

اور ان سب جوانون کو تھا یہ یقین
چڑھائینگے جام شہادت یہین

اور ایسا بھی کچھ تھے وہ باصفا
کہ بے سمجھے خالدؓ نے یہ کیا کیا

عبادہؓ نے کی یہ روایت بیان
کہ کافر تھے گرد اور ہم درمیان

اور ایدھر اودھر سے وہ کرتے تھے چوٹ
مگر تھا ہماری نہ جرأت مین کھوٹ

لڑائی اسی طرح ہوتی تھی وان
کہ اُسوقت نکلے بڑھے چھ جوان

چھٹے نور چشم جناب عمرؓ
کہ ہین عبد اللہؓ وہ نامور

کیے وار اعدا پہ بڑھ بڑھ کے خوب
گئے بحر مواج ہیجا مین ڈوب

جدا سر ہزارون کے تن سے کیے
ہزارون سسکتے تھے زخمی پڑے

کہ اک دو و دو چار اور چار آٹھ
ہوئے آٹھ سولہ تو سولہ کے ساٹھ

کوئی بحر خون مین شنا اور کہین
پڑے تھے بہت جسم بے سر کہین

جدھر جھک پڑے بندگان خدا
دبے نعش اعدا کے تودے لگا

برستا تھا میدان مین خون عدو
وہ خاصان حق ہو گئے سرخرو

رہا شکل نرگس کے حیران کوئی
ہوا لالہ سان خون مین غلطان کوئی

ہوئی مثل تصویر خاموش تھا
کوئی دم بخود خود فراموش تھا

اسی حال مین خالدؓ جنگ جو
لگے کہنے بر آئی اب آرزو

نہ کیون اس جگہ ہووے خالدؓ شہید
کہ اُسکے لیے ہی یہی روز عید

چپ و راست دامن لپیٹے ہوئے
بدن کو سنبھالے سمیٹے ہوئے

وہ سعی اُنکی مشکور ہوتی رہی
کہ شمشیر منہ خون سے دھوتی رہی

لگی چلنے اُنکی بھی تیغ دو دم
ہوئے سر سے تا ناف اعدا قلم

کمی کی نہ اعدا نے بھی زینہار
کہ ہر سمت سے اُنپہ ہوتے تھے وار

لیا اُنکو میدان مین اعدا نے گھیر
تو جھنجھلا کے اُسوقت وہ دونون شیر

کہ اب بھی نہین ہم لڑائی سے سیر
کہ مین ہون ابن عوام گُرد دلیر

بہم ہوکے پھر دونون پرخاش جو
لگے کرنے برہم صفوف عدو

لگے لوکہ تیغ ابن عباسؓ کی
کلید در مرگ کفار تھی

یون ہین بس حملے اُنھون نے کیے
پریشان انبوہ اعدا ہوئے

تو ان سب نے پھر ملکے حملہ کیا
پڑا فوج کفار مین زلزلا

اگرچہ تھے کفار کے دل پہ دل
پر اُنکے لیے تھے یہ پیک اجل

تھی ہر ایک تلوار برق طپان
یہ تھا کاٹ ہر ایک کا الامان

ہوا اسطرح وہ قتال شدید
پکارا جہنم نے ہل من مزید

خدا داد جوہر دکھایا اُنھین
ادائین بتاکر لبھایا اُنھین

بلائے اُنھین اُنپہ ہوکر فدا
لیا تختون پر موتیون کے بٹھا

غرض دوپہر سے وہان شام تک
ہوئی جنگ حیران تھے جن و ملک

گیا بیٹھ اکبارگی اُسکا دل
جہان مین ہوئی روشنی مضمحل

تو بھاگے سر شام خصم غبی
نہ کچھ اُنھین لڑنے کی جرأت رہی

حسام خدا خالد نامور
جو فارغ ہوئے اُنسے باکروفر

پکارا ملائک نے اے مومنین
ہزار آفرین صد ہزار آفرین

اُسی دم پرے سے نکلکر وہان
ہوا ساتھ اُن چھ کے مین ناتوان

نہ سمجھا اُسے عرصۂ گیر و دار
قیامت اسی جا سے ہو آشکار

یہ کہتے ہی آئے فرس سے اُتر
بڑھے سوے اعدا بصد کر و فر

گئے بحر ہیجا مین اسطرح ڈوب
جو تھے حوصلے دل مین نکلے وہ خوب

جو مرقالؓ ہاشم نے دیکھا اُنھین
بڑھے تا معیت مین اُنکی لڑین

بیان کس سے ہو اُنکی تیغون کی کاٹ
غضب تھی اُنھین خون ترسا کی چاٹ

مجاہد زبیرؓ اور فضلِؓ جوان
تھے گرد اُنکے منڈل لگائے وہان

ڈکارے کہ اے بے حیا و سگو
نہ دو اپنی جانین نہ غو غو کرو

مین ہون فضل وہ پہلوان بے بدل
کہ ہٹ جائے آگے سے میرے اجل

لڑے کافرونسے وہ یون ٹوٹ کر
کہ دم مین ادھر تھے تو دم مین اُدھر

کہ دست مبارک مین تھا جلوہ گر
ہلال شب عید فتح و ظفر

کہ ناگہ ہوئے اُنکے آگے عیان
وہ مرقالؓ اور خالدؓ کامران

چلی اسطرح اُنکی تیغ دو دم
کہ اعدا ہوئے سب ندیم ندم

چڑھا منہ جو اُنکے ہوا نذر تیغ
نہ تلوار کو تھا نہ اُنکو دریغ

پڑی خود فارس پہ اور سب بھی
قلم کرکے نکلی تو پھر سر پہ تھی

شہید اُس جگہ جو مجاہد ہوئے
جھکین اُنپہ حورین پرے کے پرے

بصد ناز و غمزہ بصد آب و تاب
بڑھین لیکے ہاتھون مین جام شراب

خوشی سے قصور جنان لے گئین
کہا حق نے یہ نعمتین تمکو دین

ولیکن جو حور سے نہ دیکھی گئی
لگا کانپنے زرد رنگت ہوئی

بڑھی رات زلفون کو کھولے ہوئے
فلک نے چراغ اپنے روشن کیے

کہ اُنھین جری اور بہادر جو تھے
اُسی کھیت مین کھیت وہ رہ گئے

رفیقون کی کرنے لگے جست و جو
کہا ہم تھے مشفق وہ سب نیکخو

ہوئے تم مظفر بعون خدا
رہے بول بالا تمہارا سدا

مضطربانہ تشریف لانا سپہ سالار منصور کا رزمگاہ مین اور پریشان پانا حضرت سیف اللہ کو بوجہ گم ہوجانے دلیران موحدین کے اور ملنا لاشہاے شہدا کا اور باقی اصحاب کی تجسس مین خود تشریف لیجانا سیف اللہ الجبار کا

لکھا ہی کہ لشکر مین سب مومنین
تھے اُنکے لیے سخت اندوہگین

تو سردار نے ہوکے بس بیقرار
پکارا کہ ای قوم نصرت شعار

مبادا کہ اصحاب کھاوین شکست
مبادا ہون اعدا سے حق چیرہ دست

صحیح و سلامت وہ پھر آئینگے
شکست اُنسے ہرگز نہین پائینگے

مگر راہ مین ہوگئی اُنکو شام
کہ بھاگے ذلیلانہ وہ زشت کام

مکبر ہوئے کہ بڑھی گرد رود
کبھی کی بیان حمد رب ودود

ملے بین اصحابؓ اُنکو مگر
ہوئے سخت دلتنگ وہ نامور

نہین کچھ تجھے خوف یوم الحساب
خدا کو تو کیا دیگا اسکا جواب

ہوا دل جو اس درد سے بیقرار
اور اُس کا روانگا نہ دیکھا غبار

کہ آنکو اُسی وقت آیا نظر
نشان سپہدار فیروز فر

پڑی سر سپہ کی جو اُنپر نظر
تو جانا ہین دلتنگ یہ نامور

شکست اُنکو دی مومنون کو ظفر
یہی وقت فرحت ہی ای نامور

کہ جا لیثؓ گردانِ اعدا شکن
نہین ملتے افسوس ہی ہی محن

ہین پھر فضلؓ عباسؓ وہ دو بہے
چچا زاد بھائی جو ہین آپ کے

سپہدار نے پڑھ کے لاحول کو
کہا ہی سزاوار ای نامجو

اسی گفتگو مین وہ سردار تھے
کہ حضرت سلامہؓ یہ کہنے لگے

یہین رزمگہ مین ملیگا ضرور
وگرنہ کیا اُنکا پیچھا ضرور

کرو جستجو غازیون کی یہان
مگر آہ ملجائے اُنکا نشان

کہین خمس آلاف نعش عدو
جو یان بھی وہان بھی رہے زرد رو

رفاعہ و شداد ہین اُنکے نام
ہوا نار اسفل مین اُنکا مقام

ہوا اُنپہ فضل خدائے کریم
ملا اُنکو جاگیر ملک نعیم

دوم مرد حق خزرجی خوش سیر
کہ ثعلبہ ہی نام اُنکا فیروز فر

کہ باقی رہے ہین جو غازی جوان
تعاقب مین اعدا کے ہون بیگمان

ملا دے پیمبر کے دونون قریب
سوا اُنکے سب آملین ای نجیب

کہا سیفؓ حق نے مین جاؤن ابھی
خبر اُنکی لیکر پھر آؤن ابھی

خدا کے لیے جان کی ہی نثار
کہ راضی ہوا اُس سے پروردگار

یہ کہتے ہی حازمؓ کا گھوڑا لیا
اور اُنکی سواری مین اپنا دیا

کہ دن بھر پہ بجلی سا کوندا کیا
سرون کو نصارا کے روندا کیا

اور ایسا تھا اُسمین جمال و جلال
پری سا جوان دین تھی ہوکر نڈھال

سپہدار کو بھی یہی تھا خیال
کہ اب دیکھیے کیا ہو خالد کا حال

مدد کو چلو اُنکی اب بیدرنگ
کرو اپنے اعدا سے پیکار و جنگ

کہا صخرؓ نے یون نہ فرمائیے
تسلی ہمین دیجیے سمجھائیے

کیا سر سپہ نے نہ کچھ التفات
چلے سوئے میدان وہ قدسی صفات

اور اُنپر جو غالب مسلمان ہوئے
تو جون گل شگفتہ و خندان ہوئے

فراہم ہوئے وہ جو اک جا پہ سب
تو کی دیکھ بھال اُنکی خالدؓ نے تب

لگے کہنے ای واہ خالدؓ ولید
تو جیتا رہے اور وہ ہون شہید

بھلا کیا کہیگا حضور عمرؓ
جو ہین داور مومنان دادگر

یہ جانا کہ اعدا کا پیچھا کرون
قیامت قیامت سے برپا کرون

یہ دیکھا کہ مردان دین او امیر
دوان ہین سوئے عرصۂ دار و گیر

کہا حبذا فضل رب جلیل
کہ اُسنے کیا کافرون کو ذلیل

کہا گرچہ ہم ہی مظفر ہوئے
مگر ہین ہون اندوہگین اس لیے

اُنھین مین سے ہین اک وہ گرد دلیر
نبی کے پھوپی زاد بھائی زبیرؓ

اسی طرح تھے جتنے گم گشتگان
بتائے اُنھین اُنکے نام و نشان

بجا ہی جو اس غم سے مدہوش ہین
ہین محبوب اللہ کے مومنین

کہ اُنمین سے جو یان ہوا ہی شہید
گیا جو بقرب خدائے مجید

کہا سر سپہ نے کہ ای مومنو
ابھی جا بجا آگ روشن کرو

تو فوراً وہین اُسکی تعمیل کی
لگے دیکھنے رزمگہ وہ جری

دو سردار بھی اُنکے مارے گئے
بارمان و حسرت جہان سے گئے

شہیدان حق اُس جگہ دس ملے
جو نازان ہوئے حق کے دیدار سے

اُنھین مین سے ہین قیسؓ اوسی تبار
کہ باپ اُنکے تھے عامرؓ نامدار

ہوئے اس سے آگاہ سردار جب
کہا دوستو ہی یہ امید اب

دعا کی کہ ای کردگار انام
حزین ہین تو کر دے انہین شاد کام

کہا پھر خبر اُنکی جو لاکے دے
جزا پائے بیشک وہ اللہ سے

سپہدار منصور کہنے لگے
نہ جاؤ کہ تم ہو بہت تھک گئے

یہ سنکر کہا پھر یہ سردار سے
کہ خوش ہو نہین اس خدمت و کار سے

محبت تھی گھوڑے سے اُنکو بہت
کہا یہ پھر آج دن کو بہت

ہین اس دم بھی یہ اُسکے خم اور دم
کہ برق اسکی تیزی کی کھائے قسم

منسی سے اگر اُسکے چھوتے کفل
تو وہ قہقہا کو بھی جاتا اچھل

بری کوہ مین قیس تھا دشت مین
ازل اور ابد ایک تھے گشت مین

غرض لیکے حازمؓ کا وہ راہوار
جو جھپٹا تو ہمرہ ہوئے چند یار

گئے رزمگہ سے جو تھوڑی سی دور
یکایک سنا اُنکا غل اور شور

کہ تکبیر و تہلیل کہتے تھے وہ
پئے حق تکالیف سہتے تھے وہ

تو خالدؓ امیر اور ساتھی شتاب
لگے دینے ویسے ہی اُنکو جواب

وہ آواز یارون کی سنتے ہی جھٹ
وہین آئے سب پاس اُنکے پلٹ

زبیرؓ ابن عوام نصرت شعار
ہوئے پہلے دوچار باصد وقار

ازان بعد مرقالؓ و فضلؓ دلیر
اسی طرح پھر اُور سارے وہ شیر

ملے اُنسے تب فضلؓ سے یہ کہا
کہ ای ابن عمّ شہ دوسرا

کہو تم پہ گذرا لڑائی مین کیا
تو یہ فضلؓ نے اُنکو پاسخ دیا

کہ ای بوسلیمانؓ نصرت نشان
ہوئے فضل خالق سے ہم شادمان

جو کفار بھاگے تو ہم خوش ہوئے
نہ ٹھہرے تعاقب مین اُنکے گئے

ولیکن وہ دوچار اصحاب کو
پکڑ لیگئے رنج ہے ہمکو تو

کہ افسوس اُنکو نہ ہم پا سکے
اور اُنکی جدائی سے غمگین ہوئے

یقینی ہوئے قتل وہ مومنین
نہون آہ اِس غم سے کیونکر حزین

جہان پہلوان نے کہا ای دلیر
نہ غمگین ہو جیتے ہین وہ سب اسیر

کہا یہ ہوئی کس طرح آگہی
کہ زندہ ہین قیدی مسلمان ابھی

کہا ہمنے میدان قریب و بعید
جو دیکھا تو پائے فقط دس شہید

اور اب تم جو چھتیس ہمسے ملے
شہید اور ہم تم یہ چھپن ہوئے

رہے پانچ باقی جو غازی دلیر
اُنھین لیگئے کرکے دشمن اسیر

اگر قتل کرڈالتے وہ اُنھین
تو ملتین وہ لاشین ہمین یا تمھین

پکڑ کر جنھین لے گئے نابکار
ربیعہؓ تھے وہ اور یزیدؓ و ضرارؓ

کہ جو تھے جوان رافعؓ ابن عمیر
عمرو کے بھی تھے پور عاصمؓ دلیر

وہ غازی ہوئے سنکر یہ بات یون تنگدل
کہ آنکھون سے آنسو بہے متصل

چلے آئے پھر پاس سردار کے
اور اُنسے وہ مل مل کے خوشدل ہوئے

جہان پہلوان خالدؓ صف شکن
یہ کہتے تھے با درد و رنج و محن

شہادت ہو دل کا مرے مدعا
نہ مین جان نثاری سے قاصر رہا

نہ پوری ہوئی پر یہی آرزو
یہی ایک دلمین رہی آرزو

زہے بخت اُنکے جو ہو کر شہید
گئے شاد ہو کر بقرب حمید

ملے اُنکو انعام رب انام
ہوئے وصل مولا سے وہ شادکام

ہوئے جو مقید مین اُنکو ضرور
چھڑاؤن کہ ہو مجکو حاصل سرور

نامہ سرور لشکر اسلام بحضور امیر عالم پناہ صاحب احتشام متضمن بکیفیت تمام

امام سیر واقدی نے کہا
کہ میدان سے جب بھاگ جبلہ گیا

لکھا سرسپہ نے عریضہ شتاب
حضور جنابؓ خلافت مآب

بنام خداوند کون و مکان
لطیف و کریم و کرم گستر و مہربان

حمایت گر و چارہ ساز عباد
کریم و برآرندۂ ہر مراد

خداوند جان بخش و جان آفرین
یگانہ توانا توان آفرین

زمین و زمان اُس نے پیدا کیے
مشرف کیا ہمکو اسلام سے

نہ وصف اُسکا کسی سے کبھی
منزہ ہے سب سے وہ رب قوی

محمدؐ ہین اُسکے رسول کریم
کہ موصوف ہین بس بخلق عظیم

پس از حمد و نعت شہ مرسلین
لکھا یون سلام عقیدت گزین

کہ ای داور دین سلام آپکو
جو حضار محفل ہین اُنکو بھی ہو

خدا آپ کا ہو معین دمبدم
سپہ آپکی ہو مظفر علم

شہ روم ہرقل جو ہے خیرہ سر
پھر اُسنے لڑائی پہ باندھی کمر

کہ سارے سلاطین ترسا شعار
کیے جمع اُسنے پئے کارزار

وہ آئے ہین لڑنے کو ہمسے یہان
مین کثرت کو اُنکی کرون کیا بیان

کہ ٹیڑی کے مانند ہین دل بہ دل
پھر اک ایک جویائے جنگ و جدل

ہین میدانِ یرموک مین اب خیام
ہمارے اور اُن کافرون کے تمام

سوا اہل حرفہ کے مردان کار
سواران جنگی ہین نہ صد ہزار

اور اُنکا ہراول ہے مرتد لعین
جبل ابن ایہم سر مشرکین

ہیں ستین آلاف اُنکے سوار — کہ ہیں سب وہ اعراب ترسا شعار
لڑے پہلے ہمسے وہی زشت خو — کیا ہمکو اللہ نے سرخ رو
لئے فوج اسلام سے ساتھ مرد — اڑے اُنسے اور کردیا اُنکو سرد
ہوئے دشمن حق ذلیل اور خوار — ہزیمت ہوئی اُنکو انجام کار
ضرارؓ ابن ازور و رافعؓ عمیر — ربیعہؓ و عاصمؓ یزیدؓ دلیر
ہوئے قید اور صامتؓ و حنظلہؓ — عیاضؓ اور عوامؓ اور راعلہؓ
چھٹے قیسؓ اور سالمؓ نامدار — جہان و فاطاعسمؓ خوش شعار
نوین نوفلؓ اور سالمؓ خوش سیر — گئے خلد میں ای شہ دادگر
یہ اعدائے دین اور ہیں لوگ بھی — ہیں آمادہ جنگ و اعدا کشی
عریضہ مرا آپ جسدم پڑھیں — توقف نہ میری مدد میں کریں
دعا ہے خداوند دادار سے — کہ اسلام کو کفر پر فتح دے
رہے آپ پر فضل ربّ انام — سلام ای جہاندار عالی مقام
ہوا ختم نامہ تو مُہر اُسپہ کی — کہا عبد اللہ سے ای جری
اُٹھو جاؤ سوئے خلافت مآب — یہ خط دو انھیں اُنسے لاؤ جواب

پہونچنا عبد اللہؓ نامہ بر کا حضور خلافت میں اور دریافت فرمانا حضرت خلیفہؓ کا اُن سے کیفیت لشکر اعدا کو اور تحریر فرمان بجواب عریضہ سپہدار عالیشان.

وہی قاصد خوش سیر تیز گام — کہ تھے قرط کے بیٹے عبد اللہؓ نام
روایت یہ کرتے ہیں آپ ہی بیاں — پڑھی جمعہ کو عصر میں نے وہاں
وہ دن بارھواں ماہ ذی الحج کا تھا — کہ لشکر سے میں ہوئے یثرب چلا
نہ لی رہ میں راحت کہیں زینہار — سواری میں ناقہ تھا بس راہوار
مدینہ میں جمعہ کو داخل ہوا — کہ دن پانچ ساعت تھا اُسدم چڑھا
تو ناقہ سے میں باب جبریل پر — باآداب و اخلاص آیا اُتر
جو ہے مسجد خاتم الانبیا — اُسی میں تھے اصحاب خیر الوریٰ
باآداب و اخلاص اوّل گیا — حضور شہنشاہ ہر دوسرا
کیے عرض حضرت نبیؐ پر سلام — کہ ای دونوں عالم کے سرور سلام
سلام ای رسول مدنی لقب — سلام ای نبی قریشی نسب
سلام ای جہاندار کون و مکان — سلام ای حبیب خدائے جہان
سلام ای معظم مکرم سلام — سلام ای پناہ دو عالم سلام
پھر اُنپہ جو ہیں یار غار آپکے — یہ صدیقؓ اور جان نثار آپکے
ازان بعد باصد خلوص و وفا — دوگانہ دہیں کر چکا جب ادا
تو آیا سوئے مجلس مومنین — انھیں دیکھکر آنکھیں ٹھنڈی ہوئین
خلیفہؓ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا — نکالا پھر اُنکو عریضہ دیا
لفافہ کو حضرت نے خود کرکے چاک — جو اُسکو پڑھا تو ہوئے دردناک
اُڑا غم سے روئے منور کا رنگ — لگے پڑھنے ترجیع کو بیدرنگ
بڑی شان والے جو اصحابؓ تھے — پریشان ہوئے عرض کرنے لگے
خدارا بس ای سرور مومنان — جو ہے اسکا مضمون کیجے بیان
وہ عثمانؓ عفان تھے نیکو شیم — سخی و جوان مرد و عالی ہمم
اور اللہ کے شیر عالی وقار — علیؓ ولی صاحب ذوالفقار
سوم تھے وہ عباسؓ ہاشمی کید — اور اُنکے سوا عبد رحمنؓ زید
تو سلطان دین سرور مومنان — کھڑے ہوگئے بس خطیبانہ وان
ہوئی اُنکی جا منبر جانفزا — وہ منبر کہ ہے تخت خیر الوریٰ
پس از حمد نعت شہ انبیا — عریضہ سنایا سپہدار کا
سنا جب انھوں نے تمام و کمال — تو چھایا دلوں پر سحاب ملال
ہوئے اسقدر مضطر و بیقرار — کہ رودئے وہ مردان دین زار زار
ہوا سب سے زائد انھیں اضطراب — جو تھے عبد رحمانؓ عالی جناب
یہ کی عرض ای سرور مومنان — معین ہو ہمارا خدائے جہان
ذرا بھی نہ اسمیں توقف کرو — کہ ہم سبکو جلدی وہاں بھیجدو
جو ہوں خود بھی تشریف فرما اُدھر — بڑھے اور اسلام کا کرّ و فر
قسم ہے کہ میرے دل و جان و مال — ہیں نذر خدا اسلئے وہ ذو الجلال
نہیں کچھ تمنا مجھے زینہار — مگر یہ کہ ہوں اہل دین کا مددگار

یہ سنکر خلیفہ نے مجھ سے کہا
کہ سردار ہی کون اُس فوج کا

کہ اُنمین سے ہی ایک قورین نام
بھتیجا ہی قیصر کا وہ لاکلام

ہی جرنیل جو تھے کا جرجیر نام
یہ جاروں اور انکے سوا وہ لیام

جبل ابن ایہم بھی ہی اُنکے ساتھ
لیے فوج مُتنصّرہ اپنے ساتھ

پڑھا پھر اُنھون نے اِک آیہ شریف
کہ ای مومنو ہی یہ قولِ لطیف

وہ ہر چند چاہین کہ نور خدا
ہم افواہ سے اپنے دیوین بجھا

فروغ اِسکا ہر روز بڑھتا رہے
بلا سے نظر اُنکی خیرہ رہے

یہ سنکر جنابِ علیؓ ولی
شہ ذوالفقار ابن عم نبیؐ

علیؓ پیر میخانۂ معرفت
علیؓ شمع کاشانۂ معرفت

علیؓ مشرق مہر تابان حق
ہوئی جنسے ہر دم عیان شانِ حق

کہ اُسکے یہ آثار ہین سب عیان
یہی مومنون کا تو ہی امتحان

نہ وہ حادثہ ہی کہ اِسکا مدام
جہان مین رہے تذکرہ لاکلام

یہی وہ بلا ہی کہ ادبار لائے
اِسی سے وہ سب شوکت وجاہ جائے

کہا منحرف حق سے ہین جو شقی
وہی مبتلائے بلا ہون وہی

مقابل ہین اُنکے مسلمان ضرور
ظفر مند ہونگے نہوگا قصور

اُسیکے رکھو فضل پر اعتماد
وہ برلائیگا دوستون کی مراد

اِسی دم بنام سپہدار دین
لکھو ایک نامہ تسلّی قرین

قوی دل رہو اور ایسا لڑو
کہ پامال اپنا عدو کو کرو

کہ روئے اُسے سنکے سب زار زار
بڑھا درد دل اور ہوئے بیقرار

لیا پھر یہ فرمان عالی رقم
بنام سپہدار والا ہمم

زسوئے عمرؓ آمر المؤمنین
سوے بوعبیدہؓ سپہدار دین

کہ اِس دین حق کے مددگار ہین
مہاجر ہین غازی ہین انصار ہین

کہ جو دونون عالم کا مختار ہی
محبون کا اپنے مددگار ہی

اُسیکے ہین محتاج شاہ وفقیر
مصاحب ہی اُسکا نہ کوئی وزیر

نہین کوئی اُسکے سوا مہربان
کہ ہی نیک و بد کا وہ روزی رسان

وہی دونون عالم کے سردار ہین
محمدؐ ہین احمدؐ ہین مختار ہین

یہ لازم نہین ہی بکثرت جو ہون
ظفر پائین اُنپر بقلت جو ہون

کہ شاہد ہی اُسکا کلام کریم
مخاطب ہین اُسمین عدوے لئیم

مگر کافرو تم سمجھلو اسے
خدا ساتھ ہی اہل اسلام کے

کہا پانچ کمبخت اور خیرہ سر
سپہدار وحاکم ہین سب فوج پر

سپہدار ہی دیرجان دوسرا
قناطر ہی بطریق پھر تیسرا

شہ ارمنی کے ہین محکوم سب
بعون خدا ہونگے معدوم سب

یہ سنکر وہ لاحول پڑھنے لگے
ہوئے طالبِ فتح اللہ سے

تمھین دیگا اللہ عز و وقار
اور اعداے دین ہونگے خوار و زار

پر اس نور کو اپنے رب العلی
بڑھاوے بخوبی رہے پُر ضیا

یہ کہکر کہا دو مجھے مشورہ
کہ ہی مشورہ کا بڑا مرتبہ

شہ دین و دنیا ولایت مآب
علیؓ جانشین رسالت مآب

علیؓ بحر مواج عشق خدا
علیؓ شاہ باز فنا و بقا

جناب خلیفہؓ سے کہنے لگے
بشارت ہی یہ مومنون کے لیے

جو صابر رہے اُسمین ای باوقار
اُسی پر ہو انعام پروردگار

اِسی کی مجھے دیچکے ہین خبر
رسول خداوند وفخر بشر

یہ سنتے ہی اُنکے چچا نے کہا
یہ کسکے لیے ہی بلا ای فتا

جو وحدت سے منکر ہوئے بے ادب
دریغا جو کرتے ہین تثلیث رب

خدا مومنون کا مددگار ہی
کہ اُسکی رضا اُنکو درکار ہی

یہ کہکر کہا ای امیر دلیر
خدا ہو تمھارا معین ونصیر

کہ میری مدد سے خدا کی مدد
ہی کافی کہ ہی وہی فرد صمد

ہوئے پھر وہ منبر پہ رونق فزا
باخلاص قلبی وہ خطبہ پڑھا

جو فارغ ہوئے اِس سے وہ سرفراز
جماعت سے سب نے ادا کی نماز

ہی آغاز نامہ بنام اِلٰہ
کہ وہ مہربان ہی بلا اشتباہ

اور اُسکے سوا ہی یہ اُنکے بھی نام
جو ہین مومنان خداے انام

یہ معلوم ہو تمکو بعد از سلام
کہ لائق ہی تحمید اُسکو تمام

وہی ہی خداوند جان آفرین
سپہر و زمین و زمان آفرین

کہ واحد ہی خالق ہی سبحان ہی
نرالا ہی اُسکی بڑی شان ہی

جناب پیمبر پہ اُسکے سلام
شب و روز اور دمبدم ہون مدام

سنو ای سپہدار حق کی مدد
ہی کافی تمھین کیا ہی میری مدد

جسے جیسے چاہے وہ بخشے ظفر
کہ ہی داور داوران دادگر

کوئی چیز آئے تمھارے نہ کام
اگرچہ ہی سامان فوج وخیام

جہان مین تو ایسا بہت جا ہوا
کہ قلت کو کثرت پہ غلبہ ہوا

شکست و ظفر اے بل دور بین
کسی کو اُنھین مین سے ہے انتظار
زہے بخت مژدہ ہے اُنکے لیے
بس اب دشمنانِ خدا سے لڑو
اُنھین تمنے دیکھا حضور رسولؐ
دعا یہ ہی کرتے تھے وہ باصفا
جو پہونچے یہ نامہ تمھین ذی شعور
سنانا اُنھین پھر یہ آیہ شریف
رہو خوب مضبوط ثابت قدم
ہوا اسطرح پر یہ فرمان تمام
اور ارشاد کرنے لگے مجھسے یون
یہ کہنا خدا تمکو دے گا ظفر
مظفر تمھین ہو دمِ کارزار

کمی اور بیشی یہ ہرگز نہین
کہ ہو جاؤن مین راہ حق مین نثار
کہ جو راہ حق مین فدا ہو چکے
کرو قتل اُنکو ہراسان نہو
یہ نعمت جنھین ہو چکی ہے حصول
کہ تو بخش اے رب ہماری خطا
سنانا اِسے مومنون کو ضرور
کہ کہتا ہے رب رؤف و لطیف
کہ دشمن کو پہونچاؤ ملک عدم
کہ آخر مین لکھا علیک السلام
کہ ہو جنگ جو جب مسلمان فشون
اُڑا اُنکے دو تیغ بران سے سر
کہ کہتا ہے اِسطرح پروردگار

صفت مومنون کی خدا نے یہ کی
نہ پھر کے ذرا راہِ اخلاص سے
وہی کامیاب و مظفر رہین
کرو غم نہ اُنکا ہوئے جو شہید
نہ دشمن کی کثرت سے ہرگز ڈرے
لڑائی مین رکھ ہمکو ثابت قدم
یہ کہنا کہ راہ خدا مین لڑو
کہ اے اہل ایمان قائم رہو
رہو گھات مین اُنکی شام و صباح
مشرف جو خاتم سے وہ ہو چکا
سران سپہ ہین جو اے نیک نام
نصاریٰ اُنکس سے ہون زاید ذلیل
بتحقیق غالب ہے فوج خدا

کہ سبحان اُنمین سے دیکھا ہے کوئی
کہ کامل ہین وہ اپنے ایمان کے
جو اُسکی مدد پر بھروسہ کرین
کہ زندہ ہین نزد خدا اُسے مجیب
ہوے جان نثار اپنے حق سے ملے
کہ اعدا یہ ہون ہم مظفر علم
صفوف عدو کی صفائی کرو
تم ایمان پر اور غزا جب کرو
ڈرو ہمسے شاید کہ پاؤ فلاح
کیا بند میرے حوالہ کیا
اُنھین میری جانب سے کہکر سلام
کہ اللہ اپنا ہے نعم الوکیل
تمھارا تو حامی ہے رب العلا

خواہش نامہ بر بہ حضرت خلافت مرتبت اور روانہ ہونا مسجد نبوی
سے پھر پلٹ کر آنا بغرض زیارت روضۂ اقدس علی صاحبہا
افضل السلام اور رخصت ہونا روضۂ انور سے اور
زیارت کرنا وہان حضرات اہلبیت کی اور دعا لینا اُنسے کہ
سلامتی سے لشکر مین پہونچون اور بیان فرمانا حضرت شیر خدا رضؓ
کا صفات حضرت فاروقؓ کو اور دعا کرنا اُن حضرات کا
نامہ بر کے لیے اور رخصت ہونا نامہ بر کا اور پہونچنا
لشکر اسلام مین مع خوشی و خرمی

یہ کہتے ہین وہ قاصد نیکخو
یہ سنتے ہی حضرت نے دست دعا
کسی سے نہ پہونچے اسے کچھ ضرر
کیا باب جنت سے جب مین نکل

کہا مین نے اے سرور نامجو
اُٹھائے اور اسطرح کی التجا
کہ قادر ہے بیشک تو ہر چیز پر
کہا دل مین ہے ہوش مین کیا خلل

کرین اب دعا آپ میرے لیے
کہ اللہ جلدی سے پہونچا اسے
جو حضرت خلیفہؓ دعا کر چکے
کہ جائے کا پانسے ارادہ کرے

کہ پہونچون وہان جلد مین خیر سے
زمین کو لپیٹ اب تو اسکے لیے
ہوا رخصت اُنسے اور اصحابؓ سے
مرخص نہو روضۂ پاکؐ سے

خدا جانے کب ہو زیارت نصیب ‏ کسے ہوتی ہی یہ سعادت نصیب
تو اُسوقت وہ حضرت عائشہؓ ‏ جو ہین مادرِ مومنانِ خدا
تھے حاضر حضورِ مزارِ حضورؐ ‏ باآداب و اخلاص و سوز و سرور
علیؓ ہُود پڑھتے تھے ای نیکخو ‏ بجا اُنکے پڑھتے تھے انعام کو
سلام ای رسولِ خدائے برین ‏ سلام ای جہاندارِ دنیا و دین
سلام ای رسول قریشی نسب ‏ سلام ای حبیبِ مدنی لقب
کہ جاتا ہی کیا اب سوے شام تو ‏ یہ کی عرض ہان ای شہ کام جو
لڑائی سے پہلے مین پہونچون اگر ‏ تسلی کرون اُنکی ہر طور پر
دعا آپ میرے لیے کیجیے ‏ پہونچ جاؤن مین پیشتر جنگ سے
وہ بے شبہہ ہین مستجاب الدعا ‏ وہ ہین تابع سنت مقتدا
نہین جانتا تو کہ قرآن مین ‏ کیا یاد کن خوبیون سے انھین
عمرؓ کی ہے وہ عقل و فکر بلند ‏ کہ اُنکی ہوئی راے حق کو پسند
یہ کی عرض مین نے کہ ای شیرِ حق ‏ رہے آپ پر ظل رب خلق
بجا آپکے ہین یہ عباسؓ بھی ‏ مرے واسطے ہون بس اب ملتجی
پیمبرؐ کے پھر دونون یہ نور عین ‏ یہ محبوب مولا حسنؓ اور حسینؓ
یہ سنتے ہی وہ سب ہوئے ملتجی ‏ کہ یارب طفیل جناب نبیؐ
یہ وہ ہین جو آدم نے تکلیف مین ‏ الٰہی کیا تھا وسیلہ انھین
صحابہؓ کی اِسکے مدد کر شتاب ‏ مظفر ہون اعدا پہ اور کامیاب
ہماری دعا کیون نہ مقبول ہو ‏ وسیلہ کیا اُسکے محبوبؐ کو
ہوا عصر کے بعد مین رہ سپر ‏ سواد مدینہ رہا پشت پر
تو کی مین نے ناقہ کی ڈھیلی مہار ‏ وہ چلنے لگا مثل بادِ بہار
اذانین ہوئین فجر مین عصر کی ‏ تو سنکر ہوئی اور بھی خرمی
کہ دس روز مین تم گئے آئے بھی ‏ درازی رہ کسطرح قطع کی
دعائے جنابِ حسنؓ اور حسینؓ ‏ نبیؐ و علیؓ کے جو ہین نورِ عین
ہوئی اِس سفر مین مری چارہ ساز ‏ کہ جلدی ہوئی طے یہ راہ دراز
یہ مقبول درگاہ ایزد ہین سب ‏ نہو کیون دعا انکی مقبول رب
بڑھین ہمنین یون وہ کہنے لگے ‏ کہ جانین خدا کے لیے دیچکے

تو لوٹا مین با صد نیاز و طرب ‏ گیا روضۂ پاک مین با ادب
اور اللہ کے شیر حضرت علیؓ ‏ حسنؓ اور حسینؓ اور عباسؓ بھی
حسنؓ کو لیے بیٹھے عباسؓ تھے ‏ حسینؓ اپنے والد ہی کے پاس تھے
تو مین نے باآداب و با احترام ‏ کیے روضۂ جان فزا پہ سلام
سلام آپ پر ای شہ مرسلان ‏ سلام آپ پر حامی بیکسان
جناب علیؓ نے جو دیکھا مجھے ‏ تو مجھسے یہ ارشاد کرنے لگے
ولیکن یہی ہے تردد مجھے ‏ پہونچتا ہون مین کب وہان دیکھیے
مدد میرے ہمراہ جاتی نہین ‏ کہ اُسسے قوی دل ہون اربابِ دین
کہا ہین خلیفہؓ سے اپنے لیے ‏ دعا یہ نہ لی تو نے کسواسطے
نہین جانتا تو وہ ہین ذی فتوح ‏ کہ ہین فارہ قامت مین مانند نوحؑ
نبیؐ نے کہا بعد میرے اگر ‏ نبی کوئی ہوتا تو ہوتے عمرؓ
کہا یون نبیؐ نے جو آتا عذاب ‏ نہ بچتا کوئی لیکن ابن خطاب
یہ معلوم ہین وصف اُنکے مجھے ‏ مگر اب دعا آپ بھی کیجیے
اور ازواجؓ اطہار اہل صفا ‏ کہ ہین مادرِ مومنانِ خدا
خصوصًا یہان ای ولایت پناہ ‏ کہ ہے یہ مزار رسالت پناہؐ
تو اب فضل سے اِسپہ آسان کر ‏ درازی رہ اور رنج سفر
تو اِنکے توسل سے اُنکی خطا ‏ ہوئی عفو اب ای مجیب الدعا
کہا پھر یہ مجھسے کہ جا شادمان ‏ ہمارا خدا ہی بڑا مہربان
یہ دولت مجھے وان جو حاصل ہوئی ‏ تو رخصت ہوا باہمہ خوشدلی
ہوئی روز پر جبکہ شب تیرہ دست ‏ ہوئی زنگ سے رومیون کی شکست
غرض تیسرے روز ہی بیگمان ‏ خوشی اور راحت سے پہونچا وہان
ملا جا کے جبسدم سپہدار سے ‏ ہوئے سخت حیران یہ کہنے لگے
کہا مین نے ای سرورِ نامور ‏ دعائے جناب علیؓ و عمرؓ
دعائے عمرؓ سرورِ دو جہان ‏ دعا حضرت عائشہؓ کی بھی ہان
کہا سچ تو کہتے ہو اے نیک پے ‏ اسی سے ہوئی جلد یہ راہ طے
وہ نامہ پڑھا سب کے پھر روبرو ‏ ہوئے شادمان غازی جنگجو
شہادت کی ہر دم ہے دلکو ہوس ‏ یہی آرزو ہے ہمین اور بس

پہونچنا دلیران یکانی دیار کا بعزم جہاد و غزا مدینہ منورہ مین اور اُسی روز

آنا شیران مکہ و طائف کا بھی اور روانہ ہونا اُنکا بسرداری سعیدؓ ابن عامر جانب یرموک

امام سیر واقدی نے کہا
کہ جمعہ کو وہ قاصد تیز پا

جو شنبہ کو وقت سحر با نیاز
پڑھائی جناب عمرؓ نے نماز

ہوا ایک بیک شور اور مومنین
ہوئے سنکے حیران دانا و گزین

یہ دیکھا کہ آئے ہین اہل یمن
غزا دوست ہین اور شمشیر زن

بڑھے اُنسے ملنے کو چھوٹے بڑے
سلام اور مصافحہ ہوا خوش ہوئے

تو جتنے امیر اور سردار تھے
وہ گھوڑون سے اُترے پیادہ ہوئے

ہوا حکم اب اپنے خیمے کرو
ٹھہر جاؤ سب خوب آرام لو

کہ مکہ و طائف کے تھے وہ دلیر
اور اک ایک جرأت کے بیشہ کا ببر

جناب خلیفہؓ کے دیدار سے
مشرف یہ غازی بھی جب ہوئے

سحر گہ شہنشاہ آفاق گیر
وہین آئے ہمراہ تھے سب مشیر

سواری بھی دی اور سامان بھی
جو تھے ابن عامر مجاہد جری

دیا پھر وہین سرخ انکو نشان
تو وہ لیکے اسکو ہوئے شادمان

ہوا تب یہ حکم شہ ارجمند
کہ ٹھہرین سعیدؓ اور سنین مجھسے پند

بشر بجنت وہ طلحہؓ بھی تھے
اور انکے سوا اور صحابہؓ بھی تھے

جو آئے سعید ابن عامر وہان
لیے شوکت و شان سے وہ نشان

بجان انکی راحت گوارا کرو
بنے جیسے لطف و مدارا کرو

سوا اسکے جو ہین صغیر و کبیر
نہ ہرگز سمجھنا انھین تم حقیر

کرو ایسے برتاؤ یہ خوش ہون سب
رکھو طاق پر اپنی خواہش کو اب

جو ہمراہ لیجاؤ تم انھین
خدا کی حفاظت مین سونپا انھین

اگر تمنے اس کے مخالف کیا
تو بیشک تمہارا مین دشمن ہوا

رکھو یاد پند جناب امیرؓ
رہے تمسے راضی خدائے قدیر

جو ایمان لائے تھے یہ بے بدل
تو جا الغرض ہم ہوگئے بے خلل

تمھارا اگر سخت ہو معرکا
رہے تمید سختی بوقت وغا

کہ مین انسے ہوتے ہی رخصت یہان
در مرگ اعدا پہ کھولون وہان

وہ ہو شام اور روم مین لعل فام
کہ ہر ذوالفقار علیؓ جسکا نام

لڑون بہر ناموس دین رسولؐ
کرون قتل سب کافر بوالفضول

مع نامۂ سرور مومنان
ہوئے جانب لشکر دین روان

دعا سے مسلمان جو فارغ ہوئے
درود اور قرآن پڑھنے لگے

اُٹھے اور چلے سب وہ نیکو سیر
مدینہ سے باہر کہ لائین خبر

امیر اُنکے ہین جابرؓ نامدار
دلیران جنگی ہین سب چھ ہزار

جو مہر جناب خلافت مآب
ہوا اُنپہ رخشان بصد آب و تاب

ادب سے کیا آکے سب نے سلام
زیارت سے اُنکی ہوئے شادکام

اُسی شام کو آئے پھر اک ہزار
سواران جنگ آور و نامدار

سعیدؓ ابن عامر تھے اُنکے امیر
جوان و توانا و گرد و دلیر

جہان خیمہ زن تھے سران یمن
وہین یہ بھی اُترے ہوئے خیمہ زن

لکھا ہے کہ جو اُنمین نامدار تھے
نہایت عنایت سے اُنکے لیے

کیا اُنسے ارشاد ای نامور
کہ اب تم ہو سالار اِس فوج پر

ہوا کوچ کا حکم پھر فوج کو
روانہ ہوے جبکہ وہ نیک خو

تو سلطان دین اور عثمان غنیؓ
علیؓ و ولی عبدالرحمانؓ بھی

پیادہ چلے ساتھ اُس فوج کے
ہوئے ایک ٹیلہ پہ جاکر کھڑے

ہوئے درفشان یون خلافت پناہ
سنو اے سعید ظفر دستگاہ

بڑائی نہین ہے کسی پر تمھین
اگر برتری ہو تو ہو زہد مین

امارت پہ دیکھو نہ کیجو غرور
ہمیشہ رہو کبر و نخوت سے دور

حفاظت مین اپنی رہو بیشتر
اُترنا نہ بھولے سے بھی راہ پر

جو اسوقت کی مین نے تمکو یہ پند
سنی تمنے سب ای یل ارجمند

یہ سنکر جناب علیؓ ولی
ہوئے درفشان یون سنو ای اخی

سنو ہے یہ قول شہ مرسلان
جو انکا ہو تابع وہ پائے امان

جبھی سے تو مومن ہوا اپنا نام
یہ ہین صاحب جاہ و ذی احتشام

تو لکھکر انھین حال جنگ و جدال
طلب کیجیو مجکو بہر قتال

نہ ماہان کو چھوڑون نہ قیصر کو مین
کرون خوب سیراب خنجر کو مین

جہان ایک دم اُس سے مین کام لون
کرون دشت و صحرا کو دریائے خون

سعیدؓ اسطرح عرض کرنے لگے
نہ بھولیگا ارشاد حضرتؓ مجھے

سعید ابن عامر نے ہے یون کہا
جو مین ہوکے رخصت روانہ ہوا

سرِ رہ بلاد او رموضع ہمین
جو ملتے تو ہم چھوڑ دیتے انھین

کہ ہر سال کرتا تھا مین وہ سفر
شمار کواکب سے جاتا اُدھر

اور اسطرح ہملوگ حیران ہوئے
کہ اک روز کچھ بھی نہ ہم چل سکے

ہوا ورد لاحول سے تر زبان
کہ رہبر ہوا ای ہادی گمرہان

مین کہتا کہ تم جمع خاطر رکھو
مین واقف ہون بھولا نہین راہ کو

تو غازی یہ کہتے تھے ای سرسپہ
کہان جاتے ہو اور یہ کیسی ہے رہ

ہوا روز دسوان تو وقت سحر
مجھے دور سے کوہ آیا نظر

کہا یہ جو تکلیف انکو ہوئی
ہے اِسکا سبب آہ غفلت تری

خوشا بخت گر یہ وہ کہسار ہے
تو بیڑا ہمارا بس اب پار ہے

قریب اُس سے جھاڑی ملی ایک سخت
کہ تھے جھاڑ گنجان سب ایک لخت

تو اُسدم یہ دی مین نے انکو نوید
مبارک ہو بر آئی اپنی امید

ولیکن دلیرانہ اُسمین گھسے
چلے آئے ناچار پیچھے مرے

تو اسوار اکثر پیادہ ہوئے
بڑھے اپنے گھوڑونکی باگین لیے

کوئی ہوکے حیران کھڑا ہو رہا
کہ ہم کس بلا مین ہوئے مبتلا

مناسب ہے اب یان توقف کرو
ذرا ہمکو آرام سے لینے دو

بہت سبزہ تھا اُسکے چارون طرف
مسلمان ٹھہرے وہان صف بصف

روان آب شیرین ہوا سرد سرد
کھلے گل سفید و سیہ سرخ و زرد

ادا کرکے شکر خداوندگار
دیے چھوڑ پھر چرا راہوار

تلاوت مین مشغول کوئی ہوا
کوئی گرم تسبیح و تہلیل تھا

کوئی سوگیا اور لیٹا کوئی
کہ تھی رہ کی تکلیف اور ماندگی

تلاوت سے راحت مرے دل کو تھی
ولیکن جو تھی راہ کی ماندگی

کہ مجکو یہ رویا مین آیا نظر
کہ مین اور احباب فیروز فر

بخوبی وہ اشجار ہین باردار
عیان برگ و بر سے ہے جوش بہار

اِدھر اور اُدھر سے وہ شیرین ثمر
رفیقون کو دیتا ہون مین توڑکر

کہ ناگہ درختون سے اک شیر نر
نکلکر جو مجھپر ہوا حملہ ور

اور آتے ہی دونون نے مارا اُسے
گرا وہ تو چونکا مین آواز سے

اُٹھا اور اٹھکر اُسی جا شتاب
لگا کرنے یون دل مین تعبیر خواب

مجھے کوئی روکیگا اُس سے اگر
تو پاؤنگا مین اسپہ فتح وظفر

تو اٹھون پھر مجکو یہ فکر تھی
نہ آگاہ ہون ہمسے خصم شقی

اگرچہ مجھے راہ سے شام کی
بخوبی تھی پہلے ہی سے آگہی

جو اس بار ہم سوے بصرہ چلے
تو ناگہ بھُٹکی راہ بے رہ ہوئے

اِدھر اور اُدھر دیکھکر راہ کو
مین ٹھہرا کہ کیا دیکھیے آج ہو

اگر پوچھتے مومن خوش سیر
گئے بھول رستہ تم ای نامور

چلا پھر مین اُن سبکو ہمرہ لیے
یونہین اک شب و روز گذرا مجھے

یونہین دو شب و روز اُس دشت مین
چلے ہم ہوئی سخت دقت ہمین

اگرچہ مین دیکھا کیا بار بار
نہ جانا کہ ہے کون یہ کوہسار

کبھی مجکو ہوتا تھا یہ بھی گمان
کہ یہ کوہ ہے بعلبک کا نشان

چلے اُسطرف گرچہ ہم تیزگام
ولیکن ہوئی راہ مین ہمکو شام

بغور اُن درختون پہ کرکے نظر
کہا شام کے سے ہین یہ برگ و بر

یہ سنکر یقین مومنون کو ہوا
کہ بے شبہہ بھول آئے ہین راستا

جو گنجان تھے اِسطرح وہ درخت
کہ بچھڑے ہوئے یار لپٹے ہون سخت

چُبھے جنکے پاؤنمین صحرا کے خار
کیا اُنکو گھوڑون کے اوپر سوار

لگے کہنے مجھسے کہ ای نامور
نہین راہ کی تمکو شاید خبر

مین ٹھہرا اور اک چشمۂ خوشگوار
ملا اُس سے تازہ ہوئی جان زار

زمین سبز اور لہلہاتے شجر
سمان باغ کا ہمکو آیا نظر

گئے ٹھہر گرد اُسکے آرام سے
جو تشنہ تھے سیراب سب ہوگئے

وضو کرکے سب نے نمازین پڑھین
باخلاص قلبی دعائین بھی کین

نبیؐ پر کوئی بھیجتا تھا سلام
کہ صلوات حق بر محمدؐ مدام

مگر مین نہ لیٹا نہ سویا ذرا
کہ سردار اور پاسبان اُنکا تھا

تو ناگہ مجھے نیند آئی وہان
ہوا مجھپہ یہ لطف رب جہان

ہین اک باغ مین شاد و خندان ہم
نہین نام کو دل مین رنج و الم

روان اُسمین انہار ہین جا بجا
مصفا ہے پانی ہوا جانفزا

تو کھا کھاکے پھل آب شیرین پیا
خوشی سے کیا شکر منعم ادا

تو حیران ہوا مین کہا یہ کہان
ہوئے اور دو شیر ناگہ عیان

دہن مین حلاوت تھی میوونکی سب
کہ چپکے ہوئے تھے مٹھائی سے لب

کہ وہ آب اور میوۂ خوشگوار
غنیمت ہے میرے لیے آشکار

وہ بستان سرسبز فرحت فزا
ہے باغ شہادت شہیدون کی جا

ہوا پھر مین گرم تلاوت وہین
کہ ہاتف نے ناگہ ز سمت یمین

بڑھے چند اشعار آواز سے
بشارت تھی اُنمین ہمارے لیے

کہ آئی رہ نمایان راہ رشاد
کہ ہرگز ڈرو تم رہو دلمین شاد

کوئی بات اِس جا نہین خوف کی
عدو ہی تمھارا نہ جن نہ پری

اور ای مومنو ہوگے تم عنقریب
خدا کی عنایت سے فرحت نصیب

کہ ہی مہربان تمپہ وہ مہربان
کہ آن آپ کے دل مین جسنے نہان

محبت دی اولاد کی تا کرین
اُسے پرورش اور آرام دین

تم ای اونٹ دوڑانیوالو ضرور
خدا کی عنایت سے پاؤ سرور

نہو دشمنون سے تمھین کچھ ملال
پلٹ آؤگے تم باطفال و مال

ہوئے شاد سنکر جو بیدار تھے
جو سوتے تھے اٹھے وہ سنکر اُسے

پہونچنا سعید رض کا رقیم مین

وہ سرلشکر دین سعید رض جوان
یہ احوال بھی کرتے ہین خود بیان

رہے رات بھر وہین آرام سے
نماز سحر پڑھ کے وانسے چلے

تو اُسوقت مجکو ہوا یہ یقین
کہ ہی یہ رقیم اور اُسیام وہین

بآواز تکبیر مین نے کہی
مکبر ہوئے اہل اسلام بھی

اور اِسطرح دریافت مجسے کیا
کہ سرداریان تمنے دیکھا ہی کیا

کہا شاد ہان ہو بفضل کریم
یہی شام ہی ہی یہ کوہ رقیم

مگر بعضے لوگ اُنمین ایسے بھی تھے
کہ ہر چیز کی ماہیت پوچھتے

لگے پوچھنے مجھ سے وہ نیک خو
کہ کیا ہی رقیم اب یہ بتلاؤ تو

تو وہ حال مین نے بیان کردیا
جو حضرت پیمبر سے مین نے سنا

چڑھے کوہ پر غار مین آئے جب
دوگانہ ادا کرکے باصد طرب

اُتر کر چلے اُس سے بے رنج و غم
تو پہونچے حوالی عمان پہ ہم

ملا ہمکو وہان ایک قریہ عظیم
خباب اُسکا تھا نام بنیاد قدیم

اور اُسکے زمیندار سب مرد و زن
نکل آئے تھے کرکے ترک وطن

مسلمان غازی اُنھین دیکھ کر
ہوئے حملہ آور وہین بے خطر

ہوئے اُنپہ غالب کیا اُنکو قید
مرے پاس لے آئے مانند صید

جو باقی رہے گھس گئے گانؤن مین
کہ بچ جائین ہم یہ نہ مارین ہمین

اور اُس دہ مین تھی اک گڈھی استوار
چھپے اُسمین جا کر وہ باحال زار

جو دیکھا وہان مین نے یہ ماجرا
تو فوراً قریب اُس گڈھی کے گیا

کہا اُنسے ہو تم خراب و زبون
چلے تھے کہان اور پلٹ آئے کیون

دیا ایک بوڑھے نے مجکو جواب
کہ جاتے تھے اِس جا سے ہم ای جناب

سوے شاہ عمان کہ اُسنے ہمین
کیا ہی طلب تا وہان ہم رہین

مگر تم سے ڈر کر پلٹ آئے ہم
جو تمکو ہو منظور اے ذی ہمم

کرو صلح پھر اُسسے یہ عہد قوی
کہ ذمی تمھارے ہون ہم اور ابھی

جو کچھ صلح کا ہم سے لینا ہو لو
حمایت کرو ہمکو آرام دو

کیا مین نے عہد اور لیے دس ہزار
وہین اُنسے دینار کامل عیار

دیا صلحنامہ بھی لکھکر اُنھین
یہ چاہا کہ آگے یہانسے چلین

تو اُن ذمیون نے کیا یہ بیان
کہ ای سرور فوج اسلامیان

اگرچہ معاہد تمھارے ہین ہم
ولے خوف ہی ہمکو یہ دمبدم

بقیطاس بطریق عمان جو ہی
لڑے تمسے آکر ابھی بیتنہ لڑی

ہمین اور تمھین اُس سے ہوگا ضرر
نہ غافل رہو اُسکی رکھو خبر

کہا مین نے بتلاؤ اتنا ہمین
وہ کب اور کس جا ملیگا ہمین

لگے کہنے ماہان نے ہی یہ لکھا
اُسے اور ہمین ای مظفر لوا

عرب کا ہی تمکو جو خوف و ہراس
چلے جاؤ سب شاہزادہ کے پاس

اور اُسکا ہی قیساریہ مین قیام
وہین جائیگا وہ بفوج تمام

جو تم اُسپہ پاؤگے فتح و ظفر
ملیگا بکثرت تمھین مال و زر

کہ فرمان وہ مالک عمان ہی وہ
غرض صاحب شوکت و شان ہی وہ

کہ ہین خمس آلاف ہمرہ سوار
بہت اُسکو حاصل ہی جاہ و وقار

اگر وہ رہینگے نہ ثابت قدم
کہ تم ہو دلاور مظفر علم

تمھارا تو اقبال مشہور ہی
ظفر تمپہ پانا بہت دور ہی

یہ سنکر کہا مین نے ای مومنو
کہو مجسے تمکو جو منظور ہو

کہا ہم تو منقاد ہین آپکے
نہ موڑینگے منھ آپکے حکم سے

اگر ہمنے مارا اُسے ای امیر
تو بس ضعف اعدا ہوا ناگزیر

بڑھی دین کی عزت و آبرو
ہوئے دشمنان خدا زرد رو

تو اُن گانؤن والونسے اُنکا نشان
جو پوچھا انھون نے کیا یون بیان

کہ اب راہ ہمکو یہ سے ضرور
اُسی رہ مین پھر ایک جھاڑی ملی
مدد کو خلیفہ نے بھیجا ہمین
لگے کہنے یون اہل اسلام سب
یہی گفتگو ہم وہان کرتے تھے
سراسر سرون کو منڈائے ہوئے
تو اُن راہبون سے یہ مین نے کہا
مسیحا کے دین پر ہین ثابت قدم
سیئے فتح و نصرت دعائین کرین
نہین[1] کچھ دعا کا فرون کی نکہ
لیے خمس آلاف ہمرہ سوار
پھر اُس پادری سے یہ مین نے کہا
تو اُنسے نہ ہمکو ڈراتا اگر

وہ جائیگا قیصر ارے بے قصور
تو اُنکے لیے ہمنے گھات اُسمین کی
مناسب نہین ہے ٹھہرنا ہمین
کہ خواہش غنیمت کی ہے ہمکو اب
کہ بس چند راہب نمایان ہوئے
ولیکن تھے داڑھی رکھائے ہوئے
کہ تم کون ہو اور ارادہ ہے کیا
یہان کے کلیسون مین رہتے ہین ہم
کہ حاصل ہو اب تمپہ نصرت اُنھین
بجنگتی ہے بے راہ ہے بے اثر
کہ ہین سب توانا و جویاے کار
کہ ہے ہمکو ارشاد خیر الوری
تجھے چھوڑ دیتے ہم اے خیرہ سر
یہ کہکر کہا قوم ابرار سے

بتائی اُنھون نے ہمین جب وہ راہ
ولیکن نہ پایا جب اُنکا پتا
چلین جا ہم تم کہ پرموک مین
نہ محروم اُس سے ہمین کیجیے
لیے ہاتھ مین اپنے ہر اک صلیب
جو میا انمین ہمکو وہ آئے نظر
دیا ایک بوڑھے نے مجکو جواب
ہمارا یہ ہے عزم اے حق شناس
کہا مین نے اُس پیر بے پیر سے
یہ بتلا کہ ہے شاہ عمان کہان
یہ سنتے ہی غازی ہوئے شاد دل
کہ تم قتل سے راہبون کے بچو
بس اب دیکھ کیفیت کارزار
کہ مشکین کسو اِنکی زنار سے

رہا نہ ہوئی اُسپہ غازی سپاہ
تو اُن غازیون سے یہ مین نے کہا
محبان حق کی اعانت کرین
کہ بیشک خدا دیگا غیب سے
لباس اُنکے اونی بطرز غریب
پکڑ لائے غازی اُنھین دوڑ کر
کہ ہم لوگ راہب ہین اے کامیاب
چلے جائین سب شاہزادہ کے پاس
کہ تو گرد عاجسقدر ہو سکے
کہا آئیگا کوئی دم مین یہان
ہوئے قید کلفت سے آزاد دل
نہ توڑو کلیسون کو بھی چھوڑ دو
کہ کس طرح کرتے ہین ہم اُنکو خوار

نمودار ہونا لشکر عمان کا اور حملہ اہل ایمان کا اُنپر اور شکستہ و خستہ ہونا اُنکا اور تشریف لانا وہین حضرت زبیر اور فضل عباس کا اور دوبارہ حملہ سعید کا بطریق عمان پر اور دوسری جانب سے گرنا اُنپر حضرات موصوف کا مع سواران اسلام اور بالکلیہ قتل وقید ہونا عمانیون کا

اُنھین باندھے تھے مجاہد جوان
سہو بچنے نہ پائے تھے ہم تک شریر
وہان آگئے آگے پیادے جو تھے
کہ اکبارگی اُنپہ حملہ کرو
کیا اسطرح سے ہے قتل شدید
ہوئی آخر اُنکو ہزیمت نصیب
وہان بھی رہے ٹھیر بعضے جوان

ہوئی فوج عمان یکا یک عیان
کہ اُنپر بڑھے یہ مسلمان دلیر
وہ پہلے ہی حملہ مین مارے گئے
پیادون کا اپنے عوض اُنسے لو
کہا بڑھ کے دوزخ نے ہل من مزید
علم گر گئے چھوڑ بھاگے صلیب
کر لشکر غنیمت ہوئے شادمان

سواروں کے آگے پیادے رواں
اور اُنپر گرے اسطرح ٹوٹکر
بقیطاس آگہ جو اِس سے ہوا
تو ہمپر گرے وہ ہم اُنپر گرے
چلی خوب شمشیر و گرز و سنان
مسلمان ہوئے اُنکے دنبالمین
جو بطریق عمان کی آئی اجل

دلیرانہ اِس سمت آئے دوان
گرے صید پر جسطرح شیر نر
یہ سب فوج کو حکم اُسنے دیا
گری نعش پر نعش سر اُڑ گئے
طپان تھے اِدھر اور اُدھر دشمنان
کیا قتل بھی اور پکڑا اُنھین
گیا بھاگ کر جلد بالاے ل

[1] له وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ۱۲

ہوئے جمع کفار وان آنگر
کہ تھے بس پریشان و خستہ جگر
عقب سے بقیطاس کے ناگہان
ہوا اک گروہ سواران عیان

اڑاتے سمندان رہوار کو
اوڑے آتے تھے مثل صرصر کے وہ
سراپا تھا لوہے مین سر اک چھپا
کہ آنکھون سوا کچھ بھی دکھتا نہ تھا

انھین جس نے دیکھا کہا بیدرنگ
کہ دریائے آہن کے ہین یہ نہنگ
دو ان آگے آگے تھے دو جنگجو
کہ شیر اُنکو دیکھے تو روباہ ہو

کہا مین نے اپنے دلاورین یہ
جناب نبی کے برادر ہین یہ
پھوپی زاد ہین ایک حضرت زبیرؓ
چچازاد ہین دوسرے فضلؓ شیر

ادر اعدائے دین اُنکو یون گھیرکر
پھیرے اُنکی جانب بحال بتر
سنبھلنے نہ پائے تھے وہ نابکار
کہ اُنپر گرے وہ تہور شعار

زبیر ابن عوام نے آنکر
بقیطاس کو خوب پہچان کر
لگایا جو بھالا گرا سر کے بل
وہ بھالا ہوا اُسکو تیر اجل

جو باقی رہے سب پریشان ہوئے
خرابی قسمت پہ گریان ہوئے
کرون فضل کی تیغ کا کیا بیان
غزا کی فضیلت تھی اُنسے عیان

چمکتی تھی جون برق ادھر اُدھر
تڑپتے تھے وہ نیمجان خاک پر
تو حملہ کیا اِن دلیرون نے بھی
گئی آسمان پر زمین دشت کی

ہوئے قتل اکثر جو زندہ رہے
مسلمان اُنکو پکڑنے لگے
گئے پاس اُنکے سعیدؓ جوان
ادا کرکے شکر خدائے جہان

کہا یہ مسلمان مبارک وجود
وہی مین ہوئے جو اُدھر سے نمود
قریب اُنسے وہ اور جسدم ہوئے
تو آواز تکبیر سننے لگے

کہا دعوت حق ہی اے دوستو
بڑھو آؤ لو انکو جانے نہ دو
تو بڑھکر سنا فضلؓ عباسؓ کا
سعید ابن عامر نے للکارنا

لگاتے تھے جب تیغ کفار پر
سناتے تھے اُنکو یہ للکار کر
کہ بھائی ہون مین افضل الناس کا
مین قاتل ہون اصحاب خناس کا

چھٹکارا ملے اُنسے وہ جنگ جو
کہا پھر کہ مجھکو یہ بتلاؤ تو
کوئی اور سردار بھی ساتھ ہی
کہا ابن عوام اے نیک پے

کراتے مین خود آگئے وان زبیرؓ
ہوئے شاد بل مل کے دونون دلیر
روایت سعیدؓ ابن عامر نے کی
صداقت کی غازی نے یون داد دی

اکثر تو اُنمین سے مارے گئے
ہوئے قید پھر وہ جو زندہ بچے
زبیر ابن عوام نے آتے ہی
کہا راہ مین تمنے کیون دیر کی

خبر ہمکو سالم نے دی آنکر
کہ اُنسے چلے ہو تمھین پیشتر
سپہدار غازی نے بھیجا ہمین
کہ تاراج سب ملک عمان کرین

سزاوار حمد و ثنا ہی خدا
کہ جس نے دیا ہمکو تمکو ملا
کہا پھر کہ گستون کے سر کاٹ لو
ابھی اپنے نیزون کے اوپر رکھو

تو نیزون پہ سر اُنکے رکھے گئے
عدد مین وہ چالیس سو ہوتے تھے
اور اُن راہبون کو رہا کر دیا
ہوے سوے پہ نوک پھر رہگرا

ہوئے متصل اپنے لشکر سے جب
کہی سب نے تہلیل و تکبیر تب
اُدھر سے بھی اُن غازیون نے شتاب
دیا اُنکو تکبیر ہی سے جواب

لگا گونجنے گنبد نیلگون
ہوا خوف سے کافرون کو جنون
کہ آدر آئے شیران مردم شکار
غضبناک پھرسے ہزارون ہزار

سر خصم نیزون پہ رکھے ہوئے
مزا خون کا اُنکے چکھے ہوئے
یہ اخبار سن سن کے ماہان زار
ہوا دل شکستہ و سینہ فگار

ہوئے شاد دل سب مسلمان سپاہ
کہ اپنا بڑھا اور بھی فر و جاہ
سعید ابن عامر سپہدار سے
خوشی سے بغلگیر ہو کر ملے

کیے رہ کے احوال سارے بیان
سپہدار سنکر ہوئے شادمان
انھین کرکے تحسین و آفرین
کہا ہین مقید جو کافر لعین

توقف نہو اُنکے سر کاٹ لو
ذرین دیکھ کرنا کہ یہ زشت خو
یہ کہتا ہے یان راوی نیکدین
کہ یہ حال دیکھا نہ مین نے کہین

ہوا حال جو فوج عمان کا تھا
کہ اک آدمی بھی نہ زندہ بچا
مگر ایک لڑکا کہ تھا خرد سال
رکھا ابن عوام نے بے ملال

گیا فوج ماہان مین بھاگ کر
مگر اُنپہ جب ہمنے پائی ظفر
تو اک مرد غازی کے آیا وہ ہاتھ
وہ لایا اُسے فوج مین اپنے ساتھ

اُسے دیکھتے ہی زبیرؓ عوام
لگے کہنے ہین یہ ہمیہ اعلام
طلب اُس جوانسے جو اُسکو کیا
تو دینے سے انکار کرنے لگا

ہوئی تیز تیز اُنمین جب گفتگو
سے چلے آئے سردار کے روبرو
دیا حکم لین اسکو ابن عوام
کہ بھاگا ہوا ہے یہ انکا غلام

جانا بدحواسانہ جبلہ ابن ایہم کا پاس ماہان کے اور تسلی کرنا جبلہ کی اور

بیان کرنا جبلہ کا شجاعت و دلاوری سیف اللہ الجبار کو سامنے ماہان کے اور روبرو کرنا اصحابؓ خمسئہ مقیدین کا اور بعزم دغا و فریب طلب کرنا ماہان کا سیف اللہ الجبار کو واسطے گفتگوے صلح کے

امام مغازی وہی خوش شیم — یہ کہتا ہی میر الکمیت قلم
جبل سے لڑے اُسپہ پائی ظفر — ہوئے خصم بیجان و خستہ جگر
جو ماہان کو اِس سے ہوئی آگہی — تو بھولا وہ سب کبر و فرشہی
کہ ہی سخت حیران بہت زرد رنگ — کوئی جیسے ہو زندگانی سے تنگ
کہا کیا کرون عرض ای شہریار — کہ یہ ذکر ہی باعثِ ننگ و عار
مرا بھاگ آنا ہی اُسپر دلیل — دے زخم دل کو نہ ناخن سے چھیل
دلیر و توانا وہ ساٹھ آدمی — کہ مرنے مین کرتے نہین کچھ کمی
بہت تیر شگاف جوشن شگاف — لگائے ہین اُنپر بوقت مصاف
پر اِسطرح اُنپر تو بیکار تھے — کہ خارا تھے وہ اور وہ خار تھے
نہین اُنکا حامی جو پروردگار — تو یاور ہے کیون بخت و اقبال یار
لگا عرض کرنے کہ ای نامور — انھین دیکھ لایا ہون مین باندھ کر
مگر ایک شخص اُنمین ہی نامور — کہون کیا کہ ہی وہ ہی صاحب ظفر
لیا اُسنے حوران و بصرہ دمشق — ہی قتل نصارا ہی سے اُسکو عشق
اُسی نے کیا قتل ہربیس کو — اُسے کہتے ہین خالد جنگ جو
شجاعت کو اُسکی کرون کیا بیان — وہ ہی بیگمان پہلوان جہان
اگر گرز السپہ زبر مار دے — تو ٹکڑے نظر آئین البرز کے
یہ سنتے ہی ماہان نے اُسسے کہا — کہ جبلہ ضرور اب یہ مجھکو ہوا
یہ اکمر کہا کوئی جرجہ کو لائے — کہ ہی وہ حکیم و ذکی نیک رائے
وہ حاضر ہوا تو کہا اُس سے یون — کہ تو جا ابھی سمت غازی فشون
تو جرجہ وہانسے روانہ ہوا — ملے راہ مین خالدؓ باصفا
دکیل اپنا خالدؓ کو تم کرکے اب — مرے ساتھ بھیجو کہ کین و غضب
کہا مین چلونگا ابھی تیرے ساتھ — اُسی وقت لیکر اُسے اپنے ساتھ
کہا بارک اللہ جاؤ تمھین — خدا بھر خوشی سے دکھائے مین

پھر اُس سرزمین مین ہی گرم خرام — جہان ساٹھ اصحابؓ عالی مقام
جو پہونچے پریشان وہ اُس فوج مین — ہوئی دیکھکر اُنکو حیرت اُنھین
اُسیوقت اُس نے بلایا اُسے — وہ حاضر ہوا اور جو دیکھا اُسے
کہا کیون پریشان ہی تو اسقدر — ہوا کیا تجھے کچھ بیان مجھسے کر
بھلا اپنی ذلت بیان کیا کرون — یہ کلمہ ہی کافی ہوا مین زبون
ترے حکم سے بہرِ جنگ و جدل — گیا مین تو اُنمین سے آئے نکل
نہین جانتا مین کہ وہ ساٹھ مرد — ملک تھے کہ جن تھے کہ شیر نبرد
کہ سندان پہ اُنکے لگاتے اگر — تو اُسمین سے بھی صاف جاتے گذر
وہ نیزہ کہ چھیدے جبل کا جگر — مگر آہ اُنپر نہین کارگر
پھر اُس زخم دل پر یہ مرہم لگا — لیا قیدیون کو اُسی دم بلا
کیے مین نے اُنمین سے اکثر ہلاک — اور اُنسے نہین مین ذرا خوفناک
وہی اُنکو ہمسے لڑاتا ہی بس — نصارا کے خون کا پیاسا ہی بس
اُسی نے کیا دخت شہ کو اسیر — وہ ہی شہسوار اور آفاق گیر
اُسی نے کیے دل ہمارے ہین سرد — فلک اُسکے حملہ سے ہی گرد برد
کہ غصہ مین آکر جو باندھے کمر — تو خورشید سے چھین لیوے سپر
خدا آپ اُسکا مددگار ہی — شہ خاوری نیزہ بردار ہی
کہ حیلہ سے اُسکو بلا کر یہان — کرون نقل ساتھ اُنکے ہون شادمان
جہان گرد ہی اور فصیح البیان — مہارت ہی اُسکو بعربی زبان
یہ کہ اُنسے خالدؓ کو بھیجو کہ ہم — کرین گفتگو صلح ہووے بہم
کہا کیون تو آیا ہی بتلا مجھے — کہا اُسنے آیا ہون اسواسطے
عجب کیا جو موقوف کردے غذا — کہ آیا ہون شہ کا مین بھیجا ہوا
گئے نزد سردار اور حال سب — کہا پھر ہوئے اُنسے رخصت طلب
یہ امید ہی مجھکو اللہ سے — کہ ان کافرون کو ہدایت کرے

اگر بلج اسلام بھی مان لین

تو جنگ و جدل سے سلمان بچین
کہا مین خدا سے ہون امیدوار

کہ اک جان مومن کی اے باتمیز
کہ رکھے مجھے ہر جگہ کامگار

ہے سارے جہان سے خدا کو عزیز

تشریف لیجانا شیر بیشۂ شجاعت و نہنگ بحار فتح و نصرت حضرت سیف اللہ اکبر کا مع سو سواران موحدین کے لشکر کفار روم مین اور پہونچنا بارگاہ ماہان لشکر پناہ روم مین

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
چلے آئے باہر با اقبال و فر
تھی اک پیٹی چمڑے کی زیب کمر
کہا خادم خاص سے اپنے یون
لیا زوجہ ابن مسروق سے
یہ چاہا کہ تنہا سوے دشمنان
کہا مین نہین فوج دین پر امیر
کرین عذر تمسے نہ ہم زینہار
سنا جبکہ اصحابؓ نے یہ کلام
تھے انمین شرحبیلؓ و مرقالؓ بھی
عمروؓ شیر نر ابن معدی کرب
معاذ جبلؓ اور کئی مومنین
سپہدار نے انکو رخصت کیا
کہا نصرؓ نے ہین نے سردار کو
کہا کیا نہین دیکھتا تو انہین
یہ عشاق ہین سرور پاک کے
روایت معاذ جبل نے یہ کی
لکھا ہے کہ وہ غازی خوش نصیب
کہ اخیام تھے پانچ فرسنگ تک
گئے انجمن بخوف اہل نعیم
وہین پہنچے خیمہ پہ جب شاہ کے
تو ہم سب اکڑ کر بخوبی سے چلے

یہ کہکر وہ سر دفتر بردباران
سراپا مجسم با جلال و فر
حمائل تھی شمشیر تازی گہر
کئے ساتھ بیچے یہ آل گون
دیے تین سو اُسکے دینار تھے
رواں ہو کہ حامی ہے رب جہان
کہ طاعت کرین یہ مری ناگزیر
کہ تم ہمسے زاہد ہو پرہیزگار
تو انمین سے سو گرد با احتشام
انھین مین تھے قیسؓ و جریرؓ جری
کہ تھے سب یہ سادات ملک عرب
ہوئے رونق افزاے دست یمین
یہ رو رو کے اللہ سے کی دعا
جو دیکھا کہ گریان ہین یہ نیکخو
فدایانہ جاتے ہین کس شوق مین
فدائی ہین یہ شاہ لولاک کے
چلے ہم جو لشکر سے اور راہ لی
جو فوج نصارا کے پہونچے قریب
بہت انسے حیران تھا یہ فلک
سمجھتے تھے انکو غلام رحیم
اتر کر غلامون کو گھوڑے دیے
لیے تیغ ہاتھون مین اندر گھسے

گئے اپنے خیمہ مین پہنا لباس
حجازی تھے موزے جو پہنے تھے وہ
کہ کذاب ملعون کی وہ تیغ تھی
ادیم یمن کا وہ تھا لا کلام
اسی وقت وہ سرور سربلند
لگے کہنے یون سرور پاک دین
یہ سنکر معاذ جبل نے کہا
جو کچھ تم کہوگے بجا لائینگے
پئے نصرت دین پروردگار
عبادہؓ و قعقاعؓ اور ذو کلاعؓ
سراپا بنے آہنی تن تمام
مع چند اصحابؓ عالی تبار
کہ یارب ہمارا مددگار رہو
کہا اے سپہدار ذی اقتدار
یہ دین الٰہی کے انصار ہین
اگر بال بھی انکا بیکا ہوا
تو تہلیل و تکبیر گویان چلے
نظر آئے وہ خیمہ و بارگاہ
بنا تھے ہر اک بارگہ کے حضور
کہ وہ سب کے سب اور جہان پہلوان
روایت یہ نوفل نے کی ہے بیان
جو بطریق و حجاب کی تھین صفین

بہت بے تکلف تھا سارا لباس
عمامہ سیہ ایک باندھے تھے وہ
جو فتح یمامہ مین چھین اُس سے لی
لگی زر کی جھالر تھی اسمین تمام
ہوئے رونق افزاے پشت سمند
کہ تنہا تو جانا مناسب نہین
کہ سردار خالدؓ یہ کہتے ہو کیا
جزا اسکی اللہ سے پائینگے
ہوئے ہمرہ خالدؓ با وقار
تھے مقدادؓ و جابر بھی از بس شجاع
اسی طرح ابان صرصر خرام
تھے مقدادؓ و اسود بہ سمت یسار
یہ بیڑا ترے فضل سے پار ہو
بھلا آپ روتے ہین کیون زار زار
یہ سب جام وحدت سے سرشار ہین
کرونگا مین کیا عذر پیش خدا
بنام خدا شاد و فرحان چلے
کہ یک یک نظر کو نہ ملتی تھی راہ
نشان و چلیپاے اہل ثبور
تھے لاحول و تکبیر سے تر زبان
کہ گھوڑون سے اترے جو سالک دین
ڈرایا دبایا ہٹایا انھین

اور اس بارگہ کا کرون کیا بیان / بلند اسکے قبے تھے جون آسمان
زری کا تھا کام اور کلس جا بجا / مغرق سراپردہ در سیر بڑا
بچھا فرش تھا اسمین سب ریشمی / کہ دولت کی انکہ نہ تھی کچھ کمی
بچھا ایک تخت اسمین مانند خور / ہزارون لگے جسمین یاقوت و دُر
تکلف سے پھر اُسکے دونون طرف / مرصع بچھین کرسیان صف بصف
سجائی گئی تھین وہ مثل عروس / کہ غازی کرین آکے اُنپر جلوس
رہا جبکہ اورنگ ہمسے قریب / تو دیکھا اُسے اسپہ بافروزیب
سران سپہ تھے یمین و یسار / خموش و مودب ہزارون ہزار
کیا ہمنے وصف خدائے برین / سوا جسکے معبود کوئی نہین
رکھی تھین جو اُسکے لیے کرسیان / تو اُنپر نہ بیٹھے مجاہد جوان
وہ کیا تھین کہ اُنکے بروے زمین / نقوش شجاعت تھے کرسی نشین
دیا فرش دیبا کو جھٹ پٹ اُلٹ / گئے بیٹھ سب فرش خاکی پہ جھٹ
شہ ارمنی کو تعجب ہوا / تبسم کیا اور یہ کہنے لگا
کہ انکار کرتے ہو تعظیم سے / یہ تم آداب محفل نہین جانتے
نہین بزم شاہانہ دیکھی مگر / ہوا آئین دربار سے بیخبر
کہا سیف حق نے کہ ہمکو ادب / خدا کا ہے بس اور نہین کچھ طلب
اور اس فرش سے ہے ہمین اجتناب / زمین پاک ہے اور دیبا خراب
بحکم جناب رسول امین / سمجھتے ہین ہم پاک فرش زمین
پڑھا پھر انھون نے اک آیہ وہان / کہ کہتا ہے خود ایزد مہربان
تمھین خاک سے ہمنے پیدا کیا / اسی مین تمھین دینگے ہم پھر چھپا
اسی سے تمھین دوسری بار ہم / نکالین قیامت مین بے بیش وکم

تقریر ماہان ہامان منش کی باظہار فضائل امت عیسوی اور قطع کرنا اُسکی تقریر کو حضرت سیف جبّار کا اور بیان کرنا فضائل اُمّت محمّدیہ کو اور چپ ہوکر دوبارہ تقریر کرنا ماہان کا

یہ کہتے ہین حضرت جریر جوان / کہ اُن دو مین کوئی نہ تھا ترجمان
کہ ماہان و صمصام حق نیکخو / بہم دونون کرتے تھے سب گفتگو
کہا مین نہ اول کرون کچھ کلام / تو جو کچھ کہے دون مین پاسخ تمام
یہ سنتے ہی ماہان کھڑا ہو گیا / کہا لائق حمد ہے وہ خدا
کہ عیسیٰ کو بھیجا ہمارے لیے / کہ ہم دین مین اُنکے داخل ہوئے
اور امت ہوئی اُنکی خیر الامم / جہان مین بہ نیکی و خوبی عَلَم
دیا اُسنے ہمکو یہ اقبال و جاہ / نہین مثل قیصر کوئی بادشاہ
حسام خدا نے سنا جب اسے / تامل نہ اک دم بھی وہ کر سکے
دیا کاٹ فورًا یہ اُسکا کلام / کہا ایک حاجب نے اے نیکنام
یہ ہے بزم شاہانہ با فر و جاہ / رہے داب مجلس پہ اِسدم نگاہ
نہ تو کاٹ یون شاہ کی گفتگو / کہ حسن ادب ہے بڑی آبرو
کہا شکر حق ہم نہ کیسے کرین / کیا امت مصطفےٰ مین ہمین
وہ شاہ رسل سید العالمین / حبیب خداوند دنیا و دین
بجان اُنپہ ایمان لائے ہین ہم / درود خدا اُنپہ ہو دمبدم
سوا اُنکے جنکو رسالت ہوئی / ہم ایمان لائے ہین اُن سب پہ بھی
ہمارے نبی کا جو فرمان ہے / ہمارا وہی دین و ایمان ہے
رہ حق انھین نے بتائی ہمین / برائی بھلائی سجھائی ہمین
ہوا ہمپہ سردار وہ نیکخو / نہین جسمین عجب و تکبر کی بو
امیر اسلیے سبنے اُسکو کیا / کہ ہے عابد و زاہد و پارسا
اگر سروری کا اُسے ہو غرور / امارت سے کردین ابھی اُسکو دور
نہین کسطرح افضل الناس ہم / خدا نے کہا ہمکو خیر الامم
نہین ہم مین کوئی صغیر و کبیر / کہ رکھتا نہو خوف رب قدیر
ہمین آمر امر معروف ہین / باوصاف و اخلاق موصوف ہین
جو ہم بخشش حق سے آگاہ ہین / مقر گنہ مغفرت خواہ ہین
نہین ہمکو دنیائے دون کی ہوس / رضائے الٰہی کے خواہان ہین بس
کہ وہ ہی ہمارا تو معبود ہے / جو فرق اسمین جانے وہ مردود ہے
یہ سنتے ہی ماہان ہوا زرد رنگ / رہا ایک ساعت خموش اور دنگ
لگا کہنے ہے شکر رب غفور / کہ ہمکو رکھا فقر و ذلت سے دور

کیا سلطنت سے ہمین ارجمند
ہمارا ہی شاہون مین رتبہ بلند

رعایت رعایا پہ کرتے ہین ہم
کیا ہم نہ کرتے ہین جور و ستم

تمہین ہم سمجھتے تھے اپنا معین
کہ اورون کی نسبت ہو ہمسے قرین

یہی سمجھے جانا کہ تم لوگ پھر
ہماری عنایت کے ہو منتظر

کیا قتل و قید اور لوٹا ہمین
مکان لے لیے اور نکالا ہمین

یہی چاہتے ہو کہ اس ملک مین
انہین مار کر حکمرانی کرین

اسے اپنے دل مین تو سوچو ذرا
کہ طاقت جو رکھتے تھے تمسے سوا

لڑے ہمسے جسوقت میدان مین
پریشان ہوئے آن کی آن مین

وہ اُسکی سپہ زرق و برق آہنی
اندھیرے مین بھی جس سے ہو روشنی

شہ جرمنی با ہزار آب و تاب
کہ تھا دولت و جاہ سے کامیاب

اور اُسنے تو کچھ تمکو نسبت نہین
وہ سطوت وہ حشمت وہ دولت نہین

نہین لشکر روم کا کچھ شمار
بڑی مملکت ہے بڑا ہے وقار

کہ ہے سرزمین سبز و سبز آسمان
ہوا مشکبو اور نہرین روان

یہان آکے تمنے کیے وہ فساد
حزین ہم ہوئے تمنے پائی مراد

لباس ایسے ایسے تمہین یان ملے
عرب مین کبھی تمنے دیکھے نہ تھے

وہ معشوق مہرو و نازک بدن
نزاکت سے جنکی خجل یاسمن

ملے تمسے بند قبا کھول کر
کیے عیش یان تمنے شام و سحر

زر و مال اتنا تمہین یان ملا
سمجھتے ہو بیقدر سیم و طلا

مگر تمسے ہم اسکو لیتے نہین
دیا وہ تو تمنے نہین بالیقین

مگر اب نکلجاؤ اس ملک سے
یہی مصلحت ہے تمہارے لیے

کرو صلح میرا کہا مان لو
مین دینار سوسو دون ہر شخص کو

جو ہین پوشیدہ سپہدار دین
ہزار انکو دینار دون بالیقین

نہین جاہ و حشمت پہ کچھ ہمکو ناز
سمجھتے ہین اللہ کو کارساز

یہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب
ہماری عنایت کے ممنون ہین سب

جو اس ملک مین تم پیادے سوار
عرب سے چلے آئے پھر ایکبار

مگر سارے احسان فرامش کیے
ہمارے ہی تم دشمن جان بنے

برابر بھی تمنے قناعت نہ کی
ہوس اور تمکو زیادہ ہوئی

مگر تم ہمین کیا نہین جانتے
کہ لوہا ہمارا نہین مانتے

بہت کچھ تھی حاصل انہین دستگاہ
خزانے تھے معمور و بیحد سپاہ

انہین مین سے اک شہریار عجم
فریدون حشم اور دارا خدم

شہ ترک لایا جو ہمپر سپاہ
دلاور تھے سب اور سب رزم خواہ

ہمین نے انہین قتل و غارت کیا
ہزیمت سوا کچھ نہ حاصل ہوا

یہ کیون آپ پر ظلم کرتے ہو تم
عبث ہمسے لڑ لڑ کے مرتے ہو تم

نکلکر تم اُس قحط کے ملک سے
ان آباد ملکون مین داخل ہوے

جدھر دیکھیے ہے اُدھر سبزہ زار
نہ سردی نہ گرمی ہمیشہ بہار

کیا قتل ہمکو کہ اپنا مطیع
ہوا بسکہ رتبہ تمہارا رفیع

سواری کو گھوڑے ملے وہ تمہین
پری سے زیادہ جو ہین حسن مین

رخ صاف و رنگین چمن در چمن
دل آویز گیسو شکن در شکن

تمنا تمہاری ٹھکانے لگی
کہ آنکھ انکی جاسے چرانے لگی

بس اب آ ملے اس جگہ تمسے ہم
کہ وہ سب ہی موجود ہے بیش و کم

مسیحائیون پہ ہوا جو ستم
نہین کرتے کچھ باز پرس اُسکی ہم

اگر تم نہ جاؤگے تو ہم تمہین
نہو دیر تاراج و غارت کرین

سوا اُسکے اک ایک جوڑا ابھی دون
کہ عمدہ ہون کپڑے تمہین خوش کرون

امیر عرب کے لیے دس ہزار
ابھی دو دن مین دینار کامل عیار

ولیکن یہ ہے شرط کھاؤ قسم
کہ اس ملک مین پھر نہ آئینگے ہم

جواب دینا حضرت معالی منقبت سیف اللہ اکبر کا ماہان کو اور بیان کرنا خوبی عقل و حکمت اور تعجب کرنا ماہان کا اُنکی فراست سے اور خواہش صلح کرنا

کہا اُس سے تو نے جو تقریر کی
بہت غور سے مین نے ساری سنی

بس اب مین جو کہتا ہون تو سن اسے
یہ کہتے ہی وہ حمد کرنے لگے

کہ حمد اُس احد کو سزاوار ہے — کہ سب جزو و کل کا جو مختار ہے

کہ اللہ ہے وحدہ لا شریک — ہوا ہے نہو کوئی اُسکا شریک

گواہی مین دیتا ہون یہ بالیقین — خدا ایک ہے کوئی اُس سا نہین

ہوا اِس سے منکر وہ کافر شقی — کہا اُنسے کیا بات تمنے کہی

کہا آدمی کا حسب دین ہے — زہے بخت جسکا خوش آئین ہے

یہ سنتے ہی ماہان برومی زبان — لگا اپنے لوگون سے کرنے بیان

کہا سیف حق نے یہ مجکو بتا — یہ کیا تونے رومی زبان مین کہا

اُسے شکر مین بجا وے شمار — کہ ہے او وہ کریم اور آمرزگار

کہا اُس سے منھ کر مری سمت تو — کیا اُس نے منھ کو وہین روبرو

جو اُسنے اُسی طرح فوراً کیا — تو خوش ہوکے اُس سے خدا نے کہا

عبادت مری میرے بندے کرین — تری وجہ سے اور اِس اجر مین

کہا دی خدا نے جو حکمت تمھین — تو کیون اپنے ہمراہ لائے اُنھین

کہا یہ تعجب ہے اے نیک خو — کہ جس شخص مین اسقدر عقل ہو

کہا یہ تو حکم خدا ہے ہمین — کہ ہر امر مین ملکے شوری کرین

کہ قدر اپنی جس شخص نے جان لی — ذلیل اور رسوا نہو گا کبھی

اگرچہ مین دانا ہون روشن روان — کیا جسطرح تونے اِسدم گمان

کہا تم مین کیا اور بھی ہے کوئی — خردمند و دانا فہیم و ذکی

اور ایسے وہ حکمت سے ہین سرفراز — مین شورے سے اُنکے نہین بے نیاز

کہ ہین جاہل و سخت بیدادگر — دلاور ہے اک ایک کے خون پر

ہوئے جبسے پیدا وہ فخر رسل — جو ہین سرور رہنماے جزو کل

وہی دین و دنیا کے سلطان ہین — ہم اُنپر فدا اور قربان ہین

مین اب چاہتا ہون کہ اے ذی ہمم — برادر ہون آپسمین تم اور ہم

جدا ہون نہ زنہار از یکدگر — ہمیشہ رہین جیسے شیر و شکر

مقر ہو تو اِسکا کہ ہے یک خدا — نہین کوئی معبود اُسکے سوا

جو تو اِسکو دل اور زبان سے کہے — تو بیشک ہمارا برادر بنے

کہا مجھسے یہ تو نہوئے نہ ہوا — کہ دین اپنا چھوڑون مین اے باوفا

کہا دیکھو ایسی نہ باتین کرو — مین یہ چاہتا ہون کہ اب صلح ہو

رکھون تمسے برتاؤ اِسطرح کے — کہ رکھتے ہین اخوان و احباب سے

یہ سنکر کیے ہاتھ اُسنے بلند — کہا سچ تو کہتے ہو اے ارجمند

پس از حمد دانا و بیناے راز — لگے کہنے اِسطرح وہ سرفراز

رسول اُسکے ہین احمد مجتبیٰ — شفیع الوریٰ سید دوسرا

اِسے جانتا ہین تو ہرگز نہین — کہ ہین وہ رسول خداے برین

وہ ساعت ہے بہتر کہ ذکر خدا — کرے اُسمین بندہ بصدق و صفا

کہ یہ شخص ہے بس فہیم و حکیم — کہ ہر بات حکمت سے ہے مستقیم

کیا ہم نکو آگہ جو اُس بات سے — کہا جس نے بخشی فراست تجھے

جناب پیمبر سے مین نے سنا — خدا نے خرد کو جو پیدا کیا

دوبارہ ہوا اُسکو فرمان رب — کہ تو پشت کردے مری سمت اب

کہ محبوب سب خلق سے ہے تو ہی — مرے حکم کی تونے تعمیل کی

کرون اُنکو بخشش مین باغ جنان — رہین عیش و راحت سے دائم وہان

کہا ہین یہ سب صاحب عقل و راے — یہ مشورہ مین مرے ساتھ آے

وہ محتاج ہو اور کی راے کا — مجھے بھی تو بتلاؤ ہے رمز کیا

پیمبر کا بھی یہ ہی فرمان ہے — یہ بیشک مرا دین ہے ایمان ہے

جو شوری کرے مومن کردگار — نہ ضائع ہو ہرگز نہ رسوا و خوار

مگر راے کا اِنکی محتاج ہون — کہ دانا ہین یہ انسے شوری کرون

کہا لشکر حق مین ہین بیگمان — ہزارون خردمند و روشن روان

کہا ہمنے ایسا سنا بھی نہین — تمھاری تو نسبت ہے ہمکو یقین

کہا پہلے ہم لوگ ایسے ہی تھے — کہ آپسمین تھے لوٹتے مارتے

تو اُس سے اُنھین نے بچایا ہمین — برا اور بھلا سب بتایا ہمین

کہا تیری دانائی و عقل سے — تعجب ہوا سخت خالد مجھے

کہا ہے مری بھی یہی آرزو — کہ اہل سعادت سے ہو جائے تو

کہا کیا ہے تدبیر بتلا مجھے — کہا یہ ہے منظور گر ہو تجھے

جناب محمدؐ ہین وہ ہی نبی — کہ جنکی بشارت مسیحا نے دی

نہو مجھ سے تجھ سے جدائی کبھی — ہمیشہ رہے اخوت و دوستی

کہا تجھ مین کچھ بھی بھلائی نہین — مرے اور تیرے صفائی نہین

مرے پاس ہے جسقدر مال و زر — تمھین نصف دیدونگا اے نامور

بتاؤ کہ اب آپ مرضی ہے کیا — ارادہ ہے لڑنے کا یا صلح کا

بیان کرنا سیف اللہ الجبار کا حال ایام جہالت کو اور پھر شرافت اسلام

اور خوبی ایمان سے مشرف ہونا اپنا بطفیل سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور دریافت کرنا ماہان کا احکام اسلام کو

جواب اُسکو صمصام حق نے دیا
مقر ہین تمھارے ہم اقبال کے
ہوئین برکتین مال واولاد مین
اور افلاس مین تھے عرب مبتلا
تہی دست تھے کچھ نہ تھا مال وزر
جدھر دیکھیے دشت ہی لق ودق
ولیکن جو ہین چار ماہ حرام
پھر اِن ساری باتون پہ طرہ یہ تھا
مرا جو کوئی وہ ہوا دوزخی
ہوا بحر رحمت کو جوش وخروش
ہی سارے رسولون کا وہ ہی امام
کیا کافرون کو اُسی نے ذلیل
چلیپا و زنار و ناقوس روم
کہ پوجو فقط ایک داور کو
ہو اُسکا ساجھی نہو گا کوئی
کیا حکم یہ اُسنے ہی ہمکو تو
جو منکر ہو اقبال اسلام سے
بری اِس سے سب پیر و اطفال و زن
کہا کیا فقط یہ ہی اسلام ہی
زکوٰۃ اپنے مالون کی دیوین ضرور
خدا کے لیے کافرون سے لڑین
عدوے خدا سے عداوت رہے
کرے جسکو چاہے وہ فیروزمند

سنا ہمنے جو کچھ کہ تو نے کہا
اور احسان بھی تمنے ہمپر کیے
ملین ہر طرح کی تمھین نعمتین
چراتے تھے اونٹ اور بکری سدا
امارت تھی نہ ملک نہ جاہ وفر
کہ انسان دیکھے تو ہو جائے دق
امان اُنھین پاتے تھے ہم لا کلام
کہ بت پوجتے تھے خدا کے سوا
نہ تھی زندگی تھی وہ شرمندگی
کہ بت کے پجاری بنین حق نیوش
لقب اُسکا مہدی محمدؐ ہی نام
مددگار اُسکا ہی رب جلیل
مٹے اُس سے او تھے جو ناموس روم
نہ مہ کو نہ سورج کو نہ نار کو
نہ بیوی ہی اُسکی نہ بیٹا کوئی
کہ حق کے لیے کافرون سے لڑو
تو ہر سال اکبار جزیہ دو
ہین قس اور رہبان بھی بے سخن
شہادت کا کلمہ زبان سے کہے
کسی سال مین ہو نہ ہرگز قصور
کہ اسلام عالم مین رائج کرین
محبون سے اُسکے محبت رہے
کہ ہو نام اُسکا جہان مین بلند

رہا تمسے بے شبہ اقبال یار
رہے تم جو سر گرم جود و کرم
رہے اپنے اعدا پہ تم چیرہ دست
کہ مال اُنکا تھا اونٹ اور بکریان
خدا نے کیا ہمکو پیدا وہان
ضعیفون کو تاراج کرتے قوی
نہ رکھتے تھے جز تیغ و اسب و سپر
جو سمجھین نہ بولین نہ دیکھین سنین
اسی حال مین زار وہ جہان
اُنھین کی ہدایت کو بھیجا نبیؐ
وہ لایا خدا کا کلام مبین
جہانمین جہان اُسنے پائے بت و ثن
وہی دونون عالم کا ہی رہنما
یہ سب اُسکے مظہر مین پیش نظر
جو کچھ اُسکا حکم اور فرمان ہی
اور اسلام مین ہون وہ داخل اگر
یہ جزیہ ہی ہر مرد دینار دو
اگر جزیہ دینے سے بھی ہو دریغ
کہا فرض ہین پانچ سب پر نماز
سوا اِسکے جو لوگ ہین مالدار
اطاعت کرین آمر کی بانیاز
جو تمکو اِن احکام سے ہو دریغ
وہ ہی مالک آسمان و زمین

عروس ظفر سے رہے ہمکنار
ترقی تمھاری ہوئی دمبدم
جہان کا کیا تمنے سب بندوبست
اُنھین رکھتے اور رہتے تھے شادمان
کہ سبزہ جہان ہی نہ نہرین روان
امن نام کے واسطے بھی نہ تھی
نہ ہم دیکھتے تھے کبھی سیم وزر
نہ کچھ نفع و نقصان بھی پہنچا سکین
بحال غریبان ہوا مہربان
قریشی نسب مکی و ہاشمی
ہمارے لیے ہی جو حبل المتین
اُنھین توڑ ڈالا بنا بت شکن
بتائی ہمین اُسنے راہ ہدا
وہی نور ہی ہر طرف جلوہ گر
ہمارا وہ سب دین وایمان ہی
تو بھائی تمھارے ہین نیکو سیر
ہمین دے نہ اِسمین ذرا فرق ہو
تو بس پھر حکم ہی سنان اور تیغ
کہ ہر روز و شب مین پڑھین با نیاز
کرین عمر بھر مین وہ حج اکبار
جو ہی شخص اُس سے رہے احتراز
تو موجود ہی اسپ و میدان و تیغ
جسے چاہے دیدے کلاہ و نگین

انکار ماہان ہامان منش از قبول اسلام جواب سخت دینا سیف اللہ الجبار کا

اور غصہ ہو کر بلانا اُسکا اصحاب مقیدین کو بغرض قتل اور آمادۂ قتل ماہان ہونا سیف اللہ اور موحدین نصرت پناہ کا اور خوفناک ہونا اُسکا اُن سے اور رہا کرنا اصحاب مقیدین کا واپس تشریف لانا اُنکا لشکر اسلام مین

کہا دین اپنا نہ چھوڑینگے ہم
کبھی دین نہ جزیہ بھی لے ذی حشم

جسے چاہے دے ملک و مال و منال
شہنشاہ عالم ہے بے قیل و قال

تھے فرمانروا اور بھی بیشتر
بصد شوکت و جاہ اس ملک پر

ہین میدان مین اب تمسے جویاے جنگ
فدا جان و دل ہے نام و ننگ

لڑینگے جو ہم تم سے میدان مین
تو لے لینگے میدان اک آن مین

جہان جائے تو جنگ سے بھاگ کر
پکڑ لائین ہم تجھکو ای خیرہ سر

پڑی ہوگی مین ترے ریسمان
تجھے کھینچ لیجائین مثل سگان

جہاندار دین سرور نامور
امیر جہان یعنی حضرت عمر رض

یہ سنتے ہی غصہ وہ ایسا ہوا
کہ منھ اُسکا شعلہ بھبوکا ہوا

کہ زہر ہلاہل کے وہ جام تھے
و لیکن اخیر مین وہ ناکام تھے

لگے نکلنے منھ اُسکا وہ پر
کہ ہمکو اشارہ کرے کچھ اگر

پر اُس نے نہ ہرگز اشارہ کیا
قسم کھاکے غصہ سے کہنے لگا

ترے روبرو اُنکو مارون کہ تو
ہو اندوہگین ای یل جنگجو

کہا مین نے جو کچھ یہ بیجا نہین
یقین جان بیجا مین کہتا نہین

قسم حق صدیق و فاروق کی
اگر اُنکا بیکا ہو اک بال بھی

کہ مین اور یہ سب جوان صف شکن
نہین کم کہ ہین ہم تو شمشیرزن

اُسی وقت سارے مسلمان اُٹھے
لیے ہاتھ مین تیغ عریان اُٹھے

کہ اُن غازیون کو ہوا تھا یقین
کہ ہوتے ہین ہم واصل حق یہین

جو ہم لوگ شمشیر عریان بکف
چلے سوے ماہان بشور و شغف

سفارت کو آیا ہے تو اور سفیر
ہوئے اور ہوتے ہین قتل و اسیر

نہ کھو جان یہ تجھکو کیا ہو گیا
کہ باتون مین تو تو خفا ہو گیا

بس اب اپنے لشکر مین جاؤ تم
کل آمادۂ جنگ ہو آؤ تم

یہ ہم تم ہین اور اسپ و میدان ہے آج
حکم حاکم جن و انسان ہے اب

کسیکی نہین سلطنت ارض مین
کہ بے اُسکی بخشش کے دعوی کرین

لڑے اُنسے ہم اور مارا اُنھین
ہمارے ہوا ملک فرمان مین

کہا اہل ایمان ہین جون شیر نر
نصارا ہین سب بزدل و پرخطر

زمین پر نہ ہرگز جگہ پاؤگے
فنا ایک ساعت مین ہو جاؤگے

نہ یہ فوج ہوا اور نہ یہ بوق و کوس
ترا اصفر اللون ہو سندروس

مسلمان مدینے مین پیش حضور
سمجھنا نہ فرق اسمین گر ہے شعور

گلے پر ترے تیغ رانی کرین
سر خاک لاشہ ترا ڈالدین

اور آنکھین ہوئین اسطرح لال لال
کہ جون غول بختی ہون بقیل و قال

تو اُسوقت بطریق و رہبان بھی سب
بہت دل ہی دل مین ہوئے پرغضب

و گرنہ دلون سے نکالین ابھی
یہ تھوڑے سے ہین مار ڈالین ابھی

میرے یہان قید مین مومنین
نہ تیغ اُنکو کرون اب یہین

کہا تیغ حق نے اسے جان لے
کہ بس خوار ہم جانتے ہین تجھے

قسم ہے حق سید پاک کی
شفیع الورٰی شاہ لولاک کی

تو بیشک اسی جا تو کشتہ ہوا
نہ ہو بال بھر فرق ای بیحیا

یہ کہکر مکبر ہوئے اور اُٹھے
لیا کھینچ تلوار کو میان سے

ہوئے پر غضب سوے ماہان چلے
سبھی اللہ اللہ گویان چلے

لکھا ہے کہ رافع کا ہے یہ بیان
کہ موجود تھا مین بھی انکے دم وہان

کہا اُسنے اے خالد نامدار
نہ تو اسقدر گرم ہو زینہار

کہ ہر طرح کی بات کہتے ہین وہ
بری اور معذور رہتے ہین وہ

خیال اور مرگ نہین ہے مجھے
مگر آزماتا تھا اس م سے تجھے

خدا جسکو چاہے وہ ہو فتحمند
رہے نام اُسکا جہان مین بلند

سنی سیف حق نے جو یہ گفتگو
کیا میان مین اپنی تلوار کو

کہا اُس سے اب تو یہ مجکو بتا
کہ تجویز اُن قیدیون کی ہو کیا

کہا اُسنے لے تیری خاطر سے اب
انھین چھوڑ دون تا ہو تجکو طرب

سمجھنا نہ عاجز ہمین زینہار
تمھین جنگ کی کل دکھائین بہار

یہ کہکر دیا حکم اُسنے وہان
کہ قیدی رہا ہو کر آئے وہان

ہوا مومنون کو سرور و طرب
یہ جا جا چلین اپنے لشکر کو اب

کہا تب بھی اُسنے کہ ای نامجو
کرو صلح یہ ہی مری آرزو

ہی تجویز یہ سرخ تجکو پسند
مجھے دو کہ ہی خوب اور ارجمند

مری چیز جو تم کو محبوب ہو
وہ تحفہ ہی میرا نذرا کرو

کہا تو نے ہان ہان مجھے خوش کیا
مین اِس لطف کا تیرے ممنون ہوا

خوشی سے دیا مین نے خیمہ تجھے
نہین چاہیے کچھ عوض مین مجھے

کہا اُسنے ای سرورِ خوش شِیَم
تمہین دے جزا ذوالجلال و کرم

کہا تیرا بھی مجھپہ احسان ہو
کہ چھوڑے یہ غازی جوان نیک خو

یہ کہتے ہی وہ اُس سے رخصت ہوئے
مسلمان گھیرے ہوئے اُنکو تھے

اکابر جو تھے دولتِ روم کے
دربارگہ تک سب آئے چلے

تو حاضر ہوئے جلد اُنکے غلام
لیے پیش اسپان صرصر خرام

وہ پانچون دلیران و مردانِ کار
ہوئے اپنے یارون کے ہمرہ سوار

نقیبون سے سبنے کہا ساتھ جاؤ
انھین فوج تک انکی پہونچا کے آؤ

غرض جب ہوئے داخلِ فوج دین
سپہدار دین اور سب مومنین

ہوئے شادمان اُنکے دیدار سے
کہ دل ہوگئے سب کے گلزار سے

خصوصاً رہائی سے اُن پانچ کی
ہوئے شاد و مسرور وہ سب جری

سپہدار سے خالدِ کامران
ملے کر دیا حال سارا بیان

کہا یہ بھی ای سرورِ نامدار
نہ ماہان انھین چھوڑتا زینہار

مگر میری تلوار سے ڈر گیا
کہ گھبرا کے انکو رہا کر دیا

کہا ہان وہ عاقل ہی اور گفتگو
حکیمانہ کرتا ہی ای نیک خو

مگر دیو ملعون سے لاچار ہی
ہوا حب دنیا سے وہ خوار ہی

کہا آپ ای سرورِ نامجو
کرین جنگ کا حکم اب فوج کو

کہ ہمسے اور اُنسے لڑائی ہی کل
جسے چاہے دے فتح عزوجل

تو سب افسرون کو طلب کر لیا
بیان کرکے حمد و ثناے خدا

پیمبر پہ بھیجے سلام و صلوٰۃ
کہ محبوبِ حق ہین وہ قدسی صفات

کہا خوب آگہ ہو ای مومنین
سحرگاہ تمسے لڑین بدلعین

رہو مستعد اور کرو وہ قتال
کہ ہون دشمنانِ خدا پایمال

خوشی سے کہا سب نے ای نامدار
خدا کے لیے ہی دل و جان نثار

اُسی وقت اصحابِ با نام و ننگ
لگے دینے آپس مین تحریصِ جنگ

کہ یارو کل اعدا سے ایسا لڑو
کہ لاشون سے میدان کو پاٹ دو

گئے اپنے خیمون سے پھر اُٹھکے سب
تھے آمادۂ جنگ اور پُر غضب

جہان پہلوان سرورِ نامور
گئے اپنے لشکر مین با کر و فر

کہا تم وہی مرد میدان تو ہو
کیا جا بجا قتل کفار کو

یہ وہی انصار ہین بے نام و ننگ
ہوئے جنسے تم ہر جگہ چیرہ جنگ

لڑے بارہا تم سے میدان مین
لیا تمنے میدان اِک آن مین

وہان جا کے مین نے جو دیکھا انھین
تو پایا ہی مور و ملخ سا انھین

لڑائی کا سامان جو کچھ چاہیے
مہیا ہی سارا وہ اِنکے لیے

ولیکن خدا کی حمایت نہین
کہ ہمت نہین اور جرأت نہین

یہی اُنسے اور ہمسے ہی ایک جنگ
کرو قتل تم انکو اب بیدرنگ

یہ سن سن کے کہتے تھے مردانِ دین
کہ تم ہین فداے جہان آفرین

گرین دوڑ کر ہم دمِ تیغ پر
کہ رہتے ہین ہر وقت سینہ سپر

وہ خوش ہو کے کہتے تھے ای مومنان
رہے تم بہ فضل خداے جہان

صف آرائے ہر دو لشکر بمیدان قیامت نشان یرموک اور کُل فوج پر امیر الحرب ہونا سیف اللہ اکبر کا

پلا ساقیا وہ مئے لالہ رنگ
کرون جسکے نشہ مین اعدا سے جنگ

وہ جام محبت پلادے مجھے
کہ بیہوش و بیخود بنا دے مجھے

رہے مجکو پروا نہ کچھ جان کی
کیا یون شعاعون نے اُسکے ظہور
وہ روشن جبین صاف دل باوضو
حضور خدا سب نے اپنی جبین
سے چلے پھر سب اسطرح میدان کو
برابر برابر بدشت مصاف
ہوے میمنہ میسرہ اور جناح
بدل سخت مشتاق دیدار یار
حقیقت مین مقتول تیغ ادا
سواران غازی سے صحرا وراغ
ہوا موج زن جبکہ بحر سپاہ
کنانہؓ جوان مرد جویاے جنگ
جمی جبکہ میدان مین ساری سپاہ
کہا سر سپہ نے کہ سیف خدا
کہا ہان یہ بہتر ہی ای نیک خو
تو سرور نے ضحاکؓ بن قیس کو
جو کچھ حکم دین تمکو یہ نامور
تمام افسران سپہ سے کہا
یہ ہی حکم سردار والا حشم
اور اللہ والون کا ہی خیرخواہ
یہ ضحاکؓ سنکر ہوے شادمان
مین اوصاف سے اُنکے آگاہ ہون
کہا بیگمان ہین معاذؓ جبل
یہ کہکر بڑھا یاد ہین خوش عنان
تم اللہ والو اب ایسا لڑو
رہے جو لڑائی مین ثابت قدم
جو سب افسرون سے وہ یہ کہ چکے
سراسر سپہ تھی وہ فولاد جسم
ہوے پہلے قیسؓ ہبیرہ امیر

عنایت ہی منظور رحمان کی
کہ جون لشکر دین مین اعلام نور
چلے سوے مسجد بصد آرزو
گھسی عاجزی سے بروے زمین
کہ جون شیر جائے نیستان کو
صفین تین تھین انکی جون کوہ قاف
مرتب بس اکدم مین بہر فلاح
بجان شاہد پاک پر سب نثار
اُٹھائے ہوئے ناز دلدار کا
شگفتہ ہوا جیسے سرسبز باغ
تو چشم فلک مین گئی گرد راہ
ہوئے افسر میسرہ بیدرنگ
تو سردار تھے رونق قلب گاہ
تمھین حاکم فوج مین نے کیا
تمام افسرون کو ابھی حکم دو
دیا حکم سب افسرون سے کہو
خلاف اُسکے ہرگز نہو بال بھر
کہ تمکو یہ ہی حکم سردار کا
کرین طاعت ایسے کی تم او رہم
بہادر مدبر مظفر دستگاہ
کہا اُنسے ای مرد روشن روان
بھلا کیون نہ تعریف اُنکی کرون
دلیری مین یکتا و ضرب المثل
پھرے کل صفون پر جہان پہلوان
کہ پامال اپنا عدو کو کرو
خدا یاور اُسکا رہے دمبدم
ہوئے فوج مین اپنی جا کر کھڑے
کیا سیف حق نے اُسے چار قسم
دوم میسرہ گرد روشن ضمیر

شہ خاوری ترک زرین سپر
ہوے رایت تیرگی سرنگون
کہ آنکھون مین تھے اشک دلمین نیاز
تو حاصل اُنھین سربلندی ہوئی
سواران جنگی ہزارون ہزار
پیادے بھی سارے پرے کے پرے
بڑھائے ہوئے اپنا سب ذوق دل
محبت کے ساغر چڑھائے ہوئے
لیے ہاتھ مین تیغ رخشان گہر
علمہاے رنگین ہوئے جلوہ گر
معاذؓ جبل میمنہ مین ہوئے
ہوے ہاشمؓ عتبہ والا گہر
ہوئی فتح و نصرت یمین و یسار
جو جا ہو کرو حکم اب بیدرنگ
مرے حکم کی سب اطاعت کرین
کہ سیف خدا کی اطاعت کرین
تو ٹھکرا کے رہوار صرصر عنان
سنا جب معاذؓ جبل نے اِسے
جو ہی خوبرو اور مبارک وجود
خوشی سے کرو اُسکی فرمانبری
کیے وصف خالدؓ کے تمنے کمال
جو خالدؓ سے ضحاکؓ نے یہ کہا
اُنھون نے وہ کار نمایان کیے
کھڑے ہوکے ہر ایک افسر کے پاس
لڑو اسطرح آج ای مومنین
نہ ہٹنا مگر خصم کو مار کے
کہ وہ لشکر زحف مشہور تھا
جدا گانہ اِک ایک افسر کیا
ہوے تیسری فوج پر حکمران

ہوا جلوہ گر ابلق چرخ پر
ہوا لشکر شام سارا زبون
جماعت سے سب نے ادا کی نماز
خدا نے یہ فیروزمندی ہوئی
سجے صف بصف با ہزاران وقار
ہوے اپنی اپنی مثل ست کھڑے
اُمنگون پہ ہر ایک کا شوق دل
نگہ یار سے سب لڑائے ہوے
تعشق کے میدان مین سینہ سپر
تھا میدان کہ بازار یعنی ہر بسر
سر فوج سردار کے حکم سے
پیادون کے افسر بصد کر و فر
حصار اُنکا تھا لطف پروردگار
تمھین جانتے ہو تدابیر جنگ
مبر ہو نہو فرق تعمیل مین
دلیرانہ اعدا کو غارت کرین
گئے کوند سب فوج پر برق سان
ہوئے شاد لوگون سے کہنے لگے
شجاعت کو اُس سے ہوئی ہی نمود
کہ حاصل ہو دارین مین برتری
کہا سن تو ای یار فرخندہ فال
معاذؓ جبل کا کیا شکریہ
کہ خالدؓ سے ابتک نہین ہو سکے
یہ کہتے تھے دل مین نہ آئے ہراس
پکارے ملک آفرین آفرین
کہ جنت ہی سایہ مین تلوار کے
اور اُسمین بہادر ہر اک سو رہا
کہ ہر اک سپہ مین ہوا یہ کھڑا
یل صف شکن عامرؓ ذی توان

عمرو ابن ذوالنون ذی احتشام
ہوئے جو تھے لشکر مین جویاے کام

نکلنے سے خورشید کے بیشتر
سپہدار اور خالدؓ نامور

صف آرائی فوج اسلام سے
ہوئے فارغ آمادۂ جنگ تھے

اُدھر سے بھی ماہان نے باکر و فر
کیا فوج کو مستعد جنگ پر

لڑائی کا حکم اُسنے جسدم دیا
بجے کوس جنگی وہان جا بجا

جمے صف بصف وہ کئی کوس تک
کہ حیران ہوا اُنسے پیر فلک

مین کیا حال کثرت کا انکی لکھون
کہ تھے جون ملخ دل بہ دل قشون

عیان جا بجا تھین صلیب و نشان
تھے گھوڑے نہ گھوڑے عنان بر عنان

اُنھین دشت و صحرا مین جا تنگ تھی
زمین اُنکی کثرت سے عاجز ہوئی

قشون پر قشون تھے روان اسطرح
کہ اُٹھے گھٹا پر گھٹا جس طرح

اُنھین جس نے دیکھا کہا بیدرنگ
یہ دریاے فولاد ہے موج زن

چمکتے تھے اسطرح آلات جنگ
کہ خور بھی ہوا دیکھکر اُنکو دنگ

گیا ہیبت سے بر کوس قرنا و کوس
دہلتی تھی یکسر زمین تا بروس

جو تیار سارا وہ لشکر ہوا
تو جبلہ کو اُسنے ہراول کیا

ہوئے اہل غسان و لخم و جذام
ہراول مین ساتھ اُسکے جویاے نام

بڑی اک صلیب اُسکو چاندی کی دی
کہ تھی آب زر سے وہ ساری چھپی

جڑے اُسمین تھے چار دُر آبدار
کہ ہر ایک تھا لولوے شاہوار

ہوئین سارے لشکر کی تجہیز صف
سب آمادۂ جنگ و شور و شغف

تھے ہر صف مین اعداے حق اسقدر
کہ سب فوج اسلام تھی جسقدر

صلیبین تھین ہر ایک صف مین بپا
مقرر تھے انجیل خوان جا بجا

کہ انجیل پڑھکر سنائین اُنھین
لڑائی کی رغبت دلائین اُنھین

تو ہر صف مین بجنے لگے ساز جنگ
ثریا سے گذرے ترنگا ترنگ

بڑھے پھر یکایک سوے فوج دین
دہلنے لگے آسمان و زمین

نظر جب صفوف مسلمان پہ کی
یہ سمجھے ہے سد سکندر یہی

عیان اُنکی گھوڑون سے اک شان تھی
کنوتی کنوتی سے تھی مل رہی

کہے فارسون پر جو ڈالے نظر
کہ ہین شیر اسپان رہوار پر

صفین تھین وہ باعزت و مکرمت
ہے بنیان مرصوص جنکی صفت

عیان تھی ظفر اُنکے اعلام سے
سعادت تھی وابستہ اقدام سے

کہ اعلام لشکر سے تھے اعلام نور
فدا زلف پرچم پہ تھی زلف حور

ازل سے تھی قربان فتح و حشم
کہ انا فتحنا تھا اُنپر رقم

جو اعدا نے دیکھا یہ جاہ و جلال
دیا رعب اللہ نے اُنمین ڈال

جنگ حضرت روماس با بطریق حق ناشناس اور زخمی ہو کر پلٹ آنا لشکر مین

ہوئے دونون لشکر جو خواہان جنگ
تو اک پہلوان روم کا بیدرنگ

ہوا آکے میدان مین جنگجو
اور اُس فوج مین تھا وہ بابرو

مشیران قیصر مین تھا نامور
سنہری تھی اُسکی زرہ جسم پر

سپر تیغ اپنی سنبھالے ہوئے
گلے مین صلیب ایک ڈالے ہوئے

سوار اسپ اشہب پہ تھا وہ شقی
یہ آواز دی آئے کوئی ابھی

دلیران غازی نے اسکو سنا
ولیکن یونہین کچھ توقف ہوا

تو ڈانٹا جہان پہلوان نے اُنھین
کہ لڑنے کو کافر بلائے تمھین

نہ جانے کوئی تمسے حسرت ہے بس
نہین کیا رضاے خدا کی ہوس

ابھی اس عدو سے ہو تم جنگسا جو
نہین تو مین جاتا ہون ای دوستو

یہ سنکر پرے سے بڑھا اک سوار
دلاور جسیم اور عالی وقار

بھری اُسکے دل مین تمناے جنگ
چلا سوے بطریق جویاے جنگ

وہ سامان اور اشہب تندرو
تھا ہمرنگ سامان و اسپ عدو

زرہ خود سے بھی نہایت درست
سنبھالے ہوئے تیغ اور سپر بدست

نہ سمجھے مگر غازی نیک پے
کہ کس قوم سے ہے یہ اور کون ہے

جہان پہلوان بھی نہ آگہ ہوے
کہا اپنے یون خادم خاص سے

بڑھا اسپ اور اس مجاہد سے اب
یہ دریافت کر کیا ہے نام و نسب

تو دوڑا کے رہوار فوراً اہتمام
چلے سوے میدان جویاے نام

جو پوچھا کہا مین تو روماس ہون
یہ ہے آرزو جان قربان کرون

کہ اس زندگانی سے بیزار ہون
محمدؐ کا مشتاق دیدار ہون

پلٹ آئے آگاہ اُنکو کیا
تو اُنکے لیے کی اُنھون نے دعا

غرض جبکہ افواج اسلام سے
دلیرانہ روماس جنگی چلے

کہ وہ شہر بصرہ کے تھے حکمران
بڑی اُنکی عزت تھی اور قدر شان

ہوئے جب قریب اُس سے وہ پاکدین ‏— لیا اُسنے پہچان اُنکو وہین
کہا کیون دیا چھوڑ دین سچ ‏— سبب کیا اُسے تو جو سمجھا قبیح
کہا ذکر نصرانیت کچھ نکر ‏— کہ ہے یہ سراسر کفر اور تخیر
خوشا بخت میرے مسلمان ہوا ‏— اور اسلام پر دل سے قربان ہوا
جو اِسکا مخالف ہے گمراہ ہے ‏— کہ حامی اسی دین کا اللہ ہے
خبردار او دشمنِ حق سنبھل ‏— ترے واسطے ہو نہین پیک اجل
یہ کہتے ہی اُسپر ہوئے حملہ گر ‏— اور اُنپر بڑھا وہ بلِ خیرہ سر
انھین بن فکر اُسکی اور اُنکی اُسے ‏— ہو نہین گھات مین دونون پھرنے لگے
پھرے اِسطرح دونون گھوڑے وہان ‏— کہ گرد اُڑکے جا پہونچی تا آسمان
لیے ہاتھون مین تیغ خارا گذار ‏— کبھی یہ اُودھر اور کبھی وہ اِدھر
لڑائی کے جو فن تھے ظاہر کیے ‏— کمال اپنا اپنا جتانے لگے
لڑے گاہ برچھون سے گہ تیغ سے ‏— جدا ہوگئے گاہ تا دک چلے
اِدھر سے کیا اُسپہ گردار تیغ ‏— سپر پر لیا اُسنے وہ بے دریغ
اگر وار بھالے کا اُسنے کیا ‏— اِدھر سے یہ گھوڑا اُودھر اُڑ گیا
لڑے اور ہٹے اور پھر بھڑ گئے ‏— نہ اِکدم بھی کوشش سے قاصر رہے
رہی دیر تک اُنمین یہ نوک جھوک ‏— کہ ہر وار لیتے تھے اپنین روک
کہ تھا ایک دونون کا آئینِ جنگ ‏— دلاور ہوئے دیکھکر اُنکو دنگ
کہ روماس کو پایکے غافل ذرا ‏— کیا وار کافر نے تلوار کا
کہ سر سے ہوا خون سراسر رواں ‏— ہوا سخت زخمی وہ غازی جوان
بہا اِسطرح زخم سے اُسکے خون ‏— لباس و بدن ہوگیا لالہ گون
سمجھکر کہ ہے زخم کاری بہت ‏— دمادم ہوا خون جاری بہت
تو پلٹا سوے فوج وہ نامدار ‏— عدو بھی وہین مارکر راہوار
بلا کی طرح اُسکے پیچھے پڑا ‏— کہ فوراً آسے آ ملا ہی لیا
تو للکار کر غازیون نے اُسے ‏— ڈرایا کہ ہان ہان خبردار بے
ڈرا اور کھڑا ہوگیا تب وہین ‏— یہ سمجھا کہ ٹھہرا ابھی اسجا نہین
جو لشکر مین پہونچا وہ زخمی جوان ‏— ہوئے اُسکے غمخوار سب مومنان

بڑھنا حضرت میسرہ رض کا بمقابلہ بطریق اور روک لینا سیف اللہ الجبار کا اُنکو پھر بڑھنا حضرت عامر رض طفیل کا اور اسی طرح روک لینا اُنکو بھی پھر اجازت خواہ ہونا حضرت حارث رض کا بغرض کارزار بطریق اور اجازت دینا امیر الحرب کا اُنکو اور خود روک لینا اُنکو بھی

یہ کہتا ہے یان واقدی نامدار ‏— ہوا جبکہ مجروح وہ ذی وقار
تکبر عدو کا دو بالا ہوا ‏— لگا بکنے کچھ گنگنانے لگا
تو عالی ہمم میسرہ رض چیرہ جنگ ‏— پرے سے بڑھے تا کرین اُس سے جنگ
اُنھین سیف حق نے پکارا وہین ‏— نہ جاؤ تم اسکے مقابل نہین
کہ ہے یہ جوان اور تم کہنہ سال ‏— مبادا تمھین اِس سے پہونچے ملال
یہ سنکر پلٹ آئے وہ باصفا ‏— جگہ پر ہوے اپنے رونق فزا
تو فوراً بڑھے عامر رض ابن طفیل ‏— لیے دل مین شوقِ غزا خیل خیل
کہا اُنسے بھی سیف حق نے کہ ہان ‏— پلٹ آؤ تم بھی کہ ہو نوجوان
کہا اب ہمین کیا ڈراتے ہین آپ ‏— اور اعدا کے دل کو بڑھاتے ہین آپ
کہا پہلوان کو نہ جانے کوئی ‏— بگر دہ جو ہو پہلوان آپ بھی
جو کچھ اُسکے تیور اور انداز ہین ‏— سمجھتے ہین ہم اُنمین جو راز ہین
مقابل نہین اِسکے تم زینہار ‏— کہ ہے پہلوان اور گزیدہ سوار
ہوس اُنکی بھی دل کی دل مین رہی ‏— پلٹ کر اُنھون نے بھی جا اپنی لی
مگر تھا وہ کافر اسی دھیان مین ‏— پھراتا تھا گھوڑے کو میدان مین
کہ میرے مقابل کوئی آئے پھر ‏— وہی ہاتھ تلوار کا کھائے پھر
کہ ناگاہ حارث رض بن عبد اللہ ‏— بڑھے اور کہا اُنسے اے سرسپاہ
اجازت مجھے جنگ کی دیجیے ‏— مین کرتا ہون کیا دیکھ تو لیجیے
جہان پہلوان نے بخوبی جانچ کر ‏— بخوبی فرس پر بھی کرکے نظر

کہا جا کہ تو ہے جوان تندرست / خبردار رہنا بہت چاق و چست
خدا تجکو اسیر کرے فتحیاب / تو رہ دین و دنیا مین باآب و تاب

یہ سنتے ہی وہ گرد فیروزمند / پرے سے بڑھے اور چھیڑا سمند
تو فوراً پکارا اُنھین یون کہا / ذرا ای دلاور مرے پاس آ

جو آئے کہا یہ تو بتلا مجھے / کہ تنہا لڑا تو کبھی خصم سے
کہا گرچہ ای سرور فوج دین / کسی سے نہ تنہا لڑا مین کہین

ولیکن یہی ہے بس اب آرزو / اجازت ہو تا اِس سے ہون جنگجو
کہا مین نے مانا کہ ای شیر نر / دلاور رہے اعدا کے تو خون پر

پر اِس سے نہ لڑنا مجھے ہے عیان / یہ جنگ آزمودہ ہے اور ذی توان
مقابل ہوا اِسکے وہی شخص جو / توانا بھی جنگ آزمودہ بھی ہو

مقابلہ حضرت قیسؓ کا بطریق سے اور بیکار ہونا اُنکی تلوار کا اور مجروح ہونا اُنکا بھی اور ملنا تلوار کا حضرت عبدالرحمنؓ سے اور آنا بطریق کا مع ترجمان اور بیہودہ گوئی اُسکی سامنے شیر بیشۂ صداقت کے اور قتل ہونا اُسکا اور ترجمان کا اُنکی تلوار سے اور قتل بطریق دیگر بدست قیسؓ نامور رضی اللہ عنہم

یہ کہتے تھے حارث سے خالدؓ مگر / نظر دمبدم کرتے تھے قیسؓ پر
گئے تاڑ وہ اُنکے انداز سے / کہ یہ اِسلیے دیکھتے ہین مجھے

کہا ای امیر جری نیک خو / مین جاؤن یہ منظور ہے آپ کو
کہا ہان معاون ہو رب قدیر / کہ مقتول ہو یہ عدوے شریر

یہ سنتے ہی اللہ اکبر کہا / بڑھے اور پھرانے لگے بادپا
لگا پھرنے اِسطرح وہ راہوار / کہ حیران دوروبہ ہوئے شہسوار

نہ اوصاف اُسکے ادا ہون کبھی / کہ تھی برق بھی اُسکے پاؤن پڑی
سنے نام مہمیز تو جائے وان / خیال منجم نہ پہونچے جہان

اور ایسا حسین عضو سب انتخاب / نگہ مین کھپے جیسے حسن شباب
ہوے جب قریب اُس سے اُسکو مین / ہوا اِنکے انداز سے یہ یقین

کہ جنگ آزمودہ ہے اور شہسوار / جو بھیجا ہے اِسکو پے کارزار
تنا اور ٹھکرا کے جٹ بادپا / سنبھالے سپر تیغ اِنپر بڑھا

یہ جا با ہا جلے تیغ خاراگذر / مگر قیسؓ نے اُس سے بھی پیشتر
لگائی جو شمشیر تازی گہر / تو مغفر کو کاٹا سپر کاٹ کر

مگر خود مین اِسطرح پھنس گئی / کہ ہر چند کھینچا پھنسی ہی رہی
یہ فرصت جو دشمن نے پائی ذرا / نہ سنبھلا اور اک وار اُنپر کیا

زرہ کاٹ کر اُنکے شانہ مین یون / درائی کہ وہ ہوگئے غرق خون
اور اِسمین گئی ٹوٹ غازی کی تیغ / تو وہ زین پہ لیٹا وہین بیدریغ

کہ اِسکو پکڑ کر جو لیجاؤن مین / بڑی عزت و آبرو پاؤن مین
کہا واقدی رحمہ اللہ نے / جو کھینچا اُنھین زین سے گر اپنے

وہ سمجھے کہ شہزور ہے یہ لعین / نہین مجھ مین اِسکی سی طاقت نہین
کہ تھا وہ قوی جسم اور یہ ضعیف / ریاضت نے اِنکو کیا تھا نحیف

کیا پیچ اور اُس سے ہوکر الگ / پھرایا وہین اسپ کو تیز تگ
کہ شاید کوئی غازی نامور / مجھے آکے دے تیغ تازی گہر

کہ پھر اُس سے ہون لوٹکر ہم نبرد / عجب کیا کہ یہ ہو تہ خون و گرد
اور امید اُنھین زندگی کی نہ تھی / کہ شہ رگ بھی تھی تیغ سے کٹ گئی

غرض جیسے باطن مین مجروح تھے / کہ شمشیر الفت سے کھائے ہوئے
بظاہر بھی ڈوبے اُسی رنگ مین / رنگا خون سے بیخودی نے اُنھین

خدا کے جو ہین عاشق دردمند / یہی رنگ ہے اِنکو دل سے پسند
یونہین آتش دل بجھایا کرین / سدا خون سے اپنے نہایا کرین

وہ بطریق بھی اُنکے پیچھے پڑا / تکبر سے للکار کر کچھ کہا
کہ اتنے مین اُنکو ہوا یہ خیال / تجھے دیکھتا ہے وہ رب جلال

تجھے آہ کیون شرم آتی نہین   تو بھاگے عقب مین ہو کا ذ لعین
تو پلٹے اُسیوقت وہ شہسوار   کہ رستے لیا خنجر آبدار
اور اِس حال کو خالدؓ صف شکن   ہوئے دیکھ کر سب تلاے محن
بہت غور سے جبکہ دیکھا اُنھین   یہ دیکھا کہ خنجر ہی بس ہاتھ مین
پکارا کہ ہان ہان بس ای نامدار   نہ بے تیغ کیجو کبھی کارزار
غزا سے کہین بھاگتا ہی کوئی   زیادہ تو ہوتی نہین زندگی
کہ کوئی نہین اب رہی آرزو   مگر ہی شہادت دلی آرزو
سنی تیغ حق نے جو یہ گفتگو   پکارا کہ ہی کون وہ نیک خو
تو فرزند صدیقؓ عالی تبار   وہی عبدالرحمٰنؓ یل نامدار
تو مسرور ہو کر یہ اُسنے کہا   کہ ہو تم مددگار دین خدا
چلے عبدالرحمٰنؓ لیکر جو تیغ   اُڑے گرد جیسے ہوا مند میغ
نصارا نے دیکھا جو اُنکو وہان   کہا یہ حمایت کو آیا جوان
چلا آیا بطریق اول کے پاس   جو دیکھا اُنھین ہو گیا پر ہراس
کہا ای لعین ہو خرابی تری   سمجھتے نہین ہم زبان ہی تری
تمھین خود کو کہتے ہو مستعد مزاج   تعجب ہی ہمکو ہوا کیا یہ آج
مجاہد نے پاسخ دیا بیدرنگ   کہ آیا نہین مین یہان بہر جنگ
مگر تجکو دیکھا جو آتے ہوئے   گیا ٹھہر مین بھی اسی واسطے
مرے دل مین ہر اب یہی آرزو   کہ تینون فقط تجسے ہون جنگجو
کیا اُس نے آگاہ جو بطریق کو   کہا اسنے کہتے ہین یہ جنگجو
کہا عبدالرحمٰنؓ نے قیسؓ سے   کہ تم اسقدر ہو لڑنے سے ہٹ گئے
کلام اُسنے کرتا تھا جو ترجمان   جھپٹ کر کیا اُسپہ وار سنان
جو دیکھا کہ مارا گیا ترجمان   بڑھے تیغ ہیئے اُنپہ دونون جوان
کہا ہان خبر میری اعانت کرو   جہان تم کھڑے ہو کھڑے ہین ہمو
شہادت سے گر اب مین ہو جاؤن خرم   تو تم حضرت عائشہؓ سے کہو
ملا آسکے تو ہو ماتا سے اب   سدا آپکے در پر ہو صلوات رب
لیا روک جھٹ اسنے رہوار کو   لگے دیکھنے اُن کی پیکار کو
سنبھالی وہین رمح سندان گذار   کیا وار اس سے بطریق پر
عدو نے وہین ہاتھ تلوار کا   لگایا کہ اسکو دو ٹکڑے کیا
لگائی کہ ہو کر دو حصہ عدو   گرا خاک پہ ہو گیا زرد رو

شہادت نہین کیا تری آرزو   زہے بخت حاصل ہوئی آرزو
دو رویہ دلیران و نام آوران   تھے حیرت مین سب اور تحسین خوان
کہ زخمی یہ ہو کر ادھر آئے تھے   ہوا کیا کہ جو لون پلٹ کر گئے
ہوئی تیغ بران جو بیکار اب   تو خنجر بکف ہین شہادت طلب
کہا ای امیر اب فدا ہونگا مین   نہ اس دشمن حق سے بھاگونگا مین
عنایت اگر آپ فرمائیے   تو اک قبضۂ تیغ بھجوائیے
نہ ہو تیغ پروا نہین کچھ مجھے   یہ خنجر ہی کافی عدو کے لیے
کہ دے آنے انکو یہ شمشیر تیز   کرے جسم سے روح کافر گریز
بڑھے اور کہا تیغ نادیدہ زنگ   مجھے دو کہ دے آؤن بیدرنگ
تمھین ہو سزاوار اس کام کے   ہین عالی مراتب تمھارے لیے
اُسے قیسؓ لیکر بہت خوش ہوئے   کہا تم سے اللہ راضی رہے
بڑھا اور بطریق اک تیرہ مہر   قوی جسم تھا اور صاحب ہنر
اور اپنی زبان مین کچھ اُسنے کہا   مگر عبدالرحمٰنؓ نہ سمجھے ذرا
تو فوج نصارا سے اک ترجمان   بڑھا اور کہا اُسنے آکر وہان
کہ لڑتے ہو دو دو جوان ایک سے   مناسب نہین یہ تمھارے لیے
انھین تیغ دینے ہی آیا تھا مین   کہ بے تیغ یہ بر سر جنگ ہین
خبردار جو بات تونے کہی   نہین جان بے شبہ اُس سے بچی
اکیلا مین اور تم ہو تینون سوار   یہ میدان ہی مجسے کرو کارزار
بہت اُسکو سنکر تعجب ہوا   انھین طیش و حیرت سے تکنے لگا
توقف کرو کچھ تو آرام لو   مین کرتا ہون کیا تم ذرا دیکھو تو
کہ سینہ پہ لگکر وہ نکلی اودھر   وہ گھوڑے سے مردود گرا خاک پر
جو قیسؓ ہبیرہ نے دیکھا اسے   بڑھے اُنکی امداد کے واسطے
بحق جناب رسول خدا   بصدیق اکبر شہ اصفیا
سلام نیاز اور کہیو یہ پیام   کہ اخ آپکا عبدالرحمٰنؓ نام
جو قیسؓ ہبیرہ نے اسکو سنا   شجاعت پہ اُنکی تعجب کیا
کیا حملہ کیکر عبدالرحمٰنؓ نے جب   کہا الامان جن و انسان نے تب
پھنسی جاکے جوشن مین نوک سنان   لگا کھینچنے اسکو غازی جوان
تو غازی نے فوراً اسے کھینچ کر   نکالی وہین تیغ تازی گہر
جو اُس تیسرے نے یہ دیکھا وہان   لگا کہنے دل مین کہ غازی جوان

بشر ہی کہ ہر کوئی پیک اجل
لیک کرو ہین قیسؓ نے تیغ تیز

گلے دیو کو بھی یہ مثل زحل
لگائی نہ رہ ہو گئی ریزہ ریز
دو رویہ دلیران و مردان کار

یہ سہما کہ گویا نہ تھا دم مین دم
دو پارہ وہ ہو کر زمین پر گرا
ہوئے حیرت و خرمی سے دوچار

جو بے حس و حرکت ہوا جون صنم
فلک اور ملک نے کہا مرحبا

افسوس کرنا سپہ سالار روم ماہان ہزیمت لزوم کا قتل بطارقہ و ترجمان سے اور بیان کرنا اُس سے ایک بطریق کا اپنے خواب کو جو دلیل فتح اسلام تھا اور مغموم ہونا اُسکا اور نصیحت کرنا رومیون کو

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ کہتا تھا خود شاہ فیروز فر
نہین تو ہوگے کبھی فتحیاب
کہا کان مین ایک افسر نے یون
ہوا اُس سے دل ہو گیا زرد رنگ
پر اُسنے بتایا نہ اُنکو یہ بھید
کہا تب یہ شہ نے جو مجکو ہوئی
کھڑا تھا مین اُس دم آئی دھیان مین
ملائک اُتر آئے سوئے زمین
حسین ایسے خوش رو نہ دیکھے کبھی
نکلتا ہی جو کوئی اِس سمت سے
مظفر وہی لوگ ہین بالیقین
وہی صورت و شکل ہی ہو بہو
لکھا ہی کہ راوی نے ایسا کہا
خطیبانہ اُسنے کھڑے ہو کے وان
مسیحا کا بھی تم پہ ہوگا عتاب
تمھارا خداوند حامی رہا
پیمبر تمھارا ہی ایسا نبی
نہ جور و تعدی کرو زینہار
کہ دنیا سے ہی تمکو الفت کمال
کہ یہ لوگ تم پر ہوئے چیرہ دست

کہ یہ سنکے ماہان گمراہ نے
لڑائی مین یہ قوم ہی سخت تر
یہ کردینگے تمکو تباہ و خراب
کہ بیشک مظفر ہو غازی قشون
رہا ایک ساعت خموش اور دنگ
ہوئے سخت غمگین اور ناامید
خبر یہ کہ مارے گئے وہ جری
کہ بطریق نے یون کہا کا ہمین
مسلح بنے رزم جو پاے کین
اور البتہ بھی تین اُنھین شبہ تک بھی
وہین مارنے مین جھپٹ کر اُسے
کہ حامی ہی اِنکا جہان آفرین
بھلا ان سے کیا ہو کوئی ہمسری جو
ہوئے جمع پاس اُسکے وہ جیا
کہا جان لو اسکو اے مردمان
رہیگی نہ عزت نہ یہ جاہ و آب
کہ غالب سدا اُسنے تمکو رکھا
کبھی اُسنے دنیا کی خواہش کی
خفا اِس سے ہوتا ہی پروردگار
تمھارا مددگار ہو ذوالجلال
ہوئی جا بجا اِسلیے تمکو شکست

قسم کھائی عیسیٰ کی اور یون کہا
اگر طالب فتح و نصرت ہو آپ
لکھا ہی کہ ماہان نے اہل جالمین
یہی خواب ہین مین نے دیکھا ہی شب
جو حاضر تھے بولے کہ اے ذی حشم
مگر جبکہ جبلہ نے پائی خبر
کہا مین نے دل مین کہ اہل عرب
کہ دیکھا ہی رویا مین مین نے یہ شب
اور اسپ اُنکے ایسے کہ حیران ہو گئین
سپاہ عرب کے مددگار ہین
مسیحائی اُنسے ہوئے ہین ہلاک
مجھے یہ گمان ہی یہ تازی سوار
کیا تین کو ایک نے یون ہلاک
لگے پوچھنے اُس سے اِس بھید کو
کروگے اگر جنگ مین کوتہی
اور اللہ کا یہ کرم ہو مسرتک
مسیحا کو دی اُسنے ایسی کتاب
تمھارے لیے کی ہی اُسنے یہ پند
مگر تمنے اِسکے مخالف کیا
سب وروز کرتے ہو جور و ستم
رسائی نہین تمکو اللہ تک

کہ باور اُسے دوست جانتا
کرو حملہ اک بارگی اِنپہ سب
کہ پابند تھا فکر کے جال مین
بیان کردیا اُس نے دیکھا خواب سب
وہ کیا بات ہی جس سے ہی یہ الم
وکیل اُسنے بھیجا منگائی خبر
ظفرمند ہوینگے بفرمان رب
سپہر برین سے بارشاد رب
کہ دم مین فلک سے یہان آئے ہین
نصارا سے سرگرم پیکار ہین
نہون کسطرح اِنسے ہم خوفناک
وہی ہین جو اُترے پئے کارزار
معاون ہی اِنکا خداوند پاک
کہ بتلا ہمین بھی تو اے نام جو
اُٹھاؤ گے نقصان و شرمندگی
کہ پیغامبر اُسنے بھیجا مسیحؑ
کہ وہ رہنما ہی بصدق و صواب
نہو خبط دنیا مین تم پاے بند
خدا سے نہ آئی تمھین کچھ حیا
اِسی سے ہی یہ ذلت و رنج و غم
نہین تمسا بدبخت زیر فلک

کوئی حکم حق تم نہ لائے بجا ۔ گناہون مین ہو رات دن مبتلا
رہیگی نہ دولت نہ یہ ملک و مال ۔ نہ یہ فوج و حشمت نہ جاہ و جلال
خدا سے ڈرو کچھ خدا سے ڈرو ۔ نہ خواری و ذلت مین یون تم پڑو
اور انکو جو وہ تمپہ غالب کرے ۔ بجا ہے کہ کہتے ہین عادل اُنسے

تنہا حملہ حضرت عبدالرحمنؓ صداقت پناہ کا لشکر کفار پر اور پریشان ہونا صفوف نصارا کا اور قتل ہونا دو گردان روم کا اُنکے ہاتھ سے اور بلانا امیر الحرب کا اُنکو

پلا ساقیا بھر وہ بادہ مجھے ۔ کہ آئے نظر وہی جلسہ مجھے
سخن کو مرے نوجوانی ہو پھر ۔ زبان پر وہ جادو بیانی ہو پھر
نگہ گدگداتی ہے پھر جام کو ۔ رطوبت دہن مین نہین نام کو
بھڑا دے لبون سے کہ غٹ غٹ پیون ۔ یہ ہو جوش نشہ کہ بیخود بنون
لکھون وصف اصحابؓ عالیجناب ۔ کہ دونون جہان مین رہون کامیاب
یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان ۔ وہی عبدرحمنؓ و قیسؓ جوان
ہوئے دشمنون پر جو فیروزمند ۔ خوشی سے اُتر کر زپشت سمند
لیا ساز و سامان وہ دونون نے سب ۔ اور اک اسپ چالاک رومی نسب
چلے فوج کو اپنی با صد سرور ۔ جو پہونچے سپہدار دین کے حضور
تو وہ خوش ہوئے حکم فوراً دیا ۔ کہ لے مال قاتل ہی مقتول کا
تو دونون نے کفار کے مال کی ۔ خوشی سے اُسیوقت تقسیم کی
ہوئے اُس سے فارغ جو وہ کامیاب ۔ تو پھر عبدرحمنؓ نصرت مآب
پرے سے بڑھے سوے میدانِ جنگ ۔ کہ اعدا کا پھر قافیہ کیجے تنگ
مگر اتفاقاً وہ اُسوقت تھے ۔ سوار اسپ اشہب پہ بطریق کے
پھرایا اُسے پہلے میدان مین ۔ کہ اوصاف و عیب اُسکے سب دیکھ لین
پسند اُنکے اشہب نہ آیا ذرا ۔ تو اُسکے عوض اسپ تازی لیا
سوار اُسپہ ہو کر بصد کر و فر ۔ دلیرانہ جھپٹے جرنغار پر
جو چمکائی نمازی نے شمشیر دین ۔ دو گرد دلاور کو مارا وہین
صفین دشمنون کی پریشان ہوئین ۔ وہ روباہ دنیا تھے یہ شیر دین
پلٹ کر لیا دم جو میدان مین ۔ تو حیرت سے ہر اک نے دیکھا اُنھین
بیان کس سے ہو اُنکا جاہ و جلال ۔ اُبھار و نبہ تھا وہ جلال جمال
وہ عارض کہ مہ اُسکا داغی غلام ۔ وہ سینہ کہ نورٌ علی نور نام
علم ہاتھ مین تیغ تازی گہر ۔ مجسم باقبال و اجلال و فر
پری یا بھلاوا تھا اُنکا ہیون ۔ کہ تھا شیر غرندہ جویاے خون
بڑھے پھر سوے خصم وہ نامور ۔ ہوئی قلب کی فوج زیر و زبر
اُدھر سے جھپٹ میسرہ پر گئے ۔ تو کفار نے تیر باران کیے
پلٹ آئے اور قلب کے روبرو ۔ یہ آواز دی ہے کوئی جنگ جو
یہ سنتے ہی اُنمین سے اک شہسوار ۔ بڑھا اُنسے کرنے لگا کارزار
کیا اُسکو مقتول فوراً وہین ۔ گرا زین سے مرد بر روے زمین
اُسی وقت اک اَور گردِ دلیر ۔ مقابل ہوا آنکر ناگزیر
چلی اُسپہ بھی اُنکی تیغِ دو دم ۔ گیا وہ بھی سیدھا بملک عدم
دعا کرتے تھے خالدؓ دین پناہ ۔ کہ اسکا نگہبان ہو یا الٰہ
باواز پھر یون کہا اے جوان ۔ نہ تنہا لڑو اب پلٹ آؤ یان
کیا آج تمنے نمایان یہ کام ۔ رہا دہین حیران دورویہ تمام
قسم تمکو دیتا ہون اے ذی ہمم ۔ بحق ابوبکرؓ عالی حشم
کہ اب فوج مین اپنی آجاؤ تم ۔ ہمین اب زیادہ نہ شرماؤ تم
تو سنکر یہ سوگند وہ نیک خو ۔ خوشی سے چلے آئے تھے سرخرو

حملہ لشکرہاے نصارا کا اور بہم ہونا دونون لشکرون کا اور گرم ہونا بازار قتال کا

یہ کہتا ہے راوی شیرین بیان
لڑو خوب اور مار لو اب اِنھین
لگین بجنے ہر سمت شہناؤ کوس
بڑھے دل پہ دل جون گھٹا پر گھٹا
دلیران غازی نے لی جب عنان
یہ جانا کہ ہوگی لڑائی یہ سخت
ہوے ملتجی یون خدا کے حضور
لگی چلنے شمشیر زہر آبدار
فلک پر گیا رزمگہ کا غبار
زمین آسمان ہوگئے تیرہ گون
لڑے اسطرح جان پر کھیل کر
لڑائی ہوئی ایک ساعت جو یون
علم تیغ بران ادھر ہاتھ مین
جو پھرتے تھے یمنین دلاور لیے
تو مشرق سے اک ابر تیرہ اُٹھا
بھرے تھے سوارون سے صحرا و دشت
جو وہ اپنے خیمون مین داخل ہوے

جو یہ حال ماہان نے دیکھا وہان
کہ حاصل ہو پھر سرفرازی تمھین
کہ پہونچی وہ آواز تا روم و روس
زمین و زمان کو ہوا زلزلا
زمین و زمان نے کہا الامان
کہ آیا نہ میدان کو یہ تیرہ بخت
کہ دے فتح ہمکو تو رب غفور
ہوا عرصۂ رزم سب لالہ زار
ہوا ابر عالم پہ اک تیرہ و تار
ہوا ابر غبار اور زمین پر تھا خون
کہ اعدا گئے بھاگ کر تا سقر
ہوا عرصۂ رزم دریاے خون
اُدھر خوف جانسے تھا لرزہ انھین
سمیٹ اپنے پریون نے بھی پر لیے
بڑھا یاس نل کی طرح گھر گیا
سنانین چمکتی تھین مثلِ چراغ
نوازا دواج سے اپنی اپنی سلے
رکھے تمکو اللہ بنصرت مآب

بآواز اِس طرح کہنے لگا
مناسب یہی ہے کہ اکبارگی
سواران جنگی ہزارون ہزار
ہما د آرزو و اہل اسلام تھی
یہ سردار نے دیکھکر ماجرا
بلا حول فوراً ہوئے تر زبان
اُدھر سے وہ ظلمت اِدھر سے فروغ
نہ تھی نام کو مہرِ و الفت وہان
برسنے لگا اُس سے خون بار تیغ
بجوش شجاعت مجاہد جوان
دھما دم یہ گرزون کی آواز تھی
اور اعداے دین اتنے مارے گئے
سنانین چلین گاہ گرز و تبر
فلک پر لگا کانپنے مرغ زر
چلے دونون لشکر سوے خیمہ گاہ
سوے خیمہ گہ آئے غازی جوان
یہ خوش ہوکے کہتی تھین وہ خوش صفات
کہ تم دو جہان مین رہو کامیاب

مسیحائیو ہے جو تم کو حیا
کرین دین صفین انپہ حملہ ابھی
مجسم بقولا و وجو باے کار
بڑھے اُنکی جانب بفرط و خوشی
کہ اک تل پہ ماہان الگ ہے کھڑا
کہ حامی ہو پروردگار جہان
بہم ملگئے جیسے صدق و دروغ
یہ فرط غضب تھا کہ بس الامان
چمکتی تھی جون برق ہر سمت تیغ
تھے میدان مین مثل شیر ژیان
فلک پر فرشتون سے ہمراز تھی
کہ میدان مین لاشون کے تودے لگے
نصارا تڑپتے تھے ادھر اُدھر
چھپا غرب مین خوف سے بھاگ کر
کسی لب پہ خندہ کسی لب پہ آہ
نسب اور شعار اپنا کرتے عیان
ملے تمکو رضوان حق کی برات

کیفیت شجاعت زنان عرب اور قتل ہونا اعدا کا اُنکے ہاتھون سے

حزامؓ غنمؓ نے روایت یہ کی
کہ کرتی تھین کیا عورتین بھی قتال
جو ہوتی تھی گرمیِ بازار جنگ
لیے ہاتھ مین تیغ اور چوب و سنگ
کہا بنت صدیقؓ وہ خوش سیر
کہ تھین پاک کیش اور عزت بنام
امامہؓ اور زہندہؓ کا ہو کیا بیان

خبر مجکو راوی صادق نے دی
کہ حیران ہین ہم سنکے اِنکا جلال
اُتر کر اُسی تل سے وہ بے درنگ
دلیرانہ کرتی تھین اعدا سے جنگ
کہ اسما ہے نام اُنکا تھین بس ندر
اور ازور کی خولہ وہ عالی مقام
یہ تھین جیسے کوئی شجاع جہان
نصارا سے ہوتی تھین یون جنگ جو

کہ حاضر تھا اُس جنگ و پیکار مین
کہا اُسنے ٹیلا جو ہے اذرعات
نقاب اپنے چہرونپہ ڈالے ہوئے
کہا مین نے اُس سے مجھے اے ہمام
اور امؓ ابان زوجہ عکرمہؓ
شجاعت کی جنکے نہین انتہا
اور اِنکے سوا اور عصمت پناہ
کہ گرتے اور اٹھتے تھے وہ زشت خو

کہا ہمنے اُس سے کہ بتلا ہمین
مقیم اُسپہ تھین سب وہ نیکو صفات
بدن کو سراپا سنبھالے ہوے
جو ہین نامور اب بتا اُنکا نام
سوا اُنکے وہ زوجہ اسلمہؓ
سعیدہ و سلمیٰؓ بھی تھین باحیا
فدا جانین کرتی تھین ہر اک پہ

داستان غرابت نشان شہادت حضرت سوید ابن بہرام

برادر زادہ قیسؓ عالی مقام

پلا ساقیا وہ شراب طہور — رہے جسکے نشہ سے دائم سرور
دل و جان سے تیرا طلبگار ہون — اور اس زندگانی سے بیزار ہون
مین قربان اس طرز و انداز کے — مین صدقے ترے اور ترے ناز کے
لکھون اب مین احوال قیسؓ دلیر — عجب یہ حکایت ہے بس دلپذیر
ہوئی روز اول جو وہ کارزار — کہ محشر تھا میدان مین آشکار
دلیران غازی ہوئے جس شہید — ملا اُنکو قرب خدائے حمید
اُنھین مین سویدؓ ابن بہرام تھے — کہ بیخود رہے شان حق دیکھتے
بچا اُنکے قیسؓ ہبیرہ بجان — بہت چاہتے تھے اُنھین مہربان
اُنھین اپنے خیمہ مین پایا نہ جب — ہوئے سخت محزون او رمضطرب
کہا آہ افسوس یہ کیا ہوا — پلٹ کر نہ آیا بھتیجا مرا
غرض فوج مین کی بہت جستجو — بنایا توکی دل سے یہ گفتگو
یقینی ہوا آج وہ تو شہید — ملا اُسکو دیدار رب مجید
اُٹھے اور ہمقوم بھی آٹھ سات — چلے ساتھ ساتھ از رہ التفات
یہ و نکلے اُسی وقت میدان مین — لگے ڈھونڈنے روشنی سے اُنھین
وہان بھی نہ پایا ہوئے ناامید — کہا مل چکا بس نشان سویدؓ
تعجب تبھی تھا اُنکو اور رنج بھی — کہ کیسے کرون صبر رب قوی
یہ چاہا کہ چلیے سوے فوج اب — اسی فکر مین تھے دلاور وہ سب
کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے وہان — کہ فوج نصارا سے کچھ مردمان
لیے روشنی اپنے ہمرہ لعین — چلے آتے ہین سوے میدان کین
اُنھین بھی تھی اک نعش کی جستجو — اسی دھن مین نکلے تھے وہ زشت خو
کہا قیسؓ نے شاد ہو کر کہ ہان — بجھا دو بس اب روشنی تم یہان
اسی وقت پاس اپنے یہ آئینگے — اُسی نعش بطریق کو ڈھونڈتے
نہ چھوڑون ابھی مین عوض اُسکے دن — بہت شدت غم سے بیچین ہون
تو وہ عاشقان خدا بے بدین — جو کچھ روشنی تھی بجھا کر وہین
رہے لیٹ لاشے نہین مل چکے دان — لگی تکتکی تھی کہ یہ آئین یا ان
جو پہونچے وہان بندگان صلیب — گنا اُنکو نکلے وہ تھو کے قریب
سب آراستہ ساز پیکار سے — چھپے سر سے تا پانون آہن مین تھے
مسلح نہ تھے خوب اہل صفا — نہ تھا کچھ بھی تیغ و سپر کے سوا
کہا اُن دلیرون نے یون قیسؓ سے — کہ ہم آٹھ ہین کیا نہین دیکھتے
تھکے بھی ہین دن کی لڑائی سے ہم — مناسب نہین قتل ای ذی ہمم
کہا کیا یہ کہتے ہو ہو کر دلیر — کہان صبر ملتا نہین میرا شیر
ہین زنہار یا نسے نہ جائینگے اب — کہ امید سے ہون شہادت طلب
اسے یاد رکھو کہ جو سورہ مین — وہ نامردی و خوف سے دور ہین
اگر خصم تنہا ہو یا سو ہزار — نہو خوف اُنسے اُنھین زنہار
چلے جاؤ تم سمت افواج دین — مین ان سب کو مارون ابھی بالیقین
کہا ہم نہ جائینگے جو ہو سو ہو — کوئی بات ہی چھوڑ دین آپ کو
یہ آہستہ باہم وہ کرتے ہی تھے — کہ وہ دشمن حق قریب آ گئے
جوانوں وہ لاشین تھین جہان — لگے دیکھنے روشنی سے اُنھین
ملی نعش جب پہلے بطریق کی — اُٹھایا اُسے اور وہین راہ لی
تو للکار کر قیسؓ نے اُنکو وان — کہا جاتے ہو اب مجھ سے بچکر کہان
اُسیطرح سب مومن خوش سیر — ڈرانے لگے اُنکو للکار کر
یکایک بپھر کر جو حملہ کیا — تو گھبرا گئے وہ دشمنان خدا
لرزنے لگے ایسی ہیبت ہوئی — دیا ڈال اور کچھ نہ ساتھ باہر ہی
نہ دیکھا کہ ہین کسقدر یہ دلیر — نکل بھاگے یکبار سب ناگزیر
کہ اتنے مین جا پہونچے یہ شیر نر — کیا قتل للکار للکار کر
چلی تیغ یون حضرت قیسؓ کی — کہ عقل اُس سے اعدا کی جاتی رہی
یہ کہتے تھے مار و وہ ناپاک ہے — یہ میرے بھتیجے کی جانب سے ہے
کیا قتل سولہ کو خود بیدرنگ — کہ بحر شجاعت کے وہ تھے نہنگ
رفیقون نے بھی اُنکے مارا اُنھین — اسی گھات فورًا اُتارا اُنھین
کہ اکثر تو اُنھین سے مارے گئے — گئے گرتے پڑتے جو زندہ بچے
ہوئے اُنسے فارغ جو وہ نیکخو — بھتیجے کی کرنے لگے جستجو
کہ ناگہ کراہنے کی آئی صدا — گئے اسطرف جٹ وہ صاحب وفا
پڑے تھے وہ ڈوبے ہوئے خون مین — جو دیکھا اُنھین اور اُنھون نے اُنھین
بآواز روئے ہوئے چشم تر — کہا عمو مہربان تم کدھر
کہا قیسؓ نے ہائے بیٹے مرے — ترا حال کیا ہے یہ بتلا مجھے
کہا اے مرے مہربان اے چچا — گئے بھاگ جب کافر بےحیا

تو ہین نے تعاقب کیا ایکبار
ہوا سخت زخمی بیہان گر پڑا
تو بس زندگانی سے بیزار ہو
یہ کہتی ہین مجھسے بصد آرزو
یہ سنتے ہی وہ زار و گریان ہوے
عجب کیا گر اُسوقت مین دیر ہو
کہا فائدہ کیا مین ہون نیم جان
کہا اِسکو منظور کیسے کرون
اُسی دم سیہدار نصرت لوا
جو دیکھا کہ ہی کام اِنکا تمام
کہ مجکو بتا ای بھتیجے مرے
ہین حورین مرے سامنے جلوہ گر
جو کچھ میری نظرون مین ہی اب سمان
یہ کہتے ہی گویا نہ تھا تنمین دم
اُسی وقت مدفن مین اُنکو رکھا
تو سنکر وہ اِسطرح کہنے لگے

اُنھی مین سے اک کافر نابکار
کہون کیا کہ اب مجکو دکھتا ہی کیا
اُنھین کا طلبگار دیدار ہو
کہ ہین شائق وصل ای نیک خو
کہا کیا یہ کہتا ہی سن لے اسے
تو کر یاد اللہ ای نیک خو
جو لیجا ئینگے آپ مجکو وہان
کہ اِسطرح تجکو یہان رہنے دین
ہوے اُنکے ڈیرے مین لے ونق فزا
یہ جاتے ہین اب ہو ے دار القیام
کہ آتا ہی اسدم نظر کیا تجھے
خجل جن سے ہی نور شمس و قمر
نہین مجھسے ہرگز وہ ہوتا بیان
جو جانا نہ تھے غم سے ہوے چشم نم
کہا جا نہ تم ہو سیر دِ خدا
کہ فال ظفر ہی یہ اپنے لیے

سنبھالے ہوے رمح سندان گذار
مرے گرد حور جنان ہین کھڑی
مری روح کا ہی اِنھین انتظار
چلے آؤ سینہ سے سینہ ملائین
کہ موعود اک وقت ہی بہر موت
تجھے لشکر دین مین اب لیچلون
تو وان بھی گذر جاؤنگا جان سے
یہ کہکر اُٹھایا اُنھین پشت پر
جو سالار و سردار تھے فوج مین
تو پاس اُنکے ٹھہرے وہ عالی وقار
یہ کی عرض باصد سرور و طرب
جو فرما گئے ہین رسول کریم
تصدق ہون اُنپر درود و سلام
اِنھین غم اُنھین شادمانی ہوئی
ازان بعد قیس ہبیرہ نے وان
پھر اُس رات سب غازی باکبار

پھرا اور لگا یا مرے صد ربار
جھلک سی بھی اگر انکی دیکھے کوئی
ہین مشتاق وصل او بہت بیقرار
تمھین ہم شرابًا طہورا پلائین
نہ ہو فرق دم بھر نہو وے وہ فوت
کہ دیکھون علاج جراحت کرون
یہ بہتر ہی مجکو یہین چھوڑیے
چلے آئے خیمہ مین باچشم تر
چلے آئے وہ بھی کہ دیکھین اُنھین
لگے کہنے یون سرور نامدار
کہ ہی مجھ پہ انعام و غفران رب
وہ مجھ پر عیان ہی بفضل عظیم
وہ ہین افضل الناس و خیر الانام
کہ حاصل بس اب زندگانی ہوئی
کیا حال سردار سے سب بیان
رہے یاد حق مین بسوز و گداز

ملول و محزون پہونچنا ماہان گمراہ کا اپنے ڈیرے مین اور جمع ہونا ملوک وبطارقہ کا اُسکے پاس

تمام سیر وافی ہی اُسنے کہا
ولیکن تموش اور نادم تمام
ولیکن نہ کچھ اُسکو رغبت ہوئی
یہی چاہتا تھا کہ جزیہ مین دون
کہ ایسا کرونگا تو یہ ناگزیر
کہ کیون فکر اتنی ہی ای بادشاہ
نہین جانتے ہم کہ ہی کیا سبب
اگرچہ مظفر ہین اہل عرب
کہا مجکو امید ہرگز نہین

کہ ماہان جو خیمہ مین اپنے گیا
نہ کچھ لطف صحبت نہ باہم کلام
بڑی فکر اِس خواب سے اسکو تھی
بچا اسنے اب ننگ و ناموس لون
نہایت ہی سمجھینگے مجکو حقیر
ہمیشہ رہے تو باقبال و جاہ
جو ہی آج کی جنگ اِسکا سبب
مگر یہ مناسب ہی تدبیر اب
کہ تم اُنپہ غالب ہو ہنگام کین

کیا افسران سپہ کو طلب
کہا خادمون نے کہ ای ذی حشم
جو بطریق نے اُس سے دن کو کہا
مگر اور وہ بادشہ جتنے تھے
اور اُن سب نے دیکھا جو ایسا اُسے
نہین کسلیے میل سوئے طعام
لڑائی کا اِک حال رہتا نہین
کہ ہم سب کے سب اُنپہ حملہ کرین
کہ تمنے بدل اپنے دین کو دیا

ہوئے جمع بطریق و رہبان بھی سب
اگر حکم ہو لائین کھانے کو ہم
تو فتح و ظفر سے وہ مایوس تھا
اُنھین کا خیال اُسکو تھا اِسلیے
باآداب یون عرض کرنے لگے
ہی شاہ نہ ساقی نہ مینا د جام
کبھی ہی شکست اور ظفر ہی کہین
کہ میدان سے بھاگنے بھی نہ دین
رضامند تُمسے نہین ہی خدا

رعایا پہ کرتے ہو جور و ستم
رہیگا تمہارا نہ جاہ و حشم
اِسی سے کیا حق نے غالب انھین
جو مصروف ہین طاعت و زہد مین

یہی اُنسے کہتا تھا ماہان زار
کہ ناگاہ اِک شخص با جان زار
لگا عرض کرنے کہ ای بادشاہ
مین مظلوم و عاجز ہون اور دادخواہ

مسیحا کے دین پر ہون ثابت قدم
یہ اندھیر ہو مجھ پہ جور و ستم
یہانسے مرا گھر ہی تھا قریب
مین ہون اِک زمیندار مرد غریب

فقط ایک سو بھیڑ تھین میرے گھر
چرانا تھا جنگل مین میرا پسر
کہ ناگاہ اک افسر رومیان
مع فوج ٹھہرا جو آکر وہان

پڑی اُنکے اوپر جو اُسکی نظر
لو مِلک اپنی اُسنے انھین جانکر
لیا ایک دنبہ پکڑ کر شتاب
کیا ذبح فوراً بنائے کباب

تو بس اُور دُنبے جو باقی رہے
پکڑ اُسکے ہمراہیون نے لیے
جو میرا پسر اور زوجہ مری
گئے اُسکے ڈیرے پہ فریاد کی

طلب اُسنے عورت کو اندر کیا
نہ خیمہ مین لڑکے کو آنے دیا
بزور اُسکو ہم بستر اپنا کیا
ہوا آہ اُسکو نہ خوف خدا

گیا اُسمین ناچار میرا پسر
کیا استغاثہ اُسے دیکھ کر
دیا حکم اُسنے یہ خدام کو
نہ چھوڑو اسے قتل فوراً کرو

کیا قتل اُسکو وہین آہ آہ
نہین نام کو اُنمین خوف اِلٰہ
ہوئی مجکو جسوقت اِسکی خبر
گیا اُسکے ڈیرے پہ با چشم تر

بہت مین نے زاری و فریاد کی
کہا اِسکو بھی مار ڈالو ابھی
تو اک وار شمشیر مجھ پر ہوا
قلم ہوگیا ہاتھ بایان مرا

بچی جان آیا یہان بھاگ کر
یہ موجود ہے ہاتھ ای دادگر
یہ کہتے ہی اُسنے بدرد و ملال
دیا ہاتھ کو آگے ماہان کے ڈال

کہا گیا تو پہچانتا ہے اُسے
اگر وہ یہان ہو تو بتلا مجھے
کہا ہان پھر اُسنے اشارہ کیا
کہ یہ دیکھیو ہے وہی بیٹھا ہوا

نظر پھر سے اُنپہ ماہان نے کی
ہوا منفعل وہ بھی اور اور بھی
اُٹھے طیش کھا کھا کے وہ بدخصال
اور اُسکو دیا مار کر وہین ڈال

جو ماہان نے یہ حال دیکھا وہان
کہا یہ ستم الامان الامان
صلیب و مسیحا کی مجکو قسم
رہیگا تمہارا نہ جاہ و حشم

ظفر چاہتے دشمنون پر ہو کیا
بُرا ہو تمھارا بُرا ہو بُرا
یقین اِسکو جانو کہ پروردگار
ضرور اُنکے ہاتھون کرے تمکو خوار

عوض تمسے اِسکا وہ لیگا ضرور
نہ دولت رہیگی نہ فسق و فجور
یہ سب عزت و جاہ اور ملک و مال
اُنھین دیگا حضرت ذوالجلال

جو اُسکی رضا پر ہین ثابت قدم
کرین دشمنون پر نہ ایسا ستم
فنا ہین محبت مین اللہ کی
ہے کیونکر اُنکو نہ فرشہی

نہین خوف تمکو اِن افعال سے
نہ جانون تمھین مشکل ہی کسلیے
یقین ہے کہ کل تمپر آئے عذاب
کہ ہو مستحق سزاے عذاب

یہ کہکر اُٹھا اور وہ بھی اُٹھے
نہ ٹھہرے کہ خیمون مین اپنے گئے
مگر ایک بطریق تھا اُو وہان
کہا اُسنے ای خسرو کامران

کہا تو نے جو کچھ یہ ہے سب صحیح
کہ رویا مین خود مین نے دیکھا ہے تیغ
کہ ہونگے مسلمان ہی فتحمند
خدا کو ہین افعال اُنکے پسند

پھر اُسنے کیا خواب سارا بیان
تو گویا وہی خواب تھا بیگمان
کہ بطریق اول نے اول کہا
تو وہ رنج و غم اور بھی بڑھ گیا

کہا آہ افسوس اب کیا کرون
کہ لاچار اور سخت حیران ہون
معاون ہے اُنکا تو پروردگار
کرون صلح اب اُنسے یا کارزار

اِسی فکر مین وہ رہا رات بھر
نہ سویا ہوئی اُسکو یونہین سحر

سحر گاہان تیار ہونا شیران موحدین کا بعزم رزم و قتال اور نہ آنا میدان مین کفارہ کا جمع ہونا ملوک و بطارقہ کا دربار ماہان مین اور جھڑکیان دینا اُسکا اُن سب کو اور موقوف رکھنا لڑائی کا

جو گردون پہ خورشید زرین کلاہ
ہوا جلوہ فرما بصد عز و جاہ
کیا روشنی نے جہان مین ظہور
ہوا صفحۂ دہر دریاے نور

ہوئی بندگی سے فراغت انھیں
صف آرا ہوئے بڑھ کے میدان میں
کران تا کران و جہان تا جہان
ہیون ہم ہیون تھے عنان در عنان

سجے تھے برابر صفیں باندھ کر
ادھر سے ادھر ہو نہ باہر نظر
بیادے بھی اگر صف آرا ہوئے
ہوئے پہلے دن کی طرح سے کھڑے

جو میدان میں سب دلیروں کی تھی
نہ دیکھی سپہ نے نصاریٰ سپاہ
یہ سمجھے کہ کوئی سبب ہے ضرور
ہوا جنگ میں جسکے باعث قصور

سران سپہ سے کہا اسطرح
کہ سمجھو انھیں تم ہو جسطرح
نہ کرنا کبھی جنگ کی آرزو
اگر صبر تا موت ہو جنگجو

کہ ہرگز نہ دنیا میں ہوں چیرہ دست
مدام انکو ہوتی رہے حاصل شکست
یہ کہتے ہیں راوی صداقت پناہ
کہ جرنیل سب اور [illegible] شاہ

ہوئے متحد جمع دربار میں
لگے عرض کرنے [illegible]
اجازت ہو تا جائیں میدان کو ہم
کریں قتل فوج مسلمان کو ہم

کریں اسطرح انتصاب کارزار
کہ ہرگز نہ پائیں وہ راہ فرار
کہا میں نے کیا اب تمہارا نہیں
تمہاری یہ باتیں گوارا نہیں

تمہارے یہ افعال و جور و ستم
جھکائینگے لا بد انھیں جاہ و غم
کہا بس مسیحا کی ہمکو قسم
کہ مر جائیں گے یا کہ ماریں گے ہم

ذرا دیکھ ہم میں سے اک ایک کو
کہ جرأت تو ہم سب کی معلوم ہو
مناسب یہی ہے کہ اب ہو سوار
دکھائیں شجاعت کی تجھکو بہار

شہنشہ حکم دے تو کریں اُنسے جنگ
نہیں جان دینے میں ہمکو درنگ
مناسب تری رائے میں ہو اگر
تو اہل و عیال اور سب مال و زر

ابھی بھیج دیں سوے روم و فرنگ
پھر اُنسے لڑیں جاکے [illegible]
جو ماہان نے دیکھا بیتاب ہیں
لڑائی کے دل سے طلبگار ہیں

کہا ہاں تمہاری ہی بہتر صلاح
عجب کیا کہ تم اسمیں پاؤ فلاح
ذرا اتنا توقف کرو اب ضرور
کہ لکھوں عریضہ میں شہ کے حضور

جو کچھ شہریار اُسکا لکھے جواب
کرو اُسکی تعمیل سب شیخ و شاب
یہ کہتے ہی انمیں سے وہ اٹھ گیا
رقم شاہ کو یوں عریضہ کیا

عریضہ ماہان بنام قیصر بکیفیت شجاعت اہل اسلام و بیدلی اہل کفر و طغیان اور بذریعہ مخبرون کے معلوم کرنا سپہ سالار کا وجہ توقف نصارا

سرنامہ القاب تھا شاہ کا
جو اُسکی طرف سے سزاوار تھا
ازاں بعد لکھا کہ اے بادشاہ
تو اب التجا کر حضور الٰہ

کہ حامی ہو تیرا تجھے فتح دے
فزون جاہ و اقبال و عزت رہے
مجھے دیکھ یہ لشکر بے شمار
جو بھیجا ہے تو نے پئے کارزار

عرب کے مقابل میں ٹھہرا نہیں
کہ اعراب بھی برسر جنگ ہیں
انھیں چاٹ دنیا کی میں نے جو دی
ذرا بھی انھوں نے توجہ نہ کی

کہ دنیا کی خواہش انھیں بالیقین
نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں
سوال اُنسے میں نے کیا صلح کا
اُسے بھی نہ منظور ہرگز کیا

جو ہے سے اور اُنسے ہوئی کارزار
تو نکلے وہ سب خیر دشمن شکار
شہادت پہ مرتے ہیں کرتے ہیں جنگ
نہیں جان دینے میں انکو درنگ

غرض ہم پریشان و مضطر ہوئے
[illegible]
میں ہوں سخت حیران اور خوفناک
مبادا وہ غالب ہوں رومی ہلاک

کہ وہ لوگ سب نیک افعال ہیں
یہ ظالم جفا جو بد اعمال ہیں
یہاں جسقدر ہیں ترے خیرخواہ
کہ ہیں شاہ و بطریق و لشکر پناہ

بڑا اور انکا یہ ہے مشورہ
لڑیں سلک سب تاکہ ہو فیصلہ
سپاہ و سپہدار سب بیدریغ
کریں حملہ یکبار با گرز و تیغ

خدا ہے جو چاہے کرے مختار ہے
مقدر سے انسان لاچار ہے
اور اب بھی اگر فتح اسلام ہو
تو قسطنطنیہ چلا جائیو

اسے جانتے ہیں [illegible]
کہ دنیا سے دو دن کا نہیں اعتبار
رضامند رہ بارضائے خدا
کہ دونوں جہاں میں ہو تیرا بھلا

جو ہے پاس تیرے حشم اور خدم
وہ سب ساتھ لے اپنے بے رنج و غم
وہاں جاکے احسان رعایا پہ کر
کہ احسان کرے تجھ پہ وہ دادگر

رعایا یہ [illegible] شادمان
کہ تجھسے بھی ہو مہرباں سب جہان
کہ تا نہ پہنچو کبھی [illegible]
[illegible] اس سے ہوتا ہے [illegible]

تواضع سے دنیا مین رہنا مدام
لگاوٹ کی باتین بہت اس سے کین
یہ جانا تھا مین نے دغا ہی کرین
خدا کے بھی نزدیک ہی ناپسند
جو یہ لکھ چکا تب لپیٹا اُسے
سپہدار نے مخبرِ معتبر
شب و روز ہی انتظارِ جواب
نہ اب آپ مہلت انھین دیجیے

رہے تا کہ اقبال تیرا غلام
بہت رغبتین مین نے دنیا کی دین
کہ زندہ نہ چھوڑون اِسے مار لون
بچے اِس سے جو کوئی ہوا رجمند
کیا بند قاصد کو سونپا اُسے
روانہ کیا تا کہ لائے خبر
کہ جو حکم آئے وہ کیجے شتاب
لڑین انسے رخصت ہمین کیجیے
کہ تعجیل شیوہ ہی شیطان کا

جو سردار ہی خالد نامدار
مگر جب دنیا ہی اُسکو کہان
ولیکن برا اُسکا انجام ہی
اور اُنکو جو ہوتی ہی فتح و ظفر
اور آیا نہ میدان مین وہ خیرہ سر
گیا دوسرے روز آکر کہا
کہا سیفِ حق نے کہ ای نامور
کہا اِسفار تم نہ جلدی کرو
اور آہستگی کام رحمن کا

بلایا اُسے مین نے ای شہریار
یہ کیا ہی کہ اُسکو نہین قدرِ جان
کہ غدار عالم مین بدنام ہی
سبب اُسکا یہ ہی کہ ہین دادگر
گئے سات دن جبکہ یونہین گذر
کہ قیصر کو ماہان نے نامہ لکھا
سمایا ہی اعدا کے دل مین خطر
توقف مناسب ہی ای جنگجو

بدرخواست ملوک و بطارقۂ روم آمادۂ جنگ ہونا ماہان شوم کا اور خبر منگوانا لشکر اسلام کی اور شب خون کرنا لشکر اسلام پر

غرض آٹھوین روز ماہان جب
جو تھے انمین اعراب ترسا شعار
تو فوراً وہ کافر وہانسے اُٹھا
کہ تھا خود عرب اور عربی لباس
مراقب کوئی کوئی محوِ نماز
کوئی خوفِ عقبیٰ سے خستہ جگر
تمنائے خدا کی طلب اور بس
وہ بخشندہ تھے نورٌ علیٰ نور تھے
محبت سے سب یکدل و یکزبان
جو دیکھا انھین تھا ابھی اسطرح
جو جاسوس چلا جاے لشکر حضور
ہوا ایک بیک اسمین وقتِ نماز
اذانین ہوئین جابجا فوج مین
نمازانکی دیکھی تو اُسنے کہا
گیا اور کہا ہین عبادت مین چست
نہین فرق حاکم مین محکوم مین

یقین ہوگیا ہین یہ سچے طلب
چنا اُسنے اُنمین سے اک ہوشیار
گیا فوجِ دین مین پھرا جابجا
ملا اور ملایا رہا انکے پاس
کسی کو تھا قرآن سے راز و نیاز
کہین سوزِ دل اور کہین چشمِ تر
تمنا یہی اور یہی اک ہوس
کہ سب جامِ وحدت سے مخمور تھے
دوئی اور تکلف نہ تھا درمیان
کہ بیٹھے تھے لشکر مین سب جسطرح
نہ دربان در تھے نہ انکو غرور
تو اُٹھے وہ باصد خشوع و نیاز
مسلمان چلے تا نمازین پڑھین
عبادت یہ ہی اس سے خوش ہی خدا
نہین نام کو انمین کوئی بھی سست
بہت غور سے مین نے دیکھا انھین

لڑائی یہ پھر اُسنے باندھی کمر
کہا جا کے دریافت کر انمین تو
رہا اک شب و روز اخبار جو
کہ انکو نہ تھا ڈر کسی کا ذرا
کوئی صرف تسبیحِ پروردگار
نہ تھا عاقبت کا بھی کچھ غم کہین
مے شوق سے کوئی مستانہ تھا
جو کرتا ابھی تھا کچھ کوئی کاروبار
یہ پھر اُسنے چاہا اُسے دیکھ لون
نہ مسند تھی نہ چتر نہ تخت و تاج
اور اسپر بھی یہ رعب یہ فر و شان
وضو کے لیے آپ پانی لیا
سپہدارِ دین سرورِ بانیاز
یہی لوگ بیشک ہین نصرت اثر
رضائے خدا کے سوا کوئی شے
جو اعلیٰ و ادنیٰ ہین پہنے لباس

کہ شاید ہوا عراب پر اب ظفر
کہ یہ برسرِ کین ہین یا صلح جو
کسی نے بھی ٹوکا نہ مردود کو
تھے ہر وقت و ہر دم بیادِ خدا
کوئی مست و بیخود کوئی زار زار
نہ شوق و تمنائے خلدِ برین
وصالِ خدا کا طلبگار تھا
تو اُتنا ہی بس جو ضروری ہو کام
جو ہی حکمرانِ مسلمان قشون
مگر سارے عالم سے لیوین خراج
تھی قدمون سے اُنکے زمین آسمان
نہ پروائے خادم تھی اُنکو ذرا
ہوئے مقتدا اور پڑھائی نماز
انھین کو ملا دیگا فتح و ظفر
نہین اُنکو مطلب بجز سچ ہی
وہی پہنے ہی حاکم جو شناس

بہ کرتے ہین سب اُسکی فرمانبری
جھکے وہ تو جھک جائین وہ بھی تمام
ملک نہ ہارا اُنکا اگر جان لین
کہ تم ہی لڑو اور مُفسد بنو
مگر اک فریب اب مین ایسا کرون
کہ وہ خود کرینگے نہ بیکار و جنگ
اور اکبار ہم لوگ اُنپر گرین
توقف کیا جنگ مین اور بھی
تو اک رات سب افسران قشون
اُسی دم پھر اُسنے صلیب و لوا
کہا واقدی نے ہوئے دس ہزار
مگر کثرت فوج ایسی کہین
بڑی فوج جنگیر خانکی بھی تھی
مقابل تھے اُنسے دلیران کار
قناطیر و جرجیر اور دیرجان
جمے صف بصف آکے میدان مین
وہی فوج اعراب ترسا شعار
لڑائی لڑو دوت کی اُنسے اب
مناسب ہے اکبار اُنپہ گرو
کرین خیمۂ خاص اُسپر نصب
کیا خیمۂ خاص اُسپر بپا
ہوا وہ جو اورنگ آرا وہان
وہ خیمہ کہ تھا سربسر ریشمی
کہ سب اردلی خاص قیصر کے تھے
کہا اُسنے رکھنا نہ جانین عنبر
یہ کہتا ہے راوی یہ جب ہو چکا
کہا پھر کہ خورشید ہو جب طلوع

نہو عذر مانگے اگر جان بھی
وہی بادشہ ہے وہی ہے امام
قسم آنکے تقوے کی کھانے لگین
اور اُسکی سزا کے سزاوار ہو
عجب کیا جو اُنپر ظفر مند ہون
کرون اور بھی جنگ مین مین درنگ
کرین قتل چُن چُن کے جانے نہ دین
کہ ہون خوب غافل مسلمان سبھی
کیے جمع اور کہدیا اُنسے یون
دیے اُنکو اور اُنسے خوشدل ہوا
سواران جنگی و جویاے کار
کسی شاہ کے ساتھ دیکھی نہین
زمین جسکی کثرت سے عاجز ہوئی
سواران جنگی فقط چل ہزار
وہ قورین جو تھا افسر رومیان
کہ اکبارگی قتل اُنکو کرین
ہوئی اُسکے ہمرہ پئے کارزار
کہ ہو تم عرب اور وہ بھی عرب
کرو قتل اک اک کو جانے نہ دو
کہ دیکھون قتال و جدال عرب
بچھا فرش دیباے رومی دیا
کرون کیا مین جاہ و حشم کا بیان
زری کی نہ اُسمین کسی جا کمی
اور آہن مین خود اور گھوڑے چھپے
کہ اقبال خادم ہو دولت کنیز
کہا اُسنے یارو اب اِس سے سوا
کرو قتل افواج تازی شروع

کہ بیٹھے رہین وہ جو بیٹھا رہے
نہین اُنمین عجب و تکبر کی بو
نہونگے وہ خود دمسے جویاے جنگ
کہا آہ بیشک وہ ہون فتح مند
کہا کیا وہ اے شاہ مجکو بتا
کہ وہ خوب غافل ہون پھر ایکبار
لکھا ہے کہ اُسنے جو ٹھانی یہ بات
غرض ہو گیا جب یہ اُسکو یقین
کہ تیار ہو کر قریب سحر
صلیبین وہ سب ایکسو ساٹھ تھین
یہ اے سامعو غور کا ہے مقام
اگرچہ تھین افواج افراسیاب
مگر سب سے زائد تھی یہ ہی سپاہ
تعصب ہے مذہب کا وہ بدبلا
ہوئے مستعد اور سوار انکے سب
جبلہ ابن ایہم وہی خیرہ سر
کہا اُس سے ہامان نے سن اے جبل
کرینگے وہ ہرچند کوشش مگر
ازان بعد یہ حکم اُسنے دیا
تو یہ حکم خدام اک آن مین
مزین کیا اُسکو اورنگ سے
وہ تختِ مرصع وہ زرین کلاہ
مقرر کیے پھر یمین و یسار
لکھا ہے کہ وہ شاہزادے تھے سب
نہ اک دم بھی ہونا تغافل شعار
کوئی واسطے اُنکے تختی نہین
سحر ہوتے ہوتے مسیحائیان

کھڑا ہو تو وہ جائین ہارے گھر
وہ بیشک ملائک ہین سب ہو بہو
اِسی سے اُنھین جنگ مین ہے درنگ
یہی اُنکی باتین ہین حق کو پسند
کہا آپ تونے یہ مجھسے کہا
ہو تیار یہ لشکر بے شمار
کہ کیجے بس اب غازیونسے یہ گھات
کہ غافل ہوے ہمسے اب مومنین
کرو قتل اعراب کو بے خطر
اور اک ایک کے ساتھ اعداے دین
کہ دیکھی ہے تاریخ مین نے تمام
بکثرت بشوکت بصد آب و تاب
کہ جمع تھے اِسمین صاحب کلاہ
کہ کرتا ہے انسان دل و جان فدا
کرین تا سحر گہ قتال عرب
ہراول ہوا لشکر روم پر
رہیگی لڑائی یہ ضرب المثل
نہ زنہار پائینگے تم پر ظفر
سوے رزمگہ ہے جو ٹیلا بڑا
بجا لائے تھے اُسکے فرمان مین
لگے اُسمین دُر اور یاقوت تھے
لگا چتر تابندہ جون مہر و ماہ
سواران جنگ آوران دو ہزار
کہ ملتا تھا شاہون سے اُنکا نسب
دکھاؤ شجاعت کی مجکو بہار
کہ آرام مین ہونگے سب بالیقین
جمے باندھکر صف عنان با عنان

عین نماز مین آگاہ ہونا خاصان بارگاہ حضرت شاہنشاہ مطلق

بکانا جب کفار سے بہ نداے ہاتف اور بعد فراغ نماز بیان فرمانا سپہدار کا اپنے خواب کو اور خواب ایک مسلمان کا

بلا ساقیا مجکو صہبائے مہر
تامل نہ کر یہ گھڑی جائے ہے

سوا اسکے سب کچھ بھلا دے مجھے
کہ دیوانہ اپنا بنادے مجھے

جو مشغول ہو مجھپر وہ احسان کر
کہ تیرے سوا ہے دیکھا ہو نہین سر

فریب اور حیلہ کرین گر عدو
مدد کر مری تا وہ ہوون زبون

بیاض سحر جب نمایان ہوئی
فریب نصارا یہ خندان ہوئی

وضو سے تو تھے ہی تھے مومنان
کہ شب خیز تھے اور روشن جبین

ہوے جمع مسجد مین بہر نماز
بصد سوز دل با ہزاران نیاز

ہوے مقتدی بوعبیدہ امام
غرض پڑھ چکے فاتحہ جب تمام

لگے پڑھنے والفجر کو خوش سیر
اور اسکے ہو مین لفظ مرصاد پر

تو یون ہاتف غیب نے دی ندا
کہ تمکو خدا نے مظفر کیا

موثر ہو کر کفار کا
تمہارا رہے بول بالا سدا

مبارک ہو بس ہے بشارت یہی
یہ آیہ زبان پر سپہدار کی

ہوا حکم خالق سے جاری یہان
کہ آگاہ و خوشدل ہوئے مومنان

یہ کہتا ہے یان راوی نیک خو
پڑھا دوسری مین جو والشمس کو

تو جسوقت آخر کا آیہ پڑھا
معا انکو ہاتف نے دی یہ ندا

ہوا انپہ ثابت خدا کا غضب
ظفر پاؤگے تم یہ با صد طرب

توقف کرو اب نہ تم زینہار
بڑھو کافرون سے کرو کارزار

یہ سنکر نمازی ہوے شاد دل
کہ یہ دو بشارت ہوئین متصل

نماز و دعا سے جو فارغ ہوے
سپہدار اسطرح کہنے لگے

کہ اے دوستو ہاتف غیب کی
کہو مجھسے آواز تمنے سنی

کہا مومنون نے کہ ہان سرورا
کہا جو کہ ہاتف نے ہمنے سنا

کہا شاد ہو شاد اے مومنو
بجا ہے جو کچھ شکر مولا کرو

کہ ہاتف نے دی یہ بشارت تمہین
کہ دیگا خدا فتح و نصرت تمہین

تمہاری حفاظت کریگا ضرور
کہ ہے نام اسکا حفیظ و شکور

کریگا انھین مبتلائے عذاب
کہ آتے نہین وہ براہ صواب

معذب وہی ہونگے اسطرح سے
ہوے اور سابق مین جسطرح سے

خواب سپہ سالار منصور

سنو رات مین نے یہ دیکھا ہے خواب
کہ وہ خواب ہے تم ہوے کامیاب

ہوا انپہ فضل خدائے جلیل
تمہارا دو عالم مین وہ ہے کفیل

یہ دیکھا ہے مین نے کہ سب مومنین
مقابل مین اعدا سے از بہر کین

ہوا گرم ہنگامۂ کارزار
قیامت ہے پیدا انہین آشکار

ملائک فلک سے ہین آئے اتر
بحکم خدا اپنی امداد پر

دو شنبہ ہوے ہین لباس سفید
سنو ہین جیسے ہو صبح امید

کرون کیا بیان حسن انکا کہین
کبھی صورتین ویسی دیکھی نہین

نشان سبز ہاتھون مین ہین سب لیے
عمامے بھی ہین سبز باندھے ہوے

سوار انمین ہین سب سبز رنگ مین
نصارا سے جو ہین وہ جنگ مین

وہی مجھسے کہتے ہین یا صاحب ہو تم
کہ اللہ کے سچے طالب ہو تم

بڑھو اور انھین مار لو تم ابھی
ظفر پاؤگے یہ نہ سمجھو کبھی

پلاتے ہین پھر ہمکو جام شراب
خجل جسسے ہو چشمۂ آفتاب

ہوے ہین یکلخت مسرور و مست
کہ روز ازل سے ہین مست الست

اور اکبار اعدا پہ جا کر گرے
لگی چلنے تلوار اور رن پڑے

کیا جنگ سے رومیون نے فرار
نہین انمین کچھ طاقت کارزار

خواب ایک مسلمان کا

وہ شخص تھا اک مومن خوش سیر
لگا عرض کرنے کہ اے نامور

خدا انکو دائم رکھے شادمان
سپہ فوج اسلام نصرت نشان

اسی رات مین سنہ بھی دیکھا جو خواب
کہ جلوگر جنتک ہوئے کامیاب

جو کچھ خواب مین تو نے دیکھا ہے شب
وہ سب خیر ہے ہو گیا فضل رب

فلک سے اترے ہان رب العلیٰ
پرند وہ جن سے اعدا پہ حملہ کیا

سو ابابیل دونون ہین بالکل صفت
کہ جیسا نہ بین بقدر ان کی شبیہ

وہ ہین خونفشان اُنکے نیچے ورا
کہ موتے مین کرکس سے اوپر فراز

عقابون سے کے اعدا کو مار
گرے اور کیا اُنکو زیر و زبر

کیا ہی اسی طرح سب کو ہلاک
اور اسلام والے ہین بے خوف و باک

کہا سب نے بیشک ہے فضل خدا
کہ اُترے جو حملہ پہ وہ دو دلیر

ہو دو کا نہ بھیجیگا قدر میان
کہ بیشک ہے تمثال عیسائیان

کرو حملہ اے سرور خوش شیم
کرین قتل تا اپنے اعدا کو ہم

کہا میسرہ نے کہ اے خوش شعار
مددگار اپنا ہے پروردگار

کہ جو جاؤ کچھ دو کسی کے لئے
یقیناً وہی اُسمین گزرے

کہا میسرہ نے کہ ای باتمیز
ہوا ہمیہ تفضل خدا سے عزیز

کہا دو جوان لشکر مقابل ہوئے
لگی چلنے تلوار سر اُڑ گئے

بیان اُنکی خوش صورتی کیا کرون
کہ سرخ اُنکے بازو دنون نقش نشان

جو منقار دیکھے کہے بالیقین
عقاب انکے مانند ہرگز نہین

کرو جمع بیان اُنکی کثرت کو کیا
کہ بس وہ ہی وہ ہین جو دیکھے ہوا

لگانے مراک جو پنچ تیز جی سے
گرا انکے صدمے سے ہوکر کیا جان سے

یہ سنکر وہ سب لوگ شاداں ہوئے
ارجا مومنین اپنے مانند تھے

اُسی نے کہا مثل بدر و حنین
خدا فتح دیگا ہمین اور یقین

اُسی وقت بس ایک مومن دلیر
لگا کہنے کیون جنگ مین ہا دیر

اُٹھے جو اُنسے ہین کئی دو نام
عجب کیا کہ ناگہ کوئی تیغ جنگ

ذرا کر اُنکا نہ کام آے گا
اُنھین کو وہ او بار ہو جائیگا

جو ہے ہمکو اعدا کی نسبت گمان
ابھی روبرو ہو تمھارے عیان

بعد استماع شور غوغاے لشکر روم مستعد ہونا دلیران نصرت شعار اور لانا سعیدؓ بن زید کا ایک شخص کو منصرۂ عرب سے بحضور سپہ سالار منصور اور معلوم ہونا اُس سے کیفیت کا

روایت سعیدؓ رفاعہ نے کی
کہ جلوگر کرنے تھے باتین یہی

لگے کہنے سب النصیر النصیر
گیا شور و غل تا بگردون پیر

کہا غم نہین ہے خدا میرے ساتھ
رہیگا یہ میدان بھی میری ہاتھ

سعید ابن زید عدی کامیاب
تھے اُس شب طلایہ پہ باآب وتاب

ہوئے سخت حیران وہ باصفا
کہ یون مستعد کیون ہین یہ بیحیا

شبہ از بس نے یہ حیلہ کیا
کہ لشکر تمام شب مسلح ہوا

بس اب مستعد ہو مجاہد قشون
یہ دیکھو ہین دوروں ملت فزون

بدل تارک دین عیسیٰ ہو مومنین
جناب محمد پہ شیدا ہو نہین

یہ سنکر سعیدؓ اُسکو ہمراہ لئے
حضور سپہدار حاضر ہوئے

کہ اتنے مین اُنکے صاحب و شان
ہوئے ہا بجا سخت و تل پر عیان

کہا ہین کہان خالد ابن ولید
جو ہین قاتل کافران عنید

کہا شہسواروں کو ہمراہ لو
بڑھو تم تو بڑھتے وہ کفار کو

کہ ناگاہ اک شور و غوغا ہوا
کہ جسنے سنا سخت گھبرا گیا

سپہدار دین حضرت بو عبیدہؓ
یہ سمجھے عدو نے کیا مکر و کید

یہ کہکر اُٹھے اور ہم بھی اُٹھے
کہ اُنکے مطیع اور منقاد تھے

پھرے گرد افواج دین رات بھر
انصار کو تیار یون دیکھ کر

کہ اتنے مین اک شخص نے آنکر
کہا اُسنے اے سرور نامور

کہ غفلت مین اکبار تم پر کرین
کرین قتل و تاراج جانے نہ دین

عطا مجکو حق نے یہ توفیق کی
کہ بہتر ہے بس ملت احمدی

عرب تم بھی ہو اور مین بھی عرب
مسلمان فوراً کرو مجکو اب

بیان کرکے وہ ماجرا سربسر
کہا جلد تیار ہو نامور

سپہدار منصور عالی گہر
لگے پڑھنے لاحول اُنھین دیکھ کر

کہا پڑھ کے لبیک اے ذی حشم
فدائے نبی ہون خدا کی قسم

اُنھین تم جو روکے رہو گے وہان
مسلح ہو جا بیٹھے سب یہان

کہاں ہاں فدا ہوں خدا کے لیے
کہاں فضلِ عباسؓ اعدا شکن
کہاں ابن جعفرؓ یل نوجوان
کہاں صخرؓ بن اویزیدؓ ابن صخر
کہاں ہیں عمرؓ ابن سعدی کرے
تھے ایسے ہی جو جو دلاور جوان
ملک تھے وہ سیرت [illegible]
سب [illegible] لو لگائے ہوئے
مقابل ہیں انکے صف آرا ہوئے
نہ ڈرنا ذرا گرز و شمشیر سے
بڑھاؤ انھیں سوئے اعدا [illegible]
وہ ایسا ہے بے شبہہ بندہ نواز
کیا اُسنے قطرہ سے پیدا انھیں
بس اب [illegible] آگے بڑھو
تو فوراً وہ شیران دشمن شکار
ہوا موج زن بحر جوش و خروش
گیا آسمان پر غبار زمین
نیستان نیستان تھے صحرا و راغ
وہ اسپان تازی کی جلوہ گری
سواران جنگی ہزاروں ہزار
[illegible] سواروں کی تھیں [illegible] صف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا منتخب اُنکو سب فوج سے
ہوئے پانچ سردار عالی نسب
عدو کش وہ قعقاعؓ عالی نژاد
ہوئے [illegible] نصرت پناہ
علم [illegible] قلب [illegible]

ہوں جیسے دیدار کے واسطے
کہاں ہیں وہ مرقالؓ شمشیر زن
کہاں ابن مسروقؓ ہیں کامران
شجاعت کو جنکے ہزاروں ہیں فخر
کہاں ہیں وہ مقداد [illegible]
بلایا انھیں نام لیکر وہاں
وصال خدا پر بہت ناصبور
سوا اسکے دل سے مٹائے ہوئے
[illegible]
انھیں مارنا ہیں وہ تخریب [illegible]
کبھو موت ہے تو بچو گے نہیں
کہ ہر وقت بندونکا ہے کارساز
عطا کی خرد ہوش بخشا انھیں
اُٹھوا دیے اور قتل انکو کرو
مسلح ہوئے سب پے کارزار
اُڑے دیکھ کر چرخ گرد انکے ہوش
رواں صف بصف تھے سواران دین
چمکتی تھیں بھالیں مثال چراغ
ادائے خراماں ہو جیسے پری
عناں با عناں صف بصف با وقار
سب آمادۂ جنگ و شورش شغف
[illegible]
[illegible]
[illegible] تیغ باز
[illegible]
[illegible] جوان با دل پر غضب
ہوئے تیسرے افسر با مراد
[illegible] قلب [illegible]
[illegible]

یہ کہکر ادھر اور ادھر دیکھکر
کہاں عبدرحمنؓ صدیق زاد
کہاں ابن ازورؓ یل شہسوار
کہاں [illegible] ناصر
ادھر [illegible]
تو ہو کر مسلح وہ سب جنگ جو
[illegible] آہنی جسم سب
[illegible] سب وہ انصار [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان اگر
نہ بھاگو بُرا ہے عذاب جحیم
کرو اُسکو راضی ہو [illegible] اگر
ڈرو اُس سے اک وہ ہی مختار ہے
کہا پھر ہر اک افسر فوج سے
سینہ آہنی پا سے لے تا بفرق
اُدھر رنگ اُڑنے ہوئے [illegible]
صدا کوس تکبیر کی تھی بلند
تھے شیر عرب اُمنیں غرش کناں
نرالی روش تھی ہر اک قوم کی
جناحین و قلب و یسار و یمین
نہ تھیں قاف سے کم [illegible]
[illegible] اک دن [illegible]
[illegible] تھے وہ شہسوار
[illegible]
پھر اُن تینوں فرقوں پہ [illegible]
ہوئے دوسرے افسر کامران
[illegible]
ہوئی فتح و نصرت [illegible]
[illegible] قلبگاہ

کہا ابن عوامؓ ہیں اب کدھر
کہاں ابن عثمانؓ نصرت مراد
کہاں ہیں عمارہؓ نصارا شکار
کہاں ہیں انسؓ [illegible]
[illegible] ابھی خاک ہیں
چلے انکے ہمراہ میدان کو
[illegible] حق شناس
فدائے نبیؐ عاشق کردگار
دیا حکم [illegible] یہ سب جمع ہو
[illegible] دلیرانہ انکا [illegible]
خفا ہو گئے سے ہے رب کریم
شہادت کو لو [illegible] اپنے سر
وہی مومنوں کا مددگار ہے
کہ تیار ہو جنگ کے واسطے
کہ دریائے لشکر ہوا زرق برق
ادھر فتح ہونے لگی پا بوس
فلک نے کہا ہو تمھیں فتحمند
لرزتے تھے ڈر سے زمین و زمان
جدا ہی لباس اور جدا طرز تھی
سب آراستہ جیسے خلد برین
کریں کوہ کو وقت حملہ سفوف
یہ موجود دایم خدا کے حضور
[illegible]
[illegible] جنگ آزما
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا و دین
کہ تھے جان عالم وہ عالم پناہ

جو خیبر پہ حضرت رسول الٰہ
ہوئے جلوہ فرما بصد عز و جاہ
وہاں آپکے ساتھ تھا یہ نشان
زمین اس سے رفعت مین تھی آسمان

پھر ابن ہبیرہ شجاع جہان
یزید بن ابو سفیان عالی مکان
ہوئے حکمران یمین و یسار
کہ اعدا کے سر سے نکالین دمار

شرحبیل جو کاتب وحی تھے
پیادون پہ سالار و حاکم ہوئے
جو ترتیب لشکر سے فارغ ہوئے
صفون مین سپہدار پھرنے لگے

یہ کہتے تھے جس صف پہ وہ پاکدین
یہ کہتے تھے لوگون سے ای مومنین
نصارا سے تم آج ایسا لڑو
رضا مند اپنے خدا کو کرو

اُسیکی عنایت پہ رکھو نظر
نہ ہٹیے بنا ناقدم بال بھر
اگر تم ہوئے راہ حق مین شہید
ہمیشہ ہی فردوس مین تمکو عید

رہو گے لڑائی مین صابر اگر
تو دیگا خدا تمکو فتح و ظفر
کہ ہے صبر باب ظفر کی کلید
وہ رہتے ہین صابر کہ جو ہین سعید

صفون کو بھی اپنی برابر رکھو
نیت مین نہ زنہار کچھ فرق ہو
بڑھائے جو تم مین سے کوئی قدم
زبان پر رہے ذکر حق دمبدم

نہ کیجو لڑائی کو خود ابتدا
کرین ابتدا دشمنان خدا
تو پھر قتال مین تم نہ کیجو قصور
کہ فیروز مند اسمین ہو گے ضرور

جو ہو حکم میرا وہی کیجیو
نہ از خود ارادہ کوئی کیجیو
یہ کہکر ہوئے زینت قلبگاہ
بجان تھے طلبگار وصل الٰہ

ازان بعد حضرت معاذ جبل
کہ جرات مین تھے بعدیل و بدل
پھرے سب صفون مین یہ کہتے ہوئے
کہ اللہ تمپر عنایت کرے

تمھین حامی دین اسلام ہو
جو دشمن تمھارا ہو ناکام ہو
رضاے خدا چاہتے ہو اگر
تو قربان ہو جاؤ اللہ پر

وہ انسان نہون جسکے اچھے عمل
اور اُسکی ہو نیت مین بھی کچھ خلل
رہے رحمت حق کا امیدوار
جنون ہی اُسے ہے وہ زار و نزار

اگر فتح پائی تو ہے سرخروئی
ملے تمکو دنیا بھی اور دین بھی
تم ای مومنو اسکو جانو یقین
تمھین دیکھتا ہے خدائے برین

نہ کفار سے بھاگنا زینہار
کہ ہے تمپہ انعام پروردگار
اُسیکی کرم پر رکھو اب نظر
کرو اُسکے اعدا کو زیر و زبر

وہی اپنا مولا و ملجا ہے بس
اُسی کے ہین قبضہ مین سب ہر نفس
جو ہر ایک صف مین وہ یہ کہہ چکے
ہوئے اپنی ہی جا پہ جا کر کھڑے

بڑھے پھر سہیل جوان خوش سیر
کہ وہ بھی تھے اک افسر نامور
ادھر سے اُدھر تک صفون مین پھرے
مجاہد جوانون سے کہتے یہ تھے

کہ مردو یہی مردی کا ہے دن
لڑو یون کہ حیران ہون سب انس و جن
لڑو آج اسطرح اے مومنین
کہ راضی ہو تمسے خدائے برین

امیہ نسب صخر مرد سعید
پھرے بعد اُنکے قریب و بعید
یہ کہتے تھے سب سے وہ عالی نسب
سنو تم ہو سادات ملک عرب

عرب دور ہے اور تم ہو یہان
تمھارے مقابل ہین یہ دشمنان
اگر چاہتے ہو تم اپنا بھلا
عزیز اپنی جانین نہ رکھو ذرا

نہ کیجو انکی کثرت سے کچھ خطر
انھین مار لو یہ نہین للکار کر
رہو اسطرح آج ثابت قدم
بھگا دو انھین لو خیام و علم

[illegible] انھین تم
کہ سر دشمنون کے ہین زیر قدم
کہ تازی تمھارے تو رہوار ہین
فلک پر بھی اُڑ جائین تیار ہین

چلے آج یون تیغ آتش فشان
زبان سنان بھی کہے الامان
تمھارے لیے یہ ہی روز سعید
خوشا بخت اُسکے جو ہو وے شہید

[illegible]
وہ مال خدا [illegible]
اگر تمنے [illegible] ظفر
تو اُنکا یہ سب ملک و مال اور یہ زر

یہ حشمت یہ دولت یہ جاہ و جلال
تمھارا ہوا [illegible] حال
مبادا جو ہو فتح و نصرت انھین
عرب بھی نہ دیکھو گے پھر [illegible]

اگر تم مین سے کوئی [illegible]
کرین قتل کفار [illegible]
کہ ہین یہ ہی آباد اس ملک مین
نہ چھوڑین کہ جن جن کے مارے نہین

[illegible]
کہ اس [illegible] سب دشمنان
[illegible]
یہ ارشاد حضرت رسالت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ دونون جہان مین [illegible]

زمانہ مین اپنا کرو دور اب
[illegible]
[illegible] مردون کو تم [illegible]
یہ اعراب [illegible]

رکھو نام سادات اعراب کا
انھین مار لو [illegible]
اگر اہل و اولاد کا ہو خیال
لڑو خوب [illegible]

جو اللہ کے سچے طالب ہو تم
نہ اسپر بھی آگے بڑھیں یہ اگر
جو کچھ چاہتے تھا کہا تمنے سب
کہ یا مؤمنین قد حضرنا تروّن
اگر آگے بڑھ کر لڑے خوب تم

تو مارو انھین انپہ غالب ہو تم
تو پھر سنگ اور چوب سے بخطر
خدا کے حوالہ کیا تمکو اب
خدا تمکو دے نصرت و فتح و عون
ہوئے بیشک اللہ کے محبوب تم
یہ کہتے ہوئے وہ یل نامور

ذرا بھی جو میدانسے پیچھے ہٹین
انھین مار و ہٹنے نہ دو یہ کہو
یہ کہتے ہی جون برق وانسے پھرے
بس اب رو برو ہین خدا و رسول
مبادا جو میدانسے پیچھے ہٹے
اُسی اپنی جا پر ہوئے جلوہ گر

بڑھو ہٹنے دیکر بڑھاو انہین
لڑو کافرون سے خدا سے ڈرو
اور اللہ و الولت کہتے یہ تھے
بس ایمت ولیعین بو الفضول
تو بہ شہ شیطان کے ساتھی ہوئے

تھم جانا لشکرہاے نصارا کا میدان مین بعون عنایت الٰہی اور بعد ملاحظہ کثرت اعدا تشریف لانا امیر الحرب کا بحضور سپہ سالار منصور بصلاح سیف اللہ الجبار امیر الحرب لشکر ابراہ کھڑا ہونا سپہدار کا عقب لشکر مین اور قلبگاہ مین رونق افزا ہونا حضرت سعیدؓ کا بجاے سردار مظفر لوا

یہ کہتا ہی راوی صادق بیان
کہ وہ دیکھتے ہی اُنھین تھم گئے
جو بندہ خدا کا خدا سے ڈرے
ہوئے جلد تیار غازی جوان
بڑھو ای مسیحائیو بے دریغ
صلیبین اُٹھین اور بڑھے سب علم
سواران جنگی ہزارون ہزار
جو کی بو سلیمانؓ نے اُنپر نظر
کہا یا الٰہی ہمین فتح دے
کہ تھے آہنی جسم سر تا بپا
اُترتے کو دو کر میمنہ مین اُنھین
سوا اُنکے لشکر سے یکصد ہزار
کیا فوج کے آگے آگے اُنھین
کہا مومنو سے کہ ای غازیو
غضب کر رہین دشمنون پر ظفر
اڑے ہین کمر تنگ ہزارون شقی

گیا لشکر کفار کا مدا گان
قدم بھر نہ ہیبت سے آگے بڑھے
ظلالان خدا اُسپہ سر دم رہے
کہ جسطرح اوپر ہوا ہے بیان
کرو انکو اکبارگی زیر تیغ
ہوا نفخۂ صور قرنا کا دم
بڑھے سوے میدان پئے کارزار
تو خالی نہ دیکھی جگہ بال بھر
اگرچہ ہین میدان اِتنے بھرے
بجز آنکھ کے کچھ بھی دکھتا نہ تھا
دیا گاڑ دس دس کو اک ایک مین
کیے منتخب اُسنے مردان کار
لڑائی کی تا ابتدا یہ کرین
اب امید فضل خدا سے یہی
بڑھے دین اسلام کا کر و فر
کہ مرجائین لیکن نہ بھاگین کبھی

جہان پہلوان خالدؓ نامدار
وہ تھی ہیبت حق بس ای دوستو
ڈرین دیکھکر اُسکو جن و بشر
اُنھین دیکھ کر ارمنی بے حیا
تو دریاے آہن ہوا موج زن
جہان تا جہان تیرگون ہو گیا
فرس اور فارس بھی آہن مین غرق
زمین آہنی تھی فلک تیرہ گون
لکھا ہے کہ اُس دن دلیران کار
مسیحا کی لے لی تھی اُنسے قسم
کہ اکبار سب تیرباران کرین
کہ وہ خود بھی اور اُنکے ہو اڑبھی
اُنھین دیکھ کر خالدؓ نامور
یہ کہکر دعا کی کہ بندہ نواز
چلے آئے پھر پاس سردار کے
سوا اُنکے جنگی سوار ایک لاکھ

ہوئے سدّرہ اُنکی جون کوہسار
نہ بڑھنے دیا جس نے کفار کو
جو آنکھین ملائے وہ ہوے بصر
بصد طیش و غصہ یہ کہنے لگا
جہان پر کھلے باب شور و فتن
کہ سطح زمین تھا بروے ہوا
چمکنے لگے ہتھیار مانند برق
سوار و پیادے ملے سے فزون
چنے فوج سے شہ نے تھے سی ہزار
کہ مرجائینگے پر نہ بھاگینگے ہم
ہوا مثل ابر بہاران کرین
سراپا سراپا تھے سب آہنی
یہ سمجھے کہ یہ جنگ ہے سخت تر
تو ہی ہے ہمارا بس اب کارساز
اور اِسطرح اُنسے وہ کہنے لگے
کہ فوج نصارا مین ہے اُنکی دعا کہ

ہوے پیشرو فوج کفار کے
ہمیں فتح اکبر اب اللہ دے

کہا خیر بتلاؤ اب کیا صلاح
کرو فکر ایسی ہو جسمیں فلاح

کہا سمرو را یہ مناسب ہے اب
کہ پیچھے رہیں ہم آپ آگے ہوں جب

خیال آپ کا مومنوں کو ضرور
رہیگا غزا میں نہوگا قصور

نہ پیچھے ہٹینگے کہ شرمائینگے
نہ ہٹکر کبھی ہم آپ تک آئینگے

سعید دلاور کو لیجے بلا
کہ ہوں آپکی جا وہ رونق فزا

اُسید ثقہ و سمرو نامور
کھڑے ہوگئے فوج کی پشت پر

لیے چار سو اپنے ہمراہ سوار
کہ تھے سب زرہ پوش اور نیزہ دار

مہاجر تھے یا اُنمیں انصار تھے
سعید جری قلبگہ میں گئے

فرطِ شوق لقائے شاہد حقیقی سے بڑھنا صفوف لشکر اسلام سے ایک نوجوان رعنا ازدی نسب کا اور بعد قتل کفار شہید ہونا

لکھا ہے کہ اول اک ازدی جوان
بڑھا میمنہ سے کہ تھا شادمان

گیا پہلے سردار غازی کے پاس
یہ کی عرض اے سرورِ حق شناس

عنایت ہو سردار رخصت مجھے
لڑوں جاکے اعدائے رحمان سے

شہادت کا طالب ہوں میں اور بس
نہیں اب مرے دل میں کوئی ہوس

حضورِ نبی میں جو کچھ عرض ہو
میں سب عرض کردونگا مجھسے کہو

یہ سنکر سب سردار گریاں ہوئے
بہت اُسکے ایمان پہ نازاں ہوئے

کہا ہاں بس اے غازی سرخرو
حضورِ جناب رسالت میں تو

ادب سے مرا عرض کرکے سلام
یہ کہنا کہ اے سرورِ ذوالکرام

خدا نے جو وعدے کیے آپ سے
وہ سب ہمکو بے شبہ حاصل ہوئے

سدا آپ پر ہوں درود و سلام
کہ ہیں آپ محبوبِ ربِ انام

فدا آپ پر میرے مادر پدر
خدارا ادھر بھی کرم کی نظر

یہ سنتے ہی رہوار جھکا کے وہ
پکارا یہ میدان میں جاکے وہ

کہ آئے کوئی مجھسے ہو ہم نبرد
کہ اکدم میں کردوں اُسے گرد برد

لکھا ہے کہ تھا وہ جوان خوبرو
توانا و چالاک اور نیک خو

وجیہہ و حسین اور صاحب حیا
جو دیکھے کہے ہے یہ دولہا بنا

فدا حسن پر اُسکے عالم تمام
فلک سے زیادہ تھا اُسکا دماغ

قسم اُسکے رخسار کی ماہ کھائے
پری کو بھی ہرگز نہ وہ منھ لگائے

تو جا بھڑا اس سے اک پہلوان روم کا
جھکا کر پرے سے مقابل ہوا

سوار اشہب تیز پر تند خو
دلیر و جسیم اور بڑا جنگجو

زرہ پہنے اور خود سر پر دھرے
کہے کوہ آہن جو دیکھے اُسے

جوان مرد غازی اُسے دیکھکر
ہوا حملہ آور بصد کر و فر

کیا اُسکے سینہ پہ بھالے کا وار
کہ وہ گر پڑا ہوکے زار و نزار

مجاہد نے سامان سب بیدرنگ
لیا اور پھرانے لگا پھر کے رنگ

پکارا کوئی اور ہے جنگجو
ہے قتلِ نصارا مری آرزو

بڑھا طیش سے اور اک شہسوار
کہ غازی جوان سے کرے کارزار

قریب اُسکے وہ آنے پایا نہ تھا
کہ بھالا سنبھالا بڑھا بادپا

لگایا جھپٹ کر گرایا وہیں
فلک اور ملک نے کہا آفریں

جوان اور صف سے بڑھا تیسرا
دلیرانہ آکر مقابل ہوا

ہوا نذرِ تیغ اور جو تھا جوان
لڑا اور ہوا قتل وہ بھی وہاں

ہوا یوں مظفر جو وہ باوقار
نصارا ہوئے غم سے سینہ فگار

ولیکن اُسی طرح وہ شیر نر
پھرا تھا رہوار ادھر اُدھر

کہ ناگاہ اِک اور رومی سوار
ہوا آنکر اُس سے جو پیکار

جو مقبول اُسکو خدا نے کیا
دو ٹوک کیا وار تلوار کا

محب خدا ہوگیا سرخرو
بر آئی جو کچھ تھی دلی آرزو

زمیں پر گرا وہ جو رہوار سے
صدا آئی یوں چرخِ دوار سے

کہ غازی مبارک حیاتِ ابد
ہوا تجھسے راضی خدائے احد

لیے حوریں ہاتھوں میں جامِ شراب
چلی آئیں پاس اُسکے باآب و تاب

کہا آج جاگے ہمارے نصیب
کہ دیدار دیکھا ترا اے حبیب

ہوا فضل تجھپر وہ ہے تیری جا
قنادیل عرشِ عظیم خدا

حملہ دلاوران ازدی نسب بہ لشکر طغیان اور بڑھنا سردار لشکر شکن معاذ بن جبل کا اور سخت ہونا جنگ کا اور گرنا پیاپے لشکر ہاے روم کا اہل اسلام پر

شہید از دیون نے اُسے دیکھکر / کیا حملہ اکبار کفار پر
ادھر سے نصارا نے حملہ کیا / قیامت ہوئی رزمگہ مین بپا
چلی خوب شمشیر و گرز و تبر / بہادر گرے جابجا خاک پر
بمینی سپہبد معاذ جبل / دلیر عرب گرد ضرب المثل
کسیکو نہین پوچھتے مومنین / سوا تیرے تو ہو ہمارا معین
عنایت ہمین فتح کر اے رب / کہ قبضہ مین ہے تیرے مخلوق سب
وفا کر جو کچھ ہے وعدے کیے / کہ سچا ہے تو اور وعدے ترے
بڑھا اور وہ بھی اُنہی پر گرا / ہوا غازیون سے بڑا معرکا
لگین بہنے میدان مین انہار خون / دلاور تھا ہر اک طلبگار خون
نصارا سے ایسا لڑے مومنین / کہ حیران ہوئے آسمان و زمین
لڑے اسطرح اُنسے دل کھول کر / کہ تارے اُنھین دن کو آئے نظر
بنی ازد و مذحج و خولانیان / یمانی نژادان با فر و شان
سوا اُنکے پھر حضرموتی دلیر / کہ تھے سب شجاعت کے بیشے کے شیر
لڑائی یہ اسطرح سب جم گئے / کہ وہ اُنکی جرات سے حیران تھے

دلیران دین نے جو ہی باگ لی / لگا کانپنے ڈر سے خورشید بھی
ادھر سے یہ اور وہ اُدھر سے بڑھے / بصد طیش میدان مین لڑنے لگے
چھپا گرد میدان سے بس آفتاب / ہوا عافیت کا وہان بند باب
ہوئے ملتجی پیش رب کریم / کہ دانا ہے تو اے رؤف الرحیم
ہمارے مخالف یہ تیرے عدو / کرین تیری تثلیث واقف ہے تو
نہو انسے ہرگز ہمین خوف و بیم / معذب نہ کرنا ہمین اے کریم
دعا مین تھے وہ میر عالی وقار / کہ ناگاہ سردار فوج یسار
وہ لڑتے تھے پہلے ہی اک فوج سے / جو یہ تازہ دم بھی اُنہی پر گرے
زمین پُر ز خون و ہوا پُر غبار / فلک پر گیا شور وہ گیر و دار
یمین مین سے جتنے یلان عرب / بجان تھے وہ جویاے مرضی رب
پڑی جسپہ غازی کی تیغ دودم / کیا اسکے تا ناف اُسکو قلم
کہ حمیر نسب تھے وہ سارے دلیر / سوار اُنمین ہر ایک آفاق گیر
گئے بحر ہیجا مین سب ڈوب ڈوب / نکالے دلی جوش اپنے خوب
تڑپتی تھی جون برق تیغ عرب / بہادر گرجتے تھے جون رعد سب

حملہ تیسرے لشکر کفار کا بھی اور سخت ہونا جدال و قتال کا اور کیفیت شجاعت بردلان عرب اور ہٹنا میدان جنگ سے اور آنا اذرعات تک اور پریشانی عورات عربیہ کی

لکھا ہے جو اعدا پہ سختی ہوئی / تو حملہ کیا فوج سویم نے بھی
کہ کافر بہت تھے مسلمان کم / نہ بہادر رہے وان نہ ثابت قدم
کہا اے مومنو کچھ خدا سے ڈرو / لڑو کافرون سے نہ پیچھے ہٹو
بہت سخت ہے قہر پروردگار / کیا تمنے دوزخ کو کیا اختیار
اگر چاہتے ہو رضائے خدا / یہی وقت ہے ہو فدائے خدا
عرب مین تھی اُنکی شجاعت شہیر / کہ لاکھون دلیرون مین تھے اک دلیر
کہ سردار تھے جاہلیت مین بھی / وہ قوم اُنکی اول سے تھی کومرتی

کہون کیا کہ کیسا ہوا معرکا / وہ میدان قیامت کا میدان تھا
مجاہد جو میدان سے ہٹ گئے / عمرو اُنکے سردار کہنے لگے
نہین دیکھتا ہے خدائے کریم / نہ بھاگو برا ہے عذاب جحیم
تم اُسکے عذابون سے ڈرتے نہین / عذابون جواب صبر کرتے نہین
قدیم اُنکے افسر تھے وہ باکمال / اور اُنکی تھی عمر اکیسو بیس سال
بہت اُنکی تعظیم کرتے تھے سب / دل و جان سے تکریم کرتے تھے سب
ہوئے پانسو گرد آکر سوار / لگی ہونے کفار سے کارزار

لڑے اسطرح سب وہ جی توڑ کر
جدھر کو جھکے [illegible]
بڑھے نعش سے جیسے ببر اور شیر
دلیران دوسی انھین دیکھ کر
تو فوراً بڑھے دوہرے وہ دلیر
بڑھو اور لڑو اب خدا کے لئے
لڑے اسطرح وہ مجاہد جوان
لڑائی وہان ایسی ہونے لگی
ادھر اور ادھر سے مسیحائیان

کہ کافر ہوئے اُنسے زیر و زبر
ہوئے قتل اعدا دین ہر طرف
کہ سرشار جرأت تھے وہ سب دلیر
کہ اعدا ہوئے اُنسے زیر و زبر
کہ تھے اُنکے فرمان دہ والامیر
کہ دارین مین تمکو عزت ملے
کہ حیران فلک پر تھے قدسیان
کہ ہر تیغ منہ خون سے دہونے لگی
ہوئے حملہ آور تو نازی جوان
پریشان ہوئین دیکھ کر عورتین

وہ کثرت تھی کفار کی دیکھا انھین
انھین دیکھ کر حضرت [illegible]
اجل آکے انکی [illegible] شمشیر تیز
سنے کہنے اب ہم بھی حملہ کرین
سیاہ [illegible] کر
لگا یک وہ [illegible]
گرے آ [illegible] بڑی ہمت سے
وہ نمازی ہوئے حملہ آور دلیر
نہ ثابت قدم رزمگہ مین رہے
بڑھے تند ناکہ روکین [illegible] انھین

ندا اے لڑے خوب میدان مین
وہی حمیری اور خولانیان
تمہارا انہے کی وانسے فوراً گرین
قیامت قیامت سے برپا کرین
کہ ای شہسواران فیروز فر
اور انپر اجل کی طرح سے گرے
پڑے تھے درمیان اور وہ گرد تھے
تو بس لاش پر لاش آئی نظر
کہ تا اذرعات آئے ہٹتے ہوئے

بڑھ کر روکنا زنان عرب کا مردان والانسب کو اور کیفیت شجاعت ہند بنت عتبہ اور گفتگو انکی ساتھ اپنے شوہر ابوسفیان کے اور پلٹنا انکا جنگ پر بروایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

سعید دوسے ہی یہ روایت بیان
غفیرہ نے فوراً یہ آواز دی
تو بس عورتون نے بڑھائے قدم
لگین کہنے اُنسے کہ ای مومنان
اُسے مسخ کر دے کہ نامرد ہو
سوا انکے جو عورتین اور تھین
جو دیکھا کہ تھمتے نہین مردمان
بتخصیص عتبہ کی دختر جو تھین
یہ کہنا یہ تم مرد میدان ہو ہم
تھوڑ [illegible] دو جان کردے فدا
فدا ہو فدا ہو یہ کرتا ہے رب
فدا ہو نہ بھاگو آج کفار سے
پھرا پھرے اور مسلمان بھی
لیے ہاتھ مین تیغ اور چوب [illegible]

یہ ہمنے جو دیکھا کہ غازی جوان
کہ ہان ابی یہ وقت [illegible]
کہ [illegible] جہان سب کہو
گئی مردمی اور شجاعت کہان
حرارت نہین [illegible]
وہ یون اپنے مردون سے کہنے لگین
ہوئین عورتین سخت مضطر وہان
لیے عورتین اپنے ہمراہ بڑھین
ہتھیار انکے تھے پریشان ہین ہم
کہ ہو مستحق رضاے خدا
کہان وقت ہے بھاگ کر جائیگا
کرو اُسکا بدل ہو یہ تیرے لیے
دلیرانہ پلٹے اتباع قوی
عدو کو لگین مارنے بیدریغ

چلے آئے میدان سے ہو کر فرار
پڑے ہو [illegible] میدان پڑھاؤ انھین
لیے ہاتھ مین کوئی ڈیرے کی چوب
زبان پر یہ تھا [illegible] کی
جو بھاگے ہمین اس جگہ چھوڑ کر
اگر ہم تلک آسکے یہ نابکار
لگین مارنے چوب او [illegible] سے
ہوئین فوج اسلام کی سدراہ
کہ جعفر انکے شوہرون مین آگئے
یہ کہتی تھی اک [illegible] تیغ [illegible]
یہ انصاف کرلے دل مین ذرا
سنا [illegible] جب یہ کلام
اسی وقت سب [illegible]
مقابل جو آتا تھا انکے سوار

تو ہم سب ہوئے رنج سے بیقرار
اور اولاد انکی دکھاؤ انھین
سنبھالے کوئی دوش پر میخ کوب
کہ جو کوئی بھاگے تو رب قوی
نہ کرے رحم کی اُسکے اوپر نظر
ہمارے نہین مرد تم زینہار
کہ شرماؤ بھاگو نہ یون جنگ سے
با آواز کہتی تھین ای واہ واہ
لگین کہنے [illegible] کے واسطے
[illegible]
کہ [illegible] رسول خدا سے لڑا
ہوئے مشتعل اور صرصر خرام
پیادہ سوارون کے آگے ہوئین
تو گھوڑا پکڑ کر وہ لیتین اُتار

وہین مارتین اُنکو میدان مین
وہ سب بوہر نیزہ کے ہمرہ ہوئے
جدا سر ہزارون کے تن سے ہوئے
مگر وہ لڑے انسے ہم چم کے سب
زبیر ابن عوام نے یون کہا
تو جنگ احد یاد آئی مجھے
بروح پیمبر خدا سے انام
اسی طرح دیتی تھی تحریص وان
کہ ہے عالم الغیب پروردگار
الٰہی جو آئے پیام اجل

کہ تھین ننگ رستم وہ سب عورتین
علم کو بڑھایا بڑھے اور لڑے
ہزارون سسکتے تھے زخمی پڑے
ہوا انسے مشہور نام عرب
جو یہ قول ہندہ کا مین نے سنا
نظر آگئی سب لڑائی مجھے
ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام
اسی اپنے شوہر کو یہ بیگمان
نہان و عیان اسپہ ہے آشکار
ترے شوق مین جان جائے نکل

دلیران ازدی و دوسی گروہ
جہانتک کہ جاتا تھا یک نگاہ
انھین خصم نے چھین لے لیا
ہوے دو ہی اسدن زیادہ شہید
کہ کہتی تھی شوہر سے وہ نیکخو
کہ تھے ہمرکاب جناب نبی
یہی بنت عتبہ و صخر دلیر
تو اس دن مجھے سخت حیرت ہوئی
بنالے خدایا تو اپنا مجھے
دم نزع لب پر ترا نام ہو

کھڑے تھے جو میدان مین مانند کوہ
روان تھا روان خون سر دو سپاہ
کہ نقطہ ہو جسطرح پرکار کا
ملا انکو دیدار رب مجید
غزا سے نہ بھاگ اور نہو زرد رو
مسلمان فدایان رب قوی
سرخیل کفار تھے ناگزیر
نظر مین عیان حق کی قدرت ہوئی
رہون دونون عالم مین اعزاز سے
پیمبر کی ملت پر انجام ہو

حملہ جہان پہلوان امیر الحرب لشکر ایمان کا بملاحظہ سختی جنگ لشکر میمنہ اسلام اور پسپا ہونا کفار کا اور کیفیت تیر بارانی سپاہ مسلسلہ نصارا اور کشتہ ہونا اُنکا تیغ اسلام سے اور پہونچنا شہسواران موحدین کا دیرجان لشکر پناہ نصارا تک اور قتل اُسکا بدست امیر ضرار رض

سعید ابن زید جوان نامور
پیاپے گرے گرچہ رومی بہجوم
جہان پہلوان نے جو دیکھا یہ حال
نہین صبر مجکو تو اید وستو
تو شیران زحفی نصارا شکار
لڑے اسطرح وہ مجاہد جوان
تعاقب مین انکے مسلمان تھے
نہ اسپر بھی ٹھہرے وہ غازی جوان
گرائے زمین پر پھر آگے بڑھے
اگر کوئی بڑھتا تو وہ شیر نر
کہا یون باواز ای مومنین
یمینی مسلمان نصرت شعار

روایت یہ کرتے ہین ای خوش سیر
نہ بیدل ہوے پردہ نصرت لزوم
کہ ہے گرم بازار جنگ و جدال
بڑھو تم بھی اعدا پہ حملہ کرو
کہ ہوتے تھے تعداد مین چھ ہزار
ہوئین سرنگون سب صلیب و نشان
گئے بھاگ وہ گرتے پڑتے ہوئے
ہوئے پے بہ پے اُنپہ حملہ کنان
زمین پر طپان تھے پرے کے پرے
جھپٹ کر وہین اُسکی لیتے خبر
تمھین آفرین صد ہزار آفرین
جو عاجز ہوے تھے دم کارزار

کہ وہ میمنہ سے ہمارے پھرے
کہ ہٹتے کبھی اور بڑھتے کبھی
جو تھا اُنکے ہمراہ زحفی تشون
کہ عاجز مسلمان ہین بے شبہہ و شک
یکایک مکبر ہوئے اور بڑھے
نہ ٹھہرے مقابل مین وہ خیرہ سر
ہزارون ہی لاشین زمین پر گرین
کہ بپھرا ہو جیسے کوئی شیر نر
ہوے لشکر دین سے آگے وہی
نگر دیکھکر مومنین کا یہ حال
کیا تمنے اعدا کو زیر و زبر
کہا اُنسے تم ہی ہو انصار دین

بہت سخت اُنسے لڑائی لڑے
نہ کچھ جان دینے مین تقصیر کی
کہا اُنسے یارو ہے اب دیر کیون
تزلزل ہوا قلب کی فوج تک
لڑے اور کاٹا انھین اور کٹے
کہ اپنی صفون تک گئے بھاگ کر
چلی بیدریغ اُنپہ شمشیر دین
مقابل جو آئے اُنسے مار کر
بڑھے پھر نہ اس سمت کا فر شقی
کہ تھوڑے ہین لیکن ہین گرم قتال
جزا دے تمھین داور دادگر
اور اللہ کے محبوب کے ہمنشین

خدا نے تمھیں دی کتاب کریم
تمھارا نبی ہے رؤف الرحیم
مبارک ہوا عدا پریشان ہوے
کہ میدان سے یکسر گریزان ہوے

نہیں انمین اب طاقت کارزار
مناسب ہے حملہ کرو ایکبار
خدا کی عنایت سے یہ ہے یقین
کہ ہون اب شکستہ یہ کافر لعین

کہا مومنوں نے کہ منظور ہے
بڑھے آپ ہین ساتھ ہر نیک پے
یہ سنکر ہوئے شاد اور لی عنان
چلے جانب میمنہ برق سان

مسلمان گھوڑے اڑاتے ہوے
نشانوں کو اپنے بڑھاتے ہوے
بڑھے سوے اعدا بصد کر و فر
چڑھی گرد میدان کی افلاک پر

صہیل سمندان و بانگ یلان
زمین سے گئی تا بہم آسمان
نصارا کے حیرت سے ہوش اڑ گئے
جہاں پہ کھڑے تھے کھڑے ہی رہے

گرے یک بیک اُنپہ غازی جوان
لگی چلنے شمشیر و گرز و سنان
ہوے دونون لشکر جو اک جا بہم
لگا ہونے آباد ملک عدم

دلیروں نے اسطرح تلوار کی
فلک پر تھی آواز جھنکار کی
ہزاروں گرے کافر بے حیا
لگے تودے نعشون کے وان جا بجا

نہ آئی انھیں شرم او ہٹ گئے
دلیر عرب اور آگے بڑھے
لکھا ہے کہ زنجیر والے دلیر
کھڑے تھے سنبھالے کمان اور تیر

مسلمان جو اسکے ہوئے روبرو
لگے مارنے تیر وہ زشت خو
لگی چلنے تیرون کی باڑھ اسطرح
کہ ہو ژالہ باری کہین جسطرح

ہوا پر تھے تیران ہزاروں عقاب
کہے تو کہ چھایا جہان پر سحاب
مجاہد جوانوں کو پہونچی گزند
ہوے بارش تیر سے دردمند

مگر سنتے تھے کب وہ نیکو خصال
یہ چاہا کہ کیجے انھیں پائمال
وہین سب نے گھوڑون کو اک کر دیا
گرے انپہ مانند برق بلا

کہ گن گن کے مارا نہ چھوڑا انھیں
رہے کھیت وہ سب اُسی کھیت مین
لگا کرنے فریاد یک بیک قضا
کہ اب مجکو ڈر ہے کہ عہدہ مرا

نہ چھین جائے مین تھک گیا کام سے
کرو پاس میرا نہ تم گر تھکے
کرون کسطرح قبض ارواح مین
نہ اکدم تو اسطرح مارو انھین

غرض انسے غازی جو فارغ ہوے
دلیرانہ تب اور آگے بڑھے
یہانتک کہ پہونچے وہ جا کر وہان
کھڑا تھا جہان بادشہ دیرجان

اور آگے تھی اسکے جرار و صعب
ہوے یہ دلاور جو اس سے قریب
سران سپہ اس سے کہنے لگے
کہ گھوڑا بڑھا یا ہمین حکم دے

یہ آئے دلیران ملک عرب
یہ لازم ہے بڑھکر لڑین انسے اب
کہا مین تو لاچار ہون یان کھڑا
کہ بابان مجکو کھڑا کر گیا

مین اول ہی سے جانتا ہون تمھین
بہادر ہین یہ مار لینگے تمھین
نہین مجکو جرأت کہ انسے لڑون
مگر کیا کرون سخت لاچار ہون

نہیں چاہتا ہون یہ جنگ و جدال
نہین دیکھ سکتا ہین ایسا قتال
دو ریشمی اب یہ رومال لو
اور آنکھین مری اس سے تم باندھ دو

تو بازو ہلاو وہ رومال آگے بڑھے
کہ سب انمین اٹکے و رجانے
لگے کرنے مردانہ پیکار و جنگ
ہوا قافیہ انکا بھی وہ وہین تنگ

ہوے سخت لاچار پیچھے ہٹے
نہو بخت یاور تو کیا ہو سکے
ضرار ابن ازور یل شیر دل
ہوے شاد سے یکبیک متصل

اسے دیکھکر توب یہ عین ان کی
کہ ہے یہ کوئی افسر نامور
کیا قتل اسکو وہین بید رنگ
ہوئی اسکے خون سے زمین لالہ رنگ

نزاع ہونا مابین جرجیر و قناطیر لشکر ماہان نصارا اور حملہ جرجیر کا لشکر اسلام پر اور بیان شجاعت و دلاوری و نیزہ بازی و تیغ افگنی حضرت قتامہ رض اور پہونچنا ان تک جہان پہلوان کا

کہا واقدی نے کہ لطف خدا
دلیران دین پر ہویدا مدام ہوا
کہ مارا گیا جب شہ دیرجان
مسلمان از بس ہوے شادمان

اسیدم قناطیر و جرجیر سے
ہوئی رنجش باہم مخالف ہوے
یمین مین سپہدار جرجیر تھا
سوے جیب سپہبد قناطیر تھا

دو سب حال جرجیر نے دیکھکر
اسے حکم بھیجا کہ ای خیرہ سر
یہ غفلت ہے روا تجکو نہین
بڑھا اپنا لشکر ہوے پیشبین

قناطیر نے جب سنا یہ پیام
کہا طیش سے ہین یہ کیسا کلام

نہ حاکم تو میرا نہ سردار ہی
بنا آپ ہی آپ سالار ہی

نہین آپ کیون حملہ کرتا ہی تو
یہ میدان ہی اور یہ فوج عدو

سنا جبکہ جرجیر نے یہ جواب
ہوا لال کھایا بہت پیچ و تاب

کہا ہان ہین تیرا تو سردار ہون
بھلا حکم کیونکر نہ تجھپر کرون

کہا یون قناطر نے جھوٹا ہی تو
مین حاکم ہون محکوم میرا ہی تو

تو جرجیر کھا کھا کے طیش و غضب
بڑھا آپ فوراً بجنگ عرب

سواران جنگی لیے سو ہزار
ہوا حملہ گر ہوے قلب و یسار

ہوئے پر فغان کوس شہنائیان
بڑھین جابجا سے صلیب و نشان

انھین دیکھ کر وہ بن خوش شعار
ہوئے جوش جرأت سے سب بیقرار

اُدھر سے تو افواج جرجیر دون
اِدھر سے دلیران تازی فشون

جو اکدوسرے پر ہوے حملہ گر
جہان ہو گیا وہین زیر و زبر

صہیل ستوران و بانگ سوار
جوانون کو تھی محرص گیرودار

اور اسطرح وہ دونون لشکر ملے
سمندر سے جیسے سمندر ملے

ولیکن جو تھی فوج اسلام کم
ہوے چیرہ گی مین نصارا علم

یہ لاچار میدان سے پیچھے ہٹے
مگر وہ جو اصحاب رایات تھے

کھڑے تھے لیے اپنے اپنے نشان
لڑے خوب اُنسے وہ افسر وہان

جدا گانہ ہر قوم کا تھا علم
رہا ہر علمدار ثابت قدم

علمدار جتنے تھے با احتشام
بتاؤن مین اب اُنکی تو مونکے نام

کنانہ و قیس و خزاعہ عامہ
قضاعہ و غسان جو شیر یلہ

علمدار خثعم بھی وہین رہا
لڑا اور گرائے بہت بیحیا

رہے تھے جو ساتھ اُنکے چیدہ سوار
وہی اُنسے کرنے لگے کارزار

اگرچہ بکثرت وہ اُنپر گرے
ولے یہ دلاور نہ پیچھے ہٹے

اور اسطرح جم جم کے تلوار کی
کہ جاتی رہی عقل کفار کی

مسلمان جو میدان سے تھے ہٹ گئے
عدوے خدا اُنکے پیچھے پڑے

ہوا خوب اُنسے قتال شدید
ہوے اہل اسلام اکثر شہید

یہانتک کہ پہونچے وہ تا اذرعات
اتر آئین ٹیلہ سے پھر مومنات

ہوئین اہل ایمان کی پھر سدِ راہ
لگین کہنے ای مومنو واہ واہ

لیا کیون شجاعت سے منہہ تمنے موڑ
دبے کسلیے اہل و اولاد چھوڑ

روایت
روایت یہ منہال دوسی نے کی
کہ طعنون سے اُنکے مجاہد سبھی

ہوے سخت نادم پشیمان پھر
بڑھے طیش سے سوے میدان پھر

یہ کہتے تھے باہم کہ ای مومنو
کرو قتل اعدا کو یا جان دو

کرو جنگ پر صبر ہو سر بلند
کہ اللہ کرے تمکو فیروزمند

لگی جلنے اعدا پہ پھر تیغ تیز
کوئی جم گیا کی کسی نے گریز

قثامہ بن اشیم بجاہ و وقار
تھے میدان مین جون شیر مردم شکار

کہ ہوتے تھے وہ حملہ آور جدھر
نصارا کے جھمولنے گرتے تھے سر

وہ گردِ دلاور بہ رسم عرب
رجز خوان تھے اور دلمین طیش و غضب

اکیلے ہی جاتے تھے کفار پر
وہ تھے مثل روباہ یہ شیر نر

روایت
روایت ہی ایسا وہ اُسدن لڑے
کہ تھین اُنکے برچھے شکستہ ہوے

کبھی اُنکی برچھے سے لیتے خبر
لگاتے کبھی تیغ خارا گذر

چلی تیغ بھی اسطرح بیدریغ
کہ بیکار وہ ہوگئین اُنکی تیغ

سنان اور تلوار جب ٹوٹتی
یہ کہتے مجھے عاریت دے کوئی

کہ بہر خدا تیغ بازی کرون
ملا خاک مین کافرونکو مین دون

خدا اُسکو دیگا جزائے عظیم
کہ ہی نام اُسکا کریم و رحیم

کہا پھر اُنھون نے کہ ای مومنو
فدا ہو نہ تم اب توقف کرو

کرو صبر حاصل ہو نصرت تمھین
ملے دین و دنیا کی دولت تمھین

تو اُنکی یہ آواز سنکر وہان
کنانی دلیر اور قیسی جوان

بڑھے تا فدا ہون پے کردگار
نصارا کے سر سے نکالین دمار

وہ گرد جری شہسوار عرب
قثامہ بن اشیم معلّی نسب

روایت
یہ کہتے ہین جرجیر جسدم بڑھا
قیامت ہوئی رزمگہ مین بپا

لڑے خوب جم جم کے اعدای دین
ہوے کارگر گرز و شمشیر کین

نصارا لڑے تھے نہ ایسا کبھی
کیا تھا نہ یون سخت حملہ کبھی

کہ ہم اُنمین او یہ ہم مین وہ ملگئے
غرض اسطرح دونون لشکر لڑے

کہ اب جیسے ہو بیجھجکے فیصلا
نہ تھی زندگانی کی پروا ذرا

اسی حال مین ہم نے دیکھا وہان
امیر دلاور جہان پہلوان

لیے اپنے ہمراہ زحفی سوار
مری سمت آئے پئے کارزار

لڑے تھے وہ فوج نصارا سے خوب
نکل آے تھے بحر ہیجا مین ڈوب

کہ اک فوج پر ہوکے فیروزمند
بڑھے اور آگے جو ہمت بلند

تو زنجیر والوں کو کشتہ کیا
کہ میدان دریائے خون ہو گیا

ہوئے تیغ اُنکے بھی خونسے نہ سیر
بڑھے دیر جانی سے یہ دلیر

لیا مار اُسے اور جرجیر سے
بکھرے تم سگئے اور ایسا اڑے

بڑھے جسطرف درمیان مصاف
ہوا کافروں سے وہ میدان صاف

بڑھی جسمیں شمشیر خارا شگاف
دوبارہ ہوا سر سے وقت نیاف

اُڑے بکثرت جو نصرانیان
ہوا قتل کچھ بھی نہ انکا عیان

بلنگار ملے جب وہ اُس فوج سے
کہ خود جس میں اوس کے تھا پیچھے

آواز کہتے تھے اہل صفا
قتادہ کے بازو کو صمد مرحبا

قتادہ بن النجیم کے ہمسر یہ آن
دلیری و فیروز مندی کا تاج

یہ سن آن کے وہ سرور خوش شیم
جہاں پہلوان خالد ذی حشم

وہ پاس آئے مجھے ڈھونڈتے
بہت خوش ہوئے مجھ سے کہنے لگے

جزا دے تجھے داور دادگر
نہ ہو دست و بازو کو تیرے نظر

تو آج کیا سب پر احسان ہے
کہ ممنون ہر اک مسلمان ہے

کہا میں نے ای پیر لشکر پناہ
ہو مطلوب مجکو ثنائے الٰہ

ہمیشہ کا مشتاق دیدار ہوں
کہ عشق سے اُنکے سرشار ہوں

یہی اُنکی اور مجھ میں تھی گفتگو
کہ در رغہ دن پر دل و نیک خو

ادھر اُنکو آتا ہوا دیکھ کر
اُسی وقت بیلہ سے آئیں اُتر

یہی کہتی آتی تھیں آواز سے
کہ ہیں ہیں ہوا کیا یہ خالد تجھے

کھڑی سامنے اُنکے اکڑ ہوئیں
دلیرانہ اسطرح کہنے لگیں

کہ کیا تو بھی ای خالد نامدار
ہوا آج اعدائے دین سے فرار

تھا ارادہ میدان سے ہٹنا کبھی
کہ ہوا قصر دینی سے دل قوی

نہ افسر ہی ٹھہرے لڑائی میں جب
کرے جنگ دشمن سے پھر فوج کب

کہا کیا مجھے خوف ہوا نہیں
لڑائی سے ہرگز میں بھاگا نہیں

سنو اسلیے ہو نہیں آیا ادھر
کہیں جائے بازوئے کفار پر

کہا مسیح کر دے اُسے رب پاک
جو بھاگے اور اعدا سے ہو خوفناک

ہیں سینہ سپر خود جناب امیر
جو بھاگے انہیں چھوڑ کر ہو حقیر

مضطرب ہو کر حکم دینا ماہان کا نقیبوں کو اور بڑھانا اُنکا بر جرجیر و توزیغ ماہوک و بطارقہ کو اور شہید ہونا ایک نوجوان ازدی کا ضرب تلوار بطریق سے اور نکلنا اُسکے مقابلہ میں حضرت معاذ کا اور پلٹنا صاحب الحکم سپہ سالار اور جنگ کرنا اُس سے حضرت عبد الرحمن ابن معاذ کا اور مجروح ہونا اُنکا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ دیکھا جو ماہان گمراہ نے

لیا منہ نصاریٰ نے لڑنے سے موڑ
دیا جیسا لی سے میدان چھوڑ

دیا حکم اُسنے نقیبوں کو تب
بڑھاؤ انہیں ہوئے جنگجو سب

پکار النقیبون نے یارو بڑھو
مظفر ہو تم آج یا قتل ہو

یہ سنکر بڑھا ایک انبوہ سے گرد
کہ میدان میں ظاہر کرے دستبرد

ہوا راسب نقرہ یہ وہ زرد رو
پکارا کہ آئے مقابل عدو

وہیں ازدیوں سے بڑھا اک جوان
سنبھالے ہوئے تیغ آتش فشان

یہ اسیر وہ اسیر بڑھا بیدریغ
مگر بٹلے اُسنے کیا وار تیغ

کہ اس ضرب سے ہو گیا وہ شہید
ہوا شادمان کردگار مجید

تو وہ خوش ہوا اور تکبر بڑھا
طلب اور اپنا مقابل کیا

معاذ جبل نے یہ چاہا کہ اب
بلاؤں اسے آب تیغ عرب

ولیکن سپہدار نے دیکھکر
کہا تم رہو اپنی ہی جائے پر

بحق ہیتہ باز تم کو قسم
نہ اپنی جگہ سے ہلو اک قدم

اکیلے نہ جو پائے بیکار ہو
کہ تم حاکم فوج و سردار ہو

یہ سنتے ہی وہ گرد عالی ہمم
پلٹ آئے اور لیلیا پھر علم

کہا جو کہ اس عدو کو زبون
ابھی اُسکو یہ پہنچ ساماں کہیں دلوں

تو جھٹ پاس آکر کھڑے ہوگئے
ابنی کے پسر عبد رحمن جو تھے

لئے سب وہ ہتھیار تن پر درست
چڑھے اسپ پر ہو کے بیدار چست

وہ مرکوب بھی تھا نہ تنہا حسین
کہا اب عنایت ہو رخصت مجھے
عجب کیا مجھے ہو شہادت نصیب
کہا عرض کر کے یہ میر اسلام
ملین دین و دنیا کی نعمت تمام
یہ سنتے ہی جھکا ایک ہمرہ عنان
جو اسنے لگائی تو کاری پڑی
الگ ہو گیا تاکہ دیکھو نہین اب

کہ راکب بھی تھا رشک مہ جبین
لڑون جاکے اس خصم بد دوست
جو کچھ آرزو ہو حضور حبیب
یہ کہنا کہ اے سرور ذوالکرام
رہے چشم الطاف ہم پر مدام
لگائی جو شمشیر آتش فشان
کہ کاٹا عمامہ کو بھی سر کو بھی
کہ گرتا ہی کیسے یہ شیر عرب
پدر نے کہا اور کیا چاہیے

نہایت طرحدار و صاحب جمال
نہ کم جانیے گرچہ ہون نوجوان
وہ فرمائیے مجھ سے مین سر بسر
خدا آپکو دیوے اب بھی جزا
بس اب جا تو اے نور چشم پدر
بڑی ضرب لیکن نہ کچھ کارگر
جو غازی کے منہ سے لگا بہنے خون
عنان موڑ کر سب کی برق سان
یہ معراج ہی غازیون کے لیے

نمایان تھا چہرہ سے جاہ و جلال
یہ روباہ ہی اور ہین شیر زبان
کرونگا گذارش بس اے نامور
کہ ہمکو بتایا سب اچھا برا
تجھے داد دے اللہ فتح و ظفر
کہ وہی اُسنے خالی کیا تھا پر ہنر
تو بطریق جھٹ پٹ ہٹا کر یہون
سہان تھے کہ دم مین دو چکے وہان

تعاقب کرنا بطریق کا بدنبال حضرت عبدالرحمن رضہ اور روکنا اُسکو شیران موحدین کا اور واصل جہنم ہونا اُس کا ضرب تلوار عامر رضہ سے اور حملہ اُنکا تنہا لشکر کفار پر اور مقابل ہونا اُنسے جبلہ کا اور شہادت پانا حضرت عامر رضہ کا

گئے لوٹ کر عبدالرحمن جب
برادہی والیدون نے للکار کر
کہ کیون اس سے ہوتے نہین جنگجو
ایسے تھے یہ جناب کا مین بھی
تولی میان سے تیغ تازی گہر
اتر کر دلاور نے سامان لیا
الٹے میمنہ میسرہ قلب گاہ
عدو پر حملہ کرتے تھے وہ شیر دل
چلی انپہ بھی اُنکی تلوار خوب
تکلف بہت اُسکے تن پر لباس
سواری مین رہوار زرین لجام
کہا مین ولیان دو سے میدان
قرابت مین ہے شہ مین ہون ایک ہی
ظفر کی نہ امید رکھنا کبھو
کہا تو بھی بتلا مجھے نام اب

تکبر بڑھا اور بھی اُسکا تب
ڈرا پا تو پلٹا اِدھر سے اُدھر
جو اسکو کرے قتل ہو سرخرو
شجاعت بہت اُسکی مشہور تھی
لگائی گئی صاف تن سے گذر
بلایا لب کو جوا کیا
ہوئی غرق حیرت نصارا سپاہ
تڑپتے تھے اعدائے دین متصل
اور اُنمین سے بھی دو گئے تو تمین دو
کہ تھا سخت مغرور حق ناشناس
زری کا رتھا زین بھی اُسکا تمام
دری تیغ ہی برق بادل ہیون
جدائی نہین تجھمین ہم مین اخی
پلٹ جا بچا جان کو اپنی تو
تو اُسنے بتا کر نشان اپنا سب

چلا جانب لشکر مومنین
مگر پھر اُسی جا کھڑا ہو گیا
یہ سنتے ہی عامر پرے سے تڑپ
سمجھتے ہی کافر کے بھالا جڑا
گرا وہ جو مردہ بروے زمین
اور افواج پر آگئی تنہا گئے
گرجتے تھے جون رعد ادھر اُدھر
اُدھر سے پلٹتے ہی وہ باوقار
کہ ناگا نکلا پرے سے وہین
اور اُسپر وہ وہ زرہین پہنے ہوئے
کہا او دلاور یہ مجھکو بتا
کہا اُسنے ہو دین و تخم و خرام
نہ دے جان اپنی تو اب اے جوان
مسلمان نہ پاوینگے ہرگز ظفر
کہا تو نے مارا جسے تیغ سے

بصد طیش و غصہ بصد رزم و کین
باواز سردار نے یون کہا
یہی دو سیون کے علمدار تھے
پڑا ناتھا دین شکستہ ہوا
زمین و زمان نے کہا آفرین
کوئی شیر گلہ مین جیسے پڑے
اور اسپ اُنکا تھا رشک برق و نظر
چلے سوے اعراب ترسا شعار
جبلہ کا دو سخن عم تد لعین
اور اک خود رخشان بھی سر پر دھرے
ترا نام کیا تو ہے کس قوم کا
اور اعراب غسان بھی سب الکلام
گئی عقل و دانش ہے تیری کہان
کہ افزون ہے قیصر کا اقبال و فر
مقابل تھا ماہان و جرجیر کے

عبدالرحمن

بڑھا مین ہی صف سے کہ تجھسے لڑون
کرون قتل اب تجھکو جانے نہ دون
تجھے مار کر مین رہون سرخرو
کہ ماہان بڑھائے مری آبرو
دیا اُسکو پاسخ کہ سُن ای غبی
جو کہتا ہے تو ہے نصاریٰ توی
یہ تیرا سخن ہے سراسر دروغ
یقین جان اسمین نہین کچھ فروغ
کہ اقبال قوت کسی کو نہین
مگر جسکو بخشے خدائے برین
کہ قادر ہے عالم کا مختار ہے
جسے چاہے دے فتح دادار ہے
جو چاہے کرے سب کو دم مین ہلاک
کہ دارین کا ہے خداوند پاک
تو ماہان سے ہے طالب آبرو
کہ مارے مجھے اِس سے ہو سرخرو
تو ہے اُسمین مجھ مین تفاوت کہان
کہ جیسا ہے تو وہ بھی ہے بیگمان
اور امید ہے مجھکو اللہ سے
کہ مارون تجھے وہ جزا مجھکو دے
یہ کہتے ہی دو شیر ہوئے حملہ گر
اور اُنپر بھی وہ دشمن خیرہ سر
برابر لڑین دونون آتش فشان
ولے ضرب عامرؓ گئی رائگان
حسام اُسکی لیوین اُنکے سر پر پڑی
چلی آئی سینہ تلک تیرتی
زمین پر گرے وہ جو ہوکر شہید
کہا رحمت حق نے آؤ سعید

شہادت حضرت جندبؓ پسر حضرت عامرؓ بدست جبلہ ابن ایہم مرتد و لعین

ہوا شاد جبلہ ٹہلنے لگا
طلب اور اپنا مقابل کیا
نکل آئے صف سے اُنہی کے پسر
جوانمرد جندبؓ بشوق پدر
کہا اے سپہدار عالی ہمم
جسے چاہیے دیجیے یہ علم
گیا قصر جنت مین میرا پدر
یہی اک تمنا ہے ای نامور
کرون مین بھی جبلہ سے اب کارزار
تہامین صبر دل کو مرے زینہار
کرون اُسکو مقتول یا ہون شہید
مجھے بھی ملے قرب رب مجید
سپہدار نے اُنسے لیکر نشان
دیا ایک دوسی جوان کو وہان
گئے وہ کہ ماہان سنبھل اے جبل
خبردار ہو تیری آئی اجل
پدر کو مرے قتل تو نے کیا
اب اُسکا تجھے مین چکھاؤن مزا
کہا کسنے ہے ورغلایا تجھین
کہ ہے ناگوار اب یہ جینا تجھین
کہان ہے سمجھ اور تجھین کیا ہوا
کہ خود جان دنیا بُرا ہے بُرا
کہا راہ حق مین جو دے جان کو
تو دے حق اُسے حور و غلمان کو
یہ دولت ملے اُسکو او بو الفضول
کہ جسکو کرے حق تعالیٰ قبول
کہا مجکو آتا ہے تجھپر دریغ
پلٹ جا نہ اب پھر چلے میری تیغ
کہا مین نہ پلٹونگا او نابکار
کہ ہجر پدر سے ہون زار و نزار
شہید آپ ہون یا تجھے ہم کھپاؤن
کرون دیکھ تجھکو ابھی غرق خون
یہ کہتے ہی وہ شیر ہوئے حملہ گر
لڑے دونون مردانہ دل کھولکر
دورویہ دلیران ونام آوران
بحیرت تھے اُنپر نظارہ کنان
چلی دیر تک اُنمین شمشیر کین
کہ آنکھین جوانون کی تھین اُنکی بین
دلیران غازی اُنہین دیکھکر
یہ کہتے تھے جندبؓ ہے نامور
نہایت دلیر و جوانمرد ہے
ہزارون دلیرون مین یہ فرد ہے
سپہدار بھی سخت حیران ہوئے
دل اُنکا بھر آیا یہ کہنے لگے
سنو زندگی سے جو بیزار ہو
وہ ایسے ہی لڑتا ہے اے مہ رو
جبل نے یہ سمجھا کہ یہ سور ہے
ظفر اسپہ پانا بہت دور ہے
ہنسا اور بچانے لگا اُنکے وار
ہوئے غالب اُسپر وہ عالی وقار
اور اعدائے اسلام یہ دیکھکر
کہ غالب ہوا غازی شیر نر
لگے کہنے آپس مین اک بارگی
اہانت کر وانپہ سردار کی
اگر اور بھی یون ہی تنہا لڑے
عجب کیا یہ غازی اِسے مار لے
کیا عزم اکبار صف سے بھین
اور افسر کی اسنے اہانت کرین
امام سپہدار اقصدی نے کہا
کہ کہتے تھے یون جابرؓ باصفا
کہ موجود اُسدن تھا مین بھی وہان
لڑا مثل جندبؓ نہ کوئی جوان
کہ جبلہ وہ جبلہ سے تیغ زن خوان
دورویہ تھی حیران ساری سپاہ
لگایا پھر اک ہاتھ تلوار کا
کہ پاؤن بہنے سے جبلہ ہوا
ولیکن سنبھل کر وہین ہلد یغ
کیا اُسنے بھی اپنا اک وار تیغ
کہ رہوار سے وہ زمین پر گرے
مشرف بانعام منعم ہوئے

حملہ کرنا مردان دوس و ازد کا لشکر کفار پر اور پہونچنا قلب لشکر

جبلہ تک قتل کرتے ہوے اور قابض ہونا صلیب پر

ہوا اس سے اُسکا تکبر فزون
کہ اٹھالایا اور ہوے غازی نگون

کہا اُسکے لوگون نے ای نامدار
بس اب تو پلٹ آ نہ کر کارزار

شہ ارمنی شاد و خُرم ہوا
اور اک معتمد کو بلا کر کہا

جوانان غازی ہوے تنگ دل
کہ دونون دلاور گئے متصل

لگے کہنے آپسمین ای دوستو
اب افسر کا اپنے عوض انسے لو

تو وہ سب مکبر ہوے اور بڑھے
جو تھے روبرو اُنسے جا کر بھڑے

اُنھین جنگجو اسطرح دیکھ کر
مدد کو بڑھے اُنکی باکر و فر

مگر وہ بھی لڑنے لگے ناگزیر
یہ تھے شیر غران وہ روباہ پیر

یہانتک کہ جبلہ کے پہونچے قریب
کھڑی تھی وہان اک جڑاؤ صلیب

وہان بھی چلی خوب شمشیر تیز
رہی اُنمین باقی نہ تاب ستیز

پہونچکر کیا وار تلوار کا
کہ گھوڑے سے وہ خاک پر گر پڑا

گرے ٹوٹکر وہ کہ لیلین صلیب
مگر غازیان سعادت نصیب

کہ بس چھلّے بنچے گئے اُنکے چھوٹ
عرب کی گئین کتنی ہی تیغ ٹوٹ

مگر تھے جو کثرت سے عیسائیان
ہوے قتل اکثر مجاہد جوان

یہ للکار کر اُسنے آواز دی
کہ میرے مقابل پھر آئے کوئی

یہ سنکر نکبہ سے پلٹا لعین
اکیلا نہ میدانمین ٹھہرا لعین

یہ کہ تیرے مشکور ہم سب ہوے
بہت شاد و مسرور ہم سب ہوے

دلیران دو دستی کو آیا نہ صبر
دلون پر گھرا اُنکے ماتم کا ابر

اگر ہو رضا جوے پروردگار
نصارا کے سرسے نکالو دمار

شجاعان آزدی وہ اُنکے حلیف
کہ تھے سب حسب اور نسب مین شریف

بھڑے جا کے متنصرہ سے یہ سب
کہ زندہ نہ جانے دین ہم انکو اب

لڑے اور کٹے اور گرے اور مرے
ہٹے ہو کے عاجز یہ آگے بڑھے

بہت تھے دلاور اِدھر اور اُدھر
مجاہد گرے اُنپہ للکار کر

کھڑا تھا جو کافر لیے وہ صلیب
تو اک مرد غازی نے اُسکے قریب

صلیب اُس سے چھٹکر زمین پر گری
اُٹھا وہین اُس بندۂ حق نے لی

ذرا بھی نہ کثرت سے اُنکی ڈرے
گئے جم اور اسطرح اُنسے لڑے

لڑے اسطرح بندگان خدا
دیے نعش اعدا کے تودے لگا

گئے سیدھے جنت مین ہو کر شہید
ملی خلعت وصل رب مجید

بیاد کیفیت سختی جنگ متنصرہ عرب حملہ کرنا لشکرہاے نصارا کا اور بشدت ہونا قتال و جدال کا

اُنھین دیکھکر کافر بدشعار
بڑھے جا بجا سے ہزارون ہزار

دہلنے لگے کوہسار و زمین
چلی خوب میدانمین شمشیر کین

خدا کے لیے جم کے ایسا لڑے
کہ وہ اپنی کثرت سے نادم ہوے

تو ناچار میدان سے ہٹ گئے
بڑھے اُنسے کفار لڑتے ہوے

مگر ہٹ گئے پھر علم کو لیے
پکارے مسلمان اُنھین دیکھ کے

جہان پہلوان خالد حیدر جنگ
عمرو عاص بھی تھے جو شیدائے جنگ

کہا واہ اور لیکے فوراً علم
ہوے مثل کہسار ثابت قدم

تو مردان حق سوے میدان بڑھے
فدایانہ اعدا سے لڑنے لگے

ہوے پرفغان کوس و شہنائیان
لگا گونجنے گنبد آسمان

اِدھر سے مسلمان نیکو سیر
چلے سوے میدان بعد کر و فر

بپا بپ گرین گرچہ افواج روم
مگر اہل اسلام نصرت لزوم

ولیکن جو کم تھے دلیران دین
اور اُنسے زیادہ تھے خصمان دین

عیاض غنم اشعری کامران
لڑے خوب اُنسے سنبھالے نشان

علمدار ہی جب نہ ٹھہرا رہے
عدو سے بھلا فوج پھر کیا لڑے

بڑھے تاکہ لیلیوین اُنسے نشان
تو پہلے عمرو نے پہونچکر وہان

پکارا کہ ہان ہان بس ای غازیو
نہ پیچھے ہٹو کافرون سے لڑو

صہیل ستوران و شور یلان
زمین سے گیا تا بہم آسمان

یہ دونون دون تھی نقارونکی جانگزا
کہ عالم مین اُس سے پڑا زلزلہ

نقیبون کے غل اور صدائے نفیر — ہراسان ہوا سنکے بہرام پیر
کمانونکی چرچر صدائے خدنگ — گئی شرق سے غرب تک بید رنگ
سنانین چلین گاہ گہ گرز و تیغ — نہ تھا قتل اعدا مین اصلا دریغ
کسی کا چھدا دل کسی کا جگر — گری لاش پر لاش ادھر اُدھر
کوئی جھکیا بھاگ نکلا کوئی — گرا خاک پر کوئی سنبھلا کوئی
اُدھر منھ سفید انکے جون یاسمن — ادھر طیش و غصہ سے جون نارون
ادھر سر فراز اور اُدھر سرنگون — زمین پر روان جا بجا جوے خون
روایت ہے تھے گرچہ وہ دل ہے دل — یہ سمجھے کہ آئی ہماری اجل
نہ دیکھا گیا خور سے جب وہ قتال — لیا دامن شب کو چہرے پہ ڈال
گئین اپنے خیمونمین دونون سپاہ — ادھر لب پہ خندہ اُدھر آہ آہ
لکھا ہے کہ عشاق رب مجید — مقابل مین اُنکے ہوے کم شہید
اور اُنسے تو میدان کے میدان پٹے — کہ نذر دم تیغ تازی ہوے
گئے اپنی مخیم جو وہ خوش صفات — بڑھائی اُنھین سر سپہ نے صلوات
بلا اور تکلیف ہو خوب جب — ہوا میدوار عنایات رب
بس اب آگ روشن کرو جا بجا — رہے خوب لشکر مین اس سے ضیا
طلائے مقرر رکھے سو بسو — رہین تا خبردار حال عدو
جہان پہلوان خالد خوش شیم — رہے ہمرکاب اُنکے با صد حشم
یہ کہتے تھے تم ہی نہین دردناک — عدو تو ہوے ہین ہزارون ہلاک
بتعداد تھے سب جبل و یک ہزار — رہا ماہند اُنسے ہوا کردگار
ہوئی دوسرے دن لڑائی کڑی — نصارا نے جرأت کئی بار کی
دلیران اسلام پیچھے ہٹے — اور اُنکے مقابل نہ ٹھہرے سبے
یہ کہتی تھین اُنسے پھرو اور لڑو — خدا کے غضب سے نہ خوف ہو
اُسی دن کا یوم السلاسل ہے نام — کہ ہوا مسلسل عدو زشت کام
لکھا ہے کہ ماہان نخوت اساس — گیا اپنے خیمہ مین با درد و یاس
ہوا فرط غصہ سے وہ لال لال — کہ ہو دور تم ہو تو خذلان مآل
نہین شرم آتی تمھین زینہار — وہ غالب ہون تم پہ دم کارزار
کہا یکزبان سب نے ای بادشاہ — کل اسطرح میدان مین ہون رزم خواہ
ہمارے جو ہین پردل و شہسوار — انھون نے نہین آج کی کارزار
رہے اپنے ڈیرونمین آرام سے — کئے عیش اور جام گلگون پیئے

جہانتک کہ جاتا تھا یکبار نظر — چمکتی تھین تیغ و سنان و تبر
کہ شیرونکے غربال سینے ہوے — ولے دور ہرگز نہ کینے ہوے
جدا سر ہزارونکے تن سے ہوے — ہزارون سسکتے تھے زخمی پڑے
کوئی مثل نرگس کے حیران ہوا — کوئی لالہ سان خون مین غلطان ہوا
کوئی زخم کے درد سے نوحہ گر — کوئی ہو گیا سرد با چشم تر
اُدھر فرط حیرت سے خاموش سب — ادھر جوش جرأت سے مدہوش سب
ادھر خندہ زن اور اُدھر نوحہ زن — غمی شادمانی بہم پنجہ زن
تو بھاگے رہا کھیت ہاتھ انکے ہی — کہ اپنی عنایت تھی اللہ کی
بڑھی زلف کھولے جو لیلائے لیل — چلے پھر آرام سب خیل خیل
ادھر فتح و نصرت سے یہ شادمان — اُدھر وہ ہزیمت سے نوحہ کنان
یہ تیرون سے اکثر ہوے تھے فگار — سدا اُنسے راضی ہو پروردگار
رہا مومنون کا انھین یہ خطر — کہ یکسر مسلح رہے رات بھر
کہا پھر یہ اُنسے کہ ای مومنو — یہ جانو کہ سختی مین راحت بھی ہو
کہ دے وہ خوشی اور راحت تمھین — کرے فتح و نصرت عنایت تمھین
یہ ہو رات بھر ذکر سے شادمان — یہ ہے دولت و نعمت جاودان
سپہدار دین سرور خوش سیر — پھرے گرد لشکر کے خود رات بھر
غرض دونون پھرتے رہے رات بھر — جو مجروح تھے اُنکی لیکر خبر
یہ کہتا ہے راوی صادق زبان — لڑائی مین یرموک کی مومنان
اور اعدا سے ہر روز لڑتے تھے یون — بہاتے تھے میدان مین انہار خون
کہ اسلام والو نہ وہ نابکار — ظفرمند و غالب ہوے تین بار
جب آتے تھے ٹلکر وہ تا اذرعات — اُنھین روکتی تھین وہ نیکو صفات
یہین سن کے اُنسے وہ خاصان رب — پھرے ہر دفعہ سمت میدان کے سب
کمر تک گڑھے تھے گدڑے کھود کر — مگر سب گئے سوے نار سقر
ہوے جمع بطریق و افسر بھی سب — تو کی اُسنے اُنپر نگاہ غضب
مجھے آج یہ ہو گیا ہے یقین — کہ اعدا سے ڈرتے ہو لڑتے نہین
کہ جتنے تمھین حق نے دی برتری — توانائی و جاہ و عزت مین بھی
کہ بس طعمہ تیغ ہون مومنین — بچے ایک بھی اُنسے زندہ نہین
ہزارون دلیران ہیجا طلب — کہ ہین تشنہ خون اہل عرب
نہین ہر سزاوار یہ رنج و طیش — کہ ہر شام غم کے لیے صبح عیش

نہ کرنا ذرا بھی تو اسکا الم — کہ دنیا مین توام ہے شادی و غم
رہو خوب ہشیار تم رات بھر — کہ اعراب سے ہو نہ تمکو ضرر
کہا ہے کہ اعدا مین بھی کھلبلی — کہ امید انھین زندگی کی نہ تھی
سحر ہو تو پھر ہم کرین کارزار — جسے چاہے دے فتح پروردگار
مئے فتح کا ساغر خوش گوار — پلائے کسے ساقی روزگار

یہ سنکر وہ کافر ہوا پر طرب — کہا جاؤ اب اپنے خیمون مین سب
طلائے مقرر کیے جابجا — جدا اگانہ انمین صلیب و لوا
دلیران اسلام نصرت اثر — اسی فکر مین سب رہے رات بھر
کسے دیکھیے تاج اقبال دے — ذلیل اور برباد کسکو کرے
پلائے کسے ساغر تلخ مرگ — کرے صبحدم کسکو بے بار و برگ

صف آرائی روز چہارم اور بعد درستی صفوف پھرنا سرداران لشکر اسلام کا صفوف پر وعظ کہتے ہوئے اور برانگیختہ کرنا اہل اسلام کو غزا اور جہاد پر اور حملہ یزید ابن ابوسفیان لشکر کفار پر اور ظاہر ہونا شکست کفار مین

پلا ساقیا پھر مجھے وہ شراب — کہ ہو سوز الفت سے دل جون کباب
خوشا بخت رہ مین تری جان دون — سدا جام دیدار پیتا رہون
ہوئی جو نمود اسکے اعلام کی — شکستہ ہوئی فوج سب شام کی
ہوئے جمع با صد خشوع و نیاز — پڑھائی امیر سپہ نے نماز
عیان سامنے سے ہوئین ناگہان — بلند آگے آگے صلیب و نشان
سواران جنگی ہزارون ہزار — سراسر مسلح و جویائے کار
درخشان تھے ہتھیار سب اسقدر — کہ خورشید کی بھی نہ ٹھہرے نظر
برابر برابر تھے جیسے مسیل — جہان ہو گیا مثل دریائے نیل
اٹھے مومنین بھی مسلح ہوئے — اور افسر سپہ کو جمانے لگے
عیان تھے دو رویہ دو لشکر وہ یون — کہین آہنی جیسے کہسار ہون
ہوئے کوس روئینہ خم پر فغان — لگا گونجنے گنبد آسمان
صدائین وہ شہنا کی وقت پگاہ — ادھر اور ادھر جب وہ دونون سپاہ
نوائے نی و نالۂ ارغنون — دلون نے کیا لیکے صبر و سکون
سپہدار دین حضرت بوعبیدؓ — ظفر کی لگے دینے انکو امید
عمروؓ تھے جو پور سعیدؓ دلیر — کیا انکو سردار فوج بہیر
عادمین وہ تھے پانسو اک ہزار — کیا پانسو کو بسمت یسار
کہا ماریو تیر سب ایک بار — کہ ہو وین ہدف دشمن نابکار
کرین تمپہ حملہ جو یہ بوالفضول — کرو تین جو پہنچے حملہ کچھ قبول
یہ کہکر سپہدار فیروز فر — ہوئے جا کے اپنی جگہہ جلوہ گر

گذر جاؤن خود سے تری یاد مین — کرون سلطنت عشرت آباد مین
سحرگاہ چارم کہ خاقان روز — مہاراج شب سے ہوا کینہ توز
ہوئی جیش دین مین اذان سحر — وہ خاصان دادار پیروزگر
دعا سے نہ فارغ ہوئے تھے ہنوز — کہ افواج عیسائیان تیرہ روز
مسلمان بہت انسے حیران ہوئے — کہ اسدن بھی مور و ملخ سان ہی تھے
سراپا سراپا باآہن نہان — اور ایسے ہی اسپان صرصر عنان
سنبھالے ہوئے سب خدنگ و کمان — نہ پروائے سر تھی نہ پروائے جان
گیا بیٹھ ماہان ماہی تخت پر — کہ بیٹھا تھا کل جسپہ با کر و فر
کیا فتح کا سب کو امیدوار — کہ دیگا ظفر تمکو پروردگار
لگے بجنے میدان مین ساز جنگ — ثریا تک گذری ترنگا ترنگ
اور آواز قرنا تھی ہیبت فزا — پڑا جس سے کہسار مین زلزلا
سہانی سہانی وہ باد صبا — نشان سرخ و زرد و سیہ جابجا
جو تھے پردل و شیردل ازدہا — انھین لطف حاصل ہوا رزم کا
پھرے سارے لشکر مین وہ پاکزاد — زبان پر تھے وصف غزا و جہاد
کیے منتخب پھر صحابہ سوار — کہ تھے سب کماندار دشمن شکار
یمین پر بھی اسنے مقرر کیے — ہوے قلب مین وہ جو باقی رہے
اگر چاہتے ہو رضائے خدا — نہ ہلنا کبھی اپنی جا سے ذرا
اور اللہ کا ذکر کرتے رہو — کہ اعدا پر اسکے ظفر مند ہو
جہان پہلوان پھر اسی طرح سے — پھرے فوج مین وعظ کرتے ہوئے

ازان بعد گرد شجاعت زبیرؓ
حبیب خدا کے جہان کے دبیر
پھرے غازیو نسے یہ کہتے ہوئے
لڑو خوب اللہ کے واسطے
پر ایسے بڑے پھر وہ صخرؓ ابن حرب
بھرے خوب بر عرصۂ طعن و ضرب
بزیر نشان تھے وہ صاحب حشم
اور انا فتحنا تھا اُسپر رقم
وہ تھے بیچ مین اُنکے یون جلوہ گر
ستارون مین جیسے درخشان قمر
تو افضال اُسکے ہون تجھپر عیان
رہے دین و دنیا مین با عز و شان
نہ اعدا کی کثرت سے ڈرنا کبھی
وہ ہوگا جو تقدیر مین ہے تری
باعلاے اعلام دین نبی
خوشی سے فدا جان کردے ابھی
کرون اب مین ایسا قتال شدید
جہنم پکارے کہ ہل من مزید
یہ کہتے ہی اللہ اکبر کہا
چلے میمنہ پر وہ صاحب وفا
اُدھر سے یہ ظلمت اِدھر سے یہ نور
ملے دونون باہم بصد زور و شور
ہوا گرم بازار جنگ و جدل
پیاپے لگی آنے پیک اجل
اور انکی تو ہر تیغ جون برق تھی
یہ چمکی وہ کوندی اُدھر گر پڑی
دورویہ دلیران و جویاے جنگ
ہوئے دیکھ کر اس لڑائی کو دنگ

اور اُنکے سوا مرد میدان جنگ
یزیدؓ بو سفیان یل چیرہ چنگ
بس اب آب خنجر پلاؤ انھین
اسی رزمگہ مین سلاؤ انھین
جو تھے اُنکے بیٹے یزیدؓ دلیر
گئے پاس اُنکے وہ آفاق گیر
مجاہد لیے تیغ عریان بکف
کھڑے تھے وہان اُنکے چارون طرف
کہا صخرؓ نے ای یزید سعید
لڑیگا اگر بہر رب مجید
غرض جسقدر جانفشانی کرے
خدا اُتنی ہی مہربانی کرے
عذاب خدا سے بہت خوف کر
کوئی درد اس سے نہین سخت تر
کہا ہان اگر ہی خدا کا کرم
پلاؤن انھین آب تیغ دو دم
ذرا آپ دیکھین مین کرتا ہون کیا
ہون اعدا کے خرمن کو برق بلا
سوار و پیادے جو تھے اُنکے ساتھ
وہ سب مثل سایہ چلے اُنکے ساتھ
لگی چلنے شمشیر و گرز و سنان
تڑپنے لگے خاک پر پہلوان
مسلمان تو دنیا سے بیزار تھے
مگر خوب جم جم کے وہ بھی لڑے
بہت صاف و شفاف تھا آب تیغ
کہ پیتے تھے اعدا اُسے بیدریغ
ہوئی فوج ترسا مین ظاہر شکست
اور اسلام والے ہوے چیرہ دست

گرنا ایک بطریق کا مع دس ہزار سوار جرار لشکر میمنہ اسلام پر اور ہٹانا مسلمانون کا اور پکارنا عفیرہؓ کا بوادید شکست اسلام انصار دین متین کو اور پہونچنا حضرت زبیرؓ کا بحالت درد رمد

جو دیکھا انصار نے خود کو یون
تو جلد ایک بطریق صاحب قشون
لباس اُسکے شاہانہ تھا جسم پر
مرصع صلیب ایک بالاے سر
بکثرت تھے وہ اور کم مومنان
نہ میدان مین ٹھہرے مجاہد جوان
لڑے خوب جم جم کے وہ دین پناہ
کہ غالب ہوے گاہ مغلوب گاہ
کہ پہونچے مسلمان اُنہی تل کے پاس
کہ تھین جسپہ عورات عصمت اساس
تو یہ دیکھ کر اک زن خوش سیر
پکاری کہ انصار دین ہین کدھر
کہ درد رمد سے جو آنکھین تھین خون
تو خاموش بیٹھے تھے وہ سرنگون
لگاتی تھین آنکھونپہ اُنکے دوا
کہ اللہ اس وقت دے شفا
یہ عورات ہر اسطرح کیون پر فغان
کہ اسوقت انصار دین ہین کہان
ہوے ہین عدو جنگ مین چیرہ دست
ہوئی لشکر میمنہ کو شکست

سواران جنگی لیے دس ہزار
بڑھا جانب عرصۂ کارزار
کیے تیز رہوار صرصر عنان
ہوا میمنہ پر جو حملہ کنان
عمرؓو عاص کا حال ہے یہ لکھا
بڑھے جون بڑھے شیر بگڑا ہوا
یہ وہ بھی نہ ٹھہرے وہانسے ہٹے
اور اعدا دلیرانہ آگے بڑھے
لیا گھیر اعدا نے آکر انھین
کہ احباب حق کو بس اب مار لین
لکھا ہے کہ اُس روز خیمہ مین تھے
زبیر ابن عوامؓ بیٹھے ہوے
وہی اُنکی زوجہ سعادت مآب
جو تھین دخت صدیقؓ عالیجناب
سُنا جب اُنھون نے اُس آواز کو
کہا اُنسے جا دیکھ ای نیک خو
اُٹھین وہ اور اس حال کو دیکھ کر
کہا اُنسے آکر کہ ای نامور
تعاقب کنان آئے یا تک لعین
لڑائی مین عاجز ہوے مومنین

غضنفر تھے انصار یہ نیک خو   کہ دیتی تھی آواز انصار کو
نہین مجکو لائق کہ بیکار ہون   وہ حق مین یون چشم پوشی کرون
ہٹاتے ہی آنکھ اُنسے یہی کو تب   اُٹھے قتل اعدا کو وہ خوش لقب
ہوے زینت افزاے پشت ہیون   کہ جون مہر بر گنبد نیلگون
کہا بڑھ کے ہان ہان سنو کافرو   مین پیک قضا ہون مجھے دیکھ لو
پیمبر کا اک خادم در ہون مین   بہولی زاد اُنکا برادر ہون مین
گری اُنکے خرمن پہ برق بلا   پڑا فوج کفار مین تہلکا
کہ رجم شیاطین کو بیدرنگ   سنان تھی شہاب اور گردون کا رنگ
روایت یہ لبت اُبن جابر سے ہے   زبیرؓ دلاور یل نیک پے
نہ تھا اُنکے ہمرہ مسلمان کوئی   لڑے فوج اعدا سے تنہا وہی
جو آیا مقابل وہ کشتہ ہوا   جو نامرد بھاگا وہ زندہ رہا
ہٹایا اُنھین اُنکے لشکر تلک   کہ حیران تھے جن و انس و ملک
شجاعت تھی اک اُنکی ادنیٰ کنیز   وہ تھے مصر جاہ و ظفر کے عزیز
اُنھین دیکھ لیتا جو رستم کہین   یہ کہتا مین ہون زال رستم نہین
بڑھے جب مسلمان پئے کارزار   لگا ہونے آباد دار البوار

کہا مین ہون انصار اسلام سے   کرون قتل کفار حق کے لیے
کہ از بارگاہ رسالت مآب   حواری کا مجکو ملا ہے خطاب
لجم ڈالکر اسپ پر بیدریغ   سنبھالی سنان و سپر گرز و تیغ
کہا انس و جن نے اُنھین دیکھکر   مسیحا ہوے چرخ پر جلوہ گر
سنبھل جاؤ مین ہون زبیرؓ عوام   کرون کام دم مین تمہارا تمام
نہ چھوڑونگا زندہ تمھین مین تو کل   کہ آیا ہون بنکر مین پیک اجل
وہ تھے فوج اعدا مین اسطرح سے   پڑے شیر گلہ مین جسطرح سے
گئے سر سے اعدا کے ہوش و حواس   ہٹے ہو کے بے شرم حق ناشناس
اڑے خوب اُسدن لڑائی کا حق   کہ ترسائیونکا ہوا رنگ فق
اُنہی کی سنان اور تیغ دودم   دکھاتی تھی اعدا کو ملک عدم
لیا مار للکار للکار کر   ملایا اُنھین خاک مین مار کر
کرون کیونکر اُنکے مناقب رقم   نہ ہاتھون مین طاقت نہ تاب قلم
جو ہوتا وہان گرد اسفندیار   نہ کرتے وہ اپنا اُسے نیزہ دار
بھرے سوے میدان اُنھین دیکھکر   وہ غازی جو تھے ہمرکاب عمروؓ
یہ کہتے تھے آپس مین اے دوستو   لڑو کافرون سے خدا سے ڈرو

حملہ حضرت قیسؓ اور جہان پہلوان نصرت نشان کا اور شکستہ ہوکر پلٹنا کفار کا میدان سے اور پہونچنا دلاوران دین کا اخیام ماہان تک اور پریشان و مضطر ہونا اور جھڑکیان دینا اہل روم کو اور پھر لوٹنا اُنکا جانب میدان جنگ

اُسی روز قیسؓ ہبیرہ امیر   لیے شہسواران آفاق گیر
بڑھے طیش سے جسطرح شیر نر   کیا لشکر [illegible] کو زیر و زبر
ہوا گرد آمیز گردون دون   زمین آہنی تھی ہوا قیر گون
جہان پہلوان نے جو دیکھا یہ حال   کہ ہے گرم بازار جنگ و قتال
اور اُن سب کو زیر و زبر کر دیا   اٹھے خوب مردان جنگ آزما
نصارا کو قربان دین پہ کیا   دد و دام کو کو پھر وہ صدقہ دیا
جہان پہلوانؓ اور ہاشمؓ دلیر   نہ ہرگز ہوے قتل اعدا سے سیر
تو اہل نصر ہراسان ہوئے   گئے اپنے خیمون مین ہی بھاگئے
لگا جھڑکیان دینے ہر ایک کو   کہ او بے حیاؤ ذرا تو بڑھو

برابر شرحبیلؓ کے تھے عمروؓ   جو دیکھا کہ عاجز مسلمان ہوے
جو تھے اُنکے ہمراہ غازی سوار   ہوے غرق فوج عدو ایکبار
بہادر تڑپتے تھے ادہر اودہر   کھڑکتی تھین ہرسمت تیغ و سپر
لیے اپنے ہمراہ زخمی قشون   زمین پر گرے اُنکے جوہاے خون
چلی اسطرح تیغ خارا گذار   کہ صحن زمین ہو گئے دشت و در
خفا ہو کے جناب زبیرؓ عوام   عدو کش جوان مرد جویاے کام
بڑھے قتل کرتے وہ نصرت مآب   جو ماہان کے خیمون پہ پہنچے شتاب
جو یہ حال دیکھا تو ماہان زار   ہوا خستہ غمگین و ترسان و خوار
یقینی ہے اللہ کی تنبیہ مار   یہ دولت یہ فوج و حشم یہ فرار

یہ سنکر نصاریٰ نے موڑی عنان | چلے ڈرتے ڈرتے سوے مومنان

بملاحظہ کیفیت پلٹ آنے کفار کے حکم دینا سپہ سالار کا حضرت سعیدؓ کو واسطے حملہ کے

لکھا ہے یہ سردار نے دیکھا جب | کہ امداد اسلام سے ہٹے اِدھر
سعیدؓ دلاور کو تاکید کی | کہ اب تم بھی حملہ کرو ای جری
تو وہ اَور غازی جو تھے انکے ساتھ | عدو پر گرے جانے وھو کے ہاتھ
گرے اسطرح انپہ وہ ایکبار | کہ جون شیر گلہ پہ بہر شکار
کیا حملہ شیران دین نے جدھر | رواں تھی دلوں مین نہ جسمون پہ سر
ہوا گرم بازار تلوار کا | گیا چرخ پر شور جھنکار کا
گری نعش پر نعش کفار کی | گئی آرزو دل سے پیکار کی
جو زندہ رہے تھے نہ ثابت قدم | ہٹے معرکہ سے بصد درد و غم
مگر وہ ہی نخچیر والے جو تھے | لگا پاکے تیر کو وہین رہے
غضب کے نہایت منچلے تھے عرب | کہ سینوں پہ روکا کیے تیر سب
اور انکے سوا شاد نے سو ہزار | مقرر کیے تھے دلاور سوار
کہ تھے وہ کماندار جویاے جنگ | لگاتے تھے اکبارگی سب خدنگ
لگی چلنے تیروں کی اسطرح باڑ | کہ غربال ہو جائے جس سے پہاڑ
لگیں چرچرانے جو چاچی کمان | گیا شور چرچر کا تا آسمان
شبا شب تھی ہر سمت آواز تیر | چرانے لگا آنکھ بہرام پیر
ہوئے تودۂ تیر سب دشت و در | ہوا پر نہ تھا طایرونکا گذر
کیے طایر تیر نے آشیان | کلیجوں مین مردونکے ہو کر نہان
دلیر عرب پھر نہ واں سے بڑھے | جہان پر کھڑے تھے کھڑے ہی رہے

تنہا آنا میدان جنگ مین ایک بطریق قوی ہیکل کا نکلنا اُسکے مقابلہ مین غلام حضرت ذوالکلاع کا اور روک لینا اُسکو بوجہ بے سامانی اور خود نکلنا اُسکے مقابلہ کو اور زخمی ہو کر پلٹ آنا لشکر اسلام مین

کہ ناگاہ اک روم کا پہلوان | کہ تھا صاحب کوس و بوق و نشان
قوی جسم و پر زور و بالا دراز | درع تھا سب اسکا سامان ساز
سنہری زرہ اور چار آئینہ صلیب | دھرے خود سر پر بصد فر و زیب
جڑاؤ کمر بند زیب کمر | سوار ایک گھوڑے گران ڈیل پر
پرے سے بڑھا اور بر دمی زبان | لگا فخر کرنے وہ تیرہ روان
پھراتا تھا گھوڑے کو کہتا تھا یون | مقابل کوئی آئے مشتاق ہون
کیا غازیون نے توقف ذرا | مقابل جو اُسکے نہ کوئی گیا
تو للکار کر سرسپہ نامور | لگے کہنے ہان ہان یہ کیسا ہے ڈر
جہانمین ہین ایسے بہت پیلتن | کہ دل اُنکے ہین خوف سے پر محن
ہزارون زبردست قامت بلند | ضعیفون سے ہوتے ہین دم مین نژند
شجاعت جدا ہے جدا فربہی | قوی چاہیے دل نہ ہو تن قوی
تمہارا مددگار اللہ ہے | تمہین کوہ ہو اور یہ پرکاہ ہے
لڑو اس سے دیکھو خدا پر نظر | وہ قادر ہے بخشے گا تمکو ظفر
یہ سنکر بڑھا اک غلام عرب | پیادہ پئے رزم شیدائے رب
زرہ تن پہ نے سر پہ مغفر دھرا | نہ تھا ساز و سامان بھی کچھ جنگ کا
توکل تو ہے شیوۂ مومنین | نظر انکی ظاہر پہ اصلا نہین
فقط پاس تھی اُسکے تیغ و سپر | چلا گاو پر جسطرح شیر نر
تو اُسکے میان حمیری ذوالکلاعؓ | لیے تھے جنھون نے بلاد و قلاع
بڑھتے یون کہا ہان نہ جا زینہار | پیادہ ہے تو اور دشمن سوار
نہین ہے ترے پاس سامان جنگ | مبادا کہ غالب ہو وہ بدرنگ
وہ ٹھہرا تو بس انکا گھوڑا بڑھا | غرض یہ کہ دین خود انہین اسکو ملا
لیے ہاتھ مین نیزۂ آبدار | مقابل ہوئے اُس سے با صد وقار
ہوئے پہلے دونون مین نیزونکے وار | ولیکن نہ کوئی ہوا کامگار
بہت دیر تک نیزہ بازی ہوئی | کسی کو نہ کچھ سرفرازی ہوئی

لکھا ہے کہ ایسی سنانین چلین / کہ ڈانڈین فقط ہاتھ مین رہ گئین
یہ فرطِ غضب سے وہ تھے بیدریغ / برابر چلین دونون جانب سے تیغ
اور اُسکی پڑی تیغ یون کارگر / سپر اور تیغ و زرہ کاٹ کر
عنان موڑ کر جانبِ مومنین / ہوا یہ ہوے تھا عقب مین لعین
کہا آکے اے قومِ نصرت اثر / سلاح و زرہ پر نہ کرنا نظر
حفاظت کرے جسکی چاہے خدا / زرہ جوشن و خود ہین ہال کیا
کہا مین نے مین ہون بڑا شہسوار / نکالون بس اب اُسکے سر سے دمار
یہ چالاک گھوڑا پری کی مثال / کہ ہوا اسکی سرعت پہ بجلی نڈھال
ہزارون جگہ مین لڑا کیا نہین / پر ایسا کبھی زخم آیا نہین
سوا اک دلیران و شیرانِ دین / ظفر مین نے گر اسپہ پائی نہین
تو دونون نے فوراً انھین پھینک کر / نکالی وہین تیغ برش گہر
نگر دار غازی کا خالی گیا / نہ کافر کے وہ ہاتھ کاری لگا
کیا سخت مجروح بازو سے جب / کہ وہ تیغ بران گئی اسمین کھب
مگر اسپ تازی کی وہ گرد کو / نہ پہونچا تو ٹھہرا یل زشت خو
نہو کا اگر کوئی شی زینہار / نہ جب تک کہ ہو حکمِ پروردگار
جو بے ساز و سامان تھا دیکھا اُسے / تو مین نے لڑائی سے روکا اسے
مرے پاس ہر ساز و سامانِ جنگ / یہ خود و زرہ تیغ نادیدہ زنگ
یہ دل مین سمجھ کر جو کی کارزار / ہوا سخت مجروح اور دل فگار
بلا تھی وہ تلوار یا برق تھی / سپر اور تیغ و زرہ بھی کٹی
مین افسر تمہارا ہون سمجھو تمہین / یہ زندہ پلٹ کر نہ جائے لعین

بڑھنا ایک نوجوان حمیری کا مقابلہ بطریق اور مارنا اُس بطریق کو اور شہید ہونا

یہ سنکر پرے سے بڑھا اک سوار / دلیر و جوان مرد و جویاے کار
ہوا وہ بھی اُس سے وہین حملہ گر / رہین کارگر خوب تیغ و سپر
کہ ناگاہ گرد عرب نے وہان / لگایا جو اک نیزۂ جان ستان
جو غازی نے چاہا کہ رہوا اسے / اُتر کر یہ سامان لے لیجیے
یہ چاہا انھون نے کہ اب ہمکو ہم / کرین قتل اور ہون مظفر علم
بلا تھی کہ وہ دیکھ کر ڈر گئے / مقابل مین اُسکے نہ ٹھہرے رہے
گیا لیکے خدمت مین سردار کی / کہا نذر ہے اے امیر جری
جو فارغ ہوا اس سے وہ پاکدین / چلا پھر سوے عرصۂ رزم و کین
لڑا آنکر اُس سے پھر اور گرد / کہ میدان مین ظاہر کرے دستبرد
تو پھر حاکم نابلس پر ہوس / چلا سوے میدان بڑھایا فرس
وہ تھا ہمرہِ نابلس لوہے مین غرق / چمک کر گیا جون چمکتی ہے برق
بہم دیر تک دونون لڑتے رہے / دو رویہ جوان اُنکو دیکھا کیے
تو بس صاف سینہ سے نکلا اُدھر / وہ بیجان ہو کر گرا خاک پر
تو رومی سوارون نے حملہ کیا / بصد طیش غازی بھی اُنپر بڑھا
ولے جست و خیز اسپ رہوار کی / وہ تاب و توان گرد جرار کی
اُتر کر بہیون سے دلیرِ عرب / ہوا قابض اُس مال پر با طرب
کہا اے مبارک ہو یہ ہے ترا / تو اُسنے اُسے نذرِ یاران کیا
عدو اور اُس سے ہوا دو بدو / ہوا غالب اُس پر بھی وہ سرخرو
اُسے بھی لیا مار جو تھا جوان / مقابل ہوا اور رہا وہ بھی وان
کہا ہان خبردار اب اے دلیر / مبارز ہون تجھسے کرون تجکو زیر
کیا اُسنے غازی جوان کو شہید / وہ روز اُسکے حق مین ہوا روزِ عید

اُترنا گھوڑے سے بطریق نابلس کا واسطے لینے سامان شہید کے اور مارا جانا خدنگ مجاہد کمانداری سے اور آنا بادشاہ الان کا بصد غیظ و طیش اور مقابل ہونا اُس سے حضرت شرجیل رضی کا اور بعد قیل و قال دراز ہم نبرد ہونا دونون کا اور پہونچنا ضرار رضی دشمن شکار کا اور قتل کرنا اسکو بضرب خنجر بعنایت داور

ہو کافر نے مومن کے اسباب پر
نظر کی تو لینے کو آیا اُتر

کمان کی لکھون اُسکے تعریف کیا
ہلال اُسپہ قربان تھا عید کا

عدوے خدا اب نہ جیتا بچے
اِسی کھیت مین بجیت یہ بھی رہے

نوشتہ تھی اُسپر عدو کی اجل
وہ تھا مختصر سا نہ طول عمل

جو کھینچا لگی چرچرانے کمان
قضا نے کہا جائیگا یہ کہان

پلایا اُسے اُسنے جام اجل
کہا گوش دل مین پیام اجل

نہ دی زخم نے تنگیٔ دل کی داد
رہا حشر تک اُنمین باقی عناد

لگا کہنے ناہان یہ للکار کر
کہ مرجاؤ رکھتے ہو غیرت اگر

بھرا اُسکے سر مین تکبر غرور
یہ سمجھے ہوئے تھا کہ ہون مین ہی سور

کمر بند زرین تھا زیب کمر
مرصع حمائل مرصع سپر

ٹہلنے لگا درمیان مصاف
رہا دیر تک گرم لاف و گزاف

نہ میدان مین میرے مقابل ہو اب
سوائے امیر سپاہ عرب

زرہ زیب تن خود سر پر دھرے
اور اک ہاتھ مین تھے علم کیلیے

یہ کی عرض ای سرور و مقتدا
شرحبیل ہین کاتب مصطفا

جو ہونچا یہ حکم اُنکو سردار کا
نشان ایک ہمقوم کو دیدیا

تو لیلونگا تجھ سے مین اگر نشان
وگرنہ سپہدار با عز و شان

یہ کہکر چلے سمت شاہ الاان
اور اشعار رجز ایسے تھے تر زبان

کہا یہ وہ ہی جس سے ہم ہون دلیر
کرین دشمنون کو قتیل و اسیر

جو حق نے پیمبر سے وعدے کیے
یقینی وفا سب وہ ہو جائینگے

کہا ہی یہی وعدہ کردگار
کہ اعدائے اسلام ہون خوار و زار

عراق و خراسان آلان و خزر
بر و بوم روم و دیار بکر

غرض شرق سے غرب تک سب زمین
ہو پر نور اسلام سے بالیقین

کہا حق نہ اُسکی اعانت کرے
جو کوئی جہان مین بغاوت کرے

بغاوت تمھاری ہی یہ آشکار
کہ ناحق ہو جو بندہ کارزار

کہا اسکا وارث نہین ہی کوئی
کہ خلاق و مالک ہی رب قوی

جسے اپنے بندو نسے چاہی وہ دے
کوئی بھی نہ چون و چرا کر سکے

یہ کہکر کہا اُس سے سن اے جوان
سمجھتا ہی تو خوب تازی زبان

مسلمان ہو چھوڑ تُ بت صلیب
کہ ہو جائے تو بھی ہمارا حبیب

کہ بے شُبہ منجا ہی عیسیٰ کا دین
مین چھوڑونگا زنہار اسکو نہین

اُسے دیکھ کر ایک مجاہد جوان
کہ تھا منچلا با خدنگ و کمان

نہ صابر رہا ہو گیا بیقرار
کہا دل نے کر دے اسے دل فگار

کماندار غازی نے تب بیدرنگ
لیا کھینچ قربان سے اک خدنگ

کمانکے جو قبضہ پہ قبضہ کیا
تو فوراً اُسے بیچ مین رکھدیا

جو پیکان ملا اُسکی انگشت سے
پرافشان گذر کر گیا پشت سے

نکل صاف ایسا پرافشان گیا
کہ دل سے نکل اُسکے ارمان گیا

گرا دھم سے وہ ہین بروئے زمین
زمین و زمان نے کہا آفرین

یہ سنتے ہی اک گرد مرتوس نام
کہ شاہ الاان تھا وہ جویائے کام

لباس مرصع تھا زیب بدن
وہ بالا بلا اُسکا جون اہرمن

پر ایسے بڑھا سوئے میدان جنگ
لیے تیغ و اُسپر کمان و خدنگ

کہ دارا و جم سے نہین ہون مین کم
مین ہون شہریار الان کی حشم

یہ سنکر چلے جھٹ پر ایسے نکل
وہی کاتب سید بے بدل

سپہدار بولے کہ ای دوستو
چلا کون یہ شخص مجھسے کہو

کہا یہ کہو دو کسیکو نشان
کہ خالی رہین ہاتھ ہو کامران

کہا اُس سے میری جگہ کر قیام
ظفر پاؤنگا مین جو ای نیکنام

جسے چاہین دین اُنکو ہی اختیار
کہ ہین سرور فوج و عالی وقار

کہا اُسنے اُنسے کہ ای نیک پی
بتاؤ جو پڑھتا ہی کیا چیز ہی

اور اس سے ہمین دلین ہو اعتماد
کہ پائینگے لڑ کر عدو سے مراد

کہا ہان بتادے مجھے بھی ضرور
وہ کیا وعدہ حق ہین ای مرد ذی شعور

سبھی ملک ایران و توران زمین
عرب سے لگا تا بماچین و چین

یہ سب کشور شام و مصر اور ہند
یمن اور حبش مغرب و ملک سند

وہی اب ہمارا مددگار ہی
اور اُسکی رضا ہمکو درکار ہی

کریگا نہ خالق تمھاری مدد
کہ تم کرتے ہو دعوے بے سند

نہین حق تمھارا کچھ اس ملک مین
کریگا نہ حاکم وہ اُسپر تمھین

یہ خود اُسنے قرآن مین کہدیا
کہ مالک ہی ساری زمین کا خدا

ہی عقبیٰ فقط متقی کے لیے
کہ سب اُسنے چھوڑا اُسی کے لیے

بھلا ہو ترا گر اسے مان لے
کہ اب دین نصرانیت چھوڑ دے

کہا ہین نہ چھوڑونگا دین مسیح
سمجھتا ہو نہین ترک اِسکا صحیح

کہا ہین وہ بیشک خدا کے نبی
کہ اُنکو نبوت رسالت بھی دی

اگر اُنکے بیٹے نہین زینہار — کہ واحد ہی بس ذات پروردگار
نہ قائل ہوا سکا نہ مان اسکو بھی — کہ سب لی جناب مسیحا کو دی
خدانے تو رکھا ہی زندہ اُنھین — چہارم فلک پر ملی جا اُنھین
کہا مین کرونگا نہ اسپر یقین — یہ میرا عقیدہ نہین ہی نہین
نکالی وہین جیب سے اک صلیب — ہوا طالب فتح وہ بے نصیب
سمجھتا تھا دیگی یہ فتح و ظفر — رکھا سر پہ گاہے گہے چشم پر
شرجیل نے دیکھتے ہی یہ چال — کہا اُس سے او لعنتی بد خصال
تو اور تیرے ساتھی بھی ہون سب تباہ — یہ کرتا ہی کیا ای عدوے الٰہ
یہ کہتے ہی جھٹ اُسپہ حملہ کیا — اُدھر سے بھی مرکوس اُسپر بڑھا
اٹھے دیر تک خوب دونون وہان — کہ حیران دو رویہ تھے جنگی جوان
چلا نیزہ گاہے گہے تیغ تیز — سپر خود و بکتر ہوے ریزہ ریز
ہٹے پھر بھڑے پھر ہٹے وہ اُدھر — یہ کہتے تھے گردان آفاق گیر
شرجیل غالب ہون رب کریم — تہ تیغ اسلام ہو یہ لئیم
جو غازی نے دیکھا کہ یہ زشت خو — قوی اور بہادر ہی اور جنگ جو
یہ جانا کہ دہوکا اسے دیجیے — بنے جس طرح مار ہی لیجیے
بھگایا ہی یون سمت افواج دین — ہوا اُس سے مرکوس کو یہ یقین
کہ بھاگا یہ میری لڑائی سے اب — چلا اُنکے دنبال مین پر غضب
جو غازی نے جانا کہ یہ زشت خو — ہوا مشتعل پھیر کر اسپ کو
گیا اُسکے سینہ پہ وا سنان — ولیکن گئی ضرب جب رائیگان
کہا اُسنے جھنجھلا کے تب اُسسے یون — دغا سے نہین باز آتے ہو کیون
کہا کیا نہین تجکو اب تک خبر — کہ ہی جنگ دہوکا بس ای خیرہ سر
کہا اس سے کیا تجکو حاصل ہوا — کہا تھی نہ اِسوقت تیری قضا
یہ کہتا ہی راوی صادق زبان — کہ دونون نے لی تیغ آتش فشان
برابر ہوئی دونون جانب سے چوٹ — نہ تھا اُنکی چستی و تیزی مین کھوٹ
گئین ٹوٹ خود و زرہ ایسی بڑین — وہین جھنک کر اُنکو بالاے زین
گئے جٹ لپٹ زور کرنے لگے — مسلمان و کفار حیرت مین تھے
مگر تھے شرجیل اُس سے ضعیف — ریاضت نے اُنکو کیا تھا نحیف
یہ تھا ناتوانی سے اُنکے قریب — کہ ہو اُنپہ غالب وہ عبد الصلیب
کہ ناگہ ضرار جوان شیر نر — سراپا ہوے درد یہ دیکھ کر
کہ اُنکو دباتا تھا وہ زشت خو — کہ غالب ہون اِسپر تو ہون سرخرو
کہا دل نے افسوس ہی ہی ضرار — کہ اِسوقت یون کافر بدشعار
کرے قتل اِنکو تو دیکھا کرے — مدد کر اب اِنکی اگر ہو سکے
پیادہ ہی بس وہ نیک خو — دبے پانون پہونچے قریب عدو
نہ وہ اور نہ یہ اُنسے آگہ ہوے — کہ دونون لڑائی ہی مین مشغول تھے
کیا وار خنجر کا یون پُشت پر — کہ سینہ سے نکلا وہ دل کاٹ کر
گرا وہ زمین پر تو یہ باوقار — ہوے جلد گھوڑے پہ اُسکے سوار
شرجیل نے اُسکا سامان سب — اُتر کر لیا باسرور و طرب
جو دونون صحیح و سلامت پھرے — وہ سب تہنیت اُنکو دینے لگے
خوشی سے وہ کہتے تھے ای دوستو — سزاوار ہی حمد اللہ کو

منازعت شرعی مابین ضرار رض و شرجیل رض بابت سامان بادشاہ الان اور فیصلہ ہونا اُسکا بحکم داور دادگر امیر عالم پناہ گردون بارگاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

یہ کہتا ہی راوی صداقت مآب — ضرار ابن ازور شجاعت مآب
لگے کہنے حضرت شرجیل سے — کہ مقتول کا مال دیجیے مجھے
کہ وہ ہاتھ سے میرے مارا گیا — یہ سامان اُسکا مرا ہو چکا
کہا واہ یہ تو ہی میرا کمال — کہ میدان مین تھا اس سے مین گرم کار
بڑھی جبکہ دونون مین یہ گفتگو — گئے دونون سردار کے روبرو
جو یہ حال سارا اُنھون نے سنا — رہے جب نہ کچھ حکم اُنکو دیا
کہا اِس حکایت کو بہتر حضور — کرونگا مین تحریر اب بے قصور
جوابا جوا رشاد ہو گا ہمین — سپر مونہ اُسکے مخالف کرین
لکھا یون عریضہ حضور امیر — سلام ای جہاندار آفاق گیر
پس از حمد و نعت رسول انام — یہ ہی عرض مخلص عقیدت گزین

که اک روز اک کافر زشت خو / ہوا آکے میدان مین رزم جو
ہوئی دیر تک خوب دونون مین جنگ / ولیکن نہ کوئی ہوا چیرہ جنگ
پہونچتے ہی دشمن پہ حملہ کیا / اُسے مار کر وہ مظفر ہوا
کیا ختم نامہ کو او جلد تر / روانہ کیا بہ نگاہِ عمرؓ
عمرؓ عاشق زار ربِ ودود / عمرؓ باعث زیب ہر ہست و بود
عمرؓ داور و ناصرِ مومنین / عمرؓ قاتل کافرانِ لعین
عمرؓ باعث قوتِ دین حق / نگہبانِ قانون و آئین حق
جو پہونچا عریضہ حضور جناب / تو حضرت عمرؓ نے لکھا انھین یون جواب
سپہدار نے اسکی تعمیل مین

تو اک مرد غازی مقابل ہوا / نہ کوشش سے ہرگز وہ قاصر رہا
تو بس دوسرا غازی خوش سیر / چلا اُس مجاہد کی امداد پر
یہ حضرت سے اب ہمکو ارشاد ہو / کہ لے کون مقتول کے مال کو
عمرؓ کون وہ سرورِ اتقیا / عمرؓ سید اولیا اصفیا
عمرؓ وہ کہ شاہان عالیجناب / کرین فخر انکی جو جو مین رکاب
عمرؓ شمع بزم جناب نبیؐ / خبردار رمز خفی و جلی
کلامی ادب لو اور انکی صفات / جو ہون نائبِ سرورِ کائنات
کہ قاتل ہی لے مال مقتول کا / سر مو نہ اسمین کبھی فرق ہو
نہ کی دیر اور دیدیا سب انھین

نکلنا ایک شہسوار رومی کا میدان جنگ مین اور قتل اُسکا بدست حضرت زبیرؓ اور بعد اُسکے تین اور رومیون کا مارا جانا اُنکے ہاتھ سے

جو مارا گیا بادشاہِ الان / ہوئے خصم محزون اور نیم جان
زبیرؓ دلاور بصد طیش و کین / گئے برق سان اُسکو مارا وہین
کہ شمشیر کا وار جسپر کیا / ہوئی جسم سے جان اُسکی ہوا
لیا ساز و سامان بھی چارونکا سب / کیا شکر حق باہزاران طرب
جہان پہلوان نے جو دیکھا انھین / کہ اب جمگئے یہ تو میدان مین
نہ تھک جائین یہ خود بھی ہو آزما / مبادا کہ دشمن کو ہو جیت گی
نہ یہ جنگ سے سیر ہون زینہار / فدا ہو چکے بہر پروردگار
نہین خوب یہ تو ہین شیدائے جنگ / بلا لیجیے اب نہ کیجیے درنگ
پلٹ کر چلے آؤ میدان سے / خدا کے لیے تم فدا ہو چکے

ولیکن بڑھا فوج سے اک سوار / ہوا آکے میدان مین جو یارے کار
ازان بعد تین اور گرد دلیر / لڑے اُنسے کشتہ ہوئے ناگزیر
گئے اُس سے دل دشمنون کے دہل / کہ وہ تیغ تھی اُنکو تیغ اجل
نہ اسپر بھی پلٹے وہ میدان سے / یہ کہتے تھے آؤ مقابل مرے
کیے قتل اک آن مین چار گرد / مبادا ہون عاجز دم دست برد
کہا اے سپہدار نصرت لوا / بلائین انھین آپ بہر خدا
بہت محنت و کوششین کر چکے / مبادا اگر جنگ مین تھک گئے
سپہدار نے تب یہ آواز دی / زبیرؓ اب قسم تمکو اللہ کی
یہ سنتے ہی میدان سے پلٹے زبیرؓ / چلے آئے لشکر مین مانند شیر

قتل ہونا بادشاہ روسیہ داماد بادشاہ الان کا تیغ بیدریغ خالدیؓ سے اور سخت مضطر ہونا ماہان کا اور حکم دینا پیادون کو واسطے تیراندازی کے اور کیفیت تیرباراني

بڑھا پھر صفوفِ لغارات وان / شہ روسیہ صہر شاہِ الان
لباس شہی اُسکے زیب بدن / جو اہرمن تھا فوقِ سب ہمگنان
قوی و بہادر وہ مشہور تھا / سمجھتا بہت آپ کو دور تھا
مسلح رکھے تاج بستہ کمر / لیے تھا مرصع صلیب و سپر

ہوا آکے میدان مین ہیجا طلب
جھٹکر لگائی جو تیغ دودم
تو اُسکے بدن سے وہ سامان لیا
تو دینار خالص و کامل عیار
شہ روسیہ اُسکا داماد بھی
ہماری اہانت کرینگے نہ اب
بڑھین آنیہ اب تیر باران کرین
لگے چلنے ہر بار اک لاکھ تیر
اور آنکھین موئین سلسلہ سات سو
مغیرہؓ بن شعبہ صاحب ہنر
کہ اک ایک آنکھ اِنکی جاتی رہی
پڑا فوج اسلام مین تہلکا
ہوے سخت لاچار میدان سے
بڑھو اور بھی تیر باران کرو
قناطیر و جمہ جبیر و قورین بھی
سواران ترسا ہزارون ہزار
یہی حکم کرتا تھا ماہان وہان
عبادہؓ بن عامر یل خوش سیر
پر اُس روز کا حال مین کیا لکھون
کیا ورد تب مین نے لاحول کو
دلیران حمیر کو مین نے وہان
خدا سے برین دیکھتا ہی تمھین
ولیکن کسی نے نہ پاسخ دیا
دوبارہ مین لاحول پڑھنے لگا
کہا مین رہا جنگ مین جابجا
شجاعان اسلام سب ہٹ گئے
مبارز تھے تنہا ہی کفار سے
یہی فضل عباسؓ عالی تبار
تھے اور لڑے خوب کفار سے

سراپا مجسم بطیش و غضب
تو سیدھا گیا وہ بملک عدم
پلٹ آئے ہو کر مظفر لوا
ہوے اُسکی قیمت کے ہفدہ ہزار
لڑے خوب میدان مین اور جان دی
عرب پر ہمین فتح دینگے نہ اب
ہوا مثل ابر بہاران کرین
جھپکنے لگی چشم گردون پیر
لگی تھی سوے حق مگر دل کی لو
اور ابن نفیل تمیمی عمروؓ
مدام انپہ رحمت ہو اللہ کی
کہ تھی بارش تیر ہر دم سوا
دلیران اسلام پیچھے ہٹے
خبردار اِک دم نہ قاصر رہو
ہوے حملہ آور بفرطِ خوشی
مسلسل سمیہ والہ کارزار
کہ ہو بارش تیر ہان اور ہان
دلیر عرب گرد فیروز فر
ہٹے جبکہ میدان سے غازی قشون
کہ اللہ کا فضل اب ہمیہ ہو
پکارا کہ جاتے ہو یارو کہان
نہ بھاگو کہ تم جاؤ فردوس مین
کہ تھے حال مین اپنے سب مبتلا
کہ ہون ہمیہ فضال رب العلا
خدا کے لیے جان دیتا رہا
مگر جیدہ جیدہ بہادر رہے
نہ عاجز ہوے جنگ و پیکار سے
عمروؓ عاص گرد شجاعت شعار
کہ انسے وہ حیران و ترسان ہوے

جہان پہلوان خالدؓ نیک خو
کیا پہلے حملہ مین کشتہ اُسے
امام سیر واقدی نیک خو
شہ ارمنی نے جو اِسکو سنا
کہا آہ مجکو ہوا اب یقین
دیا حکم فوراً بادر دو محن
پیادونکو پہونچا جو فرمان شاہ
برسنے لگے تیر ژالون کے طور
ہوا یوم تعویر اُس دن کا نام
سعیدؓ ابن زید اور صخرؓ ابن حرب
غرض جبکہ یون تیر باران ہوے
وہان چار سو یہ ہی آواز تھی
شہ ارمنی نے اسے دیکھ کر
تو وہ اور زنجیر والی سپاہ
غبار زمین آسمان پر چڑھا
سیاہ کماندار و ناوک فگن
مسلمان نہایت پریشان ہوے
یہ کہتے ہین یرموک مین مین بھی تھا
دلیرانہ اہل تنصر بڑھے
ہمارا معاون ہو رب کریم
خدا سے تمھین شرم آتی نہین
نہین تو جہنم مین ہوگا مقام
اور اُنکے سوا جسکو آواز دی
روایت ہے عبدؓ اللہ قرط سے
پر اُس روز جیسی لڑائی ہوئی
سوا اُنکے جو تھے دلاور امیر
سپہدار دین اور یزیدؓ ابن صخر
اور ابن جناحؓ صداقت مآب
کہا مین نے کب تک لڑینگے یہ مرد

بڑھے صف سے اُسکے ہوے روبرو
گرا ہو کے بیجان جو رہوار سے
یہ کہتا ہے آنکا جو سامان کو
کہ شاہ الان گرد جنگ آزما
مسیحا کی ہمپر عنایت نہین
کماندار جتنے ہین ناوک فگن
ہوے ناوک انداز وہ روسیاہ
کہ زخمی ہوے مومنین کر تو غور
ہین اُن سات سو سے یہ عالی مقام
اور اُنکے سوار اشد طعن و ضرب
بہت تنگدل سب مسلمان ہوے
کہ یارو مری آنکھ جاتی رہی
کیا حکم فوج کماندار پر
بڑھی جانب عرصۂ رزمگاہ
شب و روز مین فرق اصلا نہ تھا
ہوئی سمت فوج عرب گام زن
طلب کی مدد اپنے اللہ سے
لڑے خوب سب مومنانِ خدا
یہ سمجھے کہ اب ہم مظفر ہوے
شکستہ ہوتا سب یہ فوج غنیم
سمجھتے ہو تم خود کو انصار دین
لڑو تا ملے تمکو اعلی مقام
ہوا ملتفت کچھ نہ مجھسے کوئی
کہ اُس معرکہ مین وہ موجود تھے
نہ دیکھی کہین مین نے ویسی کبھی
نشانون کو اپنے لیے ناگزیر
مسیبؓ نجبیہ دلیرون کے فخر
وہی عبد رحمن نصرت مآب
اگرچہ ہر جرأت مین ہر اک فرد

کہ تھوڑی ہی مین یہ اور عدو ہشیار
کہان انمین اب طاقت کارزار

لگین کرنے اعدا سے اسطرح جنگ
کہ اُنسے دلیران رومی تھے دنگ

کہ لڑتی تھین اور اہل اسلام کی
خبر لیتین کرتی تھین امداد بھی

پر اس روز کیطرح مین نے انھین
نہ دیکھا کہ سب محو تھین جنگ مین

تو اُن عورتون نے یہ تلوار کی
کہ جاتی رہی عقل کفار کی

لگاتی تھین شمشیر کفار پر
اُڑاتی تھین ہر وار مین اُنکے سر

کوئی منھ پہ گھوڑونکے لٹھ مارتی
دکھاتی کوئی اپنی اولاد تھی

کوئی پانی دیتی تھی مجروح کو
فرشتہ سیر خولہ جنگ جو

بڑھین اور یہ کہتی تھین دوڑو
کہ ہم مارے لیتے ہین کفار کو

کہ ہٹ جاؤ لڑنے دو کفار سے
چلو ڈر گئے تم تو کفار سے

وہ مردونسے مردانہ آگے ہوئین
کہون کیا کہ کیسا عدو سے لڑین

وہی دخت حضرت خلافت شعار
مساۃ اسماء عالی وقار

خدا دیوے اُن بی بیون کو جزا
کہ یہ کوششین کین براہ خدا

جناب پیمبر کی ہجرت سے یار
درود خدا انپہ ہو بے شمار

ہوا اہل اسلام پر حملہ گر
تو جلدی سے خولہ زن نامور

لگا زخم ایسا کہ بیخود ہوئین
اُسی جاے میدان مین گر پڑین

ضرار ابن ازور ہوے دردمند
کہ ہمشیر کو اُنکی پہونچے گزند

یہ کہتے ہی جھپٹین گرایا اُسے
گرا وہ زمین پر تو ہم خوش ہوے

کہا حال کیا ہے تمھارا کہو
کہا خیر ہے خیر جو ہو سو ہو

کہو میرے بھائی کی بھی کچھ خبر
کہا وہ یہین ہونگے ای خوش سیر

ہمیشہ باقبال و دولت رہے
یہان اور وہان اُسکی عزت رہے

مگر ضعف سے جب وہ چل سکین
وہ اک عورتونکو بلا کر وہین

کہ خود مین نے دیکھا انھین بعد شام
کہ زخمی جو تھے اُنکو وہ شادکام

جو آئے ضرار ابن ازور وہان
انھین دیکھ کر ہو گئے شادمان

نکالا نصارا کا مین نے دمار
گئے نار دوزخ مین وہ نابکار

گذرتا تھا جو جو اُن انکی بخت
تو ویسی ہی ہوتی تھی جنگ اور سخت

رہے اپنی اپنی جگہ سب کھڑے
لڑے خوب لیکن نہ پیچھے ہٹے

کہ سردار جناب شہ پر دلان
لڑی اسطرح کافرونسے وہان

سوا اسکے اک شخص کہتا تھا یون
کہ موجود تھا مین بغازی قشون

اِسی حال مین دیکھتا ہون مین کیا
کہ مردانہ میدان مین آکر نسا

لڑائی مین حاضر تھین یہ جا بجا
حضور جناب شہ دوسرا

کہ پانی پلاتی تھین وہ سر بسر
جراحات کو باندھتین مثل مرد

غرض دونون لشکر جو باہم ہوے
شجاعان اسلام ہٹنے لگے

بیان کر کے اپنا حسب اور نسب
صفات بزرگان و نام و لقب

کوئی مرد سے اپنے کہتی تھی یون
کہ فردوس سے بھاگتا ہے تو کیون

کہ مردو نہ بھاگو خدا کے لیے
لڑو کافرون سے کہ عزت رہے

لوئی کی صبیہ اور ام حکیم
کہ اُنکو سمجھتی تھین عظم رمیم

لگین منہ پہ گھوڑونکے لٹھ مارنے
لگین فارسون کو بھی للکارنے

انھین بڑھنے دیتے نہین ہمکو اب
کہ میدان دکھے ہوئی ہی غضب

جو آیا مقابل وہ کشتہ ہوا
ہوئین عورتین شیر مردم گزا

معیت مین شوہر کے لڑتی تھین یون
کہ اعدا کی تھین تشنہ جان و خون

کہا واقدی نے کہ یہ واقعہ
ہوا جبکہ گذرے برس پندرہ

ابو عامر با صفا پاک دین
یہ کہتے تھے اک گرد رومی لعین

بڑھین اُس سے میدان مین لڑنے لگین
پڑی سر پہ تلوار گھائل ہوئین

عفیرہ نے دیکھا جو گرتے ہوے
کہا ہاے افسوس اس رنج سے

جدائی سے اُنکی انھین ہو گا غم
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم

اُٹھایا انھین پھر وہین بیٹھ کر
رکھا اپنے زانو پہ جھٹ اُنکا سر

نہ جیتی رہونگی مین اب زینہار
ہوا مجھپہ یہ فضل پروردگار

یہ سنکر دعا کی کہ رب جہان
جیسے وہ فدا تجھپہ مین ناتوان

یہ کہتی ہین خود وہ زن نیک خو
کہا مین نے خولہ سے خیمے چلو

انھین اُنکے ڈیری مین پہونچا دیا
سنو پھر اُسی روز کا ماجرا

پلاتی تھین پانی خدا کے لیے
ہمیشہ خدا اُنپہ رحمت کرے

جو کچھ اُنپہ گذرا تھا سب پوچھکر
کہا تیرے بدلے مین ای خوش سیر

رئیس سیر واقدی نے کہا
کہ آغاز تھا صبح سے جنگ کا

سپہدار دین بو عبیدہ دلیر
اور اُنکے سوا تھے جو نامی امیر

یہ کہتا ہے شیرین بیان واقدی
روایت یہ راوی صادق نے کی

کہ اسدین گمین اُنکی تو تیغ ٹوٹ
پڑی جسم و جان نصارا مین پھوٹ

فقط حملہ خالد خوش شیم
نہ ہوتا تھا سو پہلوانون سے کم

کہا حارث ابن معین نے بیان — کہ موجود تھا مین بھی اسدن وہان
بڑھی قتل ترسا کو کرتے ہوے — کوئی شیر گلہ مین جیسے پڑے
کہ تھے جمع سب اسمین اہل دول — قوی جسم و جویای جنگ و جدل
سواری مین اشہب تھے انکے تمام — بزعم خود ہر ایک ذی احتشام
یعنی جوان فوج کفار کے — بڑھے آنکے میسرہ سے بھڑے
کھڑکتی تھین ہر سمت تیغ و سپر — اڑے تیغ و خنجر سے ہر سو شرر
جدھر جھک پڑے بندگان آلہ — ہوئین چپت صفوف نصارا سیاہ
تو یہ حال سردار نے دیکھ کر — اور ان عورتو نپر بھی کر کے نظر
نہ بھاگو نہ بھاگو خدا کے لیے — کرو خوف غصہ سے اللہ کے
شجاع جہان خالد نامور — ہوئی قلب دشمن پہ جب حملہ گر
کہ جا پہونچی انکے وہ سنتر تلک — اور اک کمپ دیکھا وہان ایک ایک
مکلف تھا جسمو نپہ انکے لباس — جواہر مین سب غرق نخوت اساس
تو اکبار ان سب نے حملہ کیا — لیے اپنے ہمرہ صلیب و لوا
لگے لڑنے اور لشکر میسرہ — بڑھا اور پھر آ کے با میمنہ
خشا خش سنانین جو چلنے لگین — تو مرگ و قضا ہاتھ ملنے لگین
جو کثرت سے اعدائے دین تھی وہان — لیا گھیر سب نے ہمین ناگہان
کہ چلاتی تھین اور کہتی تھین یون — کہ ہی ہی کرو تم نہ دین کو زبون
ہوئے سخت غمناک یہ کی دعا — کہ اب فضل کر ہمپہ رب العلا

وعظ نجم رض ابن مفرح سے بڑھنا مسلمانون کا اور حملہ امیر الحرب سیف اللہ الجبار اور آنا نسطور لشکر پناہ نصارا کا انکے مقابل مین اور قتل ہونا

لکھا ہی کہ جب ہٹ گئی مومنان — کہ جسطرح اوپر ہوا ہی بیان
اسیوقت اک واعظ خوش کلام — کہ کہتے تھے نجم اسکو اے نیکنام
سوار اسپ پر تھا پہنچا وہ پاس — ہوا سخت مغموم وہ حق شناس
کہ لوگو نہ پاؤگے پھر تم یہ روز — مبارک ہی یہ روز بہجت فروز
نہ پاؤگے زنہار باغ جنان — اٹھاؤگے گر تم نہ یہ سختیان
اگر خار مین گرد تکلیف کے — جو گھایل ہوا انسے اسکو ملے
شہادت کا درجہ ہی اسمین بلند — کرو جان قربان کہ ہو بہرہ مند
جو کچھ اسمین مین عیش و ناز و نعم — خدا کی قسم وہ کبھی ہون نہ کم
بڑھو اور لڑو اپنے اعدا سے اب — نہ بھاگو نہ بھاگو کرو خوف رب
مین کھاتا ہون سوگند پروردگار — تمھارا تو حورون کو ہی انتظار
کہ خدمت کرین آفتابے لیے — پیالون مین ہین ماء معین سے بھرے
لڑو ہو کے سینہ سپر اسطرح — کہ سابق لڑے مومنین جسطرح
شراباً طہوراً پلائین تمھین — کرین ناز و عشوہ لبھائین تمھین
لڑو کافرونسے کہ بیدین ہین — عدوے خدا ہین شیاطین ہین
کہ حق نے کیا تم سے وعدہ یہ صاف[1] — نہین عہد مین اسکے ہرگز خلاف
خلافت زمین کی انھین دینگے ہم — کہ جو ان انسے اول زراہ کرم
بڑھین عورتین روکنے کے لیے — لڑین خوب اعدائے اسلام سے
دلاور بہت اور فصیح البیان — کہ قائل تھے سب اسکے اہل زبان
کیا وعظ انسے اسی دم شروع — بصوت بلند و نیاز و خضوع
مقدر سے یہ دن ملا ہی تمھین — فدا ہو چلے جاؤ فردوس مین
فزاے جنان کی نہین انتہا — کہ جون چرخ ہر باغ کی ہی فزا
وہ تکلیف جو راہ مولا مین ہو — خدا را کرو صبر اے دوستو
یہ بازار اسکا ہی جو چاہی لے — اگر ہی یہ قیمت کہ جان اپنی دے
صحابہ ہو تم سرور پاک کے — فدا ہو کہ اللہ راضی رہے
برا ہی عذاب آگہے ڈرو — محب اسکے ہو کر نہ اغیار ہو
ہین آراستہ ساز و سامان سب — تمھاری ہین خواہان دل و جان سے سب
جو دار البقا چاہے آسان ہی — بہا اسکی اے دوستو جان ہی
نشانہ کرو صدر کو تاکہ حور — ملین آ کے سینو نسے با صد سرور
لگاؤ سنان تاکہ پاؤ جنان — کرو صبر دائم رہو شادمان
سنو تم یہ مضمون ہی فرقان مین — کیا ہی یہ ارشاد حق نے تمھین
کہ ہم دینگے جو لوگ مومن ہوے — ڈری ہم سے اعمال اچھے کیے
خلافت کی اور انکو ہمنے عطا — پھر اس دین پہ دینگے انکو جما

[1] وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون

کہ ہمنے وہ دین کرلیا ہی پسند
رہین اُسپہ ثابت کہ ہون ارجمند

کسی کو کرو تم نہ میرا شریک
کہ واحد مری ذات ہی لا شریک

خدارا ڈرتا ہو حاصل مراد
رہو دونون عالم مین آباد و شاد

کہ ایمان والو خدا سے ڈرو
نہان و عیان خوب ڈرتے رہو

یہ کہتا ہی راوی کہ اس وعظ سے
مسلمان پھر سوے میدان اُٹھے

نشانی یہ رومال سرخ اسکی تھی
کہ دُر خون بہائے نہ پلٹین کبھی

کہ دیکھو مین ن خالد ابن ولید
فدا ہونے والا براہ مجید

کہ اک پہلوان لشکر روم کا
سمٹے پہ نسطور جنگ آزما

پڑی اُسکے گھوڑی پہ برگستوان
کہ تھا وہ سراپا باآہن نہان

طلائی رکھے خود بالاے سر
اور اُسپر لگائے چلیپاے زر

اُسے موت ہی اُسکی لائی نکال
کہان وہ کہان خالد خوشخصال

یہ شوق شہادت مین تھی بیخودی
کہ پروا نہ تھی کچھ اُنھین جان کی

نہ تھا قتل اعدا مین ہرگز دریغ
کہ خود درتھے اور تھی برق تیغ

ہوئی مرگ جب اُسکے سر پر سوار
پکارا کہ ہان ہان چل نامدار

دلیرانہ تجھسے کرون کارزار
دکھاؤن شجاعت کی تجھکو بہار

یہ سنکر ہوے اُسپہ جھٹ حملہ گر
بڑھی شیر سے طرح رہوار پر

کبھی یہ اُدھر تھے کبھی وہ اِدھر
چلی خوب تلوار باہم دگر

ہوے گرم مہمیز یون راہوار
فلک پہ گیا رزمگہ کا غبار

ولیکن نکوئی ہوا مستمند
ہوا تھے کہ بجلی وہ دونون سمند

یہ تھا جابجا گرم بازار موت
کہ تھی شیر و بزدل طلبگار موت

چقاچاق تیغ و شپاشاپ تیر
لرزتا تھا سن سن کے بہرام تیر

وہ ریلا تیغون اور وہ گرد سیاہ
زمین سرخ تھی اور ہوا تھی سیاہ

تھی اوندھی کلہ خود و اژدون کہین
بہت وائی چشم زرہ خون کہین

نہ نیزے ہوے قتل سے منفعل
کہ جون سرو قدان بہر جسم دل

سنبھالا نہ سنبھلا گرا راہوار
جدا ہوگئے زین سے وہ نامدار

تو اُسنے یہ چاہا اسے مار لون
عجب کیا اسوقت ہو غرق خون

جدا اسسے جسدم کلہ ہو گئی
بڑی اُنکے دل کو ہوئی بیکلی

ہوا کیا اُنکا ہمقوم غازی جوان
ہوا سخت حیران اور آیا دوان

تعجب مجھے ہی کہ اسوقت مین
خیال اُسکا اسقدر ہو تمھین

اُنھین ڈر کے بدلے مین دونون امان
کہ دونون جہان مین رہین شادمان

اور اسپر بھی جو کوئی ناشکر ہو
تو فاسق ہی بیشبہہ وہ زشت خو

پڑھا اور اک آیہ کو اُسنے وہان
کہ سُن لو یہ ارشاد رب جہان

نہ مرنا مگر دین اسلام پر
کہ اسلام ہے ہمکو مد نظر

جہان پہلوان نے بجاہ و جلال
لیا خود پر باندھ رومال لال

لئے اپنے ہمراہ زخمی جوان
اور اُنکی زبان پر یہی تھا روان

لگی چلنے پھر اُنکی تیغ دودم
لگا ہونے آباد ملک عدم

بڑھا اُنکی جانب بصد کر و فر
کہ تھا لشکر روم مین نامور

نہان جیسے دبتی آہن مین وہ حیلہ فن
بلا قد بالا تھا جون اہرمن

نکلتے ہین پر چیونٹیون کے جہان
تو موت اُسکی آتی ہی بس بیگمان

پر اُس سے ذرا وہ نہ آگہ ہوئے
کہ قتل نصارا مین مشغول تھے

لکھا ہی کہ جس سمت وہ جھک پڑے
طپان تھے زمین پر پرے کے پرے

مقابل نہ ٹھہری وہ رومی گھٹا
اُڑی ابر سان یہ خلل پڑ گیا

ترا مین مقابل ہون ہشیار ہو
ذرا آ اِدھر مجھسے ہو جنگجو

مزا جنگ کا مین چکھاؤن تجھے
کہ زہر آب تیغ اب پلاؤن تجھے

ہوے متصل دونون لڑنے لگے
دلاور ہراسان و ششدر ہوے

چلا گرز گاہے تو گاہے سنان
کہا ترک گردون نے بھی الامان

غضب تھی غرض دو بدو اُنکی حرب
کہ غصہ سے جم جم کے کرتے تھے ضرب

جدھر وہان پہ جاتا تھا یک یک نظر
شرر ریز تھی تیغ گرز و تبر

فزون مرتا اور زندگی تھی زبون
ہوا تیرہ گون رزمگہ بحر خون

قضا جابجا کرتی تھی اپنا کام
جہان مین نہ تھی عافیت کا نام

پڑی تھین ڈھالین اسطرح سرنگون
کہ جون کشتیان ہون بدریاے خون

طپان جیسے عاشق ہو بیدل کوئی
تڑپتا تھا یون ہی بسمل کوئی

کہ ناگاہ از اتفاق قضا
پڑا اسپ خالد کا گڑھے مین پا

گرا سر سے خود مبارک کلاہ
ہوا سر برہنہ وہ خورشید جاہ

ملا جوش مومن ہوے تر زبان
کہ بچ جائے یارب جہان پہلوان

پکارا کہ ہان ہان کوئی آئیو
کلہ میری جلدی اٹھا لائیو

اٹھا دی کلہ جو اُسنے کہا
کہ اے گوہر بحر جود و سخا

یہ وہ جا ہی ڈر سے کھٹکتے ہین
کہ ذرہ سے بھی لاکھ تا ہین کم

تعجب ہی تم سا سخاوت پناہ
اگرے یاد اسدم یہ کہنہ کلاہ
کہا واہ سن مجھسی ای نیک دین
تو اس میری ٹوپی سے واقف نہین

ہزار اسپہ خالد کی جا مین نثار
یہ ہی باعثِ راحتِ جان زار
سنگھاتی ہی خوشبو مجھے یار کی
یہ ہی روح میرے تن زار کی

کہ ہین اسمین موے شریف نبیؐ
جنھین چاہتا ہی خدائی قوی
ہوا آپ کا جبکہ حج الوداع
کیا صاف سر کو سرِ اجتماع

تو پیشانی سرورِ پاک سے
لیے مین نے موشاہ لولاک سے
ہوا تب یہ ارشاد خیر الوریٰ
کہ بالونکو میرے کریگا تو کیا

یہ کی عرض مین نے کہ ای جان من
خداوند من دین و ایمان من
تری بال رکھونگا مین اپنے پاس
رہون دین و دنیا مین تا بے ہراس

خدا سے مین چاہونگا فتح و ظفر
توسل سے انکے بس اے باخبر
یہ سنتے ہی ارشاد مجھسے کیا
رہے گا تو غالب عدو پر سدا

ترے پاس جبتک ہین میری بال
نہ دشمن سی پہونچے تجھے کچھ ملال
وہ دے مو مبارک ہین اسمین رکھے
دو عالم سے بڑھ کر ہی یہ تو مجھے

جہان مین لڑا مین بپائی ظفر
کیے قتل اعداے حق بے خطر
اسی کی تو برکت ہی یہ ای فتا
وگرنہ مری تاب طاقت ہی کیا

جناب پیمبرؐ پہ ربِ انام
ہون افضل سی افضل درود و سلام
کلہ اور مغفر کو بالاے سر
رکھا اور وہ رومال بھی باندھکر

چپ و راست دامن سمیٹے ہوے
علم ہاتھ مین تیغ بران کئے
چڑھی اسپ پھر وہ اس شان سے
سنا الامان سب نے میدان سے

علم ہاتھ مین تیغ آتش فشان
وہ بپھرا ہوا شیر نر الامان
لگی ڈر سے گاو زمین کانپنے
شیاطین یہ بھاگے لگے ہانپنے

زمین کے طبق آسمانکے طبق
لرزتے تھی جیسے ہوا سے ورق
جھپٹ کر کیا اسطرح وار تیغ
کہا روح نسطور نے وا دریغ

وہ تھی ضرب یا تھا پیام اجل
کہ فوراً گئی جان کافر نکل
کرون اسکی برش کا مین کیا بیان
گئی تن مین جی بن دم ہوئی جانستان

نکل آئی جون برق پھر کوند کر
گرا وہ تو رہوار نے روند کر
کیا جسم ناپاک کو چور چور
ہوا اہل ایمان کو سور و سرور

نہ کیون اسمین جوہر یہ ہوتے بھلا
کہ قبضہ پہ تھا دست تیغ خدا
وہ تیغ خدا سنتے ہی جسکا نام
مرین خصم بن موت آئے تمام

وہ تیغ خدا احسن اللہ نامور
فلک جسکے آگے جھکاتا تھا سر
ہزارون کیے قتل دشمن شقی
جھڑی نہ ذرا وہ کہین سے مڑی

یہ گرمی تھی خون مین نہاتی رہی
انھین کاٹ اپنا دکھاتی رہی
صفونکی صفین اسنے پھر لوٹ دین
تڑپتے تھے ہر سمت اعداے دین

وہ چمکی جدھر شب ادھر ہو گئی
کہ ڈھالین انھین چھا گئی تیرگی
غضب تھی اسے خون سا کی چاٹ
کہ لاشون سے میدان دیے اسنے پاٹ

لگے کہنے اس سمت سب واہ واہ
ادھر تھا زبانونپہ افسوس و آہ

قتل نصارا تیغ جہانکشاے سیف اللہ الجبار سے اور شکست کھا کر ہٹنا انکا اور کشتہ ہونا سپاہ مسلسل کا اور بوجہ ہوجانے شام کے آنا دلیران اسلام کا اپنے خیام مین

یہ چاہا کہ ہو پھر کوئی جنگ جو
نہ آیا کوئی انکے جب روبرو
تو بس لشکر روم مین گھس گئے
دلیران زخمی کو ہمراہ لیے

یہ کہتا ہی راوی کہ وہ باوفا
ہوے انکے خرمن کو برق بلا
مقابل جو آیا وہ مارا گیا
جو انسے بچا تھا وہ سہما ہوا

انھین دیکھکر حارث ابن حسام
گئے پیش سردار عالی مقام
کہا تیغ خالد سے اے نامدار
ہوا عرصۂ رزمگہ لالہ زار

جدھر دیکھیے بہ رہا ہے لہو
ہزار آفرین خالد جنگ جو
نہ اب بھی ہوے سست کیا انکے ہاتھ
عدو کے لیے ہین بلا انکے ہاتھ

بلا لیجیے اب کہ آرام لین
مبادا کہ پہونچے ضرر کچھ انھین
یہ سنکر بڑھی خود سپہدار دین
کہا بو سلیمان ہزار آفرین

قسم ہی تمھین اب نہ آگے بڑھو
مرے پاس آؤ کہ آرام لو
کہا انسے ای سرور نیک خو
خدا کی قسم ہے یہی آرزو

کہ ہو مجکو عز شہادت نصیب
فدا جان ہو جائے بہر حبیب
یہ کہتے ہی پھر سوے اعدا بڑھے
دلیرانہ افواج مین گھس گئے
چکھائے مزہ جنگ کے پکار کے
اتارا انھین گھاٹ تلوار کے
انھین دیکھ کر سب مسلمان گروہ
بڑھے سمت اعدا بفر و شکوہ
ہوا گرم بازار جنگ و جدل
پیاپے لگے آنے پیک اجل
جو مجبور ہو کر وہ انسے ہٹے
تو بس ٹوٹ کر انپہ غازی گرے
کہ وان سب کو زیر و زبر کر دیا
پڑا انکی فوجون مین یہ تہلکا
دیا چھوڑ میدان انجام کار
تعاقب مین تھی سب وہ نصرت شعار
جو تھے انکے زنجیر والے جوان
تو اُن پر سواران نصرت نشان
گری جا کے اور روند ڈالا انھین
وہین خاک و خون مین ملایا انھین
طمانچہ اجل کا سم اسپ تھا
گری انکے خرمن پہ برق بلا
اسی کھیت مین کھیت وہ سب رہے
کٹے تیغ سے اور سمون سے پسے
چلی ایک لحظہ جو تیغ عرب
قلم ہو گئے تیر کٹ کٹ کے سب
جو تھے مست و مخمور جام غرور
ہوئے مثل شیشون کے سر انکے چور
وہ اُس روز مارے گئے چل ہزار
ہوا انسے آباد دار البوار
نہ تھی رزمگہ تھا وہ دریاے خون
نظر لاشین آتی تھین بالاے خون
عروس فلک نے کیا ارتحال
لیا برقعۂ شب کو چہرہ پہ ڈال
ہوا تیرہ و تار سارا جہان
گئے اپنے خیمون مین جنگی جوان

شب گشت سردار گرد لشکر اور ملاقی ہونا حضرت زبیرؓ و اسماؓ کا

لکھا ہے کہ جب مومنان خدا
ہوی اپنے ڈیرون مین رونق فزا
لگین خدمتین کرنے سعی رتین
سپہدار نے دیکھ کر یون انھین
کہ دن کی لڑائی سے ہین چور سب
پے گشت عازم ہوے آپ تب
کہ شب بھر ہم انکی حفاظت کرین
یہ خاصان حق خوب آرام لین
جلو مین لیے چیدہ چیدہ جوان
کہ تھے سب دلیران نام آوران
طلایہ لگے پھرنے وہ باوقار
زبانون پہ تھا ذکر پروردگار
کہ ناگاہ دو فارس انکو ملے
کہ آتے تھے وہ انکی جانب چلے
تہلل ہوے یہ جو للکار کر
تو سنتے ہی دونو وہ نیکو سیر
لگے کہنے احمدؐ ہین حق کے نبی
نہ مانے جو انکو شقی ہی وہی
جو دونو قریب آئے سردار کے
تو اسماؓ تھین اور ابن عوامؓ تھے
سپہدار منصور کر کے سلام
لگے کہنے کیون آئے ای نیکنام
کہا یہ انھون نے تھا مجھسے کہا
کہ ہین جو پہ سب مومن باصفا
حراست ہین اور تمہین ہے ضرور
کہ راضی ہو ہمسے خدائے شکور
کہا تم پہ اللہ کا فضل ہو
چلے جاؤ لشکر مین آرام لو
ولیکن اجازت سی سردار کی
ہے گشت مین رات بھر آپ بھی
کلامی سے ہو انکی تعریف کیا
وہی تھی دل و جانسے حق پر فدا
بشر تھے سراپا مگر نور تھے
وہ خاصان حق تھی بہت دور تھے

کیفیت داستان غرابت نشان ابو العبید رئیس حمص

سنا دین اب قصۂ بو العبید
اور اُسنے کیا جو کچھ اعدا کید
وہ تھا حمص کے نامدارون مین سے
ضیاعہ تھا جاگیر اُسکے لیے
لگایا تھا اس گاؤن مین اسنے باغ
گلستان گیتی کا چشم و چراغ
جدھر دیکھو اسمین اُدھر سبزہ زار
سدا اُسمین رہتی تھی فصل بہار
اُسی مین بنے تھے مکانات بھی
انھین مین وہ رہتا بعیش و خوشی
کہا واقدی نے کہ شاہان روم
چلے ساتھ لیکر جو فوج و ہجوم
تو درپیش وہان اُسکی شادی ہوئی
مہیا وہان اُسنے سب چیز کی
ہوا اتفاقاً اُسی گاؤن پہ
سر راہ عیسائیون کا گذر
تو مصروف تھا وہ بعیش و خوشی
اسی روز تھی اُسکی شادی رچی
جو سردار تھے لشکر روم مین
کیا اُسنے مہمان اپنا انھین
تکلف سے تیار کھانا کیا
جو کچھ چاہیے سب ہی موجود تھا
بلایا تھا یا کھلایا طعام
بلائے جو پھر آب گلگون کے جام
تو بیہوش ایسے وہ سب ہو گئے
کہ ہر طرح نشہ مین بکنے لگے
کہ اب اپنی زوجہ کو تو ای جوان
دکھادے ہمین جلد بوایہان

وہ حیران ہوکر یہ کہنے لگا
یہ کہتے ہو کیا تم کو کیا ہوگیا

اُٹھا لائے دولہن کو باجد وکد
کیا اُسکے ہی روبرو فعل بد

یہ کی التجا اُسنے بیچارہ وار
کہ برباد کر انکو پروردگار

گئی اپنے ڈیرون مین پھر وہ لعین
یہ بعید ہے حلمِ جہان آفرین

گئی فوج مین اور جرنیل سے
کہا ہاے اِمشب پسر کو مرے

ولیکن ذرا اُسکی فریاد کی
ز راہ تکبر سماعت نہ کی

تو اہل عرب کو ظفر اُنپہ دے
کہ انکا کوئی نام بھولے سے لے

ہوئی جبکہ یرموک مین کارزار
وہ لاچار و مظلوم اور دلفگار

چلا لشکر روم سے ایک شب
ہوا داخل فوج اہل عرب

ملا اُنسے اِسطرح کہنے لگا
کہ اے نامور ہی یہ لشکر بڑا

مناسب ہے اُنسے کرون وہ دغا
کہ اکدم مین لاکھون کرین ہیچیا

عطا حق نے کی ہی عدالت تمھین
سزاوار ہی فتح و نصرت تمھین

کہا تیری ہم سب عایت کرین
کبھی جزیہ ہملوگ تجھسے لین

غرض پختگی کرکے اِس عہد کی
اُٹھا لشکر روم کی راہ لی

کہا اُنسے یار وہی اکجا قریب
کہ ہی آب و سبزہ فزای عجیب

نہین ایک دم کی کسی کو خبر
غنیمت ہی گر عیش سے ہو بسر

دہ مٹی ہی لے دوستو دل نہین
کہ تیر ادا کا جو گھائل نہین

اُدھر قتل پہ نازنتیار ہو
اِدھر شوق ہر دم گنہ گار ہو

ہوی جلکے اُس جھیل پر خیمہ زن
کہ ہو دور کچھ دیس سے رنج و محن

کہا اُسنے ہین دور اہل عرب
کہ یہ سدرہ ہی کر و عیش اب

غرض اُنکو بے فکر ایسا کیا
کہ تھا عیش سے کام صبح و مسا

بتان فرنگی وارمن نژاد
ہوی لب بلب اُنسے اور بامراد

دلونمین جو ارمان تھے پورے ہوے
بڑھا شوق سینونسے سینے ملے

ہوئی مست و مخمور صہبای عیش
اور اُسجا کہ وہ جا نہ تھی بے جا عیش

علاج آہ کیا ہو دی اُس زار کا
جو بیمار ہو چشم بیمار کا

نہ سمجھے یہ غفلت بلا لائے گی
کہ عُسرت سے عشرت بدل جائیگی

ہوا قتل نسطور بطریق جب
گیا فوج دین مین وہ ہنگام شب

یہ کہکر وہ پلٹا گیا پھر وہان
ہوا اُنسے بس کیدل و گرزبان

ہوئی آگ روشن تو وہ دلفگار
کہ تھا درد دل سے بہت بے قرار

تو فوراً ستون بکانسے اُسے
دیا باندھ اور آپ اُٹھ کر گئے

نمک کا بھی اُسکے نہ آیا خیال
وہ اُس کور نمکی کو سمجھے حلال

جو مانع ہوا آکے اُسکا پسر
کیا قتل اُسکو وہین دوڑ کر

کہا واقدی نے کہ وقت سحر
لیا مان نے مقتول بیٹے کا سر

تری فوج والون نے کشتہ کیا
یہ سر ہے تو دے داد بہرِ خدا

پھری ہوکے مایوس و غم تباہ
دعا کی کہ اے دو جہان کے پناہ

یہ مغرور و کافر ستم گار ہین
وہ زہرا دو عا دل نکو کار ہین

ہوا شامل فوج عیسائیان
کہ لون اُنسے بدلا کیسطوریان

گیا پوچھتا پوچھتا تیز تر
سوے خیمہ خالدِ نامور

اگرچہ ہو تم شیر دشمن شکار
اگرچہ تو ہین بے حد و ہوشیار

کیا ہی انھون نے وہ مجھپر ستم
کہ آرام مجھکو نہین ایک دم

مری ساتھ اُسکا عوض تم کرو
جراحت پر اب میرے مرہم رکھو

کہ تو دی نہ دین تیری اہل و عیال
رہین پشت بر پشت سب بے ملال

اور اُنمین بہت ایسے سردار تھے
کہ اُسکے بدل یار و غمخوار تھے

ہی جانبخش بس وہ وہی آب و ہوا
چلو وہین چلکر اُڑا دین مزا

جو یہ لطف و خوبی نہ انسان مین ہو
تو کیا فرق انسان و حیوان مین ہو

چلو مہوشونسے ہو تم لب بلب
غنیمت ہی دنیا مین عیش و طرب

وہ ناداں عشرت کے مائل ہوے
خوشی سے اُٹھی چلدیے فوج سے

رہی جھیل اسطرح سے درمیان
کہ وہ تھے اُدھر اور ادھر مومنان

مین غافل نہین فکر ایسی کرون
کہ برباد ہو جاے تازی قشون

لگے پینے وہ دختِ رز کا لہو
ہوے جام لبریز خالی سبو

لگے بجنے خیمون مین عشرت کے ساز
لگے ہونے آپسمین ناز و نیاز

نہ دنیا و دین کی رہی کچھ خبر
نہ مطلق اُنھین پاس نفع و ضرر

تو قابو سے دل مثل جانان گئے
لگے دمبدم ہونے ارمان نئے

چمک کر حسینون کی برق نظر
عیادت کو آئی کیا دل مین گھر

نتیجہ ہی غفلت کا یار و برا
وہ غافل ہو جسپر ہو قہر خدا

سپہدار غازی سے کہنے لگا
کہ کل آگ جلوا ئیے جابجا

لگی آتش دل بجھانے لگا
اُنھین اپنی الفت جتانے لگا

ہوا داخل فوج اسلامیان
لگے کہنے اُس سے مجاہد جوان

کہ جو کچھ کہا تو نے ہمنے کیا — یہ دیکھ آگ روشن ہوئی جابجا
کرو میرے ہمراہ جو کچھ کہون — کرین وہ فنا ہو نصارا فشون
کہ تھے آہنی خود بھی ہوا ربھی — بہت ہوشیار اور جگردار بھی
سوا انکے عبد اللہ ابن عمرؓ — تھے حضرت ابوبکرؓ کے بھی پسر
اور اوسؓ جری کے دلاور پسر — مسمے بعبد اللہ و خوش سیر
بتا کر انھیں گھاٹ کا سب نشان — کہا ای دلیران صاحب توان
تعاقب کرینگے تمھارا اگر — تو ہو جائینگے غرق یہ خیرہ سر
غرض یہ لڑو اور بھاگ آؤ تم — اسی گھاٹ سے بس چلے جاؤ تم
کہا ٹھہر کر انپر حملہ کرو — اور آرام سے انکو کشتہ کرو
بڑھا پھر گیا لشکر روم مین — پکارا کہ کرتا ہون آگہ تمھین
کہ اعراب یہ آئے ای دوستو — یہ روشن ہے آتش اُٹھو دیکھ لو
چلے بد حواسانہ یون نابکار — لگے ہونے گھوڑونپہ بے زین سوار
برہنہ بدن کوئی دوڑا اُدھر — لیے ہاتھ مین اپنے تیغ و سپر
لگی چلنے انپر جو تیغ عرب — تو سمجھے کہ انسے بچینگے نہ اب
مسلمان سب جنگ سے ہٹ گئے — گئے سب اُسی راہ پایاب سے
نہ سوجھی ذرا یہ تو پایاب ہے — بڑھو آؤ حملہ کرو پے بہ پے
یکایک در آئے بہ تیغ و سپر — بڑھو بیخودانہ کہ جائین گذر
پیادہ کوئی اور کوئی سوار — گئے آب سے نار مین سو ہزار

بتا کیا کرین اب تو اُس نے کہا — کہ پانصد دلیران جنگ آزما
کہا واقدی نے کہ پانصد جوان — ہوی اُسکے ہمراہ شبکو روان
انھی مین تھے رافعؓ اور عبد اللہ — عیاضؓ اور ضرارؓ ظفر دستگاہ
وہی عبد رحمنؓ عالی مقام — تھے ہشتم جوان غانمؓ نیک نام
بھانسے کہ وہ جھیل پایاب تھی — اُتارا اُنھین اُس نے با صد خوشی
تم اِس گھاٹ کو دیکھ لو غور سے — کرو حملہ اور یون ہین آؤ چلے
اگر تم لگا کر اُنھین لائیو — لڑائی یہ دیکھو نہ جم جائیو
یہ کہہ کر بڑھا اُنکو ہمرہ لیے — جو پہونچا قریب اُنکے خیام کے
اگر شور اور غل کے ساتھ اپنے تم — کہ گھبرائین یہ اور کرین خود کو گم
جو چاہے وہ لے جان اپنی بچا — مین کرتا ہون حق دوستی کا ادا
تو گھبرا کے ویرونسے رومی اُٹھے — ہوے مضطرب سوے آتش چلے
اُٹھا اُنھین ملتا کوئی زشت کام — چڑھانے لگا دُم پہ کوئی لگام
کہ اسلام والون نے حملہ کیا — اگری اُنکے خرمن پہ برق بلا
پریشان ہو کر بڑھے بدرنگ — ہوئے اہل ایمانسے بس گرم جنگ
کہا اُسنے للکار کر اُنسے یون — نچھوڑو انھین تم کرو غرق خون
گئے وہ اُسی گھاٹ سے فوج مین — اُنھون نے یہ چاہا تعاقب کرین
جو اُسمین گیا پھر وہ نکلا نہین — فرس تھا کہین اور فارس کہین
نہ معلوم اُس تیرہ شب مین ہوا — کہ پایاب ہے یا ہے مردم گزا

معلوم ہونا کفار کو حال غرق ہونے اپنی فوج کا اور افسوس ماہان کا اور مضطربانہ پیام صلح دینا سپہدار عالی وقار کو صف آرا ہونا دونون لشکر کا آنا جرجیر کا میدان مین اور طلب کرنا سپہ سالار کو واسطے اپنے مقابلہ کے اور قتل اُس کا اُن کی تیغ سے

کہا واقدی نے ہوئی جب سحر — نصارا نے فوج پہ ڈالی نظر
کہا آہ افسوس و احسرتا — وہ تھا کون جسنے یہ دھوکا دیا
کیا اُسنے دھوکہ نکالا غبار — کہ تھا سخت مظلوم اور دلفگار
اگرچہ خوشامد سے وہ پیش آئے — نہ سمجھے اُسے دوست سمجھو تو ہای

تو فوراً اُنھین ہو گیا یہ یقین — کہ ڈوبے اسی جھیل مین سب کہین
تو اک شخص بولا کہ وہ تھا وہی — اعراب مین کی جسکی بے عزتی
کسی سے جو کوئی بُرائی کرے — نہ پایا اُس سے نہ غافل رہے
پھر دن چڑھے اس سے ماہان زار — جو واقف ہوا ہو گیا بے قرار

کہا ہونگے بیشک عرب فتح مند
کہ ہین سب انکو کار و ہمت بلند

نظر مجکو آتی ہے فتح عرب
اُسی کے یہ آثار ظاہر ہین سب

کہا ہان مناسب ہی یہ مشورہ
میا بخی نے ماہان سے آکر کہا

بلایا کہا اُس سے ای نیک خو
ابھی جاسوسی فوج اسلام تو

کہ ہرگز نہین جنگ کا ایک حال
کبھی فتح ہی گہ شکست و وبال

نہ دنیا ہی دون پر کرو تم غرور
کہ اِکدن اسے چھوڑ دوگے ضرور

کہا آکے لخمی نے جب یہ پیام
ہوے نرم سردار والا مقام

نہین اُنمین اب طاقتِ کارزار
لڑینگے تو بیشک کرینگے فرار

سُنا جب یہ ماہان نے کھا کر قسم
کہا صلح کرتے نہین آپ ہم

اُسیوقت سب افسرون کو کہا
کہ سب مستعد ہو براے وغا

ہوا حکم سردار بعد از نماز
کہ ہون مستعد مومن سرفراز

اُدھر سے وہ ظلمت اُدھر سے یہ نور
وہ سب پُر زکینہ یہ سب پر سرور

جمی صف بصف از پئے کارزار
دو رویہ دو لشکر کہ جون کوہسار

سپہدار دین اور جہان پہلوان
باقبال و جاہ و باعزاز و شان

ہوا جلوہ افزاے چرخ برین
منور ہوے آسمان و زمین

پکارا نہ آئے مقابل مرے
بجز حاکم فوج اسلام کے

کہا مین اگر آؤنگا لوٹ کر
تو لیلونگا ورنہ تم ای خوش سیر

جو نافذ ہو حکمِ جنابِ امیر
تو فرمانبری کیجیو اے دلیر

کہا اب یہ مجکو سزاوار ہے
کہ جرجیر میرا طلبگار ہے

یہ کہتے ہی سردار صف سے بڑھے
مجاہد اُنھین منع کرتے رہے

ولیکن نہ مانا کسیکا کہا
مقابل ہوی اُس سے وہ باصفا

مین آیا جو تو نے بُلایا مجھے
تہِ تیغ اول کرون مین تجھے

وہ بولا کہ ہی باکرامت صلیب
ظفر پائینگے تمپہ ہم عنقریب

بڑھی اُنمین ہونے لگی کارزار
دو رویہ تھی حیران جنگی سوار

فرس بھی تھے جنگ آزمائے ہوے
لگے راکبون کے ارادونپہ تھے

سنانسے کبھی گرز و شمشیر سے
بہت دیر تک خوب لڑتے رہے

کہ سردار یا رب سلامت رہین
بافضال خود سرخرو رکھ ہمین

سوے لشکر روم راہی ہوا
سپہدار کو اُسنے دھوکا دیا

امیر دلاور تعاقب مین تھے
کہ زندہ نہ جانے دون مارون اسے

یہ قورین کو اُسنے بھیجا پیام
جو بہتر ہو تبلا اب ای نیکنام

یہ بہتر ہے تا خیر ہو جنگ مین
کہ ہم کوئی تدبیر اپنی کرین

نصاراے عرب تھی جو موجود وہان
اُنھی مین سے اک مرد شیرین زبان

سپہدار دین گر توجہ کرین
یہ پیغام میرا سُنانا اُنھین

ظفر دی جسے چاہے جان آفرین
یہ مخصوص ہرگز کسی کو نہین

لڑائی مین اب تم توقف کرو
تعجب نہین ہی اگر صلح ہو

ولیکن جہان پہلوان نے کہا
نہ مانین اسے آپ کرتے ہین کیا

کہا بس پلٹ جا یہ کہ اُس سے تو
کہ مہلت ندین ہم تو ہین جنگجو

مین خود جاؤنگا اُنسے لڑنے کو آج
نہین ہی مری دلمین خوفِ عرب

غرض دوسری روز وقتِ سحر
مسلح ہوے کافرِ خیرہ سر

تو فوراً مسلح ہوے اہل دین
چلے شوق سے سمت میدان کین

لگے بجنے دونو طرف کوس جنگ
تھی لرزان زمین اور افلاک دنگ

ہوا اگلے لشکر مین ماہان کھڑا
بزیر صلیب و مرصع لوا

ہوے اپنی اپنی جگہ جلوہ گر
کہ اتنے مین مہر فروزان گہر

بڑھا صف سے جرجیر جویاے جنگ
لیے گرز و تیغ و کمان و خدنگ

امیر سپہ نے جو اُسکو سُنا
نشان سیفِ حق کے حوالہ کیا

سپہدار افواج ابرار ہو
کہ بے شبہہ اسکے سزاوار ہو

کہا مین لڑون جا کے جرجیر سے
ملاؤن ابھی خاک مین مار کے

کیا اجر مین نے تمکو سہیم
جزا دی تمھین بھی خداے کریم

کہ جانا تمھارا مناسب نہین
کہ اس خیر امت کے تم ہو امین

کہا اُسنے کیا تو ہے انکا امیر
کہا ہان سپہدار ہون ملک گیر

پھر اُس رہنی کا مین پی جاؤن خون
کہ تشنہ بہت خون ترسا کا ہون

اور اُنپر یہ کہتے ہی حملہ کیا
اِدھر سے بھی سردار جنگ آزما

لڑی اپنی جانو نپہ یون کھیل کر
کبھی یہ اُدھر تھے کبھی وہ اِدھر

کرون مین بیان اُنکی تیزی کا کیا
اگر یہ نظر تھا تو وہ برق تھا

دعا کرتے تھے خالدِ دین پناہ
اور اُنکے سوا سب مسلمان سپاہ

اور اُسنے جو دیکھا کہ اب بالیقین
مری دانو نپہ یہ تو چڑھتے نہین

کہ لابُد یہ میرا تعاقب کرین
پلٹ کر کہا یک مین مارون انھین

جو پہونچے قریب اُسکے آیا پلٹ
سنبھلکر کیا وار شمشیر جھٹ

اگر پہلے شمشیر سردار کی / پڑی ناف تک آگئی تیر تک
خوشی سے وہ تکبیر کہنے لگے / کہ ہی کبریائی خدا کے لیے
نہ کی سازو سامان پر اُسکے نظر / رہا وہ اُسی جسم ناپاک پر
تمھین دیوے اللہ اچھی جزا / کیا تمنے حق امارت ادا
کہ سردار بہر خدا آئیے / ہمین اب زیادہ نہ شرمائیے

دو نیمہ گرا ہو کے وہ خیرہ سر / کہ آدھا ادھر تھا اور آدھا اُدھر
وہ تکبیر سنکر مسلمان بھی / تکبر ہوے باہزاران خوشی
جہان پہلوان نے پکارا حُنین / کہ آجاؤ سردار اب فوج مین
ولیکن نہ پلٹے جناب امیر / لگے دینے قسمین مسلمان دلیر
لیا آکے سردار نے تب نشان / مجاہد ہوے خرم و شادمان

سخت پریشان ہونا سپہ سالار روم ماہان ارمنی کا اور مایوسانہ عازم میدان ہونا اور نکلنا جرجبیس کا اور مقابل اُسکے جانا ضرار کا اور پھر پلٹنا واسطے اُتارنے سامان جنگی کے اور ہم نبرد ہونا اُس سے حضرت مالک رضہ کا اور قتل اُسکا اور گھوڑے کا اُن دونون کے ہاتھون سے اور کیفیت مذاق حضرت ضرار و مالک رض نسبت اسباب بطریق

شہ ارمنی سنکے یہ ماجرا / غم و رنج مین ہوگیا مبتلا
ہوے پھر یہ سوچا کہ شہ کے حضور / ندامت مجھے ہوگی حاصل ضرور
جو تھے خاص اُسکے مصاحب وہان / کیا اُنسے اپنا ارادہ بیان
مرون آبرو سے یہ ہے آرزو / کہ بے لطف جینا ہے بے آبرو
سنہری زرہ اور مرصع کمر / طلا کار شمشیر و خود و سپر
کہا یہ سنو بادشہ بیگمان / سمجھتا تھا اقبال تازی یلان
پئے جنگ جاتا ہون میدان مین / کہ معلوم کوشش ہو میری تمھین
مشیران خاصان قیصر سے تھا / بڑا عابد و زاہد و پارسا
بصد غیظ عیسے کی کھا کر قسم / کہا صبر دل کو نہین ایک دم
عوض لون جرجیر کا جب تلک / نہو چین دل کو مرے تب تلک
یہ ہی فرض مجھپر عوض اُسکا لون / کرون اُنکو مقتول یا قتل ہون
جو قس اور رہبان تھے نامور / لگے دینے اُسکو دعائے ظفر
بخور کنائس سے دعوی بھی کی / پھر آیا عموریہ کا پادری
جناب مسیحا کے ایام سے / رہی ہی یہ ورثہ مین رہبان کے
زرہ پر زرہ پہنے تھا وہ لئیم / سوار فرس اور نہایت جسیم
وہ سمجھی کہ ہی یہ عرب بیگمان / کہ ہی اسطرح صاف اسکی زبان

کہ وہ رکن تھا اُسکا اور یار رزم / کیا بھاگ جانیکا بس عزم جزم
مناسب ہے خود جاؤن میدان کو / لڑون حرب مین انسے جو ہو سو ہو
کہ جاتا ہون مین خود پئے کارزار / کہ دیکھون عرب کا نہ یہ اقتدار
لباس مرصع کیا زیب تن / ڈنڈونپر لیے باندھ پھر نورتن
پہنکر لگا کر جو عازم ہوا / ہوے جمع بطریق صاحب لوا
یہ چاہا تھا اِنسے کرین صلح ہم / نہ مانا مگر تم نے ہے ہے ستم
لکھا ہی کہ اک گرد جرجبیس نام / کہ بطریق تھا اور ذی احتشام
قرابت مین جرجیر کا تھا قریب / ہوا قتل سے اُسکے وہ غم نصیب
مین جاتا ہون بہر قتال عرب / نہین زندگی مجکو درکار اب
کہا اُسنے ماہانسے ای بادشاہ / ہوا قتل جرجیر لشکر پناہ
نہین صبر ہوتا ہونین جنگجو / کہا خیر لڑ جا کے جو ہو سو ہو
ڈنڈونپر دیے باندھ تعویذ پھر / کہا فتح و نصرت کا رہ منتظر
صلیب اُسنے دی ہوکے شادان کمال / کہ لے اسکو اور رکھ کہ ہی نیک فال
بتعظیم لی اُسنے جھک کر وہین / اور آیا سوی عرصۂ رزم و کین
زبان عرب مین یہ آواز دی / مین ہون شہ سوار توانا جری
صف دین سی بڑھ کر ضرار دلیر / گئے جسطرح صید پر جائے شیر

جو پہنے تھے وہ خود بھی خود و زرہ
کہا دل مین ہین سب بے فائدہ
بچائیگا کیا موت سے یہ تجھے
بھلا پھر یہ سامان ہین کس لیے

اسیوقت پلٹے سوی فوج دین
پلٹنا انھین دیکھ کر مومنین
ہوی غرق حیرت کہ پلٹے یہ کیون
قشون کے قشون یہ کرین غرق خون

گئے اپنے ڈیرے مین اور رد و لباس
آثار اینک ہوگئے حق شناس
یہان تک کہ کرتا بھی ڈالا اتار
ہوا برہنہ جسم عالی وقار

رہا پائجامہ فقط جسم پہ
خدنگ و کمان اور تیغ و سپر
لگا کر چلے اور یہ دیکھا وہان
کہ ہین دو بدذات اس تاک مین جوان

تھے مالک کے پاؤن پر اس دکھ
کہ سوار ہوتے جو رہوار پر
زمین پر ہی بیٹھے تھے بانا گزیر
پہونچتے ہی وہ مالک آفاق گیر

لگے کہنے ای دوستدار صلیب
سنبھل جا کہ آیا مین نصرت نصیب
مددگار دین محمد ہون مین
بجان عاشق زار احمد ہون مین

یہ سنتے ہی خوف اسکو ایسا ہوا
لرزنے لگا ہکا بکا ہوا
یہ کہکر بڑھے اسپہ وہ نامدار
یہ چاہا کرون ایک نیزہ کا وار

نہ پایا بدن کو سر مو کھلا
کہ تھا غرق آہن وہ سر تا بپا
کیا اسکے رہوار پر وو ہی وار
کہ خالی نہ مردونکا ہو کوئی وار

پڑا کو کہ مین اسطرح پھنس گیا
بہت گرچہ کھینچا پھنسا ہی رہا
لگا کودنے درد سے راہوار
اگر وہ نہ اس سے ہلا زینہار

کہ جکڑا اکانی سے کاٹھی تھا
ضرار دلاور نے یہ ماجرا
جو دیکھا تڑپ کر گئے برق سان
کیا وار شمشیر آتش فشان

کہ ہوکر دو پارہ گرا خاک پر
لیا اسکا سامان پھر سر بسر
کہا انسے مالکؓ نے میر اشکار
یہ ہے اپنا حصہ لگاؤ نہ یار

کہا اسمین حصہ تمہارا نہین
کہ ہے ضید میرا یہ خصم لعین
کہا ہے یہ بیجا کہ رہوار کو
کیا مین نے کشتہ بس اے نیکخو

کہا تم تو انکی طرح ہوگئے
گھرون مین جو بیٹھے ہین آرام سے
غنیمت مین حصہ لگائین مگر
کہ دی کوئی غازی تو لیجائین پھر

مین انکی طرح ہون جو تیار ہین
سدا تشنۂ خون کفار ہین
تو مالک نے اس سے تبسم کیا
کہا ہان یہ سامان تمہارا ہوا

مبارک ہو تمکو اسے لو تمہین
کہا مین تو ہنستا تھا یہ انہین
تمھین اسکے مالک ہوای سرفراز
یہ کہتے ہی با صد خلوص و نیاز

انھین کے وہ خیمے مین سب لے گئے
چلے آئے اسمین ہی کہکر اسے
زبیر ابن عابد کا ہے یہ بیان
یہ خود مین نے دیکھا تھا اسدن وہان

کہ جرجیس کا ساز و سامان جو تھا
ضرار ابن ازور نے وہ لے لیا
کہ خود دلپشت پر رکھکے وہ لیگئے
جو خیمہ تھا مالک کا اسمین اسے

دیا ڈال اور آئے خندہ زبان
لگے کہنے سردار نصرت نشان
کہ مادر پدر میرے تم پر نثار
کہ ہو تم تو عشاق پروردگار

نہین دین و دنیا کی تمکو ہوس
رضائے الٰہی کے طالب ہو بس

آنا ماہان کا میدان جنگ مین اور شہید ہونا ایک جوان اوسی کا اُسکے ہاتھ سے پھر مقابل ہونا اُس سے حضرت مالک کا اور زخمی ہونا دونون کا اور پلٹ جانا اُس کا لشکر مین اور حملہ کرنا تمام لشکر اسلام کا اور شکست ہونا کفار کی بعنایت الٰہی تعالےٰ شانہ

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
یہ دیکھا جو ماہان گمراہ نے
کہ اسطرح جرجیس مارا گیا
ہوا زرد رو سخت گھبرا گیا

کیا جمع رومی امیرونکو وہان
بافسوس انسے کیا یون بیان
کہ خاصان درگاہ قیصر ہو تم
مصاحب ہو اسکے دلاور ہو تم

یہ قیصر سے کہنا کہ ماہان ذرا
نہین جان نثاری مین قاصر رہا
پر انسان مقدر سے لاچار ہے
کہ اعراب کا حق مددگار ہے

ہر انکے نصیبون نہین فرمان دہی
صلیبِ نشان اب حوالہ کرو
کہا اُن سبھون نے کہ ای شہریار
تو لاچار اُس سے الگ ہوگئے
کہ ہے تو ہی اب میرا قائم مقام
کہا واقدی نے سنا مین نے یون
تو اسوقت قیمت کرا یا گیا
مناسب کہ ای راے مین یہ نہین
اسی سے تجھے منع کرتا ہون مین
کہا قتل ہونا ہے مجھکو پسند
دعا دیکے پھر سب نے رخصت کیا
جہان پہلوان نے اُسے دیکھکر
بڑھا فوج اسلام سے اک جوان
جو اُس خصم نے اپنے زانو تلے
جو ہین بوہریرہ دلیل نامور
ہوا ارمنی کو بڑا افتخار
یہی چاہتا تھا مین ہارون سے
عدو بند مالک وہ نخعی گہر
یہ تھا شائق دید پروردگار
یہ دولت اگر تو بھی ہے چاہتا
اگر جزیہ دینا بھی کرے قبول
مین ہون ہم نشین رسول خدا
یہ کہتے ہی اُنپر ہوا حملہ گر
سنبھالا کیا وار جھٹ خود پر
اسی سے ہوا اُنکا اشتر لقب
ثواب شہادت کا پھر جب خیال
اور اُس زخم کاری سے جب خون بہا
جو دیکھا انھین اہل ایمان نے
یہ کہتے تھے مالک اُس آواز سے

انھین کے لیے اب ہے شاہنشہی
کسی کے کہ قائم مری جا پہ ہو
کہ تو خود عرب سے نہ کر کارزار
کہ جا ہم نہین منع کرتے تجھے
ترے زیر فرمان ہے لشکر تمام
ہوئی جب شکست نصاریٰ اُسی دن
ہوا شصت آلاف دینار کا
کہ تو آپ انسے ہو جو یا کین
تو جاتا ہے لڑنے کو ڈرتا ہون مین
کہ اس زندگانی سے ہون دردمند
کہ ہو تیرا حامی و ناصر خدا
کہا لو کہ ماہان ہے یہ بدگہر
کہ اوسی تھا وہ اور صاحب لوا
چھپایا تھا گرز طلائی اُسے
بیان کرتے ہین یون کہ وہ خوش سیر
خوشی سے پھرانے لگا راہوار
کہ عالم مین نام آوری ہو مجھے
وزیر شہ صفیا نام ور
تو حاصل ہوا اُسکو اب وصل یار
تو اُس ایک خالق پر ایمان لا
تو مارا نہ جائیگا ای بوالفضول
دو عالم مین بیشک مری زیر پا
ادھر سے بڑھے وہ دلیل نامور
جبین منور فروزان گہر
مدام اُنپہ ہو رحمت و فضل رب
ہوا یہ دعا کی کہ ای ذوالجلال
کھڑا اُنسے ماہان الگ ہوگیا
پکارا کہ مالک ہو خوب حسیت
ہوئی بیگمان دل کو قوت مرے

بس اب خواہش زندگانی نہین
جو مارا گیا مین تو راحت ملی
بہت سخت کھائی تب اُسنے قسم
طلب اپنے بیٹے کو اُسنے کیا
لیا تھا پہن اُسنے جنگی لباس
یہ سامان جو ماہان کے تھا جسم پر
پھر آیا معمر جو اک پادری
کہا کیا سبب ہے مجھے دے جواب
نہ جا خود کسی اور کو بھیجدے
تو لاچار دی اُسکو دھونی وہان
کہا اُسنے میدان مین للکار کر
بہادر رہا اِن مین کوئی نہین
دلیرانہ اُس سے مقابل ہوا
نکالا جھپٹ کر لگایا وہین
گرا جب تو فوراً اُٹھائی وہان
طلب اور اپنا مقابل کیا
کہ ناگاہ سردار لشکر شکن
بڑھے جلد ماہان سے جا کر کہا
شہادت کے ہم لوگ خواہان ہین سب
رسالت کا احمد کی اقرار کر
کہا اُسنے خالد ہے کیا تیرا نام
کہا اب تو مجھکو ہوا یہ ضرور
ہوے متصل دونون اُس جا پہ جب
ہوئی سخت زخمی کڑی خود کی
یہ صدمہ ہوا تو کہا دل مین یون
تو ہی فضل کر اور مددگار ہو
کہ سمجھا تھا اُسنے یہ کشتہ ہوے
مدد چاہو بس اپنے مالک سے اب
لگا کرنے یہین ذکر رب ودود

کہ دنیاے دون جاودانی نہین
اگر فتح پائی تو عزت ملی
کہا مین نہ ٹھہرونگا اب ایکدم
کہا ئے یہ میرے صلیب و لوا
چلا سمت میدان بصد درد و یاس
مجاہدے آئے اُسے لوٹ کر
کہا اُسنے ای شہریار جری
کہا مین نے دیکھا ہے شب ایک خواب
جو کہتا ہون تجھسے اُسے مان لے
کہ تھا جیسے آئین اُنکے بیان
کہ ماہان ہون مین شاہ فیروز فر
کہ آیا یہ خود سوے میدان کین
یہ چاہا کہ مارون اُسے دون گرا
ملا اُسکو قرب جہان آفرین
شہادت کی اُنگلی سوے آسمان
تو اسوقت ہے غازی باصفا
دلیر و جوان مرد دشمن فگن
کہ مغرور ہے قتل سے اسکے کیا
کہ مطلوب ہے ہمکو دیدار رب
کہ فردوس اعلےٰ ہو تیرا مقر
کہا کہتے ہین مجھکو مالک تمام
کہ مارون تجھے تا ہو دل کو سرور
وہی گرز اُس نے بطیش و غضب
گھسی استخوان مین کہ وہ پھر گئی
کہ چلیے بس اب سمت غازی قدون
کہ ہو قتل یہ کافر زشت خو
مین دیکھون کہ کرتے ہین کسطرح سے
کہ غالب ہو دشمن پہ با صد طرب
جناب پیمبر پہ بھیجی درود

جھپٹ کر کیا وار تلوار کا ۔ مگر ہاتھ اُسکے نہ پورا پڑا
کہا مین نے دل مین یہ ہی سخت جان ۔ مگر خوف سے وہ نہ ٹھہرا وہان
کہ زخمی ہوا اور رہوا یہ یقین ۔ مجھے اب یہ چھوڑیگا زندہ نہین
نہ ٹھہرا وہین جھپٹ کر راہوار ۔ گیا فوج مین اپنی کرکے فرار
لکھا ہی کہ ماہان گیا جبکہ بھاگ ۔ تو واژون ہوے سب نصارا کے بھاگ
پکارا جہان پہلوان نے بڑھو ۔ اب اے اہل ایمان انھین مار لو
کہ گھبرا گئے ہین یہ اعداے دین ۔ لڑائی کی اب انمین طاقت نہین
ملیگی یہی تمکو اسکی جزا ۔ کہ پاوگے دیدار اللہ کا
توقف مناسب نہین ہی بڑھو ۔ سب اکبارگی انپہ حملہ کرو
خدا تمکو دیوے گا فتح و ظفر ۔ اوڑا انکے دو تیغ بُران سے سر
یہ کہکر ہلایا علم اور بڑھے ۔ سواران نُصرت اُنکے ہمرہ چلے
جو سردار و سالار تھے فوج مین ۔ بڑھے یک بیک دیکھ کر سب اُنھین
چھپا گرد سے خور زمین ہل گئی ۔ بڑی لشکر روم مین کھل بلی
اُدھر سے بڑھی کافر بد عمل ۔ ہوا گرم بازار جنگ و جدل
وہ دو لشکر اسطرح وہان پر ملے ۔ سمندر سے جیسے سمندر ملے
چمکتی تھین تلوارین بجلی کے طور ۔ غبار آسمان پر تھا بدلی کے طور
کیا عافیت نے جہان سے فرار ۔ گیا چرخ پر شور دہ گیر و دار
اُدھر کلمۂ کفر تھا بر زبان ۔ یہ تہلیل و تکبیر سے تر زبان
تھی آتش فشان تیغ مردم گزا ۔ دھما دھم تھی گرزونکی ہر سو صدا
ہوئی رزمگہ دم مین دریاے خون ۔ بہا خون جون آب جیحون و جون
جوانون کی تیغین ہوئین سرخرو ۔ بہائین لہو مین کہ تھی آرزو
نہ کین خنجرون نے ہی دلدوزیان ۔ دلیرانہ سینون سے گذرین سنان
کھڑکتی تھین ڈھالونپہ اسطرح تیغ ۔ کڑکتا ہی جون رعد ہمراہ میغ
لڑے خوب دس روز کفار بھی ۔ کہ جم جم کے میدان مین تلوار کی
دم شام جب قیصر روم روز ۔ شہ آسمان مہر گیتی فروز
ہوا فوج مہر آج شب سے فرار ۔ کہ جون جیش خالد سے ماہان زار
تو میدان مین اُنسے نہ ٹھہرا گیا ۔ کہ شمشیر تازی تھی برق بلا
مجاہد جوان تیغ عریان بدست ۔ تعاقب مین تھے مثل شیران مست
کہ ماری بہت اور کیے قید بھی ۔ مگر آتش دل نہ ٹھنڈی ہوئی
لکھا ہی کہ اُس روز کفار زار ۔ ہوے قتل میدان مین یکصد ہزار
اور اک لاکھ ہی قید بھی ہوگئے ۔ مسلمان شاد اور فرحان ہوے
موے جھیل مین بھی بہت ڈوبکر ۔ کہ ڈوبے تھے اُس رات جون مشتہر
جمی پھر نہ دیرون مین بھی اُنکے پا ۔ تعاقب مین تھے مومنان خدا
دیا حکم سرور نے اے مومنو ۔ کہ جانے دو انکا نہ پیچھا کرو
مناسب ہی ٹھہرے رہو تا سحر ۔ چلو اپنے خیمون مین سب لوٹ کر
مگر تھا جو کچھ مال کفار کا ۔ فروش و خیام اور اُنکے سوا
زر و سیم و یاقوت و رخشان گہر ۔ مرصع سیوف و مرصع سپر
زرہ ہاے زرین و زرین سنان ۔ خناجر تبر گرز و چاچی کمان
شتر اور اُستر بھی رہوار بھی ۔ لباس سقرلاطی و مخملی
اُٹھا لائے لشکر مین وہ بامراد ۔ ہوئی فتح و نصرت سے سب شاد و شاد
کئی معتمد پھر مقرر کیے ۔ جناب سپہدار نے اسلیے
کہ مال غنیمت ملے جس قدر ۔ رکھین اور حفاظت کرین مشتہر
ادھر یون ہین وہ شب بسر ہوگئی ۔ اُدھر بہر اعدا سحر ہوگئی

جانا امیر جہان کشا سیف اللہ الجبار اور دیگر سرداران اعدا شکار کا بتعاقب کفار اور رونق افزاے حمص ہونا امیر خالد کا اور پہونچنا حمص مین لشکر اسلام کا بمعیت حضرت سپہدار منصور رضی اللہ عنہم

پلا ساقیا وہ شراب سرور ۔ کہ سب کلفتین دل سے ہوجائین دور
عنایت تری مجھپہ ہی دمبدم ۔ توہی رحمت جان ہی تیری قسم
توہی ہی دہ معشوق عاشق نواز ۔ کہ ہر آن اُنکا ہوا کارساز
کیا اُنکے اعدا کو خوار و ذلیل ۔ توہی ہی کفیل و خلیل و جمیل

تری لطف کی کچھ نہین انتہا ۔ مجھے بھی وہ جام محبت پلا
ہوئی جب نمود شہ خاوران ۔ ہوے سرنگون رایت شامیان
نہ پایا ذرا دشمنون کا نشان ۔ ولیکن جو تھے اور خیمے وہان
سپہدار نے پھر کیا حکم یون ۔ کنواب قتیلان ترسا قشون
ہوی چار آلاف غازی شہید ۔ گئے سب بقرب خداے حمید
کہ تھے یہ مسلمان کہ نصرانیان ۔ کیا دفن ناچار انکو وہان
جو فارغ ہوی انسے حضرت امیر ۔ کہا چند سردار آفاق گیر
ملا خاک مین دین نچھوڑین انھین ۔ کہ اپنے گھرون کو نہ زندہ پھرین
جہان پہلوان بھی بجاہ و وقار ۔ روانہ ہوے لیکے زحفی سوار
کہا ہان اک افسر بفوج سپہ ۔ گیا پھر اسی راہ اے مرد رہ
یہ سنکر ہوے شاد اہل صفا ۔ قریب دمشق انکو جا ہی لیا
چلی اسطرح انپہ تیغ دودم ۔ ہوا خوب معمورۂ شہر عدم
مگر غازیون نے نچھوڑا انھین ۔ کیا قتل جس جاپہ پایا انھین
بچے جنگلون مین نہ کہسار مین ۔ پیا آب تیغ اڑ گئے نار مین
وہ اسدن شہ ارمنی خیرہ سر ۔ نہ بیٹھا رہا ڈرسے رہوار پر
نہ وہ تخت زرین نہ زرین کلاہ ۔ نہ جاہ و حشم خدام نہ بارگاہ
یہ نعمان ازدی نے اسکو وہان ۔ کیا قتل یا عاصم کامران
اسیطرح سب افسر فوج دین ۔ کہ انکے تعاقب مین تھی گرم کین
کہا واقدی نے کہ اہل دمشق ۔ کہ وہ سرزمین ہی سزاوار عشق
اسی عہد سابق پہ ہین ہم مقیم ۔ نہ کی ہمنے سازش زخصم لئیم
پھر اعدا کے پیچھے روانہ ہوے ۔ جہان انکو پاتے وہین مارتے
سنی جب سپہدار نے یہ خبر ۔ کہ ہین حمص مین خالد نامور
پہونچکر ملے انسے خوشحال تھے ۔ کہ اعدائے دین انکے پامال تھے
وہ تھے منتشر شام مین جابجا ۔ طلب انکو سردار نے کرلیا
کہ بھیجین حضور جناب امیر

فنا عشق مین تیرے ہوجاؤن مین ۔ نہ خود کو ملون ایسا کھو جاؤن مین
ہوے جمع مومن براے نماز ۔ پڑھائی سپہدار نے بانیاز
ہوی قابض انپر بھی باصد خوشی ۔ کیا اور شکر خداے قوی
وہ تھین خمس آلاف و کچھ ہزار ۔ پھر انسے تھا عرصۂ کارزار
ملے چند سر ایسے سب ان مین ۔ کہ ہرگز نہ جانا کسی نے انھین
یہ کہتا ہے راوی صداقت شعار ۔ کہ کافر ہوے قید بھی چل ہزار
عقب مین چلے جائین کفار کے ۔ ملین جس جگہ بس انھین مار کے
سران سپہ حکم سردار سے ۔ چلے اپنے ہمراہ فوجین لیے
ملے اک شبانسے اور اس سے کہا ۔ بتا دی کہ ہی کون اس رہ گیا
سوار اسکے ہمراہ ہین چل ہزار ۔ کہ خود مین نے دیکھا ہی ای نامدار
بصد شوق تکبیر کہتے ہوے ۔ گری انپہ وہ جان دینے لگے
گئے بھاگ کفار رہ چھوڑ کر ۔ نہ بوق و نہ کوس و نہ جاہ و نہ فر
گئے مان لو باود اسلام کا ۔ ہوئی صبح دیکھا نہ منہ شام کا
ہوے سرخرو دشت و کہسار بھی ۔ مبارک ہوئی فتح اسلام کی
پیادہ لیے تھا شتر کی مہار ۔ نہ وہ جاہ و حشمت نہ وہ اقتدار
کہ بچ جاؤن شمشیر اعدا سے ۔ نہ پہچانے کوئی نہ ماری مجھے
ہوی اسکے قاتل علی اختلاف ۔ بیان کرنا یہین نے سب صاف صاف
چلے اور راہ ہو نسے اور وہ جہان ۔ ملے انکو مارا وہین بے گمان
خبر انکی سنکر سب آئے نکل ۔ یہ کی عرض ای سرور بے بدل
دلاسا دیا انکو اور یون کہا ۔ رہو شہر مین اپنے عشرت فزا
کیا حمص پہ جاکے آخر قیام ۔ کہ ہے فرحت انگیز بس وہ مقام
کیا کوچ یرموک سے شاد شاد ۔ چلے حمص با لشکر با مراد
جو سردار افواج اسلام کے ۔ تعاقب مین کفار کے تھے بڑے
کیا جمع پھر سب غنیمت کا مال ۔ لیا خمس اسمین سے انکا نکال
لکھا اک عریضہ بھی یون دلپذیر

روانگی فتحنامہ یرموک مع خمس اور بشارت دینا حضرت سرور ختمی پناہ کا بروز فتح حضرت خلیفہ کو عالم رویا مین اور پہونچنا فتحنامہ وخمس کا بحضور امیر رض

ہی آغاز نامہ بنامِ الٰہ — کہ وہ مہربان ہی بلا اشتباہ
جنابِ نبی پر درود و سلام — ہون افضل سے افضل دوام دوام
کرم گسترا داورا سرورا — شہا حامیِ دین و نصرت لوا
جہان مین کیا برگزیدہ ہمین — کیا اُمتِ شاہ لولاک مین
شفیع الامم شاہ عرشی جناب — کہ ہم جسکے خادم ہوی کامیاب
شہا رومی حاکمِ فوجِ روم — مسمّی بماہان نکبت لزوم
کبھی آجتک مومنون نے کہین — بڑی فوج اُسکی سی دیکھی نہین
ہوی قتل میدان مین کفار زار — زیادہ عدد مین زیکصد ہزار
ہوی چار آلاف مومن شہید — ملا اُنکو وصلِ خداے مجید
تو لاچار اے شاہ گردن فراز — ادا کی جنازہ کی اُنکی نماز
اُنہین مین تھا ماہان ارمن تبار — گیا بھاگ کر تا دمشقی دیار
اور اک شخص مظلوم ہی بو الجعید — رئیسانِ حمصی سے اُسنے یہ کید
گئے آپ سے جسقدر سوے نار — نہین اُنکا معلوم مجکو شمار
جو بھاگڑ مین ہاری گئے نابکار — وہ تعداد مین سب ہین نوّی ہزار
ہو آپ کی ملک سب ملکِ شام — بافضالِ پروردگارِ انام
سلام آپ پر اور جو ہین حاضرین — ہو اُنپر بھی یا آمر المومنین
کہ یہ نامۂ فتح لو شاد ہو — اُٹھو جاؤ حضرت خلیفہ کو دو
حذیفہ وہ لیکر روانہ ہوے — نہ اک دم بھی چلنے سے قاصر رہے
یہ کہتا ہی شادِ سیر واقدی — کہ جس روز احبابِ ربِّ قوی
اُسی شب جنابِ خلافت مآب — ہوی حسبِ عادت جو سرگرمِ خواب
یہ دیکھا کہ بیٹھے ہین سلطانِ دین — ہین صدیق اکبر بھی حاضر وہین
سوی مومنین دل لگا ہے مرا — کہ کچھ حال اُنکا نہین جانتا
یہ فرمایا تم اے عمرؓ شاد ہو — کہ دی فتح خالق نے اسلام کو
خلیفہ نے بعد از نمازِ سحر — کہا خواب حضار سے سربسر
کہا سب نے بس ہو گئی فتح دین — کہ یہ تا بشیطان ہین ہرگز نہین
خوشی سے پھر اُس رات کو لکھ لیا — کہ ہو گا نہ فرق اسمین ہرگز ذرا
جو تاریخ کو فتح یرموک کی — پڑھا تو مطابق اُسی شب سے تھی
خدا کی محبت مین جو ہو فنا — نہ ہو کیون وہ سلطانِ ملکِ بقا
جو اُسکا ہو سب اُسی کا ہوا — پھر اُس سے سب کچھ جو اُس سے تھا

کرین حمد کیونکر ادا اُسکی ہم — زبان مین یہ طاقت نہ تابِ قلم
ازان بعد ای سرورِ مومنان — خلافت جنابا پناہِ جہان
ادا کیسے ہو شکر پروردگار — کہ دی اُسنے نعمت ہمین بیشمار
وہ شاہِ رسل سید العالمین — حبیبِ خداوندِ دنیا و دین
ہین یرموک مین ای شہِ دین پناہ — ہوا خیمہ زن لیکے غازی سپاہ
اُسی جا ہوا آن کر خیمہ زن — مقابل مین میری بشور و فتن
جہان آفرین نے زر دی عطا — مجھے فتح دی اُنکو پسپا کیا
ہوی جل ہزار ای امیرِ جہان — مقید زافواجِ نصرانیان
بہت ایسے سربزرگہ مین ملے — کسی نے نہ جانا کہ یہ کون تھے
شکستہ ہوئی فوجِ کفار جب — گئے جنگ و پیکار سے بھاگ سب
عقب مین گئے خالدِؓ باصفا — وہ شمشیرِ عاصم سے مارا گیا
کیا کافرون سے کہ اک جھیل مین — ڈرا کر بصد مکر ڈالا اُنھین
بڑی یہ عنایت خدا کی ہوئی — کمر اُسنے کفار کی توڑ دی
ہوی اہلِ ایمان مظفر علم — خدا نے دیا اور جاہ و حشم
پس از فتح ہے یہ عریضہ لکھا — دمشقی دیار اب ہی مخیم مرا
خوشی سے پھر اُسکا لفافہ لکھا — بلایا حذیفہ کو اور یون کہا
کیے اُنکے ہمرہ مسلمان دس — چلے تا کہ اعدا کا اُنپر نہ بس
رہی گاہ بے گاہ بھی رہ سپر — یہانتک کہ پہونچے حضورِ عمرؓ
ہوے فتحمند اور کفار خوار — گئے بھاگ میدان سے باحالِ زار
تو حضرت کی اُنکو زیارت ہوئی — ہوا چین دل سے گئی بیکلی
باداب و اخلاص کرکے سلام — یہ کی عرض ای مقتدائے انام
کئی لاکھ ہین دشمنِ بدنصیب — مشوش ہون مین ای خدا کے حبیب
لڑائی مین غالب مسلمان ہوے — نصارا قتیل و گریزان ہوے
ہوے شاد و فرحان مسلمان سب — ادا کرکے تحمید و توصیفِ رب
کہ ہم شکل حضرت نبی بن سکے — بہت فرق ہی نور اور نار سے
حذیفہ جب آئے حضورِ عمرؓ — ہوے شادمان سرورِ نامدار
مدینہ مین گھر گھر ہوئین شادیان — مبارک مبارک ہی تھا بر زبان
ملے اُسکو دنیا مین جاہ و حشم — نعیمِ جنان دو جہان ہو زیرِ قدم
وہ ہی مالکِ ملکِ دنیا و دین — سوا اُسکے معبود کوئی نہین

جو اسکے سوا ہی وہ فانی ہی سب | وہی دونون عالم کا ہی ایک رب | اسی کے ہین ذرے یہ شمس و قمر | وہی نور ہی ہر طرف جلوہ گر
وہی نیک و بد کا ہی پروردگار | فدا اسپہ میرا دل و جان زار | کلامی تو کر سجدۂ شکر اب | کہ ہی تجھپہ یہ فضل و انعام رب
کہ اصحاب حضرت کا ہی مدح خوان | جو تجھے عاشق زار رب جہان | الٰہی یہی ہے مری آرزو | کہ مقبول کر فضل سے اسکو تو
تری مجھپہ احسان ہین بیشمار | تجھے حمد اے میرے پروردگار | کیا آل احمد مین تونے مجھے | مین قربان تری اور تری فضل کے
کرون شکر تیرا جو لاکھون برس | اور اس سے نہ غافل رہون اک نفس | سر مو نہ ہرگز ادا کر سکون | تمنا ہی مین تجھپہ قربان ہون

فرمان امیر المومنین بنام سپہ سالار نصرت شعار اور تقسیم ہونا غنایم یرموک کا

امام سیر واقدی نے کہا | خلیفہ نے جب وہ عریضہ پڑھا | طلب کر کے فوراً دوات و قلم | کیا خود یہ فرمان عالی رقم
بنام خداوند رحمن رحیم | کہ ہے وہ لطیف و رؤف و کریم | عمر کا ہی یہ نامۂ دلپسند | سوی بوعبیدہ جو ہی ارجمند
سلام اسپہ اور اسکے جویا رین | مجاہد مہاجر اور انصار ہین | کیا مین نے شکر خدائے جہان | ہوا فتح اسلام سے شادمان
خدا ہی تمہارا وکیل و کفیل | کہ اسنے کیا کافرونکو ذلیل | یہ نامہ پہونچتے ہی تم بانٹ دو | بصد شادمانی غنیمت جو ہو
جو سابق ہین دینا فضیلت انھین | کہ وہ تم سے خوشنود و شاداں رہین | غرض ہر طرح اہل اسلام کو | رضامند رکھو اور آرام دو
رعایت کرو انکی ہر بات مین | رکھو خوب خوشنود ہر دم انھین | کہ ہین جان و دل سے وہ حق پر فدا | نہین انکو دنیا کی پروا ذرا
خدا کے لیے جان دیتے رہے | سدا انپہ اللہ رحمت کرے | نہ دون حکم جبتک مین اے نیکنام | جہان ہو اسی جا پہ کیجو قیام
کیا ختم اور بند بھی کر دیا | اسی دم سپرد حذیفہ کیا | انھون نے لیا اسکو باصد طرب | چلے اور لشکر مین پہونچے وہ جب
دیا وہ سپہدار منصور کو | لیا خوش ہوے پڑھ کے وہ نیکخو | پڑھا اہل اسلام کے روبرو | ہوی شاد و مسرور سب نیکخو
غنیمت کو تقسیم فوراً کیا | امام سیر واقدی نے کہا | کہ حصہ مین ہر ایک فارس کے یار | طلا آیا مثقال جو بس ہزار
ملا ہر پیادے کو آدھا تمام | ہوی یون ہی تقسیم چاندی تمام | سوا سیم و زر کے جو تھا اور مال | ملا سب کو از فضل ایزد تعال

بعد فتح یرموک مشورہ سپہ سالار امرائے اسلام سے در باب لشکر کشی اور اصلاح معاذ استفسار از حضرت امیر المومنین رض

فدا جان و دل تجھپہ ساقی مرے | کرم کر کہ ہین دلمین ارمان بھرے | پلادے غٹاغٹ مے لعل گون | تری عشق مین جس سے بیخود بنون
ہوا مین چلین شوق کی سو بسو | مجھے جوش ہو جیسے جوش سبو | مرا توسن کلک ہو خوش عنان | لکھون اور احوال تازی یلان
دل و جان جو تجھپہ دیتے تھے سب | ہوا نام جنکے جیتے تھے سب | کیے جا بجا قتل اعدائے دین | ہوئے انسے روشن زمان و زمین
ہوی انسے سب ظلمت کفر دور | وہ تھے مست جام شراب طہور | سپاہی سے لیکر سپہدار تک | بصورت تھے انسان بسیرت ملک
مظفر جو یرموک مین ہو لیے | پے فتح بیت المقدس چلے | کتھا مین [illegible] ہین سالونکی جون | چلے ایلیا یون مجاہد فشون
سنو فتح بیت المقدس کا حال | کہ لکھتا ہے یون واقدی نیک فال | کہ سردار فرماندہ ملک عشق | جو تھے زینت افزائے شہر دمشق
گیا اک مہینا وہان جب گذر | امیرونکو تب آپ نے جمع کر | کہا مجکو بتلاؤ ہے کیا صلاح | کرون عزم کس سمت بہر فلاح

ہوئی انمین جب خوب گفت و شنید — ہوئے متفق بندگان مجید
کہ سردار اب لے کے نام خدا — چلو بیت اقدس کہ قیساریہ
کہا یہ مناسب ہے ای مومنین — کہ اک سمت تجویز کر لیجیین
کہا سب نے اے سرور الہاشم — جہان آپ جائینگے جائینگے ہم
کہ ہمنے خدا کے لیے جان دی — جو فرمایئے وہ کرین ہم ابھی
جناب نبی نے کیا آپ کو — امین اپنی امت کا ای نیک خو
ولیکن معاذ جبل نے کہا — کہ حضرت خلیفہ سے ای خوش لقا
کرین عرض اور وہ جو کچھ حکم دین — مناسب ہے تعمیل اسکی کرین
مدد چاہین پھر اپنے اللہ سے — کہ وہ اہل اسلام کو فتح دے
ہوئے شادمان سرور نامور — یہ لکھا حضور جناب عمرؓ
کہ کس سمت لشکر کشی مین کرون — بس اب منتظر حکم والا کا ہون
کہ ہین مستعد بندگان خدا — مین قیساریہ جاؤن یا ایلیا
جدھر حکم کیجے ادھر جاؤن مین — جزا اسکی اللہ سے پاؤن مین
کیا جلد مختوم اور جلد تر — دیا عرفجہ کو کہ اے خوش سیر
اسے لو مدینہ مین جاؤ اٹھو — جناب خلیفہ کو دو شاد ہو
اسے لیکے قاصد روانہ ہوا — مدینہ مین پہونچا اور انکو دیا
پڑھا اسکو حضرت خلیفہ نے جب — کہا مومنو نسے کہ دو رای اب
اسیوقت حضرت علیؓ ولی — حبیب اور رشید اے رب قوی
شہ لافتی ابن عم رسولؐ — شہ دین و دنیا و زوج بتولؑ
مددگار دین شیر حق بوالحسنؓ — جہان کرم سایہ ذوالمنن
کہ من کنت مولا ہے جنکی صفت — ملی معرفت کی جنھین سلطنت
ہوی اسطرح بزم مین درفشان — یہ دو حکم اے داور مومنان
کہ جائین سپہدار اب ایلیا — کرین فتح اسکو بعون خدا
ازان بعد قیساریہ جائینگے — کہ بعد اسکے اسپر ظفر پائینگے
کہ دی ہے اسی طرح مجکو خبر — جناب رسالتؐ نے ای نامور
کہا یون خلیفہ نے یا بوالحسنؓ — بہت صادق و راست ہے یہ سخن
طلب پھر قلمدان و کاغذ کیا — سپہدار کو خود یہ فرمان لکھا
بنام خداوند رحمن رحیم — یہ تحریر عبد خدائے کریم
عمرؓ ابن خطاب کی ہے اُنھین — سپہدار اُسکے جو ہین شام مین
پس از حمد و نعت شفیع الامم — یہ معلوم ہو تمکو اے ذی حشم
کہ مین نے پڑھا تمنے جو کچھ لکھا — یہ دریافت ہے تمنے مجھسے کیا
کہ جس سمت اب ہمکو ارشاد ہو — روان ہو ادھر لشکر فتح جو
سنو تم جو کہ ہین ابن عم نبی — ہے انکا یہ ایما کہ تم ای جری
ہو اب سمت بیت المقدس روان — تمھین فتح دیگا خدائے جہان
کیا پھر اسیطرح فرمان تمام — کہ لکھا تامی یہ تھا والسلام
ہوا جب وہ مختوم و ملفوف بھی — دیا اور کہا جلد جا ای اخی
لیا عرفجہ نے روانہ ہوئے — سپہدار سے جابیہ مین ملے
کہ تھا لشکر دین وہان خیمہ زن — مسلمان شگفتہ تھے جیسے چمن
ہوئے شاد لیکر وہ فرمان کو — سنایا اسے اہل قرآن کو
ہوئے شاد مسرور سب مومنین — یہ کہتے تھے دی فتح رب معین
سدا بول بالا ہو اسلام کا — بد انجام ہو کفر ناکام کا

عزم سپہدار بفتح ایلیا پیاپے روانہ فرمانا لشکر ہاے اسلام کا اور پہونچنا انکا ایلیا پر اور محصور ہونا اہل طغیان کا

رئیس مغازی امام سیر — وہی واقدی صداقت گہر
یہ کہتا ہے جب نامہ دلپذیر — ہوی پڑھ کے خوشدل وہ آفاق گیر
تو باصد طرب دوسرے روز دان — جہان پہلوان کو دیا اک نشان
لیے انکے ہمراہ ز حفی سوار — وہی خمس آلاف دشمن شکار
لڑائی مین وہ سخت اور تیز تھے — دلیر و توانا و خونریز تھے
کہا انسے تم لیکے نام خدا — روان ہو خوشی سے سوے ایلیا
جہان پہلوان نے دیا حکم تب — چلین شہسواران ملک عرب
غلامونکے چٹ پٹ گرا کر خیام — فروش و صنادیق و سامان تمام

دیا لا دا و نٹوان یہ اور چلدیے
کہا کوس اقبال نے بڑھ کے یون
غبارِ زمین سے گھٹا چھا گئی
جہان پہلوان خالدِ نامدار
بڑھو جادۂ اعزاز دین کی زبان
کہ حیران زمین پہ تھے جن و بشر
بلا کر کہا تم بھی ہو اب روان
کہا پھر کہ منزل بمنزل چلو
جو پہونچو تو ہونا کمر بستہ ور
بحق دگر انبیاے کرام
روانہ ہوی وہ بھی با صد حشم
پہونچکر وہان ای سعید زمن
یہ کہتا ہی راوی کہ یہ سب دلیر
یہان تھا زبانونپہ ذکرِ خدا
سحر گاہ چارم کہ خاقان کی ذر
اُترنا وہان حصن کے روبرو
تو مرقال بھی اُنسے رخصت ہوئے
سحر گاہ پنجم جوای حق شناس
وہ حاضر ہوے تو یہ اُنسے کہا
روانہ ہوے وہ بھی با کرّ و فر
روانہ ہو یہانسے کر داب دیر
تو رخصت ہوئے وہ بھی اور چلدیے
ہوا ساتوان روز پھر جب شروع
جو تھی زید خیل اُنکو دیکر کہا
کہ تھی اُنکے ہمرہ بھی اتنی ہی فوج
ہین اقبال پر اُنکے ابتک گواہ
روان ہو یہ ڈر سلیے کین اُدھر
وہ سردار منزل بمنزل چلے
پہونچتے تھے تکبیر کہتے ہوے

وہ بندے خدا کے خدا کے لیے
نصارا نہ ہون جن سے ہون مطمئن ہو نشا
برستے تھے انوار ربِّ قوی
ہوے کہکے اللہ اکبر سوار
رہین خستہ و خوار سب دشمنان
تعجب مین قدسی تھے افلاک پر
اُنھین بھی عنایت کیا اک نشان
نہ خالد سے زنہار آگے بڑھو
دعا یہ ہی کرنا کہ ربِّ غفور
کہ ہین دفن اسمین وہ عالیمقام
زبان پر تھا ذکرِ خدا دمبدم
جُدا دونون فوجونسے ہو خیمہ زن
یمانی دلاور تھے مانند شیر
ملک چرخ پر کہتے تھے مرحبا
ہوا جلوہ گر اور عالم فروز
جدا اپنے فوجونسے ای نیکجو
بصد فر و شوکت بسطوت چلے
چلا شرق سے شاہِ زرین لباس
کہ اب تم بھی جاو سوے ایلیا
غبارِ زمین چڑھ گیا چرخ پر
کہ بیت المقدس کو لو جا کے گھیر
مجاہد جوانون کو ہمرہ لیے
ہوا شرق سے شاہِ خاور طلوع
کہ اب تم بھی جاو سوے ایلیا
دلاور سوارونکی با فرّ و اوج
کہ دیکھی نہین جنسے ایسی سپاہ
کہ پہونچو رسد جا بجا خوب تر
کہ اول جو پہونچے سیفِ حق جب سے
اور اللہ سے فتح و ظفر مانگتے

دلیرانِ دین ہوکے فوراً درست
بڑھی اہلِ ایمان عنان با عنان
پھریرا علم کا جو ہلنے لگا
ملایک پکارے بچرخِ برین
روانہ ہوی وہ اس اعزاز سے
امیرِ دلاور نے روزِ دگر
کیے اُنکے ہمرہ دلیرانِ کار
کہ اک روز وہ تمسے پہلے وہان
بحق جنابِ رسولِ کریم
نصارا پہ یہان بھی ہین فتح دے
سحر گاہ سوم شرحبیل کو
دیا اک نشان اُنکو بھی اور سوار
تو حضرت شرحبیل عالیجناب
اِدھر اور اُدھر تھے مجاہد جوان
کیا حکم سرور نے مرقال کو
دیا اک نشان ظفر اقتدار
سوار و فرس تھے سبھی زرق برق
سپہدار بولے کہ ہین اب کدھر
علم دے کے اُنکو بھی اُتنے سوار
بروزِ ششم پھر نشان ششم
کیے اُنکے ہمرہ بھی اُتنے سوار
سوار اپنے گھوڑے اڑاتے چلے
سپہدارِ دین نے نشان ساتوان
اُسیوقت عمرو بھی ہو کر کسل
وہ یون سات فوجین روانہ ہوئین
یہ کہتا ہی راوی کہ وہ سات فوج
اور اعدا ہون ہر روز خائف زبون
تفاوت سے بعد اُنکے اک ایک روز
لرزتے تھے میدان اور کوہسار

چڑھے راہوارونپہ سب چست چست
زمین کو ہوا زلزلہ بے گمان
تو لبیک کی دی ظفر نے ندا
مبارک ہو یہ فتح بھی مومنین
ظفر اور نصرت جلو مین لیے
یزید بو سفیان کو وقتِ سحر
کہ تھی خمس آلاف وہ شہ سوار
پہونچ جائین جیسی ہوی ہین روان
کہ ہی وصف اُنکا رؤف و رحیم
بس اب دور کر کفر اس شہر سے
دیا حکم تم بھی روان آج ہو
دیے خمس آلاف دشمن شکار
روانہ ہوے با ہزار آب و تاب
وہ تھی قلبگہ مین کہ تن مین روان
روان تم بھی ارض مقدس کو بڑھ
کیے ساتھ اُتنے ہی اُنکے سوار
سر وہ نہ تھا برق ہین اُنمین فرق
مسیب نجبیہ فزاری گہر
دیے تھے وہ نجعی و نیزہ گذار
دیا قیس کو اور کہا آج تم
دلاور زرہ پوش مردانِ کار
فلک کو وہ شوکت دکھاتے چلے
مہلہل کے بیٹے ظفر توامان
سوے ایلیا چل دیے خیل خیل
کہ ساتون فلک اور ساتون زمین
سمندر کی جون فوج بالای موج
کہ جون دل بدل آئے غازی نشون
ہوی رونق افروز وہ کفر سوز
عدو در بدر ہوتے تھے ترسان زار

کہ بر جون یہ قلعہ کے چڑھ چڑھ گرز
انھین خوف و حیرت سے تکتے تھے روز
جو باب اریحا ہی سیفِ آگہ
ہوی خیمہ زن اُسپہ با عز و جاہ
شثم بن ہبیرہ ظفر توامان
بصد جاہ و اقبال و اعزاز و شان
برابر برابر ہوے خیمہ زن
وہ میدان ہوے اُنسے رشک چمن
جو ہین عبدِ اللہ عامر کے پوت
روایت یہ کرتے ہین باصد ثبوت
با آواز وا خلاص کرتے ہوئے
ظفر کے خدا سے طلبگار تھے
کیا بند جلدی سے قلعہ کا در
لگے دیکھنے گرز و تیغ و تبر
کیا قلعہ کو ہر طرف سے درست
ہوی آپسامان حربی سے چست
نگہبان رہے گاہ و بے گہ مگر
تھی اسطرح گویا یہ ہین بے خطر

زمین نے کیا شکر خالق ادا
کہ آیا زمانہ اب اسلام کا
یزید و شرجبیل و مرقال یل
اور ابن نجبیہ یل بے بدل
جہان تھی جہان پہلوانی خیام
سوی غرب اُنسے یہ عالی مقام
مہلہل کے بیٹے وہ عروہ بنام
ہوا اُنکا بر راہ زلزلہ قیام
کہ بیت المقدس پہ شیرانِ دین
جو پہونچے تو ذکر خدای برین
جو بر جون سے اعدائے دیکھا تمین
ہوا خوف از بس ہمارا انھین
لگے جنگ کی کرنے تیاریان
کہ محفوظ اِنسے رہین مال و جان
طوارق و عرّادہ و منجنیق
لگائے کیے جمع اپنے رفیق
نہ لڑنے کو اندر سے نکلا کوئی
نہ ہم تک وکیل اپنا بھیجا کوئی

تشریف لیجانا یزید ابو سفیان کا مع ترجمان نزدیک قلعہ اور فہمائش کرنا اُنکو اور نہ آنا اُنکا راہ راست پر اور بمشورۂ امرائے اسلام استفسار کرنا سپہ سالار سے درباب جنگ و جدال اور اجازت دینا سپہ سالار کا واسطے جنگ کے

روایت مسیّب فزاری نے کی
کہ جون ایلیا شہر سے ہنے کوئی
کسی شی کی اُسمین کمی کچھ نہ تھی
خورش کی نہ زر کی نہ ہتھیار کی
رہے تین دن اِسطرح بے خبر
کہ یہ کون ہین اور آئے کدھر
لگا کہنے اک بدوی ذی ہمم
فروکش ہوئے آکے اِس جا پہ ہم
کہ بہری ہین سنتے نہین شور بھی
کہ گونگے ہین یہ کافران غبی
یہ سنکر وہ سردار عالیجناب
رہی چپ نہ اُسکو دیا کچھ جواب
لیے اپنے ہمراہ اک ترجمان
کہ باتین کرے وہ بر ومی زبان
امیر عرب تمسے کہتا ہی یون
کہ طاعت کرو ورنہ ہو گز بون
نہین کوئی معبود حق کے سوا
اور احمد ہین بیشک رسول خدا
بہیگا نہ اِس جا تمھارا لہو
رہوگے دو عالم مین باآبرو
کہ تھی تمسے قوت مین زائد کہین
تمھین اُنکے مانند شوکت نہین
تمھین مار ڈالینگے ہم کرکے خوار
یہان مار ہوگی وہان نار عار
غرض ترجمان اور آگے بڑھا
باواز سُنے یہ اُن سے کہا
یہ سنتے ہی اک راہب صوف پوش
بڑھا اور کہا مین ہون ای حق نیوش
یہ ہین اور یہ کہتے ہین یہ نیک خو
بتاؤ جو کچھ تمکو منظور ہو

نہ آباد دیکھا نہ آراستہ
کہ ہر چیز سے تھا وہ پیراستہ
ڈری ہمسے سب جس جگہ ہم گئے
مگر وہ نہ زنہار ہمسے ڈرے
بروز چہارم بہنگام بام
شرجبیل حسنہ سے ای نیکنام
مگر کور ہین سب یہ اعدای دین
نظر اُنکو ہم لوگ آتے نہین
کہ اب تک کیا کچھ نہ ہمسے کلام
کرو حملہ ای میر عالیمقام
یزید بو سفیان اُسی دن مگر
چلے لشکر دین سے باکر و فر
گئے نیچے قلعہ کے اُس سے کہا
کہ آواز دیکر بلا یہ سُنا
تہ دل سے مانو اب اسلام کو
یہ ہی کلمۂ حق زبان سے کہو
اگر یہ کہو تم تو سارے گناہ
تمھارے ابھی عفو کردے آلہ
نہ مانو تو لو صلح کر لو ابھی
کہ ہی جسطرح اور لوگون نے کی
نہ مانو تم اِس بات کو بھی اگر
تو ہوستی جنگ و پیکار پر
عدو دیکھتے تھے انھین جسمین سے
ولے دم بخود اور حیران تھے
کہ تم کرکے اک شخص کو انتخاب
کرو ہم سخن مجھسے ای شیخ و شاب
کہ جو کچھ کہو تم جواب اسکا دون
کہا اُسنے سردار غازی فشون
انھین پادری نے جو آگہ کیا
ہوا شور و غل کلمۂ کفر کا

کہا سب نے بدلین نہ ہم اپنا دین — یہ جزیہ بھی ہمکو گوارا نہین
نہ مانینگے تن مین اگر جان ہی — یہ مشکل ہی اور موت آسان ہی
اُسی دم وہ پلٹے گئے فوج مین — جو سردار تھی وان بلا کر انھین
کہا سب نے سردار نے جنگ کا — وہم کوچ فرمان نہ ہمکو دیا
کرو سرور فوج کو یہ رقم — جو لکھین کرین اُسکی تعمیل ہم
روانہ کیا جب وہ پہونچا انھین — جواب اُسکا اسطرح لکھا انھین
وہین مین بھی آتا ہون اب عنقریب — رہو اس سے آگاہ ای خوش نصیب
دیا اُسنے نامہ تو سب مومنان — ہوا اُنکے سرور اور شادمان
ہوا ملتجی پیش رب کریم — مری ہاتھ یہ فتح ہوا ے رحیم
رہے غلغلہ ذکر و اذکار کا

نہ یہ جاہ و اقبال چھوڑینگے ہم — نہ منھ اپنے مذہب سے موڑینگے ہم
ہوا سنو یہ سب جہان سے کہا — اور اُسنے انھین فوراً آگہ کیا
کہا اب تامل مناسب نہین — کہ تیار ہو جاؤ سب ہمسرکین
ہمین حکم یہ ہی کہ گھیرے رہو — سو گھیرے ہوئی ہین ہم اس شہر کو
یزید بوسفیان نے فوراً لکھا — حضور سپہدار یہ ماجرا
کہ اب بے تامل تم اُنسے لڑو — بھروسا عنایات حق پر کرو
یہ لکھ کر دیا نامہ رہبر کو کہا — کہ پہونچا اسے جاسوسے ایلیا
کہا واقدی رحمۃ اللہ نے یون — کہ ہر ایک سردار غازی قشون
زیارت کرین انبیا کی تمام — ہمارے نبی پر اور انپر سلام
رہین دور اس سے عدوِ خدا

کیفیت جنگ و جدال ہنگام محاصرہ ایلیا اور جانفشانی و جان نثاری مردان خدا درباب قلعہ گیری اور تشریف لانا سرور دریا دل کا اُس مقام پہ مع لشکر

سحر جب ہوئی تو اٹھی مومنین — وضو کر کے یکسر وہ روشن جبین
وہ ساتون سپہدار عالی مقام — ہوئی فوج مین اپنی اپنی امام
نمازون مین قرآن پڑھنے لگے — پس الحمد اللہ کے حکم سے
کہ ائے قوم داخل ہو اس ارض مین — جو ہی پاک اور جسکو لکھدی ہمین
ہوئی واسطے اُنکے یہ فال نیک — کہ مسرور اس سے ہوا ایک ایک
سپہ اور سالار با کرو فر — بنے آہنی تن زپا تا بسر
چلے ڈر پہ یون غازی صف صفا — کہ آتی ہی جیسے گھٹا پر گھٹا
سمو نسے جو گھوڑون کے اٹھا غبار — زمین و زمان ہو گئے تیرہ تار
جلو مین شہ خادری باوقار — چلا اپنے ابلق پہ ہو کر سوار
بڑھا سمت مشرق سے باغیظ و طیش — سوی مغرب ایلیا لیکے جیش
بڑھی فوج سے چلے وہ بی دلیر — کہ قابض ہون ڈر پر کرین کچھ نہ دیر
کہا انکو پیرون نے اب تم لڑو — مرد قلعہ مین انکو آنے نہ دو
سپر پر مسلمان انھین روکتے — بڑھے شوق سے سب خدا کی لیے
بچا ہے وہ ہر سو ہوے حملہ گر — کھڑکتے تھی ہر جا نشاب و سپر
اُٹھایا اگر سر کسی نے کہین — نشانہ ہوا تیر کا بس وہین

ہوئے جا بجا جمع بہر نماز — بشوق دلی و خشوع و نیاز
خدا کی عنایت کا دیکھو ظہور — کہ وہ دست و سرشار جام طہور
زبانون پہ ساتون کے جاری ہوا — وہ آیہ یہ ہی جسمین حکم خدا
اور الٹے نہ پشتو نپر اپنی پھرد — کہ پاؤ گی پھرنے سے نقصان کو
ستارہ سحر پڑھ کے اہل رشاد — چلے انسے لڑنے کہ پائین مراد
بڑھے کوس شوکت بجاتے ہوئے — نشانونکو اپنے بڑھاتے ہوئے
جدھر دیکھیے وہ ادھر چھا گئے — جو اندر تھی ہوش انکے چکرا گئے
گیا شور و غل تا بچرخ برین — دہلنے لگے کوہسار و زمین
پھریرے کھلے اسکے اعلام کے — نگون سر نشان ہو گئے شام کے
لکھا ہی کہ تھے جسقدر حمیری — عدو کش جفا کش دلاور جری
انھین اہل بیت المقدس نے جب — یہ دیکھا کہ آتے ہین دل پر غضب
تو برجون سے فوراً وہ خانہ خراب — لگے مارنے مومنونپر نشاب
یہ چہتے تھے سب مومن خوش شیم — نہو دیر اور ڈر پہ چڑھ جائین ہم
ادھر سے بھی چلنے لگے بیدرنگ — شتاشت کانون سے تیر خدنگ
ولیکن نہ تھے مرد میدان کے — کہ قلعہ کے اندر سے لڑتے رہے

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝

یونہین باحسرتہ تا ہنگام شام
نمازون سے فارغ ہوئے جب تمام

کہ نفلین بھی پڑھتے تھے قرآن بھی
اٹھے اور پڑھ پڑھ کے بھیجی صلواۃ

نہ حمد وثناہی سے تھے تر زبان
لڑے پر نہ اُنپر ہوے کامیاب

بڑھا اور ہر ایک کو انتظار
فزون دمبدم تھی بروے ہوا

نسیم ظفر تھی اُڑاتی انھین
غلام سپہدار سالم بنام

زرہ اور مغفر سے تھے زرق برق
اور اک ایک فارس تھا آہن بدن

جہان تا جہان تھا ہجوم سپاہ
علم ہاے رنگین جو تھے جلوہ گر

اور آتے تھے تکبیر کہتے ہوے

یہ باہر و اندر تھے جو یاے کام
ہوئی مائل اُسد سر بسوئی طعام

کوئی سو گیا تھا نگہبان کوئی
ہوئی حملہ آور وہ قدسی صفات

کہ جاری درودین بھی تھین برزبان
عروس ظفر پر تھا قلعہ حجاب

نظر راہ پر اور دل بے قرار
صدا کوس و شہنا کی عشرت فزا

خوشامد سے ہر دم لبھاتی انھین
لیے تھا علم کو بصد احتشام

سراپا فرس بھی تھا آہن مین غرق
دلاور جہانگیر و دشمن شکن

کہ یک نظر کو نہ ملتی تھی راہ
ہوی رشک گلزار میدان ودر

ادھر یہ بھی تکبیر کہنے لگے
شگفتہ و خندان ہوے مثل گل

ہوئی شب تو لایا رضا ری بھم
جلا کر وہ پھر آگ کو جا بجا

گئی فکر اور ذکر مین شب گذر
دعا سب یہ کرتے تھے رب کریم

کہا واقدی رحمہ اللہ نے یون
خبر گیارھوین دن ہوئی فوج مین

پھر آیا نظر دور سے اک غبار
خوشی سے لگے دیکھنے سب اُدھر

روان آگے آگے تھی مژدہ رسان
خوشی سے وہ تھا آگے آگے روان

سوارون کی تھین اُنکے پیچھے صفین
یمین پہ تھی خالد جہان پہلوان

پر و نپر یری تھے قشون پر قشون
چمکتے تھے اسطرح سب کے یراق

بڑھی اُنکے لینے کو جلدی تمام
مبارک سلامت کا تھا شور و غل

غضبناک خیمون مین اپنے گئے
رہے خوب مشغول ذکر خدا

تو پھر دوسرے روز وقت سحر
عطا کر ہمین تو ہی فتح عظیم

کئی دن اسطرح غازی قشون
کہ آتے ہین سردار بھی فوج مین

کہ جون ابر بہمن بہت تیرہ تار
پھریرے نشانون کے آئے نظر

کہ آئے سپہدار دین کامران
جناب سپہدار زیر نشان

کہ سد سکندر جنھین سب کہین
سوی چپ پہ ان عبدرحمن جوان

زمین آہنی تھی ہوا قیر گون
کہ تھا منفعل شمسہ ہفت طاق

ملے اور لگا ہونے باہم سلام

جلوہ افزاے ایلیا ہونا اعلام نصرت احتشام سرور عالی وقار کا اور دیکھنا اہل عناد کا برجوں سے بعین معرکہ گیرودار اور پیشوا جانا دلیران نصرت شعار کا اور خائف و متحیر ہونا اُنکا اور مطلع کرنا بڑے پادری کو

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
ہوی جمع دیر غمامہ مین سب

یہ اول ہی ای باپ کچھ کم نہ تھے
کہا کیا یہ کہتے ہو تم ہو خراب

ہمین دور کرتا ہے تو کس لیے
نہین شبہ ہو جاؤ گے سب ہلاک

کہا مجکو ورثہ مین پہونچا ہے علم
وہ ہو گندمی رنگ آنکھین حسین

جو آئے سپہدار دین کامران
لگے کہنے جاثلیق سے آہ اب

تھی بیماری ضیق اپنے لیے
ہوا اس سخن سے مرا زہرہ آب

تری پاس آئے ہین کیا اسلیے
اگر جھوٹ ہو تو مری منہ مین خاک

بزرگو نسے مجھ تک یہ آیا ہے علم
سیہ دو بڑی ہون سچ کر لو یقین

ڈری اُنکو اعدای دین دیکھکر
امیر عرب باتعلی و اوج

ہوئی شاد و خرم مسلمان سپاہ
نہ آؤ مرے پاس ہو مجھسے دور

کہا ہے قسم مجکو انجیل کی
کہا سب نے ای باپ تفصیل سے

کہ اک شخص ہو فاتح روم و شام
عمر نام ہو اور بڑا با وقار

لرزنے لگے اُنکے دل اور جگر
یہ آیا اور آئی جو تھی اور فوج

ہماری دلون سے نکلتی ہے آہ
وہ بولے کہ ہونگے نہ ہم تجھسے دور

امیر اُنکا آیا ہے تو تم ابھی
یہ کیا بھید ہے تو بتا ہمکو رے

مسخر کرے بلکہ عالم تمام
رسول عرب کا دل و جان نثار

تمھین موت آئی جو وہ ہی یہی
کہ اب مجھ پر اس قدر ہے ضرور
وہ جا ہیگا جو کچھ اسے دینگے ہم
کہ اس شہر پر کوئی اُسکے سوا
ہزیمت جلیبیا تھا وہ پادری
نگہ اُسنے ڈالی جو میدان پر
بسوئے امیر اور کر کے سلام
معسکر کی جانب چلے آتے ہین
سنانین چمکتی ہین مثل چراغ
پکارا تب اک اسکے ساتھی نے یون
تو اک مرد رومی بعربی زبان
نہ تنہا انھین پر کہ وہ بالیقین
اگر ہے وہی یہ تمھارا امیر
یہ سنتے ہی اک مرد غازی گیا
اور اُس پادری نے جو دیکھا لقب
خوشی سے لگا کہنے سب سے یون
کیا شور اور پھر وہ لڑنے لگے
سپہدار سے بولے کہ ای باصفا
مجھے یک شیطان نے دیکھ کر
یہ سنکر تامل کیا اور کہا

نہین جنگ کر سکتے اِس سے کبھی
کہ دیکھون اسے جل کے ہمدمشعو
غرض اپنی جانین بچا لینگے ہم
یقین ہے نہ ہرگز ظفر پائے گا
لیے اپنے ہاتھون پہ انجیل بھی
تو فوجون کے دل اُسکو آئے نظر
پلٹ آتے ہین جنگ پر شادکام
سوارون کے پیچھے پرے آتے ہین
چراغان چراغان ہے صحرا و راغ
کہ کیون شوق جنگ اسقدر ہے فزون
پکارا فصاحت سے ای مومنان
ظفرمند ہوگا بروے زمین
تمھاری اطاعت کرین ناگزیر
سپہدار کو اپنے آگہ کیا
لگا کہنے انکا تو ہے اور طور
کہ انسے لڑو تم نہ ہوگے زبون
جناب سپہدار آئے چلے
بتاؤ کہ کیا کچھ سنا اور کہا
کہا کچھ نہ کچھ اُنسے اے پرہنر
کوئی بھید ہے اسمین بیشک بڑا
ہوئے حملہ آور مجاہد جوان

کہ اکدم مین کردی یہ تمکو ہلاک
اگر ہے وہی تو کہاون مین راہ
اگر یہ نہین وہ تو ہم زینہار
یہ کہکر اُٹھا اور وہ بھی اُٹھے
تعظیم سب نے لیا اُسکو گھیر
یہ کیفیت اُن سب نے دیکھی وہان
سپہدار با صد ہزاران حشم
اُٹھا اسطرح ہے زمین سے غبار
غرض تھا وہ اقبال باصد کمال
نہ دم بھر لڑو تم سنو ایک بات
ہم آگہ ہین حلیہ سے اُسکے تمام
جہان لیگے خاور سے تا باختر
نہوگا اگر وہ تو پھر ہم تمھین
سپہدار دین سرور باوقار
نہ حلیہ ہے وہ اور نہ وہ آن ہے
سنا قلعہ والون نے جب یہ کلام
حُسام خدا خالد ابن ولید
کہا علم مجھکو نہین زینہار
کہ ہر جون پہ وہ شور کرنے لگے
سمجھ لین گے ہم بھی نہین ہیں نگ
دہلنے لگا قلعہ آسمان

جو زندہ بچو وہ رہے خوفناک
کوئی صلح کی تا نہو تم تباہ
ہراسان نہون اور کرین کارزار
امیر و مشائخ بھی ہمرہ چلے
گیا برج پر کی نہ کچھ اُسنے دیر
کہ جاتے ہین فرحت سے غازی جوان
باقبال و جاہ و بکوس و علم
کہ خور ماند ہے اور جہان تیرہ تار
کہ باہم ہوے تھے جمال و جلال
یہ سنکر کے مومن خوش صفات
کہ جو شخص ہے فاتح تہ دم دشام
کرے اپنے قبضہ مین وہ نامور
قدم شہر مین اپنے رکھنے نہ دین
اُسیوقت آئے قریب حصار
کہ اُس شخص کی اور ہی شان ہے
لگے کہنے کفار سب نے تمام
جہان پہلوان قاتل ہر عنید
کہ ہان گیا تھا قریب حصار
پلٹ وہ گیا سب سے سب یے کہے
کہا غازیون سے بس پھر جنگ

سرگرمی شیران دین و محبان سید المرسلین بفتح بیت المقدس و کیفیت تیر اندازی دلیران مین اور مارا جانا بطریق کا تیر خارا گذار حضرت ضرار نصرت شعار سے رضی اللہ عنہم

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
سمجھتے تھے رومی کہ ہے پر ظفر
جہا ہر بعبر کا سنہ تیسرہ بیر

کہ افواج اسلام ذی جاہ نے
نہ پائینگے یہ تھے بہت بے خطر
کرہ نار کا ہوگیا زمہریر

جو بیت المقدس پہ ڈیرا کیا
برستی تھی برف اور بارش بھی تھی
زمین سے لگا تا بگردون دہن

تو وہ موسم سخت سرما کا تھا
کہ گرمی نہ آتش مین باقی رہی
گیا فوج سرما نے سب کو زبون

اگر دھیان مین وہ نہ لائے اُسے — کہ تھی سوختہ آتش عشق کے
لگاتے تھے اسطرح اُنپر خدنگ — کہ یکسان گذرتے تھے از موم و سنگ
کہ جسکے لگا تیر وہ وہین رہا — نہ اک گام بھی اُس جگہ سے ہلا
لگاتے تھے یون تیر سندان شکن — کہ تھے اُنکے جسمون پہ جوشن کفن
اُٹھایا اگر سر کسی نے کہین — ہدف ہوگیا تیر کا وہ وہین
لگے آڑ مین چھپنے دیوار کی — سپر بھی اسی ڈر سے ہر اک نے لی
اور آتے تھے اُس در پہ وہ باصفا — کہ اُس در مین ہے وہی سب سے بڑا
مرصع جواہر سے تھی وہ تمام — یمین و یسار اُسکے حاضر غلام
چلے نیچے نیچے وہ دیوار کے — مبادا کہ دشمن کوئی دیکھ لے
کریگا نہ اسپر ذرا تیر توڑ — لگایا کرین گرچہ یہ جوڑ جوڑ
کماندار غازی نے لیکر خدنگ — کمان مین اُسے رکھدیا بے درنگ
جو کھینچا کمان چرچرانے لگی — مجاہد کو مژدہ سنانے لگی
یہ سنتے ہی غازی کی چٹکی ہلی — لگا تیر گویا نہ تھی جان ہی
خدا کی قسم تیر ایسا لگا — کہ نیچے وہ اُس برج سے گر گیا

یہ اُنمین جرارت تھی ایمان کی — بدستور ہر روز لڑتے تھے جری
کسی شے پہ ہرگز وہ رکتے نہ تھے — کہ تیر قضا تھے وہ اُنکے لیے
کیا ہے مہلہل نے یہ خود بیان — یمانی دلاور تھے جتنے وہان
خدنگ اُنکے لگتے تھے اِس زور سے — کہ باہر اُچھلکر وہ گر پڑتے تھے
جو ہم یون نشانے اُڑانے لگے — تو وہ اپنی جانین بچانے لگے
ضرار ابن ازور یل شیر نر — مجھے نیچے قلعہ کے آئے نظر
جو افسر نگہبان تھا اُس برج پر — کھڑی تھی صلیب اُسکے بالاے سر
وہ غصہ سے للکارتا تھا اُنھین — کہ اچھی طرح غازیون سے لڑین
کہا مین نے یہ برج ہے بس بلند — زرہ بھی ہے پہنے عدوے نژند
غرض برج کے نیچے پہونچے وہ جب — تو قربان سے بادل پر غضب
ہوا دست چپ راست اور راست خم — کہا مرگ بطریق نے آئے ہم
کہ زندہ رہے اب یہ پر دغل — مرا تیر ہے اسکو تیر اجل
بشر تھے ثنا خوان بروے زمین — فلک پر پکارے ملک آفرین
کیا شور اعدا نے اُس برج پر — ہوئے جمع پھر اور خستہ جگر

ضیق محاصرہ سے تنگ آکر جانا اہل طغیان کا پاس جالیق کے اور خواہش مند صلح ہونا اُسکا برج قلعہ پر روبروئے مورچال سپہدار نیکو خصال اور ہمکلام ہونا اُنسے اور بعد گفتگوے دراز ظاہر کرنا اُسکا کہ اِس قلعہ و شہر پہ سواے حضرت عمر رض حسب مضمون کتب منزلہ اور کوئی فتح نہ پائیگا اگر وہ تشریف لاوین تو بعد مطابقت حلیہ حضرت قلعہ ہم دیدینگے اور مسرور ہونا سپہ سالار کا اور تشریف لانا خیام مین

یہ کہتا ہے راوی کہ تا چار ماہ — رہی اسکو گھیرے مسلمان سپاہ
یہ ممکن نہ تھا کوئی شے قلعہ مین — کوئی لائے باہر سے دیوے اُنھین
ہوئے جمع پھر پاس جالیق کے — کیا پہلے سجدہ اُنھون نے اُسے
نہین ہمکو آتی کہین سے مدد — ہمین اُنسے لڑتے ہین باجد وکد
اگر آہ بیدل ہوا شہریار — کہ تیرہ مُوکہ مین جو بنی کارزار

کہ ہر روز ہوتی تھی پیکار و جنگ — ہوئے اہل قلعہ بہت زار و تنگ
نہ جاتا کوئی اور نہ آتا کوئی — غرض اُنکو بیماری ضیق تھی
کہا پھر کہ اے باپ ہم تنگ ہین — کہ ہین بند اور برسر جنگ ہین
یہی آرزو ہے کہ اب بادشاہ — خبر اپنی لے اور بھیجے سپاہ
گئی ٹوٹ اُس سے تو اُسکی کمر — کہان اب وہ اقبال اور جاہ و فر

اور انکا تو شیوہ ہی پیکار و جنگ
اگر وہ گران ہو تو ہم ایک بار
تو اب انکے مطلب کو دریافت کر
سپہدار تھے جس طرف جلوہ گر
لیے تھے انا جیل وہ بے شعور
ہمارا یہ ہی پیر اور مقتدا
یہان آئے اس سے کرے گفتگو
اُسیوقت آئے قریب حصار
کہ یہ شہر اسطرح ذی شان ہی
ہلاکت ہوئی اُسکو فوراً نصیب
کہا اُس سے تو یہ سنا دے اُنھین
اِسی شہر سے سید المرسلین
بڑی قدر اُنکی بڑی شان ہی
ہمارے پیغمبر وہان تک گیے
ملک کو نہ انسان کو نہ جان کو
اُنھی کے بدولت ہوئے انبیا
اُنھی کے بدولت ہین کون و مکان
جو ہین دفن اِس شہر مین انبیا
نہ دی فتح جائین یہانسے کبھی
کہا خیر جو چاہتے ہو کہو
ہوا ہی نہ کوئی اُسکا شریک
تہ دل سے مانو تم اِسکو اگر
کہا اُسنے اللہ ہے ایک ہی
سپہدار بولے کہ جھوٹا ہی تو
نہ مانے جناب رسالت کو جو
او راِس سے منزہ ہی رب غنی
کہا ہم تو اِسکو نہین مانتے
کہا یہ ہی اول سے دشوار تر
یہانتک کہ ہم تم یہ پائین ظفر

نہین جان دینے مین کرتے درنگ
نکلکر قلعہ سے کرین کارزار
کیا اُسنے منظور اور جلد تر
لگا کرنے حیرت سے اُنپر نظر
جلاتے تھے گرد اُسکے مشک و بخور
بڑا عالم و زاہد و پارسا
یہ سنتے ہی اک مومن نیک خو
کہا اہل قلعہ نے اے باوفا
فلک اسکی رفعت سے حیران ہی
اِسے جانتے ہین بعید و قریب
کہ انکار اِس سے نہین ہی ہمین
ہوئے رونق افروز ہفت آسمان
کہ اُنپر سدا فضل رحمٰن ہی
کہ جبریل وہانتک نہین جاسکے
اُنھی سے ملی جان انسان کو
اُنھی کے بدولت ہین ارض و سما
اُنھی کا تو ہی نور ہر جا عیان
بھلا کور کو شمع سے کام کیا
ہمین فتح دیگا خداے قوی
ہمین اپنی خواہش سے آگہ کرو
صفت اُسکی ہی وحدہ لاشریک
تو دونون جہان مین رہو بےخطر
نہین اِس سے انکار کچھ ہمکو بھی
اِسی سے تو دشمن خدا کا ہی تو
رسائی نہ اللہ تک اُسکو ہو
نہ بیٹا ہی اُس کے نہ بیوی کوئی
اب آگہ کرو دوسری بات سے
نہ ذلت گوارا کرین آپ یہ
در شہر لین تمھین مار کر

مناسب یہی ہی یہ جو کچھ کہین
کہ مر جائین ہم یا انھین مار لین
ہوا مستعد صومعہ سے چلا
امیر و مشائخ بھی ساتھ اُسکے تھے
کہا ایک رومی نے اے مومنو
کھڑا ہی کہ تمسے کرے کچھ کلام
گیا اور کہا اُسنے سردار سے
جو کچھ تمکو منظور ہو وہ کہو
اور اسپر جو کوئی ہوا حملہ گر
یہ مضمون جب ترجمان نے کہا
مقدس سمجھتے ہین ہم بھی اِسے
کہ حاصل ہوا اُنکو قرب خدا
ملے حق سے یون سرور انس و جان
جو رتبے ملے شاہ لولاک کو
اُنھی سے تو یہ فخر ہی خاک کو
نہ ہوتے اگر وہ نہ ہوتا ظہور
وہ ہین شمع ہم اُنکے پروانے ہین
تو اِس شہر کے مستحق ہین ہمین
کہ اُس نے ہی ہمکو مظفر کیا
کہا پہلے یہ ہی کرو تم یقین
جناب محمدؐ ہین ایسے نبی
تمھارا ہمارا ہو بس ایک حال
محمد کا اقرار کرتے نہین
کہ اُنکا ہی تو جب نہ قائل ہوا
موحد نہین تم کہ حق کہہ چکا
کہ واحد ہی قدوس سبحان ہی وہ
کہا صلح ہی وہ اگر ہو قبول
کہا تیسرے یہ ہی ثابت رہو
زر و مال بھی لین تمھارے تمام

بنا چار ہم اُسکو پورا کرین
کہ اِس خندق سے اپنی جانین بچین
ہوا دور پہ اس سمت جا کر کھڑا
صلیب اُسکے سر پر لگائے ہوئے
ذرا ٹھہرو اک بات میری سنو
تمھارا سپہدار با احتشام
تو سردار امیرون کو ہمراہ لیے
او راِس بات کو بھی سمجھ خوب لو
غضب اُسپہ خالق کا آیا اُتر
سپہدار سے اور انھون نے سنا
کہ ہی رفعت و برکت اِسکے لیے
یہ قرآن مین آپ حق نے کہا
کہ ہی قاب قوسین جسکا بیان
ملے عرش کو وہ نہ افلاک کو
سمجھتی ہی بے قدر افلاک کو
اُنھی سے ہوا ہی خدا کا ظہور
ہی عشق سے اُنکے مستانے ہین
کہ ہم سا بزرگی مین کوئی نہین
یہان اور فارس مین بھی جابجا
کہ ہی فرد واحد خدا اے برین
پیمبر بھی ہین اور ہین عبد بھی
ہماری برادر ہو بے قیل و قال
کہ ہین وہ رسول خدا یا نہین
تو قائل نہین حق کی توحید کا
مسیحا کو کہتے ہو ابن خدا
نرالا ہی اُسکی بڑی شان ہی بس
کہ جزیہ ہمین دو جو ہو تم ملول
لڑائی ہے اور خوب ہے [illegible]
تمھارے ہون لشکر کے [illegible]

نہ مانے ہمیں آئین جو اسلام کو
ہماری وہ تلوار سے قتل ہو

کہا اسنے ہم شہر تسکو کبھی
نہ دینگے لڑینگے مرینگے ابھی

بھلا کس طرح شہر ہم تم کو دین
نہین کم کوئی چیز اس قلعہ مین

کہ برسون کا ہے اس مین غلہ بھرا
بہت ساز و سامان بھی ہے جنگ کا

نہین انکے مانند ہم زینہار
کہ جزیہ جنھون نے دیا ہو کے خوار

ہوا اُنکے اوپر عتاب مسیح
کہ تابع تمہارے ہوئے وہ فصیح

مسیحا سے ہم لوگ اس شہر مین
ظفر کے لیے جب دعائین کرین

تو ہونگی ہماری دعائین قبول
کہا تیری باتین یہ ہین سب فضول

خدا کی قسم ای عدوِ خدا
نہین اُنکا رتبہ کچھ اس سے سوا

کہ حق نے کہا آپ قرآن مین
یہ آیا مسیحا کی ہے شان مین

نہین کچھ مسیح ابن مریم مگر
پیمبر ہی اور اُس سے پیغامبر

بہت ہو گئے پہلے اور اسکی مان
تھی صدیقہ اسمین نہین کچھ گمان

تھے مان بیٹے دونو ہی کھاتے طعام
ہے ایمان ہمارا یہ اُسکا کلام

کہا اُسنے عیسیٰ کی کھا کر قسم
نہ ہوگے یہان تم مظفر علم

رہو خیمہ زن گرچہ تا بست سال
ذرا بھی نہ ہو ہمکو رنج و ملال

یہ ہم جانتے ہین کہ اس شہر کو
کرے فتح بے شبہہ وہ نیک خو

کہ حلیہ اور اوصاف اُسکے تمام
ہماری کتابون مین ہین لا کلام

سوا اُسکے کوئی نہو چیرہ دست
جو ہمسے لڑے ہو اُسی کو شکست

کہا یون سپہدار نے یہ بتا
کہ حلیہ اور اوصاف ہین اُسکے کیا

کہا بیگمان اسپہ پائین ظفر
محمدؐ کے اک یار نامی عمرؓ

لقب اُنکا فاروق ہو بالیقین
کسی سے اُنھین ڈر ذرا ہو نہین

مزاج اُنکا ہو سخت اور تیز و تند
نہو تیغ ہمت کہین اُنکی کند

غرض اُنکی حق سے ہو ہر بات مین
ملامت گرونکی نہ ہرگز سنین

تمہارا وہ حلیہ نہ شان رفیع
بھلا ہم تمہارے ہون کیونکر مطیع

امیر دلاور نے سنکر اسے
تبسم کیا اور یہ کہنے لگے

قسم رب کعبہ کی ہے ایلیا
کیا فتح ہمنے بس اب لے لیا

کہا اُس سے دیکھے جو تو انکو یہان
تو پہچان لیگا کہا اُسنے ہان

مرے پاس وصف اُنکے موجود ہین
اگر ایک نظر دیکھ لون اُنکو مین

تو بس صاف پہچان لون بیگمان
کہ شکل اُنکی ہے دلمین میری نہان

کہا کھا کے سوگند پروردگار
کہ ہین وہ نبی کے خلیفہ و یار

ہماری وہی ہین امیر اور امام
اُنھین کے ہین منقاد مومن تمام

کہا بات تمنے اگر سچ کہی
تو پھر صداقت مری کھل گئی

نہ ہمسے لڑو اُنکو لو یہان بلا
کہ ہم اُنسے لین اُنکا حلیہ ملا

اطاعت کرین پھر تمہاری قبول
نہین اس سخن مین مری کچھ فضول

کہا خیر اُنکو بلاتا ہون مین
جمال اُنکا تجھکو دکھاتا ہون مین

اگر یہ بتادے مجھے بیدرنگ
رہین ہم اسیطرح سرگرم جنگ

کہ موقوف کیجاے یہ کارزار
بپا ہو نہ ہنگامہ گیر و دار

کہا آہ تم اے گروہ عرب
لڑائی نہین چھوڑتے ہے غضب

بھلائی سے مین نے یہ سب کچھ کہا
نہوتا کہ نقصان طرفین کا

اگر تم تو ہو کشت و خون جانتے
سوا جنگ کے کچھ نہین جانتے

کہا ہمکو جنگ اس سے مرغوب ہے
شہادت دل و جان سے مطلوب ہے

کہ جان اپنی جو راہ مولا مین دے
حیات ابد اسکو بیشک ملے

سدا اُسکے اوپر ہو رضوان رب
زہی بخت جسپر ہو غفران رب

گئے فوج مین سرور نامور
گیا اپنے گرجا مین وہ لوٹ کر

جمع ہونا سرداران اسلام کا حضور سپہ سالار مین اور بیان فرمانا سردار کا اُنسے کیفیت تقریر بطریق کو اور بصلاح شرحبیلؓ لیجانا سیف اللہ الجلیلؓ کو بوجہ مشابہت امیر المومنینؓ پاس قلعہ کے

کہا واقدی نے کہ وہ باصفا
ہوئے جبکہ خیمہ مین رونق فزا

امیرون کو پاس اپنے بلوالیا
بیان اُنسے یہ ماجرا کر دیا

وہ سنکر اسے شاد و خرم ہوئے
ظفرمند اسپر بھی اب ہم ہوئے

لگے عرض کرنے سپہدار سے
کہ حضرت خلیفہ کو لکھ بھیجیے

یقین ہے کہ تشریف لائین یہان
انھین دیکھ کر شاد ہون مومنان
ولیکن شرجیل نے یہ کہا
کہ سوجھی مجھے خوب ای خوش لقا

چلین لے کے خالد کو ساتھ اپنے ہم
کہ اُنسے مشابہ ہین یہ خوش شیم
یقین ہے وہ جسوقت دیکھین انھین
خلیفہ سمجھکر قلعہ کھول دین

اور اسمین یہ ہے فائدہ بے قصور
بچین رنج رہ سے خلیفہ حضور
کہا سب نے ہان یہ مناسب ہے اب
گئے اُٹھ کے پھر اپنے دیرے مین سب

ہوئی صبح پیدا جو با آب و تاب
چلا شرق سے شاہ زرین قباب
سپہدار نے ترجمان سے کہا
کہ فوراً تو اب پاس قلعہ کے جا

کہ اُنسے تشریف لائے یہان
جناب عمرؓ اور مومنان
کہا پھر یہ خالد سے تم ہو سوا
چلو میرے ہمراہ اے باوقار

ہوئے دونون تیار اور چل دیے
ہوئے پاس قلعہ کے جا کر کھڑے
ہوا ترجمان اسطرح تر زبان
کہ آئے جناب خلافت مکان

پھر اُس برج پر وہ کھڑا ہو گیا
لگا دیکھنے غور سے پھر کہا
قریب اور آئین بڑھا کر یہون
کہ اچھی طرح پاس سے دیکھ لون

قریب اور جسوقت خالد ہوے
تو اُسنے انھین دیکھ کر غور سے
پکارا کہ سوگند عیسیٰ نبی
کہ یہ شخص گویا وہی ہے وہی

مگر کچھ علامات باقی رہین
کہ وہ ساری باتین تو اسمین نہین
یہ کہکر وہ خالد سے کہنے لگا
قسم تمکو اللہ کی دو بتا

کہ تم کون ہو اور کیا نام ہے
وہ بولے کہ خالدؓ مرا نام ہے
صحابی مین ہون سید پاک کا
شفیع الوریٰ شاہ لولاک کا

کہا ای جوانان ملک عرب
فریب اب بھی کرتے ہو ہے ہی غضب
چلیگا یہ کب تک تمہارا فریب
نہین چھوڑتے کیون تم اپنا فریب

قسم ابن مریم کی کھاتے ہین ہم
سنو تمکو سچ سچ سناتے ہین ہم
کہ جب تک نہ اُس شخص کو دیکھ لین
کبھی شہر اپنا تمھین ہم نہ دین

کرینگے نہ اب تمسے ہم قیل و قال
اگرچہ رہو خیمہ زن بیست سال
یہ کہتے ہی وہان سے پلٹ کر گیا
ہوئے وہ بھی لشکر مین پرونق فزا

جو لشکر مین سردار و حکام تھے
وہ سب اُنکی خدمت مین حاضر ہوے
حضور جناب خلافت مآب
لکھا اک عریضہ بصد آب و تاب

سر نامہ نام خدای انام
جو ہے خلق پر مہربان لا کلام
وہی ہے خدای نشیب و فراز
وہی ہے بد و نیک کا کارساز

پس از حمد و نعت رسول امین
گزارش یہ ہے ای جہاندار دین
کہ بیت المقدس کو از چار راہ
ہین گھیرے دلیران نصرت پناہ

ہوئی ہمکو تکلیف سرما بہت
پڑی برف پانی بھی برسا بہت
پر ان سختیون پر کیا ہمنے صبر
کہ اللہ سے اسکا پائینگے اجر

اور اعدا سے کرتے رہے کارزار
ذرا بھی نہ قاصر رہے زینہار
ہر اک در پہ ہوتی ہے پیکار و جنگ
لڑے خوب ہمنے بنام و ننگ

مگر آج یون ہمسے کہنے لگا
انھی مین سے اک راہب پارسا
کہ ہے یہ کتب مین ہماری رقم
نہو آیلیا پر مظفر علم

سوا اُنکے جو ہین محمدؐ کے یار
عمر نام مین اور بڑے باوقار
وہ سردار عالم ہین با احتشام
سن و سال اور اُنکا حلیہ تمام

پڑھا ہمنے اور خوب ہین جانتے
اطاعت کرین ہم انھین دیکھ کے
وہ تشریف لائین اِس جا اگر
کرین اُنکو حاکم ہم اِس شہر پر

حضور اب قدم رنجہ فرمایئے
ہون مشتاق دیدار دکھلایئے
یقین ہے کہ یہ شہر بھی فتح ہو
بچین جنگ سے مومن نیک خو

ہوا جب یہ مضمون سارا تمام
تو آخر مین لکھا علیک السلام
وہ مختوم و ملفوف جب ہو چکا
کہا کون اب اسکو لیجائے گا

کہا میسرہؓ نے کہ جاتا ہون مین
مجھے دیجیے اِسکو لیجاؤن مین
کہا لو اُٹھو لے کے نام خدا
خدا اسکی دیوے گا تمکو جزا

نیت مین تمہاری وہ برکت کرے
کہ با آب و دو جہان مین رکھے
لیا جلد ناقہ پر ہو کر سوار
روانہ ہوئے وہ دلِ نامدار

بخوبی کہین استراحت نہ کی
کہ شوق مدینہ مین تھی بے کلی
مدینہ مین پہنچے جو ہنگام شب
کہا ای خوشا عیش بعد تعب

نہ اترونگا ہرگز کہین سے یہان
جناب نبی کی جو مسجد ہے وہان
اسی مین با خلاص داخل ہوئے
گئے روضہ مین حق سے واصل ہوئے

کئے عرض حضرت نبی پر سلام
کہا ای دونون عالم کے سرور سلام
سلام ای شہ انبیا و السلام
سلام اے شہ اصفیا و السلام

سلام ای دو عالم کی روح روان
سلام ای شہنشاہ کون و مکان
صلوٰۃ و سلام خدا آپ پر
مری جان و ایمان فدا آپ پر

مجھے اپنی رحمت سے کیجے قبول — کہ دنیا و عقبی کو سمجھوں فضول
رہیں آپ کے مجھ پہ لطف و عطا — کہ ہے آپ کا لطف لطف خدا
فدائے ولائے نبی یار غار — وزیر نخستین صداقت شعار
درود و دعا سے فراغت ہوئی — چلے آئے مسجد میں با صد خوشی
نمایاں ہوئے جب نشان سحر — تو مسجد میں آئے جناب عمرؓ
ہوئے پھر امام اور پڑھائی صلوٰۃ — ہوئے اُس سے فارغ جو وہ خوش صفات
کیا مجھسے ارشاد دے یہ ہنر — سنا اہل ایمان کی جلدی خبر
سپہدار کا پھر عریضہ دیا

نہ کچھ چاہوں لیکن رضا آپ کی — خدا کی ولا ہے ولا آپ کی
جناب ابو بکرؓ عالی نسب — ہوا ثانی اثنین جنکا لقب
کہ مدفون پہلو میں ہیں آپ کے — زیارت سے اُنکی بھی فائز ہوئے
کئی رات سے رہ میں سوئے نہ تھے — اسی میں گئے لیٹ اور سو رہے
اذاں آپنے دی بصوت بلند — کہ جاگیں پے ذکر بیچون و چند
کہا میسرہ نے کہ تب میں اُٹھا — سلام و مصافح بھی آنسے کیا
کہا میں نے ای داور مومنین — سب اچھے ہیں ہے خیر و بہجت قرین
لیا شاد ہوکر اور اسکو پڑھا

بعد مشورہ اصحاب کرام عازم ہونا حضرت فاروق اعظم سالار امم کا حسب درخواست سپہدار عالی وقار جانب بیت القدس اور قائم مقام کرنا اپنا حضرت اسد اللہ الغالب کو مدینہ منورہ میں

کہا مومنوں سے کہ اے مومنو — کرو مشورہ مشورہ مجھکو دو
جہاندار و فرماں دہ ملک دین — یگانہ دُرِ بحرِ عین الیقین
امام من و مقتدائے جہاں — بحق نائب سرورِ مرسلاں
امام دو عالم معلّے جناب — خداوند عالم کے نائب مناب
خدا نے کیا اُنکو خوار و ذلیل — وہ ہے حسبنا اور نعم الوکیل
ہوے مومنین جابجا ارجمند — ہوا دین اسلام اپنا بلند
کہ ہوتی ہے ذلت اُنھیں دن بدن — فزوں ہے مصیبت اُنھیں دن بدن
نہ جائینگے گر آپ ای باوقار — تو جائینگے خود کو ذلیل اور خوار
نہ ثابت رہینگے گر چند روز — اور آخر کو ڈر کر بصد درد و سوز
جناب خلیفہ نے اُنسے کہا — کہ دے تمکو اللہ اچھی جزا
یہ سنکر جناب علیؓ ولی — امام ہدی صہر حضرت نبیؐ
جہانتاب خورشید چرخ ہدے — شہ اولیا اسم شہ اصفیا
جہاندار دار الامان کرم — بہار عطا گلستان کرم
جناب خلیفہ سے کہنے لگے — ضرور آپ تشریف لیجائیے
ہوں منقاد اسلام وہ زشت خو — بڑھے دین کی عزت و آبرو
بہت اُنپہ سختی سرما ہوئی — برستی رہی برف و باران بھی

تو عثمان عفان وہ عالیجناب — کہ ہے جامع وحی جنکا خطاب
امیر امم سرور اتقیا — سر دفتر عاشقان خدا
جہان سخا آسمان حیا — نہنگ محیط فنا و بقا
ہوئے اسطرح بزم میں تر زباں — کہ اب سخت عاجز ہیں نصرانیاں
کہ سب شام سے اب نکالے گئے — مقید ہوے اور مارے گئے
اور اب آلیا ہیں وہ گھیرے ہوئے — عدوی خدا اُنسے گھبرا گئے
کہ ملتی ہے اُنکو رسد نہ مدد — وہ جیتے ہیں قلعہ میں با جد و کد
یہ سمجھینگے دل میں کہ حضرت امیر — نہ آئے بہت ہمکو سمجھا حقیر
اطاعت کریں اور جزیہ بھی دیں — نہ تکلیف رہ آپ ہرگز سہیں
یہ کہکر کہا مومنو دوستو — سوا اسکے دو رائے جو اور ہو
پناہ جہاں شاہ دلدل سوار — جہاندار دین نائب کردگار
جہاندار فرد جلال و جمال — بجان بندہ و عاشق ذوالجلال
امام و ابو البشر آل نبیؐ — بہار جمال و جلال نبیؐ
کیا آپ کو مومنوں نے طلب — کہ ہو آلیا فتح از عون رب
ہوا ایمان والونکو سور و سرور — جزا آپ کو دیوے رب غفور
جمال آپ اُنکو جو دکھلائینگے — تو آرام اور چین وہ پائینگے

نہو گا گر ایسا تو ہی احتمال
کہ لاچار وہ اہل کفر و ضلال
بسنگ روم سے استعانت کرین
عجب کیا ملے گر مدد بھی انہین

کہ بابرکت و شان ہے ایلیا
اور انکا تو قبلہ ہے اے باصفا
یہ سنکر ہوی شاد حضرت امیر (یعنی قیصر)
کہاں ان یہی بات ہے دل پذیر

جو تجویز عثمان عفان نے کی
ہے حیلہ پئے دشمنان قوی
کہ خود ہو کے عاجز عدوی خدا
کرین اپنے ہاتھون سے جزیہ ادا

علی مرتضیٰ نے جو کچھ رای دی
یہی اسمین ہے اہل اسلام کی
یہ خوش فکر ہین اور مبارک ہے جود
جزا دیوی دونونکو رب ودود

ہوا پھر یہ حکم خلافت مآب
چلین مومنین اب مری ہمرکاب
مسلمان اپنون سے ہوکر سبیل
سوار و پیادے چلے خیل خیل

بتعمیل حکم امیر زمن
مدینہ سے باہر ہوئے خیمہ زن
تو وہ جانشین رسالت مآب
عمر ابن خطاب گردون جناب

ہوئے عازم و مستعد سفر
بصد جاہ و اقبال بستہ کمر
نبی کی جو ہے مسجد باصفا
نفل اسمین وہ کر چکے جب ادا

بصد اشتیاق و ہزاران ادب
بفرط سرور و بصدہا طرب
لگے عرض کرنے درود و سلام
سلام ای شہنشاہ والا مقام

سلام آپ پر ای حبیب خدا
سلام آپ پر ای مرے مقتدا
سلام اے نبی رؤف و رحیم
معظم بتعظیم خلق عظیم

سلام ای طبیب مریضان عشق
دوائے دل دردمندان عشق
سلام و صلوٰۃ ای شفیع امم
سلام و صلوٰۃ ای شہ ذوالکرم

سلام ای دو عالم کے پشت پناہ
سلام ای جہاندار قدسی سپاہ
سلام و صلوٰۃ ای امام رسل
سلام ای خداوند ہر جزو کل

سلام ای امین خدا و السلام
شہا باعث دوسرا و السلام
سلام آپ پر اور صدیق پر
کہ بعد آپ کے ہین یہ خیر البشر

اگرچہ بظاہر مین جاتا ہون دور
مگر ہے دل و جان بھی حاضر حضور
پیمبر سے رخصت جو وہ ہو چکے
تو مسجد مین باچشم تر آ گئے

یہ حضرت علی ولی سے کہا
کہ ای شیر حق آپ ہین میری جا
نگہبان ہین اور عدالت کرین
خلائق پہ لطف و عنایت کرین

انتہاض الویہ جہانکشا و اہتزاز رایات عالیات فلک فرسائے امیر المومنین و امام المسلمین امین ازدار الخلافت بجانب بیت المقدس ایلیا اور بیان کیفیت راہ کا

کہاں ہے تو ای ساربان ادھر
عماری کو ناقہ پہ رکھ لا ادھر
حدی خوان کو بھی ساتھ لے آ یہان
سنون اب مین اسکی خوش الحانیان

ملائک بھی گردون سے آئین اتر
چلین ظفر و آگو ادھر اور ادھر
جناب عمر کی سواری چلی
سوئے شام باد بہاری چلی

جلو مین وہ رہوار ہون عرش صفات
کہ جنکی صفت مین ہے والعادیات
پڑین پانکھڑین انپہ ضبحا کی ہون
تہ سم فدا جائین دشمن کی ہون

عصا لیکے نصر من اللہ کا
نقیبون مین ہوئے وہ ظفر رہگرا
سر پاک پر چتر ہو ظل حق
کہے دور باش عون رب فلق

سواری کے آگے چلین وہ علم
کہ ہو جنپر انا فتحنا رقم
روایت ہے تھا وہ شتر سرخ رنگ
روانہ ہوئے جسپہ وہ چیرہ جنگ

ہوے جب سوار آپ با عز و جاہ
ملایک پکارے باسم الٰہ
اسی اونٹ پہ زادرہ تھا تمام
زہے شہریار و زہے احتشام

کہ دو تھیلے رکھے تھے ادھر ادھر
بھرا اسمین ستو تھا اسمین تمر
بندھی آگے اک مشک پانی کی تھی
عقب مین تھا خانہ بھی اک لابدی

ضروری تھا سامان اسمین ضرور
تکلف سے صد مرحلہ تھے وہ دور
خرامان ہوا اونٹ جسدم براہ
ہوا اسکا ہر نقش پا تاج ماہ

مدینہ سے ہمراہ جو نکلے بڑے
چلے انکی تودیع کے واسطے
بناچار رخصت کیا آئے پھر
یہ کہتے تھے اللہ دکھلائے پھر

رہے آپکے ساتھ وہ لوگ سب
پس از فتح یرموک جو باطرب
مدینہ مین آکر ہوئے تھے مقیم
بشوق دلی و بقلب سلیم

انھی مین زبیر ابن عوام تھے
عبادہ بھی اور عبد اللہ کے
بشوق جہاد و امید ثواب
خوشی سے تھے ہمراہ عالیجناب

بڑھے جب دلاور عنان با عنان
ہوئے جاہ و شوکت جلو مین دوان
جہاں شب کو رہتے وہ قدسی صفات
نہ چلتے مگر بعد صبحی صلوٰۃ

یہ کہتا ہے راوی نیکو سیر | کہ ہر روز بعد از نماز سحر
کہ ہے حمد اللہ کے واسطے | معزز کیا جسنے اسلام سے
ہے سب نعمتون سے یہ نعمت بڑی | کہ خیر الرسل کے ہوئے امتی
عطا کرکے توفیق ذکر و دعا | ہمین اُسنے اپنا مقرب کیا
طلب جو کرے اُس سے پائے وہی | صفت کس سے ہو فضل رحمٰن کی
یہ ارشاد کرکے منگاتے طباق | سلیمان اقلیم حب و وفاق
یہ کہتے ہنیئاً مریئاً ہے یہ | بڑھو کھاؤ انعام مولا ہے یہ
پھر اُس جا سے ہوتے تھے آگے رواں | بصد جاہ وہ بادشاہ جہان
چلے آپ جب جانب ملک شام | ہوئے رونق افزای ماء الجذام
صحابہ ہوے گرد پروانہ سان | کہ تھی شمع حضرت خلافت مکان
کہ ایسا ہے اک شخص ای نامور | کہ بہنین حقیقی ہین دو اُسکے گھر
ہوے سخت ناراض وہ نیک خو | کہا اُنکو لاؤ مرے روبرو
کہ دونون یہ ہین کون مجھکو بتا | کہا میری زوجہ ہین ای مقتدا
کہ دونون کے ہین آپ یا دین پر | کہا ہان مسلمان نہین تو مگر
کہا یہ تو مین جانتا کچھ نہین | نہین منع مجھکو کہ ہین یہ بہین
بس اب ایک کو انمین سے چھوڑ دے | نہ مانے اگر تو تو مارون تجھے
کہا ہان یہی حکم ہے بالیقین | تفاوت ہو اسمین سر مو نہین
کہ داخل ہون اسمین بس اب کیا کرون | مین دونون پہ مرتا ہون لاچار ہون
یہ وہ دین برحق ہے اور ارجمند | کہ ہے بارگاہ خدا مین پسند
اسی دین مین ہین بلا اشتباہ | جہالت سے ہے تو تو گم کردہ راہ
وگرنہ مین پٹواؤن ایسا تجھے | کہ جلدے نکل جان ہی جسم سے
ولے قرعہ ڈالون مین انکے نام | کہ ہو ایک دونون سے پھر حرام
اسے رکھ لیا چھوڑ اُسکو دیا | لگے کرنے ارشاد وہ خوش لقا
نہ اُسکے تو اب پاس جانا کبھی | جدا کر چکا ہے جسے اے غبی
کرین گر جرم پھر بے تامل تجھے | کہ لابد ہے تعمیل حق کی مجھے
تو چند آدمی ایسے دیکھے وہان | مقید کھڑے دھوپ مین نیمجان
جو مال انپہ آتا ہے دیتے نہین | اسی سے یہ تکلیفین انپر ہوئین
یہ کی عرض کہتے ہین ای باوقار | کہ دینے کی طاقت نہین زینہار
کہ فرماتے تھے یون رسالت مآب | کہ دو تم کسی پہ نہ ہرگز عذاب

سوے مومنین ہو کے مائل حضور | سناتے اُنھین حمد رب غفور
محبت ہمین کی دلون مین عطا | کہ بھائی ہین سب مومن باصفا
ادا تم کرو حمد پروردگار | کہ انعام اُس نے کیے بیشمار
وہ اللہ سب سے بڑا ایک ہے | خدا ہی خدا ہے خدا ایک ہے
ادا شکر نعمت جو بندے کرین | ملین پوری پوری اُنھین نعمتین
اُسے بھر کے ستو سے اور گھولکر | چھوارون کو رکھتے ادھر اور اُدھر
کھلاتے تھے اُنکو بھی اور آپ بھی | اُسی مین سے کھاتے بفرط خوشی
عمرو ابن مالک نے ہے یون کہا | مین حضرت خلیفہ کے ہمراہ تھا
وہی قوم ساکن تھی اُس دور پہ | وہین ٹھہرے سردار دین نامور
تو حاضر ہوا اک خدامی وہان | یہ کی عرض اُسنے بتازی زبان
کیا اُسنے دونون سے اپنا نکاح | نہین اہل اسلام کو یہ مباح
جو خدمتمین آکر وہ حاضر ہوئے | تو اُس مرد سے آپ کہنے لگے
کہا کیا قرابت ہے کر یہ بیان | کہا دونون بہنین ہین یہ بیگمان
کہا مین مسلمان ہون سرورا | کہا شرع نے منع یہ کر دیا
ہوے اور غصہ وہ عالی مقام | کہ کاذب ہے تو ہین یہ تجھپر حرام
یہ سنکر وہ یون عرض کرنے لگا | بزور آپ یہ حکم کرتے ہین کیا
کہا مین نے اسلام مین کچھ بھلا | نہ پایا نہ مین چاہتا تھا ذرا
تو حضرت نے درے لگا کر کہا | کہ بکتا ہے کیا اے عدوی خدا
فرشتے تمام اور سارے نبی | اور اخیار و ابرار و جملہ ولی
خرابی ہو تیری تو ای زشت خو | ابھی چھوڑ ان دو مین سے ایک کو
کہا آہ کیونکر جدا مین کرون | کہ عاشق دل و جان سے دونونکا ہون
تو قرعہ مین آیا نکل جسکا نام | ہوئی وہ حلال اور دیگر حرام
کہ مرتد جو ہو دین اسلام سے | تو ہم قتل کر ڈالتے ہین اُسے
مخالف اگر اسکے مین نے سنا | تو مین جانکا تیری دشمن ہوا
جو حضرت روانہ ہوے مشتہر | بنی مرہ کے پہونچے ایک قوم پر
کیا اُسکو دریافت لوگون سے جب | یہ کی عرض اے افتخار عرب
لگے کہنے حضرت خلافت مآب | بتاؤ کہ دیتے ہین یہ کیا جواب
کہا تنگ انکو نہ اتنا کرو | کرو خوف حق اب انھین چھوڑ دو
کہ تم بھی قیامت مین اُس سے بچو | کرو رحم گر تم تو تم پر بھی ہو

نہین انہین طاقت کہ دین تمکو مال
چلے وانسے بھی جب امیر زمن
اگرچہ ہی بوڑھا یہ ہی بے خرد
کہا شیخ سے مین ترا دوست ہون
ولے شرط ہی ایک اسمین یہی
تو اُس شخص نے مان اسکو لیا
یہ کی عرض ای سرور مومنین
کہا آپ ہی اسکو فرمائیے
کہا آپ نے کیا نہین جانتے
کہا آپ نے یہ کہو سر بسر
اگر ہین بکثرت شتر میرے گھر
مگر اب مین سمجھا کہ یہ ہی حرام
کسی کو نہین اسپہ کچھ دسترس
ہوئی مجھکو مارونگا بیشک کبھی

کرو رحم راضی ہو تا ذوالجلال
تو وادی القری مین ہوے خیمہ زن
سمجھتا نہین کچھ بھی وہ نیک زن
حفاظت اب اونٹونکی تیرے کرن
ہے پاس میرے بھی زوجہ تری
کہ اونٹونکی خدمت سے لاچار تھا
مسلمان دونون ہین ہم بالیقین
خدا جانے مین آپ کیا پوچھتے
یہ ممنوع ہی مومنون کے لیے
کہ کیا شی ہوئی باعث اس کام پر
نہ تھا کوئی ایسا کہ لیتا خبر
کرونگا مین پرہیز اس سے مدام
کہا اسکا تو ہی ایک شوہر ہی بس
خبردار مت بھولنا تو اسے

تو لوگون نے از حکم حضرت امیر
یہ کی عرض لوگون نے ای نامور
بہت اونٹ رکھتا ہی اپنے یہان
خبرگیر بھی مین رہون روز و شب
رہے اک شب و روز گر تیرے پاس
اسیوقت دونونکو کرکے طلب
کہا مین نے جو کچھ سنا ہی کہو
جو وہ حال حضرت نے اُنسے کہا
یہ کی عرض ای شاہ دنیا و دین
کہا شیخ نے اے امیر دلیر
تو لاچار ہو کر یہ مین نے کیا
تو حضرت خلیفہ نے اُس سے کہا
اور اِس نوجوانسے کہا اب اگر
چلے وانسے بھی جب وہ عالی مقام

وہین چھوڑ اُنکو دیا ناگزیر
ہے اک شخص یہان ساحل آب پر
رفیق اُسکا اک شخص ہی نوجوان
اُٹھا تو نہ تکلیف دہ پُر طرب
تو بس اسقدر ہی رہا میرے پاس
کہا مجکو تبلاؤ دین اپنا اب
تم احوال اپنا نہ مخفی کرو
تو اقرار بوڑھے نے فوراً کیا
قسم ہی کہ ہم اِس سے آگہ نہین
مین ہون ناتوان اور شیخ کبیر
کہ زوجہ مین نصف اسکو حصہ دیا
پکڑ ہاتھ عورت کا لے یہانسے چلا
ہوا مبتلا اِس سے اور یہ خبر
ہوے رونق افزاے اقلیم شام

رونق افزاے مملکت شام ہونا شاہنشاہ فلک بارگاہ کا اور ملنا شہسواران اسلام کا اور پیشوا آنا سپہ سرور اور دوسرے سردارون کا

جو بیٹا ہی یرقان کا اسلم بنام
نظر آئے ہمکو مسلمان سوار
یہ دریافت اُنسے کرو کون ہو
کہا مین مدینہ سے آیا ہون یہان
کہا یہ بتا ہین خلیفہ کہان
یہ سردار نے تمکو بھیجا ادھر
کہ اتنے مین آ پہونچے وہ بھی تمام
جناب خلیفہ ہے با آب و تاب
کہا اور آپ کے شوق مین
خوشا بخت اُنکے جو شائق کا حال
کہ سردار سے تم کہین جلد تر
کہ لشکر مین ہر سمت غل مچ گیا

ہی مولاے حضرت خلافت مقام
کہ آتے تھے اس سمت با صد وقار
گئے اُنکے نزدیک وہ نیک خو
کہا مرحبا ہم سے کر یہ بیان
نہ آئینگے یا آئینگے وہ یہان
لگے تا جناب عمر کی خبر
لگے کہنے ہمطرح بعد از سلام
دیا آپ اسطرح اُنکو جواب
نہین نیند آتی ہی شب بھر ہمین
کہ جو آپ کا دیکھتے ہین جمال
مبارک ہو آئے جناب عمر
چلا اُنکے لینے کو چھوٹا بڑا

کہا اُسنے ہم اُنکے ہمراہ تھے
کیا حکم حضرت نے تم لے زبیر
انھین دیکھ کر وہ یہ کہنے لگے
کہ اہل مدینہ کا ہی حال کیا
کہا یہ تو بتلاؤ تم کون ہو
یہ سنکر پلٹ آئے وہ باصفا
کہو ہمسے حال خلافت شعار
کہ کیا کام ہی تمکو مین ہون عمر
پر اُنکا یہ دیدار دیکھا نہین
یہ کہتے ہی ملتے وہ سب نیک خو
ہوے فوج مین جب وہ مژدہ رسان
چلے شوق سے ہو کے بیخود وہ یون

غرض شام مین جبکہ داخل ہوے
بڑھا کر ذرا اسپ جاؤ دلیر
تو ہی کون آیا ہی کس سمت سے
کہا اُنکے اوپر ہی فضل خدا
کہا ہم مسلمان ہین ای نیک خو
جناب خلیفہ کو آگہ کیا
کہ لشکر مین انکا ہی بس انتظار
ہون اک بندۂ داور دادگر
ہماری تو انکھین بھی پتھرا گئین
لگے شادمان فوج اسلام کو
تو سب اہل ایمان ہوے شادمان
پہنچنگے اُدھر جانب شمع جولان

کہا سرِ سپہ نے کہ ای مومنو
خلیفہ کی اُنپر پڑی جب نظر
اور اُنپر پڑی اُنکی جو ہین نظر
ہوئی شوق سے دونون مین ہم بغل
روانہ ہوے دونون ہوکر سوار
پیادہ تھے سب مومنین بصف
نہ تھے جاہ و اقبال ہی دوش دوش
شجر او حجر کوہسار و زمین
فلک سے برستے ہین انوار آب
یہی خیرامت کے اخیار ہین
انھین پر ہین افضال ربِ رحیم
انھین کا نبی ہے امامِ رسل
ہوے شاد سب اُنکے دیدار سے
تو وہین گئے ٹھہر حضرت امیر
کہ ہی حمد بہر خدای حمید
اُسی نے تو ہمکو کیا ہی عزیز
امامِ ہدے ہادیِ جز و کل
کدورت سے خالی یہ سینے ہوے
یہی اُسکی ہی نعمتِ بے قیاس
کہا آپ نے سُنئے یہ قرآن مین
یہ کہکر پڑھا ایک آیہ[1] وہان
کرے جسکو گمرہ تو اُسکا کوئی
کسی کو وہ گمراہ کرتا نہین
کہ ای مومنو یہ اگر چھپ کہے
ہوا چپ وہ کافر تو حضرت امیر
ڈرو اُس سے دائم ہی جسکو بقا
جو اُس سے پھرا اپنا دشمن ہوا
نہ رکھو غرض اُس سے کچھ جسکو دو
وہ دانا ہی عاقل ہی فرزانہ ہی

ٹھہر جاؤ آگے مجھے جانے دو
یہ دیکھا کہ وہ سرِ سپہ نامور
بٹھا کر یہ ناقہ کو آئے اُتر
گیا دردِ فرقت دلوں سے نکل
بصد عظمت و شان و جاہ و وقار
عیان نورِ ایمان ہوا ہر طرف
ظفر آگے آگے تھی حلقہ بگوش
یہ کہتے تھے آئے شہِ مومنین
زمین پہ ہی رحمت کی بہار آب
یہی اولیا اور ابرار ہین
انھین کا نبی ہے نبیِ کریم
انھین مین ہی خلاق ہر جز و کل
کہ دل ہوگئے سب کے گلزار سے
مع مومنانِ خدائے قدیر
کہ ہی نام اُسکا قوی و شدید
کہ دی نورِ ایمان سے یہ سب تمیز
شہِ دین و دنیا امامِ رسل
صفائی ہوئی دور کینے ہوے
کہ باہم ہوے دوست اور حق شناس
کرو شکر زائد مین دون نعمتین
کہ اُسکے یہ معنی ہین ای مومنان
مددگار و مرشد نہو وے کبھی
مگر کچھ نہ بولے شہِ مومنین
اُسیوقت تم مار ڈالو اسے
لگے کہنے لے بندگانِ قدیر
سوا اُسکے جو کچھ ہی سب ہی فنا
کہ ہوگا معذب بروزِ جزا
کہ انعام کے مستحق سب ہے ہو
وہی راہ مولا مین مردانہ ہی

مہاجر او انصار بھی کچھ جوان
ہین ہتھیار باندھے لگائے کمان
خلیفہ بھی وہ ہین سب باوفا
مسلمان لگے کرنے اُنکو سلام
ہوے آگے آگے وہ شیر دوان
وہ با انہمہ شوکت و شان چلے
عجب نور تھا عرش سے تا فرش
مبارک ہو دورہ ہی اسلام کا
یہی خاص ہین بندگان خدا
یہ ہین طالب خاص اللہ کے
انھین کا نبی ہی شفیع الامم
غرض جبکہ حضرت خلافت مآب
ولیکن شہ ٹھہرے تھے وہ سرفراز
ہوے اُس سے فارغ جو وہ مقتدا
جو کچھ چاہتا ہی وہ کرتا ہی بس
ہماری ہدایت کو بھیجا نبی
ہوا اُنکی دولت یہ ہمکو کمال
عداوت سے ہم سب پشیمان تھے
کرو شکر ان نعمتون کا ادا
جو ناشکر ہوگے تو میرا عذاب
کہ اللہ جسکو ہدایت کرے
لکھا ہی کہ ایک بادری تھا وہان
نظر کیا اُسنے جب یہ کلام
یہ سنتے ہی وہ بدبخت مضطر ہوا
ڈرو اور رکھو یاد تم روزِ حشر
وہی نعمتین اُسکی لے جو کوئی
خوشی سے تم ای مومنو دو زکات
اور ای مومنو یاد رکھو اسے
سعید اُسکو جانو جو عبرت کرے

ہوئی حکم سے اُنکے ہمرہ روان
سوار ایک ناقہ پہ باعز و شان
جو اُترے سلام و مصافحہ ہوا
کہ ای مقتدا آپ پہ ہو سلام
اب سے ادھر اور اُدھر مومنان
جلو مین ملک جن و انسان چلے
ملک کہتے تھے چشمِ بد دور باش
بدانجام ہی کفر ناکام کا
ازل سے یہ ہین عاشقانِ خدا
منور ہین سب انکے انوار سے
ہین دنیا و دین انکے زیر قدم
ہوے داخل فوج باجاہ و آب
کہ ناگہ ہوا وقت صبحی نماز
بصد شوق اسطرح خطبہ پڑھا
کسی کا نہین حکم مین اُسکے بس
قریشی نسب سرورِ ہاشمی
کہ ہمسے ہوا دور کفر و ضلال
کہ آپس مین تھے لوٹتے مارتے
کہ ہوا اور بھی مستحقِ عطا
بتحقیق ہی سمت ای شیخ و شاب
وہی راہ پائے اور اُسپر رہے
کہا اُسنے ای سرورِ مومنان
ہوا تب یہ ارشاد عالی مقام
یہ سمجھا کہ اُسکا نہ پھیرے لب بلا
رہی گور بھی یاد اور بعث و نشر
ہمیشہ کرے اُسکی فرمان بری
کہ اللہ سے لینے پاؤ برات
کہ ایمان کی جو حفاظت کرے
ڈری غیر کے حال کو دیکھ کے

[1] من یہد اللہ فہو المہتد

خبردار ہین بدعتین سب بُری نہ بدعت کے تم مرتکب ہو کبھی
سو سنت مصطفےٰ پہ چلو کہ اللہ تمسے رضامند ہو

تلاوت کرو خوب قرآن کی یہ ہے دولت دینی و دنیوی
سنو بندگان خدا ایک وزن کہ وہ روز تھا بس سعادت فروز

جناب نبی سرور دو جہان خطیبانہ اصحاب کے درمیان
کھڑے ہوگئے جیسے مسجد مین ہون کھڑا تم مین تا وعظ تمکو کرون

کہا مشفقانہ کہ اے مومنو سمجھنا مرے بعد اصحاب کو
پھر اُنکو جنھین انکی صحبت ہوئی کہ بعد انکے اخیار ہین بس وہی

کہ پھر اسطرح کذب ہوگا عیان کہ جھوٹی گواہی کرے وہ بیان
جو اُس بات سے ہو نہ واقف ذرا نہ دینگے قسم پر قسم کھائیگا

تو منظور باغ جنان ہو جسے جماعت کے دامن کو پکڑے رہے
امن شر شیطان سے جا ہو سدا نہ تنہا ہو عورت سے تم ایک جا

جو نیکی کرے اور ہو دل مین شاد غمی ہو کرے جبکہ عصیان کو یاد
یہ جانو کہ بیشک مسلمان ہے یہ سزاوار غفران رحمٰن ہے یہ

اور اوقات پر سب نمازین پڑھو جماعت سے تا نیک انجام ہو
جو خطبہ سے فارغ ہوے وہ جناب گئے بیٹھ محفل مین با آب و تاب

سپہدار اسلام نصرت مآل گذارش لگے کرنے اعدا کا حال
کہ اس اسطرح ہمسے رومی لڑے ہوے اُن مین ہم مین بڑے معرکے

ہمین لوگ لیکن ہوے فتحمند خدا نے کیا دین برحق بلند
خلیفہ اُسے سُنکے حیران ہوے کبھی رو دئے گاہ خندان ہوے

یہ مجلس رہی ظہر کے وقت تک پھر اسوقت سب مومنین یک بیک
لگے کہنے مشتاق ہین ای حضور اذان دین بلال آج مسجد ضرور

حسب خواہش و درخواست اصحاب کرام عالیمقام فرمائیش امیر المومنین حضرت بلال سے واسطے اذان کے اور اذان دینا حضرت بلال کا اور بعد نماز گزارش حضرت بلال واسطے معاش مساکین کے بحضور امیر المومنین اور بندوبست ہونا معاش مساکین کا

سناؤن اب احوال حضرت بلال کہ لکھتا ہے یون واقدی خوش خصال
بلال حمامہ حبش کے جو تھے موذن شہنشاہ دارین کے

سو بعد وفات جناب رسول کیا ہجر حضرت نے اُنکو ملول
وہ یون زندگانی سے بیزار تھے کہ انفاس اُنکے لیے خار تھے

نہ بھایا اُنھین یہ کہ بے مصطفےٰ مین یثرب مین اب ہون مقام آشنا
مدینہ تو کیا بلکہ وہ سب دیار نظر اُنکو آنے لگا خار خار

جو بلبل کی نظرونسے گل چھپ گیا چمن اسکی آنکھون مین کانٹا ہوا
لگے بہنے آنکھونسے دریا خون تصور مین رہنے لگے سرنگون

شب و روز اک جا نہ آرام تھا سفر سے انھین ہر گھڑی کام تھا
نہ پروائے جان نے سرنا و نوش لب آہ و فریاد دل پر ز جوش

یون ہین اتفاقاً وہ عالی مقام گئے رفتہ رفتہ باقلیم شام
کسی شہر مین کچھ رہے وان مقیم اگر جان بے چین اور دل سقیم

پس از فتح یرموک غازی جوان ہوے جانب ایلیا جب روان
چلے آئے لشکر مین وہانسے بلال رہے ہمرہ لشکر نیک فال

ولیکن نہ روز وفات نبی اذان دی اُنھون نے نہ ہرگز کبھی
گئے بیت اقدس جو حضرت عمر ہوے خوش وہ سب مومن خوش سیر

خبر یہ بھی سنکر کہ آئے امیر چلے خود ملاقات کو ناگزیر
کہا دل سے محبوب کا یہ ہے یار اسے دیکھ لیجیے کہ ہو کچھ قرار

پڑی جب خلیفہ کی اُنپر نظر بڑے شوق سے کہکے ہین تم کدھر
بغل مین لیا جلد اُنکو دبا بہت شوق دل اُنسے ظاہر کیا

نظر ہمکو آتے نہین ای بلال تمھارا ہمین رات دن ہے خیال
پھر اُنکو بتعظیم و با آب رو بٹھا پاس اپنے لیا روبرو

ہوا ظہر کا وقت لشکر مین جب لگے عرض کرنے وہ اصحاب سب
کہ یہان جو ہے آپ [illegible] یہ ہے مقتضا حسن تقدیر کا

کہاں پھر یہ مجلس کہاں یہ بلال کہاں آپ ای سرور خوش خصال
ہوئی آہ سو وقت ہم سب کو یاد حیات رسول مبارک نہاد
تمنا ہے فرمایئے تا بلال سنا دیں اذان ہمکو با وجد و حال
اذان اب اسیطرح سے یہ کہیں وہی لطف ہوتا کہ حاصل ہمیں
کہ آنکھوں کے آگے ہمارے وہی عیاں ہو فروغ زمان نبی
جو حضرت نے بھی شوق ظاہر کیا تو حال موذن دگرگون ہوا
کہا خیر فرمان سے لاچار ہوں اگرچہ حزین ہوں دل افگار ہوں
کیا جبکہ اللہ اکبر ادا تمام اہل مجلس کا دل ہل گیا
ہوئی عظمت و ہیبت اس نام کی دل اہل ایمان پہ ایسی قوی
لگا کانپنے ڈر سے ہر عضو تن دوبالا ہوا سب کا رنج و محن
ہوئی پھر جو پہلی شہادت بلند کہ یکتا ہے معبود بیچون و چند
کہا سب نے ہم بھی ہیں سارے گواہ کہ ہے ایک ہی خالق مہر و ماہ
اسی کی رضا کے لیے ہم تمام فدا کرتے پھرتے ہیں جانیں مدام
ہوئی دوسری پھر شہادت شروع اسی لفظ اشہد سے با صد خضوع
ہوا جو ہیں نام محمد عیاں تو رخصت ہوے صبر و تاب و توان
کہ سب سامعین اور حضرت بلال ہوے لشکر شوق کے پائمال
لگا رونے ہر ایک یوں زار زار ہوے اشک خونی سے تن لالہ زار
تڑپنے لگے مثل بسمل تمام وہاں جو کہ حاضر تھے خاص و عوام
کوئی ہو کے بیتاب کرتا تھا آہ کوئی گر پڑا ہو کے بیخود براہ
تھے حیران جن و ملایک تمام کہ انکی ہے کیا شان اور کیا مقام
یہ کہتے تھے عشاق صادق یہ ہیں جناب رسالت کے عاشق یہ ہیں
دل و جان اب انکے نکل جائینگے یہ عقبی کو پیش از اجل جائینگے
اذان ناتمام و موذن خموش وہ سب مست و مخمور بے نا و نوش
کرے پھر اذان کون اسجا تمام پڑی جبکہ سب پر یہ الفت کا دام
وہ مجلس تو کیا بلکہ ارض و سما ہوئے شوق حضرت نبی میں فنا
حقیقت میں یہ لوگ تھے مومنین مروج کیا زور بازو سے دین
ہوئے عشق خالق میں سارے فنا رہے اپنے رضوان رب العلے
بہت دیر کے بعد جب پھر وہاں ہوے صاحب ہوش پیر و جوان
تو اٹھکر خلیفہ نے با صد نیاز کیا جلد سامان و ساز نماز
ہوئے اسسے فارغ جو وہ نیک خو تو بیٹھے بلال آن کر روبرو
کہا ای امیر جہان دین پناہ تمام افسران مجاہد سپاہ
بآرام ہیں اور سب نعمتیں اسی ایک منعم نے دی ہیں انہیں
نہیں انکو قلت کسی چیز کی کہ حاصل ہے سب دولت دنیوی
لباس و فروش و خیام و غلام زر و گوہر اسپان زرین لجام
پرندوں کے لحم اور نان خمیر شب و روز کھاتے ہیں یہ اے امیر
وے یہ ضعیفوں کو ملتا نہیں اگر اسمیں کیا انکا حصہ نہیں
بانجام ہو جائینگے سب فنا چہ بندہ چہ خواجہ چہ شاہ و گدا
یہ ہوں عیش میں اور وہ تکلیف میں شہا داورا آپ ہی داد دیں
امیروں سے دریافت ہو کر وہیں ہوا اسطرح حکم سلطان دین
کہ اٹھونگا یہانسے نہ میں زینہار سر انجام ہوگا نہ جبتک یہ کار
کہ گندم و جو اور زیت و عسل لحم اور لبن اور نمک و بصل
جو اشیا ضروری ہیں اسکے سوا لیا نام خود انکا اور یوں کہا
مسلمان سردار و افسر ہیں جو وہ اس اس قدر دیں مساکین کو
مساکین سے پھر وہ نصرت لوا لگے کہنے نواب مقرر ہوا
تمھارے لیے جو لباس و طعام یہ حکام و افسر تمھیں دیں مدام
نہ دیوے جو کوئی خبر دو مجھے کہ معزول کر دونگا فوراً اسے
جو کچھ تمکو ملتا ہے از بیت مال یہ ہے اس سوا بخشش ذوالجلال
کہا سب امیروں نے ای نامدار اگر ہو نہ فرق اسمیں مو تا بکار

تشریف فرما ہونا امیر عالم کا لشکر سے اور حال امیر لشکر اور جس لباس سے تشریف لائے تھے اسی لباس میں اپنے اونٹ پر سوار ہونا اور خواہش کرنا امرا کا واسطے تبدیل لباس و سواری کے

اُٹھے پھر وہاں سے شہِ دادگر یہ چاہا اسی اونٹ پر بیٹھ کر
سپہدار کے مورچہ پر چلیون تھے ہمرہ امیران غازی قشون
یہ کہتا ہی راوی کہ اس اونٹ پر پڑا ایک کمل تھا اے پُرہنر
کہ جوڑا تھے پیوند اسمین لگے یہ طرفہ ہو بعض انمین چمڑے کے تھے
لگے کہنے یون مؤمن باوقار مناسب ہی اسپ پر ہو سوار
لباس اور پہنو تن پاک پر کہ ہووے سفید ای شہِ نامور
جو حضرتؓ نے اسکو پذیرا کیا تو خوشدل ہوے غازی باصفا
روایت ہی یہ ابن عوام سے جو پہنے خلیفہؓ نے کپڑے نئے
وہ مصری تھے اسمین نہین شک ذری درم پندرہ انکی قیمت ہوئی
لیا باندھ مندیل بالاے سر دیا چھوڑ شملہ کو ایدھر اُدھر
کہ سردار نے نذر انکے کیا نیا تھا نہ کہنہ کتان کا وہ تھا
پھر اک اشہب دم زرین عنان سواری کو آئے غازی جوان
سوار اُسپہ ہو کر جو آگے بڑھے جلو مین سوار و پیادے چلے
بصد فخر چلنے لگا راہوار روانی مین تھا رشک ابر بہار
کہ تھا اسپ وہ شہسوار جہان کہ خنگ فلک جسکے ہی زیر ران
جو حضرتؓ نے دیکھا یہ اسکا خرام دیا اپنا لباس اور وہ ازدحام
تو اُتری وہین مع زین ہو درفشان کرو درگزر مجھسے ای مومنان
کرے درگزر تمسے اللہ بھی لباس و شتر میرا لاؤ وہی
ہوا عجب اس سے تو دل مین مرے جناب رسالتؐ یہ فرماتے تھے
نہ داخل ہو جنت مین وہ خیرہ سر تکبر کا ہو جسکے دل مین گذر
اُتارا یہ فرما کے سارا لباس منگا کر وہی اپنا پہنا لباس
اسی اونٹ پہ پھر وہ ہو کر سوار چلے جانب ایلیا باوقار
تو بعضے مسلمان آئے نظر لباس انکا تھا ریشمی سربسر
ملا تھا انھین فتح یرموک سے ہوے آپ ناراض کہنے لگے
کہ خاک انکے چہرونپہ ڈالو کہو اُتار دیہ کپڑے جلا انکو دو
بفرمان دارای نصرت اساس اُتارا جلایا گیا وہ لباس
غرض جب ہوے مشرف ایلیا لگے کہنے سب سے بڑا ہی خدا
اٹھا کر حضور خدا دونون ہاتھ دعا کی کہ ہو فتح اب میرے ساتھ
الٰہی تو وہ نصرت و فتح دے کہ یہ شہر مفتوح ہو بے لڑے
اور اس جا ہوے افسران سپاہ مشرف بدید خلافتؓ پناہ
بصد شادمانی زہے چار سو سلام آکے کرتے تھے وہ نیکخو
مسلمان سربر وہ گروہا گروہ کھڑے تھے باخلاص دل جید شکوہ
ہوے مقدر اہل دین شادمان کہ خندان ہوے چرخ پر قدسیان
کہین پرفغان کوس اقبال تھا کہین شور تہلیل و تکبیر کا
جہان تھے سپہدار دین کے خیام جو پہونچے وہان شاہ عالی مقام
ہوا واسطے انکے وہین بپا وہ کمل کا خیمہ جو ہمراہ تھا
اسی مین گئے بیٹھ بس خاک پر شہنشاہ عالم جناب عمرؓ
گیا ایلیا شہر مین جب یہ شور ہوے سخت حیران وہ تیرہ ہور
تو ہم جو نپہ قلعہ کے سب چڑھ گئے لگے تکنے حیرت سے چھوٹے بڑے
اسی پادری نے کہا انسے یون عرب آج یہ شور کرتے ہین کیون
تو اک مرد رومی بعربی زبان پکارا کہ کیا ہی یہ اے مومنان
کہا شاد و فرحان ہین ہم آج سب کہ تشریف لائے ہین فخر عرب
امیر دو عالم شہِ نامور وزیر پیمبر جناب عمرؓ
ملقب بفاروق دین کی سپر نصارا کش و داور دادگر
وہ فاروق اعظم جسے دیکھ کے فلک سر جھکائے خوشامد کیے
تو اُسنے کہا اُس سے جا کر کہ بات خلیفہؓ ہی تشریف لائے ہین آپ
یہ سنکر رہا چپ نہ بولا ذرا کہے تو کہ جیتے ہی جی مرگیا

جلوہ افروز ہونا آفتاب عالمتاب آسمان عظمت و جلال کا روبروے برج قلعہ کے اور مستفیض دیدار ہونا پادری کا اور ملانا حلیۂ مبارک کو اور اطاعت کرنا اہل بیت المقدس کا

سحر گاہ دودیم جناب امیرؓ لگے کہنے سردار سے اے دبیر
مری حال سے انکو آگاہ کر اسیوقت سردار فیروز فر

گئے نیچے قلعہ کے با عز و شان ۔ پکارا سنو اے مسیحائیان
کیا عہد تمنے جو کچھ ہمسے تھا ۔ کہو تم کو منظور ہی امین کیا
امیر و مشائخ تھے وان جس قدر ۔ چلے اُسکے ہمراہ با کر و فر
جو تھا باطلاق حاکم ایلیا ۔ ہوا وہ بھی ہمراہ اور یون کہا
اگر یہ نہو وہ تو پھر تو ہمین ۔ یہین مین چھوڑ دیتا لڑین اور مرین
یہ کہکر جبسر ہلا پادری نے پھر ۔ کھڑے ہوگئے وہ ادھر اور ادھر
نکلتی نہ تھی وہ بجز عید کے ۔ معظم وہ سب جانتے تھے اُسے
بتائین کہ آئے ہین کسلیے ۔ کہا ہو کہان کیا نہین جانتے
جہاندار ملکِ جمال و جلال ۔ عمرؓ ابن خطاب والا کمال
یہ ہین شہریار عرب اور عجم ۔ کرے فخر جم لے جو انکے قدم
بس اب آؤ باہر کہ حاصل کرو ۔ امان انسے اور انکو تم جزیہ دو
ملاؤن وہ حلیہ بھی اب سر بسر ۔ اگر یہ وہی شخص ہین نامور
یہ سنکر سپہدار عیسائی گھر ۔ گئے اور جو پہونچے حضور عمرؓ
کھڑے ہوگئے سنکے حضرت عمرؓ ۔ کہ تشریف لیجائین بس اب ادھر
وہان جائینگے اور یہی پیرہن ۔ رہیگا اسی طرح بالائے تن
نہ لیجائینگے ہمکو ہمراہ کیا ۔ کہ ہمکو نہ کچھ حکم نافذ ہوا
کہا ہے یہ مضمون فرقان کا ۔ برائی بھلائی نہ پہونچے ذرا
اسی پر ہمیشہ بھروسا کرین ۔ کہ ہر ایک آفت سے بچتے رہین
چلے مشکبار اور سپہدار دین ۔ تھے ہمرکاب وہین سب مومنین
دعا مین تھے مشغول چھوٹے بڑے ۔ بچانا انھین شرِ کفار سے
باواز سردار نے یون کہا ۔ یہ آئے وزیر شہِ دوسرا
انھو عابد رنگین ملین پھر بغور ۔ سراپا انکا دیکھنے انکا طور
خدائی قسم ہمین کچھ شک نہین ۔ کہ ہین یہ ہی سلطان روے زمین
ہے فتح و ظفر خاص انکے لیے ۔ جو انسے لڑے وہ خدا سے لڑے
کہا قلعہ والونسے پھر اسنے یون ۔ تمہاری خرابی ہو یہ دیر کیون
جناب محمدؐ کے یہ یار ہین ۔ مے عشق مولا سے سرشار ہین
لکھا ہے یہ اسنے جو اُنسے کہا ۔ کسی نے کیا کچھ نہ چون و چرا
لگے عرض کرنے صغیر و کبیر ۔ کہ ہمپر ہوئے آپ حضرت امیر
بدل ہم اطاعت مین حاضر ہین سب ۔ ہمین جزیہ دینا ہے منظور اب

قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون

مدینہ سے آئے ہمارے امیر ۔ جناب عمرؓ شاہ آفاق گیر
کہا پادری سے انھون نے یہ حال ۔ چلا اپنے گرجے سے وہ حال حال
صلیب اُسپہ تھے وہ لٹکائے ہوے ۔ اور انجیل تھا وہ اٹھائے ہوے
کہ ای باپ تو خوب پہچان کر ۔ امیر عرب کے لیے کھول در
کہا اسنے مین آپ ہشیار ہون ۔ تمھارا ہی خواہ اور یار ہون
یہ لکھتا ہے یہان واقدی خوش نصیب ۔ جو اس دن لگائی تھی اسپر صلیب
سپہدار سے پادری نے کہا ۔ کہ لائے یہ فخر و تمسخر کا
کہ تشریف لائے ہین تنہا یہان ۔ جنابِ خلافت شہِ مومنان
نہین اور اپنے کوئی اب امیر ۔ انھین پر ہے ظل خدائے قدیر
رسول حجازی کے نائب یہ ہین ۔ رفیق انکے ہین اور مصاحب ہین یا
کہا بہتر اے پیر غازی قشون ۔ یہان آئین تا انکو مین دیکھ لون
کہ اوصاف ہین جنکے انجیل مین ۔ تو انکی اطاعت ابھی ہم کرین
کیا عرض انسے یہ سب ماجرا ۔ جو اس پادری سے کہا اور سنا
گزارش لگے کرنے اصحاب سبؓ ۔ کہ کیا اندیشہ مومنان آپ اب
اُتارینگے گدڑی نہ ای حق شناس ۔ نہ پہنینگے کیا آپ جنگی لباس
ہمین خوف ہے یہ کہ اعدای دین ۔ کرین کچھ دغا نہ ہمسے کہین
نگر وہ ہی چاہے جو رب مبین ۔ وہ مولا ہمارا ہے اور مومنین
کہا پھر شتر میرا لے آؤ اب ۔ اسی پہ وہ سردار عالی نسب
سپہبد بحکم امیر زمان ۔ ہوے آگے آگے جلو مین روان
وہ ظلِ ظلیل خدائے مجیب ۔ اسیطرح پہونچے جو در کے قریب
مشرف ہوئی انسے یہ سرزمین ۔ زیارت کرو ہین یہ سلطان دین
جو انمین وہ اوصاف پائے تمام ۔ پکارا یہی ہین یہی لا کلام
کرین فتح یہ سب بلاد و دیار ۔ انھین کے ہین ہمراہ عز و وقار
کوئی انکی طاعت سے باہر نہین ۔ زمین آسمان آسمان ہے زمین
اطاعت کرو انکی نکلو ابھی ۔ امان انسے چاہو کہ وہ ہین یہی
جناب نبیؐ پر خدا کے سلام ۔ بہ پہلے رہین تا بروز قیام
دیا کھول در اور سب قلعہ سے ۔ نکل آئے خدمت مین حاضر ہوے
امان دیجیے آپکے ہین مطیع ۔ کیا آپ کا حق نے رتبہ رفیع
جو حضرت خلیفہؓ نے دیکھا یہ رنگ ۔ تو کانپی یہ سجدہ کیا بیدرنگ

ادا شکر مولا وہ کرنے لگے
بیان وصف اسکا وہ کرنے لگے

صفت کس زباں سے مین تیری کرون
تری ذات بیچون ہی اور بیچگون

تو ہی فضل سے اپنے ربِ جلیل
ہی بندونکا ہر دم وکیل و کفیل

کرم کی ترے انتہا کچھ نہین
کہ دیتا ہی خود ای جہان آفرین

مین اس جسم خاکی کا محتاج تھا
مگر فضل تونے یہ مجھپر کیا

اُٹھا درد دل سے تو لب سے فغان
کہا ہوا فدا تجھپہ یہ نیم جان

کہا جاؤ اپنے مقامون مین تم
رہو چین سے سب کہ تمکو نہین

ولیکن ادا جزیہ کرتے رہو
کہ زنہار پھر خوف تمکو نہ ہو

گئے لوٹ کر شہر مین شاد شاد
لگے کہنے یارو ہوے بامراد

لگے عرض کرنے کہ ای ربِ پاک
کہاں آپ عنایت کہاں مشتِ خاک

جو بندہ نوازی نہ تو خود کرے
خبر تیرے بندونکی پھر کون لے

گنہگار ہین ہم تو اور شرمسار
پہ ہین تیری بخشش کے امیدوار

نہ مین ہون نہ کچھ یہ مرا کام ہی
فقط تیرا احسان و انعام ہی

ہی اک قطرۂ آب ہستی مری
کیا تونے دریا عنایت تری

شتر کو اسی جاے بٹھال کر
اُتر کر وہین اس سے با چشم تر

لیا اپنے دستہ مین ہمنے تمھین
اب اک عہدنامہ بھی ہم تمکو دین

کیا شکر انکا اُنھون نے ادا
کہ ہین بیگمان آپ عادل شہا

گئے فوج مین داورِ مومنین (رضہ)
اور اس رات بھی آپ ٹھہرے وہین

داخلہ حضرت امیر المومنین کا شہر بیت المقدس مین اور تیاری مسجد

یہ کہتا ہی راوی نیکو سیر
ہوا تیسرا روز جب جلوہ گر

ہوئے اس سے فارغ جو شاہِ جہان
ہوا مجری تب شہِ خاوران

لگا عرض کرنے کہ ای شاہ دین
ہین آپہی مطاع زمان و زمین

ہوا حکم حضرت سپہدار کو
کہ تیار ہو بیت اقدس چلیں

علمدار اعلام کھولے ہوے
جسے دیکھیے تیغ تولے ہوے

ہوا شور تکبیر الیا فزون
لگا گونجنے گنبدِ نیلگون

تو دریاے لشکر ہوا موج زن
کہے تو سمندر ہوا موج زن

الٰہی کہنے آئے حبیبِ حبیب
یہ بیت المقدس کے جاگے نصیب

کہا واقدی نے کہ دوشنبہ کو
گئے اسمین سردار دین نیک خو

ہوے انکے اس شہر مین جب مقام
او اک عہدنامہ لکھا انکے نام

ہوا جمعہ کا دن جو باآب و تاب
تو سب مومنان سعادت مآب

یہ کہتا ہی صادق زبان واقدی
کہ خط کھینچکر بانیا زولی

نماز آپنے جس جگہ تھی پڑھی
اُسی جاے محراب مسجد بنی

کہ تیر ایلیا مین وہ موجود اب
ہمیشہ ہے اُسپہ رضوان رب

جو یہ جمع ہون پھر برا صلوات
کرو قتل دو انکو جام ممات

کہ افواج قیصر کو غارت کیا
ڈبویا انھین شب کو دھوکا دیا

کہ جسوقت پڑھتے ہین مومن نماز
تو ہوتے ہین مشغول سب بانیاز

کہا واہ ایسا کروگے اگر
تو بیشک مین کردونگا انکو خبر

وضو کرکے سب مومنِ پاکباز
ہوے شوق سے جمع بہرِ نماز

شعاعی علم اپنے کھولے ہوے
زمین بوس جب ہولیا دور سے

رہے آپ پر فضل خالق مدام
رہین فتح و نصرت کنیز و غلام

تو تیار ہو کر گروہا گروہ
بڑھے مومنانِ سعادت پژوہ

سوار اپنے گھوڑے اُڑاتے ہوے
چلے کوس وحدت بجاتے ہوے

امیر جہان (رضہ) سرورِ باوقار
ہوے کہکے اللہ اکبر سوار

جو سلطان دین کی سواری چلی
تو فرط خوشی سے زمین ہل گئی

بصد احتشام و بصد فر و جاہ
ہوے اسمین داخل وہ عالم پناہ

مسلمان بھی سب گروہا گروہ
جلو مین تھے باصد ہزاران شکوہ

جو شرطین تھین سب اسمین مرقوم تھین
کہ ہو فرق اسمین سرِ مو نہین

ہوے جمع حضرت نے انکو نماز
پڑھائی بقلبی خشوع و نیاز

بنا ڈالی مسجد کی با احتشام
سپنے بندگی سوے بیت الحرام

بتعمیل حکم شہِ باوقار
بخوبی ہوئی جلد مسجد تیار

عبادت مین اک جا انھین دیکھکر
لگے کہنے آپس مین وہ خیرہ سر

اور اس جا بھی حاضر تھا وہ بوعبید
کیا جسنے یرموک مین کر و کید

لگے پوچھنے اُس سے اسباب مین
ترا مشورہ کیا ہی تبلا ہمین

کرین قتل اُسوقت ہم بیدرنگ
کہ پاس انکے ہوتے نہین سلاح جنگ

کہا پھر کہ کچھ تو بتا کیا کرین
کہا پہلے تم آزما لو انھین

ہوس انکو دنیا کی ہی یا نہین
کمی ہو نہ ہرگز کسی چیز کی
تو جانو کہ دنیا کے ہین خواستگار
اسے سب نے منظور فوراً کیا
تو وہ دیکھکر اُسکو خوش ہوتے تھے
کہا عوف سالم نے کھا کر قسم
جو یہ حال دیکھا تو وہ بو العجید
یہی لوگ ہین وہ کہ حق نے کیا

ابھی تمکو معلوم ہو بالیقین
کرو خوب آرایش شہر بھی
جو چاہو کرو ہی تمہین اختیار
تجارت کا جو مال و اسباب تھا
یہ کہتے تھے ہی حمد رب کے لیے
کہ بازار مین مومن خوش شمیم
لگا کہنے اُنسے کرو تم نہ کید
بیان انکا انجیل مین جا بجا

لگا لو تم اب اپنا سامان سب
کرین ہاتھ اپنا اگر یہ دراز
نہ ایسا کرین یہ تو پھر تم کبھی
رکھا کھولکر سب نے بازار مین
کہ اُنپر کیا ہمکو فرمان روا
گذرتے تھے لیکن کسی نے کہین
یہ مقبول خاصان درگاہ ہین
یہ احقاق حق پر ہین جتبک مقیم

رکھو لاکے بازار مین باطرب
کسی کے کسی مال پر کرکے آز
نہ اُنسے کرو غدر مانو مری
لباس اور کھانے کی بھی نعمتین
نہین جنکو دولت کی قلت ذرا
کسی چیز پر ہاتھ ڈالا نہین
دل و جانسے خواہان اللہ ہین
مددگار انکا ہی رب کریم

تشریح حال کعب احبار اور حاضر ہونا اُنکا بمقام بیت المقدس بحضور سید اخیار و سرور ابرار اور بیان کرنا صفات سرور عالم کو حسب مضامین کتب منزلہ اور ایمان لانا بدست مبارک امیر عالم پناہ

سنو حال اب کعب احبار کا
تو مین اُنکی خدمت مین حاضر ہوا
فلسطین مین رہتا تھا مین مشتہر
وہ سردار احبار قوم یہود
اُسی نے پڑھائے مجھے سب علوم
مگر دو ورق اور مرے پاس ہین
پر اُسوقت جب تو سنے یہ بیان
صفت اُنکی ہو خاتم الانبیا
یہ کہکر کیا اُسنے آنکھونکو بند
سوا حق کے معبود کوئی نہین
وہ مکہ مین پیدا ہون با احتشام
کرین اُنکے اصحاب حمد خدا
عبادت کرین اور رہین باوضو
کرین رحم اسطرح باہم دگر
پڑھا مین نے جب یہ تو دلمین کہا
سُنی بارہا گرچہ یہ بھی خبر

کہ شہر اُبن ہوشب نے ہی یون کہا
بعون الٰہی مسلمان بنا
قریب اُس سے اک دین تھا میرا گھر
خبردار اخبار قوم یہود
کہ آخر کو مین بھی ہوا ذی فہوم
خوشی سے وہ اب تجکو دیتا ہون مین
ہوئی بعثت پیغمبر آخر زمان
درود خدا اُنپہ ہووے سدا
ہوا اُسکی فرقت سے مین دردمند
محمد ہین بیشک رسول امین
مدینہ ہو ہجرت کا اُنکے مقام
کہ ہو شور تہلیل و تکبیر کا
حیادار و روزادار ہون او رنیک خو
کرامت یہ کرتا ہی پیغامبر
پدر نے مرے ساتھ احسان کیا
کہ مکہ مین وہ سرور نامور

کیا کعبؓ نے خود یہ مجھسے بیان
مسلمان خدا نے بنایا مجھے
مرا باپ تھا عالم ہوشیار
مسائل تھا مذہب کے سب جانتا
جو مرنے لگا وہ تو مجھسے کہا
یہ ڈبا ہی اسمین ہین لکھے ہوے
محمد بن عبد اللہ ہو اُنکا نام
اگر تجھپہ خالق عنایت کرے
جو تدفین سے اُسکی فارغ ہوا
وہ ہین خاتم الانبیا اُنکے بعد
نہ وہ ترش رو ہون نہ ہون سخت دل
خدا کے لیے دشمنون سے لڑین
پڑھین حفظ قرآن ہو ہو کے شائق
قیامت کو فردوس مین مشتہر
رہا رات دن پھر مجھے انتظار
ہوئی ظاہر اور دلمین کہتا تھا مین

کیے ایلیا جب سر مومنان
خلیفہؓ نے کلمہ پڑھایا مجھے
ہمیشہ مجھی دل سے کرتا تھا پیار
کہ توریت موسیٰ کو پڑھتا سدا
کہ سب علم تجھکو پڑھا مین چکا
تو لے مگر کھولنا مت اسے
اور اولاد عدنان ہوون خوش کلام
زہے بخت تو اُنکی طاعت کرے
نکالے وہ دو اوراق اُنمین یہ تھا
رسالت سے ہوگا نہ بہرہ کوئی
کرین رحم عالم پہ بس متصل
اُنھین مار کر فتح حاصل کرین
رکھین ہو بہو وہ تمام اُسکو یاد
وہی جائین بعد اُنکے قوم دگر
جناب نبی کا کہ ہون آشکار
کہ بیشک یہ پیغامبر وہ ہی ہین

تمنا مرے دل مین جو کچھ کہ تھی
مقدس سے لیکن نہ حاصل ہوئی
کہا مین نے دلمین کہ اعدا پہ جب
مظفر ہون یہ افتخار عرب
جو حضرت رسالت بعون خدا
لڑے اُنسے مقتول آنکو کیا
مجھے پھر یہ رویا مین آیا نظر
کہ وا ہو گئے سقف نیلی کے در
کہا اک فرشتہ نے للکار کر
ہوے فوت پیغمبر دادگر
سُنی مین نے ناگہ پھر اُنکی وفات
کہ حق سے ملے وہ تقدس صفات
یقین ہو گیا مجکو یہ تھی وہی
کہ تو جنکی تھی میرے دلکو لگی
کیا عزم مین نے مدینہ چلون
نہ اب شام مین کچھ توقف کرون
کہا مین نے دلمین کہ ٹھہرون ذرا
کہ ہولین یہان یہ مظفر لوا
اور اُنکی جگہ پر خلیفہ ہوے
عمرؓ نام اور گندمی رنگ کے
کہا اب نہ یہ دین پذیرا کرون
مین خوجی لباس سے آگا جبتک نہ ہون
کہ اتنے مین افواج ربِّ قوی
ہوئین قابض شام و ایران بھی
ہوی رایت دین برحق بلند
عدو ہو گئے خوار اور دردمند
کہ غالب عرب ہو گئے اس ملک پہ
لیا آج گر ایک تو کل دگر
تھے حیران اہلیے شامی دیار
سپاہی رعایا صغار و کبار
یکایک سُنی ہمنے پھر یہ خبر
کہ تشریف لائے جناب عمرؓ
ہوئے آپسے بھی وہ مظفر لوا
علم ہاے اسلام ہین چرخ سا
کہ ایسی فتوحات ہرگز کہین
کسی نے نہ عالم مین دیکھین سنین
سمجھتے سنے سردار دیتے تھے باج
لے خاک مین انکے اورنگ و تاج
مرے دل مین یہ بات پھر ٹھن گئی
کہ اُمّی نبی کی ہین امت یہی
نہ ٹھہرا وہان اور مین آیا یہان
کہ مومن بنون با دل شادمان
نہین جھوٹ ہمین ہر سوگند رب
کہ تھا اپنے کوٹھے پہ مین آج شب
مضامین اسکے کرون مین بیان
یہ کہتا ہے پروردگار جہان
اُتارا مصدّق ہے اُسکے لیے
کہ تم پاس رکھتے ہو اپنے جسے
پھر انکو الٹ پشت کی سمت دین
کہ ہم اُنکے اوپر بھی لعنت کرین
یہ آیہ مین سنکر ڈرا اس قدر
لگا کانپنے بر مین دل اور جگر
ہوئی صبح تو اپنے گھر سے چلا
نشان آپ کا پوچھتا پوچھتا
عبادت سے جسوقت فارغ ہوے
گیا بڑھ کے مین روبرو آپ کے
کیا پھر یہ ارشاد اے نیکپے
کہانسے تو آیا ہے اور کون ہے

سنا پھر مہاجر ہوے وہ حبیب
کہ جا کے مدینہ کے اُنکے نصیب
تو حاصل کرون انسے مین افتخار
شب و روز تھا بس یہی انتظار
تو عازم ہوا مین کہ بس اب چلون
مسلمان ہون اُنکی زیارت کرون
اُتر آئے قدسی گروہا گروہ
صفین باندھکر با فراوان شکوہ
فلک سے زمین پر نہ اب آئیگی وحی
نہ روح الامین آئے نہ لائے وحی
اسے سنکے مین ہو گیا دردمند
کہ آنا ہوا وحی کا آہ بند
سنی یہ خبر مین نے پھر بایقین
کہ صدیقؓ اُنکے ہوے جانشین
کہ اتنے مین آئی اُدھر اُنکی فوج
بصد شوکت و شان تعلی و اوج
کہ اُنکی بھی مین نے سُنی یہ خبر
ہوے عازم خلد وہ نامور
کہ عادل ہین فی عبادہ تیز و تند
نہین تیغ ہمت کہین اُنکی کند
کیا ترک پھر مین نے عزم سفر
رہا میرا مسکن وہی بوم و بر
ہوئی جابجا تیغ تیز عرب
مجوس و نصارا سے جزیہ طلب
ہوا خوار کسریٰ تو قیصر نزار
شب و روز رہنے لگا بے قرار
خصوصاً سپے فتح اقلیم شام
زیادہ ہین مائل وہ عالیمقام
کہ افواج دین جانب ایلیا
چلین جیسے اُمڈے گھٹا پر گھٹا
ہوئی مفتتح ایلیا کی زمین
بفر قدوم شہ مومنین
کہا مین نے دلمین جو انکے لیے
فتوحات ہوتی ہین اسطرح سے
کہ کسریٰ و قیصر تھے وہ بادشاہ
جنھین کل سلاطین عالم پناہ
رسول حجازی سے اللہ کے
جو وعدے ہوے تھے وہ پورے ہوے
خدا نے کیا انکو فیروزمند
اب انکا ہی اقبال ہر دم بلند
اور اک گھر مین ٹھہرا یہان آنکر
وہ اے مضطرب اور خستہ جگر
کہ ناگہ اک آیہ کو مین نے سنا
کہ پڑھتا تھا اک مومن خوش لقا
کہ ایمان لاؤ تم اہل کتاب
اب اسپر کہ ہمنے بصدق و صواب
ہو ایمان سے قبل اسکے با آبرو
کہ غصہ سے ہم دین مٹا کتنے رو
کہ جون ہفتہ والون پہ لعنت ہوئی
جو کچھ ہمنے چاہا ہوا بس وہی
کہ ہو جائیگا مسخ اب منہ مرا
اسی خوف و غم مین مین شب بھر رہا
نزدیک صخرہ وہ قدسی صفات
پڑھاتے تھے لوگونکو صبح صلوات
ادب سے کیا مین نے اُنکو سلام
کہا آپنے تجھپہ بھی ہو سلام
کہا مین نے مین کعب احبار ہون
اب آیا ہون مین تا مسلمان بنون

یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوها فنردها علی ادبارها او نلعنهم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا ۱۲

کہ اوصاف حضرت رسول کریم
کہ موصوف ہین وہ بخلق عظیم

یہ موسیٰ عمران پہ وحی آئی تھی
عزیز امت احمدی سے کوئی

تو ہوتا نہ دوزخ نہ باغ جنان
نہ شمس و قمر نہ زمین و زمان

اور امت ہوئی انکی مرحوم سب
قریشی نسب ہین وہ عالی نسب

کہ ہون مومنون پر نہایت رحیم
بہت سخت باکافران لئیم

موافق ہون فرق امین اصلا نہو
غرض رحمت حق ہون وہ نیک خو

کہ باہم ترحم کرین دمبدم
رہین مثل شیر و شکر سب بہم

کہا مین نے شاہا خدا کی قسم
کہ حاضر ہی غائب نہین اکدم

کہا ہین محامد خدا کے لیے
معزز کیا ہمکو اسلام سے

یہ کہکر کہا مجھ سے ای نیک خو
ہو اسلام سے تو بھی اب سرخرو

ہی موجود حضرت براہیم کا
تو حضرت خلیفہ نے اُسدم پڑھا

اثر اسطرح میرے دل پہ ہوا
کہ گریان ہوا اور یہ کہنے لگا

خدا نے کیا مجکو با آبرو
برآئی جو کچھ تھی دلی آرزو

مین شاہد ہون اسکا بھی اسکا بھی ہون
کہ احمد ہین پیغمبر بیچگون

کہ ای کعب مرضی تمھاری جو ہے
مدینہ مین ہمراہ میرے چلو

کہا مین نے حضرت مسلمان ہین مین
نبی پہ دل و جان سے قربان ہون مین

کہا واقدی نے کہ وہ نیکنام
رہی ایلیا مین کیے دس مقام

کہا اپنے اپنے مکانون مین اب
بدستور تم سب رہو باطرب

تو وہ لوگ فرحان و شادان ہوے
اور اکثر مشرف بایمان ہوے

اور اوصاف امت کے بھی لا کلام
پڑھے مین نے توریت مین برتمام

نہین میرے نزدیک مخلوق مین
کہ پیدا نکرتا اگر مین انھین

کہ امت کوئی اُنسے بہتر نہین
ہین خیر الامم بس وہی بالیقین

اور آخر زمانے مین پیدا ہون وہ
مجسم بالطاف مولا ہون وہ

بباطن بظاہر ہون وہ ایکسان
اور اقوال و افعال بھی یکسان

برابر ہون انکو قریب و بعید
صحابہ بھی ہون انکے ایسے سعید

جناب عمر نے جو اسکو سنا
ہوے شاد پوچھا کہ یہ سچ ہی کیا

یہ سب وصف حضرت نبی بنیہ
ہین توریت مین درج لاریب فیہ

پیمبر ہمارے ہین ایسے نبی
جنھین سب سے ہو اُنسے ہی برتری

کہا مین نے ای سرور مومنان
کلام خداوند مین کچھ بیان

کلام مقدس ہے حال خلیل
ہو سنکے مین خوش وہ قول جلیل

کہ بس پاک ہی یہ کلام کریم
نرالی ہی اسکی تو شان عظیم

کیا شوق دل سے یہ مین نے ادا
نہین کوئی معبود حق کے سوا

ہوی مجھسے خوشنود حضرت امیر
کہ کہنے لگے یون وہ آفاق گیر

زیارت کرو روضۂ پاک کی
کہ ہون شاد تمسے خدا و نبی

زہے بخت مین آپکے ہمرکاب
مدینہ چلون تا کہ ہون فیضیاب

کہ اُن سب پہ جزیہ مقرر کیا
امن نامہ بھی اُنکو لکھ کر دیا

اگر جزیہ دیتے رہو سالوار
نہو فرق اسمین ذرا زینہار

مدینہ سے ایسی وہ اُمڈی گھٹا
کہ بس گلشن شام پھولا پھلا

کوچ فرمانا حضرت امیر المومنین کا بیت المقدس سے مع لشکر اسلام اور نصب ہونا خیام فلک احتشام کا بمقام جابیہ اور بندوبست ممالک شام کا اور رونق افزا ہونا آپ کا دار الخلافت مدینہ منورہ مین مع کعب احبار باہزاران اقتدار

مری ساقیا ہو ادھر بھی نظر
پلا وہ بڑھے جس سے سوز جگر

تری عشق مین جان کھویا کرون
تری غم مین ہر وقت رویا کرون

مین قربان اچھے مرے ساقیا
وہ دو آتشہ اب مجھے بھی پلا

ترقی پہ ہر دم ہو یہ میکدا
رہے بول بالا ہی تیرا سدا

تری در پہ لاکھون ہین بادہ خوار
لنڈھین خم کے خم یان ہزارون ہزار

ترے اور تری مے کے قربان ہون
ازل سے ترا رہن احسان ہون

مرا سر ہو اور ہو ترا سنگ در
رہون شوق دیدار مین چشم تر

کہ دونو جہانین مین تیرا رہون
مین جان وار کر تجھپہ جانان بنون

رہین روز و شب یونہین گردش مین جام
رہین یون ہین مے نوش بیخود مدام

یہان بھی وہان بھی ہی ساقی تو ہی
سوا تیرے فانی ہی باقی تو ہی

وہان اپنا جلوہ دکھانا مجھے
شراب طہورا پلانا مجھے
کہ لکھتا ہون عشاق کا تیرے حال
جو تھے عشق مین تیرے ہر دم نڈھال

عجب کیا تری فضل سے مہربان
رہون انکے ہمسایہ مین مین وہان
وہ فرمانرواے جہان سیر
بملک سیر سرورِ دادگر

یہ کہتا ہی جب فتح وہ ہو چکا
ہوے شاد مردان راہِ خدا
کیا آپ نے حکم تب کوچ کا
کہ لشکر چلے اب سوے جابیا

چلی یون سواری بجاہ و وقار
چلے جیسے گلشن پہ بادِ بہار
اور اسطرح وہ جانِ جانان چلے
کہ جان بخش ابرِ بہاران چلے

ہوا موج زن بحرِ جود و کرام
ہرے ہوگئے مزرعِ دل تمام
سواری چلی انکی یون باشکوہ
کہ تھی وہ جلو مین گروہا گروہ

کہ جتنے تھے سب غوث و ابدال تھے
سراپا منور تھے خوش حال تھے
تعالی اللہ مین نے یہ کیا کہدیا
یہ رتبہ کہان غوث و ابدال کا

کہ انکے سے اوصاف ہرگز کہین
ہوے ہین کسی مین نہ ہون بالیقین
جنابِ رسالت کی صحبت سے سب
رہی مفتخر با ہزاران طرب

سوے جابیہ وہ سواری چلی
چلی دولتِ دینی و دنیوی
جنابِ عمرؓ اے کلامی چلے
جلو مین ملائک سلامی چلے

شہِ انبیا کے خلیفہ چلے
وہ عالم کے ماوا و ملجا چلے
چلے ایلیا سے شہِ مومنان
عمرؓ بادشاہ زمین و زمان

چلا آفتابِ جہانِ کرم
کہ پرنور ہو آسمانِ کرم
غرض جابیہ مین جو پہونچے خیام
کیا چند روز آپ نے وہان قیام

حسابِ مسلمان سپہ کے لیے
دواوین و دفتر (یعنے مدینہ ۱۲) مقرر کیے
کرین کار پرداز تا کام چست
حسابِ آمد و خرچ کا ہو درست

کیا بندوبست اسطرح شام کا
کہ دو قسمتون پر مقرر کیا
دیا ملک حضرت سپہدار کو
انہی عامرِ گرد سالار کو

زشہر حلب تا بحوران زمین
کہ لو دشمنون سے تم اپنی نگین
جہان پہلوان خالدِ نامور
ہوے انکے ہمراہ باکر و فر

کہا پھر یزید بو سفیان سے
نکالو پھر اب تیغ کو میان سے
فلسطین سے تا ساحلِ بحرِ شور
کرو فتح اے گردِ رخشندہ ہو

رہو ایلیا پر بھی تم حکمران
مگر پہلے قیساریہ ہو روان
ادھر جاؤ یون ہو کے بستہ کمر
کہ دی تمکو اللہ اسیرِ ظفر

کہا پھر کہ تم یہ بھی جانے رہو
سپہدارِ دین عامرِ نیک خو
بدستور ہین تمپہ فرمانروا
خلاف انکے ہرگز نہ کرنا ذرا

عمرو عاص کو سوے مصری دیار
مقرر کیا تا کرین کارزار
ہوے قابض و حاکمِ حمص وہان
عمرو تھے جو ہشیار و بیدار دان

کیا انکو ارشاد اے خوش سیر
ہوا احقاق حق پہ ہمیشہ نظر
عدالت مین ہرگز رعایت نہین
رعایت اگر ہی عدالت نہین

خلیفہ غرض جبکہ فارغ ہوے
تو رخصت کیا سب کو اور چلدیے
چلے کعبِ احبار بھی ہمرکاب
بصد شوقِ قلبی کہ ہون فیضیاب

مدینہ چلے یون خلافت مکان
دل و جان ہوے آگے آگے روان
مدینہ مین تکبیر صغار و کبار
غمِ ہجر سے انکے تھے بیقرار

اور انکے دلون مین یہی تھا گمان
ابھی تو جنابِ خلافت مکان
نہ آئینگے یا وہان کرینگے قیام
کہ بس عشرت افزا ہی اقلیمِ شام

سوا اسکے ہی بیت اقدس وہ جا
کہ ہوگا وہین حشر ہر ایک کا
وہ ہی مرقد انبیاے کرام
ہمارے نبی پر اور انپر سلام

ہمارا نبی وہ حبیبِ خدا
شہِ انبیا شافعِ دوسرا
ہمارا نبی وہ نبی کریم
کہ ہی وصف جسکا رؤف الرحیم

ہمارا نبی وہ امامِ رسل
ہمارا نبی ہادیِ جزو و کل
ہمارا نبی فخرِ کون و مکان
ہمارا نبی حامیِ بیکسان

کہون کیا کہ ایسا اور ایسا نبی
غریبونکا والی و آقا نبی
ضعیفونکا ہر حال مین دستگیر
وسیلہ مرا پیشِ ربِ قدیر

الٰہی ہمارے نبی پہ سلام
ہون فضل سے افضل دوام دوام
سنی ناگہان یہ انھون نے خبر
کہ تشریف لاے جنابِ عمرؓ

چلے پیشوا مومن ارجمند
جو آیا نظر آفتابِ بلند
منور ہوئین جس سے آنکھین تمام
خوشی سے کیے عرض سب نے سلام

مبارک مبارک لگے کہنے سب
کہ با فتح آے امیرِ عرب
جو پہونچے مدینہ مین باکر و فر
تو حاضر ہوے روضۂ پاک پر

کیے عرض حضرت نبی پہ سلام
سلام اے حبیبِ خدائے انام
سلام اے معظم مکرم سلام
سلام اے پناہِ دو عالم سلام

سلام ای شفاعتگر عاصیان | سلام ای جہاندار کون ومکان
سلام ای رسول قریشی نسب | سلام ای بہار گلستان رب
سلام ای گل گلشن فضل وجود | ہوئی آپ ہی سے یہ ہمکو نمود
سلام ای توانائے جان سلام | سلام ای شہ جن وانسان سلام
سلام آپ پر اور صدیق پر | کہ اول خلیفہ ہین یہ خوش سیر
پھر آئے وہ مسجد مین با صد نیاز | ادا کر چکے جب دو رکعت نماز
کہا کعب اخبار سے آؤ تم | وہی دو ورق کہنہ لے آؤ تم
تو سب حال کرکے انھون نے بیان | پڑھا انکو مومن ہوئے شادمان
ہوئی فتح بیت المقدس تمام | جناب نبی پر درود وسلام
امام سیر واقدی نے کہا | یہ سب حال ہے مین نے سچ سچ کہا
کمی بیشی اسمین نہین ہے کہین | قسم ہے بذات جہان آفرین
ثقہ راویون سے روایات مین | کہ عین الیقین سب حالات ہین
بیان مین نہین فرق انکے کہین | روایت ہے اک دوسرے کی ہمین
یہان کذب کا دخل ہرگز نہین | کہ کاذب ہے خاین وصادق امین
قسم کھا کے کہتا ہون اللہ کی | کہ ہر اک روایت ہے صادق لکھی
جسے مشتبہ مین نے پایا ذرا | نہین ایسے راوی سے کچھ بھی لکھا
غرض اس سے یہ ہے کہ سب مومنین | سمجھ لین کرین اپنے دلمین یقین
صحابہ نے یہ کوشش وسعی کی | باعلای اعلام دین نبی
انہون نے جو کین اپنی جانین فدا | تو یہ دین اسلام رائج ہوا
خوشی اس سے سب اہل سنت کرین | روافض خوارج خجل ہی رہین
سنو مومنان سعادت مآب | یہ اسوسطے مین نے لکھی کتاب
مٹا کر ان اعدائے ناپاک کو | رگڑ دون روافض کی بھی ناک کو
جو اصحاب حضرت نکرتے جہاد | نہ مفتوح ہوتے یہ سارے بلاد
نہ وہ مارتے خصم ناکام کو | نہ ہوتی ترقی یہ اسلام کو
یہانتک لڑے وہ برائے خدا | کہ کین اپنی جانین انھون نے فدا
خود اللہ نے انکی تعریف کی | فدا ہو چکا کوئی اور ہے کوئی
اسی شوق مین منتظر روز وشب | کہ قربان ہو جاؤن مین بہر رب

حسب الحکم امیر عالم پناہ روانہ ہونا عمرو عاص ویزید دلاور کا جانب مصر وقیساریہ اور عزم فرمانا امیر لشکر کا بفتح حلب اور پہونچنا یزید دلاور کا قیساریہ پر اور ہوا دیدہ کثرت اعدا طلب اعانت کرنا حضرت امیر المومنین سے اور بموجب نفاذ حکم حضرت امیر المومنین بھیجنا سپہ سالار کا شہسواران اسلام کو باعانت یزید بوسفیان

مرے ساقیا جام بھر دے مجھے | مے عشق سے چور کر دے مجھے
پلا دی غٹاغٹ وہ جام طہور | رہی یاد اغیار تا دل سے دور
مزے تیری چاہت کے آئین مجھے | کہ دیوانہ تیرا بنائین مجھے
سما جائین آنکھون مین جلوے ترے | اٹھا دون مین ناز وکرشمے ترے
محبت مین تیری مین دیا کرون | تری عشق مین جان کھویا کرون
دل وجان کو مین تجھپہ قربان کرون | تری نذر سب دین وایمان کرون
مجھے غیر سمجھین برا یا بھلا | جو تو منھ لگائے تو آئے مزا
جلون سوز الفت سے مین ناتوان | مگر اسطرح کچھ نہ اٹھے دھوان
اٹھی یون مرے دل سے جوش وخروش | کہ ہون ہمنشین مست نا ونوش
امام مغازی مغازی نگار | وہی واقدی ذی صداقت شعار
یہ لکھتا ہے تھے جابیہ پر خیام | جو حضرت عمر کے بصد احتشام
سپہدار شام وسران سپاہ | تھی حاضر حضوری مین عز وجاہ
پس از نظم شام آپکے حکم وہان | دیا یہ کہ ہون اب یہان سے روان
سپہبد پئے فتح شہر حلب | عمرو جانب مصر نصرت طلب
یزید دلاور بفوج وحشم | کرین نصب قیساریہ پر علم
تو فوراً عمرو اور یزید دلیر | بفرمان دارائے آفاق گیر
چلے مصر اور ساحل شام کو | لیے لشکر نصرت اعلام کو
یزید دلاور بصد انجمن | جو قیساریہ پر ہوئے خیمہ زن

تو پایا اُسے خوب آراستہ
بہت فوج سامان سے پیراستہ

کہ تھا شاہزادہ وہان حکمران
کہ ہی نام قسطنطن اُسکا عیان

وہان فوج رہتی تھی اُسّی ہزار
تھے اعراب بھی اُسمین تیس ساٹھ ہزار

لکھا شاہزادے نے یون باپ کو
کہ ای شاہ میری اعانت کرو

کہ فوج مسلمان اب آئی یہان
بصد شوکت و جاہ صد فر و شان

لکھا حکم مرعش کے بطریق کو
کہ جا شاہزادے کا حامی تو ہو

بہت سے دیے شہ نے اُسکو جہاز
بھرا خوب تھا اُنمین سامان و ساز

لیے اُسکے ہمراہ عشرین ہزار
جوانان بیس و سی دلیران کار

جو از راہ دریا وہ پہونچا وہان
یزید بو سفیان دلاور جوان

یہ سمجھے کہ زائد ہی اعدا قشون
اور اندر ہین قلعہ کے ہم ہین برون

تو حضرت خلیفہ کو لکھا یہ حال
کہ کیجیے مدد شاہ فرخندہ فال

عریضہ لکھا جلد اِسطرح پر
باسم خدا داور دادگر

پس از حمد و نعت نبی الوریٰ
یہ ہی عرض ای سرور خوش لقا

کہ قیساریہ پر ہین میرے خیام
بہت اسمین اعدا کا ہی ازدحام

فزون جنگ کا اسمین سامان ہی
یہی فکر اب مجھکو ہر آن ہی

کہ یہان شاہزادہ ہی فرمانروا
مرا حال سب اُسنے شہ کو لکھا

تو آیا یہان مرعش نابکار
سوار اُسکے ہمرہ ہین عشرین ہزار

اور آتے ہین ہر روز اُنکے جہاز
کہ ہوتا ہی سب اُنمین سامان و ساز

یہ امید ہی آپ بھیجین مدد
کہ ہوون مین مظفر بحکم صمد

یہ نامہ عمرو ابن سالم جوان
ہوئے لیکے سمت مدینہ روان

بہونچکر حضور خلافت مسیر
کیا پیش جب نامۂ دلپذیر

جناب خلیفہ نے اُسکو پڑھا
پے فتح اللہ سے کی دعا

کہ اتنے مین تشریف لائے وہان
جناب علی سرور مومنان

اور اُس خط کو پڑھ کر جناب امام
ہوئے دُرفشان اسطرح لا کلام

کہ کچھ آپ ہرگز نہ غم کیجیے
مددگار اسلام اللہ ہے

یقیناً وہی دے گا ہمکو ظفر
جو ہی داور داوران دادگر

یزید بو سفیان نے کی ہی طلب
مدد آپ سے اے امیر عرب

مدد بھیجیے اور یہ لکھیے انھین
کہ افضال حق پر بھروسا کرین

تو منگوا کے کاغذ دوات اور قلم
جواباً کیا آپ نے یون رقم

کہ پہونچے گی تمکو مدد عنقریب
یہ رکھو نظر تم بعون مجیب

سپہبد کو لکھا پھر اسطرح پر
یزید بو سفیان کے ای نامور

مددگار رہو جلد بھیجو وہان
دلاور سواران صرصر عنان

کہ قیساریہ پر ہین اُنکے خیام
بہت اسمین اعدا کی ہی دھوم دھام

یہ سردار کو نامۂ دلپذیر
جو پہونچا یہ تعمیل حکم امیر

روانہ کیے فوج سے سہ ہزار
مجاہد سواران نیزہ گذار

یہ لکھا ہی راوی صداقت شعار
سوار اُنکے ہمرہ تھے عشرین ہزار

اُنہی سے جو قیساریہ پر گئے
تو ہفدہ ہزار اُنکے ہمرہ رہے

یزید بو سفیان کا اسجا یہ حال
یہان تک ہی لکھا ہی ای نیک فال

اور احوال حضرت سپہدار دین
لکھا اُسنے یہان سے یہ اسکے قرین

کہ از حکم حضرت خلافت مآب
امیر الامم بو عبیدہ جناب

سپہدار و سردار شامی دیار
چلے جابیہ سے بصد افتخار

کیا عزم تسخیر شہر حلب
گئے قنسرین وعواصم یہ جب

وہ سب لوگ خواہان ہو صلح کے
بچے قتل سے بھاگ اُنکے کھلے

سپہدار نے صلح منظور کی
امن مین لیا اور یہ کی شرط بھی

طلا دیوین مثقال پندرہ ہزار
اور اُتنی ہی چاندی بھی کر کے شمار

سوا اسکے کپڑے بھی دین ریشمی
کہ ہوون اک ہزار اور نہو کچھ کمی

اور انجیر زیتون بھی لا کے دین
وسق پانسو آوین وہ تول مین

یہ فوراً اُنھون نے جو لا کر دیا
کیا صلح نامہ تب اُنکو عطا

گئے شہر مین پھر جناب امین
کہ تھے ساتھ خالد بھی اور مومنین

کہ اکثر وہ سادات و اخیار تھے
شجاع و دلاور جگردار تھے

ہوئے شہر مین جب وہ رونق فزا
تو جمعہ کی مسجد کی ڈالی بنا

لگا ہونے ذکر خدائے برین
منور ہوئی نور سے وہ زمین

ہوا بول بالا یہ اسلام کا
کہ دار الحرب دار الایمان ہوا

جو اہل حلب نے اس اخبار کو
سنا تو ہوئے بس پریشان وہ

ہوئے فکر مین سب کہ کیا کیجیے
کہ جبتک یہان اب عرب آئینگے

کیفیت شہر حلب اور مشورہ کرنا یوقنا اور یوحنا ہر دو بھائیوں کا بمقدمہ دلاوران عرب اور

منع کرنا یوحنا کا جنگ و جدال سے اور جھڑکنا یوقنا کا اُسکو اور مستعد کارزار ہونا

یہ کہتا ہی راوی فرخندہ فال
کہ شہر حلب کا سنو مجھسے حال

وہ اور اُسکا بھائی جو تھا یوحنا
مقیم قلعہ تھے حلب سے جدا

کہ اِس شہر پہ تھا وہ فرمانروا
بہت ملک تھا اُسکے زیر لوا

خزانہ بھی وافر تھا اور فوج بھی
مقابل نہ ہوتا تھا اُس سے کوئی

یہ سچ ہی جری کو بتلاتے ہین سب
بہادر سے آنکھیں چُراتے ہین سب

رہا وہ اُسی قلعہ مین بے خلل
یہانتک کہ پہونچا پیامِ اجل

پدر سے یہ کم تھا نہ ہرگز ذرا
مدبر بھی تھا اور بہادر بھی تھا

نصارا مین تھا وہ بڑا متقی
عبادت سے ہر دم غرض اُسکو تھی

سُنا جب یہ اُسنے کہ حضرت امیر
امین الامم بو عبیدہ دلیر

کہا جلکے یون شاہ سے اُسنے تب
کہ تو نے سنا کیا ہی عزمِ عرب

کہ اعراب یہ جان لین میرا حال
کہ اُن بزدلون کی نہین ہی مثال

بہت ہی مرے پاس فوج و سپاہ
دلاور ہون اور صاحبِ عز و جاہ

ابھی کا تو بھائی یہ مذکور ہی
عواصم پہ وہ لوگ قابض ہوے

سوا اسکے تو خوب سُن لے یہ بات
سوار اُنکے ہین لوٹتے تا فرات

ظفر اُنکی پابوس ہی دمبدم
ہوے آسمان سا اب اُنکے علم

مین یہ چاہتا ہون کہ سب سے الگ
تو ہو اک مری بات سب سے الگ

بنایا تھا اُسکو اِسی واسطے
کہ ہی یہ مکان مشورے کے لیے

کہا یوقنا نے ہی تجھپر عیان
زبردستی و ہمت تازیان

کمی کی نہ کچھ غارتِ شام مین
ظفر پائی آغاز و انجام مین

اب اُنکا ارادہ ہی آئین یہان
جو ہو رائے تیری اُسے کر بیان

کہا طالب مشورہ ہی جو تو
تو بتلاؤن مین تجھکو راہِ نکو

قسم ابن مریم کی کھاتا ہون مین
تجھے فائدہ کی سُجھاتا ہون مین

کہا کیون نہو تو مرا خیر خواہ
کہ بھائی ہی اسمین نہین اشتباہ

جو کچھ تجھسے وہ چاہین تو دے اُنہین
غرض جیسے راضی ہون کرلے اُنھین

رہے اُنکا اقبال جبتک غلام
رضامند رکھ اُنکو رہ شادکام

جنا تیری مان نے تجھے ہاے ہاے
بڑا راہبِ عاجز و سُست رائے

کہان ہے شجاعت ترے دل مین ہو
کہ قس اور راہب تو ہی اور یہ تو

وہ آگہ ذرا نعمتون سے نہین
نہین عقل و تدبیر اُنکے قرین

کہ تھا یوقنا اُسمین صاحب حشم
بصد فر و جاہ و بکوس و علم

لکھا ہی بنایا تھا اُس قلعہ کو
اِنہی کے پدر نے بصد جست و جو

کہ تھا وہ جری اور دلاور جوان
لیا ملک با تیغ و گرز و سنان

بہت اُسکی تعظیم کرتا تھا شاہ
کہ تھا منجھلا اور با فر و جاہ

بنایا اُسی نے وہ حصنِ حصین
کہ تھا بس فراخ اور نہایت متین

مرا وہ تو اُسکا ہوا جانشین
وہی یوقنا تھا جو پور مہین

تو دنیا کا تارک ہوا یوحنا
کہ گرجا مین ہر وقت رہنے لگا

پڑھا تھا وہ انجیل و تورات کو
سمجھتا تھا ملت کی ہر بات کو

ہماری طرف اب تو عازم ہوے
دلیران اسلام ہمرہ لیے

کہا ہان مگر اُنکو آنے نہ دون
مین بزدل نہین خوب اُنسے لڑون

ہوئی جابجا جنکو اُنسے شکست
نہین حوصلہ میرا زنہار پست

کہا واہ وہ ہین بڑے فتحمند
کہ اقبال اُنکا ہی ہر دم بلند

ہوے صلح سے حاکمِ قنسرین
مقابل کوئی اُنکا دکھتا نہین

کران تا کران اُنکے فوج دلوا
مددگار اُنکا ہی ربُّ العلےٰ

نظر مجھکو آتی ہی جو کچھ صلاح
ہمارے تمھارے لیے ہی فلاح

لکھا ہی کہ قلعہ مین اِک قصر تھا
اِنہی کے پدر کا بنایا ہوا

گئے شب کو دونون اُسی قصر مین
کہ اچھی طرح ملکے شورا کرین

جو ہین گرسنہ اور برہنہ بدن
ہوئی اُنسے ویران ہر اک انجمن

گئے جسجگہ وان کے افسر ہوے
ولایات و کشور کے داور ہوے

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
یہ سنتے ہی اُس مصلحت خواہ نے

اگرچہ مین چھوٹا ہون تجھسے مگر
بڑی اور روشن ہی میری نظر

اگر مان لیگا تو ہوگا بھلا
ترے ملک و دولت کو ہوگی بقا

کہا اُسنے تو بھیج اپنا وکیل
کہ نکلے کوئی مصلحت کی سبیل

زر و مال ہر سال بھی لین اگر
تو دینے مین ہرگز تامل نہ کر

یہ سُنکر وہ غصہ ہوا یون کہا
کہ بزدل ہی تو ہووے تیرا بُرا

نہین قابلِ سلطنت نابکار
مدبر نہ پُردل نہ تو شہسوار

مسور اور زیتون کھاتے ہین بس
نہین گوشت کی اُنکو ہوتی ہوس

مین ہون شاہ اور شاہ میرا پدر
لڑونگا کہ ہون صاحبِ جاہ و فر

۲۰

خزانہ ہی معمور افزون سپاہ
نہین عجز ہرگز سزاوار شاہ
تری عقل پر تو ہین پتھر پڑے
مین یہ ملک دے دون انہین بے لڑے

کہا راوی رحمہ اللہ نے
سُنا جب یہ اُس مصلحت خواہ نے
تبسم کیا اور یہ کہنے لگا
نہین مانتا تو جو میرا کہا

تو بیشک تری موت آئی قریب
کہ باغی و خونریز ہی بے نصیب
تری فوج زائد نہین زینہار
عساکر سے شہ کے نہ عز و وقار

مددگار اُنکا ہی یزدان پاک
کہ ہوتے ہین اُنکے مخالف ہلاک
نہ اپنی خرابی مین تو سعی کر
بہی خواہ ہون مین نہو خیرہ سر

ہوا یوقنا تب تو غصہ کمال
غضب سے ہوئے اُسکے رخسار لال
کہا تو بڑھا اُنکی تعریف مین
کہ ہوتا ہی خوش اُنکی توصیف مین

نہین اُنکے مانند مین بے وقار
جو ہاتھو نسے اُنکے ہوے خوار و زار
نہ وہ دفع مین اُنکے ساعی ہوے
نہ کی جانفشانی نہ اُنسے لڑے

خزانہ بہت جمع ہی میرے پاس
کرون فوج تیار اب بے ہراس
لڑون اُنسے مین خوب دل کھولکر
ہمین چلیپا جو پاؤن ظفر

نہ چھوڑون تعاقب کرون تا حجاز
کرون بادشاہی بصد عز و ناز
اور ان بادشاہون سے مین باج لون
بڑا بادشہ ہو کے وانسے پھرون

اگر مجکو حاصل ہو اُنسے شکست
مرا حوصلہ جب بھی ہوگا نہ پست
کہ قلعہ مین آبیٹھون آرام سے
لڑون اور سر و کار ہو جام سے

کہ ہی اسقدر اسمین سامان بھرا
خورش کا لڑائی کا اور عیش کا
نہ ہرگز چکے سالہا سال بھی
وہ کافی ہی جبتک ہی یہ زندگی

رہونگا مین آرام سے بے خلل
یہانتک کہ آئے پیام اجل
ولیکن نہ مین خود بخود خوار ہون
کہ دب جاؤن اُنسے اطاعت کرون

نہین مجھکو بھاتین یہ باتین تری
تو اُٹھکر چلا جا نہین تو ابھی
یقین کر تجھے مار ڈالونگا مین
ازان بعد اعدا کو سمجھونگا مین

سُنا اُسنے جب یہ تو اُس سے کہا
کہ ہی میری تقریر بے فائدا
نہ دیگی تجھے فائدہ زینہار
مگر دیکھ لینا بانجام کار

تو پچھتائیگا اور کرے گا یہی
تجھے مین نے اسوقت جو رائے دی
یہ کہتے ہی اُس جا سے وہ اُٹھ گیا
اور اُسکی جہالت سے غمگین تھا

ابتدا از اعلام سپہ دار بفتح حلب و جنگ یوقنا با امیر کعب سر لشکر طلایہ اسلام اور بیان ثابت قدمی و جان نثاری دلیران فرخی فرجام اور آنا تجار حلب کا لشکر مین اور امان چاہنا سپہ سالار سے اور معلوم ہونا سردار کو حال جنگ مذکور

لکھا ہی گئی جبکہ وہ شب گذر
اُٹھا شہ خاوری مہر رخشان گہر
شجاعون کے نیزے لیے آبدار
بڑھا اسپ ابلق پہ ہو کر سوار

اُٹھا یوقنا اور دیا حکم یون
لیے حاضری جمع ہو سب قشون
نصارا عرب رومی و ارمنی
سوا اُنکے وان جسقدر فوج تھی

ہوئی جمع سب حاضری کے لیے
لگا دیکھنے اُنکو وہ غور سے
لگا کرنے تقسیم خلعت اُنھین
لڑائی مین تا جانفشانی کرین

منگا کر دیے اُنکو ہتھیار بھی
کہ لو اُنکو باندھو کہ تم ہو جری
جو تھے افسران سپہ اُنکو زر
خوشی سے دیا اُسنے بھر بھر سپر

برانگیختہ خوب سب کو کیا
کہ چھوڑو نشان بیخ اعراب کا
ہراسان نہ ہو اُنسے تم زینہار
کہ وہ تمسے کم ہین زروے شمار

گئین جابجا اُنکی فوجین تمام
نہین ایک جا اُنکا اب ازدحام
لڑوگے تم اب جنسے یہ تو ہین کم
یقینی تمھین ہو مظفر علم

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ چن چن کے سب فوج سے شاہ نے
لیے اپنے ہمراہ بارہ ہزار
دلاور زرہ پوش مفرد سوار

یہ کہتا تھا ہر ایک مین سور ہون
بڑا جنگجو ہون بہت دور ہون
اگر ایک بولا کہ رستم ہون مین
کہا دوسرے نے کہ کیا کم ہون مین

کسی نے کہا زال اک زال تھا
پچھاڑون مقابل جو آئے ذرا
سوا اُنکے بھی اور رومی یلان
کئے منتخب تا رہین ہم عنان

گرا کس کو پھر اُسنے کرکے طلب
کہا اُس سے رہ پاسبان حلب
گئے اُسکے ہمراہ پھر اک ہزار
بہادر سواران نیزہ گذار

یہ کہتا ہے راوی حسد انصیب
کہ سر پر لگائی جو اُسنے صلیب
طلائی مرصع جواہر سے تھی
وہ تھی اُن صلیبونمین سب سے بڑی

کیے اک ہزار اُسکے نیچے غلام
کہ ملبوس تھا اُنکا عمدہ تمام
چلائے کے وہ سب تو فوج و حشم
سوے خیمہ گاہ امین الامم

وہ تھے خیمہ زن قنسرین مین کون
وہی نام سرور مومنان
جو پہونچا اُنھین تو اُنھون نے سوا
مددکو روانہ کیے سہ ہزار

گئے سوے قیساریہ وہ دلیر
پے نصرت دین رب قدیر
حلب کی طرف آپ عازم ہوے
کہ باعون حق اب اُسے لیجیے

کیا کعب ضمرہ کو فوراً طلب
کہا تم روانہ ہو سمت حلب
کہ اب تم ہمارے ہراول ہوے
سوار اک ہزار اُنکے ہمرہ کیے

اور اسطرح بھی اُنکو سمجھا دیا
کہ جاتے ہو تم پر اے خوش لقا
نہ اُس فوج سے کیجیو کارزار
جو تمسے ہو زائد زروے شمار

نہ رہنا کبھی غافل و بے خبر
مبادا کہ کچھ تم کو پہونچے ضرر
حلب کا جو بطریق ہے جنگجو
رہو ہوشیار اُس سے اے نیکخو

رکھے تمکو اللہ غالب سدا
چلو مین بھی آیا بعون خدا
یہ کہتے ہی سردار اُنسے ملے
زمین سے وہ جون برق زین تک گئے

چلے اُنکے ہمراہ غازی جوان
بکوس و لواؤ عنان باعنان
پھریرا نشان کا جو اُڑنے لگا
کہا کوس نے بڑھ کے صد مرحبا

برسنے لگا عرش سے اُسپہ نور
ملا زلف پرچم سے گیسوے حور
فلک پر یہ کہتے تھے کروبیان
مبارک ہو یہ فتح اے مومنان

امیر اور مامور بھی سربسر
ملک تھے بسیرت بصورت بشر
وہ جتنے تھے نور علی نور تھے
کہ خاصان حق تھے بہت دور تھے

جری اور دلاور کہون اُنکو کیا
ازل سے شجاعت تھی اُنپر فدا
ظفر رات دن اُنکے رہتی تھی رام
کہ اقبال تھا اُنکا ادنی غلام

چلے یون مجاہد بفرط طرب
کہ پہونچے بعجلت قریب حلب
رہا شہر جب اُنسے چھ کوس پر
تو اک پُرفضا جا پر آئے اُتر

خورش کا لگے کرنے سامان و ساز
وضو کوئی کرتا تھا بہر نماز
کہلاتا تھا دانہ کوئی اسپ کو
پلاتا تھا پانی کوئی نیک خو

کرہ مین ہوئی یوقنا کو خبر
عرب آگئے ہین اسی جاے پر
یہین اُترے ہین کرتے ہین کاروبار
سواران جنگی ہین سب اک ہزار

دو حصہ کیا اُسنے لشکر تمام
کمین گاہ مین چھوڑکر اک سہام
کہا اُنسے تم آئیو پشت سے
پے قتل اس فوج اعراب کے

ہوا ایک حصہ کو لیکر رواں
اور اُسنے یہ دیکھا جو پہونچا وہان
کہ ہر ایک مومن ہے مصروف کار
ہماری نہین ہے خبر زینہار

مگر مومنون نے اُنھین دیکھکر
پکارا کہ لو یارو تیغ و سپر
خبردار ہو جاؤ تیار رہو
یہ دیکھو یہ ہین کافر زشت خو

یہ سنتے ہی ہر اک دلاور جوان
چڑھا اپنے گھوڑے پہ دیکر عنان
وہی سرور کعب نصرت شعار
سوار اُنکے آگے تھے ہوکر سوار

اور اُن غازیون سے یہ کہنے لگے
کہ ہو یہ غنیمت ہین اپنے لیے
یہ ہین چھ ہزار اور ہم ہین ہزار
نکالین اب انکے سرون سے دمار

کہا سب سے بہتر ہے اے نامجو
کہ اک اک کو لو مار جانے ندو
سلا مین ابھی انکو ہم ریت مین
رہین کھیت یہ سب ابھی کھیت مین

تو سردار تکبیر کہکر بڑھے
کہا یوقنا نے کہ ہو کیا کھڑے
ادھر سے یہ اور وہ اُدھر سے بڑھے
اُڑی گرد چھائی گھٹا مل گئے

شجاعون نے بڑھ بڑھ کے تلوار کی
تھی ہر سمت آوازہ جھنکار کی
اگرچہ یہ روبہ کی طاقت نہین
اسد سے مقابل ہوا زر الکین

یہ شیر عرب اور وہ روباہ دم
وہ سب تھڑدلے انکی جرأت کی دھوم
ولیکن لڑے جبکے وہ بھی وہان
لیا کام از تیغ و گرز و سنان

مگر اُنسے لڑتے کہانتک عرب
کہ نصر من اللہ فتح قریب
ازل سے لکھا اُنکی تقدیر یہ تھا
وہ تھے شہسواران نصرت لوا

بڑھے وہ جو نیزہ دنکو سیدھا کیے
کھو دن کیا کہ کام اُسنے کیا کیا لیے
کہ جھید اُٹھا یا گرایا اُنھین
برابر برابر سلایا اُنھین

بیاپے وہ کافر گئے نار مین
کہ دو دو رہے ایک اک وار مین
ستم ڈھاتی تھی تیغ تیز عرب
کہ برساتی تھی اُنپہ ابر غضب

پڑی اُسپہ اور لاش وہین گری
یہ تڑپی وہ کودی ادھر پھر پڑی
اگرچہ بکثرت تھے عاجز ہوے
دلونمین مسلمان یہ کہنے لگے

کہ اب فتح پاتے ہین ہم عنقریب
ہمارا ہے حامی خداے مجیب
کہ ناگہ وہ آئے کمین سے نکل
اُنھین بھی لے آئی لگا کر اجل

یکایک گرے پشت اصحاب پر
اُنھون نے جو دیکھا تو حیران ہوے
جدا ایک فرقہ ہوا جنگ سے
خدا جسکو چاہے وہ ہو بامراد
جدھر کہکے اللہ اکبر جھکے
ہوا اسطرح وہ قتال اشد
بہت پُر غضب اور غمگین ہوے
اور اُنکی زبان پر یہی تھا روان
یہ کہکر وہ کہتے تھے اے مومنین
یہ سختی جو ہے دور ہو جائے گی
ہوے سخت مغموم اور اس سوا
کہ اُنمین عبادؓ ابن عاصمؓ بھی تھے
سہیلؓ ابن مفلحؓ تھے وحشی سوا
قتال یمامہ مین بھی یہ جوان
کہ تشریف فرما جو سوئے تبوک
روایت ہے مسعودؓ عاوان سے
کہ زخمی تھا چہرہ و سینہ تمام
معزز مکرم یہ اصحابؓ تھے
مگر کافرون کے حواس اُڑ گئے
پکارا کہ اے وائے تم ہو خراب
اسے دیکھ کر کعبؓ مرد سعید
رخ اسپ سے دور کر کے غبار
کہ وہ ہمرکاب حبیب اِلہ
ہوے جمع اسمین جلال و جمال
تو اب کوششین کر براہ خدا
تھی یہ فکر بھی اُنکو آئے کوئی
ولیکن نہ پایا کچھ اُن کا اثر
حلب کے مشائخ بھی اور سب یہ
کہ تابع ہوے اُنکے اہل حلب

ہوا گرم بازار تیغ و سپر
کہ یہ اور آئے کہان سے چلے
مقابل ہوا ایک بطریق کے
وہ اہل ضلالت یہ اہل رشاد
اُدھر نعش اعدا کے تودے لگے
ہوے سو جوان اُنکے دم مین شہید
بعز و وقار اپنی جا سے بڑھے
کہ یا احمدا سرور دو جہان
لڑو خوب بہر خدائے برین
کوئی دم مین امداد حق آئے گی
جو دیکھا یہ معلوم اُنکو ہوا
سوا اُنکے زفرؓ اور حازمؓ بھی تھے
ہوئی تھی جو یرموک مین کارزار
تھے شمشیر حقؓ سے عنان با عنان
ہوے داور دا اوران و ملوک
سہیلؓ دلاور کو ہم دیکھ کے
نہ تھا پشت پر زخم اک بہر نام
جناب پیمبرؐ کے احباب تھے
لگے کہنے یہ آدمی ہین سنے
نہین انسے بھی ہمکو لڑنے کی تاب
کہ اتنے مسلمان ہوئے ہین شہید
لیا چوم ماتھا کہ تھا اس سے پیار
لڑے بارہا از اعادی سپاہ
اسے پیار سے کہتے تھے وہ حطال
یہ کہکر ہوے اسپہ جلوہ فزا
طلایہ ز سوے ایشہؓ جری
کہ حضرتؓ سپہدار دین نامور
ہوے جمع اک جا کیا مشورہ
لیا سب اُنھون نے بعید و قریب

اور آگر اُنھین لے لیا بیچ مین
پڑا فوج اسلام مین تفرقا
کمین والون سے ایک لڑنے لگا
سنو مومنان خدا کا یہ حال
بھرے تھے کمین والون سے یہ جوان
اسے دیکھ کر سر سپہ نامدار
یہ مردون سے سوار ونکے کرکے گذر
ادھر آ تو اے نصرت حق ادھر
نہ بیدل ہو ہرگز نہ ہرگز ڈرو
تو پاس اُنکے پھر اور سوار آگئے
کہ یکصد وہفتاد غازی جوان
تھے اُنمین رافعہ و سہلؓ اثیم
تو یوم السلاسل مین موجود تھے
اور اسکے سوا یہ رہے ہمرکاب
تو اس غزوہ مین یہ بھی ہمراہ تھے
ہوے سخت مغموم و اندوہگین
سوا اُنکے چالیس اصحابؓ اور
اور ان مین سے جو کوئی مارا گیا
یہ چاہا اُنھون نے کہ کیجے فرار
جو مارو گے انکو تو ہٹ جائینگے
ہوے بس حزین جلد آئے اُتر
رہا تھا سواری مین اُنکی وہی
وہ تھا تیز رفتار مین جون نظر
کہا اے حطال دلاور یہ روز
نشان کو لیا ہاتھ مین پھر بڑھے
اُدھر بھی نگہ کرتے تھے باربار
رہے ٹھہر وان اور باعث یہ تھا
لگے کہنے آپسمین اے دوستو
اور اکثر نصارا مسلمان ہوے

کہ گن گن کے مارین نچھوڑین اُکھیڑین
وہین تین ٹکڑے وہ لشکر ہوا
ذرا سا معوز عور کی ہے یہ جا
جوانان کندہ شجاعت مآل
ہوے انسے حیران مین و زبان
وہی شیر نر کعبؓ دشمن شکار
کبھی تھے ادھر اور کبھی تھے اُدھر
کہ اعدا ہمارے ہون زیر و زبر
مظفر تمھین ہو انھین مار لو
جو زخمی تھے اُنکو وہان دیکھ کے
گئے جان دیکر بباغ جنان
انھی مین تھے غانم بھی مرد کریم
کہ جم جم کے وان دشمنون سے لڑے
جناب سالمؓ کے باآب و تاب
بجان دین حق کے بھی خواہ تھے
کہ چالیس زخم اُنپہ تھے بالیقین
جنان مین گئے وان ہوا اُنکا دور
تو دس پانچ کو مار پہلے لیا
ہوا دیکھ کر یوقنا بے قرار
نہین تو یہ تیر بلا لائینگے
زرہ پر زرہ پہنے باندھے کمر
بزیر لوائے جناب نبیؐ
بڑی جان دیتی تھی رفتار پر
ترے واسطے ہے بہت دل فروز
نگہ اُن شہیدون پہ کرتے ہوے
کہ آجائین شاہ مجاہد سوار
ادھر یوقنا جب روانہ ہوا
کہ اقبال ہے اہل اسلام کو
پھر کفر سے اہل ایمان ہوے

جو اُنسے لڑے وہ ہوے نامراد
کہ جاتے رہے اُنکے شہر و بلاد

روانہ کرین صلح اُنسے کرین
سب اہل حلب تا امن مین رہین

جو بطریق پر وہی غالب ہوے
ہمین غم نہین صلح ہم کر چکے

اگر غالب آیا عرب پر کہین
تو پھر کچھ عرض ہمکو اُنسے نہین

مگر یوقنا کو بجا کر چلے
بشاشب وہ لشکر مین داخل ہوے

تو لے آئے فوراً اُنھین مومنین
حضورِ جناب سپہدار دین

کہا خیر یہ ہے اگر واقعی
کرو ن صلح اُنسے مین اب ای اخی

جو لشکر مین تھی مشتعل جابجا
پئے روشنی آگ ای خوش لقا

مظفر جو ہوتے ہین یہ جابجا
سبب یہ ہی کرتے ہین یادِ خدا

ہوے دُر فشان یون جناب امیر
کہ ہی یہ ہی لطفِ خدائے قدیر

اُسی کے لیے جانفشانی کرین
اُسی کے طلبگار ہر دم رہین

تو سردار غازی نے اُنسے کہا
کہ تم کون ہو اور ارادہ ہی کیا

کہا کسطرح دون مین تمکو امان
کہ مین نے تو ایسا سُنا ہی یہان

کیا خوب قلعہ کو آراستہ
اور اُسمین بہت ساز و سامان بھرا

نہین شبہہ اسمین وہ لیکر سپاہ
اسی سمت آیا کہ ہی رزم خواہ

کہا صبح کو وہ جو آیا ادھر
تو پھر ہم وہان سے مشورے بیر

کہ بطریق بے شبہہ ہوگا ہلاک
کہ باغی ہمیشہ ہی ہوتا ہلاک

جو سردار نے یہ سُنا اُسکا حال
ہر اول کا اپنے کیا بس خیال

یہ کہتے ہی وہ ہو گئے سرنگون
اسی سوچ مین تھے کہ اب کیا کرون

کہ اب صلح کے ہمسے کیجے کلام
وہ غصہ سے بولے نہ لو اسکا نام

ہین اس صلح مین تو بہت آدمی
کہ تجار بھی ہین زمیندار بھی

کرینگے ہم آباد اِس ملک کو
کہ افزون زراعت تجارت بھی ہو

مدام آپ ہمپر عنایت کرین
حمایت کرین اور عدالت کرین

کرین سب مین یہ بات مشہور ہم
کہ کرتے ہین بس اہل ایمان ستم

انھی مین سے اک شخص وضاح نام
کہ رومی تھا وہ اور بہت سرخ فام

بڑھا اور زبانِ عرب مین کہا
کہ سنیے سپہدار نصرت لوا

کہا کہ جو سچ ہے تو مانین ابھی
نہین تو نہ مانین ہم اُسکو کبھی

کیا خلق رحمت کو اور پھر اُسے
دلو نمین رکھا اہل اخلاص کے

مین محسن ہون اُسکا جو احسان کرے
کرے عفو جو کوئی بخشون اُسے

ہمارے لیے ہی مناسب یہی
کہ اب منتخب کرکے چند آدمی

اُنھین مال دینا بھی کرلین قبول
نہو قتل و غارت سے کوئی ملول

ہوا یوقنا بھی اگر صلح جو
تو ہم ہی رہے صاحب آبرو

اُسیوقت بیس آدمی منتخب
ہوے جانب فوج دین رہسپر

پکارا کہ الغوث ای مومنان
کہ حاضر ہوے ہم برائے امان

سپہبد سے خالد یہ کہنے لگے
کہ آئے ہین یہ صلح کے واسطے

یہان یہ بھی لکھا ہی وہ نامور
تھے احوال بطریق سے بے خبر

مسلمان تھے مشغول اذکار رب
اُنھین دیکھ کر بولے اہل حلب

جو اس بات کو ترجمان نے سُنا
امیرِ دلاور کو آگہ کیا

ازل سے ہین ہمپر تو اُسکے کرم
کہ کرتے ہین ہم یادِ حق دمبدم

لکھا ہی کہ سردار کا یہ بیان
جو اُن لوگو نسے کہہ چکا ترجمان

کہا ہم ہین تجار شہر حلب
پئے صلح آئے ہین خدمت مین اب

کہ بطریق ہی بر سرِ کارزار
کیے ہین بہت جمع مردان کار

کہا ہان مگر اے امیر دلیر
خدا نے ہی تمکو کیا ملک گیر

کہا یہ بتاؤ بفوج و لوا
ہماری طرف کب روانہ ہوا

مگر دوسری راہ سے آئے ہم
وہ بولے آپ تب کیجے نہ فکر و الم

وہ ہی تابع نفس و خونریز بھی
کہ سنتا نہین ایک بھی صلح کی

بڑھا وہ ہین ترجیع دلاحول کو
کہا پھر گئے کعب جو ہو سو ہو

رہے دیر تک وہ ان ہین خاموش جب
یہ کہنے لگے تاجران حلب

کہ مین صلح اب تمسے کرتا نہین
تو ڈر کر کہا ای سپہدار دین

ہین اطراف والے بھی اسمین شمول
اگر آپ یہ صلح کرلین قبول

رہین عیش سے ہم بامن و امان
حمایت مین اسلام کی جاودان

نہین تو یہانسے چلے جائین ہم
رہین اُس جگہ جا جہان پائین ہم

یہ مضمون سنکر امیر دلیر
رہے سرنگون فکر سے تا بدیر

حکیم و ذکی اور روشن روان
بخوبی سمجھتا تھا عربی زبان

کرون علم وہ اب بیان آپسے
جو نازل ہوا انبیا کے لیے

کہا ہی یہ قول خدائے کریم
کہ کچھ شک نہین ہون مین رب رحیم

وہ رحمت سے میری نہین بہرہ ور
نہ جو مہربانی کرے غیر پر

جو طالب ہو میرا ہون اُس سے قریب
مجھے پائے بیشک کہ ہون مین مجیب

معاون جو ہووے پریشان کا
شکستہ و غمگین و حیران کا

بڑھاؤن مین پھر اسکے اہل و عیال
رکھون اسکے اعدا کو بھی پائمال

وہ بندہ جو بندہ کے احسان کو
نہ مانے اور اسکا نہو شکر گو

پریشان ہم لوگ آئے یہان
عنایت کرو ہمپہ ہو مہربان

یہ لازم ہی اب ہمپہ احسان کرو
کہ خالق کا بھی تمپہ احسان ہو

کہا یہ ہی مضمون ہی فرقان کا
کہ ہر دوستدار انکو یان خدا

کیا ساری خلقت پر انکو رسول
نہ مانے جو انکو وہ ہی بو الفضول

یہ کہکر لگے کہنے حضار سے
سران مہاجر و انصار سے

سنو تم کہ یہ عاجز و زار ہین
آرمیدار ہین اہل بازار ہین

کرین انکی درخواست کو ہم قبول
کہ ہون شاد و ممنون ہو وین ملول

رسد ہمکو بہونچائینگے یہ ضرور
خبر انکی بھی لائینگے یہ ضرور

اگرچہ یہ ہین اہل شہر و دیار
نگر متصل شہر سے ہے حصار

نہین صلح جو یہ تو مکار ہین
اگرچہ یہان عاجز و زار ہین

نکلکر وہان سے وہ آیا ادھر
لیے فوج ہمرہ پئے شور و شر

غرض انکی یہ ہی یہ غافل رہین
دو انکے ہراول کو وہ مار لین

کہ اللہ ہمارا مددگار ہی
توکل سے بیڑا ہمارا پار ہی

نہ دیگا وہ اعدا کو ہم پر ظفر
کرے رحم اللہ اس شخص پر

پھر اسنے کہا صلح اسوقت ہو
کہ اتنا زر و مال تم ہمکو دو

برا نام ہے وہ خوب معمور ہی
نہین اس قدر ہمکو مقدور ہی

کہ سب مال و غلہ ہمارا لیا
دیا قلعہ پر اسنے جبر اچڑھا

یقین ہی کہ تم ہمپر احسان کرو
کہ احسان اللہ کا تم پہ ہو

کہا ای سپہدار نصرت مآل
ملا جسقدر قنسرین سے ہی مال

ہوے درفشان سرور نامور
کہ یہ مین نے مانا پر اس شرط پر

کرو جسسے بیوپار ہر چیز کا
چھپاؤ نہ کوئی خبر بھی ذرا

اگر یوقنا آئے وان بھاگ کر
نہ تم جانے دینا اسے قلعہ پر

کہا خیر جو اور مین نے کہا
نہ تم کیجیو فرق اس سے ذرا

تو وہ لوگ سوگند کھانے لگے
عزیز و برادر کی جو انکے تھے

پھر اولاد کا اپنی لے لے کے نام
ادا کر چکے جب کہ قسمین تمام

خبردار کرنا نہ اسکے خلاف
کہ تم کر چکے عہد سب صاف صاف

تو وین عمر مین اسکی برکت کرین
سوا اسکے دونی ترقی اسکو فزون

قیامت کے دن اسکو دو نہین امان
پریشان نہو اور رہے شادمان

تو میر ابھی ناشکر وہ ہو گیا
کہ احسان محسن نہ سمجھا ذرا

اگرچہ بڑے ہین کرو در گذر
تسلی ہمین دو اب ای نامور

لکھا ہی کہ حضرت امین الامم
یہ سنتے ہی اس سے ہوے چشم نم

یہی حکم لائے ہمارے نبی
ہدایت ہوتا انسے ہر کام کی

خدا انپہ بھیجے صلوٰۃ و سلام
وہ ہین سرور انبیاے کرام

کہ ہے وہ سزاوار حمد و ثنا
وہ جسنے بتائی یہ راہ ہدا

نہین انکین طاقت کہ تمسے لڑین
مناسب ہی اپنے احسان کرین

معاہد ہوے یہ تو پھر بے خلل
ہو شہر حلب مین ہمارا عمل

کہا اک مسلمان نے اے امیر
رہے آپ پر ظل رب قدیر

رہین مطمئن انسے کس طرح پر
کہ دینگے یہ انکی ہمین سب خبر

نہین آپ نے کیا سنی ہی یہ بات
کہ بطریق ہمپر لگائے ہی گھات

یہ دعوکا ہمین دیتے ہین اس لیے
کہ بطریق منیک لڑا کعب سے

امیر اولا ورنے سنکر یہ بات
کہا رکھ گمان نیک ای خوش صفات

اسی کی عنایت پہ رکھ اعتماد
مظفر کرے اور رکھے بامراد

کہ بولے تو وہ بات اچھی کہے
نہین تو مناسب یہ ہی چپ رہے

دیا قنسرین والون نے جسقدر
کہا ای امیر جہان نامور

کہ ہم تو نہایت پریشان ہوے
ستم ملے حاکم سے ویران ہوے

تہیدست ہم رہ گئے ہائے ہائے
ہماری کھلے بھاگ تم جو آئے

یہ کہنے لگے سرور نامور
بتاؤ تمہین دو گے پھر کس قدر

ادا نصف اسکا کرینگے ضرور
نہوگا ذرا ہمین تمسے قصور

کہ جب ہم وہان آکے ڈیرا کرین
تم اچھی طرح سے رسد دو ہمین

رہو خوب ہشیار آنے نہ دو
ہمارے یہان انکے جاسوس کو

کہا اتنی طاقت تو ہم مین نہین
کہ اس سے مقابل ہون از راہ کین

قسم انکے مذہب کی اسدم تمیز
لگے دینے مومن کہ قائم رہین

مویشی کی قسمین بھی کھاتے تھے وہ
زبانون پہ نام انکے لاتے تھے وہ

تو انسے سپہدار نے یون کہا
ہمین اعتبار اب تمہارا ہوا

نہ بطریق کو ہو ہماری خبر
جو ہوگی تو لینگے تمہاری خبر

اگر حال اسکا چھپاؤ گے تم
نہ ہم تک خبر اسکی لاؤ گے تم
تو بس واجب القتل ہو جاؤ گے
نہ تیغ غضب سے امان پاؤ گے

پکڑ لین تمھارے ہم اہل و عیال
سوا انکے لین لوٹ مال و منال
نہ لیجیو اسکی پرسش ہو حق کے حضور
کہ ہی آپ عادل وہ رب غفور

سوا اسکے اک بات کہتا ہون اور
سنو گوش دل سے کرو خوب غور
کہ جزیہ بھی ہر سال دینا ہمین
ولیکن نہ لینگے ہم اس سال مین

جو وہ ان شرائط پہ راضی ہوئے
تو دفتر مین نام انکے لکھے گئے
کہا اب اجازت ہو تا جائین ہم
کہا تم ہمارے ہو زیر علم

ٹھہر جاؤ اور ضابطہ ساتھ لو
کہ تمکو ضرر راہ مین کچھ نہ ہو
حفاظت سے پہونچا کے آئین تمھین
ہی وہ جب تمھاری حفاظت ہمین

یہ وعدہ آج بولا نہین چاہیے
ہم آئے ہین جیسے چلے جائینگے
سپہدار نے انکو رخصت کیا
ولیکن نہ اس رات سوئے ذرا

رہی کعبؓ کی فکر انکو کمال
کہ اللہ جانے ہی کیا انکا حال

کوچ لشکر ظفر پیکر جانب حلب اور ملنا غلامان یوقنا کا تجار سے اور پریشان حال پہونچنا یوقنا کا حلب مین میدان جنگ سے ملاقات امیر خالدؓ سپہدار با امیر کعبؓ اور دفن ہونا شہدا کا اور بیان مراتب شہدا

کہا واقدی نے کہ اہل حلب
پھرے لشکر دین سے ہنگام شب
پہونچنے نہ پائے تھے وہ شہر مین
یکایک ہوئی صبح رہ مین انھین

غلامان بطریق نے ناگہان
جو دیکھا تو پوچھا کہ ہین تم کہان
ذرا بھی نہ وہ انسے واقف ہوئے
یہ سمجھے کہ ہین یہ رعایا مین سے

جو کچھ واقعی حال تھا کہدیا
کہ ہم وان گئے اور یہ ہمنے کیا
تو انسے جدا ہو گئے وہ غلام
چلے آئے یہ شہر مین شادکام

کیا سبکو آگاہ خوشدل ہوے
کہ ہملوگ اب مطمئن ہو گئے
لکھا ہی اسیوقت پھر تیز گام
غلامان بطریق سے اک غلام

گیا نزد بطریق اور کہدیا
وہ سب ماجرا اہل بازار کا
کہ ہمکو پلٹتے ہوے وہ ملے
اسی رات اعراب سے ملگئے

خرابی ہوئی آہ یہ بیگمان
کہ اب شہر مین لشکر تازیان
یقین ہی کہ داخل ہوا حصن کو
کرین اپنے قبضہ مین وہ جنگجو

خزانہ مین جو کچھ ہین لعل و گہر
سوا انکے سامان اور سیم و زر
وہ لے لینگے پکڑینگے عورات کو
یہ ہی کیا سمجھ خوب اس بات کو

یہ سنکر گئی ٹوٹ اسکی کمر
ہوے ہوش رخصت چلا بھاگ کر
مقابل تھے اس سے جو غازی دلیر
ہوئے سخت حیران سب ناگزیر

کہ کیا اسپہ آکر پڑی یہ بلا
یکایک یہانسے جو یون چلدیا
جگہ غور کی ہی یہ اے سامعو
سنو ان دلیرونکے احوال کو

کہ تھے کعبؓ کے ساتھ جو اک ہزار
ہراول مین غازی جوان شہسوار
دلاور تھے ایسے کہ لڑتے رہے
برابر شب و روز بطریق سے

کہ پہلے ہوا انسے وہ دو بدو
ہوے پھر کمین والے بھی جنگجو
پر انکو یہ خاصان رب العلے
مگس سے زیادہ نہ سمجھے ذرا

کہ ہرچند کم تھے مگر جم گئے
کٹے اور کاٹا انھین اور کٹے
جو دو سو جوان ہو گئے وان شہید
تو وہ سر سپہ یعنی کعب سعید

بڑھے جانسے بیزار ہو کر لڑے
اور انکے جو ہمرہ مسلمان تھے
لڑے زندگانی سے سب دھوکے ہاتھ
کہ جنت کو چلیے سبھی ساتھ ساتھ

روایت ہی خود کعبؓ ضمرہ سے یون
مین اسدن تھا سالار غازی قشون
رہا سب سے بڑھ کر مین ثابت قدم
لڑا تھا لڑاتا تھا تھامے علم

بہت تنگ ہوتا لڑائی سے جب
پلٹ اپنے لشکر مین آتا تھا تب
ولیکن بافضال پروردگار
رہا فتح و نصرت کا امیدوار

کہ میدان رہیگا ہمارے ہی ہاتھ
ہی اللہ ایمانوالون کے ساتھ
اٹھا کر نگہ دیکھتا تھا وہان
کہ سردار غازی کا آئے نشان

اگرچہ مین دیکھا کیا دمبدم
نہ آیا نظر مجھکو کوئی علم
رہی ایکدن رات قائم وہ جنگ
لڑے خوب ہم سب بنام و ننگ

ہوئی صبح یون ہی گئی شب گذر
ادا کی نہ ہمنے نماز سحر
اور اس روز و شب کچھ نہ کھایا پیا
گہے یاس ہوتی تھی گاہے رجا

سوے قنسرین تھی نگہ بار بار
کہ آجائین تازہ مجاہد سوار
کسی نے نہ دیکھا کچھ انکا نشان
کوئی فارس آیا نظر نہ نشان

که ناگه ہوا فوج دشمن مین غل
ہراسان نظر آئے ہمکو وہ کل

لگا پڑھنے لاحول کو دمبدم
بعیش جناب رسالت قسم

کہا مین نے ہی حمد اللہ کو
وہ تحمید جو اُسکو مقبول ہو

که آئے ملک مثل بدر و حنین
عدو کو ہماری ہوا ہمسا چین

پڑھا مین تو چیٹ مجھکو آواز دی
دلیران دین نے کہ کیا تم ابھی

نه پہچانا کرو اسے یہ ہی بس کرو
چلو لے چلو ہمکو آرام دو

پھر اسلے گیا اُنکو اک نہر پر
که درمانده ہین اور لب خشک تر

یہ کہتا ہی راوی شیرین مقال
سنو حضرت بو عبیدہ کا حال

پھرے اہل ایمان کی جانب گیا
مخاطب جہان پہلوان کو کہا

اگرچہ یہ واجب ہی ہمپر کہ ہم
کرین شکر ہین اُسکے کیا کیا کرم

حلب والون نے کیا کہا یہ نہین
که نکلا ہی بطریق جو لیکے کین

کہا کھا کے سوگند پروردگار
که مین بھی نه سویا رہا زار زار

کہا کوچ کردو حلب کو چلو
بھی پے به پے اُنکے لے نیکخو

وہین بحر لشکر ہوا موجزن
ہراول ہوئے خالد صف شکن

مجاہد جوان ہو کے فوراً تیار
بڑھے راہوارون پہ جویائے کار

اُمڈتی ہی جیسے گھٹا پر گھٹا
حلب کو یونہین لشکر دین چلا

اُٹھا شور ہر سمت تکبیر کا
که سر پھر گیا چرخ بے پیر کا

گران تا گران تھے حشم پر حشم
صفین پر صفین تھین علم پر علم

جہان پہلوان کو ہوئی کچھ نه دیر
که جا پہونچے اُسجا پہ وہ نرہ شیر

یہ دیکھا اُنھون نے جہان پہلوان
چلے آتے ہین اور لیے ہین نشان

پکارا اُنھون نے نصیر النصیر
تو جاگے یہ سُنکر وہ غازی دلیر

چلے اُس نشان کی طرف جلد دَور
جو دیکھا اُنھون نے اُنھین کرکے غور

که اتنے مین آپہونچے خالد نجیب
کہا السلام اے گروہ حبیب

جو تشریف لائے جناب امیر
امین امم ظلّ رب قدیر

شہیدونکو دیکھا تو غمگین ہوئے
ہوئے تر زبان سب وہ لاحول سے

خدا پاک ہی اور جہانکا ہی رب
جو کرتا ہی کرتا ہی اُسکا سبب

کیا دفن کا حکم اُنکے لیے
نمازین مسلمان پڑھنے لگے

که لیٹے تھے میدان مین وہ جہان
لگائے ہوئے دل بربّ العلی

وہ لیٹے تھے ڈوبے ہو خون مین
لگاتی تھین سینونسے حورین انھین

مین سمجھا که اور اُنکی آئی مدد
وہین مین نے چاہی خدا کی مدد

که یہ ورد پورا ہوا تھا نہین
که بھاگے یکایک سب اعدائے دین

ہوا یہ گمان پھر تو دلمین مرے
که آواز آئی اُنھین چرخ سے

کیا شکر جا با تعاقب کرون
سلامت اُنھین یون تو جانے نه دون

نه راضی ہوئے اتنی تکلیف پر
نه سمجھے گیا ہمپر کیا کیا گذر

نمازین ہماری ہوئی ہین قضا
کرین مطمئن ہوکے اُنکو ادا

وضو بھی کیا اور نمازین پڑھین
جو تھا پاس کھا کھا کے لیٹے وہین

که انکی خبر کچھ نه اُنکو ہوئی
نماز سحر جب اُنھون نے پڑھی

که اے بو سلیمان یہ بھائی ترا
نه سویا ذرا سخت غمگین رہا

مگر کعب رضہ کا مجھکو ہی یہ خیال
که وہ سب ہوئے وصلِ ذوالجلال

نہین اب تلک آسکا یان کچھ نشان
اُنھی سے ملا اور لڑا بیگمان

ارادہ ہو جو کچھ بیان کیجیے
یہ موجود ہین ہم جو فرمائیے

ہوا حکم پھر فوج کو کوچ کا
جو نقارہ کوچ بجنے لگا

نه اکدم بھی ٹھہرے اُدھر چل دیے
که ہر طرح سے وہ تو تیار تھے

پھریرے نشانون کے کھلنے لگے
جدھر دیکھیے گرز تلنے لگے

سپہدار دین سرورِ باوقار
ہوئے کہکے اللہ اکبر سوار

لرزتے تھے ڈر سے زمین و زمان
لگے تکنے حیرت سے گردبیان

پیادے الگ اور فارس الگ
ہوا پر وہ اسوار یہ تیز تگ

مسلمان سوتے تھے آرام سے
نگہبان اُنکے تھے جاگتے

سواران جنگی بھی ہین ساتھ ساتھ
ہی غصہ سے قبضہ پہ ہر اک کا ہاتھ

اُٹھے مست شیرونکے مانند سب
گئے بیٹھ گھوڑونپہ با صد طرب

کہا لو مبارک ہی اپنا نشان
وہ ہین سیف حق خالد رضہ کامران

ہوئے شادمان اُنسے مل مل کے پھر
رہے سرپہ کے وہ سب منتظر

سلامت ہان کعب رضہ کو دیکھ کے
کہا حمد ہین سب خدا کے لیے

کہا کعب رضہ نے آپ سب ماجرا
امیر دلاور نے سُنکر کہا

نه ہوتے یہ اے کاش اس جا شہید
اور انکی جگہ تو مین ہوتا شہید

لکھا ہی کئی جا اُنھون نے نماز
پڑھی اُن شہیدونپہ با صد نیاز

بظاہر تھے آنکھین کیے گرچہ بند
یہ کرتے تھے دیدار رب بلند

وہ نوشہ بنے اور حورین عروس
لیے تخت جنت مین ہر جلوس

اسیطرح بس انکو دفنا دیا
کہ ہر اک تھا رنگین دولھا بنا

ملیگی ہمین اس صلہ مین برات
کہ راضی ہی تمسے خدائے حیات

اٹھینگے شہیدان راہ خدا
جو قبرون سے خون تن پہ ہوگا لگا

معطر بدن انکے ہون مشک سے
خدا کا جمال انپہ جلوہ کرے

تھے ہتھیار بھی سب لگائے ہوئے
کہ یون ہین حضور خدا جائینگے

لگے کہنے رو کر سپہدار دین
کہ فرماتے تھے سید المرسلین

کہ سرخ انکے جسمونکا ہوئیگا رنگ
نظر آئیگا صاف جون خون کا رنگ

وہ جنت مین جائینگے باصد خوشی
کہ اللہ کی راہ مین جان دی

پہونچنا یوقنا کا شہر حلب مین اور ظلم اسکا تاجران حلب پر بوجہ اطاعت عرب اور مانع ہونا یوحنا کا اس حرکت سے اور مسلمان ہو کر شہید ہونا انکا بدست یوقنا اور قتل و قید ہونا تجار کا اور پہونچنا سیف اللہ الجبار کا اور قتل کرنا ان کفار کو بھاگ جانا یوقنا کا قلعہ مین اور بعد مشورہ حملہ کرنا لشکر اسلام کا قلعہ پر اور پھرنا اہلہ کا پھر مورچہ بندی لشکر اسلام گرداگرد قلعہ کے

لکھا ہی کہ وہ ہو چکے دفن جب
کہا سر سپہ یہ خالد نے تب

کہ یہ صلح کر آئے اسلام سے
تو پکڑے انھین سخت تکلیف دے

تو سردار غازی بفوج و سپاہ
چلے جانب حلب از رزمگاہ

مقید ہین اور انکو گھیرے ہوئے
ہی بطریق فوج اپنی ہمرہ لیے

یہ کہتا ہی کھا کھاکے بس پیچ و تاب
کہ کیون صلح کر آئے تم ہو خراب

کہا تمسے راضی مسیحا نہین
کرون مین تمھین قتل فوراً یہین

تمھارے جو اقرار انسے ہوئے
وہ توڑدہی بہتر تمھارے لیے

کہ تم سب سے پہلے مین مارون انھے
مزا خوب اسکا چکھاؤن اسے

غلامون سے تب یون کہا جاؤ تم
مرے پاس سب کو پکڑ لاؤ تم

لگے ان غریبون کو للکارنے
پکڑ کر پھر انکو لگے مارنے

سنا یوحنا نے قلعہ پر جو شور
تو آیا اتر جلد وہ نیک ہور

گیا پاس بھائی کے اور یون کہا
کہ تو باز آ کام ہے یہ برا

جو مانع ہین وہ قتل اعدا سے بھی
روا قتل انکا نہین اے اخی

کہا یہ تو اعراب سے مل گئے
ہمارے عدو انکے حامی بنے

کہا کسمین طاقت کہ لیوے قصاص
کہا لینگے عیسے ہی بالاختصاص

کہا شک نہین تو ہی اسکا سبب
کرون پہلے مین قتل تجکو ہی اب

وہ سمجھا کہ وعدہ برابر ہوا
نہین اب اجل مین توقف ذرا

مسلمان ہین اور تجھسے خائف ہون مین
تہ دل سے اسکا مخالف ہون مین

جناب محمد ہین تیرے رسول
انھین کا کیا دین مین نے قبول

گیا شہر مین یوقنا او اگر
ہوا مطلع انکے احوال پر

اعانت ہی انکی ضرور آپکو
کہ وہ آپ سے ہو چکے صلح جو

یہ دیکھا انھون نے پہونچکر وہان
کہ وہ پادری اور بازاریان

یہ مد نظر ہے کہ مارون انھین
بس اب خاک و خون مین ملاؤن انھین

وہ کہتے تھے ہان اسلیے صلح کی
کہ ہین وہ مظفر دلاور جری

نہین تو مرے ساتھ تم سب چلو
لڑونمین بھی اور تم بھی انسے لڑو

یہ تبلاؤ کون اسکا باعث ہوا
یہ کس نے تمھین مشورہ تھا دیا

و لیکن کسی نے بتایا نہ کچھ
جو اس بھید کو اسنے پایا نہ کچھ

جو وہ ظالم انکو پکڑنے لگے
دلیرانہ انکے گھرون مین گھسے

تو اس شہر مین شور ہونے لگا
ہوئے تین سو قتل باصد جفا

کیا منع اسنے کہا انسے ہان
بس اب باز آؤ یہ ہین نیمجان

خفا تجھسے بے شبہ ہونگے مسیح
کہ دشمن کا بھی مارنا ہی قبیح

کہ اپنی رعایا ہین ہمدین ہین
غضب ہی کہ ہم قتل انکو کرین

کہا اسنے عیسے کی کھا کر قسم
قصاص انکا لینگے وہ صاحب حشم

کہ ناحق کیا قتل تو نے انھین
مسیحا عوض انکا بے شبہہ لین

یہ کہتے ہی شمشیر عریان لیے
چلا یوحنا پر کہ مارون اسے

نظر کرکے گردون گردان کی سو
کہا اسنے اللہ شاہد ہی تو

مقر ہون مین اسکا کہ کوئی نہین
سوا تیرے معبود رب برین

کہا اسنے ہان کر جو کرتا ہی تو
کہ ایمان سے مین ہو چکا سرخرو

کریگا جو تو قتل اسیر مجھے
رہونگا مین جنت مین آرام سے

انھین کیطرف پھر وہ مائل ہوا
غلامون سے اسطرح کہنے لگا

ہوا اور بھی شور و غوغا بلند
کیا ان غریبون کو جون کو بند

ہوا انکا حامی خدائے برین
ہوے رونق افروز وان مومنین

جہان پہلوان خالد شہسوار
روان سب سے آگے بعز و وقار

خدا کی قسم لوگ ہین یہ وہی
کہ ہمسے انھون نے وہان صلح کی

یہ کہکر بلایا نشان اور کہا
بڑھو ای جوانان نصرت لوا

لگی چلنے پھر اُنپہ تیغ دو دم
لگے ہونے سر کافرون کے قلم

کیا مومنون نے نہ ہرگز دریغ
مقابل جو آیا ہوا زیر تیغ

گئے بھول سارے وہ جور و ستم
چرانے لگے زندگانی سے دم

لگے کہنے آپسمین ہین کیا ہوا
پڑی ہمپر کیا آسمانی بلا

روایت ہی محصن بن عترہ سے یون
بچا بھاگ کر ہمسے حلبی قشون

رہا ڈھیر وہ بھی جو سوئے حصار
نہ بھاگا گیا اور جانب فرار

کیا ان غریبون کو اللہ نے شاد
کہ پاتے ہین عاجز ہی اپنی مراد

ہوے شاد و مسرور غازی جوان
کیا سب نے شکر خدائے جہان

گیا یوقنا بھاگ جب قلعہ مین
کیا اسنے سامان سب قلعہ مین

سپاہی تھے بطریق کے وہ تمام
لگے کہنے سردار عالی مقام

سپاہی ہین بھاگ آئے تھے شہر مین
گرفتار اس سے کیا ہی انھین

کہا انسے اسلام کرلو قبول
رہو تا نہ دونون جہان مین ملول

جو منکر ہوے دین سے بد گہر
تو انکے اڑائے اسیوقت سر

بآرام تمکو رکھین ہم ضرور
کہ ہمسے نہین تم کسی طرح دور

کہ ہی قلعہ مین یوقنا جنگجو
بتاؤ جو مخفی کوئی راہ ہو

اگر فتح ہو جائیگا یون حصار
غنیمت سے ہم دینگے کرکے شمار

کہا کھا کے سوگند رب برین
کہ معلوم ہمکو کوئی رہ نہین

کہین یوحنا ہوتا زندہ اگر
تو یہ کام ہوتا ہمین سہل تر

کیا ماجرا سب انھون نے بیان
کہ اسطرح مارا گیا وہ جوان

چلو میرے ہمرہ بتاؤن مجھے
یہ کہتے ہی اُس جا سے وہ چلدئے

ہوے اسجگہ پر جو رونق فزا
کہ بازار ساعت کا ہی وہ سرا

شہادت کی انگلی سوئے آسمان
کھڑی تھی کہ شاہد تھی وہ خود عیان

یہ سنکر وہ غصہ ہوا اس قدر
اڑایا وہین ایسے بھائی کا سر

کرو قتل ہرگز نہ چھوڑو انھین
خبردار اب یہ نہ زندہ بچین

ہوے ناامید اپنی سب زیست سے
کہ ناگہ نشان اُنپہ ظاہر ہوے

بڑھاتے ہوے اپنے اپنے نشان
بتکبیر و تہلیل سب تر زبان

جو وہ حال دیکھا سنا شور بھی
کہا ای سپہدار و میر جری

اعانت ہی اب انکی واجب ہمین
ستم ہی یہ کفار مارین انھین

گرے برق سان اور کہا یون پکار
کہ ہٹ جاؤ ای کافر زشتکار

جھکے کہہ کے اللہ اکبر جدھر
ہوے جسم بیجان گرے خاک پر

لگین کرنے تیغون سے جھنکاریان
ہوے کارگر خوب گرز و سنان

جو روباہ شیرون کے پالے پڑین
نہ کیون زندگانی کے لالے پڑین

ملے یوقنا نے بہت غم سے ہاتھ
گیا فوج کو قلعہ مین لیکے ساتھ

جو بھاگا وہی تو سلامت رہا
جو شہزادہ شمشیر کے منہ چڑھا

غرض ہمنے چن چن کے مارا انھین
ہو حصن کا ہی سہارا انھین

وہ اس روز مارے گئے ستہ ہزار
ہوا اور آباد دار البوار

پھر اس طرح ہمسے انھون نے کہا
کہ اسطرح مارا گیا یوحنا

اور اہل حلب صلح والے وہی
لے آئے پکڑ کر چہل آدمی

کہ کیون تمنے انکو مقید کیا
کہا اے سپہدار نصرت لوا

چھپایا نہ ہمنے انھین آپ سے
جو منظور ہو آپ کو کیجیے

تو بس سات فوراً مسلمان ہوے
پڑھایا جو کلمہ تو پڑھنے لگے

سپہدار نے پھر یہ انسے کہا
کہ یہ کام ہی تمنے اچھا کیا

تمھارا ہمارا ہی نفع و ضرر
مگر اور رکھو تم اتنی خبر

کہ اسمین سے گھس جائین ہم قلعہ مین
اور ان دشمنونکو وہین مارلین

تمھین بھی زر و سیم اسواسطے
کہ ہمسے تم اسمین موافق ہوے

جو راہین تمھین بطریق نے کی ہین بند
رعایا ہین ہملوگ ای ارجمند

کہا یون سپہدار نے انسے تب
بیان اسکا قصہ کرو ہمسے اب

اسیر دلاور نے یہ ماجرا
کہا سنکے ہان قتل کس جا ہوا

جہان پہلوان اور بھی مومنین
چلے ہمرہ سرور فوج دین

وہین جت پڑا تھا وہ مرد نکو
چمکتا تھا مانند بدر اسکا رو

کہ ایمان پہ اسکا ہوا خاتمہ
کیا حق نے بیشک بھلا خاتمہ

امیر جب انگیز نے حکم تب / دیا یہ کہ کفنا دو جلد سب کو اب
تو کفنا کے اسپر ادا کی نماز / ہو افضل شاہنشہ کارساز
مقام پر اسی میں رکھ دیا / ہوئے فارغ اُس سے وہ اہل صفا
الٰہی یہ ہیں اسکی نیرنگیاں / کہ تھا وہ کہاں دم میں پہونچا کہاں
جسے چاہے یوں کھینچ لے اپنی سو / کہ ہو دونوں عالم میں وہ سرخرو
جسے چاہے مردود دم میں کرے / کہ وہ زرد رو دو جہان میں رہے
الٰہی بحق جناب رسول / بآل رسول و علی و بتول
کدورت مرے دل کی سب دور کر / بس اب نور ایمان سے معمور کر
مجھے دونوں عالم میں رکھ سرخرو / میں بندہ ہوں اور میرا مالک ہے تو
تری مغفرت کا ہوں اُمیدوار / کہ ہے تو ہی ستار و آمرزگار
میں معدوم تھا تو نے بخشا وجود / تو سب کچھ ہے اور ہیچ میرا وجود
تو ہے حی و قیوم و باقی سدا / بقا ہے تجھے اور مجھے ہے فنا
تمنا ہے ایمان سے یارب مرین / ترے شوق دیدار میں جان دون
جو تیرا کرم یار ہو نزع میں / پیمبر کا دیدار ہو نزع میں
کہ قدموں پہ اُنکے فدا جان ہو / جو دشوار ہے مجھکو آسان ہو
رہوں ساتھ اُنکے خدایا مدام / انھیں کا رہے مجھپہ سایا مدام
سدا میری اولاد ایمان سے / رہے شاد و آباد ایمان سے
ترے دید سے میں ہوں بہرہ ور / مری اس دعا کو تو مقبول کر
ترے فضل کی کچھ نہیں انتہا / کہ خالق ہے اور مہربان ہے بڑا
تو ہی سبکی دیوے مرادیں تمام / بنائے دو عالم میں تو سب کے کام
تو خالق ہے اور ہم ہیں تیرے عیال / ترے فضل سے کیوں نہوں مستمال
ترا فضل وہ ہے کہ کفار بھی / ہیں دنیا میں سب بہرہ ور اے غنی
تو پھر دونوں عالم میں اے ذوالجلال / نہ کسطرح سے ہم رہیں نیک حال
روایت ہے تھا یونس ابن عمرو / بہت شام کے ملک سے باخبر
پھرا وہ تو اس میں وہ صبح و شام / نظر میں تھے صحرا و کہسار شام
اور آگہ تھا راہوں سے وہ مرد راد / کہ دیکھے تھے سب اُسنے شامی بلاد
جہانگرد و چالاک و مردانہ تھا / مدبر و ذی ہوش و فرزانہ تھا
کہا اُسنے سرور سے اے دین پناہ / ہیں اپنے جو اہل حلب خیرخواہ
بتادینگے اعدا کے پوشیدہ حال / کہا کھا کے سوگند رب جلال
کہ بیجا ہے تیرا یہ وہم و گمان / کہ عاجز ہیں انمیں یہ طاقت کہاں
کہا اُسنے دیتا ہوں میں اک صلاح / کہ ہے اسمیں اپنی سراسر فلاح
کہا کیا کہا اُسنے اے نامور / رہے روز افزوں یہ اقبال و فر
کیا آپنے فتح سب ملک شام / کہ اقبال ہے آپ کا اک غلام
عدو جب مقابل ہوے آپ سے / شکستہ ہوے اور ہارے گئے
جو باقی رہے کر گئے وہ فرار / دروں سے پہاڑوں کے با جان زار
کہ وہ رستہ تنگ و دشوار ہے / کہ جھاڑی بھی ہے سخت کہسار ہے
نہیں اُنمیں لڑنے کی طاقت ذرا / کہ بس بول بالا ہے اسلام کا
مناسب ہے اول اسے گھیر لیں / سوار انکو پھر ہر طرف بھیجدیں
کہ اطاعت میں وہ کریں لوٹ مار / نہ باقی رہے کوئی شہر و دیار
اگرچہ ہے تلخ اب عدو کو حیات / اگر خوب غارت کریں تا فرات
یہ تقریر سنتے ہی سیف خدا / تبسم لگے کرنے اور یوں کہا
کہ کی اُسنے تقریر یہ خوب ہے / مناسب ہے تدبیر یہ خوب ہے
اگر میرے نزدیک ہے یہ صلاح / کہ لیں پہلے یہ دژ کہ تا ہو فلاح
یہ اُمید ہے مجھکو اللہ سے / ہمیں جلد اس قلعہ پہ فتح دے
یہ ڈر ہے کہ اسمیں اگر دیر ہو / تو ہوں جمع یہاں لشکر جنگ جو
اور ان قلعہ والوں کے ہوں وہ معین / یہ دقت ہو اُسدم ہمیں بالیقین
کہ اُنسے لڑیں یا کہ اِنسے لڑیں / مناسب ہے اسکو خالی کریں
امیر دلاور نے سنکر یہ بات / کہا گھیر لو اسکو اے خوش صفات
تو فوراً سوار ان نصرت اثر / اتر آئے گھوڑوں سے باکر و فر
چلی اسطرح فوج قلعہ شکن / ہوا اسے سمندر ہو جوں موج زن
بڑھے رجز گویاں وہ نصرت شعار / کہ اُنکے مردوں سے نکالیں دمار
ہوے حملہ آور گروہا گروہ / بصد جاہ و اقبال و فر و شکوہ
اور اعدا بھی اکدم میں ہو کر تیار / بہ بالائے برج و جدار حصار
چڑھے لے کے تیر و کمان و سپر / برسنے لگے انپہ تیر و حجر
اگرچہ نہ تھی اُنمیں تاب و توان / کہ انسے مقابل ہوں وہ نیمجان
اگر قلعہ میں وہ یہ میدان میں تھے / لڑے خوب مردانہ ہر سمت سے
روایت یہ مسروق بالانے کی / کہ دیکھی نہ تھی جنگ ایسی کبھی
اگرچہ بہت جا ہوئی کارزار / لیے شام کے سب نے شہر و حصار

کسی وقت پر ایسا لڑے ہم نہین — لڑے ایسے جیسے اُس روز ای نیکدین
کہ جیسے وہ بستی ہے لیتا ہے بس — نہین رہتی پھر اُسکو تاب نفس
اگر سب سے اول یمانی دلیر — سران مضر اور ربیعہ کے شیر
ہین اور جیسے ہمراہی سارے جوان — تھے آن سب دلیرون سے آگے دوان
یہ بوچھار ہمپر ہوئی تیر کی — کہ ناچار لوٹے مجاہد جری
گمان تھا نہ زندہ بچیگا کوئی — اگر اور بھی یہ ہی حالت رہی
ہوئے پتھرونسے بہت زخمدار — بہت لوگ کام آئے ہو کر فگار
وہین عامر شیر و حسان بھی — عطاف و سلیمان و مروان بھی
کہ ملک یمن کے وہ سب انتخاب — تھے از آل عامر و صلب کلاب
کہ وہ بھی اُسیدن ہوئے تھے شہید — ملا اُنکو قرب خداے حمید
ملے مجھسے لنگڑے اسی جنگ کے — کہ اُسروز پتھر سے زخمی ہوے
قریب حلب اور سب مسلمان — ہوے جمع آکر جو زیر نشان
شہیدون کو مدفون جلدی کرو — اور ان زخمیون سے نہ غافل رہو

یہ تشبیہ دیتے تھے اس جنگ کو — کہ ہر گردش آسیا ہو بہو
بڑھے ہر طرف سے دلیران دین — رہی کوئی بھی سمت خالی نہین
دلیرانہ وقت پہ ہوے حملہ گر — نہ کی جاؤ موقع پہ ہرگز نظر
قریب قلعہ جب پہونچ ہم گئے — تو بس سنگ و ناوک برسنے لگے
اور اکدوسرے پر لگے گرنے ہم — ہوا سخت اُس روز ہم کو الم
برستے تھے اُولونکے مانند سنگ — کہ عاجز ہوے مرد میدان جنگ
کرون نام بھی انکے اب مین بیان — ہوا جنسے آباد باغِ جنان
سراقہ ہین پھر شیر عدوی نژاد — پھر اُنکے سوا اور بھی مرد راد
سوا اُنکے سات آدمی اور تھے — مجاہد بنی عبد اللہ کے
یہ مرزوق مالک کا بیٹے بیان — کئی سال کے بعد جنید بن جوان
غرض جبکہ قلعہ سے ہلّہ پھرا — کیا سر سپہ نے قتان کو کھڑا
تو سردار اسطرح کہنے لگے — کہ دھوکا یہان آج ہم کھا گئے
تو وہ لوگ اُنسے جو فارغ ہوے — لیا گھیر وقت مورچے کر دیے

شب خون یوقنا باہل اسلام اور پلٹ جانا اُسکا مع اپنے دلاورون کے شکستہ و عاجز ہوکر اور لیجانا لبہ پچاس غازیون کا گرفتار کرکے قلعہ مین اور جانا حضرت مناوشؓ کا واسطے رسد کے اور خبر اُنکی پاکر نکلنا قلعہ سے ایک بطریق کا اور مقابلہ دونون فریق کا شہید ہونا حضرت مناوشؓ کا اور مقید ہونا مابقی مجاہدون کا اور خبر ہونا اس معرکہ کی سپہ سالار کو اور مقرر ہونا حضرت سیف اللہ الجبار کا اس مہم پر اور قتل ہونا کفار مقیدین کا

یہ کہتا ہے راوی جو ہلّہ پھرا — تو خوش ہوکے کہنے لگا یوقنا
وگریون مین گھیرے رہے گے ہمین — تو شبخون لیجاؤن مارون انہین
کیے منتخب وقت شب دو ہزار — دلاور جہاندیدہ و مردکار
رہو باہم اکدوسرے کے معین — نکلکر قلعہ سے کردیوان کمین
گرو انپہ اور قتل اُنکو کرو — یہ سمجھا و یقین ہے ظفرمند ہو
غرض جب گئی رات اندگذر — مجاہد جوان سو رہے بیخبر بسہ

قریب وقت اعدا نہ آئینگے اب — کہ خستہ و زخمی ہوئے آج سب
امام مغازی نے ہے یون لکھا — کہ اُنسے کیا عزم شبخون کا
کہا اُنسے تم خوب تیار ہو — پئے قتل اعراب نکلو چلو
کہ اُنکو نہ معلوم ہو نہار — جو سو جائین وہ لوگ تب یکبار
تو قلعہ سے اُترے وہ سب اتے مین — قریب آکے بیٹھے رہے گھات مین
تو آئے یکایک وہ اس سمت سے — کہ جس سمت اہل یمن تھے پڑے

لکھا ہے کہ تھے سب وہ اہل دمشق
جو عبداللہ ہین بیٹے صفوان کے
فقط ہم ہی غافل نہ اُس شب سے
سنبھلنے نہ پائے کہ تیغ دودم
پڑا تہلکہ فوج اسلام مین
وہی چلگیا جو وہانسے ہٹا
لگے کہنے ہم التعبیر النصیبہ
کہ اُسوقت ہمپر ہوا سرورا
اُسیوقت پھر ہوکے سرور سوار
پڑی اُنپہ دستور شہ کی نظر
لیا تم نے جو کچھ وہ چھوڑو ابھی
یہ طرہ ہوا بھاگتے بھاگتے
تعاقب مین اُنکے جہان پہلوان
پکڑ اُنمین سے سو جوان بھی لیے
کیا در کو بند اور وہ خانہ خراب
پڑھی مومنون نے نماز سحر
مقید ہوے تھے جو وہ نیک خو
کیا قتل اسطرح اُنکو وہان
کہ لشکر مین آواز تہلیل کی
دیا حکم ہر اک پیادہ سوار
لیا گھیر ہر سمت سے در کو خوب
کہ ہر طرح تھے اُنکے وہ خیرخواہ
مگر وہ نہ نکلا نہ کچھ ہوسکا
لگے رہنے اخبار کو وہ یہان
سپہدار و افسر جو تھے فوج کے
اور اُسکے سوا ہے یہ ہمپر بلا
حضور سپہدار اسلام مین
گیا اُسکے پاس اور یہ کہنے لگا
کہا اُسنے وادی بطنان نہین

ز صلب کلاب و ز قوم مراد
روایت وہ کرتے ہین اسطرح سے
محافظ جو تھے وہ بھی تو سوگئے
لگی چلنے ہمپر ہوئے سر قلم
کہ وہ سب تھے کمین مین ہم آرام مین
کہ اسوار گھوڑے سے یہ جو ہوگیا
کہ یارو دغا ہے برب قدیر
تو خیمہ سے سردار نصرت لوا
پھرے اور کیا فوج کو ہوشیار
ڈرا یون کہا اُسنے للکار کر
بچے جان تو ہے غنیمت یہی
وہ پنجاہ غازی پکڑ لے گئے
گئے سب لیکے ہمرہ مجاہد جوان
اوڑا دو وہین شمشیر سے سر یئے
لگے مارنے منجنیق و نشاب
کہ دل تھے پر از شوق و رچشم تر
طلب کرکے بطریق انھین روبرو
کہ باہر سے دیکھا کیے مومنان
محبان حق نے بخوبی سنی
حفاظت کرے اور رہے ہوشیار
کہ تنگ آگئے سب وہ اہل فنوب
انھی کو سمجھتے تھے پشت و پناہ
غم و درد سے دل مین گھبرا کے ہا
سب احوال کرتے تھے اُس سے بیان
پریشان ہوا اُس سے کہنے لگے
نکلکر جو کوئی حلب مین گیا
کہ اپنا بہی خواہ سمجھین انھین
جو تیرا ارادہ ہے شب خون کا
گئے ہین مسلمان کہ دہانہ انھین

غلام عرب بھی تھے انمین شمول
ہمین کچھ نہ تھا اُنکی جانب سے ڈر
اور آگر یکایک وہ ہمپر پڑے
اور اُسکو سمجھتے نہ تھے ہم فرا
ہوا قتل جو ہوگیا روبرو
پریشان ہوا اُنسے لشکر تمام
سوئے خیمۂ حضرت بو عبید
نکل آئے اور چند غازی جوان
جو تیار ہوکر دلیران دین
کہ یارو سنبھل جاؤ ہشیار ہو
یہ سنکر کیا کافرون نے فرار
کہ اکثر مضر اور ربیعہ کے تھے
جسے جالیا اُسکو جھٹ مار کر
جو باقی رہے با دل زار زار
پلٹکر چلے آئے تب مومنان
شہ خاوری عکس افگن ہوا
گیا لیکے ہمراہ اُس برج پر
اگرچہ وہ تھے رسیون سے بندھے
انھین دیکھکر سرور فوج دین
تو سب لوگ ہشیار رہنے لگے
نکلتا جو قلعہ سے اہل حلب
اگرچہ بہت اُسنے تدبیر کی
لکھا ہے نصارائے عرب کے جو تھے
تو اک روز ایسا ہوا واقعہ
کہ قلعہ مین ہم ہوگئے تنگدل
تو اہل حلب اُسکو کرتے ہین خوار
یہی کر رہے تھے وہ اُس سے بیان
یہ ہے وقت اُسکا تامل نہ کر
رسد ملتی ہے خوب اسواسطے

کہ اول انھی پر گرے بوالفضول
کہ نازان تھے ہم کثرت فوج پر
سنان و تبر گرز چلنے لگے
جو کہتے تھے آپس مین وہ بے حیا
بہا جا بجا اہل دین کا لہو
وہ کرنے لگے جا بجا اپنا کام
گئے دوڑ کر اور کہا ہے یہ کیا
تھے ہمراہ اُنکے بگرز و سنان
چلے قتل کو سوئے خصمان دین
ہٹو اپنی جانین بچا ان سے لو
چلے سب کے سب سمت جلی حصار
سعد اُنسے اللہ راضی ہے
گرایا اور حملہ کیا اور پیر
چھپے بھاگ کر سب درون حصار
نمایان ہوے جب سحر کے نشان
جہان تا جہان اُس سے روشن ہوا
کہ تھا خیمہ زن لشکر دین جدھر
یہ غافل نہ تھے ذکر معبود سے
ہوے سخت محزون و اندوہگین
کہ راتون کو بیدار رہنے لگے
پکڑ کر لے آتے بفوج عرب
کہ شب خون مارین کرین فن بھی دین
زبان رومیونکی بھی تھے جانتے
کہ دربار مین تھا وہ بیٹھا ہوا
ہوے بند رہنے سے بس مضمحل
کہ لیجاتے ہین وہ انسے اے شہریار
کہ اک اُسکا بچہ بھی پکڑا وہان
کہا صاف کہ مجھسے کیا ہے خبر
کہ وہ لوگ بھی اُنکے ذمی ہوے

کئی بار وہ جا چکے ہیں وہاں | سے آئے بہت کچھ رسد بگمان
کہ بعضے تو ہیں انہیں ننگے بدن | ہیں کتنوں کے تن پر لباس کہن
ہوے جب وہ تیار از بہر کین | کہا جلد جاؤ کرو تم کمین
کیا انکے ہمراہ مخبر کو بھی | کہ اس راہ سے تھی اُسے آگہی
تو نکلے وہ قلعہ سے اور چل دیے | سر راہ اک گلہ بان سے ملے
گئے ہیں جو اس راہ سے تازیان | انہیں تو نے دیکھا ہے ای گلہ بان
رسد لینے جاتے تھے وہ سب جری | کہ ہے ضلع ان اہل وادی کی
ولیکن تو اتنا بھی ہمکو بتا | کدھر سے گئے ہیں کہاں راستا
روانہ ہوے وہ اُسی راہ پر | انہیں جا ملا یا قریب سحر
لگے کہنے انسے کہ ای غازیو | یہ اعداے حق آئے ہشیار ہو
یہ کہکر بڑھے وانسے وہ شیر نر | کھڑکنے لگے خوب تیغ و سپر
کیے وار اعدا پہ بڑھ بڑھ کے خوب | ترے بحر ہیجا میں سب ڈوب ڈوب
مگر دشمن دین بہت تھے وہاں | کہ وہ تھے ہزار اور یہ سو جوان
کہ ہر سمت وہ برق خرمن ہوئی | بجھی جب یہ اسکو جلا کر رہی
یہ بچ جو تھے جینے سے بیزار تھے | تھے شوق وصلت سے سرشار تھے
سوا انکے عطریف ثابت بھی تھے | مسیع ابن ثابت بھی وہ ہیں رہے
کہ وہ سب دلاور تھے از قوم طے | جنان میں گئے انکی وہ ملک ہے
لگے ہونے ہر سمت سے انپہ وار | کہ پہنچے یہ اور وہ قریب ہزار
اور اعدا نے جلد اُنپہ قبضہ کیا | اور افسر نے انکے یہ انسے کہا
نہ لشکر میں جائیں کہیں بھاگ کر | مگر ہیں رسد کے جو کچھ جانور
چلو راہ پہاڑ کی اس جا سے اب | کہ آگاہ ہم سے نہو دین عرب
کہ سرعت میں آندھی بھی ہے انسے کم | ہیں مثل نظر تیز انکے قدم
تو دین کاٹ گھوڑوں کی کونچیں تمام | چھپے جا کے اک گاؤں میں وہ لیام
کہ وہ گاؤں جھاڑی میں آباد تھا | اسی میں وہ مخفی رہے تا مسا
مناوش چچا میرے ذی اقتدار | ہوے جب فدائے خداوندگار
ہیں دیکھتے ہی سپہدار دین | ملے آ کے اور یون کہا مومنین
کہا یہ تو محصور ہیں حصن میں | نکلنے نہیں دیتے ہم تو انہیں
بہت سے سوار اُسکے ہمراہ تھے | یکایک وہ ہمپر گرے اور لڑے
وہ غالب ہوے ہم وہانسے ہٹے | رسد اور سب جانور لے گئے

یہ دیکھا ہے خود میں نے ای نامدار | گئے اونٹ خچر بھی اور کچھ سوار
یہ سنتے ہی وہ ہو گیا بیقرار | چنے اک ہزار اُسنے جنگی سوار
سر راہ بیٹھے رہو گھات میں | عرب جب وہاں آئیں مارو انہیں
گیا جبکہ مہر جہان تاب ڈوب | ہوئی تیرگی سارے عالم میں خوب
کہ ساتھ اُسکے بیلونکا اک گلہ تھا | نبرمی انھون نے یہ اُس سے کہا
کہا سو سوار انکے مجکو ملے | سر شام اور اونٹ خچر سے لیے
کہا افسر روم نے اُس سے ہم | نہیں اس سے آگاہ ہمکو قسم
کہا وہ فلان راستے پر گئے | کیا پھر اشارہ کہ اس سمت سے
تھے حضرت مناوش جو انپر امیر | تو کفار کو دیکھکر وہ دلیر
رہو صابر انپر کرو اب جہاد | کہ راضی ہو اللہ پاؤ مراد
لڑے جم کے اسطرح خاصان حق | گئے ڈوب حیرت میں خصمان رب
سنانیں چلیں اور تیغ دودم | کہ سینے چھدے ہو گئے سر قلم
لکھا ہے یہ حضرت مناوش کا حال | ہوئی تیغ پر انکی بجلی نڈھال
جدھر جھک گئے کاٹ کر رکھدیا | شجاعت نے قدمونپہ سر رکھدیا
تمناے دیدار رب مجید | برآئی ہوے وہ اُسی جا شہید
نمیع ابن عاصم و کھلان بھی | سوا ان کے تیس اور گرد جری
جو باقی رہے انکو کفار نے | دبایا بڑھے اور لگے مارنے
تو ناچار غازی جوان ہٹ گئے | چلے آئے سامان وہیں چھوڑ کے
کہ اول تم انکا یہ سامان نہ لو | یہ گھوڑے ہیں خود سر انہیں کاٹ دو
چلو لیچلو ان کو اپنے لیے | کہ قلعہ میں اپنے یہ کام آئینگے
نہیں تو یہ جانو ہمیں آ لیا | ابھی ہوں سگے موجود مثل ہوا
مناسب یہی ہے کہ دن بھر چھپیں | جو شب ہو تو ہم تم چلیں قلعہ میں
رسد کے جو کچھ جانور تھے انہیں | رکھا ساتھ اپنے اسی گاؤں میں
بیان ابن عوف صباح نے یون کیا | کہ ان سو جوانو میں اک میں بھی تھا
تو مغلوب ہم اُنسے ہونے لگے | ہٹے وان سے لشکر میں آنے چلے
کہو کسطرح یون پلٹ آئے یان | کیا حال ہم نے جو سارا بیان
کہا ہم نہیں جانتے اس سوا | کہ بطریق ہمکو سر رہ ملا
مناوش ہوے انکے ہاتھوں شہید | اور انکے سوا اور غازی سعید
ہوے اس سے آگہ سپہدار جب | کیا حضرت سیف حق کو طلب

کہا بو سلیمان نے تیار ہو / کہ اس کام کے تم سزاوار ہو
بھروسہ ہے مجھکو یہ اللہ پر / کہ بیشک تمھین دیگا فتح و ظفر
جسے چاہو لیجاؤ تم اپنے ساتھ / کہ افسر ہو بالا تمھارا ہی ہاتھ
مگر جا ملو انسے تم راہ مین / مزا خوب انکا چکھاؤ انھین
چلے جاؤ یہانسے تو ای مرد راہ / وہان جس جگہ یہ ہوا واقعہ
وہانسے روان انکے کھوج پہ ہو / شہیدونکا اپنے عوض انسے لو
خیال اہل وادی کا رکھنا ضرور / کہ ذمی ہین انکا نہین کچھ قصور
نہین توڑتے عہد ہم تم کبھی / کہ ہین بندگان خدائے قوی
انھی کیطرف سے جو کچھ ہو خلاف / تو نکلے نہ کیون تیغ دین از غلاف
رہے انکا ہر طرح تم کو خیال / کہ برتر ہے بس قادر لایزال
خداوند غالب کو سونپا تمھین / کہ انپر وہی فتح دیگا تمھین
یہ سنکر جہان پہلوان نامور / نہ ٹھہرے گئے خیمہ مین دوڑکر
لگانے جو ہتھیار ہو کر درست / نکل آئے ڈیرے سے اور چست
ہیون پر اسیوقت ہو کر سوار / چلے جلد تنہا پئے کارزار
کہا حضرت بو عبیدہ نے یون / کہ تنہا ہے ای زیب غازی فنون
کہا اس لیے ای امیر دلیر / نہ تعمیل فرمان مین ہو مجھسے دیر
کہا بارک اللہ ای نیک خو / جسے چاہو لشکر سے ہمراہ لو
کہا مجھکو حاجت نہین اور کی / کہ مین نے تو حق کے لیے جان دی
اکیلا ہی جاتا ہون مین انکے پاس / کہ شاید رضامند ہو مجھسے رب
کہا کیسے جاؤ گے تم ای دلیر / کہ ہے دشمنون کی جماعت کثیر
کہا گرچہ ہون خصم حق دو ہزار / نہین کم مین انکے لیے زینہار
لڑونگا کہ خالق مددگار ہے / بھلا خوف کسکا جو وہ یار ہے
کہا بیگمان تم تو ایسے ہی ہو / عدو زیر ہو تم سے کیسے ہی ہو
مگر چند لوگون کو لیجاؤ تم / کہ مارو انھین اور پکڑ لاؤ تم
اسیدم ضرار اور بھی کچھ جوان / سواران اسپان آگندہ ران
وہ ہمراہ لیکر روانہ ہوے / اسی رزمگہ مین پہونچ جب گئے
تو لاشین شہیدونکی آئین نظر / اور اِدہر اُدھر انکے باچشم تر
وہی اہل وادی معاہد جو تھے / بصد یاس و اندوہ بیٹھے ہوئے
کہ وہ جانتے تھے مسلمان ضرور / کہین گے کہ ہے یہ تمھارا قصور
پڑی انکی جب انکے اوپر نظر / تو چلا کے روئے گرے خاک پر
بہو چکر کہا سیف حق نے انھین / کیا قتل کس نے بتاؤ ہمین
کہا سرور اس سے ہم مین ہے کی / کہ ہم نے تو ہے آپسے صلح کی
کہا تم قسم کھاؤ اسبات پر / کہ ہمکو نہین قاتلون کی خبر
تو فوراً ادا کی انھون نے قسم / کہ زنہار آگہ نہین اس سے ہم
کہا کون آیا تھا اس سمت کو / کہ انسے ہوا اس جگہ جنگ جو
کہا یوقنا کا وہ جرنیل تھا / اسے اسنے درشہ سے روانہ کیا
سوار اسکے ہمراہ تھے اک ہزار / انھی سے اور انسے ہوئی کارزار
کہ جاسوس ہین فوج اسلام مین / خبر دیتے ہین آپکی سب انھین
کہا خیر کس راستے سے گئے / بتایا گئے ہین وہ اس راستے
کہا تم نے کھائی ابھی یہ قسم / نہین قاتلونسے کچھ آگاہ ہم
کہا ہم نے جس سے سنی یہ خبر / یہ حاضر ہے وہ شخص ای نامور
کہا اس سے بتلا کدھر وہ گئے / کہا ہان گئے ہین اسی راستے
یہ خود مین نے دیکھا کہ سارا گروہ / گیا ہے اسی راہ سے سوے کوہ
مخاطب ہوے اپنے لوگون سے تب / کہا وہ یہ سمجھے کہ اہل عرب
تعاقب کرینگے ہمارا ضرور / گئے رہ بدل کر ہین اہل ثبور[1]
شبانگاہ جائین درون حصار / عجب کیا کہ ٹھہرے ہون وہ رستے کا
لیے اہل وادی مین سے کچھ جوان / معیت مین اپنی ہو کے پھر روان
اور اسواسطے انکو ہمرہ لیا / کہ واقف ہین بتلائینگے راستا
گئے تا بوادی انھی کھوج پر / لگے کہنے وہان انسے وہ نامور
کہ کیا اور بھی راہ ہے قلعہ کی / کہا ایک ذمی نے ہے اور بھی
اسی جا مگر آپ سیکھے کمین / یقین ہے کہ گذرینگے وہ ہوکر یہین
خدا آپ کو انپہ دیگا ظفر / تو گھوڑے سے اترے وہ عالی گہر
انھین دیکھکر اور غازی جوان / اتر آئے گھوڑونسے تھانے عنان
رہے بیٹھ جھاڑون مین مانند شیر / کہ تھے خون اعدا پہ وہ سب دلیر
غرض جبکہ خورشید رخشان چھپا / ہوئی شب اندھیرا جہانمین ہوا
ہوا ابر دہ تار پست و بلند / گئے خواب مین سب چرند و پرند
وہ سنسان جنگل وہ میدان ہو / جدھر دیکھیے تھی ادھر شان ہو
شبے بود چون روئے قطران سیاہ / نہ سیارہ پیدا نہ پروین نہ ماہ

[1] له بمعنی دوزخ ۱۲

نہ آوائے مرغ و نہ آواز دد — زمانہ زبان بستہ از نیک و بد
لگے غور سے دیکھنے وہ ادھر — تو بطریق ہی پہلے آیا نظر
برابر جب انکے وہ آئے وہان — وہین سیف حق سرور غازیان
تڑپ کر وہ جوان برق اُن پر گرے — مزاج اُسکا پوچھا دم تیغ سے
دلاور لگے انکو للکارنے — وہ بیخود ہوے یہ لگے مارنے
کہ مارا اُسے اور گرایا اُسے — پچھاڑا اُسے اور دبایا اُسے
چلی اسطرح اُنکی تیغ دو دم — کہ جیسے تری ہو گیا وہ قلم
جو بھاگا تعاقب کیا جا لیا — غرض ایک کو بھی نہ جانے دیا
نہ وہ شب تھی نہ تیرگی رات کی — نصیبونکی تھی انکے وہ تیرگی
بتعداد وہ سر ہوے سات سو — عطا کی انھین حق نے یہ فتح تو
مقید جو تھے باندھ کر انکے ہاتھ — کہا تم ہمارے چلو ساتھ ساتھ
اور آکر ہوے فوج کے جب قریب — تو کرنے لگے ذکر رب مجیب
اُسیوقت وہ بھی ہوے تر زبان — کیا ذکر رب زمین و زمان
کہا قیدیون سے مسلمان ہو — نہ مانا انھون نے جو اسلام کو
کیا اسطرح قتل انکو وہان — کہ قلعہ سے دیکھا کیے دشمنان
گذر رات تھوڑی سی جبدم گئی — تو ٹاپون کی آواز آنے لگی
سوارونسے کہتا تھا جلدی چلو — نہ اب راہ مین کچھ توقف کرو
ہوے نعرہ زن اور بطریق کو — یہ سمجھے کہ ہے یوقنا جنگ جو
پڑا اس طرح ہاتھ تلوار کا — کہ ہو کر دوپارہ زمین پر گرا
ہوئی تیغ اسلام تیغ قضا — قضا کے فرشتے تھے وہ باصفا
یہ کہتا ہے راوی نہ کوئی بچا — کہ نذر دم تیغ ہر اک ہوا
نہ جانے دیا ایک کو بھاگ کر — رہے ڈھیر وہ سب ہین خاک پر
ہوے تین سو قید وہ خیرہ سر — موے سات سو وہین باخشم تر
اُسیوقت سر اُنکے کاٹے گئے — سوارونکے فتراک سے سب بندھے
وہین کاٹ کر سر کو بطریق کے — سنان پر رکھا سیف حق نے چلے
لیا ساز و سامان بھی جو کچھ کہ تھا — ہوے اپنے لشکر کو پھر راہگرا
لگے کہنے تکبیر و تہلیل سب — ہوا اہل لشکر کو جوش طرب
ملے سیف حق جا کے سردار سے — اور اُنسے وہ ملکر بہت خوش ہوے
تو ورثہ کے انھین روبرو لے گئے — کیا قتل خیمون مین آئے چلے

بصلاح سیف الله الجبار تقرری سرداران اسلام براہ ہاے قلعہ اور تنگ ہونا کفار کا محاصرہ سے کوچ لشکر اسلام از حلب مصلحتاً اور خیمہ زن ہونا نیرب پر مگر نہ نکلنا قلعہ سے اُن کا اور پکڑا جانا جاسوس قلعہ کا اور مسلمان ہونا اور پھر آنا لشکر کا حلب پر اور محاصرہ قلعہ

ہوے اس سے فارغ جو وہ خوش صفات — سپہدار سے خالدؓ نیک ذات
ہوا اب یہ معلوم ان سے مگر — کہ جاتے ہین یہ جاتے ہین ہم جدھر
اور انکے ہین جاسوس یہان — کرا احوال کہتے ہین جا کر وہان
پھرین یا ستو پر بھی جو پاے خون — نکلنے نہ پائین یہ تیرہ درون
تمہاری نہ شمشیر ہی تیز ہے — کہ تدبیر بھی فتح انگیز ہے
فلک پر شہ خاوری کے علم — ہوے جب نمودار با صد حشم
ہو فارغ ہوے اُس سے وہ باصفا — سپہدار نے حکم تب یون دیا
لگے کہنے تھا ہمکو تو یہ گمان — کہ محصور قلعہ مین ہین دشمنان
نہ ہون جب تلک خوب محصور و بند — یہ ہرگز نہون عاجز و مستمند
مناسب یہ ہے ہم مقرر کرین — محافظ کہ وہ گرد قلعہ رہین
یہ سنکر سپہدار نے یون کہا — خدا انکو دیوے انکی اچھی جزا
یہ ٹھہرا کے آپس مین دونون امیر — رہے شب کو آرام مین ناگزیر
پڑھی مومنون نے نماز سحر — بدرد دلی و بسوز جگر
کہ اب حضرت عبد رحمنؓ دلیر — دو عالم مین جنکے پدر ہین امیر

دلیر جہان ابن ازور ضرار
چلے جائین لین اپنے ہمرہ سوار
جو اندر سے نکلے پکڑ لین اُسے
گیا اُسکو بھی گرچہ عرصہ گذر
تو سردار غازی نے تدبیر کی
لکھا ہی کہ اک گاؤن نیرب بنام
بتعمیل حکم امیر سپاہ
نہ نکلا کوئی ڈر سے کھولا نہ در
ضرور اُنکے مخبر ہین اس فوج مین
کرو مخبرونکی تجسس جست و جو
چلے بیٹھ کر جلد۔ ہوا ار پر
نظر آئے کوئی اگر اجنبی
جو خود سیف حق گرد لشکر پھرے
عرب قوم سے تھا وہ اور عیسوی
کہ گویا جوین بیتا ہی غریب
کہ کس قوم سے ہی تو اخ العرب
کہا قوم غسان ہی اور نام ور
کہا نہ کہ منصرہ مین نہین
یہ غسانی کہتا ہی خود کو مگر
کہو اس سے قرآن پڑھے اور نماز
جہان پہلوان نے کہا ہو کھڑا
سوا میرے دو آدمی اور ہین
سپہدار اسلام صاحب حشم
تو مقتول ہو یا مسلمان ہو
عبادت کے لائق ہی وہ ہی کریم
حضور خدا سے درود و سلام
یہ کہتا ہی راوی کہ تا پانچ ماہ
تو حضرت امیر خلافت مآب

سعید ابن زید عمر نامدار
شجاع و سنان دار داعد اشکار
شکار اپنا وہین بنائین اُسے
جہالت نہ چھوڑی اُنھون نے مگر
کہ دھوکا کرین ہی مناسب یہی
قریب آنسے تھا اُسکو پھر مقام
گیا کوچ نیرب ہوا خیمہ گاہ
بدستور اُسمین رہے پر خطر
کہ دیتے ہین سب اپنی خبرین اُنھین
عجب کیا مقید ہون وہ زشت خو
پھرے گرد لشکر بصد کر و فر
پکڑ لو نہ اُسکی سنو ایک بھی
ادھر اور اُدھر غور سے دیکھتا
اور اُسکی بھی آنکھ اُنکے اوپر پڑی
ہو چاہا اُنھون نے کہ جاوین قریب
وہ بولا یمانی ہی میرا نسب
مقید ہوا بس وہین خیرہ سر
مسلمان ہون آپ کیجے یقین
ہی عیسائی آیا ہی پھر خبر
جو پڑھ لے تو جانو کہ ہی باایمان
دو رکعت نماز اس جگہ کر ادا
کہ مخبر بھی ہین اور یہی طور ہین
کہ جنکا لقب ہی امین الامم
کہا مین ہون راضی مسلمان کرو
کہ جسکی صفت ہی غفور الرحیم
شب و روز اُنپر رہین تا قیام
رہی ڈر کو گھیرے مسلمان سپاہ
عمر ابن خطاب عالی جناب
ہوے فکرمند اور یہ فرمان لکھا

سوا اُنکے قیس ہبیرہ جوان
پھرین گرد قلعہ رہین باخبر
گئے وہ رہے باخبر ہر گھڑی
رہے بند قلعہ مین سرگرم کین
چلین اور جا اپنا ڈیرا کرین
مناسب سمجھکر دیا حکم یون
اگرچہ ہوے خیمہ زن گاؤن پہ
ہوئی فکر تب اور سردار کو
تمھین ہی ابا ی بو سلیمان قسم
جہان پہلوان خالد ابن ولید
مگر اپنے لوگونسے یون کہہ گئے
تو غازی جوانان نصرت لوا
تو ناگاہ اک شخص آیا نظر
ہوا اس سے دل میٹھ چٹ پٹ گیا
ڈرا اور کانپا اُٹھا چلدیا
خلاف اُسنے چاہا کرون کچھ بیان
کہا ای خدائے برین کے عدو
لے آئے اُسے پاس سردار کے
کہا فکر کیون اسمین ہی ای جری
نہین تو یہ سرکش ہی مغرور ہی
جو عاجز ہوا یہ کہا نا گزیر
گئے ہین وہ قلعہ مین لیکر خبر
ہوے مہربان اُس سے کہنے لگے
یہ کہتے ہی کلمہ وہ پڑھنے لگا
جناب محمد ہین اُسکے رسول
ہوے مہربان اُسپہ وہ نامور
حضور خلافت مین اس درمیان
وزیر شہنشاہ دنیا و دین
سوے سر ور فوج نصرت لوا

یل نامور میسرہ کامران
پرندہ بھی اُوڑ کر نہ جائے اُدھر
کہ پھر خواب مین بھی نہ نکلا کوئی
کہ کثرت سے سامان تھا سب وہین
جو باہر یہ نکلین تو سمجھین اُنھین
کرین کوچ اب یہانسے غازی وشون
نہ آیا مگر یوقنا داؤن پر
لگے کہنے ای خالد نام جو
پھرو گرد افواج نصرت علم
سرفراز ان و گرد شدید
پھرو جابجا درمیان فوج کے
پھرے فوج اسلام مین جابجا
کہ آیا تھا لشکر مین پھر خبر
جھکا دیکھنے اپنی کملی لگا
تو جلدی سے للکار کر یون کہا
ہوا سچ پر اُسکی زبان پر رواں
ہی ان قلعہ والون کا جاسوس تو
کہا اجنبی مین نے دیکھا اسے
کہ تحقیق کرلو اسی جا ابھی
اور ایمان و اخلاص سے دور ہی
کہ بیشک مین جاسوس ہون ای امیر
مقید ہوا مین لبس ای نامور
یہ بتلا کہ منظور کیا ہی تجھے
کہ ہی ایک ہی خالق دوسرا
کیا مین نے اسلام دل سے قبول
کیا کوچ اور پھر گئے حصن پر
کیا تھا نہ کوئی عریضہ روان
مخالف کش و حامی مومنین

فرمان امیر المومنین بنام سپہ سالار دین باستفسار حال لشکر اور پہونچنا فرمانکا خوش ہونا اہل ایمان کا

بنام خدائے لطیف و کریم
کہ ہے حی و قیوم و رحمٰن رحیم

یہ خط ہے عمرؓ ابن خطاب کا
جو بندہ ہے اک رب الارباب کا

سپہدار دین بو عبیدہؓ کے نام
جو فرمانروا ہے باقلیم شام

یہ بعد از سلام اسکو معلوم ہو
کہ ہے حمد لائق اُس اللہ کو

سوا جسکے معبود کوئی نہین
وہ ہے خالق آسمان و زمین

پھر اُسکے نبی پر صلوٰۃ و سلام
مین کہتا ہون با صد ہزار احترام

یہ جانو تم ای بو عبیدہ امین
تمہارا جو خط مجھکو آتا نہین

تو ہوتا ہے مجھکو وہ رنجن و محن
کہ گھلتا ہون اُس سے مین لاغر بدن

یہی فکر رہتی ہے ہر دم مجھے
کہ ہین جو مسلمان بھائی مرے

نہین آہ معلوم کچھ اُنکا حال
نہین دل سے جاتا کبھی یہ خیال

غرض روز و شب اور صبح و مسا
تمہاری طرف ہے مرا دل لگا

سحر سے لگا شام تک ای دلیر
مین رستے کو تکتا ہون بس ناگزیر

جو ملتی نہین کچھ تمہاری خبر
تو بس عقل اڑ جاتی ہے سر بسر

کہ رہتا ہے دن بھر مجھے انتظار
ہوئی شب تو دل ہوگیا بیقرار

پریشان و حیران بھی رہتا ہون مین
یہی روز و شب د سہتا ہون مین

تمہاری یہ عادت ہے نامہ مجھے
بجز فتحنامہ نہین بھیجئے

یہ سمجھو تم ای میر غازی قشون
بظاہر اگر تم سے مین دور ہون

مگر میری ہمت تمہارے ہی ساتھ
دعائین مین کرتا ہون پھیلا کے ہاتھ

مین اس طرح تم سب پہ ہون مہربان
کہ مادر ہو بچون پہ جون مہربان

جو پہونچے یہ نامہ تو ای نیکدین
بنو قوت بازوے مومنین

فدا بہر اسلام ہو جاؤ بس
حمایت کرو دین کی ہر نفس

ہوا جب یہ فرمان عالی تمام
تو آخر مین لکھا علیک السلام

وُہی مہر پھر زیب فرمان ہوئی
کہ جو رشک مہر سلیمان ہوئی

یہ فرمان جو پہونچا سپہدار کو
سنایا اُسے قوم ابرار کو

کہا پھر یہ اُنسے کہ ای سرنشان
دعا کرتے ہین جب خلافت مکان

تمہارے لیے تمسے راضی بھی ہین
نہ کیون فتح اللہ دیوے تمہین

عریضہ سپہ سالار اور لیجانا قاصد کا اور ملنا راہ مین ہلال ابن بجیر طائی سے اور پہونچانا عریضہ کا بحضور امیر المومنینؓ

لکھا ہے کہ سردار نے پھر شتاب
رقم اک عریضہ کیا در جواب

لکھا پہلے نام خدائے برین
کیے جسنے پیدا زمان و زمین

حضور جناب خلافت مآب
عمرؓ ابن خطاب گردون قباب

ہوا خواہ یہ عامل ملک شام
سپہدار دین بو عبیدہؓ بنام

ادا کر کے تحمید رحمان کی
عطا جسنے تشریف ایمان کی

پیمبر پہ بھی بھیجتا ہے درود
ہوئی جن سے دونون جہانکی نمود

مبارک ہو ای داور مومنین
جہاندار دین بادشاہ زمین

نہ کیون حمد اللہ کی ہم کرین
مظفر کیا قنسرین پر ہمین

لیا لوٹ ہم نے عواصم کو بھی
بعون و بافضال رب قوی

حلب بھی لیا صلح سے ای امیر
مگر دژ مین ہے جمع فوج کثیر

کہ ہر سمت سے ہمنے گھیرا انھین
ہے بطریق ہم سے لڑاتا انھین

کیا چند بار اُسنے ہم سے دغا
وہ سب ماجرا پھر مفصل لکھا

مفصل لکھا قصہ یوحنا
وہ شب خون کا سر بسر ماجرا

شہیدونکی تعداد اور اُنکے نام
لکھے اور یہ لکھا کہ رب انام

ہے اُس خصم اسلام کی گھات مین
وہی اسپہ غالب کریگا ہمین

یہ چاہا تھا ہمنے وغا کیجیے
ولیکن خبر ہوگئی سب اُسے

کرون کوچ ہے اب یہ مد نظر
لڑون اور شہرونپہ پاؤن ظفر

بیان حلب اور انطاکیہ
جو ہین شہر لے انکو غازی سپہ

مگر حکم کا ہے یہان انتظار
سلام آپ پر ای شہ باوقار

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان
جو تھے ابن قرط عبداللہؓ جوان

سوا اُسکے بعدہ مجاہد دلیر
سر سرفرازان و ابن جبیر

دیا اُنکو نامہ کہ لیجاؤ تم
حضور خلافت مین پہونچاؤ تم

اُسے لیکے دونون روانہ ہوئے
غرض جبکہ تیما کے پاس آ گئے

سوار ایک اُنکو ملا اُس جگہ
رکھے سر پہ خود اور پہنے زرہ

بہت چست و چالاک از حد جری
فرس مثل شیر و نہنگ و پری

لیے ہاتھ مین نیزۂ آبدار
کہ گویا ہی آمادۂ کارزار

سر راہ دونون کو وہ دیکھکر
بڑھا اُن سے ملنے کو آیا ادھر

تو جعدہ سے عبد اللہ کہنے لگے
یہ آتا ہی کیا تم نہین دیکھتے

کہا خوف ہمکو نہین زینہار
کہ پھرتے ہین اکثر عرابی سوار

کسی اور کا یان نہین ہی گذر
یہ شیرونکا جنگل ہی اے نامور

کہ رہتے ہین شیران اسلام یان
کوئی اور آئے یہ طاقت کہان

یہ ہوگا مسلمان کہ ذمی کوئی
سزاوار خطرہ نہین اے اخی

قریب آکے اُسنے کہا السلام
محبانہ کرنے لگا یون کلام

کہا اُسنے تم آئے کہان جاؤ گے
کہا آئے ہم فوج اسلام سے

ہین سردار لشکر کے ہم نامہ بر
کہ جاتے ہین حضور جناب عمرؓ

تو ہی کون اور نام کیا ہی ترا
کہا مدرطائی کا اے خوش لقا

مین بیٹا ہون کہتے ہین مجھکو ملالؓ
شجاع و دلاور ہون اور باکمال

کہا یون مسلح ہو کسواسطے
کہا مین ہون جاتا غزا کے لیے

مرے قوم والے بھی ہمراہ مین
بجان و دین حق کے ہی خواہ ہین

حضور خلافت سے فرمان ہین
یہ پہونچا چلے جاؤ تم شام مین

تمھین دور سے مین یہان دیکھکر
ملاقات کو آگیا ہون اُدھر

کیا پھر سلام اور پلٹ کر گئے
اُسی سمت قاصد بھی دونون چلے

سواران اسلام آئے نظر
لیے اپنے ہمرہ شتر اور خر

کہ تھا اُنپہ سامان ہر رنگ کا
خور و نوش کا پوشش و جنگ کا

ہلال آگے آگے تھے باصد جمال
ستارون مین جون بدر صاحب کمال

ہوئے شاد مل مل کے اہل صفا
کہے تو کہ جنگل مین منگل ہوا

ملاقات یاران ہی دولت بڑی
جو یون گذرے ہی مغتنم وہ گھڑی

یہ کہتا ہی راوی وہ غازی جوان
ہوئے شام کے سمت وانسے روان

مدینہ کے جانب ہوئے راہبر
بصد اشتیاق دلی نامہ بر

غرض جب مدینہ مین داخل ہوئے
تو حضرت کی مسجد مین دونون گئے

کیا عرض حضرت عمرؓ پر سلام
باداب و اخلاص و با احترام

وہ نامہ دیا اور خلافت مکان
ہوئے پڑھ کے مسرور اور شادمان

اُٹھاتے ہی ہاتھونکو سوئے فلک
کہا اے خداوند جن و ملک

بچا ہر برائی سے دائم اُنھین
ترے فضل سے سب شادان ہین

دیا حکم پھر آپ نے یہ وہین
کہ مسجد مین حاضر ہون سب مومنین

جو آئے بخاطر بٹھایا اُنھین
سپہدار کا خط سنایا اُنھین

ہوئے شاد ارباب صدق و صفا
کہا اُنکا حامی ہو رب العلا

آنا دلیران یمانی اور حضرموتی کا بعزم جہاد و غزا مدینہ امینہ مین اور روانہ ہونا اُنکا مع عبد اللہ نامہ بر بذریعہ فرمان عالی شان حضرت عمرؓ جانب حلب

یہ کہتا ہی راوی کہ از اتفاق
اُسی دن مدینہ مین اہل وفاق

جہاد و غزا کے لیے آ گئے
جو ہمدان صبا اور مارب کے تھے

یمانی بھی اور حضرموتی دلیر
فدایان و عشاق رب قدیر

جناب خلافت پنہ کے حضور
ہوئے حاضر آکر جو باصد سرور

یہ کی عرض اے سرور نیک خو
اگر حکم ہو جائین ہم شام کو

یہ نافذ ہوا حکم اُن کے لیے
کہ کتنے ہو تم سب بتاؤ مجھے

کہا چار سو تو وہ اسوار ہین
کہ جنگی سواری مین رہوار ہین

سوا اُنکے چھ سو ہین ناقہ سوار
شتر تین سو ہین ز روے شمار

پیادہ ہین لیکن بہت آدمی
سواری کی لیکن نہین اب کمی

کھلے بھاگ حاضر ہین بس حضور
کہ یہان زیر فرمان ہی نزدیک و دور

سواری عنایت ہو اے شاہ اب
چلے جائین ہم با سرور و طرب

پہونچکر وہان دشمنون سے قرین
فدا بہر حق اپنی جانین کرین

کہا یہ بتاؤ وہ ہین کس قدر
کہا ایک صد و چل ہین اے نامور

کہا خیر پر یہ بھی بتلاؤ اب
کہ ہین وہ غلام عرب یا عرب

کہا انہین اعراب ہین اور غلام
اجازت لے آئے ہین اے نیکنام

جو آقا ہین اُنکے اُنھونے اُنھین
اجازت یہ دی ہی کہ جا مین لڑین

یہ سنتے ہی حضرت خلافت پناہ
لگے کرنے ارشاد عبداللہ

جو موجود ہین یان ہیون زکات
انھی ہین سے ہمشاد ذیکذات

یہ سنتے ہی وہ خاص عبداللہ
جو تھے نور چشم خلافت پناہ

روایت ہی جب اُنکو رخصت کیا
تو حضرت خلیفہ نے اُنسے کہا

یہ کہتا ہی راوی صداقت مآب
سپہدار کو پھر یہ لکھا جواب

خداوند کیوان و خورشید و ماہ
خداوند امر و خداوند جاہ

خداوند قیوم و حی واحد
خدائے ازل ہم خدائے ابد

خداوند خلاق ہر دام و دد
خداوند روزی دہ نیک و بد

کہ ہین دونون عالم کے وہ پیشوا
ہمین سب اُنھون نے ہدایت کیا

سنو اے سپہدار نصرت لوا
تمہارا خط آیا پڑھا خوش ہوا

نہ جانا تم اُس قلعہ کو چھوڑ کر
کہ قبضہ تمہارا تو ہی شہر پر

اگر جاؤگے یون اُسے چھوڑ کر
تو یہ دور و نزدیک ہو گی خبر

تو بدنام تم اس سے ہو جاؤگے
یہ بہتر نہین ہی تمہارے لیے

نہ وہ ہو سکے اُسپہ فیروزمند
ہی اختر بلند اور ہمت بلند

خوشی ہوا انھین اُنکے جاسوس سب
پھرین اور کہین ہی یہ حالِ عرب

کہ ہمپر تو اُنکا چلا کچھ نہ بس
انھین بھی لڑائی کی ہو پھر ہوس

وہ کشتہ ہوا یا ہو تمہارا مطیع
کہ اسلام کا مرتبہ ہی رفیع

کفایت ہی دنیا مین اور دین مین
اُسیکا سہارا ہمین اور تمھین

سوارون کو اپنے مگر حکم دو
کہ تم اُن کے شہرونکو غارت کرو

خدا کی حفاظت مین سونپا تمھین
وہی اُنپہ غالب کریگا تمھین

یمانی مشائخ ہین یہ لوگ سب
فدایان و عشاق خاصان رب

پیادہ بھی ہین اُنمین اسوار بھی
ہین شمشیر زن بھی سنان دار بھی

یہ لکھکر اُسے کر دیا یون تمام
کہ آخر مین لکھا علیک السلام

دیا قاصدون کو یہ اُن سے کہا
کہ جلدی سے جاؤ نہ ٹھہرو ذرا

سواران رہوار نصرت شعار
تھے اک سمت اک سمت ناقہ سوار

اور اُن قاصدون سے وہ تھے پوچھتے
لڑائی کے احوال اور فتح کے

لگے پوچھنے پھر وہ عالی مقام
سپہدار کے اب کہان ہین خیام

بکثرت ہی سامان اُسمین بھرا
قلعہ دار بطریق ہی بوقنا

بہت جمع ہین اُسمین مردان جنگ
کہ لڑتے ہین ہم سے پئے نام و ننگ

کہان ہین تو فوراً وہ حاضر ہوئے
کہا تم اسی وقت جاؤ چلے

سواری و اسباب کے واسطے
انھین اونٹ دیدو کہ راحت ملے

گئے اور جلد اس کی تعمیل کی
کہ دان کار حق مین کچھ دیر تھی

کہ جاؤ ملو بھائیون سے وہان
کرو خوب تاراج عیسائیان

بنام خداوند دانائے راز
کہ رب دو عالم ہی اور بے نیاز

خداوند کرسی و عرش و فلک
خداوند انسان و جن و ملک

خداوند پیدا کنِ جان و تن
خدائے زمین و خدائے زمن

پس از حمد و تحمید رب انام
جناب نبی پر درود و سلام

برائی بھلائی بتائی تمام
غرض آدمیت سکھائی تمام

شہیدون سے مجھکو ہوئی آگہی
سدا اُنپہ ہو فضل ربّ قوی

نہین یہ مناسب کہ جاؤ کہین
نہ جب تک کہ قلعہ ہو زیر نگین

کہ عاجز ہوئے بس نہ اُنپر چلا
کہین گے عدو سب یہی برملا

کرین یون صفت بوقنا کی تمام
عرب سے لڑا اور نہ چھوڑا مقام

قوی دل وہ سب اس سے ہو جائینگے
کہ ہم بھی اب اُن پر ظفر پائینگے

امیر اُس کے اک دوسرے کو لکھین
نہ اُنسے ڈرو کیا ہی اعراب مین

خبردار ہلنا نہ وہان سے کبھی
نہ دے فتح جب تک خدائے قوی

غرض جو کچھ اللہ کرے فیصلہ
رہو منتظر اُس کے تم اُس جگہ

تمھین فتح دیگا خدائے برین
کہ بیشک وہ ہی احکم الحاکمین

کرے صلح جو کوئی کرنا قبول
نہین زار و عاجز کو کرتے ملول

اور اس خط کے ہمرہ ہی اک فوج بھی
کہ ہین سب شجاع و دلاور جری

جہاد آرزو اور سچے تمام
ہین اعراب خالص اور اُنکے غلام

اسی طرح پہونچے گی تمکو مدد
ہمیشہ بعونِ جناب صمد

ہوئی اُسپہ پھر ثبت مہر شریف
وہ مہر حبیب خدائے لطیف

تو وہ اور وہ شیران دشت نبرد
چلے آسمان ہو گیا گرد برد

گیا شور تکبیر کا تا فلک
ظفر سب سے کہتی تھی انی معک

سوا اس کے حالات شامی بلاد
یہ کہتے تھے وہ سُنکے ہوتے تھے شاد

کہا سخت ہی بسکہ جلتی حصار
ہین گھبرے ہوے اُنکے وہ نامدار

وہ سردار ہی پردل و شہسوار
مہرز حکام شامی دیار

کہا جیسے اور ون نے ہی صلح کی
کہین وہ بھی کرتا ہی کیون لڑائی

یہ سنکر وہ اسطرح کہنے لگے
نہ دیکھی بس از جنگ یرموک کے

دلاور کوئی فوج اس کے سوا
کہ جب اُس جگہ پر ہوا معرکا

ہوئے کشتہ وخستہ غازی جوان
کہ بطریق ہی خود بڑا پہلوان

ہماری ہی رہتا ہی وہ گھات مین
گرا بارہا ہمپہ وہ رات مین

کیے قتل و مجروح غازی دلیر
مجاہد ہوئے قید بھی ناگزیر

رسد لوٹ لیتے ہین کر کے کمین
اور آگاہ ہم اُنسے ہوتے نہین

کہ ہوتے ہین ہملوگ سب بے خبر
نکلتے ہین دھوکیسے وہ خیرہ سر

کیفیت حالات شجاعت واسن ابوالہول اور گفتگو ساتھ حضرت عبدؓاللہ نامہ بر کے اور غصہ ناک ہونا ابوالہول کا منع کرنا مجاہدون کا عبدؓاللہ کو اور بیان کرنا اُن کی شجاعت کا عبداللہ سے

روایت ہی اک گرد فیروز فر
دلاور قوی شیر دل پر جگر

بکنیت ابوالہول واسن بنام
ببالا دراز اور بس تیرہ فام

جلی ہوئے ہو جیسے کوئی کھجور
شجاعت مین مشہور نزدیک و دور

بڑا شہسوار اور بہت تیز جنگ
بروبحر مین جیسے شیر و نہنگ

اسی فوج مین وہ بھی موجود تھا
کہ چلتا تھا باتین یہ سنتا ہوا

یہ ہیبت تھی اُسکی اُسے دیکھکر
ہوا بھی نہ کرتی تھی اُس پہ گذر

کہ ہر دم چڑھی رہتی تھی آستین
ملاتا نہ آنکھ اُس سے کوئی کہین

فرس پر اگر بیٹھتا وہ کہین
تو لگتی تھی پاؤنسے اُسکے زمین

ولیکن شتر پر اگر بیٹھتا
تو گھٹنون تک آتے تھے بس لٹکے پا

خداداد تھا اُسمین زور اس قدر
کہ یکسان تھے موم و حدید و حجر

بہت تیز تگ تھا اگر دوڑتا
تو گھوڑا ابھی اُس تک پہونچا نہ تھا

لرزتے تھے کندہ کے اُس بلاد
اور آگہ تھے سب حضر موتی نژاد

ہراسان تھے بس اہل دیہات سب
کہ لوٹا تھا اُسنے انھین روز و شب

سنی عبداللہ کی جب گفتگو
ہوا طیش و غصہ سے وہ سرخرو

لگا کہنے اُنسے کہ سن اے اخی
یہی ہی بس اب آرزوے دلی

کہ مین اسقدر جان فشانی کرون
کہ ردن یوقنا کو تہ خاک و خون

یہ سنکر انھین بس تعجب ہوا
تبسم کیا اور یہ پاسخ دیا

کہ اے ابن سودا یہ تیرا گمان
محض پوچ ہی تجھمین طاقت کہان

خرابی ہو تیری تو آگہ نہین
جو کرتے ہین کوشش دلیران دین

ہین مدت سے قلعہ کو گھیرے ہوے
وہ قاصر ہین کیا کوشش و سعی سے

ولیکن نہین اُسپہ چلتا ہی بس
تو اور فتح قلعہ کی تجھکو ہوس

قریب اُس سے ہین پادشہ جس قدر
دبایا ہی اُسنے انھین مار کر

یہ سنکر ابوالہول بے خود ہوا
خفا ہو کے اسطرح کہنے لگا

کہ چپ ہو مجھے پاس اسلام ہی
کہ قتلِ مسلمان بد انجام ہی

وگرنہ تجھے قتل کرتا ابھی
اسے پھر زبان پر نہ لانا کبھی

سمجھنا نہ مردون کو ہرگز حقیر
ہین آگاہ سب مجھسے تو برنا و پیر

نہین جانتا تو مجھے زینہار
شجاع زمانہ ہون اور شہسوار

مری تیغ سے چرخ ترسان ہوا
سنانسے مری مہر لرزان ہوا

کمان سے اگر تیر پران کرون
تو بہرام گردون کو بریان کرون

اگر بار دون گرز کہسار پہ
وہین ریگ دریا ہو وہ سربسر

مین ہون قدر انداز وہ تیز جنگ
گذر جائے گردون سے میرا خدنگ

گہ رزم گر اسپ جولان کرون
تو میدان کو رشک مرجان کرون

برا لا مری تیغ کا گھاٹ ہی
غضب ہی اسے خونکی چاٹ ہی

مرے ساتھیونسے مرے حال کو
یہ موجود ہین پوچھ اے نیک خو

کہ انسان ہو سنکر اُسے پہ ہراس
دلیرونکے اڑ جائین ہوش و حواس

ہوے میرے پامال لشکر بہت
کیے قتل مین نے دلاور بہت

مقابل کوئی میرے ہوتا نہین
عدو خوف سے میرے سوتا نہین

کہ جای ہی میرا خدا کے قوی
کسی سے نہ عاجز ہوا مین کبھی

مین وہ تیغ زن گرد کرار ہون
کہ ہو رزمگہ مجھسے دریاے خون

یہ کہکر بڑھا تن کے چلنے لگا
روان آگے آگے وہ اُن سب سے تھا

کہا اُنسے لوگون نے ای نامور
رکھو جان ہو مہربان آپ پر

کیا کیا غضب اُسنے باتین کہین
کوئی کام دشوار جسکو نہین

لڑائی مین یہ سب سے آگے رہے
نہ دشمن کبھی اُس سے جیتا بچے

کہا سبنے تعریف اس شخص کی
بہت کی عجب کیا بعون قوی

غرض جبکہ پہونچی یہ فوج عرب
بقطع منازل قریب حلب

نشانون کو کھولے بجوش و خروش
چلے تیغ عریان کیے زیب دوش

مسلمان سن سن کے اُس فوج مین
ہوے خوش دیے دون ہین یا تیغ این

بڑھے خود سپہدار اسلام بھی
ہوے اُنسے مل مل کے خوش سبھی

دلانا نہ غصہ اسے زینہار
یہ گرد دلاور ہی مردم شکار

دلیرون سے ہرگز یہ ڈرتا نہین
اسے قتل سے سیر دیکھا نہین

کوئی اُس سے جاتا نہین بھاگ کر
قدم اسکے صرصر سے ہین تیز تر

مسلمان ہون اُسکی جرأت سے شاد
بر آئے جو ہی اسکی قلبی مراد

تو خوش ہوکے سبنے اتار الباس
کیا زیب تن اور اچھا لباس

بصد شوکت و جاہ و اقبال و شان
بتکبیر و تہلیل سبھے تر زبان

چلے اپنے خیمون سے اُٹھ اُٹھ کے سب
کہ لائین اُنھین با سرور و طرب

جو اترے وہان غازی حق شناس
رہے لینے اپنے نبی عم کے پاس

دوسرا شب خون یوقنا کا لشکر اسلام پر اور کیفیت شجاعت ابو الہول رض

یہ کہتا ہی راوی کہ ہر رات کو
نکلتا تھا قلعہ سے وہ جنگ جو

ٹھہرتا نہ کرتا ذرا کارزار
کہ موقع کا رہتا اُسے انتظار

اسی رات کو یہ ہوئی واردات
کہ پہونچے جو وہ غازی خوش صفات

نگہبان مقرر ہوے جا بجا
نظام حراست جو ہونے لگا

گیا اور کہا اُنسے ای دوستو
تمھین سب سے قلعہ کے نزدیک ہو

کہ غفلت مین گرتا ہی وہ آنکر
ضرور ہم کو ہوتا ہی اس سے ضرر

کہ ناگاہ اک سمت سے غل ہوا
لگے ہونے تیار اہل صفا

تو خود یوقنا اُسکو آیا نظر
کہ آتا تھا اُنکی ہی اخیام پر

تو خاموش دامس رض کھڑا ہو رہا
جو آئے قریب اُسکے وہ بیحیا

چپ و راست اُنپر چلی بیدریغ
پلایا اُنھین خوب زہر آب تیغ

اُسی قوم کے تھے یہ سارے شریف
کہ ہی جسکی نسبت بسوے ظریف

کہ مارے گئے اُسکے دو سو جوان
ہوا جا بجا خون اُنکا روان

کیا سخت لاچار ہو کر فرار
چلا ہوکے عاجز بسمت حصار

دلیران کندہ بھی ہمراہ تھے
تعاقب مین پر اُسکے پیچھے وہ تھے

شب تار ہی اب نہ پیچھا کرو
پلٹ آؤ لشکر مین آرام لو

کرے تمپہ رحمت خداے برین
دلاور کوئی تمسے بڑھکر نہین

دلیران و شیران کندہ جو تھے

اور اک دو جوانونکو کرکے اسیر
پلٹتا تھا پھر حصن مین ناگزیر

کہ ہون اہل اسلام غافل اگر
تو ہون کارگر اُنپہ تیغ و تبر

تھی لاحق سفر کی اُنھین ماندگی
عشا پڑھ کے خیمون مین لیٹے جری

تو دامس رض اُن اپنے عزیزونکے پاس
کہ پہلے سے تھے وہانپہ وہ حق شناس

وہ بولے کہ ای دامس مہربان
قلعدار یہ سخت ہی بیگمان

نکل صاف جاتا ہی اور سو نہین
خبردار بھی ہونے پاتے نہین

اُٹھا لیکے بو الہول تیغ و سپر
اُسی سمت کو چلدیا تیز تر

وہ تھے پانسو اُسکے ہمرہ دلیر
جو خود کو سمجھتے تھے مانند شیر

تو نعرہ لگا کر وہ جنگی جوان
گھُسا اُنمین اور تیغ آتش فشان

تو اُسکا ہی ہمقوم جنگی گروہ
بڑھا اور ملا اُس سے با صد شکوہ

اُٹھا شور ہر سو دہ و گیر کا
ڈرا اُن سے گھبرا گیا یوقنا

یہ سمجھا کہ ہشیار سب ہو گئے
لڑائی مین ہین سخت فولاد سے

ابو الہول با تیغ آتش فشان
غضبناک تھا اور تعاقب کنان

سپہدار نے تب یہ آواز دی
قسم تمکو دیتا ہون اللہ کی

تو دامس رض سے کہنے لگے مومنان
قسم دیتے ہین سرور کامران

چلو لوٹ کر اپنے خیمون مین اب
تو لوٹے مگر پر ز طیش و غضب

وہی سخت تر آزمائے گئے

ذکر جنگ شبینہ بحضور سپہدار نصرت شعار اور بیان کرنا سراقہ کا شجاعت

ابو الہول کو متعجب ہونا اُس پر سردار کا اور مخاطب ہونا حضرت سیف اللہ الجبار کا حکایت جوان مردی دامس رض امیر منصور سے

لکھا ہی گئی رات جب وہ گذر
ادا کر چکے جب نماز سحر
ہوارات کی جنگ کا اُنمین ذکر
جوانان کندہ ہین ازبس دلیر
ہوے خوب اعدا پہ شمشیر زن
کہا سر سپہ نے یہ کھا کر قسم
یہ سنتا تھا مین آپ بھی رات کو
ابو الہول رض نے بہر بت قوی
ہوے شاد اور چٹ کھڑے ہو گئے
ابو الہول اور دامس اک شخص ہی
یہ کہکر بہت اُسکی تعریف کی
کہا سیف حق رض نے کہ ہان ای امیر
عجائب حکایت ہین اُسکی سُنی
کنارے سمندر کے وان بھی مگر
اسی ڈر سے دیتے تھے لوگونکو ہم
جو دامس رض نے پائی ہماری خبر
کیا عذر ہر ایک نے کام کا
جو کپڑونکی گٹھری تھی اک اُسکے گھر
لگے پوچھنے دیکھکر مردمان
عوض بھی ضرور اُنسے لون خونکا
شجاع و دلاور ہین اور جنگجو
کہ اک شخص غالب ہو مقدار پر
یہ کہتا ہی ہر ادمی جوادہ کینز
اور اک دہ مین رہتی تھی وہ لالہ فام
اُسیوقت وہان جاکے دیتا اُسے
کہا اُنسے دامس نے ای مردمان

فلک نے دکھائے نشان سحر
اُٹھے منتشر ہو گئے سر بسر
یہ کہنے لگے خالد رض نیک فکر
کہ شب مین نے دیکھا اُنھیں ای امیر
شجاعت مین ہین سب جیندہ زمن
کہ سچے ہو ای خالد رض خوش شیم
کہ کہتے تھے غازی جوان نیکخو
لڑائی مین بس کوشش و سعی کی
سپہدار سے عرض کرنے لگے
یہ دونون ہین نام اُسکے ای نیک پے
تو خالد رض سے بولے امیر جری
ہی سچا کلام سراقہ دلیر
کرون آپ سے عرض مین اک ابھی
شب و روز تھا یہ ہی خوف و خطر
مویشی و سامان و دام و درم
کہ ساکن ہوے ہین لب بحر پر
غرض ساتھ اُسکے نہ کوئی ہوا
قمیص اور عمامہ ہی تھے سر بسر
ابو الہول جاتا ہی تو اب کہان
یہ سنکر اُنھون نے تعجب کیا
عوض خونکا اُنسے کیا لیگا تو
وہان تو نہ جائیگا تو ہان مگر
نہایت حسینہ تھی اور باتمیز
کہ اتقل تھا اُس دہ کا بے شبہ نام
کہ لاچار تھا جو کشش عشق سے
غلط ہین تمھارے یہ وہم و گمان

ہوے جمع مومن براے نماز
مگر چند سردار باعز و شان
کہ سردار کی بہتری ہو سدا
کہ اچھی طرح آزماے گئے
بھگایا اُنھین پھر تعاقب کیا
وہ بہتر ہین ویسا نہین کوئی بھی
کہ دامس رض کو ہین صد ہزار آفرین
یہ سُنکر سراقہ رض بل با صفا
کہ سردار از فضل بیچون و چند
وہ مولا ہی میرا اور آقا ہی کل
سراقہ کے سنتے ہو تم یہ کلام
کہ وصف اُسکے پہلے ہی مین سن چکا
یہ نعمان مہری کا سنیے بیان
کہ پھرتا ہی بو الہول رض اس طیش سے
کہ اُسکی خبر ہمکو دیتے رہین
کہا قوم والونسے یون اُسنے تب
اور اُس سرزمین سے وہ آگاہ تھا
لیا اُسکو اور ڈھال تلوار بھی
کہا جاکے لوٹونگا اسے دوستو
بزرگان قوم اس سے کہنے لگے
عجب عقل ہی اور ہمت تری
جوادہ سے ملنے کو جاتا ہی بس
ابو الہول اُسپر پیار اتھا سخت
جہان ہاتھ لگتا تھا کچھ مال و زر
یہ کہتا تھا جو کچھ ملے اُسکو دون
کرونگا جو کچھ جب سنو گے اُسے

ہوے مقتدا سرور سرفراز
رہے نزد سردار عالی مکان
سدا سر پہ سایہ ہو اللہ کا
بڑے فوج سے اُنمین گھس کر لڑے
اُنھین دیوے اللہ اچھی جزا
نہ ثابت قدم یہ شجاع و جری
کیا خوب ہی قتل اعداے دین
کہ تھے قوم کندہ پہ فرمان روا
تمھارا ہو رتبہ ہمیشہ بلند
ہی جرأت و قوت مین ضرب المثل
کہ ایسا اور ایسا ہی میرا غلام
شجاعت کا اُسکی تو ہی غلغلا
کہ رہتے تھے ہلوگ ستر جوان
کہ اک خون کا وہ عوض ہمسے لے
مبادا وہ غفلت مین آ لے ہمین
چلو لین عوض خونکا اُنسے اب
گیا گھر مین سامان کرنے لگا
نکل آیا اندر سے اور راہ لی
لب بحر مین اب بنی شعر کو
کہ ستر جوان ہین وہ اک قوم کے
کہ ہمنے نہ ایسا سُنا بھی کبھی
ہوئی اُسکے دیدار کی پھر ہوس
اور اُسپر بھی مائل تھی وہ نیکبخت
فرس یا شتر اُسکو وہ شیر نر
اگر ہوسکے جان قربان کرون
یقین ہی کہ حیران رہ جاؤ گے

یہ کہکر چراگاہ کو چلدیا
کسا اُسکو اور اُسپہ گٹھری رکھی
قریب اُنکے پہونچا بوقت سحر
دیا اونٹ کو چھیڑ پھر جب چرا
نکلکر وہان سے شتر کو کسا
تو ٹھہرا ذرا اور کچھ فکر کی
بٹھایا شتر اور منھ باندھ کر
گیا اور سے آیا پھر لکڑیان
اتر آیا پھر گرد وہ کے پھرا
رہا صبح کا منتظر رات بھر
سنبھل جاؤ آئی تمھاری اجل
اور اسطرح للکار کر پھر کہا
یہ سنکر حواس اُنکے پران ہوے
قطر کی پلٹ کر تو ظاہر ہوا
اُسی کی یہ چلی اُنپہ تیغ دودم
پہونچ جاؤن جلدی اُسی تل کے پاس
چلے وہ جو اُس سمت تب وہ ڈرا
کہ ای اہل کندہ خبردار ہو
فدا اُسپہ کرتا ہون مین جان کو
جو دیکھا اُنھون نے اُدھر یک بیک
ڈرے ہوش یکسر وہین اڑ گئے
جہان تم کھڑے ہو کھڑے ہی رہو
تو یہ مطمئن ہو کے وہین گیا
کہا لڑکونسے اونٹ لے آؤ تم
چلے آگے آگے کہ حاضر ہین ہم
رکھے اونٹ پر اور خود بیٹھ کر

کہ وہان اونٹ پھرتے تھے پھر چرا
سنبھالے لگا سے وہ ہتھیار بھی
گیا ایک وادی مین رہ چھوڑ کر
رہا آپ چھپ کر وہین دن بھر چھپا
وہی اُسپہ اسباب پھر رکھ لیا
گیا ایک ٹیلہ پہ پھر وہ جری
لگالے وہ کپڑے وہین سر بسر
لگا کر جو پھر لکڑی کین وہان
اسی سوچ مین تھا کرون اب مین کیا
نمایان ہوے جب نشان سحر
پڑا زندگی مین تمھاری خلل
کہ ای آل کندہ توقف ہی کیا
لیا عورتون کو گریزان ہوے
کہ اک شخص ہی اور نہین دوسرا
برابر جو آیا ہوا وہ قلم
جو پہونچا قریب اُسکے وہ حق شناس
کہ اس بھید سے ہون واقف ذرا
کہ آتے ہین لڑنکو یہ زشت خو
توقف کرو تم توقف کرو
ہوا تھا اُجالا نہ اُسوقت تک
سوے بحر وہ انسے گریزان ہوے
کہ کافی ہون تنہا مین ای دوستو
غلام اور جو کچھ کہ سامان تھا
رکھو اُنپہ سامان آگے ہو تم
اطاعت سے ہرگز نہ قاصر ہین ہم
کیا اُنکو آگے ہوا وہ دلیر
کہا مرحبا آفرین آفرین

لیا جانچ کر اونٹ سب سے قوی
ہوا اُسپہ اسوار اور چلدیا
وہین باندھ کر انکو پھر اونٹ کا
گیا جبکہ مہ چھپا تاب و تب
ہوا رہ سپر اُسپہ پھر بیٹھ کر
کہ تھا وہ بہت متصل گاؤن کے
دیے اُن درختونکو چٹ پٹ پنھا
تو چالیس ہوتی تھین تعداد مین
نہ بن آئی جب کچھ ہوا بیقرار
تو پلٹا سوے وہ اور آواز سے
خبردار ہو مین ابو الہول ہون
نہ چھوڑا انھین بس عوض انسے لو
چلے جانب کوہ سب مردمان
دلیرانہ پلٹے کہ اُس سے لڑین
کئی آدمی اُنکے مارے گئے
انھون نے کہا یہ تو ہی رزم خواہ
جھپٹکر چڑھا پھر مخاطب کیا
مگر مین دلاتا ہون تمکو قسم
اگر مجھکو مغلوب کرلین عدو
تو بس یہ کہتے ہی یقین ہو گیا
خوشی سے کہا پھر یہ للکار کر
گئے بھاگ لیکر وہ اہل و عیال
لیا اور ناچار بڑھیان جو تھین
تو کی سب نے تعمیل بیچارہ وار
گیا تل پہ اور سب وہ کپڑے لیے
بلکہ جو آیا وہ یون شادمان
کہ تجھسا دلاور سنا بھی نہین

بہت بارکش اور چالاک بھی
اور اُس روز و شب وہ برابر چلا
اتارا جو کچھ اُسپہ سامان تھا
ہوئی تیرگی سارے عالم مین خوب
جو اُس گاؤن کی آگ آئی نظر
درخت اُسپہ گنجان خرمے کے تھے
عمامونکو باندھا دین چادر اوڑھا
پنھائے اُسی طرح کپڑے انھین
چلا جانب بحر جویائے کار
کہا آہ غافل ہو تم کس لیے
کہ مارون تمھین اب عوض تمسے لون
کرو قتل و قید اُنکو جانے نہ دو
تعاقب مین تنہا وہ جنگی جوان
یہ تنہا ہی ملکر اُسے مار لین
اُسے فکر یہ تھی کسی طور سے
چڑھین ہم ہی ٹیلہ پہ پھر ناگاہ
اٹھی لکڑیون کو اور اُنسے کہا
نہ ہلنا ذرا بھی کہ مین کیا ہون کم
تو پھر شوق سے انسے ہو جنگ جو
کھڑے ہین یہ مردان جنگ آزما
ہے سوگند دارای پیروزگر
لیا وہ بھی جو اٹھ سکا انسے مال
کہا فکر کچھ تمکو لازم نہین
ہوئے اُسکے ہمراہ لیکر مہار
کہ ان لکڑیون کو جو پہنائے تھے
ہوے سخت حیران سب مردمان

حسب الحکم امیر حاضر کرنا سرافہ کا ابو الہول کو بحضور امیر اور بیان کرنا دامس کا اپنے خواب کو اور

خوش ہونا سردار عالی وقار کا اُنسے اور آمادۂ حملہ کرنا دوسرے روز قلعہ پر اور فکر کرنا وامس کا واسطے فتح قلعہ کے اور پیش نہ جانا اُن کی تدبیر کا

سپہدار نے جب یہ قصہ سنا   سراقہ سے ارشاد تب یون کیا
بلاؤ اُسے تم مرے روبرو   کہ دیکھون اور اُسکی سنون گفتگو
تو فوراً وہ دیرو نین اپنے گئے   لیا اُسکو ہمراہ حاضر ہوئے
لگے کہنے سردار فیروز فر   کہ کیا تو ہی وامس ہی ای نامور
کہا ہان کہا مین نے تو ای جری   عجائب حکایت سنی ہی تری
نہ ہو کیونکہ واللہ لائق ہی تو   تو ہی تر ہی تو گو نہین اور نیک خو
لڑا گرچہ میدان مین تو جا بجا   مگر کوہ پر اور نہ ڈرسے لڑا
کہ ہی سخت کہسار کی کارزار   اسیطرح قلعہ کی بھی کر شمار
ہوا رات کفار سے جنگ جو   گیا پھر تعاقب مین بھی اُنکے تو
نہ کھو جان کچھ رحم کر آپ پر   بہادر یہ بطریق ہی اس سے ڈر
کہا بہتری ہو سپہدار کی   خرابی و خواری ہو کفار کی
ہوا قوم مہرہ پہ فیروز فال   لیا لوٹ سب مین نے مال و منال
وہان بھی بہت سخت ہین کوہسار   ہی دشوار وہ رہ بھی ای باوقار
نہین یہ پہاڑ اُس سے زائد ہی سخت   اگر حکم کیجے چڑھون ایک لخت
کہا سر سپہ نے مین ہون جانتا   تو ہشیار اس کام مین ہی بڑا
بتا کوئی تدبیر سوجھی اگر   کہ اس قلعہ پر ہمکو ہو دے ظفر
کہا ہو سدا فضل رب قوی   عجب مین نے اک خواب دیکھا ابھی
سپہدار فوراً یہ کہنے لگے   کہ اللہ بہتر دکھائے تجھے
تو اُس خواب کو مجھسے کر دے بیان   کہا ای سر سروران جہان
یہ دیکھا ہی مین نے کہ جاتا ہون مین   اور آگے مرے قوم کے لوگ ہین
تو پایا انھین مین نے حیران کھڑا   کہ بڑھتے نہ آگے نہ ہٹتے ذرا
باواز مین نے یہ اُنسے کہا   بتاؤ کہ ہی دوستو حال کیا
کہو کس لیے ایسے حیران ہو   گئے بھول شاید کہ تم راہ کو
کہا کیا نہین دیکھتا تو یہ کوہ   کہ ہی سدِ رہ اور ہم ہین ستوہ
کوئی راہ چڑھنے کی ملتی نہین   کرین کیا کہ حیران کھڑے ہین نہین
کہا مین نے وہ راہ ہی دیکھ لو   مرے ساتھ آؤ اور اسپر چڑھو
کہا راستہ گرچہ ہی اژدر جوان   ولیکن چڑھے کون طاقت کہان
کہا مین نے کیون اسکا باعث ہی بھلا   کہا راہ مین ہی بڑا اژدہا
جو جائے ادھر اُسکو کھا جائے وہ   کہ سیدھا بالا کی طرح آئے وہ
بہت سے دلاور ہین سُنتے ڈرے   کوئی کام اژدر مین کیسے دھسے
کہا مین نے اکبار حملہ کرو   کوئی چیز ہی یہ اسے مار لو
کہا ہم نہ ہرگز بڑھائینگے گام   نکلتی ہی آگ اسکے منہہ سے دوام
کہا مین نے تم یہانسے پیچھے ہٹو   کہا ہم نہ لوٹین گے جو ہو سو ہو
کہ ہر سمت سے اُسنے گھیرا ہمین   بھلا کس طرح اب یہانسے ہٹین
دیا چھوڑ مین نے انھین اُس جگہ   بڑھا آپ لیجائے تا کوئی رہ
ملی ناگہان مجھکو اک راہ سخت   بہت تنگ و تاریک ازبس کرخت
بدقت گیا اُسکی مین پشت سے   کیا قتل فوراً اُسی جا اُسے
پکارا پھر اُنکو کہ آجاؤ اب   وہ آئے مرے پاس با صد طرب
امیر سپہ نے یہ سنکر کہا   کہ اچھا ہی یہ خواب ہوگا بھلا
بشارت ہی یہ مومنونکے لیے   خسارت ہی یہ کافرونکے لیے
بٹھایا انھین اپنے پھر روبرو   کہا یون سنا دی سب آپ جا کے تو
سران سپہ کو بلالا یہان   جو حاضر ہوئے اُنکو سب ہان
سپہدار نے اُنسے تب یون کہا   کہ بیشک ہی اللہ سب سے بڑا
بڑی اُسکی عظمت بڑی شان ہی   کہ قربان اُسپر مری جان ہی
سنو اپنے بھائیکے تم خواب کو   کہ پند اور تنبیہ ہی مومنو
یہ کہکر اُسی جا کھڑے ہو گئے   اور اللہ کی حمد کرنے لگے
کہ کیا ہی اُس سا نہین دوسرا   وہی دونون عالم کا ہی اک خدا
سلام اُسکے ہون اُسکے محبوب پر   کہ ہین سارے خوبونسے وہ خوبتر
ملیح و صبیح و مبارک لقا   جمیل دو عالم حبیب خدا
زمین و زمان اُنسے پر نور ہی   عجب شان ہی چشم بد دور ہی
جو ذرہ کو اپنا دکھا دین جمال   فروغ اُس سے لے مہر جہان با کمال
جہان دار اور سرور خوش شیم   خدارا ادھر بھی نگاہ کرم

سزاوار تحمید ہی وہ خدا ۔ کہ جسنے ظفر کا ہی وعدہ کیا
کہ موجود ہی سب وہ فرقان مین ۔ جناب نبی نے سنایا ہمین
کرے وہ نہ وعدے سے ہرگز خلاف ۔ نہان کچھ نہین ہی عیان صاف صاف
کہ ہر حال مین تمکو قلبی مراد ۔ لیے چھین اعدا سے تمنے بلاد
خدا کے لیے مین نے منت کی ۔ کہ دے فتح مجھکو جو رب قوی
جہانتک چلے بس مین نیکی کرون ۔ شب و روز سرگرم احسان ہون
مرادل یہی مجھسے کہتا ہی اب ۔ کہ یہ دژ لیا تمنے از عون رب
سنا کیا نہین تمنے اس خواب کو ۔ کہ برہان قاطع ہی ای مومنو
پکڑ کر وہین ہاتھ بوالہول کا ۔ کہا ای جوان مرد جنگ آزما
کرے رحم تجھپر خدائے جہان ۔ دوبارہ تو کر خواب سارا بیان
سُنا مومنون نے تو کہنے لگے ۔ کہ اب آپ تعبیر فرمائیے
کہا کوہ تو دین اسلام ہی ۔ کہ دشمن کا اُسکے بد انجام ہی
جو اژدر کو دامس نے کشتہ کیا ۔ ہی امید مجھکو بفضل خدا
کہ ہم اسکے کامو سے ہون شادمان ۔ کہ ہی یہ جوان مرد اور پہلوان
یہ سنکر وہ سب شاد و فرحان ہوے ۔ جناب امین سے یہ کہنے لگے
کہ کیا حکم آپ ہمکو دیتے ہین اب ۔ کہا تم ڈرو اپنے مالک سے سب
نہان و عیان ہر گنہ سے بچو ۔ رہو شادمان اور وہ کوشش کرو
کہ ان دشمنون پر بھی پاؤ ظفر ۔ کرو صبر بس تیز تھی تیغ پر
کرو جنگ کا ساز و سامان درست ۔ کہ کل مین چلونگا رہو خوب چست
کہا سبنے اللہ کرے فتح مند ۔ رہے دین و دنیا مین رتبہ بلند
گئے اپنے خیمو مین اہل صفا ۔ لڑائیکا سامان ہونے لگا
یہ کہتا ہی راوی صداقت گہر ۔ وہ دن اور وہ شب بھی گئی جب گذر
سحر گاہ سردار دین سرفراز ۔ اُٹھے اور ادا کی سحر کی نماز
بلایا ابوالہول کو یون کہا ۔ جو تدبیر سوجھی ہو مجھکو بتا
کہا ای سپہدار دین ارجمند ۔ یہ قلعہ ہی مضبوط بھی اور بلند
بدشوار اسپر ظفر پائین گے ۔ مگر اب وہ تدبیر سوجھی مجھے
کہ اللہ سے ہون مین امیدوار ۔ کہ مفتوح ہو جائیگا یہ حصار
کہا ای پسر وہ مجھے بھی بتا ۔ کہا ای سرافراز نصرت لوا
بخوبی اسے آپ ہین جانتے ۔ کہ بہتر ہی جو راز مخفی رہے
چھپائے جو راز اپنے وہ بےخلل ۔ عروس تمنا سے ہو ہم بغل
کہا جو مناسب ہو بتلا مجھے ۔ کہا فوج کو حکم اب دیجیے
کہ تیار ہون دژ پہ حملہ کرین ۔ ڈراوین انھین ہر طرف سے بڑھین
کرون وو ہی تدبیر پھر مین ضرور ۔ یقین ہی ظفر دے خدائے غفور
ہوا حکم حملہ کا سب فوج کو ۔ دلیران جنگ آور و نامجو
ہوے حکم کے ساتھ یکسر تیار ۔ بڑھے ہر طرف سے بسمت حصار
وہ قلعہ پہ کہتے تھے یہ آگئے ۔ جدھر دیکھیے حصن پر چھا گئے
کیا سب ملکے شور اکہ اب کیا کرین ۔ یہین سے لڑین یا نکلکر لڑین
کہا چند لوگون نے ہی یہ صلاح ۔ نکلکر لڑو خوب تا ہو فلاح
لگے کہنے بعضے یہ بہتر نہین ۔ کہ ایسے دلاور ہین سب مومنین
رہو دژ مین بیٹھے ہوے چین سے ۔ کہ ہم تک نہ زنہار یہ آئین گے
ہوے متفق اسپہ وہ زشت خو ۔ ہوے خوب سرگرم دفع عدو
ہوے جمع برجونپہ خانہ خراب ۔ لگے مارنے منجنیق و نشاب
اگرچہ برستے تھے سنگ و خدنگ ۔ مگر یون مجاہد ہوے گرم جنگ
بڑھے اور لڑے کچھ نہ پیچھے ہٹے ۔ یون ہین ایک دن اور اک شب بھی
ابوالہول بھرتے تھے اس فکر مین ۔ بنے جسطرح فتح حاصل کرین
نہ کچھ ہو سکا اُنسے اور وو سپاہ ۔ رہے خیمہ زن اور یک نیم ماہ

حاضر ہونا ابوالہول رضہ کا بحضور امیر نصرت پناہ اور خواہش کرنا اُن سے کہ تیس مرد جرار مجھے دیجیے اور آپ کوچ کرکے قریب یہان سے مقام فرمائیے قبول فرمانا امیر کا اُن کی خواہش کو اور جانا ہنگام شب دامس کا مع شجاعان ہمراہی قریب قلعہ اور بعون الٰہی چڑھ جانا قلعہ پر اور کھولنا دروازہ کو اور

تشریف لانا امیر خالدؓ و سپہ سالار کا مع لشکر فتح ہونا قلعہ کا اور مسلمان ہونا یوقنا کا مع رفقاے خود

روایت ہے اک روز دانش دلیر
پر اب مین نے سوچی وہ تدبیر ہے
کہ جرات مین جیسے وہ ہون لشکر سے وہ
سپہدار نے اُنکو حسب طلب
کہا اُنسے اب مین نے اے دوستو
نہین افسری کا یہ اسکے سبب
کہ کرتے ہین ہمکو ہمارے امیر
تو پہلے مین ساتھ اسکے جاتا چلا
یہ امید ہے مجھکو اللہ سے
کہ ہم سب کی تعظیم کرتے ہین آپ
ہمین پہلے تقریر ہی آپ کی
نہین عذر کچھ ہمکو فرمان سے
کہ ہم سب کے اسبات کا ہے یقین
شب و روز رہتے ہین ہم سر بکف
پھر اُسکی اطاعت کرین شوق سے
یہ سُنکر ہوے شاد حضرت امیرؓ
خوشی سے چلے جاؤ ساتھ اسکے آپ
فواد دلاور کو افسر کیا
کہا پھر یہ دامس سے کہ اور بھی
یہان سے چلے جایئے سہ گروہ
سفر یہان کیجے اے نامور
اور اسطرح مخفی یہان پر رہین
پہونچ جائین جب ہم درون حصار
بعون خدا قلعہ خالی کرین
ہوئے سہ سپہ اور بھی شادمان
کہ جنگل مین ہم تم کہین چھپ رہین

ہوے حاضر بزم حضرت امیرؓ
کہ غالب ہون یاور جو تقدیر ہے
دُرین شیر سے اور نہ اتر در سے وہ
دیے چیدہ چیدہ یلان عرب
کیا تمپہ افسر ابو الہول کو
کہ بہتر ہے اسکا حسب اور نسب
مطیع غلام اب سمجھکر حقیر
کہ دی جان مین نے براے خدا
کہ قلعہ پہ تمکو مظفر کرے
دل و جان سے تکریم کرتے ہین آپ
تھی بس اے امیر دلاور جری
کہ ہملوگ قربان ہین جان سے
کہ ہین آپ دل سے بھی خواہ دین
کہ پھرتے ہین جو لیے شور و شغف
جسے آپ سردار کر دیجیے
کہا شاد ہو تم سے رب قدیر
بھروسا کرو تم بافضال رب
اُن اشراف اعراب و سادات کا
جو کچھ تجھکو مطلوب ہو اے اخی
وہان خیمہ زن ہو جیے باشکوہ
وہ بعضے دلاور جو ہون معتبر
کہ دیکھے نہ کوئی انھین اور رہین
بعون و بافضال پروردگار
دلیرانہ گھس کر انھین مار لین
یہ سمجھے کہ ہے بس یہ روشن رہان
سپہدار جب کوچ یہانسے کرین

یہ کی عرض اے سرور باوفا
کہا صاف کہ تب یہ کہنے لگے
کرین خوب سب میری فرمانبری
کہ تھے سب وہ شیران دشت وغا
خوشی سے کروا ہین کی فرمانبری
کہ جرات مین سمجھا مین اندا سے
نہ ہوتی جو لشکر کی خدمت مجھے
حسب اور نسب کا بیان کام کیا
کہا بہتری ہو سپہدار کی
اور اچھی طرح جانتے ہین ہمین
نہ حاجت تھی جو پھر کہا آپنے
کرین آپ کافر کو بھی گر امیر
نہ پرواے سر ہے نہ پرواے جان
اطاعت ہمین حق کی پھر آپ کی
وہ کوئی ہو لیکن ہمین اس سے کیا
کریگا اسے فتح یہ ہی غلام
سنو غور سے میری اسبات کو
کہ خود آپ کے اُنین ہم قوم تھے
کہا آپ اب کوچ فرمایئے
یہ سب فوج مین حکم کر دیجیے
توانا خردمند اور حیلہ ساز
ہماری وہ کرتے رہین جستجو
تو فوراً وہان آپکو دین خبر
کہ حامی ہے اللہ اسلام کا
کہا اُن جوانون سے دامس نے پھر
تو بر جو نسے دیکھین گے اعداے دین

مین عاجز ہوا اور نہ کچھ بس چلا
دلاور مجھے تیس اب دیجیے
یقین ہے ظفر دے خداے قوی
توانا و پر زور و جنگ آزما
ملے تاکہ دنیا بھی اور دین بھی
خیال اسکا ہرگز نہ تمکو رہے
اور اس کام سے ہوتی فرصت مجھے
اطاعت مین اعزاز و اکرام کیا
نہین شبہہ اسمین ہمین تو ذری
کہ ہملوگ سابق ہین ایمان مین
مگر لطف ظاہر کیا آپ نے
اطاعت کو اُسکی نہ جانین حقیر
زہے بخت اس رہ مین گر جاے جان
ہے واجب نہین عذر ہرگز کبھی
کہ ہم چاہتے ہین رضاے خدا
کہ پورا ہے تدبیر مین لا کلام
کہ حضرت نبی نے بھی اے مومنو
فدائی ہین ہم تم تو اللہ کے
مع فوج تشریف لیجایئے
کہ نکلے نہ باہر کوئی فوج سے
اُٹھاے ہوے ہون نشیب و فراز
نہ اک لحظہ غافل ہون اے نامجو
ملین آپ ہم سے بصد کر و فر
بد انجام ہے کفر ناکام کا
چلو دوستو کس کے ہو منتظر
اور اُسوقت چلنا مناسب نہین

چلو لیلوا اک ایک تیغ و سپر
اور ایک ایک خنجر بھی ہو تیز تر

یہ کہکر وہ خونخوار شیران جنگ
ہوئے چست اور چلدیے بیدرنگ

گئے دور لشکر سے کہسار مین
چھپایا انھین وہین ایک غار مین

سپہدار نے کوچ وان سے کیا
ابوالہول نے مسطرح تھا کہا

کرین جستجو جو انکے احوال کی
خبر دیتے ہین آکے سب حال کی

ہوا جابجا فوج مین شور وغل
دل دشمنان کھل گئے مثل گل

قلعہ سے نکلکر تعاقب کرین
کرین قتل اور لین پکڑ بھی انھین

کہ ہین سب یہ شیران دشت نبرد
کرین گے ابھی تمکو یان گرد برد

ابوالہول اور سب وہ جنگی جوان
رہے صبح سے چپ عشا تک وہان

لگے کہنے یون وامش شیر نر
کہ جائے کوئی دز کی لائے خبر

کہا آہ مین خوب ہون جانتا
ہے ڈر اپنی اپنی تمھین جان کا

رہے غائب انسے جو تھوڑی سی دیر
پکڑ لائے ایک شخص کو وہ دلیر

کہا تم اسی جا توقف کرو
اسے بھی رکھو پاس جانے نہ دو

کہا انپہ لعنت ہو اللہ کی
کہ ان کی زبان سخت ہے اور بری

یہ کہکر اُٹھے پھر روانہ ہوئے
دبے پاؤن قلعہ کے نیچے گئے

شب تار مانند زلف سیاہ
جوان تشنۂ خون اعدا سپاہ

شجاعت کا انکی ٹھکانا نہین
دلاور سنا بھی ہے ایسا کہین

مسلمان ہونا کچھ آسان نہین
ہین جانباز یان لعب طفلان نہین

جسے ہووے منظور دیدار یار
گل زندگی اُس کے آگے ہے خار

رہے دیر تک وہان سی گھات مین
نہ آئے یہان تو ہوا ڈر انھین

یہ چاہا چلین فوج مین لوٹ کر
کہ اتنے مین آئے وہ فیروز فر

تو دوڑے یہ مردان راہ خدا
جبین کو وہین چوم کر یون کہا

کہ ہادگ اس جا پہ گھبرا گئے
گمان دل مین آتے تھے بے ادبے

بزیر فصیل اک جگہ چھپ رہا
اور اعدا کو چپ چاپ تھا دیکھتا

کہ کیسہ تھی اُن سب کی رومی زبان
اور اس گھات مین تھا مین بیٹھا وہان

نہ پایا مگر مین نے ایسا کوئی
مجھے یاس سی دانیہ ہونے لگی

کہ دھم سے کوئی چیز نیچے گری
گیا مین جھپٹ کر بعون قوی

گرے خود یہ قلعہ سے تم پوچھ لو
اور اخبار بھی اُنکے پوچھو سنو

نہ سمجھے جو وہ کچھ تو بوالہول سے
کہا انسے یون صاحب جوانے

کوئی اور ہتیار ہرگز نہ لو
خدا کی مدد پر بھروسا کرو

چلے آپ کو سب چھپاتے ہوے
نقوش قدم بھی مٹاتے ہوے

مگر آپ باہر نگہبان رہے
تمنا یہ تھی اب نہ ارمان ہے

مقرر ہوئے چند گرد دلیر
رہین چھپ کے جنگل مین مانند شیر

گرے اور لدے جبکہ خیمے وہان
سوار و پیادہ ہوئے سب روان

لگے چڑھ کے برجون پہ للکارنے
کہا یوقنا سے چلو مارنے

کہا یوقنا نے خبردار ہو
نہ تم ان سے یون گرم پیکار ہو

نہین تم مین طاقت کہ اُنسے لڑو
غنیمت ہے تم انکو جانے ہی دو

جہان مین ہوا جب عمل رات کا
اندھیرا سا عالم کے اوپر ہوا

کسی نے نہ انکو دیا کچھ جواب
تو دامس نے کہا کہ بہت پیچ و تاب

فدا مین ہی ہوتا ہون اب بیگمان
یہ کہکر گئے انکو چھوڑا وہان

کہا اس سے پوچھو کہے کچھ بیان
مجاہد نہ سمجھے پر اس کی زبان

گئے پھر پکڑ لائے تین آدمی
مگر وہ بھی تازی نہ سمجھے ذری

مگر مونہہ باندھ لو تم انھین
خبردار رہنا کہین چل نہ دین

لگائے رہے دیر تک وہ انپہ گھات
کہ گذری ہین اندا آدھی سے رات

کوئی یار تھا نہ مددگار تھا
مگر یار وہ ایک دادار تھا

کلامی شجاعت اسے کہتے ہین
خدا کی اطاعت اسے کہتے ہین

رکھے دوست جو اپنے ایمان کو
تو دشمن نہ سمجھے وہ کیون جان کو

ہین کیا مال مومن کے پیش نظر
زمین و زن و لعل اور سیم و زر

کہ گھبرا گئے اور یہ کہنے لگے
ہوئے قید دامس کہ مارے گئے

اور اک کا فر روم کو کھینچیے
اُسی غار کے پاس آکے چلے

کہ صد مرحبا بندۂ خاص رب
بتاؤ ہوا دیر کا کیا سبب

کہا تم پہ ہو فضل رب کریم
گیا مین جو نزد در مستقیم

گذرتے تھے رومی برابر ادھر
کہا دل نے ان سے تعرض نکر

زبان عرب کا جو گویا ملے
تو لون دام مین اپنے فوراً اسے

یہ چاہا تہیدست آؤن یہان
سُنی مین نے آواز اک ناگہان

تو بس آپ تھے یہ جو موجود ہین
انھین و انسے لایا جکڑ کے ہو مین

جو باتین لگے کرنے اُس سے جوان
لگا بولنے وہ بھی رومی زبان

یہ خالی نہین رمز سے زینہار
کہ یون دز سے آیا یہ کرکے فرار

نہین جانتے گرچہ اسکی زبان
گئے وہ یہ اُن کے رہے منتظر
کہا تو ہی رومی کہ تنفصرہ
کہا قلعہ کا حال گر ہم سے کہہ
اگر آگہی بھی ہو اُس سے مجھے
کہا طیش مین آکے ای خیرہ سر
جو دریافت اُن قیدیونسے کیا
تو دریافت کرکے برومی زبان
کہا اعرابسے تم نے کی صلح کیون
انھی مین تھا اک مین بھی بیچارہ وان
تو مین بھاگ آیا اسی خوف سے
عرب ہو تو ذمی تمہارا ہون مین
عرب گر نہین تم تو جو کچھ کہو
کیا بعد ازان قتل چارونکو وان
وہین پشت پر باندھا اپنے لیا
مدد اُس سے چاہو کہ ہی کارساز
یقین ہی کہ اب فتح ہو یہ حصار
انھی مین سے پھر دو دلاور جوان
مرخص کیا اُنکو اور چلدیے
کہ چلتے تھے سب چارپایونکے طور
کہ ہمکو یہ سمجھے نہین آدمی
گذر کرکے کہسار سے جب دلیر
اگرچہ وہ غفلت مین سرشار تھے
تو اک ایسی جا جاکے پہونچے جوان
خدا کی یہ اُنپر عنایت ہوئی
سوا اس کے مضبوط دیوار ہی
بتاؤ چڑھین اسپہ کسطرح سے
اور اب تم تو حاکم ہو محکوم ہم
کہ ہم سربکف ہین خدا کے لیے

توقف کرو اور ای مومنان
وہین ایک گھڑی مین پلٹ آئے پھر
بتا ہمکو ای مرد گم کردہ رہ
ابھی چھوڑدین شاد و مسرور رہ
بتاؤن وہ تمکو مین کسطرح سے
یہ قیدی ہین کچھ انسے دریافت کے
کوئی شخص اُن مین تھا شہر کا
لگا اسطرح کرنے اُنسے بیان
نکلکر قلعہ سے وہ جویاے خون
نہ روے قیام و نہ پاے فرار
جو در سے گرا تم تو موجود تھے
تمہارا ہی رکھتا سہارا ہو نین
تمھین دون مین فدیہ مجھے چھوڑ دو
معاہد کو چھوڑا کہ جا شادمان
اور اک خشک ٹکڑا لیا نان کا
ظفر دے تمھین اور کرے سرفراز
جو چاہے دو عالم کا پروردگار
کیے جانب لشکر دین وان
اُدھر وہ ادھر یہ روانہ ہوئے
بہرسمت کرتے ہوئے خوب غور
فضائل کی اُن مین تھی کچھ کمی
گئے زیر قلعہ بعون قدیر
پر اُسوقت ظاہر مین ہشیار تھے
نہ آتی تھی کچھ اُنکی آہٹ جہان
کہ دیوار تھی سب مین یہی وہی
نگہبان بھی ہے اِک ہشیار ہی
وہ حضرات یون اُنسے کہنے لگے
عزیز اب نہین جان ہمکو قسم
بجان سخت شائق ہین دیدار کے

کہ ایسے کو لاؤن پکڑ کر ابھی
کہ سے آئے اک شخص کو کھینچ
کہا ہون مین تنفصرہ شک نہین
کہا اُسنے مین تو نہین جانتا
کہ ہی دور ملت سے ای ذی ہمم
اگر شہر کا ان مین ہووے کوئی
کہا پھر کہ یہ اس سے دریافت کر
یہ کہتا ہی جب کوچ لشکر ہوا
چلا آیا اور ہم مین تھے جو بڑے
طلب اسقدر مال ہم سے کیا
سنبھلنے بھی پایا نہ تھا ای دلیر
کرو اب نہ زنہار تم مجھکو تنگ
کہا اُس سے کہدے کہ تو کچھ نہ ڈر
پھر اک چرم خلطہ سے نرکا نکال
کہا دوستو وقت ہی اب چلو
مگر تم سے آگاہ کوئی نہ ہو
کہا سب نے موجود ہین ہم اُٹھو
کہ دین سرور فوج کو یہ خبر
ابوالہول اور سب وہ شمشیرزن
کسی کی گر آواز سنتے کہین
غرض ہوشیاری سے وہ باخدا
گئے جب لپٹ جڑ مین دیوار کی
پھرے گرد قلعہ اسی طور سے
کہ سارے نگہبان تھے سو گئے
کہا چپکے دامس نے ای دوستو
کوئی اور اب ایسا موقع نہین
کہ ہم سے زیادہ ہو مشتاق تم
مناسب جو سمجھو ہمین حکم دو
نہین ہی یہ منظور ہرگز ہمین

ہو دونون زبان سے جسے آگہی
گلا اُسکا پگڑی سے جکڑے ہوئے
کہ عربی ہون رکھتا ہون عیسیٰ کا دین
نہ احوال ڈر کا نہ کچھ راستا
نہ بتلاؤن عیسیٰ کی مجکو قسم
تو کہہ ہمسے تا ہمکو ہو آگہی
گرا در سے یہ کس لیے ہی ادھر
ہوا یوں فنا ہم سے از بس خفا
گیا اُنکو ہمرہ مقید کیے
نہین ہم مین طاقت کہ ہو وہ ادا
کہ تم نے کیا مجکو وو ہین اسیر
کہ ذمی ہون اس سے کرو عار و ننگ
تجھے ہم سے ہرگز نہو کچھ ضرر
کہ رکھ لائے تھے اُنکو وہ نیک فال
عنایات حق پر توکل کرو
بہت ہوشیاری سے یار و چلو
چلو دین خدا کے لیے جان کھو
کہ تشریف لائین بوقت سحر
دبے پاؤن اور چپ لیے بدن
چباتے تھے روٹی کا ٹکڑا وہین
چلے آگے پیچھے نہ سب ایک جا
نگہبان کی آواز آنے لگی
کہ تھے جڑ مین چپکے بڑی غور سے
نصیبون کے طور اپنے وہ بھی ہوے
بلندی سے قلعہ کی آگاہ ہوا
غنیمت ہی یہ وقت ٹھہرو یہین
دلیری مین مشہور آفاق تم
توقف نہ تم ایک دم بھی کرو
کہ بیکار یان سے پلٹ کر چلین

ادہر

حمایت کرین دین اسلام کی　　کہ ہو ہم سے راضی خدا آپ ہی
کہا تمپہ خالق کا انعام ہو　　یہان اور وہان نیک انجام ہو
لگے کہنے یون اُنسے وہ شیر نر　　کوئی ہی کہ چڑھ جائے دیوار پر
کہا دیکھو سیڑھی بناتا ہون مین　　یہ نسخہ تمھین بھی بتاتا ہون مین
کہ گر چاہتے برج لیتے اُٹھا　　کمی تھی نہ قوت کی اُن مین ذرا
سہار لیسے دیوار کی اور لسے　　پکڑ لے رہین ہاتھ اُسپہ ٹکے
اسی طرح سے بیٹھ جا اسپہ تو　　غرض جبکہ سا تون وہ مردنکو
جو اوپر تھا اُس سے کہا ہو کھڑا　　تو فوراً وہ غازی کھڑا ہو گیا
کھڑے ہو گئے دامس پہ ہر　　جو اوپر تھا سر اُسکا دیوار پر
نظر کی قلعہ مین ادھر اور اُدھر　　یہ دیکھا نگہبان ہی بے خبر
پہونچکر وہین اُسکو پھینکا اُدھر　　سنبھلنے نہ پایا اُڑا اُسکا سر
ملے دو نگہبان وہان اُسکو پھر　　کہ تھے خواب مین موت کے منتظر
عمامہ کو پھر اُس نے لٹکا دیا　　قریب اُس سے جو تھا پکڑ کر چڑھا
زمین پر کھڑے ہو گئے کود کر　　یہ مردان دین تھے جو زبر و زبر
ادھر سے اُنھین پھینکدی تاج پر　　تو کنگورہ سے جھٹ اُسے باندھکر
اور آخر مین وہ سرور پردلان　　ابوالہول یعنے شجاع جہان
خبر انکی لاؤن کہ کرتے ہین کیا　　یہ کہکر چلے وان سے وہ باوفا
تو دیوان خانہ مین دیکھا اُنھین　　بہت بیخود و بے خبر عیش مین
اگرچہ ہین مخمور و مست و خراب　　مگر گرم ہی خوب دور شراب
یہ کافر بڑی اسکا چسکا بُرا　　نہین چھوٹتی مُنھ نہ اسکو لگا
اور اُس بزم مین یون فنا جلوہ کر　　تھا اک فرش ریشم پہ با کر و فر
جلاتے تھے محفل مین مشک و بخور　　حقیقت مین غم اور بظاہر سرور
یہی مصلحت ہی کہ ٹھہرے رہین　　سحر ہو تو اُسوقت حملہ کرین
جو ہم اپنے غالب ہون تو ہو مراد　　وگرنہ سپہدار صاحب رشاد
کہا سب نے حاضر ہین جو ہو سو ہو　　خدا کے لیے دینگے جان کو
کہا تم تو ٹھہرو کہ مین جاکے اب　　در حصن کھولون بامداد رب
کہ دو در تھے اُس قلعہ کے بیگمان　　تھی دہلیز ان دونونکے درمیان
جو دیکھا مجاہد نے جاکر اُنھین　　تو سوتا ہی پایا سراسر اُنھین
دیا کھول فوراً ابعون قوی　　پلٹ کر چلے آئے پھر وہ جری

اگر جان جائے تو آرام ہی　　کہ عشاق کا یہ ہی انجام ہی
لکھا ہی کہ وہ لوگ تھے بست و ہشت　　کہ یکسان سمجھتے تھے کہسار و دشت
کہا کیسے چڑھ جائین ای نیکدین　　کہ دیوار ہی صاف زینہ نہین
دلاور چنے سات پھر اُنمین سے　　جو قد مین بلند ایسے شہزور تھے
کہا اُنسے اُکڑو وہین بیٹھکر　　کہ اک شخص آئے مری پشت پر
تو اُنپر گیا بیٹھ جھٹ اک جوان　　کہا دوسرے سے کہ آ اب تو یان
اسی طرح اک دوسرے پر چڑھے　　کہ دیوار پہ تھے سہارا اسیکے
اور اُس سے جو نیچے تھا پھر وہ جوان　　کھڑا ہو گیا اور وہ سب پہلوان
جو پہونچا پکڑ اُس نے فوراً لیا　　سنبھل کر جو کنگورہ دیوار کا
کہ سوتا ہی صہبا سے مخمور ہی　　حواس و خرد سے بہت دور ہی
چھپایا اُسے پتھرون مین وہین　　بڑھا اور آگے جو وہ نیک دین
چلا خنجر تیز حلقوم پر　　اُٹھا کر وہ لاشین بھی پھینکی اُدھر
جو پہونچے وہ دونون جو ان قلعہ مین　　ہوئی تب تو اُمید کامل اُنھین
تو دامن سے لی ایک رسی نکال　　کہ مضبوط اور نرم بھی تھی کمال
دیا ڈال نیچے پکڑ کر اُسے　　وہ مردان جانباز اوپر چڑھے
چڑھے اور کہا اُنسے ای مومنین　　مین جاتا ہون ٹھہرے رہو تم یہین
پہونچ قصر بطریق تک جب گئے　　کہ تھا وہ محل بیچ مین قلعہ کے
کہ بطریق بھی اور سب اہل دول　　بہم دختر رز سے ہین ہم بغل
ہین ساغر پہ ساغر چڑھائے ہوئے　　نگہ ساقیون سے لڑائے ہوئے
یہ ہو رو برو اور بغل مین حبیب　　تو کیونکر نہ توبہ کے پھوٹین نصیب
بندھی سر سے پٹی جواہر کی تھی　　خبر کچھ نہ دنیا کی نہ دین کی
پلٹ آئے ابوالہول اُنسے کہا　　بہت لوگ ہین مجتمع ایک جا
اگر ہی مددگار رب قدیر　　تو کشتہ ہو بطریق اور سب امیر
اور اللہ کی تلوار ابن ولید　　پہونچ جائین گے لیکے فوج شدید
نجات اب نہین ہمکو ہرگز مگر　　جو صابر رہین تیزی تیغ پر
یہ کہتا ہی راوی صداقت گہر　　بناوٹ کا اصلا نہین یان گذر
مقرر بکثرت نگہبان تھے　　ولیکن سب اُسوقت تھے سو رہے
کیا قتل اک ایک کو پھر گئے　　سوئے در تو پایا مقفل اُسے
کہا دوستو کھول آیا ہین در　　چلو اب نہین دور وقت سحر

کہا سب نے بہتر ہے جلدی چلو سوئے باب در اُسپہ قبضہ کرو
یہ طعمہ ہین شمشیر اسلام کے نہ جیتے نکلکر کہین جائین گے
کہ جلد اُنسے کہدے یہ ساری خبر کہ داخل ہون قلعہ مین باکروفر
کہ قبضہ کرین اور ہین ہوشیار نہو غیر کا دخل وان زینہار
ہوئے یوقنا کے محل کو روان بہ تہلیل و تکبیر سب تر زبان
بڑھے ان پہ لے لیکے تیغ و سپر پلٹ کر چلے آئے یہ سوے در
کہا یوقنا نے یہ للکار کر کھڑے دیکھتے کیا ہو ہو حملہ گر
سمجھکر بکثرت ہین غازی جو ان بڑھے ڈرتے ڈرتے جو نصرانیان
لگی چلنے یون اُنکی تیغ دودم برابر جو آیا ہوا سر قلم
یہ کہتا ہے راوی صادق بیان کہ تھا مین بھی موجود اُنمین وہان
وہ چھٹتے تھے یون جسطرف رخ کیا کہ ہو جیسے پتھر سے کائی جدا
چلی پڑ بہ پڑ اُنکی شمشیر کین تھا اعدا کو ہر دم دم واپسین
مقابل جو آیا نہ زندہ بچا ہوا ڈھیر فوراً وہ جل بھن گیا
جو بزدل تھے وہ دیکھکر ڈر گئے کہے تو کہ جیتے ہی جی مر گئے
بہادر جو تھے اُن مین اور منچلے وہ جم جم کے اُن غازیون سے لڑے
ہوئی اسطرح گرمی کارزار فلک پر گیا شور دہ گیر و دار
لڑے اُن سے یون جانبر کھیل کر تہتر لگے زخم یون جسم پر
زہے مرد میدان زہے شیر نر لیے وار سب چہرہ و صدر پر
وہ مردان جنگی جدھر چل پڑے گرین لاشین اعدا کی اوپر تلے
لگے ہر طرف پھر تو للکارنے چپ و راست اُنکو لگے مارنے
لگاتے تھے تلوار کھاتے بھی تھے اور اک دوسرے کو بچاتے بھی تھے
ملا اُنکو اعلی سے اعلی مقام قنادیل عرش خدائے انام
ہوئے چار اصحابؓ والا شہید بنی حزم سے عوضؓ عامرؓ سعیدؓ
تمیمی تھے سویم وہ ابن مسیبؓ کہ قارع ہے نام اُنکا بے شک و ریب
ازان بعد یہ تین گرد دلیر ہوئے واصل بارگاہ قدیر
تبوک اور حدیبیہ مین بھی رہے بڑے محترم اور معظم یہ تھے
تو ہم لوگ سب بیس تن رہ گئے مگر خوب اعدا سے لڑتے رہے
مگر اسطرح ہم وہان پر لڑے کہ مارا گرایا اُنھین اور بڑھے
بچیگا نہ ہم مین سے کوئی یہان کہ ناگاہ تشریف لائے وہان
جو دروازون پہ اپنا قبضہ ہوا تو کچھ شک نہین ہمنے ڈر سے لیا
اُسی وقت اک اور گرد دلیر روانہ کیا سمت خالدؓ امیر
اُنھین مین سے پھر پانچ شیر زرین گئے جانب باب حصن متین
جو باقی رہے اور شیران نر رہے ان کے ہمرہ بہ تیغ و سپر
عدوے خدا سخت گھبرا گئے کہا ہین یہ کیسے یہان آگئے
ہوئے جمع کفار وان آکے سب ادھر اور اُدھر سے بطیش و غضب
بڑھے وہ تو یہ سب مکبر ہوے کہ قلعہ گیا گونج ہوش اڑ گئے
تو مردان دین ہوکے سینہ سپر ہوئے حملہ گر اُنپہ باکروفر
چلی اسطرح تیغ تازی گہر کہ گرتے تھے اولون کے مانند سر
کہ بجلی تھے بس دامسؓ شیر نر کہ چکرا گئی کافرون کی نظر
نہ دیکھا کوئی ہم نے ایسا جری شجاعت مین بھی زور و قوت مین بھی
نہ تھا برق مین اُسمین زنہار فرق کہ ہر جا چمکتے تھے مانند برق
بہادر ہوئے اُسکے ہی نذر سب گرجتا تھا جون رعد گرد عرب
مگر جمع تھے وان پہ کفار زار کہ تھے خمس آلاف وہ نابکار
مجاہد بڑھے اُنپہ للکار کے گرایا اُنھین خاک پر مار کر
دلیر جہان دامسؓ نیک خو شجاعت کے نشہ مین تھے جنگ جو
کہ قیمہ سب اگلا بدن ہوگیا مگر پشت پر ایک چرکا نہ تھا
جو تھے اور دلاور بجاہ و حشم بڑھے پر نہ پیچھے ہٹے اک قدم
لگے کہنے یار و ہوئے یون ہین ڈھیر بڑھے ہر طرف سے لیا اُنکو گھیر
ہوئی غازیو پیر شجاعت فدا کہ قدمو نپہ اُن سب کے سر رکھدیا
شہید اُن مین سے ہوگئے ہفت تن کہ شادی سے خندان تھے زخم بدن
غویلم دلاور نے ہے یون کہا مین اُسوقت دامسؓ کے ہمراہ تھا
سراقہ کے بیٹے تھے پھر وہ جری کہین جنکو ہو حامدؓ حمیری
چہارم تھے عوفیؓ قرارؓ مراد کہ دیدار رب سے ہوے شاد شاد
بلاغت مین پھر وہ بڑے ذی شعور کہ جو ہمرکاب سعادت حضور
ہلالؓ اُمیہ یل شیر نر مرارہؓ ربیعہ تھے جنکے پدر
اگرچہ کیا ہر طرف سے ہجوم کہ تھے گرد حلقہ کیے سب وہ شوم
لڑائی کا بازار بس گرم تھا کہ ہر ایک مومن یہ تھا جانتا
حسام خدا خالدؓ ابن ولید لیے اپنے ہمراہ فوج شدید

جو دیکھا ہین اسطرح مبتلا — کیا شور اک بار تکبیر کا
کہ سنتے ہی اعدا کے دل ہل گئے — وہین اُنکے سب چھکے پنج چھٹے

ہین اسطرح شادمانی ہوئی — کہ ہم جسم بیجان تھے جان آگئی
تو ڈر کر وہانسے ہٹے اہل روم — بعد یاس و حسرت برنج و غموم

کہ اتنے مین تشریف لائے ضرار — مع شہ سواران نصرت شعار
بڑھے قتل اعدا کو کرنے لگے — سر اُنکے تنونسے اُترنے لگے

ہوا کافرون کو یہ اسدم یقین — کہ اب جنگ کی ہم مین طاقت نہین
دیے ڈال ہتیار فورًا وہان — لگے کہنے سب الامان الامان

تو شمشیر اسلام بھی رک گئی — ہوے رونق حصن سردار بھی
دلیران و گردان نام آوران — بصد حشمت و جاہ تھے ہمعنان

کہا اُنسے کرتے ہین اعدا طلب — امان اور ہوا قتل موقوف اب
جو کچھ حکم دیجیے وہ لائین بجا — کہ بس انتظار آپ کا ہمکو تھا

یہ کہنے لگے سرور نیک خو — نہ چھوڑو انھین انکی مشکین کسو
یہان جتنے ہون مرد اور عورتین — مرے سامنے باندھ لاؤ اُنھین

تو دوڑے مسلمان پکڑا اُنھین — نہ کی دیر اک دم مین جکڑا اُنھین
حضور سپہدار لائے گئے — کہا ہو مسلمان خدا کے لیے

اُسیوقت بطریق اور سب مشیر — ہوے مومن از حکم رب قدیر
دیے اُنکو تب اُنکے اہل و عیال — کہا تم ہو مومن رہو بے ملال

جو باقی رہے چھوڑ اُنکو دیا — مگر اُنسے اقرار یہ لے لیا
رہین حصن سے باہر اب جا کے سب — ادا جزیہ کرتے رہین بے طلب

کیا جمع سارا غنیمت کا مال — لیا خمس اُسمین سے اول نکال
کیا پھر وہ تقسیم سب فوج پر — ہوئے شادمان مومنین سربسر

یہ کہتا ہے راوی صادق زبان — کہ حضرت سپہدار دین نے وہان
ابوالہول و دامس کو اُس مال سے — دو حصے دیے شاد اُنسے ہوے

ہوے اس سے فارغ جو اہل جنان — لگے کرنے اوصاف دانش بیان
علاج اُنکے زخمون کا کرنے لگے — ہوے چند روز ونین اچھے بھلے

جناب نبی پر درود و سلام — رہین آل و اصحاب پر بھی مدام
تجھے حمد ای میرے رب قوی — سزاوار حمد و ثنا ہے تو ہی

ترے فضل سے ای خدائے انام — ہوئی نظم جنگ حلب بھی تمام
کرون حمد تیری مین کیونکر بیان — نہ مین اسکے لائق نہ میری زبان

گنہگار و عاجز ہون مین ای کریم — تو غفار و قیوم و حی و قدیم
مرا حال سارا ہے تجھپر عیان — مرے حال پر رحم ای مہربان

تری مہر کی انتہا کچھ نہین — تو رحمن ہے اور ارحم الراحمین
مرا کون حامی ہو تیرے سوا — مین بندہ ہون تیرا تو ہے رب مرا

رہے مجھپہ فضل و کرم کی نظر — رہون تجھپہ قربان مین آٹھون پہر
دو عالم مین اک تو ہی محبوب ہے — تو ہی میرا مقصود و مطلوب ہے

تو ہے دوست دشمن کا پروردگار — ترا نام ستار و آمرزگار
رہون دین و دنیا مین مین نیک حال — رہین شاد و خوش میرے اہل و عیال

تمنا مرے دل کی بر لا تمام — بجاہ خود و جاہ خیر الانام
جناب نبی پر سلام و صلواۃ — سدا بھیج ای خالق کائنات

بعد فتح حلب مشورہ سرور لشکر ابرار کا درباب فتح انطاکیہ اور اظہار خیر خواہی کرنا یوقنا کا بحضور امیر اور تعجب فرمانا امیر کا اُنسے بیان کرنا اُن کا اپنے خواب کو کہ زیارت سرور عالم مجھکو ہوئی اور زبان عرب مجھے آگئی اور سوالات اُن کے حضرت سپہ سالار سے اور جواب دینا

ذرا ساقیا ہو ادھر بھی نظر — کہ ہو جام پر کب سے میری نظر
ترے عشق مین جان گنوائے ہوئے ہین — ترے ڈر سے آنکھین لڑائے ہوئے ہین

اکرم کا ترے سب مین ہے غلغلا
مین قربان اسکے مرے ساقیا

مجھے بھی وہ دو آتشہ دے شراب
کہ دل بیخودی سے ہو جل کر کباب

لکھون حال اصحاب قدسی سیر
جو تھے عاشق زار خیر البشر

وہ تھے اپنے قربان سو جان سے
کہ دیتے تھے جانین سب ایمان سے

انھی کی محبت مین روتے رہے
سدا اشک سے منھ کو دھوتے رہے

نہ تھا اک جگہ چین دم بھر انھین
رہے رات دن سب اسی فکر مین

حمایت کرین دین اسلام کی
کہ ہون ہمسے راضی خدا و نبی

لطیفہ

یہ کہتا ہے راوی تازی گہر
حصار حلب پر جو پائے ظفر

تو اک دن سران سپاہ عرب
ہوے حکم سردار سے جمع سب

کہا انسے سردار نے دوستو
سنو حمد ہے خاص اللہ کو

کہ جسنے دیا ہمکو یہ بھی حصار
بڑھا اور بھی اپنا جاہ و وقار

نہین شام مین وہ جگہ اب کوئی
کہ ہم تم کرین اسپہ لشکر کشی

رہا ہے مگر ایک انطاکیہ
مقام اسمین ہے قیصر روم کا

سوا اسکے جو اور ہین بادشاہ
اسی مین ہین موجود با فر و جاہ

یہ ہے عزم اب اسپہ باؤن ظفر
بعون خداوند پیروزگر

مناسب جو سمجھو کرو تم بیان
مددگار ہے داور داوران

یہ سنتے ہی اس بزم مین یوقنا
کھڑا ہو گیا پاس انکے گیا

لگا عرض کرنے بتازی زبان
کہ ای سرور سروران جہان

خدا آپکا ہے معین بیگمان
کہ ہر جا ہوے آپ ہی کامران

یہی انکا باعث ہے کچھ شک نہین
ہین محبوب حق آپ او مومنین

خدا کے یہان ہے یہی دین قبول
کہ حضرت محمد ہین وہی رسول

کہ مذکور انکا ہے انجیل مین
کیا حق نے محبوب اپنا انھین

انھی کے ہین زیر نگین دو جہان
ہوے یون مسیحا بشارت رسان

کہ ہون فارق حق و باطل وہی
نبوت رسالت مین کامل وہی

وہی بیگمان ہون نبی کریم
مرین انکے ماں باپ ہو وین یتیم

کرین پرورش انکی جد اور عم
ہوا کیا اسیطرح ای ذی ہمم

کہا ہان ہوا ہے یون ہین بیگمان
کیا تمنے اسوقت جیسے بیان

مگر مجھکو تم سے تعجب ہے بس
کہ تھی کل تلک تمکو تو یہ ہوس

کہ ان سے لڑون اور مارون انھین
شکست انکو دون خوب لوٹون انھین

کرو گفتگو آج اس طرح کی
اور اسپر تعجب ہے یہ اور بھی

کہ کرتے ہو باتین بتازی زبان
سنا مین نے یہ معتبر ای جوان

کہ عربی سے تمکو نہین آگہی
بھلا کیسے اک دن مین یہ آگئی

یہ سنتے ہی کلمہ انھون نے پڑھا
کہا ای سپہدار نصرت لوا

تعجب ہوا اس سے کیا آپ کو
کہا ہان تعجب ہوا مجھکو تو

کہا آپ جب شہر مین داخل ہوے
مظفر ہوے فضل اللہ سے

رہا رات بھر مین اسی فکر مین
کہ دی فتح اللہ نے مجھپر انھین

اور آتا تھا دلمین مرے یہ خیال
اسی قوم کا پیشتر تھا یہ حال

کہ انکو سمجھتے تھے سب سے ضعیف
اب انپر ہے ظل ظلیل لطیف

مظفر یہی ہوتے ہین جا بجا
انھی کا مددگار ہے اب خدا

یہی سارے عالم مین ہین ارجمند
انھی کا ہے اب سب سے رتبہ بلند

اسی فکر مین سو گیا ای امیر
ہوا مہربان مجھپہ رب قدیر

کہ رویا مین آیا نظر اک گروہ
نہایت حسین اور بہت باشکوہ

جو سردار ہے انمین با عز و شان
کرون حسن کا اسکے مین کیا بیان

کہ اسکے مقابل اگر بدر ہو
شہا سے بھی زائد وہ بے قدر ہو

وہ خوشبو ہے اسکی جو سونگھے کہین
کہے مشک اذفر مین کچھ بو نہین

ستارے وہ سب اور وہ چاند تھا
بشر ایسا ہر گز نہ دیکھا سنا

بشر مین کہان وہ جلال و جمال
نہ رعب و نہ جاہ و نہ عز و کمال

تو حیران ہو کر لگا کہنے مین
بتاؤ ذرا مجھکو یہ کون ہین

کہا مجھسے حضرت محمد ہین یہ
رسول اور محبوب یزدان ہین یہ

کہا دلمین گر ہین یہ سچے نبی
کرین التجا تا کہ رب قوی

مجھے بھی سکھا دے زبان عرب
اشارہ کیا خود یہ فرمایا تب

مین ای یوقنا ہون محمد وہی
کہ عیسیٰ نے دی ہے بشارت مری

رسالت کا مجھپر ہوا ختم دور
نہین بعد میرے نبی کوئی اور

اگر تجھکو اسلام منظور ہو
بحق جان معبود اللہ کو

سمجھ مجھکو بیشک رسول خدا
پکڑ کر باداب ہاتھ آپ کا

دیا شوق سے اسکو بوسہ وہین
ہوا مجھکو مقبول دلسے یہ دین

مین اسلام لایا اسیوقت سے
ہوئی بیعت خاص حاصل مجھے

ہوا پھر مین بیدار ای مہربان
معطر ہے جون مشک میرا دہان

کہا

زبان عرب سے بھی ماہر ہوا
تو بعضی کتابون مین وصف حضورؐ
مطابق وہ سب مین تھے پائے نشان
کہا ہان بہت تھا انھین ہمنے ہے
کہا یہ بھی ہو اُنکے حالات مین
یہ کیا راست ہو ای جناب امیر
یتیم و مساکین کے حق مین جدا
کہا سکے معنے بھی بتلا سیے

کہ عربی مین مین سنے تکلم کیا
پڑھے مین نے اُسوقت پایا سرورؐ
ہوا یہ بھی معلوم مجھکو وہان
کیا اُنپر اللہ نے ہم کو دلیر
کہ اللہ نے کی وصیت اُنھین
کہا ہان ہوا حکم رب قدیر
ہو ارشاد در سورت والضحیٰ[عه]
کہ رہ دی جو پایا بھٹکتا تجھے
مقرب ہین اور اُسکے محبوب بھی

اُسیوقت گھر یوحنا کے گیا
سوا نعت کے اور حالات بھی
یہودی ہین اُنکے عدو سخت تر
کہ مارا اُنھین اُنپہ غالب ہوے
بحق صحابہ و اسلامیان
کہ قرآن مین صاف ارشاد ہو
یہ کہتے ہی وہ دونون آیہ پڑھے
ضلالت کے کیا معنی ہین ای امیر
ہوے آپ طالب بھی مطلوب بھی

اور اسکی کتابونکو دیکھا پڑھا
ملے اور اُنکی علامات بھی
ہو کیا یون ہی الیسرور نامور
قلاع و بلاد اُنکے ہمنے لیے
بحق یتیم اور جو ہون ناتوان
ہو واخفض تو اصحابؓ کے واسطے
کہ سنلو یہ ہین قول اللہ کے
کہ ہین وہ تو مقبول رب قدیر

بعد استفسار یوقنا جواب دینا اور سمجھا دینا حضرت معاذ کا یوقنا کو معنی آیہ شریف ووجدک ضالاً فھدیٰ کو اور پھر بیان کرنا صفات مومنین کو اور اُسکو سنکر رونا یوقنا کا اپنے بھائی کے غم مین اور صلاح دینا سپہ سالار کو واسطے فتح اعزاز کے

یہ سنکر جناب معاذ جبلؓ
بتائی اُنھین راہ دیدار کی
بلا کر حضور یمین باصد کمال
کیا اُنپہ نازل یہ اپنا کلام
نہین علم سے کوئی شی زینہار
اور اسلام سے بڑھکے اور کچھ نہین
نہین ہمنشین بدتر از جہل اور
نہین فکر سے زائد اور نیک کار
زیادہ نہین خوف سے کوئی شی
نہین سچ سے بہتر کوئی خیر خواہ
غنی ہو وہی جمع خاطر جو ہو
کوئی عیش عفت سے بہتر کہان
نگہبان نہین کوئی جون خامشی

لگے کہنے اسمین نہین کچھ خلل
تسلی ہوتا یار سے یار کی
دکھایا خود اپنا جلال و جمال
بتائین جو تھین سچی باتین تمام
کہ ملتی ہو اس سے رہ کردگار
اسیکی بدولت ہو دنیا و دین
پسندیدہ تقوی ہو گر ہووے غور
نہ از صبر نیکی کوئی زینہار
وہ جانے اسے جانے جو کرم مرد
نہ رہبر کوئی اور بے اشتباہ
بلا سے زر و مال گر ہو تو ہو
کہ ہو اسمین آسائش جسم و جان
نہین زہد بہ از قناعت کبھی

یہ معنی ہین اسکے کہ پایا اُنھین
مقام شہود اُنکو کر کے عطا
اسی نے یہ سب اُنکو توفیق دی
تمھین یوقنا کیا نہین یہ خبر
زیادہ نہین حلم سے سودمند
نہین عقل سے بڑھکے کوئی مشیر
نہین ترک خواہش سے مرغوب تر
تکبر سے بدتر برائی نہین
نہین راست بازی سے بڑھکر وکیل
ہوس سے نہین فقر بڑھکر ذلیل
نہین تندرستی سے بہتر حیات
نہین اس سے بہتر عبادت کوئی
کوئی چیز اور ایسی غائب نہین

بھٹکتا ہوا وا دئے شوق مین
جو تھین مشکلین سب کو آسان کیا
محبت کی اور شوق دیدار کی
کہ مومن کے نزدیک محبوب تر
کوئی شی کہ ہو اس سے رتبہ بلند
کہ ہر دم مصاحب ہو یہ ناگزیر
کوئی شی کہ ہو اسکے پیش نظر
نہین نرم تر رفق سے کچھ کہین
یہ ہو شاہراہ ہدی کی دلیل
کہ ہوتا ہو طامع ہی اکثر ذلیل
کہ ہو عافیت مایۂ کائنات
اگر ہو خشوع و خضوع دلی
سوا موت کے ہو جو ہر دم قرین

[عه] واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنين + سله ووجدك ضالاً فهدى ووجدك عائلاً فاغنى + فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر

ہوے یوقنا شاد کہنے لگے
بڑھا مین نے بھی ہر اسیطرح سے

کہا سجدۂ شکر کرکے وہین
کہ حمد اسکو جسنے بتایا یہ دین

لڑون خوب اعداے اسلام سے
کرون جانفشانی خدا کے لیے

رہ حق مین اب جانفشانی کرون
کہ فردوس مین یوحنا سے ملون

کیا یاد اپنا وہ جور و ستم
سراپا ہوے صورت درد و غم

کیا بھائیون نے جو یوسف کے ساتھ
لگے دیکھنے وہ وہی پھر اُنکے ہاتھ

کہ الزام کچھ آج تمپہ نہین
وہ بخشیگا ہر ارحم الراحمین

مشرف ہوے تم جو اسلام سے
تمھارے وہ سب جرم بخشے گئے

ہوے سخت گریان کہا کرکے آہ
کہ اے مومنو سب ہو تم گواہ

یہ واجب ہوا مجھپہ اب تو ضرور
غزا مین نہ ہو مجھسے ذرہ قصور

سپہدار نے یون کہا اُنسے تب
کہ اے عبد اللہ بتلاؤ اب

کہا اے سپہدار نصرت نصیب
ہر اعزاز اک حصن ہانسے قریب

بہت جمع ہین اُسمین مردان جنگ
بہادر ہین جو بندۂ نام و ننگ

توانا و جویاے جنگ و نبرد
جوان ہین پہ دیکھے ہین سب گرم و سرد

بدستور آپ اُسکو وہان چھوڑکر
روانہ ہون انطاکیہ کو اگر

کہا تمنے سچ سچ کیا یہ بیان
ہوا حق زبانسے تمھاری عیان

کہا یہ مناسب ہر حیلہ کرون
کہ جاؤن وہان اُسکو دھوکا دون

کہ کار آزمودہ ہون جرار بھی
دلیر و توانا بھی ہشیار بھی

تعاقب مین میرے ذرا دیر سے
سوار اک ہزار آپ پھر بھیجیے

پہونچکر کسی وہ مین نزد حصار
وہ ہو نصرت حق کا امیدوار

وہ آگاہ ہوکر میرے حال سے
چلا آئیگا ڈر سے لینے مجھے

اسی داؤن سے بچکر آیا ہون بیان
تعاقب مین پیر تو ہین تازیان

گذر جائیگی ہمکو جب نصف شب
کرین قتل اکبارگی اُنکو تب

تو گھس آئین وہ لوگ بھی سربسر
عقب مین ہمارے جو ہون رہبر

معاذ اور خالد سے پوچھی صلاح
کہا ہان مناسب ہر یہی صلاح

کہا گھات مین ہی مرا رب پاک
جو دھوکا مجھے دے وہ ہو خود ہلاک

حقیقت جو اُس دین کی مجھپہ کھلی
تو مجھکو نصریٰ سے نفرت ہوئی

بجز حب حق کچھ نہین اب بیان
نہ پرواے سر ہو نہ پرواے جان

جناب ہمیشہ رضامند ہون
زہے بخت مجھسے وہ خورسند ہون

کتابون مین ہر یوحنا کی لکھا
بائبل و تورات بھی جابجا

مجھے ہوگیا اب یہ عین الیقین
کہ برحق ہر اسلام کچھ شک نہین

ہوئی مجھسے شیطانکی فرمانبری
گئی رائیگان زندگانی مری

محبت مین بھائی کی بھر ناز آ
یہ روئے کہ آنکھین ہوئین اشکبار

سپہدار نے تب یہ اُنسے کہا
کہ بخشا گیا تمنے جو کچھ کیا

ہوے منفعل اپنے اعمال سے
تو اُسوقت یوسف یہ کہنے لگے

ہر فردوس مین یوحنا کا مقام
بصد ناز و نعمت بعیش تمام

ہوے پاک سارے گناہون سے اب
کرو شکر ہر یہ تو انعام رب

کرون سعی جو کچھ مین دینکے لیے
ثواب اُسکا سب یوحنا کو ملے

کہ سب عفو ہو جائین میرے گناہ
رضامند ہو مجھسے حضرت آلہ

کہ کس سمت یہ فوج نصرت مراد
روانہ ہو پھر غزنہ اور جہاد

بلند اور مضبوط و آراستہ
بہت اُسمین سامان جنگی بھرا

بھتیجا مرا وہان ہر فرمان گذار
ہر حاکم بھی وہ ہی وہی قلعدار

بکوس و باعلام و با احتشام
جری اور شہ زور و دارس نام

نکلکر وہ ڈر سے بطیش و غضب
کرے تاخت تا قنسرین و حلب

بتاؤ تمھی ہمکو تدبیر بھی
کہ تدبیر کیا اُسکی ہر فتح کی

وہ سمجھے یہ آیا ہر کرکے فرار
مرے ساتھ اب کیجیے سوسوار

اور اُنکے بدنبر ہو رومی لباس
کہ جاؤن اُنھین لیکے مین بے ہراس

کہ گویا تعاقب مین ہر وہ گروہ
مگر فاصلہ سے رہے سہ کروہ

کہ مین وہان پہونچکر کرونگا بیان
کہ مین بھاگ آیا ہون بچکر یہان

جو پوچھیگا مجھسے تو مومن ہوا
کہونگا کہ ہان اُنکو دھوکا دیا

تو ہمکو وہ لیجائیگا حصن مین
بآرام ہم جاکے اسمین رہین

نہ ہم سعی و کوشش سے قاصر رہین
بعون خداور کو جب کھولدین

یہ سنتے ہی چہرہ سپہدار کا
بفرط مسرت سے چمکنے لگا

اگر یہ نہ پھر جائے اسلام سے
رہے یون ہین ہمسے نہ دھوکا کرے

کہا یوقنا نے یہ کھا کر قسم
کہ کیجیے یقین آپ اے ذی حشم

خدا کے لیے خاص مومن ہوا
نہین مجھکو دنیا کی پروا ذرا

نہین آرزو اور دل مین مرے
مگر یہ فدا ہون خدا کے لیے

نہین کچھ بناوٹ یہ اے نامدار
کہ شاہد ہر خود اُسکا پروردگار

اُسیکی قسم ہی مجھے ای امیر
جو واحد ہی اور بے مثال و نظیر
نبی کی بھی سوگند کھاتا ہون مین
جو حق کے رسول اور بندے بھی ہین
زیارت ہوئی جنکی مجھکو نصیب
ہین بے شبہ و شک جو خدا کے حبیب
کہ ہی راست ببرا یہ سارا کلام
بناوٹ نہین اسمین کچھ لا کلام
اگر اسپہ بھی بدظنی مجھسے ہو
مین جاتا نہین مجھکو جانے نہ دو
کہا تم ہمارے ہو گر خیرخواہ
تو اللہ حامی ہو بے اشتباہ
معاون تمھارا ہو ہر کام مین
سدا آبرو سے وہ رکھے تمھین
سنو غور سے اب مری گفتگو
کہ صادق رہو خوب ای نیک خو
کہ ہی صدق وہ دولت بے بدل
نجات اس سے پلتے ہین سب بے خلل
ہی اسپہ بنا دین اسلام کی
دو عالم کی آرایش اس سے ہوئی
کرے وصف اسکا کوئی کیا بیان
کہ صادق ہی خود مالک دو جہان
شب و روز پھر تم کرو پیروی
ہر اک کام مین اہل اسلام کی
کہ دینی تمھارے یہ بھائی ہین سب
خدا کے محب اور فدائی ہین سب

صفات مومنان

سنو مومنون کے یہ اوصاف ہین
کہ وہ حرص سے پاک اور صاف ہین
وہ مومن ہی جو قوت اُسکو ملے
رضامند ہو شکر مولا کرے
پہنچے جسم جس سے وہی ہی لباس
نہین حرص کرتے جو ہین حق شناس
جہان پڑ رہے ہی گھر اُنکا وہی
سفر مین بناتا نہین گھر کوئی
نہو ملک و دولت پہ اندوہگین
کہ دنیاء دون جاودانی نہین
یہ ہی بیوفا کام آتی نہین
کسیکے بھی ہمراہ جاتی نہین
جو چھوڑ ایمان اس وہ فانی ہی سب
ملے جو وہان جاودانی ہی سب
نہین عیش دنیا کو دم بھر قرار
وہان کی ہین سب نعمتین پایدار
غنیمت یہی ہی تمھارے لیے
کہ بس پاک اور صاف ہو شرک سے
ہوے اہل ایمان بانعام رب
یقینی یہ ہی تم پہ اکرام رب
یہ دنیا ہی محبس مسلمان کو
جنان ہی پئے کافر زشت خو
کہ مومن کو ہر دم یقین ہی یہی
کہ بس قبر ہی خوابگہ ہی مری
سدا گوشۂ عافیت مین رہے
ہو عبرت اُسے غیر کے حال سے
تلاوت سے ہر دم سروکار ہو
کہ یہ اُسکی باتین ہین ای نیک خو
خدا کو ہی غم خوار سمجھے مدام
رفیق اُسکا ہو ذکر رب انام
ہون زہد و ورع یار اور ہمنشین
رہے فکر عقبے مین ہر دم حزین
کہ اندوہ ہی اہل ایمانکی شان
حیا ہی شعار اُسکا پھر بیگمان
رہے گرسنہ ہی یہ اُسکا طعام
سراپا ہو حکمت کرے جو کلام
زمین فرش اور پونجی ہی اتقا
خموشی کو سمجھے غنیمت سدا
رکھے صبر پر اپنا بس اعتماد
توکل ہی وجہ حصول مراد
خرد کو تو جانے وہ اپنی دلیل
عبادت کو حرفہ بلا قال و قیل
جنان کو سمجھتا رہے اپنا گھر
کہ مامن وہی ہی وہی ہی مقر
یہ قول جناب مسیحا سُنو
تعجب ہی اُس شخص سے مجھکو تو
کہ سویا کیا شب کو غافل رہا
اور اللہ نے یاد اُسکو رکھا
تعجب مین اُس سے بھی کرتا ہون بس
ہی دنیا کی جسکو طلب اور ہوس
کہ ہر دم طلبگار ہی اُسکی موت
فرامش کیا اُسنے ہنگام فوت
تعجب مین اس سے بھی رہتا ہون مین
محل اور مکان یہان بناتے جو ہین
کہ ہی قبر ہی سب کا اصلی مکان
یہ کیون محنتین کرتے ہین رایگان
سنو یہ حدیث رسول کریم
جو ہین بحر رحمت کے در یتیم
پناہ دو عالم شہ انبیا
حبیب خدا احمد مجتبے
ہوا جنکے باعث خدا کا ظہور
نہ ہوتے اگر وہ نہوتا ظہور
سلامی ہوے جنکے سارے نبی
ہمارے رسول اور ہمارے نبی
یہ کرتے ہین ارشاد ای باتمیز
کہ جس آدمی کو ملین چار چیز
تو چار اور بھی خود بخود پھر ملین
خدا نے کیا ہی بیان خود انھین
کیا جسنے ذکر خدا کریم
تو ذکر اُسکا کرتا ہی رب رحیم
لکھا فاذکرونی ہی قرآن مین
رہے بخت اُنکے جو ذاکر رہین
دعا کی ہو توفیق جسکو نصیب
تو شرف اجابت ملے از مجیب
کہ ادعونی اور استجب دیکھ لو
خدا کے کرم پر بھروسا کرو
سیوم دولت شکر جسکو ملی
تو افزونی نعمت اُسپر ہوئی
وہ منعم ہین جو شکر نعمت کرین
زیادہ خدا دے اُنھین نعمتین
سنو ہی یہ مضمون فرقان کا
کرو شکر با توجہ تم حق مرا
تو انعام مین تمہیں زاید کرون
ہی سجادہ بیچون اور بیچگون

ہمارا تم جو غفران کا طالب ہوا   تو اسکو ملے مغفرت از خدا
کہ استغفروا ربکم ہے گواہ   ہے اللہ غفار بے اشتباہ
لکھا ہے کہ سردار با احتشام   جہانگیر و جان بخش و عالی مقام
جو فارغ ہوے وعظ و ارشاد سے   تو اک سو سوار اُنکے ہمرہ کیے
وہ تھے ہر قبیلہ کے دس دس جوان   جری اور دانا و صاحب توان
اُنھی کے قبیلہ سے پھر ناگزیر   کیا ہر دہائی پہ اک اک امیر
بنی طے کے سردار خزعلؓ ہوے   ہوے فہرؓ افسر بنی فہر کے
خزاعہ پہ سالمؓ عدی کے پسر   بنیس مسروقؓ صاحب ہنر
اسدؓ ابن حازم ہوے بر نمیر   حضارم پہ ماجد عمیرہ دلیر
سر حمیری تھے وہی ذوالکلاعؓ   جہاندیدہ ذی ہوش مرد شجاع
سر باجلہ سیفؓ اعدا شکن   تمیمی قبیلہ پہ سعدؓ حسن
مرادی پہ ذی امر مالکؓ ہوے   وہ مالک جو تھے بیٹے فیاض کے
لگے کہنے اُنسے سپہدار دین   کرے تم پہ رحمت خداے برین
تمھین ساتھ اسکے مین کرتا ہون اب   یہ ہے دل سے جویاے مرضی رب
فدا ہونے والا ہے حق کے لیے   اسے افسر اپنا ہو جانتے
اطاعت مین حق کی رہے جب تلک   یہ حاکم تمہارا ہے بے شبہ و شک
خوشی سے کرو اُسکی فرمانبری   کہ ہے مقتضاے اطاعت یہی

روایت مشعر بصداقت اسلام یوقنا اور روانہ ہونا اُن کا مع سہ سواران دین بعزم حیلہ و فریب سمت اعزاز اور بتعاقب اُن کے جانا مالک اشتر کا مع یکہزار سوار جرار اور پہونچنا ایک دہ مین

روایت ہے یون عامر زید سے   کہ مین شام مین ساتھ سردار کے
رہا جا بجا سب فتوحات مین   لڑا اپنے اعدا سے مارا لعین
مسلمان ہوتے جو عیسائیان   تو مین اُنسے ملتا تھا اکثر وہان
ولیکن کوئی یوقنا سے سوا   جہاد و غزا مین نہ ساعی ہوا
رہے حال سابق سے وہ برخلاف   سدا خوش نیت اور عقیدہ مین صاف
بدل اہل ایمان کے تھے خیرخواہ   رضامند ہو اُنسے حضرت اِلٰہ
یہ کہتا ہے راوی صداقت اساس   کہ پہنا دلیرون نے رومی لباس
مع یوقنا پھر روانہ ہوے   گئے سہ گروہ جب نکل فوج سے
سپہدار دین نے دلاور سوار   کیے مالکؓ اشتر کے ہمرہ ہزار
کہا پے بہ پے اُنکے اے نامور   روان ہو رکھو اُنکی ہر دم خبر
پہونچ جاؤ تم نزد اعزاز جب   رہو چھپ کسی دہ مین ہنگام شب
اگر ہون وہ اُس قلعہ مین کامیاب   تو تم بھی سحرگہ پہونچکر شتاب
مددگار ہو تا وہ ہون چیرہ جنگ   بعون خدا جاؤ اب بیدرنگ
اسی راہ فوراً روانہ ہوے   جو دن بھر وہ رہ قطع کرتے رہے
پہونچکر سر شب قریب حصار   رہے ٹھیر اک دہ مین جو بلکے کنار
زن و مرد اس دہ مین تھے جسقدر   گئے تھے نکل وہانسے وہ بیشتر

جانا یوقنا کا قریب اعزاز اور گرفتار ہونا اُن کا بدست دارس بدنہاد مع سو سواران عربی نژاد اور خبر پانا حضرت مالک اشتر کا ایک غسانی سے آمد لشکر کفار کی مع یوقنا حاکم روندا تکے بامداد دارس

یہ کہتا ہے سردار مالک سیر   کہ بے شبہ مجھکو ملی یہ خبر
سلیمانؓ عبداللہ سے اور سے   شدیدؓ ابن مازن سے پوچھے جو تھے
جوان مرد خزعلؓ کے کہتے ہین یون   سنا مین نے دادا سے اے ذوفنون
کہ کہتے تھے اسطرح وہ باصفا   گیا مین بھی تھا ہمرہ یوقنا

پہونچتے ہی ہم سب قلعہ کے پاس — یہ کہنے لگے یوقنا حق شناس
کہ یہ جلتے ہین تمھاری زبان — مترجم تمھارا ہون مین بگمان
ملو یک بیک مجھسے تم سربسر — کرو اپنے اعدا کو زیر و زبر
اُسے ہو چکی تھی سب اُنکی خبر — کہ آتے ہین قلعہ پہ اسطرح پر
چلا قلعہ سے لیکے با صد غضب — ملے نزد قلعہ مسلمان جب
ملا نا جزانہ وہ خانہ خراب — کہ اخلاص سے چومتا ہی رکاب
فرس سے گرا کر اُنھین بر زمین — گیا پشت پر بیٹھ کا فرلعین
نہ مہلت ہوئی اُنکو پیکار کی — کہ باندھے گئے دم مین سارے جری
چلیپا بھی ناخوش ہوئی تجھسے اب — بد برا کیا تونے دین عرب
ہی سوگند حضرت مسیحا سے مجھے — کہ انطاکیہ اب مین بھیجون تجھے
پھر اُسجا سے جلدی وہ تیرہ روان — گیا دز مین لیکر اُنھین شادمان
اور اسطرح لاون کو تاکید کی — حفاظت سے غافل نہ ہونا کبھی
کہ ٹھہرے جو اس دہ مین وہ نامور — بدل تھا اُنھین انتظار سحر
جو تھے مازنی عبدرحمنؓ جوان — کیا خود اُنھون نے یہ مجھسے بیان
کہ مین مالکؓ اشتر کے ہمراہ تھا — گئے سمت اعزاز جب یوقنا
تو ناگاہ اک فوج آئی وہان — ہوئی جانب غرب موضع عیان
رہے غائب ہم سے وہ تھوڑی سی دیر — اور آئے تو اسطرح جون نرہ شیر
کرو خوب دریافت احوال کو — کریگا بیان تم سے ہر حال کو
تو مالکؓ نے پوچھا کہ ہی نام کیا — کہا اُسنے ہی نام طارق مرا
قسم ہی تجھے اپنی اس قوم کی — نہ ہمسے خبر اب چھپانا کوئی
جو کچھ جانتا ہون کرون سب بیان — یہ ہشیار ہو جاؤ ای کامران
کہا کر بیان ہم سے تفصیل اب — کہا ایک مخبر ز فوج عرب
ارادہ جو کچھ یوقنا نے کیا — تو وہ مومنو اُس سے آگہ ہوا
کہ بیرا معین ہو وہ آکر یہان — کہ غالب ہون مجھپہ تازی یلان
اعانت کو اُسکی وہ ہو کر تیار — لیے پانسو اپنے ہمرہ سوار

رہو مستعد خوب ای غازیو — تکلم نہ آپس مین اب تم کرو
مین دارس جسوقت حملہ کرون — تو جیٹ ای دلیران تازی قشون
یہ کہکر بڑھے اور جو پہونچے قریب — خبردار تھا دارس بے نصیب
اُسیدم وہ مردود ہو کر تیار — سوار اپنے ہمراہ اربع ہزار
وہین اپنے لوگون کو ٹھہرا دیا — بڑھا پا پیادہ سوے یوقنا
پھری اُسکے پاس ایک سو جو دھی — عنان کاٹ دی اُس سے رہوار کی
سوار اُسکے ہمراہ تھے جسقدر — ہوے یک بیک اُنپہ وہ حملہ گر
لگا کہنے یون دارس بے حیا — خفا تجھسے عیسےٰ ہوے یوقنا
دیا چھوڑ تونے مسیحا کا دین — محب مومنو نکا ہوا بالیقین
کہ قیصر اُڑا کر وہان انکے سر — تجھے دیوے سولی در شہر پر
جو اک اُسکا بیٹا تھا لاون بنام — مقید ہوے اُسکے یان وہ تمام
یہ کہتا ہی راوی فرخندہ فال — سنو حضرت مالکؓ اشتر کا حال
سلیمانؓ عبداللہ لشکری — ہین ناقل کہ مجھکو خبر یہ ملی
کہ رکوعؓ جو تھے نور چشم عباد — یہ کہتے تھے مجھسے وہ نیکو نہاد
روان پڑ بہ پڑ اُنکے ہم بھی ہوے — اور اک دہ مین تھے منتظر صبح کے
اسی گاؤن مین ہمکو تب چھوڑ کر — چلے مالکؓ اشتر کہ لائین خبر
کہ لائے پکڑ اک نصارا عرب — کہا ہم سے ای مومنو اُس سے اب
کہا ہمنے اُس سے کہ تو کون ہی — کہا ہو نہین غسانی ای نیک پی
مین شیبان کا بیٹا ہون ای ذی ہمم — کہا ایک مین قوم تو اور ہم
کہا کھاکے سوگند پروردگار — چھپاؤن نہ کچھ تم سے مین زینہار
کہ آلینگے اعدا تمھین یان ابھی — خلاف اسمین ہرگز نہ جانو کبھی
کہ عصمہ ہی نام اُسکا آیا ہی کل — خبر اُسنے دارس کو دی بے خلل
روانہ کیا اُس نے فورًا مجھے — کہ یوقنا کو آگہ کر اس حال سے
رونداتؔ مین اُس سے جاکر ملا — بیان کر دیا مین نے سب ماجرا
روانہ ہوا ہی اسی سمت کو — نہ غافل رہو اُس سے ہشیار ہو

بعون عنایت کارساز حقیقی گرفتار ہونا سواران رونداتؔ کا بدست مالکؓ اشتر اور پھر مشرف بایمان ہونا طارق کا اور جانا اُس کا حسب الحکم مالکؓ زیر قلعہ واسطے سنانے خبر آنے لشکر رونداتؔ کے بنابر کمک دارس نزد قلعہ

اور سُننا شور و غل کا قلعہ سے

کہا واقدی نے کہ فضل خدا
تو مالکؓ نے ہشیار سب کو کیا
نہ ٹوکا اُنھین دم بخود ہی رہے
نہ اُنسے بچا ایک بھی بھاگ کر
نشانونکو بھی اُنکے رہنے دیا
کہ اسلام کو تو جو کرلے قبول
ترے سب گنہ اس سے ہونگے معاف
یہی ہے مری آرزوئے دلی
مگر مجھکو شیطان نے بہکا دیا
اُسے مار ڈالو وہ مرتد ہوا
ولیکن یہ کلمہ سے منسوخ ہے

یہ اُسے وزان غازیو نیر ہوا
تقیداً اُسے پاس اپنے رکھا
برابر وہ سب اُنکے جب آگئے
کہ باندھے گئے دم مین وہ خیرہ سر
صلیبونکو بھی و وہین قائم رکھا
تو راضی ہون تجھسے خدا اور رسول
کہ اسلام کردے تجھے پاک و صاف
خدا کی قسم ہے کہ مین ہون ہی
کہ اسلام سے پھر کے مرتد ہوا
تو اسطرح مالکؓ نے اُس سے کہا
تہ دل سے جو کوئی کلمہ کہے

نہ دارس کو مخبر نے دی یہ خبر
صہیل ستوران سنی ناگہان
یکایک ہوے حملہ گر مومنین
اُسیوقت اُنکے تنونسے لباس
لکھا ہے کہ پھر مالکؓ نامور
خدا و پیمبر کا یہ دین ہے
برادر ہمارا تو ہو جائے گا
کہ ایمان لایا تھا اے نامور
سنی ہے یہ مین نے حدیث رسول
کہ ہے راست جو بات تو نے کہی
امن مین رہے قتل سے وہ ضرور

کہ آئے ہین مالکؓ بھی با جاہ و فر
گئے گھات مین مثبت سب ہو نشان
اور اک اک کو دو دو نے باندھا وہین
اُتارے کیے زیب تن بے ہراس
لگے کہنے طارق سے اسطرح یہ
یہی دین ہے یہ ہی آئین ہے
ہوا شاد طارق اور اُنسے کہا
مدینہ مین بر دست حضرت عمرؓ
جو پھر جائے اسلام کرکے قبول
یون ہین ہے حدیث جناب نبیؐ
کہ ہے خود یہ ارشاد رب غفور

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک سو اُنکو اللہ بدل دیگا برائیون کی جگہ بھلائیان

مگر جو کہ تائب و مومن ہوئے
یہ سن لے حضور جناب نبیؐ
یہ سنتے ہی کلمہ کو اُسنے پڑھا
کرے دستگیری تمھاری سدا
کرے رحم اور نیک توفیق دے
کہا جو ہو منظور فرمائیے
مدد کے لیے تیری آیا ہے یہان
اگر کچھ بھی شک میری جانب سے ہو
مین جو کچھ کہون وہ بھی سنتا رہے
کہا اُن سے رہنا بہت ہوشیار
بہت شور و غل ہے درون حصار

اور اعمال اُنھون نے پھر اچھے کیے
تہ دل سے وحشی نے توبہ جو کی
ہوا شادمان اُنسے کہنے لگا
رہو سرخرو تم بروز جزا
یہ ایمان تیرا سلامت رکھے
کرون اُس کی تعمیل مین شوق سے
کہا اُس نے حاضر ہون اے کامران
تو کیجے مرے ساتھ ایک شخص کو
کہے مو بمو آکے پھر آپ سے
رہو تم بحفظ خداوند گار
بجاتے ہین بوقون کو وہ نابکار
یہ ہوتا ہے ڈر مین جدال و قتال

بدل دے اُنھی کی خدائے جہان
تو حضرتؓ نے کی اُسکی توبہ قبول
کہ پوری ہوئی اب مری آرزو
ہوئے اس سے مالکؓ بہت شادمان
مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے گنا
کہا جلد اب پاس دارس کے جا
سرمو نہ فرق اس مین ہرگز کرون
کہ در بند ہے اور گئی نصف رات
تو راشدؓ جوان کے چچازاد تھے
غرض جبکہ پہونچے وہ دونون وہان
اُسی وقت راشدؓ سے اُسنے کہا
دگرگون ہے اب اہل قلعہ کا حال

برائی جو کچھ ہو وہین از خوبیان
ہوا ہے ان آیات کا تب نزول
رکھے تم کو اللہ با آب رو
کہا تجھپہ طارق خدائے جہان
کرے محو یکسر جناب الٰہ
یہ کہہ اُس سے حاکم روندات کا
کہ مین اب ہوا خواہ اسلام ہون
لب خندق اُس سے کرونگا مین بات
اسی واسطے اُس کے ہمرہ ہوے
یہ دیکھا کہ ہشیار ہین پاسبان
قسم باپ کی مجھکو اے خوش لقا

بوجہ عشق دختر یوقنا موافق ہونا لادن کا یوقنا سے اور چھوڑنا اُن سب کو اور خود جانا لادن کا بعد مسلمان ہونے کے بعزم قتل پدر اور مقتول پانا اُس کو

کہ اوس کی بہنون نے اوس کو قتل کیا اور معلوم ہونا اوس کو اس حال کا باقرار ہمشیرگان خود اور مطلع کرنا اگر یوقنا اور اہل اسلام کو اور قتل ہونا کفار قلعہ کا اُن کے ہاتھون سے اور آجانا مالک اشتر کا قلعہ مین اور فتح ہونا اعزاز کا

یہ کہتا ہے راوی اہل صفا   خرابی کا ان کی سبب یہ ہوا
وہ اپنے یہان سے بحکم پدر   تحائف مین اموال و اسپان و زر
فزون جاہ و اقبال و لیتے بھی تھا   قرابت بھی تھی آپس مین الفت بھی تھی
گیا اک دفعہ یہ جو وہان میہمان   ہوئی عید حلبان اُسکے یہان
اور اسکے یہان ایک دختر حسین   قیامت تھی قامت مین اور مہ جبین
بدن سبک دل اور بانکی تھی گات   گہر دانت لب لعل باتین نبات
خواصین ہین اُس کے اِدھر اُدھر   وہ تھی اُن ستارون مین جیسے قمر
پری تھی و یا حور طلعت تھی وہ   نگہ تھی کہ آفت قیامت تھی وہ
گیا نذر لون اُڑکے چہرے سے رنگ   ہوا دل کا اُس کے یہ کچھ رنگ ڈھنگ
جو مقتول تیغ ادا ہو گیا   کہا آہ مجھکو یہ کیا ہو گیا
مگر اسقدر ہوش باقی رہا   کہ رسوا ہوا بھید گر کھل گیا
گیا اس طرح بیقرار اپنے گھر   کہ یہ حال مان سے کہا سر بسر
نہ نکلا مرے دل کا ارمان اگر   تو مر جاؤنگا غم سے سر پھوڑ کر
کرون بعد ازان اُس سے تسکین ضرور   ترے دل کو حاصل ہو سور و سرور
یہ سنکر ہوا اُسکا دل شاد شاد   رہا منتظر تا ملے یہ مراد
مالک پر اُنکے ہوے حملہ گر   لگے جا بجا پانے فتح و ظفر
جو اصحاب اور یوقنا اُسکے یان   ہوے قید جیسا ہوا ہے بیان
یہ تاکید کی اُسکو ہشیار رہ   شب و روز اُنسے خبردار رہ
کہ تحقیق میرے پدر سے سوا   ہے عالم یہ میرا چچا یوقنا
سمجھتا نہ تھا جو اسلام کو   نہوتا مسلمان کہ تھا جنگ جو
اگرچہ لڑا بہر ناموس و ننگ   ہوئی بار ہا اُس سے اور ایسی جنگ
نہ کیون انکو حاصل ہو جاہ و وقار   کہ انکا تو حامی ہے پروردگار
اور اُسکی ہی دختر پہ شیدا ہون مین   مبادا کہ اب اور رسوا ہون مین
مناسب ہے انکو ابھی چھوڑ دون   بچون کفر سے اور مسلمان بنون
کہا دل نے بس یہ ہی تدبیر کر   گیا اور کہا اے چچا نامور

کہ لاون تھا دارس کا بیٹا جوان   شجاع و خردمند صاحب توان
پئے یوقنا لے کے جاتا مدام   کہ تھے دونون سردار با احتشام
ٹھہرتا حلب مین وہ اک ایک ماہ   بآرام و عزت بصد عیش و جاہ
نہ تھا اُس سے اُسکو تکلف ذرا   یہ جب چاہتا گھر مین جاتا چلا
سیہ مو سیہ چشم نازک بدن   سراپا کرشمہ و غنچہ دہن
اُسے ناگہان دیکھ اُس نے لیا   ہوا پار دل سے خدنگ ادا
غضب کر گئی اُسکی ترچھی نظر   کہ مہمان کے دل کو کیا اپنا گھر
قیامت کا اُسکو ہوا سامنا   غضب ہو گیا دل جگر تھامنا
کہ ملتے ہی آنکھیں نہ اُسکو ملا   بہت بر مین ڈھونڈھا نہ پایا پتا
اگرچہ سنبھالا بہت آپ کو   کہا عشق نے کیا ہے جو ہو سو ہو
یہ سمجھا کہ اب دل پہ قابو نہین   تو رخصت ہوا وہانسے اندوہگین
فدا دختر یوقنا پر ہون مین   بہت بیقرار اور مضطر ہون مین
کہا اُسنے بیٹے ترے باپ سے   کرون مشورہ ای پیارے مرے
کہ خرچ اُسمین ہوگا جو کچھ مال و زر   کرون صرف مین شوق سے سر بسر
ہوا تھا بس نہ اُسکو وصال   کہ اصحاب حضرت بجاہ و جلال
گرفتار اس فکر مین وہ ہوئے   کہ بچ جائین ہم تیغ اسلام سے
کہ از حکم دارس وہ عالی گہر   ہوے قید قلعہ مین لاون کے گھر
جو گھر اپنے آیا وہ لیکر انھین   تو کرنے لگا فکر اس باب مین
کتب اُسنے دیکھی ہین ہر دین کی   ہی ہر اک طرح کی اُسے آگہی
سوا اس کے عاجز ہوا شاہ بھی   کہ بیدل ہے با این ہمہ سروری
اگرچہ ہی غالب ہوے جا بجا   اُسے حوصلہ کچھ نہ باقی رہا
اگرچہ یہی قوم تھی ناتوان   مگر اب تو ہے صاحب عز و شان
کرے مجھسے یہ عہد گر یوقنا   کہ مین اپنی لڑکی تجھے دے چکا
کہ اسلام سچا ہے کچھ شک نہین   یہی دین ہے مقبول رب برین
مین یہ چاہتا ہون کہ چھوڑون تجھے   اور ان سارے ہمراہیونکو ترے

بنایا تجھے مین نے اپنا پدر
تو والی ہو مجھپر اور اس ملک پر

تنفر سے اب تو پشیمان ہو نہین
مسلمان ہون اور اہل ایمان ہون مین

مگر شرط ہی یہ ہی ای نیک خو
مرا عقد کر اپنی دختر سے تو

کہا یوقنا نے کہ سن ای پسر
یہ بیجا ہی خواہش تری سربسر

مسلمان ہوتا ہی کیا اس لیے
یہ اسلام مقبول ہو کس لیے

خدا کے لیے خاص مومن ہو تو
کہ بڑھتی ہی اخلاص سے آبرو

ملے گی سبھی عزت دینوی
رہے چین سے پھر تو عقبی مین بھی

جناب محمدؐ ہین اوس کے رسول
کیا مین نے اسلام دل سے قبول

اسی دم رہا ہو گئے قید سے
جو ہتیار تھے اوس نے انکو دیے

کہ سوتا ہی صہبا سے مخمور ہی
اوسے مارنا اب نہ کچھ دور ہی

صحابہؓ سے تب یوقنا نے کہا
کہ شاہد رہو دخت مین دیکھا

گیا بہر خون پدر وہ جوان
تو پایا اوسے سر بریدہ وہان

کہا قتل کس نے پدر کو کیا
جواب اوسکو فوراً انھون نے دیا

کہ ہم سن چکے تھے ترا عزم سب
یہ آگاہ ہوتا تو ہوتا غضب

پھرا یوقنا اور اصحابؓ کو
خبر دی کہ گذرا یہ ای مومنو

لگی چلنے ہر سمت تیغ غزا
کہ اوڑنے لگے سر وہان جابجا

سنا جبکہ طارق نے یہ شور و غل
کہ پہلے بیان کر دیا مین نے کل

ہوے رونق زین وہ عالی وقار
بڑھے لیکے شیران مردم شکار

جو پہونچے یہ جا کر قریب حصار
تو در پر ملا لاوان نامدار

اوسے انتظار ان کی آمد کا تھا
یہ پہونچے تو قلعہ کے اندر لیا

کہا سب نے اللہ ہی سب سے بڑا
کہ جسنے ہمین اب مظفر کیا

ڈرے اسطرح اوس سے عیسائیان
کہ سب نے کہا الامان الامان

مسلمان انھین کر چکے جب اسیر
کیا اور شکر خدائے قدیر

کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہ پھر یوقنا صاحب جاہ نے

یہان اسطرح ہم ہوے فتحمند
لگے کہنے یون مالکؓ ارجمند

اگرچہ فراق عزیزان ہی سخت
دیا چھوڑ مین نے انھین ایک تخت

کہ دل کو مرے ہو گیا یہ یقین
ہی اسلام مقبول رب برین

خدا را سمجھ مہر اوس کا یہی
کہ دیتا ہون تجھکو رہائی ابھی

کرونگا نہ مین اوس سے تیرا نکاح
کہ تیری نیت مین نہین کچھ فلاح

غرض بیچ مین آگئی اور جب
مسلمان خالص بنا پھر تو کب

مسلمان ہوگا جو اسطرح پر
تو بر آئے گی آرزو سربسر

یہ سنتے ہی اوس نے کہا ہون گواہ
نہین کوئی معبود الا اللہ

یہ کہکر دیا کھول ان کو وہین
تھے ان کے سوا جسقدر مومنین

کہا شوق سے تم تو تیار ہو
کرون قتل مین جاکے اب باپ کو

کرین خوب پھر قتل نصرانیان
علی برکۃ اللہ رب جہان

اور اپنی رہائی ہی مہر اوسکا بس
نہین اور اب دل مین میرے ہوس

وہین اوسکی بہنین بھی موجود تھین
بہت چست و چالاک و زہرہ جبین

کہ ہم نے کہا اوس نے کسواسطے
کہا خاص رب العلی کے لیے

یہ کہتا ہی راوی صادق زبان
ہوا ان سے مسرور وہ نوجوان

اوٹھے وہ چلے بیچ مین قلعہ کے
جو پہونچے تو تکبیر کہنے لگے

نصار اسکے اوپر قیامت ہوئی
اوٹھا شور ہر سو پڑی کھلبلی

اوسی وقت دونون پلٹ کر گئے
ہوئے مالکؓ آگہ جو اوس حال سے

مگر سو کو انہین سے چھوڑا وہان
رہین تا ابیرون کے وہ پاسبان

کہ تھا یوقنا نے کہا اوس سے یون
ہین لینے سوار اور در کے برون

غرض جب وہ آئے درون حصار
یہ شیران اسلام ترسا شکار

ہمارا خداوند پیروزگر
ہی ناصر بھی اور خاذل من کفر

وہین تیغ اسلام بھی رک گئی
ہوئی از سر نو انھین زندگی

کیا یوقنا کا بھی احسان ادا
کہ بے شبہ تمنے یہ احسان کیا

کیا اشترؓ سے وہ سب بیان
کہ مومن ہوا لاوان ای کامران

کہ کرتا ہی جو کام رب انام
ہم اسکے ہوتے ہین سامان تمام

روایت دیگر بقتل دارس کہ بوجہ حب ایمان لاوان نے اوس کو قتل کیا اور کیفیت استفسار لوقا از امنہ ریادری سبب فتحیابی اہل عرب اور چھپانا اوس

کا حق کو لوقا سے مگر بدل یقین ہونا اوس کو کہ ملت احمدی حق ہی اور مسلمان ہونا دونون کا اور قتل ہونا مقیدین کا مع روندات حسب فرمان مالک رضی اشتر

روایت یہان ایک یہ اور ہی
سنو مومنو قابل غور ہے

صحابی ہین یہ مرد عالی نسب
نہایت جری اور بدری لقب

بیان کرتے ہین فتح کا اسکے حال
کہ جب ہم بافضال ایزد تعال

لباس و ظروف و زر و سیم و طلا
حسام و سپر اشتر و بادپا

صحابی ہین یہ قیس اور اہل بدر
بڑی دونون عالم مین ہی انکی قدر

دیا حکم پھر اہل قلعہ کو یون
کہ اب ڈر سے ہو جاؤ تم سب برون

گئے قصر مین اور جو دیکھا اُسے
پراگندہ و خستہ پایا اُسے

یہ کی عرض لاؤ انھی ای خوش لقا
کہ لوقا ہی بھائی جو میرا بڑا

کہ لاؤ اُسے میرے اب روبرو
جو حاضر ہوا وہ کہا اس سے تو

کہ خون پدر ہو کسی نے کیا
بیان کر کہ اُسکا سبب کیا ہوا

کرون عرض مین ذکر اک روز کا
کہ اس ڈر مین ہی جو جبادت کدا

کہ پڑھتا تھا انجیل و تورات مین
سمجھتا تھا ملت کی ہر بات مین

کہا مین ہون حیران کہ ہی کیا سبب
جو منصور ہوتے ہین اہل عرب

نہ تھا یہ تو ہمکو عرب پر گمان
کہ بے ساز و سامان تھے اور ناتوان

یہ حاصل ہوا انکو فر ہمی
ملی خاک مین شوکت قیصری

مرے اچھے اُستاد تبلا مجھے
سبب اسکا معلوم ہو گر تجھے

کسی کی اگر پیشین گوئی یہ ہو
نہ مجھسے چھپا اب بتا مجھکو تو

سوا اس کے قیصر نے خود خبر
کہی اپنے دربار مین ای پسر

کہ ان کے نبی نے کہا بالیقین
کہ لائی نبی میرے آگے زمین

سو میری بڑی ہی جہان تک نگاہ
ملی میری امت کو بے اشتباہ

یہ سید دم مخالف ہوئے شاہ سے
یہ چاہا کہ اب مار ڈالین اُسے

یہ اُستاد سے سن کے مین نے کہا
کہ ان کے ہمیشہ کے تم حق مین کیا

لکھا ہی کتابون مین یون سربسر
پڑھا مین نے بے شبہ و شک اے پسر

مگر نام اُسکا ہمین تو نہین
کہ وہ ہی ہمیشہ ہی دین بالیقین

یہ بات دل مین ہی میری رہی
کہ بھولے بھی اب تک نہ آئی کبھی

جو ہین بولبابہ یل پاک دین
بن منذر و قاتل کافرین

حلب سے سپہبد نے بھیجا انھین
یہ موجود تھے فتح اعزاز مین

ہوئے قابض حصن مالک نے تب
کیا جمع سامان غنیمت کا سب

مقرر ہوئے اُسپہ قیس دلیر
کہ اُس کے محافظ ہین ناگزیر

لڑے جنگ ہان مین بھی یہ جوان
گئی تیر سے انکی اک آنکھ وان

گئے ڈر سے باہر جو نصرانیان
ہوئی فکر انکو ہی دارس کہان

کہا اس لعین کو کیا کس نے قتل
بتاؤ کیا ہوا ہے جس نے قتل

کیا قتل اُس نے اسے ناگزیر
یہ سنکر لگے کہنے مالک دلیر

بتا اسکا قاتل بنا کس لیے
نہ ہم نے سنا روم مین جز ترے

کہا حب اسلام باعث ہوئی
نہین اس سوا اور باعث کوئی

ابا منذر اُستاد میرا و ہان
سبق مجھکو دیتا تھا ای مہربان

سوا میرے اُس کے نہ تھا اور کوئی
جو حاصل مجھے اُس سے خلوت ہوئی

نہین تجھکو ای باپ کیا یہ خبر
کہ فرمانروا ہوگئے شام پر

انھی نے لیے چھین سارے بلاد
ہوئی ہر جگہ انکو حاصل مراد

معادن ہی انکا خدا سے برین
جہان ہو گیا ان کے زیر نگین

لکھا کیا یہ رومی کتابون مین ہی
کہ یونان کے جنگ نامون مین ہی

تو اُسوقت اُس نے یہ مجھسے کہا
کہ ہان ہی کتابون مین مین نے پڑھا

کہا تم سے کہتا ہون مین کم و کاست
خبر یہ ملی ہی مجھے راست راست

نظر میری خاور سے تا باختر
پڑی اُسپہ دیکھا اُسے سربسر

یہ سنکر ملوک اور اہل علم
رعایا و تجار بھی یک قلم

فراست کی دولت بجا انکے شاہ
نہین تو وہ کرتے ہی قتل و تباہ

سمجھتے ہو مجھسے کہو تم صاف صاف
کہا مجھسے تب اُس نے یون بخلاف

کہ ہووے عرب مین خدا ہی نبی
اشارت یہی دی مسیحا نے بھی

یہ سنتے ہی مجھکو یقین ہو لیا
چھپاتا ہی کہتا نہین برملا

جو کل ہو فنا اب یہ مومنان
گرفتار ہو کر ہوے قیدیان

کہا مین نے دل مین کہ ہر دو یہی
جو اعراب کا تھا عدو کے دلی
سمجھتا نہ بر حق جو اسلام کو
نہ ہوتا یہ مومن کہ تھا جنگ جو
کہا مین نے بہتر ہے قتل پدر
کہ باغی و کم فہم ہے بے خبر
غرض جبکہ سویا یہ پیکر شراب
تو مین نے کیا قتل اسکو شتاب
تو موجود تھا لاون نیک خو
کہ خود کر چکا تھا یہ اس کام کو
یہ کہتے ہی کلمہ جو اس نے پڑھا
ہوے شاد مالک رض یہ اس سے کہا
سعید عمرو اور وہی سو سوار
جو تھے ہمرہ یوقنا با وقار
رئیس روندات اور بندیان
حضور ان کے لائے گئے پھر وہان
کیا حکم مالک رض نے مارو انھین
یہ اعدائے حق ہین چھوڑو انھین
لکھا ہے کہ ہے سچ روایت یہی
کہ یون ہین ہوئی فتح اعزاز کی

کیا قتل بھائی کو ان سے لڑا
بانجام لیکن مسلمان ہوا
اسیر ہوا مجھکو عین الیقین
کہ حق اس کی جانب ہے کچھ شک نہین
ازان بعد کردون مین انکو رہا
بنون پھر مسلمان کہ خوش ہو خدا
گیا پھر یہان سے مین ای خوش صفات
کہ دون قید سے مومنان کو نجات
کہا یہ کیا تو نے کس واسطے
کہا خاص رب العلی کے لیے
کہ اللہ مقبول کر لے تجھے
کہ دارین مین سرخرو تو رہے
رہے وہ زمین اور مالک رض نامور
چلے آئے باہر بصد کر و فر
کیا عرض اسلام انپر مگر
ہوئے منکر اس سے وہ سب خیرہ سر
وہ شمشیر تازی سے مارے گئے
تنون سے سر ان کے اتارے گئے
کیا قتل لوقا نے بے شک اسے
کہ جیسے ابھی ہم یہان لکھ چکے

حاضر ہونا اسیران قلعہ اعزاز کا بحضور مالک اور پہچان لینا مالک اشتر کا ابا سندر پادری استاد لوقا کو ان مین اور دریافت فرمانا اس سے اس بات کو کہ حسب بیان لوقا تو نے حق بات کو مستحق سے کیون چھپایا اور عذر بیان کرنا اوس کا اور فہمائش کرنا اوس کو ایمان لانے پر سوال کرنا اوس کا مالک اشتر سے درباب تخلیق عالم کہ اول کیا چیز پیدا ہوئی اور تشریف لانا وہان فضل عباس کا مع شہسواران موحدین اور مجیب ہونا فضل کا سوالات پادری پر اور مسلمان ہونا اسکا

ہوئے کوچ پر جبکہ مالک رض تیار
اسیران قلعہ کو با حال زار
جوان اک ہزار انمین تھے قیل و قال
سوا ان کے رہبان اور کہنہ سال
تھین نازنینین بھی یکصد ہشتاد تن
کئے عیش اور دیکھے رنج و محن
تو فوراً انھین ہو گیا یہ یقین
کہ استاد لوقا ہے کچھ شک نہین
کہ جسکا کیا تم نے وہ تذکرا
کہا ہان وہی ہے یہ ای باصفا
سنا مین نے یہ حال ان سے ترا
بتا کس لیے حق کو مخفی رکھا
تو یون عرض کرنے لگا پادری
چھپایا نہ حق مین نے ان سے کبھی
کہ سچ بات لگتی ہے سب کو بری
نہین فرق اسمین ہوا ہے کبھی

سے آئے دلیران فیروز فر
کہ کیا حکم دیتے ہو ای نامور
تھے دو صد چہل پنج اور دو ہزار
حسین لڑکیان عورتین گلعذار
لگے دیکھنے انکو وہ نامور
پڑی ایک راہب پہ انکی نظر
طلب کر کے لاون کو لوقا کو بھی
کہا ان سے کیا ہے یہ وہ پادری
یہ کہنے لگے وہ وحید جہان
کہ ای عالم دین ترسائیان
کہ یہ لوگ تو اس کے حقدار تھے
پڑھا علم ہے تو نے پھر کس لیے
ولیکن ڈرا مین کہ رومی مجھے
ابھی مار ڈالین گے اسواسطے
یہ ظاہر ہے ای سرور نامور
ہوئے قتل یون مین برادر پدر

کہا خیر لیکن ہمین یہ بتا
مسلمان ہوتا ہے اب تو بھی کیا

بتاؤ مجھے پوچھتا تم سے ہون
نہ جبتک بتاؤ نہ مومن بنون

کہ قلعہ مین اکبار گی غل ہوا
وہ سنکر یہ سب بندگانِ خدا

لگے کہنے ہر جو یہ یون مومنان
کہ تیار ہو جائین سب غازیان

یہ سنکر پلٹ آئے وہ بیک خبر
کہا ساتھ والون سے تیار ہم

وہان سے ذرا بڑھ کے سید امین
سبھی صف بصف ہوکے آن تین

اناگہ نظر آئے شیرانِ دین
بجاہ و بشوکت بنصرت قرین

دلاور تھے سب شک غرندہ شیر
دلیران عالم سے ہر اک دلیر

غنیمت کا بھی مال تھا انکے ساتھ
وہ کیا مال ہے تھا خدا اُنکے ساتھ

عنان باعنان سب مجاہد سوار
کہ ہوتے تھے تعداد مین اک ہزار

ہوا شور تہلیل و تکبیر کا
لگے ہونے باہم سلام و دعا

کہ ہمکو خدا نے مظفر کیا
ہوا فتح یہ حصن اعزاز کا

مین تھا ستعد کو چکا اے دلیر
کہ جاؤن حضور جنابِ امیر

تو اُس شیخ سے فضل رض نے یون کہا
کہا ہان پوچھ جو کچھ تو ہے پوچھتا

ہوئی خلق کیا چیز اے ذی ہمم
کہا فضل نے ہے وہ لوح و قلم

ہے نزدیک بعضونکے وقت قران
حساب و عدد کو بھی ایسے ہی بان

نظر اسپہ کی حق نے وہ دُر آب
ہوا ہیبت و رعب سے آب آب

اور اُس آب پر عرش کو تھا قرار
کہ قدرت کا اُسکی نہین کچھ شمار

ہے بعضون کے نزدیک اسطرح سے
جو خالق نے دیکھا طرف آب کے

زمین کو بھی پھر اُس نے پیدا کیا
سوا اُس کے ہے اسطرح بھی کہا

ٹھہر جاؤ تم اور رکھو قرار
نہ ٹھہری وے ظلمت نابکار

کہ اُس سے خداوند راضی ہوا
اور آتش کو ظلمت سے پیدا کیا

نہین روجبین نیکون کی ہین تبہ
بدون کی ز ظلمت اسی واسطے

کہا بعض نے ایک نقطہ وہ تھا
کہ خالق نے پہلے جو پیدا کیا

الف کے سے پھر وہ الف یہ بڑھا
کہ مبدا کتاب خدا کا بنا

بڑا اور نرالا ہے سب سے وہی
کہ پیدایش خلق نطفے سے کی

یہ سنتے ہی کلمہ کو اُس نے پڑھا
ہوا شادمان اور یہ اُنسے کہا

اُسے دیکھ کر اہل اعزاز سب
مسلمان ہوئے باسرور و طرب

ہوئی فتح اعزاز بھی اب تمام
جناب نبی پر درود و سلام

کہا کچھ مسائل ہین مین نے جنھین
پڑھا ہے انا جیل و تورات مین

کہا پوچھ بتلائین گے ہم تمام
زبان تک نہ آیا تھا اُسکے کلام

مشوش ہوئے مالک رض باوقار
دلیرانہ جھپٹے بسمتِ حصار

بزاعہ و شہج سے کے جانب غبار
نظر ہمکو آتا ہے اے باوقار

اُسی دم مسلمان نصرت شعار
ہوئے راہوار ون کے اوپر سوار

اُسی سمت ہر ایک کی تھی نگاہ
کہ ہے کون آتی ہے کسکی سپاہ

انھی کی طرف وہ چلے آتے تھے
بصد شوق گھوڑے اڑاتے ہوئے

جلو مین پیادہ دوان مشرکین
مقید تھے اور اُنکی مشکین بندھین

امیر انکے وہ فضل عباس رض تھے
کہ جو دشمن دودۂ یاس تھے

ہوئے شاد و مسرور مالک جری
بڑھے اُنکی جانب بشوق دلی

کیا فضل رض نے اُنسے دریافت حال
لگے کہنے یون مالک رض خوش خصال

بیان کر دیا حال پھر سر بسر
کہ اس اس طرح ہم نے پائی ظفر

پر اس پادری نے ہے روکا مجھے
سوالات کچھ اُس نے مجھسے کیے

کہا اُس نے اب یہ بتاؤ مجھے
کہ قبل از زمین اور افلاک کے

کہا بعض نے عرش و کرسی کو بھی
کہ پیدایش اول انھی کی ہوئی

کہا بعض لوگون نے اس طرح پہ
کہ پیدا کیا پیشتر اک گہر

ہوئی عرش کی بعد اُس کے بنا
ہے یاقوت سے اُسکو پیدا کیا

کہا بعضے لوگون نے ہے عقل کو
کہ تا منتفع اُس سے مخلوق ہو

تو کانپا ہلا اُس سے اُٹھا دھوان
کیا خلق اُسی دود سے آسمان

کہ پیدایش نور و ظلمت ہوئی
ہوا انکو یہ حکم رب قوی

رہا نور ثابت تو اُس نور سے
جنان حور و غلمان پیدا کیے

کہ غصہ ہوا اُسپہ رب برین
رضامند اُس سے وہ مالک نہین

سونے مرکز خویش مائل ہین سب
بدی اور نیکی کا ہے یہ سبب

نظر اُسپہ اُس نے جو ہیبت سے کی
کنیا بڑھ گیا شکل پھر ہو گئی

وہی ہے خداوند یوم الحساب
کہ نقطہ سے اُس نے بنائی کتاب

کرے قبض روجین وہ انکی تمام
جلائے قیامت مین پھر لا کلام

کہ کچھ شک نہین اسمین اے خوش بیان
ہین مخصوص اس علم سے مسلمان

مگر چند کافر جو بدبخت تھے
مشرف ہوئے وہ نہ ایمان سے

سزاوار حمد و ثنا ہے خدا
کہ اُس نے یہ انعام مجھپر کیا

الٰہی تو میرا مددگار ہو
دو عالم مین بیڑا مرا پار ہو
رہے دمبدم مجھپہ لطف و کرم
مرے دل کا سب دور ہو جائے غم

مددگار ہو اے خدائے کریم
کہ ہے تو خداوند فضلِ عظیم
ترے رحم کی انتہا کچھ نہین
ترا نام ہے ارحم الراحمین

تمنا مرے دل کی بر لا تمام
بجاہ خود و جاہ خیر الانام
بصدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
مجھے نور سے اپنے کر منجلی

عطا کر مجھے اب وہ سوز و گداز
رہون چشم تر با ہزاران نیاز
تو رکھ میری اولاد کو شادمان
بجاہ و بعزت بہر دو جہان

آغاز فتح انطاکیہ

جانا یوقنا کا مقام اعزاز سے جانب انطاکیہ بعزم فریب و حیلہ با قیصر روم اور پہونچنا حضور قیصر مین اور اعتماد ہونا قیصر کو اُن کی تقریر پر اور مقرر ہونا اُن کا خدمت عالی شہر انطاکیہ پر اور پہونچنا سواران ہمراہی یوقنا کا انطاکیہ مین اور بھیجنا قیصر کا یوقنا کو واسطے لانے اُن سوارون کے اور آنا اُن کا بھی انطاکیہ مین

امام سیر واقدی نے کہا
کہ اعزاز پہ جبکہ قبضہ ہوا
تو فضلؓ اور مالکؓ نے چاہا چلین
حلب مین سہیدؓ اردین سے ملین

کہا یوقنا نے یہ کھا کر قسم
نہ جاؤن گا لشکر مین اے ذی حشم
کہ ہون اپنے دل مین نہایت شرمسار
کہ مجھسے تو کچھ بھی بن آیا نہ کار

مین جاتا ہون اب سوے انطاکیہ
تعجب نہین ہے بعون خدا
کہ حیلہ سے اُسپر مین ہون کامیاب
تمنا بر آئے بعد آب و تاب

کہا فضلؓ نے اے دلاور جوان
یہ قرآن مین موجود ہے بیگمان
پیمبر سے کہتا ہے پروردگار
کہ تیرا نہین ہے ذرا اختیار

کہا یوقنا نے کہ اے نیک نام
نہ لوٹونگا جب تک نہوگا یہ کام
وقار اہل اسلام مین پاوین
کہ بس سرخرو اِس سے ہو جاوین

یہ کہکر لیئے اپنے ہمرہ سوار
کہ ہوتے تھے دو سو زرہ ور شمار
لکھا ہے وہ سب اُنکے ہمقوم تھے
مشرف ہوئے تھے جو ایمان سے

کیا اُن کے دل مین تھا ایمان نے گھر
کہ سچے مسلمان تھے وہ خوش سیر
توانا بھی تھے اور جگر دار بھی
بہیت اور ہشیار و طرار بھی

حلب مین تھے سب اُنکے اہل و عیال
وہ تھے معتبر ہر طرح بے مقال
پھر اپنے خدا پر توکل کیا
روانہ ہوے سوئے انطاکیہ

جو پہونچے قریب اُسکے وہ نیکخو
کہا اُن سوارونسے ٹھہرے رہو
اگر دو چار دن تک کسی جا مقام
مرے بعد آنا تم اُس مین تمام

اور اسطرح گویا کہ تم لوگ سب
فراری تھے ہو از اہلِ عرب
کہ تا ہووے حیلہ مرا کارگر
عدو ہم سے ہون غافل و بیخبر

بہی خواہ سمجھین ہمین دشمنان
نہو اور کچھ اُن کے دلمین گمان
مگر چار فارس کو ہمرہ لیا
دلیرانہ پھر دو ان سے رستہ لیا

چلے راہ حازم سے وہ نامور
اور اسوار ارتاج کی راہ پر
یہ کہتا ہے راوی صادق کلام
کہ ہے دیر سمعان جس دیر کا نام

وہ آباد ہے ساحلِ بحر پہ
ہوا اسمین جب یوقنا کا گذر
سوار و پیادہ تھے موجود وان
کہ راہون کے رہتے تھے وہ پاسبان

انھین دیکھ کر آئے وہ تیز پے
کہا کون ہو اور کیا حال ہے
کہا ہون مین فرمانروائے حلب
یہان بھاگ آیا ز خوف عرب

تو افسر نے ہمراہ کر کے سوار
کہا جاؤ پیش شہِ نامدار
حراست مین اپنی وہ لیکر انھین
چلے اور جو داخل ہوئے شہر مین

جو کرجاتھا فتیان نامی بڑا
انھین کردیا شاہ کے روبرو
اور اس شخص نے یہ کیا ہی بیان
ملی بہ سچی سچی خبر یہ نہین
مگر مین مسلمان ہوا ظاہری
سپہدار سے اُنکے مین نے کہا
کہ مین اور وہ جانفشانی کرین
غرض میری یہ تھی اُنھین کر کے قید
اُسی پر کیا اُسنے بس اعتبار
اسی کا ہو قاتل جو اُسکا پسر
ہوئے ہر طرف قتل و غارت کنان
عرب سے بھی کرتا نہ اسطرح جنگ
کیا یوقنا نے جو یہ سب بیان
تھے اُن مین سلاطین اور بادشاہ
جو کچھ حال اُسوقت اس نے کہا
یہ سنکر ہوا بادشہ اُنسے شاد
کہا غم نہ کر اسکا تو زینہار
یہ کہکر کہا تجھکو عامل کیا
جو تو چاہتا ہی وہ ہو سب حصول
ہوا حاضر اور یون کہا شہریار
یہ ظاہر ہی ان سب کے انداز سے
اگر ہون وہ ہمقوم تیرے انھین
خیال اسکا بھی خوب تجھکو رہے
کہا یوقنا نے کہ اے شہریار
گران ذیل تھے شہ کے جو اردلی
انھین دیکھکر یوقنا نے کہا
دعا دی کہ رہ باہزار آب وتاب
کہا ای جہاندار صاحب حشم
تو اعزاز پہ پہونچے یہ دکھا دہان

عبادت کو قیصر تھا اُسمین گیا
یہ کی عرض ای خسرو نامجو
کہ شہر حلب کا مین ہون مرزبان
کہ داخل ہوا تو تو اسلام مین
مرے دل مین تھی یہ سمائی ہوئی
دلا دون تمھین قلعہ اعزاز کا
کرین قتل وارس کو در کھول دین
حضوری مین بھیجون ترے شل صید
نہ یہ پیچ سمجھا نہ تھا ہوشیار
مرا اسمین کیا بس ہی ای نامور
مین اور چار دن یہ بھاگ آئے یہان
کہ اک سال مجھسے رہے خوب تنگ
جو حاضر تھے اور لوگ اُسدم وہان
قس و راہب و افسران سپاہ
اور اب بھی تو معلوم ہو جائیگا
ہوا اُن کے اوپر اُسے اعتماد
گیا چھوٹ تیرا جو شہر و دیار
تو انطاکیہ پہ ہو فرمانروا
نہ ہو تیرا خادم بھی ہرگز ملول
حلب سے ابھی آئے دو سو سوار
شکستہ ہین آئے ہین بھاگے ہوے
لے آتا کہ ہمراہ تیرے رہین
نصارا عرب اُنمین شامل ہوے
بھی خواہ تیرا ہون اور جان نثار
ہوئے اُنکے ہمرہ کچھ اُنمین سے بھی
تمھین آفرین مرحبا مرحبا
ادب سے لگے چومنے پھر رکاب
گئے تھے بزاعہ و منبج یہ ہم
کہ قابض ہوئے اُسپہ بھی تازیان

یہ دروازہ پر اُس کے ٹھہرے رہے
جو داروغہ ہو دیر سمعان کا
کہا شہ نے ای یوقنا کر بیان
کہا جو سنا شاہ نے راست ہی
فریب انکو دون آنکے شہر سے بچون
کرون قتل مین حاکم قلعہ کو
عقب سے مرے اور نامی سوار
مگر آہ وارس سے غلطی ہوئی
مجھے اور اُنھین ای شہ نامور
ہوا قید سے مین رہا و انہ جب
نہ ہوتی جو الفت مجھے دین کی
یہ تقدیر پر کسکا چلتا ہی بس
کہ قیصر کے خاصان درگاہ تھے
مددگار سب یوقنا کے ہوئے
چھپے گا نہ ہرگز ذرا اسکا حال
دیا خاص ملبوس خلعت مین سب
لب تجھے عامل انطاکیہ کا کرون
کہا یوقنا نے کہ ای شہریار
لگھا ہی کہ تھین یہ ہی باتین وہان
یہ کہتے ہین وہ لوگ ای رشک جم
کہا شاہ نے یوقنا سے کہ تو
وگرنہ حفاظت سے لاتا کہ حال
نہون اہل بحر و دمشق و حمات
یہ کہکر اُٹھے اور روانہ ہوے
غرض پل پہ پہونچے جو یہ کامران
اور انکو وہ اُس شان سے دیکھکے
کہا کیسے تمکو رہائی ہوئی
اور افسر تھا اک ہمپہ گرد عرب
وہین وقت شب ہمنے چھوڑا اُسے

جو فارغ ہوا وہ تو اندر گئے
اُسی نے انھین یان روانہ کیا
ہوا کیا سبب تو جو آیا یہان
یہ اخبار سب بیگم و کاست ہی
کوئی بات اُنکی نہ پھر مین سنون
دلاور مسلمان سو مجھکو دو
روانہ کرو فوج سے اک ہزار
کہ جاسوس نے جو خبر اُسکو دی
کیا قید اُس نے تو لادون گھر
تو شمشیر لے لیکے اہل عرب
نہ مین مارتا یوحنا کو کبھی
کہ انسان ناچار ہی ہر نفس
وزیر و مشیر اور ذی جاہ تھے
یہ کی عرض ای بادشہ سچ تو ہی
کہ سب ہمپہ کھل جائیگا بے مقال
کرے اور بڑیکا بھی با صد طرب
تری آبرو اب زیادہ کرون
رہے روز افزون یہ جاہ و وقار
کہ تھا آہنی پل پہ جو پاسبان
رئیس حلب کے ہین ہمقوم ہم
ابھی جا انھین دیکھ ای نیک خو
مین پوچھون کہ کرتے ہین کیا قیل و قال
فصاحت سے کرتے ہین رومی مین بات
سواران شاہی بھی ہمرہ چلے
کیا حکم اُنکو بلاؤ یہان
اُتر آئے گھوڑون سے پیدل ہوئے
کہو کسطرح سے ملی زندگی
جو لوٹے وہاں سے بسمت حلب
خوشا بخت طاعت سے اُنکی بچے

تھے موجود رومی وہان جسقدر
سگئے یوقنا پھر جو دربار مین
یہ تقریر سب نے سنی سربسر
تو لیتے گئے اپنے ہمرہ انھین
شہ روم نے انکو خلعت دیے
انھین لیکے انطاکیہ مین گئے
کیا عرض سب ماجرا اور کہا
مکان بھی دیا قرب مین قصر کے
کیا شہ کو آگاہ اس حال سے
کہ یہ میرے ہمقوم ہین خسروا

عذر یوقنا از خدمت مفوضہ بخوف حساد اور عرض کرنا شاہ سے حقیقت بے وفائی دنیا کو اور رونا بحضور شہریار تسلی کرنا بادشاہ کا یوقنا کی اور مقرر ہونا اُن کا واسطے لانے دختر قیصر کے مع دلاوران روم اور ملنا جبلہ شوم سے کہ اُس کے ساتھ ضرار ابن ازور وغیرہ مقید تھے اور آنا مع جبلہ و دختر شاہ کے انطاکیہ مین

کہا یوقنا نے کہ شاہ جہان — نہین دولت دنیوی جاودان
جو ہین اسکے طالب وہ ہین جون کلاب — کہ ہین نوچتے اور کھاتے شتاب
اُتارا جو ہین پوست اُسکا تمام — تو آیا نظر وہ بہت زشت فام
بظاہر حسین ہون بباطن قبیح — بری ہون اگرچہ ہون ظاہر ملیح
یہی اہل دنیا کا ہے قاعدہ — معزز جسے دیکھتے ہین ذرا
عنایت جو یہ شہ کی مجھپر ہوئی — حسد سے نہ بہتان باندھے کوئی
مناسب یہی ہے کہ ای شہریار — نہین ہین اگر قابل اعتبار
جدا مین نہ قدمون سے تیرے رہون — رکاب اپنے آقا کی تھامے رہون
یہ کہتے ہی رونے لگے زار زار — کہ خود ہو گیا بادشہ شرمسار
کہ یہ خدمتین دین تجھے ای جری — بُرائی جو تیری کرے گا کوئی
دعا دی بہت یوقنا نے اُسے — کہ ہردم یہ اقبال و دولت بڑھے
کہ ناگاہ مرعش سے آئے برید — یہ قیصر کو پیغام لائے برید
قدم بوس کی سخت مشتاق ہون — روانہ مری سمت ہو اک قشون
یہ درخواست دختر سُنی شہ نے جب — بلایا بریدون کو پاس اپنے تب
زمین بوس ہو کر اُنھون نے دہین — یہ کی عرض کچھ عذر مجھکو نہین
مقرر ہوئے اُنکے ہمرہ سوار — کہ بائیس سو تھے ز روے شمار
کہا واقدی رحمہ اللہ نے — کہ پھر یوقنا صاحب جاہ نے
چلے ہمرکاب اُن کے باکر و فر — لگائی صلیب ایک بالاے سر

مسیحا نے تشبیہ دی ہے اسے — کہ دنیا مشابہ ہے مردار سے
یہ لکھا ہے ای شاہ روئے زمین — ملا جانور ایک اُن کو حسین
کہا اُس سے تبلا کہ تو کون ہے — کہا اُسنے دنیا ہون ای نیک پی
یہ اسواسطے عرض کرتا ہون مین — کہ حُسّاد سے اپنے ڈرتا ہون مین
تو اُس کی ہی کرتے ہین بدخواہیان — نہ جسمین حسد ہو وہ انسان کہان
کیا جو نہ مین نے وہ مجھپر لگائے — مجھ ایسے ستائے ہوے کو ستائے
عنایت ہوئین جو مجھے خدمتین — مین راضی ہون سب دوسرے کو ملین
ترا در ہے اور مین ہون ای بادشاہ — نہین کچھ تمنائے ملک و سپاہ
کہا مجھکو ہے تجھپہ بس اعتماد — ہوا تیرے آنے سے مین شاد شاد
حوالے ترے مین کرونگا اُسے — کہ جو کچھ تو چاہے سزا اُسکو دے
یہ چاہا جو خدمت مجھے شہ نے دی — ہون اب اُسمین مشغول با صد خوشی
کہ شہزادی نے ہمکو بھیجا ادھر — کہ اہل عرب سے ہے مجھکو خطر
کہ اُسکی حراست مین یان آوین — قدمبوس ہو ن آبرو پاؤن مین
کہا کوئی بھی یوقنا کے سوا — نہین ہے سزاوار اس کام کا
دل و جان سے حاضر ہوئے بادشاہ — یہ خدمت تو ہے باعث عز و جاہ
وہ تھے دودۂ سلطنت سے تمام — جری اور پرزور و با احتشام
کیا ساز و سامان کو جلدی تیار — مرخص ہوئے شہ سے اور وہ سوار
جلو کے جو تھے اسپ زرین عنان — کہا آگے آگے رہین یہ روان

سنہری تھا سامان اُنپر سجا
پہونچکر وہ مرعش مین اُسکو یہ
سپہبد کو ہو میرے احوال سے
غرض مرج دیباج موضع جو ہی
کہ اک فوج ٹھہری ہو یہانسے قریب
کہا مستعد ہو تم اب بہر جنگ
چلو اسطرح اُنسے ہو جنگ جو
جہانتک بنے قید کرنا اُنھین
تو ہم مین سے جنکو وہ کر لین اسیر
یہ اُسنے لکھا جو ہوا انجام مین
سنو جو زیادہ کرے گا فریب
تو وہ اپنے برچھے سنبھالے ہوے
مسیحا کی لوگو قسم ہی تمھین
اسی کے ہین ہملوگ ساتھی تمام
کہا شہر مرعش سے آئے ہین ہم
کہا ہم گئے تھے رسد کے لیے
ہمارا وہ بیٹے ہوسے تھے اُباس
اگرچہ تھے ہملوگ سب دو ہزار
تو ہم بھی سنبھل کر پھر اُنسے لڑے
کہ لوا چلتی تھی اُسکی جدھر
لڑا ہوکے بیزار وہ زیست سے
جو گھیرا اُسے اور باران تیر
ہجوم اُسپہ چارون طرفسے کیا
رسول عرب پر الٰہی سلام
یہ ہی باعث افتخار اے دلیر
بلا کی شجاعت ہی اُس مرد مین
اُسے جانتے ہین سب اہل جہان
ہو سا اُس سے پیدا نہین خونخوار

پری تھے وہ رہوار سرتاپا
جو پلٹے تو پھر شاہ رہ پہ چلے
ہوئی دل مین شہ کے رسائی مجھے
جو پہونچے وہان شب کو وہ نیک پے
گئے ہم جو ناگاہ اُسکے قریب
کرو قافیہ اپنے اعدا کا تنگ
کہ ہو نیک نام اور رہو سرخرو
سمجھاتا ہوان یہ فائدہ کی تمھین
عوض اُنسے اُنکا کرین ناگزیر
رہے شادمان اور نہوے حزین
اُسی پر وہ سارا پڑے گا فریب
بڑھے اور اُنپر یکایک گرے
کہ تم کون ہو یہ بتاؤ ہمین
تو اترے اور اتنین ہوا پھر سلام
لیے شاہزادی کو جاتے ہین ہم
عمق کو جو پھر مرج دابق گئے
کرے تھا مسلمان نہ کوئی دیا اس
سواران جنگی و مردان کار
گرے اُنپہ اور قید کرنے لگے
تو او لونکے مانند گرتے تھے سر
کہ تیور بھی اُسکے نہ بدلے ہوے
ہوا اُسکے لگنے سے پہ تب وہ دلیر
بڑی مشکلون سے مقید ہوا
شب و روز تیرے رہین البدوام
کہ یہ لوگ اپنے یہان ہین اسیر
جری ہے ہوا اُسکے جو گرد مین
کہ شہرہ ہی اُسکا گران تا گران
دلیران شامی ہر دو ہی ہے

گئے تیز تر یون وہ جنگی جوان
کہ ملجائے مخبر عرب کا کوئی
اور انطاکیہ پر ہون فرمان گذار
تو اُنکے ہراول پلٹ آئے وہان
وہ نکلے عرب اور سوتے ہین سب
لڑو خوب آئین و دین کے لیے
ولیکن ضرور اسکا رکھنا خیال
یہ ہی قابل غور سمجھو ضرور
جرقاس جو تھا بگانہ حکیم
ہی مہمل نہ سمجھے جو انجام کا
بس اب آؤ اور سعی و کوشش کرو
ہوسے اُنکے آنے سے وہ ہوشیار
کہا یوقنا نے کہ تم کون ہو
جبل ابن ایہم نے پوچھا کہ یان
اور اپنا بھی تم حال ہمسے کہو
لٹے ہمکو دو مسلمان سوا
قریب اُنسے جسوقت ہم ہو گئے
مگر وہ نہ لائے ذرا دھیان مین
غرض کر لیا ہمنے سب کو اسیر
اگرچہ بہت اُسپہ حملے کیے
رہا تھا وہی ایک میدان مین
پیادہ ہوا اور تیغ دو دم
رسول عرب کا ہی وہ ہمنشین
لیے جاتے ہین نزد شہ اُسکو ہم
نمونہ تھا وہ گردہ دلاور جوان
نہین اُنکا مقابل تو پاتا نہین
نہین خود سن چکا اُسکے قصے بہت
یہ کہکر وہان سے روانہ ہوے

کہ کم ٹھہرے چلتے تھے روز و شبان
کہ کوئی معاہد کہ تا آگہی
بعون و عنایات پروردگار
کیا یہ پلٹنے کا باعث بیان
تو پلٹے ہم اے گرد عالی نسب
نہ دو شاہزادی کو اب ہاتھ سے
جو ہو گرم بازار جنگ و جدال
عرب آئین انطاکیہ بے قصور
کہ حکمت بھی تھی اور طبع سلیم
رہے اپنے ہاتھونسے وہ خوار و زار
مخالف کو زنہار جانے نہ دو
لگے کہنے اسطرح وہ نابکار
کہا ہم مین جبلہ ہی اے نامجو
کہانسے تم آئے ہو اے کامران
گئے تھے کہان اور کس کام کو
دلاور توانا و شیر ان کا
گرے ٹوٹ کر ہم پہ لڑنے لگے
کہ مارا دلیر ونکو میدان مین
غضب کا بہادر ہی اُنکا امیر
گرے اُسپہ ہملوگ ہر سمت سے
کہ ہم کر چکے تھے مقید اُنھین
رہی ہاتھ مین اُس جوان کے علم
ضرار اُسکو کہتے ہین سب مومنین
کہا خوش ہوا مین سنکے یہ قسم
کہ ہی اُنکا سردار باعز و شان
کوئی اُنکو اُس سے ملاتا نہین
کہ اُسنے دلاور ہین مارے بہت
بصد شوق انطاکیہ کو چلے

پهونچنا حضرت مالک اشتر و فضل عباس کا بحضور سپہ دار مظفر لوا و تحریر

عریضہ سپہ سالار بحضور امیر عالم پناہ اور روانگی ضرارؓ ابن ازور مع شہسواران دین واسطے تاراج کفار کے اور ناگہان گرنا اُنپر غفلت مین جبلہ ملعون کا اور مقید ہونا سب کا اور کیفیت تیغ بازی و سنان داری امیر ضرار رضؓ

امامِ مغازی نے لکھا ہے یون   کہ اعزاز پر جب مسلمان قشون
تو پلٹے وہ اور فضل عباسؓ بھی   غنیمت لیے ساتھ اعزاز کی
سپہدار نے مالک اشتر سے حال   سنا یوقنا کا تمام و کمال
پئے فتح انطاکیہ اور وہان   گئے ہین کرے حق اُنھین شادمان
کہ اُسنے تو ساتھ اپنے ایسا کیا   کہ ایسا خیال اُس سے ہمکو نہ تھا
بنامِ خداوند دنیا و دین   کہ مثل و نظیر اُسکا کوئی نہین
وہی جلوہ گر ہے بکون و مکان   وہی آشکار او ہی ہے نہان
اُسیکا ہے محتاج عالم تمام   جناب نبیؐ پر ہون اُسکے سلام
حبیب خدا اشرف انبیا   خدا سے تو کم اور سب سے سوا
کیے حق نے احسان احسان پر   کہ اعدا کے قلعے جو تھے سخت تر
مکانون سے اُنکے نکالا اُنھین   ملے وہ قلاع و بلاد اب ہمین
حلب کا جو بطریق تھا یوقنا   دلیرانہ وہ ہم سے لڑتا رہا
اُٹھائین بہت ہمنے وان سختیان   جنھین جانتا ہے خدائے جہان
بہت سعی کی فتح اعزاز مین   کیا اُسپہ قابض خدا نے ہمین
گیا ہے اب انطاکیہ کے لیے   سگ روم سے تا کہ حیلہ کرے (یعنے قیصر ۱۲)
نہین اور ایسی کوئی جا قریب   کہ وہان جمع ہون دشمن بے نصیب
اُنھین بھی ملا دو نہین اب کہین   کوئی حوصلہ تا نہو پھر اُنھین
بھلا دون اُسے قیصری کر و فر   کہ لیلون وہ اورنگ و تاج و کمر
پیاپے ہون اُنپر سلام و صلوٰة   کہ بس رحمت حق ہین وہ پاک ذات
یہی چاہتا ہر مسلمان ہے   یہی اہل ایمان کا سامان ہے
سلام آپ پر ایشہ مومنان   رکھے حق سدا آپ کو شادمان
غرض جب ہوا یہ عریضہ تمام   تو خمس غنیمت نکالا تمام
دیا اُنکو اور ساتھ دو سو سوار   کیے اُنہین عبداللہؓ ابن شیار
ہوے ساتھ اُنکے چلے وہ جوان   مدینہ پہونچکر ہوے شادمان

مظفر ہوا اور مالکؓ نے وہان   سعیدؓ عمر کو کیا حکمران
حلب مین سے جاکے سردار سے   وہ شادان ہوے اُنکی دیدار سے
کہ کہتے تھے وہ سخت نادم ہوئین   نہ دکھلاؤنگا مُنھ اب عازم ہوئین
کہا اُسکا حامی ہو حضرت آلہ   کرے کامیاب اُسکے بخشے گناہ
ازان پس حضور خلافت جناب   لکھا اک عریضہ اُنھون نے شتاب
ہے خلاق ہر چیز کا بس وہی   توانائی و ناتوانی کا بھی
خداوند روزی رسان ہے وہی   دو عالم مین اک مہربان ہے وہی
کہ ہے ذات پاک اُنکی خیر الرسل   شفیع الوریٰ ہادی جزو کل
جہاندار اسرور سرفراز   یہ ہے عرض بعد سلام نیاز
دیے ہمکو ہم اُنپہ غالب ہوے   ہوے فتحمند اُنسے جس جا لڑے
ہوئی ہین یہ دو اور فتحین جدید   کہ از نصرت و فضل رب مجید
رہا جنگ مین خوب ثابت قدم   رہے جانفشانی سے قاصر نہ ہم
خدا نے ہمین اُسپہ غالب کیا   وہ عاجز ہوا اور مسلمان ہوا
جزا دے اُسے داور داوران   کہ ہملوگ اُس سے ہوئے شادمان
یہ ہے عزم اے سرور ذی حشم   کہ گاڑون اب انطاکیہ پر علم
اُسی مین ہے اب کثرت دشمنان   فراہم ہین شاہان ترسایان
جو ہے کلب رومی وہ قیصر غبی   دکھاؤن اُسے شوکت اسلام کی
ملیگی نہ کیونکر یہ دولت ہمین   پیمبرؐ نے دی ہے بشارت ہمین
ہمارے لیے اب دعا کیجیے   یہی زاد رہ ہے ہمین دیجیے
اسی سے ہلاکت ہے کفار کی   کہ ہین آپ محبوب رب قوی
پھر اُنپر کہ خدمت مین حاضر ہون جو   سلام اور رحمت بھی برکت بھی ہو
رباحؓ ابن غانم جو تھے لشکری   بڑے ہوشیار و توانا جری
قتادہؓ سلامہؓ بھی جابرؓ بھی تھے   پھر ایسے ہی اور بندے اللہ کے
امام سیر واقدی صدق گو   یہ کہتا ہے سرور نے جب خمس کو

روانہ کیا تب بلایا وہین — ضرار ابن آزور کو ای مرد دین
انھین مین جناب سفینہؓ بھی تھے — کہ مولا ہین محبوب اللہ کے
تھے ذمی بھی ہمراہ پئے رہبری — ذرا کی نہ اعدا کشی مین کمی
کیا اک شب و روز اُسجا قیام — تو بس دوسرے روز ہنگام بام
کہ ناگاہ پہونچا جبل بد شعار — سواران جنگی لیے دو ہزار
تو فوراً سنبھل کر امیر ضرارؓ — چڑھے اسپ پر اور پھر سو سوار
نہ سنبھلے اور اتنی نہ فرصت ہوئی — کہ گھوڑون پہ اسوار ہوتے جری
پیادہ ہی کرنے لگے کارزار — برابر جو آیا وہین اسکو مارا
گئے بھاگ تب انکے گھوڑے تمام — کیا خوب کفار نے ازدحام
انھین دیکھکر میرؓ عالی نسب — یہ بولے کہ ای پردلان عرب
عرب ہین یہ اپنی طرح بالیقین — لڑو فتح دیگا خدائے برین
جناب رسالت یہ فرماتے تھے — کہ جنت ہی سائے مین تلوار کے
بہت پر باذن خدا اور وہ پاک — مع صابران ہی نہین جاے باک
وفصاحت سے کرتے تھے یہ ہر کلام — مقفی کلام انکا ہوتا تمام
سنا جب انھون نے امیر ضرارؓ — ہمین دیتے ہین رغبت کارزار
اٹھاؤ گے جبتک نہ یہ سختیان — نہ پاؤ گے زنہار باغ جنان
یہ سنلو ہی وسعت اُسے اسقدر — ہین جوڑی زمین و فلک جسقدر
صحابہؓ ہو پیغمبر عصر کے — شہادت سے مایوس تم کیون ہو
ارادہ کرو با خلوص و وقار — بڑھو اور نہ ہٹنا کبھی زینہار
جو ثابت قدم ہو وہ پائے ظفر — کہ ہی صبر وہ فوج پیروزگر
ہو دار البقا چاہی آسان ہی — ہی مقبول حق پر جو قربان ہی
بڑھو مومنون کافرون سے لڑو — مرادین جو کچھ ہین وہ حاصل کرو
پیمبر کی اپنی کرو پیروی — کہ صابر رہو ہی یہ دولت بڑی
نہ لاؤ انھین تم ذرا دھیان مین — بڑھو مار لو انکو میدان مین
روایت ہی سمرہؓ بن عاصم سے یان — کہ بیخود ہوے وعظ سے مومنان
ہوئین کارگر خوب تیغ و سنان — کہ مجروح و کشتہ ہوے دشمنان
جبل ابن ایہم تھا حیران سخت — کہ ایسا نہین کوئی انسان سخت
جو گھوڑا گرا وہ پیادہ ہوے — لیا گھیر اعدا نے ہر سمت سے

لیے انکے ہمراہ دو سو سوار — کہا جاؤ اب تم کرو لوٹ مار
لیے ان دلیرونکو حضرتؓ ضرار — لگے کرنے اُس ملک مین لوٹ مار
ہوے مرج دابق مین جب خیمہ زن — کہ لین چھین مردان اعدا شکن
یہ چاہا کہ اب کوچ یانسے کرین — خبر دشمنون کی تھی کچھ انھین
گرا آکے انپر وہ تھے بے خبر — اٹھا شور حیران ہوے نامور
ہوے انکے ہمراہ لڑنے لگے — مگر سو دلاور جو باقی رہے
کہ کفار نے یک بیک آ لیا — لیا گھیر انھین اور وہ با صفا
زمین پر گرایا اور آگے بڑھے — گئے دوسرے پر کہ مارین اُسے
تو ناچار وہ سو مسلمان دلیر — ہوے اپنے اعدا کے ہاتھون اسیر
گرے ہمپہ یہ کافر خیرہ سر — کہ ہملوگ سب ان سے تھے بیخبر
یہی وقت بہتر ہی اللہ کے یان — قوی دل رہو خوب ہو شادمان
خدا نے کہا ہی بہت کم گروہ — لڑائی مین ہوتے ہین نصرت پژوہ
کیا میسرہؓ نے ہی ایسا بیان — کہ تھے ابن سمر ربیعہؓ بھی وہان
بدل اسکو سنتے تھے ہم شوق سے — کیا کرتے تھے یاد پھر ذوق سے
اسیدم باواز کہنے لگے — جوانون جو خواہان ہو فردوس کے
قسم ہی ملیگی نہ جنت کبھی — غزا مین کروگے اگر کوتہی
بڑا ہی شہادت کا درجہ جو لو — تو اللہ کو اپنے راضی کرو
نہ بیدل ہو تم ہی ظفر مند ہو — کرو شاد پیغمبر پاک کو
ہٹوگے تو ہوگا خدا کا غضب — لڑوگے تو ہوگا رضامند رب
کہ روز ازل سے یہ منظور ہی — بڑھو فتح تم سے نہ کچھ دور ہی
بڑھو صدق دل سے کہ رب جہان — کرے رحم اور تم سے ہو شادمان
خدا پر ہو قربان اب بے قصور — ملے تا کہ فردوس و حور و قصور
جو صابر رہوگے تو ہوگی ظفر — نہین مال یہ کافر خیرہ سر
یہ کہکر انھون نے اک آیہ پڑھا — کہ کہتا ہی اسطرح رب العلی
امیر ضرار اور ہم بھی بڑھے — اور اعدائے دین قتل ہونے لگے
ضرارؓ ابن ازور تھے جاتے جدھر — تڑپتے تھے کافر ادھر خاک پر
کہا اُسنے اب تیرباران کرو — نہ مارو اسے پر گرا اسپ دو
مقید کیا انکو ہم سب کو بھی — چلے سوے انطاکیہ وہ شقی

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ٥

بھاگنا حضرت سفینہؓ کا قید سے اور پہونچنا لشکر مین اور قصہ ملنے ایک شیر کا

حضرت سفینہ کو راہ مین اور مطیع حضرت سفینہ ہونا شیر کا

روایت ہی حضرت سفینہ جو تھے
گئے بھاگ اور راہ کو ڈھونڈھتے
کہا مین نے ای شیر مولا ہو نہین
اشارہ کیا سر سے آؤ ادھر
جو پہونچا وہان مین تو وہ چھوڑ کر
پہونچکر کیا حال سارا بیان

بناچار وہ بھی مقید ہوے
اسی تیرہ شب مین حلب کو چلے
پیمبر کا اور اُنپہ شیدا ہو نہین
رہا میرے ہمراہ جون راہ بر
گیا دشت کو وہان سے منھ موڑ کر
پریشان و حیران ہوے مومنان
لگے پڑھنے لاحول از فرط غم

رہے ساتھ انکے ہوئی رات جب
بیان کرتے ہین آپ و ناموز
یون آیا ہون اور یہ ہوا ماجرا
اور اُس شہر مین وہ لے آیا مجھے
روایت ہی پھر وہانسے وہ نکلے
جہان پہلوان اور جناب امیر
ہوے خوب اُس غم سے پھر چشم نم

کسی طرح وہ بندہ خاص رب
کہ آیا مرے روبرو شیر نر
تو وہ ہٹ گیا دُم ہلاتا ہوا
کہ قومی تھے سب لوگ اُس شہر کے
روانہ ہوے فوج اسلام کو
ہوسے یہ حزین روسے دونون دلیر

کیفیت بیقراری عورات عفت آیات عرب بوجہ مقیدی اعزا خصوص زیادہ بیقرار ہونا خولہ اور عزروعہ کا بفراق اپنے برادر و پسر کے

سنا جبکہ خولہ نے بھائی کا حال
بڑھا جوش خون تب یہ کہنے لگین
کہ جنگل مین ہی چھوڑ تجھکو دیا
تو ای شوق دل اُسکو پہونچا سلام
ترستی ہون ہر وقت دیدار کو
ترے ہجر مین اب کہان زندگی
نہ دیکھون خزان کے یہ اُجڑے نصیب
سوا اُنکے تھین اور بھی عورتین
کہ علوق تھا باپ کا اُنکے نام
ہوئین اس سے وہ وقف آہ و فغان
تڑپتا ہی دل سخت ہون مضمحل
نہ جائیگا لپکا ترے دید کا
نہین دیکھتی مین جو کیسو ترے
جو مکھڑا نہین روبرو چاند سا
نہ دل بر مین نہ جانین جان ہی
اگر اور ہی کچھ ہی تقدیر مین
اگر صبر ہی اسکا رتبہ بلند

کہا رو کے ہم تو ہین اللہ کا مال
کہ ای بھائی معلوم مجھکو نہین
کہ اعدا نے خون سے تجھے ہی رنگا
بیان کیجیو پھر یہ میرا پیام
نہین چین دم بھر دل زار کو
نہین زندگی ہی یہ شرمندگی
کہان ہی بہار وصال حبیب
کہ لاحق ہی رنج و غم تھا انھین
وہ تھین حمیری اور شیرین کلام
گیا صبر دل اور آرام جان
روان اشک کی جا ہی اب خون دل
خدا حافظ اس میری امید کا
تو چھاتی پہ ہین سانپ سے لوٹتے
تو دل داغ کھا کھا کے لالہ ہوا
کہو ان کیسے کسکو مرادعیان ہو
تو بندے ہین ہم کچھ نہین بس ہمین
کہ خوش ہو خداوند بیچون و چند

اُسیکے ہین اُس کیطرف جائینگے
کہ ہی کیا ترا حال گر جانتی
انھین قتل کرتی نہ لیتی قرار
بتا ای پیارے کہ تو ہی کہان
نہین تیری فرقت مین آرام آہ
ٹھہرتے نہین آہ آنسو مرے
یون ہین وہ مبدم روتی تھین زار زار
ہوئین جمع پاس اُنکے وہ بیبیان
مقید ہوا تھا پسر اُنکا بھی
لگین کہنے رو رو کے بیٹے مرے
نہین کوئی بھی مجھکو دیتا خبر
گیا جب سے تو زندگی ہی خراب
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہی دل بیقرار
نہین تیرے چہرہ پہ پڑتی نظر
میسر ہو دیدار تیرا اگر
سلیمہ جو تھین بنت سعد ابن زید
اُٹھا تیر ہین اُسنے فرقان مین

اور اُس صبر کی پھر جزا پائینگے
کہ زنجیر سے تجھکو جکڑا اخی
مین کرتی فدا تجھپہ یہ جان زار
تڑپتی ہون بن تیرے مین نیم جان
بڑا شور و افغان سے ہی کام اب
نہین ہی جو تو پاس مہرو مرے
اور اشعار پڑھ پڑھ کے تھین بیقرار
تھین عزروعہ بھی اُنکے ہی درمیان
کہ ضرار تھا نام اور تھا جری
ترے غم کی آتش نے پھونکا مجھے
کہ کب آئیگا تو پیارے ادھر
کہ بیچین ہون دلکو ہی پیچ و تاب
فغان لب پہ اور آنکھین ہین اشکبار
ہوئی آہ بیکار میری نظر
تو روزے برابر رکھون سال بھر
لگین دینے اسطرح اُنکو امید
کہ انکو جزا دون جو صابر ہین

کرو صبر تا پاؤ اچھی جزا ¦ نہین سود ہرگز ز آہ و بکا
سو انکے سب بیبیون نے انھین ¦ کہا بس کہ ہی صبر لازم تمھین

پہونچنا قاصدان سپہ سالار کا مع خمس بمدینہ منورہ اور خوش ہونا مومنون کا اور تحریر ہونا فرمان کا بارگاہ خلافت سے بنام سپہ سالار بارشاد روانگی انطاکیہ اور کوچ کرنا لشکر نصرت اثر کا انطاکیہ کو

کہا واقدی نے رباحؓ دلیر ¦ مدینے جو وہ پہونچے بال کثیر
ہوا غل مدینہ مین اور مومنانؓ ¦ ہوئے جمع پیش خلافت مکان
سنین تا خبر اہل اسلام کی ¦ کہ جاتی تھے آ جائے وہ تو بھی
جو مسجد مین آئے جناب رباحؓ ¦ بصد ہا سرور و امید و فلاح
حضور شہنشاہ بندہ نواز ¦ لگے عرض کرنے سلام نیاز
کہ اے مقتدائے دو عالم سلام ¦ سلام اے جہاندار عالی مقام
سلام اے حبیب خدائے برین ¦ سلام اے رسول شفیع و امین
سلام اے دو عالم کی پشت و پناہ ¦ سلام اے جہانبان قدسی سپاہ
سلام اے مددگار درماندگان ¦ سلام اے توان بخش ہر ناتوان
رؤف و شہا رحمت دو جہان ¦ بہی خواہ خویشان و بیگانگان
جناب ابوبکرؓ پر بھی سلام ¦ کہ بعد رسلؐ ہین یہ خیر الانام
کیے عرض با صد خلوص و نیاز ¦ پڑھی پھر اسی جا دو رکعت نماز
جو فارغ ہوے اس سے بھی وہ دلیر ¦ تو آئے حضور خلافت سریر
ادب سے سلام انکو پہلے کیا ¦ ازان بعد ہاتھونکو بوسہ دیا
عریضہ نکالا کیا پیش پھر ¦ پڑھا فوراً اسکو کہ تھے منتظر
اسے سنکے مومن ہوئے شادمان ¦ بہ تہلیل سارے ہوئے تر زبان
جناب عمرؓ نے یہ بھیجی درود ¦ کہ ہین وہ بہار گلستان جود
لیا خمس حضرتؓ نے اور در جواب ¦ سپہدار کو یہ لکھا اب شتاب
روان ہو سوئے شہر انطاکیہ ¦ توقف نہ زنہار کرنا ذرا
لیا ابن غانم نے منشور جب ¦ ہوئے شادمان چلدیے واں سے سب
سپہدار کو بھیجکے فرمان دیا ¦ اسی دن ہوا کوچ سب فوج کا
چلی سوئے انطاکیہ فوج دین ¦ لرزنے لگے آسمان و زمین
اڑی گرد عالم ہوا تیرہ تار ¦ یہ تھی قدسیونکی فلک پر پکار
سدا بول بالا ہو اسلام کا ¦ بدانجام ہو کفر ناکام کا

پہونچنا شاہزادی کا بہمراہی یوقنا وجبلہ و مقیدین انطاکیہ مین اور آرایش ہونا شہر کی اور آنا برادرزادہ قیصر کا مع لشکر اسکے استقبال کو اور لیجانا جبلہ لعین کا مقیدین کو دربار مین اور موجود ہونا وہان یوقنا کا بھی

لکھا ہے کہ جب مرج دیباج سے ¦ مع شاہزادی وہ دونون چلے
تو قاصد کو آگے بڑہا کے خبر ¦ دیا بھیج تا شہ کو دیوے خبر
کہ شہزادی آتی ہے با عز و شان ¦ مقید ہین مومن بھی دو سو جوان
جو قاصد نے جاکر یہ شہ سے کہا ¦ ہوا شاد اور حکم فوراً دیا
کرو خوب آرایش شہر اب ¦ کنیسے بھی آراستہ ہووین سب
ہوئی جلد تعمیل اس حکم کی ¦ کہ آرایش شہر ہے سو ہوئی
خوشی کا وہ اظہار کرنے لگے ¦ کہ سب نے فقیرونکو صدقے دیے
جو دن داخلہ کا تھا اسروز سب ¦ ہوئی فوج تیار با صد طرب
بھتیجے کو اپنے دیا حکم یون ¦ کہ لا اسکو جاکر بفوج و قشون
وہ افواج لیکر بصد کر و فر ¦ گیا شہر سے فوراً اس راہ پر
سوا اسکے پھر شہر والے تمام ¦ گئے دیکھنے اور ہوا اژدہام
غرض آئی جب دختر شہ وہان ¦ پیادہ ہوئے وہ ہین رومی سران

چلے آگے آگے وہ سب فوج کے / دلیران اسلام بھی ساتھ تھے
انھین دیکھتے تھے تحیر سے سب / کہ دیکھو یہ ہین شہ ملک عرب
جو قصر پدر مین وہ داخل ہوئی / ہوئی سب کو بیفکری و خوشدلی
تو پھر یوقنا اور وہ تیرہ روان / گئے پیش فرماندہ رومیان
ہوا شاد اور انکو خلعت دیا / کہا مین بہت تم سے راضی ہوا
پھر ان غازیون کو کیا روبرو / بندھے رسیون سے تھے وہ نیک خو
کہا حاجیون نے زمین بوس ہو / یہ اورنگ قیصر ہے سجدہ کرو
نہ اُسپر کسی نے کیا التفات / کہ سمجھے اُسے ہیچ وہ خوش صفات
کہا انکے افسر نے ای مومنو / نہین سجدہ کرتے ہو کیون شاہ کو
نہین کرتے تعظیم شہ کس لیے / ضرار ابن ازور یہ کہنے لگے
نبیؐ نے کیا منع اس سے ہمین / کہ مخلوق کو ہم نہ سجدہ کرین

خود گفتگو کرنا قیصر کا حضرات صحابہ سے اور یہ چاہنا اُس کا کہ جو پردۂ غفلت رومیون پر ہے یہ اُٹھ جاوے اور انکشاف حقیقت ملت محمدی اُنپر ہو جائے

یہ کہتا ہے راوی جو حضرت ضرارؓ / اور اُنکے سوا سب وہ عالی تبار
گئے روبرو قیصر روم کے / ہوا ہم سخن خود وہ اصحاب سے
نہ تھا بیچ مین کوئی بھی ترجمان / کہ خود جانتا تھا وہ تازی زبان
یہ چاہا تھا اُسنے کہ پھر اب کرے / نصارا کو آگاہ اثبات سے
جو ہنگام بعثت جناب رسولؐ / کہی اور وہ کہکر ہوا تھا ملول
لکھا ہے جو حضرت کی بعثت ہوئی / پیاپے خبر اُسکی شہ نے سنی
کیے جمع تب اُسنے رومی امیر / کیا وعظ اُن سبکو یون ناگزیر
عرب مین جو پیدا ہوے ہین نبیؐ / وہی ہین خبر جنکی عیسیٰؑ نے دی
یہ ہین صاحب عصر بے شبہ و شک / انھین کا ہو دین شرق سے غرب تک
ہوے اس سے منکر جو وہ زشت خو / کہا شاہ نے خیر جو یہ ہی دو
ہوے قتل پر اُسکے وہ سب تیار / مگر بادشہ تھا بڑا ہوشیار
کہا بس تمھین آزماتا تھا مین / کہ ملت پر اپنی یہ مضبوط ہین
فراست کی دولت بچا شہریار / وگرنہ اُسے مارتے نابکار
پھر اُسنے یہ اسدن ارادہ کیا / کہ دون انکی آنکھونسے پردہ اُٹھا
صداقت ہو انکو مرے قول کی / غنیمت ہے سمجھین اگر آج بھی
کہا اے دلیران ملک حجاز / کہو کون ہے تم مین وہ سرفراز
مین پوچھون جو کچھ مجھکو دیوے جواب / بدانائی و نرمی و پر صواب
سوے قیسؓ ان مقتداؤن نے تب / اشارہ کیا یعنے یہ دینگے سب
کہ تھے قیسؓ عامر معمر بہت / رہے تھے حضور پیمبرؐ بہت
تھے غزوات مین ساتھ اور معجزے / وہ دیکھے ہوے تھے بہت آپکے
یہ کہنے لگے قیسؓ عالیجناب / تو پوچھیگا جو کچھ مین دونگا جواب

سوالات قیصر درباب نزول وحی وجوابات ازجانب حضرت قیسؓ

کہا شاہ نے یہ بتاؤ مجھے / تمھارے پیمبر محمدؐ جو تھے
جو اول دفعہ اُنپہ اُتری تھی وحی / کہو کس طرح حق نے بھیجی تھی وحی
کہا قیسؓ نے ہے جو تیرا سوال / نبیؐ سے یہ اُسنے کیا تھا سوال
کہ ہم لوگ حارث اُسے کہتے تھے / یہ حضرت نے پاسخ دیا تھا اُسے
کبھی آتی ہے جون جرس کی صدا / یہ ہی سخت دیتی ہے مجھکو تھکا
تحقیق کرتا ہون مین اُسکو یاد / سوا اسکے کہتے تھے وہ ذی رشاد
کہ آتا ہے مجھ تک فرشتہ کبھی / کہ ہوتا ہے صورت مین جون آدمی
جو کچھ مجھسے کہتا ہے رکھتا ہون یاد / درود خدا اُنپہ ہو تا معاد
یہ کہکر کیا قیس نے یہ بیان / بہت سخت سرما کے بھی درمیان
جناب نبیؐ پر جو آتی تھی وحی / تو اسطرح انکو تھکاتی تھی وحی
جبین مبارک سے بہتا تھا عرق / یہ تحقیق ہے کچھ نہین اسمین فرق
اور از قسم وحی ابتدا مین یہ تھا / کہ دیکھا جو رویا مین وہی ہوا
ہوا شوق تنہائی پھر آپ کو / کہ تنہا ہی وہ سرور نیک خو
چلے جاتے غار حرا مین بشوق / کہ تھا یاد اللہ سے دلکو ذوق

کئی دن مین اُسمین سناتے حضور   رہا یون ہین خلوت سے سرور کو رُو
بدستور اک روز تھے آپ وان   کہ جبریل از حکم رب جہان
اُسی جا حضور ہین حاضر ہوے   باآداب یون عرض کرنے لگے
کہا اقرا یہ ارشاد اُن کو ہوا   کہا امی ہون کچھ بھی نہین مین پڑھا
جناب رسالت یہ فرماتے تھے   کہ پھر اُسنے پکڑا دبایا مجھے
دبانے مین کی سعی یعنی بزور   دبانے لگا مجھکو فرخندہ حور
غرض زور اُسنے نہایت کیا   دیا چھوڑ مجھکو الگ ہوگیا
کہا پھر وہی وہی پایا جواب   تو پھر تیسری مرتبہ بھی شتاب
دبایا مجھے اُسنے اوریان تلک   کہ بس زور و کوشش کو پہونچا ملک
دیا چھوڑ پھر مجھسے وہی کہا   کہ اقرا سے تا یعلم اُسنے پڑھا
تو دوہرایا حضرت نے آیت کو تب   مگر کانپتا تھا دل حق طلب
ہوے رونق افزا وہانسے وہ شاہ   بنزد خدیجہ طہارت پناہ
یہ فرمایا کملی اُڑھا دو مجھے   مکرر کہا آپ نے تھا اُسے
تو کملی اُڑھائی شہنشاہ کو   دو عالم کے سلطان ذی جاہ کو
رہی وہ نہ حالت شہنشہ پہ جب   سنا کر وہ قصہ خدیجہ رض کو سب
کہا مجھکو تو خوف ہے جان کا   یہ حضرت خدیجہ رض نے پاسخ دیا
کریگا نہ ایسا خدائے جہان   کہ اپنون پہ ہین آپ تو مہربان
پئے حق مشقت اُٹھاتے ہین آپ   غریبونکو کپڑے پہناتے ہین آپ
طعام آپ دیتے ہین مہمان کو   مصیبت زدہ ہین زمانے کے جو
مدد آپ کرتے ہین اُنکی ضرور   ہے احقاق حق آپ سے بے قصور

بیان فرمانا حضرت قیس رض کا سورۂ مدثر کو حسب مضمون حدیث نبوی صلعم

یہ پوری حدیث اُس سے کرکے بیان   ہوے حضرت قیس رض یون درفشان
کہ حضرت رسالت نے ایسا کہا   کہ اکدن سرراہ جاتا مین تھا
فلک سے صدا آئی اک ناگہان   تو مین نے نگہ کی سوئے آسمان
فرشتہ وہی مجھکو آیا نظر   جو غار حرا مین ملا پیشتر
اور اسبار کرسی پہ بیٹھا ہوا   زمین و فلک کے وہ مابین تھا
ہوا اُس سے اُسوقت مجھکو ہراس   پھر اوان سے آیا خدیجہ کے پاس
کہا مجھکو کپڑا اُڑھاؤ تو وان   یہ نازل ہوا از خدائے جہان

یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

لحاف اُڑھنے والے اُٹھ ہو کھڑا   ڈرا اور کہہ اپنے رب کو بڑا

کیفیت حاضر ہونے ہمام ابن ثعلبہ بحضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دریافت کرنا ہمام کا حضور سے ارکان اسلام کو

یہ کہکر کیا قیس رض نے یہ بیان   مین اک روز مسجد کے تھا درمیان
کہ اک شخص ناقہ سوار آن کر   بٹھا کر وہ ناقہ کو آیا اُتر
بعجلت وہین باندھکر اُسکا پا   سلام آکے مسجد مین اُسنے کیا
دیا ہم نے پاسخ علیک السلام   کہا تم مین کسکا محمد ہے نام
کہا ہم نے اُس سے کہ یہ ہین حضور   محمد و محبوب رب غفور
یہی رخ ہے مہر جہان جمال   نہین نور کو اسکے ذرہ زوال
کہا اُسنے خدمت مین آیا ہون مین   سوال آپ کے پاس لایا ہون مین
مین سختی کرون پوچھنے مین اگر   نہ مانین برا آپ اے راہ بر
نہو خاطر پاک پر کچھ گران   کہ آیا اسیواسطے ہون یہان
جناب رسالت نے اُس سے کہا   کہ ہان پوچھ جو کچھ تو ہے پوچھتا
کہا آپ کو سرور ذی حشم   جو ہے آپ کا رب اُسیکی قسم
اور اُنکے بھی رب کی جو پہلے ہوے   فرستادگان خدا آپ سے
وہی ہے خدا آپ کو جسنے یہان   ہدایت کو بھیجا ہے گمرہان
کہا آپ نے ہان وہی ہے خدا   اسے سنکے اسطرح اُسنے کہا
اُسیکی قسم آپ کو اے حبیب   ہوا کیا یہ فرمان رب مجیب
کہ ہر سال اک ماہ روزے رکھین   کہا ہان یون ہین حکم آیا ہمین
کہا یہ بھی ہے حکم پروردگار   کہ ہم مین سے جو لوگ ہین مالدار
زکوٰۃ اُنسے لیکر اُنھین دیجیے   جو محتاج و ناچار و عاجز ہوے

کہا آپ نے ہان تو اُسنے کہا	کہ لایا مین ایمان اُسپر شہا	جو کچھ آپ لائے ہین مین نے بدید	بنی سعد کا اے حبیب مجید
	اُنھین کیطرف سے یہ لایا پیام	مرا باپ ہے ثعلبہ مین ہمام	

حسب خواہش قیصر بیان فرمانا حضرت قیسؓ کا معجزہ شہادت درخت کو اور تصدیق کرنا اوصاف سرور ثقلین و سید کونین کا اور اُن فضائل اُمت محمدی کا جو انجیل و تورات مین مندرج تھے اور مطابق پانا اُن سب فضائل کا

یہ سنکر کہا شہ نے دیگر قسم	بیان کر اُنھین بھی تو ای خوش شیم	کہ دیکھے ہون تو نے جو کچھ بچشم	کہا مین سفر مین تھا ساتھ آپکے
تو بس اک عرابی کے جاگے نصیب	ملا آپ کو اور ہوا جب قریب	کہا اُس سے کرتا ہے اُسکو قبول	کہ اللہ ہے ایک مین ہون رسول
کہا اُسنے ہے کیا کوئی اور بھی	کہ دیوے گواہی وہ اس بات کی	کہا آپ نے وہ درخت اور وہ تھا	کنارہ مین وادی کے اور پھر کیا
اشارہ جو اُسکو تو آیا ہے ہین	اور آنے مین اُسکے ہوئی شق زمین	کھڑا ہو گیا سامنے آپ کے	شہادت طلب کی جو اُس نخل سے
کہا اُسنے انت محمد رسول	کہا جا کیا یہ بھی فوراً قبول	کہ وہ لوٹ کر پھر اُسی جا گیا	کہا شاہ نے ہے یہ مین نے پڑھا
تمھارے نبی کا جو ہو اُمتی	کرے اک گنہ تو لکھین ایک ہی	کرے ایک نیکی تو اُسکے لیے	لکھین دس بھلائی جزا دین اُسے
	کہا قیسؓ عامر نے قرآن مین	بشارت یہ دی ہے خدا نے ہمین	

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

جو لایا نکوئی تو اُس کے لیے	وہ ہو دس برابر برا جو کرے	سزا پاے اُس ایک ہی کی فقط	نہ ہو ظلم کچھ اُنپہ کوئی نمط
کہا جنکے نبیؐ سے ہین مژدہ رسان	قیامت مین شاہد ہون دیگیان	کہا ہان وہی ہین ہمارے نبی	ہے موجود یہ قول رب قوی

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

تحقیق ہم نے بھیجا اے نبی	سوے خلق بھیجا پئے رہبری	بشارت رسان بھی ہو تو اور نذیر	ہو داعی سوے حق بحکم قدیر
اور اسطرح بھی شاہ سے پھر کہا	وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا		کہ ہے دوسری جا یہ قول خدا
کہ آوے تو محشر مین ہو کر گواہ	تو ہی ہووے سب اُمتون پر گواہ	کہا جنکے یہ وصف تم نے کیے	ہے یہ وصف بھی اُنکے اوصاف سے
کہ دعوت کرین اور یون حکم دین	محبت سے مجھپر درودین پڑھین	چلا جاؤن جب مین حضور خدا	پڑھین تب بھی صلوات پائین جزا
	کہا ہان وہی ہین نہین اسمین شک	یہ کہتا ہے دارا ے ارض و فلاک	

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کہ اللہ اور اُسکے گروہ بیان	پیمبر پہ رہتے ہین صلوات خوان	اے ایمان والو پڑھو تم تمام	بآداب اُنپر درود و سلام
یہ سُنکر کہا شاہ نے وہ نبی	کہ جنکی بشارت مسیحا نے دی	چلے جائین یا نسے فلک پر شتاب	خداوند اُنسے کرے خود خطاب
کہا بس ہمارے پیمبر وہ ہین	دو عالم کے سردار و رہبر وہ ہین	گئے فرش سے دم مین جو عرش پر	حضور خداوند جن و بشر
ہوا اُنسے اللہ خود ہمکلام	کسیکو نہ حاصل ہوا یہ مقام	سُنایا اُسے پھر یہ آیہ شریف	کہ سُنلے یہ ارشاد رب لطیف

سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

کہ ہو پاک سب سے وہ قدسی صفات
لیے اپنے بندہ کو جو راتون رات
حرم سے سوئے مسجد اقصیٰ گیا
حرم یعنے وہ بیت رب العلیٰ

انکار پادری از رسالت سرور عالم جواب دندان شکن حضرت ضرارؓ عالی ہمم اور غصہ ہونا پادری اور قیصر کا پڑنا تلوارون کا حضرت ضرارؓ پر اور سفارش یوقنا اور لے آنا اُن کا ضرارؓ کو اپنے مکان پر اور علاج کرنا زخمون کا اُنکے

یہ کہتا ہو شاہ سیر واقدی
کہ بھیجا تھا اُسوقت اک پادری

مسیحا نے جنکی بشارت ہوی
ہوے قبل اُنکے نہ بعد اُنکے بھی

نہ یک جھوٹ اس لنبی ڈاڑھی پہ تو
یہ صورت تری اور یہ گفتگو

خیال اپنی ڈاڑھی کا تجھکو نہین
تو کتا تو ایسا ہو ناپاک ذین

جو فخر رسل کا تو قائل نہین
نہین دور تجھسے کہ قابل نہین

پڑھا اُنکو عیسےٰ نے انجیل مین
عنایت سے حق نے بتلائے اُنھین

سوا اُنکے داؤدؑ نے درزبور
پڑھے اُنکے اوصاف ہین بے قصور

یہی دین ہو اب خدا کو قبول
کہ خیر الرسل ہین ہمارے رسولؐ

سوا اُسکے سب آسمانی کتاب
اسی پر ہین ناطق بصدق و صواب

سنی شاہ نے جبکہ یہ گفتگو
کہا کیون ہوا اسقدر گرم تو

کہا حضرت قیسؓ نے شاہ سے
مصاحب ہین یہ سرور پاک کے

کہا کیا یہ وہ شخص ہو جسکا حال
سُنا مینے کرتا ہو جسدم قتال

کہا ہان یہ سُنکر وہ چپ ہوگیا
ہوا سخت حیران نہ پھر کچھ کہا

تو کچھ مسکرایا ہوا پھر خفا
کھڑا ہوگیا گنگنا نے لگا

ہوئے آگ اور شہ اُنھین دیکھکر
ڈرا اور رہا جانکا اسکو ڈر

بڑھے ہر طرف سے وہ لیلیکے تیغ
نہ آئی اُنھین شرم نہ کچھ دریغ

دوبالا ہوا دلمین شوق وصال
کیا ناز دلدار نے پائمال

کہا دل سے برآئی اب آرزو
یہی تھی تمنا کہ ہون سرخرو

صد و چاردہ زخم گرچہ لگے
مگر عون حق سے سلامت رہے

یہ اُن نابکارون نے جسدم سُنا
یہ چاہا کرین جو کچھ اُسنے کہا

گئے تخت کے سامنے نامور
دعا دی کہا اے شہ پُر ہنر

مناسب کی راے ہین ہے یہ اب
کرین درگذر اور یہ اچھا ہو جب

کیے قتل اُسنے نصارا بہت
ہو اسکی شجاعت کا پرچا بہت

وہ یہ گفتگو سُن چکا جب تمام
لگا کہنے اے شاہ عالی مقام

یہ تاویل ہین اور بالکل دروغ
کہا ابن ازورؓ نے او بیفروغ

خدا کی ہو لعنت تری ریش پر
کہ جھوٹا ہو اے پادری سربسر

کہ جھٹلائے حضرت مسیحا کو بھی
خباثت سراپا ہو تجھ مین بھری

ہمارے نبیؐ کا یہ ہو مرتبا
ہین وصف اُنکے انجیل مین جابجا

صفت اُنکی تورات مین ہو رقم
کہ موسیٰ تھے قائل خدا کی قسم

ہمارے نبیؐ ہین شفیع و امین
کہ منسوخ اُنسے ہوا سب کا دین

ہو قرآن رسالت پر اُنکی گواہ
جو بے شبہ و شک ہو کلام اِلٰہ

تمھاری تو آنکھو نپہ پردے پڑے
ہزارون ہین بغض و حسد کفر کے

کہ نصرانیت کا گرایا ستون
بتا نام اپنا کہ مین بھی سنون

ضرار ابن ازورؓ ہین یہ نیک خو
شجاع جہان صاحب آبرو

پیادہ بھی ہوتا ہو اسوار بھی
کبھی کپڑے پہنے برہنہ کبھی

یہ کہتا ہو راوی شیرین کلام
سُنی گفتگو پادری نے تمام

اُسے دیکھکر شاہ کے سب مشیر
کہ بطریق سب تھے اور امیر و وزیر

دیا حکم تم اے مسیحائیو
نہ چھوڑو اُسے قتل فوراً کرو

لگین پڑنے تیغین جوانمرد پر
بڑھا اور بھی سوز و درد جگر

بڑھا اور بھی شوق دیدار کا
کہ ہوتا ہو اب وصل دلدار کا

نظر دمبدم جلوۂ حق پہ تھی
یہ بیخود ہوے گنگی بند ہوگئی

کہا پادری نے کہ اے رومیان
اب اس شخص کی کاٹ ڈالو زبان

کہا یوقنا نے اگر یہ لعین
کرینگے اب ایسا تو بس مین نہین

سمجھ لے کہ یہ کام اچھا نہین
تو ہو شاہ یہ تجھکو زیبا نہین

تو سونپی اُسے دین در شہر پر
کہ سب لوگ خوشنود ہون دیکھکر

کیے قتل اُسنے برادر پدر
رضامند ہون رومیان سربسر

خبر یہ مسلمان بھی پاینگے جب / تو ہو جاینگے سست دل انکے تب
خلاصی کا انکی ارادہ کیا / کہ اسدم اگر چھوڑ انکو دیا
کہا شاہ نے خیر لیجا اسے / حفاظت سے یہ پاس تیرے رہے
بغور انکو دیکھا تو دلمین جری / تھے حیران کہ رگ اور پٹھا کوئی
سیاسب کو مرہم لگایا وہین / کھلایا پلایا جو آنکھین کھلین
کہ وہ انکے آنے سے آگہ نہ تھے / کہ آئے یہان یوقنا اس لیے
مسخر ہوے ہیں سبب میرا علاج / کیا ورنہ مین کون کیسا علاج
عجب کیا تمھاری توجہ سے مین / ملون اپنی مان سے جو بچھڑی ہین
قیامت سی انپر گذر جائیگی / تسلی انھین کس طرح آئیگی
نہین حال سے میرے اسکو خبر / ہو لشکر مین موجود وہ خوش سیر
ہوا رات کو اور آرام جب / قسم دیکے کہنے لگے انسے تب
کہا یوقنا کے پسر نے کہ ہان / مین لکھتا ہون مجھسے کرو تم بیان
کیا ماجرا اس مین سارا بیان / کہ حیران راقم ہوا بیگمان
بلاغت کا ہر شعر مخزن ہوا / فصاحت کا ہر لفظ معدن ہوا
جو سب لکھ چکا یوقنا کا پسر / تو خود یوقنا نے بھی اک جلد تر
لکھا بے تکلف یہان آیئے / یہ تدبیر ہی یون ظفر پایئے

کہا واقدی رحمۃ اللہ نے / کہ اس بات سے اس بہی خواہ نے
تو کل تک رہیگا نہ شہ کا غضب / کرونگا کوئی اور تدبیر تب
انھین یوقنا لیگئے اپنے گھر / وہین زخم دھلوا دیے سربسر
کٹا نہ کوئی زخم کاری لگا / کہا ہی یہی لطف لطف خدا
تو انپر اور انکے پسر پر نظر / پڑی انکی حیران ہوئے سخت تر
کہا انسے دو نون ہو کافر اگر / تو از حکم دارا سے یہ روز گر
وگر تم مسلمان ہو مرحبا / تمھین دیوے اللہ اسکی جزا
مرے ہجر مین ہین بہت بیقرار / نہین گی اگر یہ مرا حال زار
سوا انکے خولہ بہن ہو مری / محبت ہی مجھسے بہت اسکو بھی
بڑی عاقلہ اور لکھی پڑھی / وہی دیگی مادر کو بھی آگہی
کہ لکھوا اسے اب جو کچھ مین کہون / تمھین بھیجنا سمت غازی قشون
کہا اک قصیدہ بہت شوق بار / کرو ئین لٹے سنکے مردان کار
قصیدہ نہ تھا نسخہ شوق تھا / کہون جو کچھ اس سے وہ مافوق تھا
ٹپکتا تھا ہر حرف سے درد و شوق / کہ دل کا انکو نہ تھا شوق و ذوق
بنام سپہبد عریضہ لکھا / رقم اسمین سب حال اپنا کیا
پھر اک معتمد انکو لیکر روان / ہوا سوئے سردار عالی مکان

پہونچنا قاصد کا مع تحریر ضرار و عریضہ یوقنا بحضور سپہبد افواج شام

روایت ہو جابر بن عمران سے / کہ ہم ہمرہ سرور فوج تھے
بحکم خلیفہ سوے شاہ روم / کہ اس سے لڑین چھین لین مرز و بوم
لگا گہ پلٹ کر وہ لشکر مین آئے / اور اک شخص رومی کو ہمراہ لائے
تو خلوت مین لیجا کے وہ کاردان / لگے کہنے اس سے کہ کر اب بیان
ضرار ابن ازور جو ہین حق شناس / مقید ہین انکا بھی اک خط ہی پاس
جو سردار تھے فوج اسلام مین / وہ سارا قصیدہ سنایا انھین
جو خولہ نے بھائی کی پائی خبر / حضور امیر آئین بس دوڑ کر
کہا انسے یہ تو تمھین دیکھ لو / کرو یاد اللہ کو صابر رہو
اٹھا درد دل ہو گئین بیقرار / کہا انا للہ با حال زار
دو بالا ہوئی شدت درد و غم / کہا مجھکو اپنے خدا کی قسم
یہ پڑھا اور لوگون نے اسکو تمام / کیے یاد اشعار شیرین کلام

اور اس سرزمین مین کہ ہر جسکا نام / بلاط اور جاتا تھا لشکر تمام
معن ابن اوس آل مخزوم سے / ہر اول تھے افواج اسلام کے
کہا اے سپہدار دین اسکو لو / یہ کہتا ہو قاصد ہون اسکی سنو
کہا یوقنا کا مین ہون نامہ بر / عریضہ ہو اک انکا اے نامور
یہ کہکر نکالے وہ کاغذ دیے / سپہدار نے جلد کھولے پڑھے
مضامین سے اسکے گریان ہوے / دعا واسطے انکے کرنے لگے
کہا اے سپہدار غازی قشون / سناؤ مجھے بھی کہ دلگیر ہون
وہ لیکر قصیدہ کو پڑھنے لگین / ہنوز اسکو پورا پڑھا تھا نہین
لبون پر تھا لا حول دلمین فغان / تھے آنکھون سے آنسو مسلسل روان
عوض اسکا لون خوب کفار سے / کرون دلکو ٹھنڈا انھین مار کے
اگرچہ ہوے سب غمین اور حزین / مگر سیف حق تھے بس اندوہگین

پا

امام سیر واقدی نے کہا | کہ کہتے تھے یون دارثم باصفا
انھین قلعون سے اک روند ات ہے | سوا اُسکے قارص ہے اک نیک پا
لیے اہل حازم نے رہ مین قلاع | کہ تھے وہ جری و دلاور شجاع
سویم قلعہ باسوطا ہے لا کلام | رہے اُنسے راضی خداے انام

نصب ہونا خیام کا لوہے کے پل پر اور پریشان ہونا قیصر کا یہ خبر سنکر اور حکم دینا واسطے تیاری جنگ کے حکم دینا واسطے قتل اصحاب مقیدین کے اور بگذارش یوقنا باز رہنا اوس کا

سنو حال اب سرور فوج کا | مع فوج وہ سرور اصفیا
بقطع منازل بجاہ و حشم | بصد کر و فر و خیام و علم
ہوے رونق افزاے جسر جدید | یہ اخبار پہونچے قریب و بعید
تو بس زرد قیصر کا رنگ ہو گیا | حواس اُڑگئے سن سے دنگ ہو گیا
لگا کانپنے اُسکا دل اور جگر | کہا آہ اچھی نہین یہ خبر
مگر خیر قسمت مین جو ہو سو ہو | سپہ کو دیا حکم نکلو لڑو
کہا خادمون سے کہ سارے خیام | نصب پل پہ ہون جاو تم بالتمام
جو سردار تھے چٹ بلا کر انھین | دیے خلعت و لعل و گوہر انھین
جو تھے اور افسر انھین سیم و زر | دیا اور رہوار و تیغ و سپر
زرہ خود و ترکش کمانہاے سخت | جو پایا دیا بانٹ سب ایک لخت
کیے اُسنے سب کام تدبیر کے | کہین پیچ کھلتے ہین تقدیر کے
وہین یوقنا کو بھی خلعت دیا | کہا افسر فوج تجھکو کیا
لڑا انکو اور ایسی تدبیر کر | مظفر نہون خصم اے نامور
جو گرجا تھا قیتان اُس سے صلیب | منگا کر انھین دی کہ لے خوش نصیب
مہم جب کوئی ایسی ہوتی بڑی | تو گرجا سے اُسدم نکلتی وہ تھی
کہا یوقنا اُسپہ کر اعتماد | کہ برکت سے اُسکی تو پائے مراد
لڑائی مین آگے ہی رکھنا اسے | کہ حامی ہو تیری ظفر تجھکو دے
اُسے لیکے غازی ہوا شادمان | پسر کو وہ دی اور کہا اُس سے ہان
تو لشکر اسے آگے آگے مرے | اگر ہمکو اللہ مظفر کرے
یہ سامان جسوقت سب ہو چکا | تو پھر قصر دولت سے قیصر اُٹھا
چلا سمت قیتان ہو کر سوار | جلو مین سلاطین صاحب وقار
امیر اور بطریق بھی ساتھ تھے | مع شاہ قیتان مین سب گئے
نماز مدد اُسمین سب نے پڑھی | دعائین وہ جب کر چکے فتح کی
دیا فرط خجلت سے تب حکم یون | بہاؤ یہان ان اسیرونکے خون
یہ سنتے ہی وہ جلد آگے بڑھے | کیا دست بوس اور یہ کہنے لگے
کہ کامل تجھے عقل اللہ نے دی | کرے تا بخوبی جہان پروری
تو اے قیصر روم یہ جان لے | تجھے سلطنت دی اسیواسطے
کہ کافی ہو ہمکو یہ تیری خرد | سمجھتا ہے تو خوب ہر نیک و بد
مجھے یاد ہے گفتہ فیلسوف | (اوصاف عقل) کہ اعلی ہے رتبہ مین عقل و شعور
صفائی بہت اسکو اللہ نے دی | کہ غالب ہے ہر جا خردمند ہی
اسی سے ہے انسان کی آبرو | اسی کی بدولت ہے سب جست و جو
شبستان دل کا یہی ہے چراغ | نہو عقل جس دلمین وہ دل ہے داغ
اسی سے ہے باغ جہان پر فزا | اسی سے ہے سب زندگی کا مزا
شناسائی رب اسی سے ہوئی | یہ عزت جو ہے سب اسی سے ہوئی
یہ ظاہر ہے اے تاجدار جہان | کہ اس شہر پر آئے اب تازیان
اور آئے تو آئے بڑی شان سے | بڑی کر و فر سے اور سامان سے
کہ انطاکیہ لین یہ آسان نہین | وہ ہے کون جو تجھسے ترسان نہین
یہ دار الامارت نصارا کا ہے | یہ چشم و چراغ اہل دنیا کا ہے
ہوے آہنی پل پہ اُسکے خیام | لڑینگے ہم اور وہ و بس اب لاکلام
پر انجام معلوم ہرگز نہین | کہ دے فتح کس کو خداے برین
زمانے کا ہر دم نیا رنگ ہے | دگرگون ہے ہر وقت کیا رنگ ہے
نرالے ہین اسکے تو سب کاروبار | کسی حال اُسکو نہین ہے قرار
اگر قتل ان قیدیونکو کیا | اسیر اُسکے ہاتھون جو اپنا ہوا
نہ رکھین گے زندہ اسے زینہار | مناسب یہی ہے اب اے شہریار

کہ یون ہین گرفتار انکو کہین	وہ ہم مین سے جسکو مقید کرین	وہ سردار ہو یا کوئی اور ہو	عوض انسے دین اہل اسلام کو
	یہ سنکر اراکین دولت تمام	لگے کہنے ہر راست اسکا کلام	

بگذارش ایک پادری گمراہ کے حکم دینا قیصر کا واسطے حاضر آنے مہرویان روم ونازنینان فرنگستان کے کنیسہ فتیان مین بغرض دلبری اصحابؓ مقیدین اور تشریف لانا اُن محبان الٰہی وعشاق رسالت پناہی کا کنیسہ مین حسب الحکم قیصر اور نہ دیکھنا اُن مہوشون کو اور حمد کرنا حضرت رفاعہؓ کا

کہا شہ سے اک پادری نے یہ تب	یہ سنے حکم قیدی مسلمان سب	یہان آئین گرجا کی اس شان کو	جو دیکھین عجب کیا ہو انکا مجو
ملین ہم سے لین ہان عیسیٰ کا دین	کہ اس شان کا اور گرجا نہین	سوا اسکے یہ بھی مناسب ہی یان	حسین عورتین اور جو ہین لڑکیان
اُنھین حکم دے تاکہ بن ٹھن کے آئین	کرین شیخیان اُنکے دلکو لبھائین	غضب ہین تمام اُنکے ناز وادا	کہ ہر عضو مین ہی اک عالم بنا
قیامت ہین قامت بلا چتونین	جو پریان بھی دیکھین الٰہی جان دین	بلا ہین حسین حسن ہی فتنہ گر	بھلا کیسے دلمین نہو انکا گھر
یہ دل لیتی ہین ایک انداز مین	قیامت ہی ڈھاتی ہین ہر ناز مین	خدا انکے سایہ سے سب کو بچائے	لڑے جس سے آنکھ اُسپہ آفت ہی آئے
اگر انکو چاہین تو کرلین قبول	مسیحا کا دین اسمین ہی کیا فضول	اور اسبات سے ضعف اسلام ہو	کہ ہون سست دل مومن نیکخو
غرض تھی جو کچھ خواہش پادری	دیا حکم قیصر نے فوراً وہی	تو فتیان گرجا بنا تنکدا	ہوا اُسمین عالم پرستان کا
تہان فرنگی وارمن نسب	سراپا قیامت اور آفت غضب	سراپا سے خود کو سنوارے ہوے	کچین اپنی ظالم اُبھارے ہوے
وہ رخسار صاف اُنپہ بکھری لٹین	جو زاہد بھی دیکھین نہ ہرگز ہٹین	دراز اُنکے مو اور نازک کمر	ادھر اور اُدھر نیچی نیچی نظر
وہ نکھرا وہ عشوہ وہ چھب تختیان	کہ ہون دیکھکر شیفتہ انس وجان	لگین پھرنے گرجا مین چارو طرف	دیے ہاتھ مین ہاتھ اور صف بصف
جو تشریف لائے وہ خاصان حق	کہ تھے سب ازل سے فدایان حق	نظر اُنکی پڑتی تھی ظاہر یہ کب	کہ تھا ہیچ عالم نگاہونمین سب
وہ دیدار حق کے طلبگار تھے	مئے عشق خالق سے سرشار تھے	سراپا تھے نورٌ علیٰ نور سب	نہ وہ مہر تھے چشم بد دور سب
نہان وعیان اُنھین تھا وہ جمال	مقابل ہو کیا بدر کی ہی مجال	لکھا ہی جو انکو وہ آئین نظر	کہا سب نے لاحول اُنھین دیکھکر
وہ قسیس وراہب اُنھین دیکھکے	باواز انجیل پڑھنے لگے	اُنھون نے کیا شور تہلیل کا	کہ اللہ ہی ایک سب سے بڑا
جو منکر ہین کاذب ہین سب لا کلام	بہت سخت بکتے ہین یہ زشت کام	نہین اُسکے بیٹیا نہ ساجھی کوئی	کہ ہی فرد وواحد خدائے قوی
رفاعہؓ جو تھے نور چشم زہیرؓ	فصاحت مین سحبان عجم مین شہیر	اُنھین غازیونمین وہ موجود تھے	سوا اللہ سے دل اُٹھائے ہوے
جو دیکھا اُنھون نے کہ کفار سب	ہین سرگرم شرک وسیہ کار سب	صلیبونکے آگے جھکاتے ہین سر	شبیہون کو ہین پوجتے سر بسر
باواز اسطرح کہنے لگے	کہ ہی کبریائی خدا کے لیے	بڑائیکی اُسکی نہین انتہا	ہی اعلیٰ سے اعلیٰ بڑے سے بڑا
سوا اُسکے معبود کوئی نہین	یہ بہکے ہین گمراہ سب بالیقین	عدو ہین یہی لوگ رحمٰن کے	یہی خاص بندے ہین شیطان کے
خدا ایک ہی بس خدا ایک ہی	وہ رحمٰن سب سے بڑا ایک ہی	کسی سے نہ پیدا ہوا وہ احد	اُسیکی ہی شایان فردٌ صمد
کسی سے اُسے نسبت اصلا نہین	کوئی ضد ونہ خویش وہمتا نہین	بڑا مہربان ہی بڑا بے نیاز	دوعالم کا ہی آپ ہی کارساز

بڑا

اُسی نے دو عالم کو پیدا کیا
اُسی نے یہ مخلوق ارض و سما

وہ اول ہو جسکی نہین ابتدا
وہ آخر ہو جسکی نہین انتہا

وہ ہی حی و قیوم و واحد احد
ازل سے ازل اور ابد سے ابد

مثال اُسکی ہرگز کوئی شے نہین
ہو شنوا و بینا وہ جان آفرین

وہ ہی خلق پر دمبدم مہربان
جمیل دو عالم اور آرام جان

کیے خلق اور سبکو بخشا وجود
اسی سے ہو ہر ایک شے کی نمود

نہ موت اُسکو آئے نہ ہووے فنا
پرانا نہوا اور نہ تھا وہ نیا

نرالا ہو اور وحدہ لاشریک
نہ صاحب ہو کوئی نہ اُسکا شریک

کہان تک کرے وصف اُسکے کوئی
منزہ ہی سب سے خدائے قوی

دیا اُس نے آنکھون کو نور نظر
ہوا آپ ہی ہر طرف جلوہ گر

آمادہ ضرر رسانی حضرت رفاعہؓ ہونا راہبون کا مگر باز رہنا اُن گمراہون کا بفہمائش دربانون کے اور مباحثہ پادری کا حضرت رفاعہؓ سے

امام سیر واقدی ارجمند
یہ کہتا ہو جسدم بصورت بلند

مگر اُن سے دربان یہ کہنے لگے
کہ تم دور ہو جاؤ اُس شخص سے

کہا کیا سرد کار مجھسے تجھے
کہ مین تو نہین ہون ترے جنس سے

یہ زنہار ہم جنس اپنا نہین
یہ بے علم ہو علم اصلا نہین

ہو اپنے لیے علم اے شہریار
کہ اپنے دانانسے ہوا آشکار

ہمارے حکیمونسے شہرت ہوئی
یہ رونق اُنھین کی بدولت ہوئی

کہ یونانیون نے جو رکھا اسے
تو ہم نے پڑھا ہم بھی عالم ہوے

کہ پڑھتے اسے اور وہ ہوتے حکیم
ہمارے لیے ہو یہ فضل عظیم

سکندر ہمارے ہی شاہون مین تھا
بطلیموس و موریق ہم مین ہوا

اسی نے بسایا ہو انطاکیہ
اریسا جو بعد اُسکے سلطان ہوا

کہ رہنما و منہج لبا کر ہوا
اور اسطلیس تو ایسا ہشیار تھا

کہ پیدا ہوا اک طفل بے شبہ و شک
جو باتین کرے از خدائے فلک

کرے خیر کے کام وہ نیک خو
ہلاک اُسکے ہاتھونسے فرعون ہو

ہوا پھر جو منہ ہو تو ایسا ہوا
بڑے رویہ کی ہو اُس سے بنا

اُسی نے لکھا اولا سب حال
ہین لتنے بحار و بلاد و جبال

اُسی نے لکھین معدنیات بھی
ہو جس ملک مین کان جس چیز کی

اسی نے رقم سارے جنگل کیے
عجائب غرائب جہانکے لکھے

نہ ہمراہ ہون اُنکے مین حشر مین
کہ یہ حکم امد کرے گا جنھین

وہ جو قاری لائے کتاب اُسکی ہو
اُسی مین یہ لکھتا ہو وہ نیک پی

جہالت وہی تجھ مین اب بھی رہی
کہ وہ حرص و شہوت نہ دل سے گئی

ترقی روحانی ہو تجھکو کیا
اگر تو اُنھین خواہشون مین رہا

کہا یہ اُنھون نے تو وہ پادری
بڑھے اُنکی جانب کہ مارین ابھی

جدا ہو گئے وہ تو شہ نے کہا
تمھارا ہو اخ العرب نام کیا

اسے سُنکے بولا بڑا پادری
کہ اے شاہ سچ بات اسنے کہی

بھلا کیون کیا تو نے اس سے کلام
یہ بدو ہو کیا علم سے اسکو کام

ہماری بدولت یہ ظاہر ہوا
اور اُس سے ہر اک ہم مین ماہر ہوا

کہ نکلا ہو یونانیونسے ہی علم
رہا باقی سریانیونسے ہی علم

عرب کے لیے ہو یہ حکمت کہان
ہوے وارث علم کب تازیان

کہ ہمکو جو حاصل یہ دولت ہوئی
تو حکمت ہوئی اور عدالت ہوئی

ارسطو سے ارجاس اے نیک پی
وہی سار غورس جو توحیدی ہو

نبوت بھی تھی اُسکو دولت بھی تھی
ہوا پھر بلینوس شاہ جری

پڑھا تھا نجوم اور انکا لاتھا حکم
یہ اپنے ملک کو سناتا تھا حکم

بڑا اُسکا رتبہ بڑی شان ہو
کہ ہر وقت خالق پہ قربان ہو

ہو قسطین بھی اپنے شاہون مین سے
کہ بحر علوم اُسکے معنے ہوے

قطانوس تھا وہ فہیم و ذکی
ہو جغرافیہ کی بنا اُس سے ہی

ہر اقلیم کی استون کو تمام
لکھا اور اُنکے خواص اور نام

بتایا اُسے اور چشمے تمام
مع نام عالم کے لکھے تمام

فلنسب ہوا اسطرح ہوشیار
کہ اُنکا ہو یہ قول اے تاجدار

پلٹ جاؤ تم ساتھ شیطان کے
رہو آگ مین اسکے لائق ہوے

اُسے تو نے اے عبد مسکین پڑھا
ہوا صاف اب بھی نہ کیا دل ترا

کہ دل کو جو گرد التی ہو سیاہ
نہو حسن انوار پھر آہ آہ

تو کر فکر ہو فکر دولت بڑی
کرے سیر تا عالم روح کی

لعلہ کشیش یعنی وہو القسیس المسیحی

جو غافل ہے اس سے وہ ہی حق سے دور
کہ ہی فکر انسان کے دل کا نور

روایت ہے یحیی سے ای خوش سیر
سنا جب رفاعہ نے یہ سربسر

ہنسے اور کہا اُس سے ای پادری
یہ اُس قوم کی تو نے تعریف کی

کہ جس مین فضیلت ذرا بھی نہین
کوئی اُسمین فاضل ہوا ہی نہین

کہ ہو تا شناسا لے ایزد تعال
نہین کوئی جسکا عدیم و مثال

فضیلت یہی جب اُنہین ہو گئی
تو بس وہ جہالت تھی حکمت نہ تھی

نہین برتری کچھ کسیکو مگر
براہیم کو ہی ملی سربسر

سمعیل کی جو ہین اولاد مین
تو بخشی خدا نے فضیلت اُنھین

اُنھین کا تو ہی خاص بیت الحرام
اُنھین کا ہی زمزم و مشعر مقام

عدالت امارت ایالت اُنھین
کرامت نبوت رسالت اُنھین

رہ فقر کے وہی سالک ہوے
وہ سارے جہانکے بھی مالک ہوے

سلاطین جو تھے سابقہ اور حال
اور اقبال و اشبال وہ خوش صفات

اُنھین مین سے تھے اور ساری زمین
تھی زیر علم اور زیر نگین

اُنھین مین سے ایسا سکندر ہوا
سلاطین عالم پہ داور ہوا

ہوا دونون قرنون کا مالک وہ شاہ
تھی از شرق تا غرب اُسکی پناہ

پھرا سارے عالم مین بے شبہہ و شک
گیا غرب سے لیکے وہ شرق تک

کیا حق نے اُسکا یہ رتبہ رفیع
ہوا سارا عالم اسیکا مطیع

سلاطین تابع تھے اور وہ مطاع
جہانین مین جتنے بلاد و قلاع

اُسیکے رہے زیر فرمان تمام
گیا وہ ہی ظلمات بھی لاکلام

اُسی پر تو اللہ نے کی یہ عطا
کہ قرنین کا صاحب اُسکو کیا

سبا ابن یعرب بھی اُنہین ہوا
اُنھین مین سے شداد بن عاد تھا

شدید ابن عاد اور ذوالاذقان بھی
تھا ہدہد بھی اُنہین سے لقمان بھی

وہ لقمان کہ تھا عاد اُسکا پدر
عباد اور شعبان بھی تھے نامور

اُنھین مین تھا ہادیل عتبان بھی
کہ ہر بات حکمت مناجات تھی

اُنھین مین تھا موسی بن جلہمہ
ثمود ابن کنعان صاحب کلہ

سبا ابن یحبب کا ایسا ہوا
کہ ہم مین ہوا پہلے فرمان روا

ہوا ہم مین اول یہ صاحب کلاہ
تو حمیر ہوے صاحب عز و جاہ

ہوا پھر تبع پھر وہ وائل ہوا
کہ حمیر کا بیٹا تھا وہ خوش لقا

ہوا شاہ پھر عاد حمیر کا پور
بنی حنظلہ ہم مین تھا بے قصور

ہوا فضل بن عبد دیان بھی
ہمین سے کہ پانصد برس وہ جری

رہا اور صنائع کا بانی ہوا
یہ گنبد خسروانی ہوا

خزائن بہت اُسکے معمور تھے
عسا کر بھی نزدیک اور دور تھے

ہمیشہ وہ کرتا تھا لشکر کشی
دیا تھا خدا نے اُسے علم بھی

بنی حنظلہ بیٹا صفوان کا تھا
اور اب یہ ہوا ہے یہ فضل خدا

کہ دی سب شرافت کرامت ہمین
ایالت رسالت کیا سب ہمین

کہ پیدا ہوے ہم مین حضرت نبی
کہ جنکی بدولت یہ خلقت ہوئی

وہ احمد ہین محمود و حامد بھی ہین
محمد یہ کیونکر نہ ہم جان دین

شہ انبیا پادشاہ رسل
امام ہے ہی ہادی جز و کل

ملین نعمتین سب یہ اُنکے سبب
ہے عزت ہمین اب یہ اُنکے سبب

بس اب ہم ہین سردار اور تم تمام
ہمارے ہو بے شبہہ لونڈی غلام

سوال پادری از حضرت رفاعہ رضہ

رفاعہ کا اُس نے یہ سارا بیان
سنا گوش دل سے یہ چاہا وہان

کہ اب اُنسے ایسا کرون اک سوال
کہ چپ ہو رہین نہ کچھ قیل و قال

رضامند ہو پادشہ بھی ضرور
کہا تم ہو بے شک بڑے ذی شعور

ذکاوت بھی ہے تم مین ہمت بھی ہے
طلاقت بھی ہے اور فراست بھی ہے

ذرا یہ تو بتلاؤ تم مجھکو اب
کہ دل قطرۂ خون ہے اور کس سبب

اسی ملتی ہے عقل اور لطف روح
کہ ہو غیب سے اُسکو ہر دم فتوح

کھلین اُسپہ انوار لاہوت بھی
نمایان ہون اسرار ناسوت بھی

وہ عالم کہ مخفی ہے ابصار سے
تمام اُسکے آگے نمایان رہے

پھر اُس جا یہ جائے جو ہے پاک صاف
کدورت سے دنیا کی سب بے خلاف

ملے اُسکو عیش ابد بے مقال
نہو جسکو زنہار کچھ اختلال

ملے صاف سے صاف مسرور ہو
کدورت نہو نور ہی نور ہو

دیا یون رفاعہ نے اُسکو جواب
کہ تیرا سخن ہے یہ سب ناصواب

کہا اُسنے یہ کیون کہا اس لیے
کہ حق تک رسائی ہو کیسے اسے

کہ پوشیدہ ہین اسپہ اسرار سب
نہ جانین جو اُنکو کھلے بھید کب

کدورت سے ہو آئینہ صاف کیا — کہ ہر ظلمت کفر سرتاپا
بھلا کیسے اسرار غیبی کھلین — حجاب اسپہ دھوکے جب یون پڑین
روان ہو اگر صاف ممتاز ہو — کہ عیش و مسرت سے انباز ہو
ملے عالم روح مین انسے وہ — کہ بدہیئت و زشت رو ہو وہ جو
نہین ملتی اسمین کوئی چیز بھی — خبردار پھر یہ نہ کہنا کبھی
یہ تیرا گمان ہی سراسر خلاف — بیان کر دیا اور کہون صاف صاف
کہ تھا سب علوم اور فن جانتا — اسے سیف کہتا تھا چھوٹا بڑا
پڑھین اس نے سب آسمانی کتاب — حضور شہ عقل تھا باریاب
فصیحو نکا تجھسے کرون کیا بیان — ہزارون ہوئے ہم مین شیرین زبان
بہت اسنے اشعار ایسے کہے — کہ شاعر جنھین سنکے حیران رہے
وہ اشعار پڑھکر یہ اس سے کہا — کہ یہ قیس شاعر ہی تنہا نہ تھا
اسی نے کہا جو خدا سے ڈرے — تو پہچانا جائے وہ افعال سے
امور الٰہی مین کچھ اختیار — نہین ہمکو ہون گرچہ ہم ہوشیار
اگرچہ ہین ہم مرکز خاک مین — ولیکن یہ رتبہ دیا ہی ہمین
کہا واقدی نے وہ عبداللہ — جو ابن ربیعہ تھے بے اشتباہ
یہ خود مین نے انسے کہا ای چچا — کہ وہ پادری سب کلام آپ کا
کہ سب بولتے ہین وہ رومی زبان — کلام آپ کا ہی بتازی زبان
یہی پوچھتا سے جو مین نے کہا — کہ عربی مین کیسے یہ ملکہ ہوا
نہ حاکم ہون ہرگز نہ جبتک پڑھین — علوم عرب اسکے عالم نہین

جو ہو پاک آلایش کفر سے — تو اسوقت دل کو یہ رتبہ ملے
جو انسانکی روح جائے نکل — تو عنصر سے عنصر ملے بے خلل
وہ ان صور تونسے ملے جو ہین صاف — بڑی جارہے گر ہو اسکے خلاف
خدا پاک ہی اور حیّ و قدیم — نرالا ہی سب سے وہ رب عظیم
اور ایسا ہی دلمین جو تیرے گمان — کہ حکمت ہی ملک عرب مین کہان
کہ ملک یمن مین تھا اک شہر یار — بہت صاحب جاہ اور ہوشیار
بتاتا تھا حکمت کی باریکیان — بہت تیز ہوش اور روشن روان
ہوا ہم سے پیدا بہت پیشتر — کہی اسنے حضرت نبیؐ کی خبر
انھین مین سے اک شخص تھا قیس بھی — کہ تھا شاہ ملک سخن پروری
اسی کے ہین شعر اب سناؤن تجھے — یہ کہتے ہی اشعار اسکے پڑھے
پڑھے اسنے سب علم و حکمت تمام — کہ تھے حکمت آمیز اسکے کلام
خرد سے ہو معلوم توحید رب — کہ جو ہر ہے اسکے ہو محسوس سب
کہ ہم لوگ مانند تصویر ہین — ہین مجبور پابند تقدیر ہین
کہ توحید کی باعث ارواح سب — ہین اس عالم نور مین نزد رب
یہ کہتے تھے حضرت رفاعہؓ کو جب — رہائی ہوئی انکے ہاتھونسے تب
سمجھتا تھا کیسے اور اسکا کلام — سمجھ لیتے تھے آپ ای نیک نام
کہا ای پسر مین نے دیکھا نہین — کہ عربی مین گویا ہو ویسا کہین
کہا کیا نہین جانتے تم اسے — جو سردار و بطریق ہین روم کے
رفاعہؓ نے یہ بحث کی جب بیان — لکھا انکی باتون کو خوش ہو کے وان

نصرانی ہونا حضرت رفاعہؓ کے پسر کا اور افسوس کرنا انکا

لکھا ہی رفاعہؓ کا تھا اک پسر — کہ عامر تھا نام اسکا اور خیرہ سر
وہ اسکے لیے بد دعا کرتے تھے — خدا سب کو محفوظ اس سے رکھے
تو وہ بھی ہوا قید اور ساتھ تھا — کنیسہ مین جب یہ ہوا ماجرا
لگا تکنے صلبان کو بار بار — اور ان مہوشونکا بھی دیکھا سنگار
تو جھٹ دوڑ کر چوم لی اک صلیب — ہوا آہ ایمان سے بے نصیب
کہا آہ آئی خرابی تری — کہ کافر ہوا ہی یہ قسمت بری
ہوا منکر اس سے جو ہی مہربان — حضوری کہان بکی اور تو کہان
کہ کفار جس راہ پر ہون تمام — جدا ہو منو نسے تو ہو زشت کام

پدر کے تھا ہمراہ اور کفر پر — بدل میل تھا اسکو از پیشتر
مقید ہوئے جبکہ حضرت ضرارؓ — مع مومنان خدا وندگار
رفاعہؓ تو مشغول تھے بحث مین — غرض خود سے غافل وہ پاکر انھین
وہ حسن و لباس اور وہ نازک بدن — وہ غمزے وہ سب دلربایانہ فن
جو حضرت رفاعہؓ نے دیکھا اسے — کہ منکر ہوا اپنے اللہ سے
لگا لاگیا باب رحمن سے — رفاقت ہوئی تجھکو شیطان سے
جدائیکا تیری نہین غم مجھے — مگر یہ کہ محشر مین وہ رہ چلے
شیاطین کے پاس جاکر رہے — کہ محشور ہو ساتھ رہبان کے

چھٹے طبقہ مین آگ کے ہوؤگے گھر — نہو کوئی تیرا وہان چارہ گر
نہ دنیا کا ہرگز طلبگار رہو — تو اس زندگانی سے بیزار ہو
نہ چھوڑ آخرت کو کہ شرمائیگا — فضیحت ہوا یہ بڑھاپا مرا
ہوئی یاس کامل مجھے تجھسے اب — کہ محروم ہو تو زغفران رب
شفاعت بتا کس سے چاہیگا تو — کہ سیدھا جہنم کو جائیگا تو
ہوا آہ دوزخ مین اب تیرا گھر — گیا کیون تو فردوس سے بھاگ کر
کیا تو نے ظالم جو مجھکو حزین — رہیگا ہمیشہ تو اندوہگین
کہیگا کہ کافر ہوا کس لیے — اور اس باپ کو تو نے یہ غم دیے
یہ بتلا ذرا مجھکو تو اے پسر — مرے حق جو تجھپر تھے وہ ہین کدھر
کہا اُسنے مین دور تجھسے ہوا — حجاب اب تو اہ مین یہ پڑ گیا
سوے مار معمود یہ غسل دو — اُسی مین کہ عیسائی ہو اب یہ تو
لیا گھیر رہبان نے آن کر — ملا عطر بھی اُسکے سب جسم پر
بٹھایا پھر اُس پادری نے وہین — اُنھین مین سے دی ایک دختر حسین
بچانا سدا شر شیطان سے — تمام اہل ایمان کو اے رب مرے
کہ دین مسیحا کرو تم قبول — کہا مومنون نے نہ کہنا یہ فضول
اور ایسے ہین ہم اپنے ثابت قدم — کہ جانونکو قربان کرتے ہین ہم
کہا در سے اپنے نکالا ہمین — سنبھلنے اور دور پھینکا ہمین

مین محبوب حق کے جلو مین چلون — جو فردوس اعلیٰ ہے اُسمین رہون
نکر اسکی خواہش نہین پائدار — نہ کر عیش دنیا کو تو اختیار
کہ کافر ہوا تو خدا پاک سے — تری شکل سے شرم ہے اب مجھے
بھلا کیسے تجھکو گوارا ہوا — ہوا دور از حضرت مصطفےٰ
دیا زندگی نے یہ دھوکا تجھے — کہ یون پھر گیا اپنے اللہ سے
عذاب خدا سے نہ ہرگز ڈرا — جناب نبیؐ سے نہ آئی حیا
اب اُس دنکو بھی یاد کرلے ذرا — کہ جس دن بلائیگا تجھکو خدا
نہ بن آئیگا آہ یہ بھی جواب — رہیگا سدا مستحق عذاب
کیا پرورش تجھکو الفت کے ساتھ — کھلایا پلایا محبت کے ساتھ
یہ سُنکر لگا کہنے وہ پادری — رہا ہے یہ لیجا ذرا اسکو ابھی
نصارا نے غوطہ دیا اُسکو چٹ — گئے شاد ہو ہو کے اُس سے لپٹ
منگایا دُلہن خلعت اُسکے لیے — امیرون نے اور شاہ نے خود اُسے
پھر اک اسپ اور اک حویلی بھی دی — ملی اُسکو جیلہ کی پھر ہمرہی
پھر اصحاب سے پادری نے کہا — کہ اس سے تمھین کون مانع ہوا
نہین جانتا تو کہ مانع ہوئی — صفائی ہمین دین اسلام کی
نہ رکھنا کبھی ہم سے ایسی امید — سمجھنے مین شیطان کے سب مکر و کید
کہا جانتا ہے خدائے مجید — کہ ہے کون رحمت سے اُسکی بعید

استفسار قیصر بوجہ تعجب از زہد و ورع امیر عالم پناہ و جواب رفاعہ رضہ

روایت ہے اُسوقت شہ نے کہا — کہ اے مومنو ہے یہ مین نے سنا
اور اسکو خزانونسے پیسے ملا — زر و گوہر و لعل بے انتہا
بتاؤ کہ کون اس سے مانع ہوا — یہ حضرت رفاعہؓ نے اُس سے کہا
کہا اُسکا دیوانخانہ ہے کیا — کہا ایک گھر ہے کہ ہے خاک کا
کہا فرش اُسمین بچھاتا ہے کیا — کہا عجز و تمکین و عدل و رضا
کہا خرچ ہوتا ہے کیا ملک مین — کہا زہد بس جابجا ملک مین
کہا فوج کیا ہے کہا مومنین — فدایان حق اور دلیران دین
خراسان سے لے آپ کو روم کے — نصارا جو سرکش تھے عاجز ہوے
جہان تا جہان ہے بزیر نگین — کوئی آپ کا اب مقابل نہین
کہا اُسکے دنیا کو مین کیا کرون — کہ مین تو خدا کا طلبگار ہون

تمھارا جو ہے شاہ عالی وقار — پہنتا ہے کپڑے وہ پیوند دار
کہ موجود وہ مال ہے اُسکے پاس — بھلا کیون نہین خسروانی لباس
کہ مانع ہوئی آخرت کی طلب — سوا اُسکے مانع ہے پھر خوف رب
وہ خالی ہے چاؤش و خدام سے — فقیر و مساکین اُسمین بھرے
کہا تخت کیسا ہے یا نہین — کہا عقل ہے چتر مسند یقین
کہا کیا خزانہ ہے اُسکے یہان — کہا اعتماد خدائے جہان
نہین جانتا تو یہ اے بادشاہ — کہا اُنسے لوگون نے عالم پناہ
مدائن کی بھی سلطنت مل گئی — کہ عالم یہ حاصل ہے فرمانبری
لباس شہی کیون پہنتے نہین — کہ ہین آپ سلطان روئے زمین
یہی ہے شب و روز انکا عمل — کہ طالب خدا کے ہین وہ بے بدل

یہی باتین جب تسنے اُٹھا ہر ہوئین
نمازین پڑھین اور دیوین زکات

منادی قدرت پکارا وہین[لہ]
کرین حکم نیکی کا دن اور رات

یہ وہ ہین جو ہم اُنکو مقدور دین
کرین نہی منکر سے اور اختیار

کہ عالم پہ فرمانروائی کرین
اُسی کو ہر جو ہی خداوندگار

[لہ] الذین ان مکنّاہم فی الارض الخ

پھر میقد ہونا اصحاب کرام کا اور جانا قیصر کا لشکر گاہ مین واسطے ملاحظہ لشکر کے اور کیفیت اجتماع لشکر نصارا اور بعنایت آلٰہی قابض ہونا پل پہ اصحاب سرور عالم کا اور اُتر آنا اعلام نصرت انجام کا پُل سے باہزاران جاہ و حشم اور خیمہ زن ہونا بمقابلہ لشکر نصارا اور بے قرار ہو کر وعظ کہنا قیصر کا اہل تنصر کو اور بر انگیختہ کرنا جنگ و جدال پر

کہا راوی رحمہ اللہ نے
چلا آپ گر جا سے ہو کر سوار
امیرونکے گرد اسکے ڈیرے کھڑے
اور اُنمین تھا اک ایک ناقوس بھی
تو ناگہ سوار ایک آیا وہان
کہا چھٹ گیا ہمسے جسر حدید
نگراُس سے پوچھا کہ کسطرح سے
یہ حاکم ہی جو اگلے ہی برج کا
روایت ہی اسکا ہوا یہ سبب
خدا نے یہ سامان کیا غیب سے
حفاظت کی تاکید کرتا اُنھین
نہ تھی چوکی پہرہ کی اُنکو خبر
کیا عفو پھر اُنکو چھوڑا وہین
غنیمت ہی جو گھات آئے نظر
بغور اُنکی دیکھی جو طرز کلام
تو مخفی لگے پوچھنے اُنسے حال
کہا فرق کرنا نہ مجھسے کبھی
یقین یوقنا کو جو اسیر ہوا
کہا خوب سمجھے ہو لو خط مرا

یہ سنکر کیا حکم یون شاہ نے
کہ لشکر کو دیکھون بجاہ و وقار
قرینے سے او آ گئے ہر ایک کے
کہ یہ زیب و زینت تھی کفار کی
کیے تیز رہوار اور دل طپان
عرب کی چلی آئی فوج شدید
چلے آئے وہ پل پہ غالب ہوے
اُسی نے اُنھین اُسپہ قبضہ دیا
کہ تھے مومنو پر جو الطاف رب
کہ دستور شہ دیکھنے کے لیے
کہ ہشیار اور مستعد سب رہین
تو مارا اُنھین خوب اور پیٹ کر
دلو مین پڑا اُنکے کینا وہین
تو دون غازیونکو مین اُسکی خبر
یہ سمجھے کہ دستور شہ سے تمام
کہ مجھسے کہو تم نہ رکھو ملال
رہو شاد مین نے امان تمکو دی
کہا ہر تمھاری غرض اس سے کیا
بنام سپہدار نصرت لوا

جو ہی اس کنیسہ مین محبس بنا
پہونچکر وہان اُسنے دیکھے تمام
بنا ایک گرجا بھی لکڑی کا تھا
پھر اُ خوب دیکھا وہ سارا قشون
کہا اس سے لوگون نے یون تیز تر
اسے سنکے شہ کو ہوا یہ یقین
کہ ہین نین سو مرد اُسپر تعین
تو اک آہ کی اور دیا حکم یون
مدد غیب سے اُنکی ہوتی تھی بس
ضرور اک دفعہ پل پہ جاتا تھا رد
گیا حسب عادت جو اکدن وہان
یہ چاہا کہ اب قتل اُنکو کرون
پھر اک روز پل پہ گئے یوقنا
لیا پل کو ہر سمت سے دیکھ بھال
بہت دل مین نالان ہین بیزار ہین
اُنھون نے لیا عہد چاہی امان
کہا کرتے ہین پل سپرد عرب
کہا اک امان نامہ اب چاہیے
اُنھین جاکے دو دینگے تمکو امان

اُسی مین رہین قید اہل وفا
بنا تھے جو میدان مین اسکے خیام
منقش مزین زر سے تا بنا
جو اُسنے یہ چاہا کہ پہلے سے پھر دون
جو آیا تو لایا ہی تو کیا خبر
گیا ملک اور اب یہ دولت نہین
کہا ہمین ای شاہ کچھ شک نہین
لیے جنگ تیار ہو سب قشون
نہ تھی ملک دنیا کی اُنکو ہوس
نگہبانون کو دیکھ آتا تھا روز
تھے مخمور بے ہوش سب پاسبان
مگر خوف شہ سے ہوا نہ خون
کہ تھی فکر اُنکو یہ صبح و مسا
ہوے پاسبانو سے گرم مقال
مگر سخت عاجز ہین لاچار ہین
کہ غصہ نہ کرنا تم اے مہربان
کہ ہین جور دستور سے تنگ سب
کہ لکھدین مسلمان ہمارے لیے
جو ایمان لاؤ تو ہو کامران

یہ ہے اور بہتر تمہارے لیے / یہ سنکر وہ اسطرح کہنے لگے
ہوئے تھے مسلمان تم اور ذی شعور / جو خارج ہوے کیا ہوا یہ فتور
اسیواسطے یان تو آیا ہون مین / کہ حیلہ ہے یہ بھی دلادون انھین
لکھا ایک نامہ سپہبد کے نام / کہا مخفی رکھنا تم اسکو تمام
گیا لشکر دین مین وہ خط دیا / لیا سر سپہ نے خوشی سے پڑھا
اُسے اور جس جس کو اُسنے کہا / امان نامہ لکھا وہ لے کر پھرا
دیا پل کا در کھول اور وہ گھسے / دیا پل خدا نے اُنھین بے لڑے
علمداری خاص انطاکیہ / تو سردار نے سیف حق رض سے کہا
یقین ہے کوئی دم مین فوج عدو / نمایان ہوا اور ہمسے ہو جنگ جو

کہ ترسا ہو تم یا مسلمان ہو / کہ کچھ حال اپنا تو ہمسے کہو
نہ کلانہ نکلون مین اپنا رہے گاہ / کہا توبہ توبہ خدا کی پناہ
کیا تشکر سب نے ہوے شادشاد / یہ سنکر ہوا اُنکو بس اعتماد
تو داروغہ پل وہانسے بغور / قریب آئے جب اہل اسلام اور
کہا ہے یہ بےشبہ امداد رب / ہوے شادمان اہل اسلام سب
تو اُن پاسبانون نے فوراً وہان / غرض پل پہ آئے جو غازی جوان
ہوے داخل اُس سرزمین مین جو ہے / لکھا ہے کہ پل سے جو وہ نیک پے
جو ہے تختگاہ شہ رومیان / کہ ای بو سلیمان ہم ہین وہان
تو سیف خدا خالد باصفا / کہو رائے ہمین تمہاری ہے کیا

ہوے اسطرح جلد پاسخ گذار / کہ کہتا ہے یون ہمسے پروردگار

وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

کہ اُنکے لیے تم مہیا کرو / جو کچھ کرسکو اور طاقت سے ہو
سوار و پیادے نہین آہنی / نمایان ہو تا شوکت اسلام کی
چلین دل پہ دل اور قشون در قشون / گھٹائین اُمنڈتی ہین ساونون کی جون
بشر بجنت جو ہین بالیقین / ہوا اُنسے راضی خدا بے برین
چلے اور ہراول ہوے فوج پر / بصد سطوت و شوکت و شان و فر
تمام آہنی جسم سرتا بپا / نہ تھی فوج دریائے فولاد تھا
پڑی کود اور برق ہر راہوار / سلیمان اسد رعد ہر شہسوار
لگا گونجنے قصر نیلوفری / اندھیرا ہوا رات سی ہو گئی
فلک پر ملک کہتے تھے باربار / رہے روز افزون یہ جاہ و وقار
سواران جنگی لیے اک ہزار / بڑھے وانسے باصد ہزاران وقار
کہ مسروق تھا اُنکے والد کا نام / مع شہ سواران صرصر خرام
ظفر اور نصرت چلی ہمرکاب / شجاعت کا اُنکی نہ تھا کچھ حساب
ازان بعد سیف خدائے کریم / عدو جنکے آگے عظام رمیم
نصار اکش و حامی دین حق / دلیران عالم یہ جنکو سبق
بکف ابر بہمن بدل رشک نیل / بہ تن تجز نور و بجان جبرئیل
چھلاوا تھا ہر ایک کا بادپا / اور اسوار ہر ایک جون برق تھا
سپہدار دین بوعبیدہ امیر / جہاندار و جان بخش و آفاق گیر
چلی ساتھ نصر من اللہ بھی / تو فتح قریب آگے آگے ہوئی
ظفر طرہ قوا گو ادھر اور اُدھر / قدمبوس اقبال ہر گام پہ

کہ تیار ہوجائین سب بہر جنگ / بس اب فوج کو حکم دو بیدرنگ
بصد فر و سطوت یہانسے بڑھین / مسلح ہون اعلام سب کھولدین
تو حضرت سعید رض مظفر علم / ہوا جب یہ حکم امیر حشم
مہاجر و انصار عالی وقار / سواران جنگی لیے سہ ہزار
بہادر ہر اک جسم تولے ہوے / علمدار اعلام کھولے ہوے
سواران و اسپان آگندہ زان / برابر برابر عنان با عنان
دہلتی تھی ٹاپونسے ساری زمین / صدا کوس کی تا بچرخ برین
شہاب اور اختر کا جنپر گمان / چمکتے تھے یون گرز و تیغ و سنان
کہ تھے عشق حق مین دل و جانسے جاجو / ازان بعد رافع بفر ظفر سرور
سر سر فرازان و شیر دلیر / عقب مین چلے اُنکے وہ میسرہ رض
گزیدہ دلیران اعدا شکار / کہ ہوتے تھے گنتی مین وہ سہ ہزار
زمین ہل گئی چرخ چکرا گیا / بڑھے اس تجمل سے وہ باصفا
وہ فرمانروائے قلمرو علم / جہان شجاعت جہان کرم
فدائے خدا و فدائے نبی / امیر مدبر توانا جری
یگانہ دلاور وہ سب لوگ تھے / مع لشکر زحف راہی ہوے
عنانسے عنان کو ملا کر چلے / سنانین کیے سب برابر چلے
غبار زمین چڑھ گیا اوج کو / چلے لے کے ہمراہ کل فوج کو
خدا کی عنایت ہوئی چتر دار / تھی فوج ملایک یمین و یسار
قدم باقدم سب پیادے بھی تھے / سوارونکے ہمسو پہ دن پر پرے

جہانتک نظر کام کرتی تھی وان قشون تھے کہ کالی گھٹا مین وان
روان تھے دلیران دین صف بصف عیان شوکت اسلام کی ہر طرف
جہان فاحسری ذوالکلاع رض ستاننده بہر دیار و قلاع
کہ صدیق اکبر رض ہین جنکے پدر سوا انکے عبداللہ رض ابن عمر رض
سعید رض ابن رافع و زید رض عمرو ابو سفیان اور راشد نامور
سپہدار کے تھے ادھر اور ادھر ستارے یہ سب اور وہ رشک قمر
خدا نے انہی رحمت سے دیکھا انہین پکارے ملک ہی یہ حسرت ہمین
روان آگے آگے وہی بیبیان کہ جنکے اعزا مقید تھے وان
سویم بنت عملوق مزروعہ رض بھی بعصمت بعفت دلاور جری
بہت شاق تھا انکو ہجر ضرار رض روان لب پہ اشعار تھے شوق بار
مسلح ہوے جلد سب ہر طرف سوار فرس اور ہوے صف بصف
لگے بجنے چار و نقارے بوق و کوس کہ پہونچی وہ آواز تا روم و روس
کہ پہونچے سعید رض اولا انکے بعد اسی شکل سے سب وہ مردان سعد
سران سپاہ و سرداران دین گئے ٹھہر انکے مقابل وہین
نہ لائے یہ انکو ذرا دھیان مین گئے ٹھہر بے فکر میدان مین
تو کفار یہ ماجرا دیکھ کر گئے اپنے ڈیرون مین سب خیرہ سر
جہانتک نظر کرتی تھی اپنا کام نیستان نیستان تھا میدان تمام
کہ تھے اسقدر جمع اعداے دین کہ تنگ آگئی انسے وہ سرزمین
کہ اب تو ہی افسر ہے کل فوج پر مناسب جو سمجھے وہ تدبیر کر
یہ کہکر گیا آپ فیتان مین جو سردار تھے وان بلایا انہین
جو حاضر ہوے انسے گرجا بھرا تو خطبہ کو قیصر کھڑا ہو گیا
ڈراتا تھا مین تمکو جس بات سے وہ موجود ہے اب تمہارے لیے
نہ دولت رہیگی نہ فوج و لوا اگر تمنے مانا نہ میرا کہا
کہ یہ شہر ہے سلطنت کا مقر عرب خیمہ زن ہین اسی شہر پر
فدا ہو بچا اپنا گھر بار لو لڑو اور نہ بھاگو انہین مار لو
تمہارے یہ صرف کی اسلیے کہ بچ جاے یہ ملک اعراب سے
نہ تھا حوصلہ تم مین کچھ زینہار کیا جا بجا تمنے انسے فرار
خراب اور برباد ہو جاؤ گے زمین پر نہ ہرگز جگہ پاؤگے
انہیں کے گھرون مین عرب ہین مقیم ذرا دیکھ کر اپنا حال سقیم

ادھر جا بجا فارسون کی قطار ادھر تھے ہزارون ہی ناقہ سوار
جناب عمرو رض ابن معدی کرب زبیدی نسب شہ سوار عرب
بحسار کرم عبدرحمن رض دلیر ہر سر فرازان آفاق گیر
ابان رض ابن عثمان رض عفان بھی وہ عباس کے بیٹے فضل جری
پھر انکے سوا اور سردار بھی کہ تھے سب وہ خاصان رب قوی
عیان نور تھا فرش سے عرش تک تحیر سے تکتے تھے انکو ملک
پھر انکے پیچھے تھی اور اسمین سب تھا سامان و سازو زنان عرب
وہ تھین بنت ازور و بنت عفار غفیرہ کہ جون شیر دشمن شکار
اور ام ابان رض بنت عتبہ رض دلیر مگر سب سے زائد تھین خولہ رض دلیر
پڑی رومیون کی جو انپر نظر ہوے خوف سے سب وہ زیر و زبر
جسے دشت و تل پر جو تا چند میل جہان ہو گیا مثل دریاے نیل
وہ سردار جیسے ہوے تھے روان ہوے رونق افروز ویسے ہی وان
بترتیب انپر نمایان ہوے انہیں دیکھ کر وہ ہراسان ہوے
جدا مخیم اک ایک سردار کا مع فوج ہمراہی اس جا ہوا
بپا ہو گئے خیمہ و بارگاہ کہ پیک نظر کو نہ ملتی تھی راہ
ادھر اہل ظلمت ادھر پر ضیا کہے تو کہ جنگل مین منگل ہوا
ور انسے تو کوسون تھا جنگل بھرا تھے خیمو نپہ خیمے لوا پہ لوا
وزیر معظم سے شہ نے کہا کہ نسطارس اس شخص کا نام تھا
لکھا ہے کہ وہ تھا نہایت جری مدبر توانا و ذی ہوش بھی
سوا انکے تھے اور جتنے امیر دلیران جنگی و ملکی مشیر
کہا اے مسیحائیو باشکوہ اور اے یار معمودیہ کے گروہ
مین کہتا تھا جاتا رہیگا یہ ملک نہ قائم رہیگا تمہارا یہ ملک
ہوے میرے ہی قتل پر سب تیار مگر اب تو ہو ولین کچھ شرمسار
لڑوںنگا و ناموس ہے گر عزیز یہ سمجھو نہین زندگی کوئی چیز
نہین جانتے تم کہ قوت تمام سلیح و سپاہ و دولت تمام
ولیکن نہ تقدیر یاور ہوئی نہ کی تمنے بھی آہ کچھ تن دہی
یہان بھی نہ کوشش کروگے اگر نہ اچھی طرح تم لڑو گے اگر
تمہارے جو آبا و اجداد تھے بعزت جیے آبرو سے موے
کہ گرجا گھرون کو مساجد کیا تمہارے کیے قتل فرمان روا

تمہارے ہین اطفال اُنکے غلام
ہوئین لونڈیان عورتین بھی تمام
لیے چھین تمسے بلاد و قلاع
کوئی مرد تم مین نہ کوئی شجاع

مگر خیر جو کچھ ہو اسو ہوا
لڑو جان کی ہو نہ پروا ذرا
کہ ادل بہت تو ہین ایسی ہی مین
جنھونے لیے ملک جانین بھی دین

کہ بچ جاے عزت بھی گھربار بھی
سوے شاد ہو ہو کے وہ سب جری
یہ تھی عاقلانہ مری مصلحت
کہ ہو صلح اب ہی یہی مصلحت

ولے تمنے ہرگز نہ مانا اُسے
تمہاری تو عقلون پہ پتھر پڑے
تمہاری جہالت سے حکمت مری
گئی رائیگان اب یہ دولت چلی

وہ جاہل ہو تم کچھ سمجھتے نہین
نہین عقل و حکمت تمہارے قرین
سنو تھا حکیم اک فلاطون نام
نہایت فہیم اور شیرین کلام

ملی لوح اک اُسکی ہی قبر پر
وہ تھی سنگ کی صاف و شفاف تر
لکھا تھا یہ اُسپر ہی حکمت وہ شی
کہ اعلی خرد کا یہی زینہ ہی

اِسے جسنے کھویا ہوا وہ ہی دور
زانوار حکمت رہا بے شعور
اِسی سے ہین زندہ جو اچھے ہین دل
سمجھ ہو جسے اِس سے ہو متصل

کہ حکمت ہی خواہش ہی اذہان کی
نفوس مصفی کی ہی تازگی
جو سمجھے اُسے یہ سب آئے نظر
وہ دیکھے گا کیا جو ہوا کور و کر

کہ یہ بات اچھی ہی اور یہ بری
جو سمجھا وہ اِسکا ہی پابند بھی
عمل جب کیا عقل اور دین تب
بڑھے اور ترقی کرے روز و شب

سنو عقل اور دین ہو جسکا صاف
مصفا ہو پھر نفس بھی بیخلاف

جانا واثق کا بخواہش جبل ابن ایہم مرتد مدینہ منورہ مین واسطے قتل حضرت امیر عالم کے اور مسلمان ہونا اُسکا معائنہ علوشان و فضائل حضرت خلافت مکان رضؓ

یہ کہتا ہی راوی صداقت شعار
یہ تقریر جب کر چکا شہریار
تو کی عرض جبلہ نے ای بادشاہ
نہین کامیابی کی اور کوئی راہ

کہ ہان یہی ہین جو اُنکے امیرؓ
عرب مین سؤل عرب کے وزیر
وہ ہون قتل مجھکو اگر حکم دے
تو اک شخص کو آل غسان سے

مدینہ مین بھیجون کہ اُنکو وہان
کرے قتل اور لوٹ آئے یہان
نہ کیا ٹوٹ جائے عرب کی کمر
اور اُنسے نہ ہم ملک لین مار کر

کہا شاہ نے ہی یہ مجہول بات
نہین معتبر کچھ کہ موت و حیات
مقرر ہین لیکن جو تو نے کہا
تو خوش اِس سے ہوتا ہی دل ظاہرا

لے اِسکی اجازت تجھے مینے دی
ہوا شاد اِس سے وہ مرتد شقی
کہا راوی رحمہ اللہ نے
کہ اُس فوج سے جنکے گمراہ نے

مقرر کیا اک جوان ہوشیار
کہ واثق تھا نام اور بڑا پختہ کار
پڑھایا سکھایا بجھایا بہت
کہ یہ کام کر تجھکو دونگا بہت

جو چاہیگا وہ بھی مین دونگا تجھے
غرض وہ روانہ ہوا فوج سے
مدینہ مین داخل ہوا وقت شب
گئی رات اور ہو گئی صبح جب

تو حضرت عمرؓ نے پڑھائی نماز
دعا مانگ کر حق سے باصد نیاز
نکل آئے مسجد سے تنہا حضور
گئے شام کی رہ مدینہ سے دور

خبر تا کہ اُن غازیون کی ملے
ہوے ہین جو رونق فزا شام کے
تو واثق اُنھین دیکھ کر بڑھ گیا
سرِرہ تھا باغ ابن دحداح کا

گیا اُسمین اور چڑھ گیا نخل پر
کہ دیکھے نہ سردار عالم عمرؓ
رہا بیٹھ چھپکر وہین خوف سے
جناب عمرؓ اور آگے بڑھے

ہوا تیز جب مہر ای خوش شمیم
پلٹ کر وہ مہر جہان کرم
اُسی باغ مین اک شجر کے تلے
گئے خواب مین اور اُس نخل سے

دبے پائون جلدی وہ آیا اُتر
لیا کھینچ خنجر جو کی پھر نظر
وہین شیر دیکھا نہایت بڑا
اور آتے ہی وہ گرد اُنکے پھرا

ہوا اُنپہ قربان بس شوق سے
پھر آ بیٹھا پائونکے پاس آپکے
کف پاے اقدس کو چاٹا بذوق
تو جاگے وہ سلطان اقلیم شوق

باخلاص وہ سامنے آگیا
لیا چوم ہاتھونکو اور یون کہا
عدالت ہوئی ختم بس آپ پر
کہ حافظ ہی خود داور دادگر

خدا جب نگہبان ہو آپ کا
نہ کیون دیوین بہرہ درندے شہا
ہوا آپ کا اب یہ رتبہ رفیع
کہ ہین انس و جن اور درندے مطیع

سب اہل زمین دل سے قربان ہوے
فلک پر ملائک ثناخوان ہوے
کیا عرض پھر اُسنے سب اپنا حال
کہ آیا تھا مین اسلیے بے مقال

یہ کہتے ہی فوراً مسلمان ہوا — تنفر سے از بس پشیمان ہوا
جسے چاہتے کھینچ لیتے ہین یون — مدینہ کہان اور کہان وقشون
ہوئی آپ سے بیعت اُسکو نصیب — اسے کہتے ہین فضل رب مجیب
وہ آیا تھا کیون اور کیا ہوگیا — وہ ابلیس عبد خدا ہوگیا

تیار ہونا دونون لشکر کا بعزم رزم و قتال

کیا وعظ جب بادشہ نے انہین — کہا یہ بھی اُنسے قسم ہے تمہین
تمھارا جو اک شخص بھی آئے کام — تو مرجائیو اُنسے لڑکر تمام
لڑائی سے ہرگز نہ کیجو فرار — تو سوگند کھا کھا کے وہ اہل نار
مع شاہ نکلے کلیسا سے سب — ہوئے مستعد بہر جنگ عرب
صلیبون کو آگے بڑھاتے ہوئے — اور انجیل راہب سناتے ہوئے
بڑھی ہوکے تیار ساری سپاہ — کھلے سب نشان سرخ و زرد و سیاہ
لگے بجنے باجے و نقارۂ کوس و بوق — سوار و پیادے چلے جوق جوق
جمے تھے وہ لشکر کئی کوس تک — پرے پر پرے اور یزک پر یزک
تھے چلے ہی سے اہل ایمان تیار — بصد شوکت و جاہ و فر و وقار
خوشی سے نشانونکو کھولے ہوئے — بہادر جوان جسم تولے ہوئے
جمے تھے عنان با عنان صف بصف — انہین کی تھی شوکت عیان ہر طرف
سران سپہ جا بجا جلوہ گر — ستارون مین جیسے درخشان قمر

وعظ حضرت ربیعہؓ باہل اسلام

ربیعہ جو شاعر تھے شیرین زبان — سپہدار دین نے کہا اُنسے ہان
برانگیختہ کر انہین جنگ پر — سنا وعظ اسوقت اے نامور
تو بڑھ کر صفون سے بصوت بلند — لگے کہنے اسطرح وہ ارجمند
کرو دید اب تم ندا اے مومنو — بڑھو اپنے اعدا پہ حملہ کرو
قفسہائے اجسام مین مرغ روح — بہت تنگ ہین چاہتے ہین فتوح
کہ دیدار خالق کے مشتاق ہین — یہ پردے انہین اب بہت شاق ہین
گوارا نہین فرقت یار اب — ستاتا ہے بس ہجر دلدار اب
کہ یہ سن چکے ہین نوید وصال — یہ ہین شوق وصلت سے سب پائمال
خدا مشتری انکا جب ہو چکا — تو یہ زندگانی ہے بیکار کیا
اب اس زندگانی سے بیزار ہو — مئے وصل خالق سے سرشار ہو
یہ ساعت تو ہے اے ارجمند — ظفر پاؤ گے تم تو ہوگے نژند
نہین جانتے تم یہ قول خدا — کہ اللہ نے اسطرح ہے کہا
جہان ہوگے وان انکو موت آئیگی — اگرچہ رہو سخت برجون مین بھی
بچا و نہین موت سے زینہار — بڑھو دشمنون سے کرو کارزار
نہال تمنا ہین بربار سب — یہ طالع ہے بس صبح اقبال اب
یہ انوار ہین اُسکے پیش نظر — شب ہجر کی ہو گئی ہے سحر

مقابلہ سپہ سالار روم سے ابو الہول دامسؓ کا اور مقید ہو جانا اُن کا اور تشریف لانا حضرت ضحاک کا بمقابلہ سپہ سالار ہزیمت شعار روم اور یقین کرنا نصارا کا ضحاک کو کہ یہ جہان پہلوان خالد ہین اور حسرت سے دیکھنا سب کا اُنکو اور گر جانا خیمہ وزیر کا اور رہا ہونا دامسؓ کا اور مارا جانا دو خدمتگارونکا اُنکے ہاتھ سے

روایت ہے یون جابرؓ ابن سے — ربیعہؓ جو یہ وعظ وان کہہ چکے
تو افواج قیصر سے وہ جو وزیر — ہوا تھا جو ساری سپہ پر امیر

چھپا لوہے مین پانؤن سے تا بسر
کہ اک برج فولاد تھا اسپ پر
تھی رہوار پر ایک پاکھر بڑی
وہ فارس فرس دونون تھے آہنی

بڑھا سوے میدان جو للکار کر
کہا ہو مقابل کوئی نامور
بڑے صف سے فوراً بصد فر و شان
ابوالہول وہ ہی شجاع جہان

حصارِ حلب فتح جنسے ہوا
مقابل بڑھا کر گئے بادپا
ہوے گرم پیکار دونون جری
تو دامس کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی

گرے خاک پر پشت رہوار سے
سنبھلنا تو کیسا اُٹھے بھی نہ تھے
کہ دشمن نے چٹ باندھ انکو لیا
ہوا شاد اور کھینچ کر لے گیا

مقید کیا انکو پھر لوٹ کر
چلا آیا میدان مین وہ خیرہ سر
پکارا کوئی آئے مجھسے لڑے
تو ضحاک طائی یہ سنتے بڑھے

چلے سوے میدان جو وہ نامور
نصارا نے کی اُنکے اوپر نظر
تو اک گبر رومی یہ کہنے لگا
کہ ہے یہ وہ سردار جنگ آزما

کیا جسنے مفتوح سب ملک شام
شجاعت سے اِسکے ہین واقف تمام
لگے دیکھنے انکو رومی بغور
کہ ہین یہ ہی خالد نہین کوئی اور

کہ ہمشکل سیفِ خدا کے وہ تھے
اسیطرح حملے بھی کرتے وہ تھے
جو سیفِ خدا کی اُنھین دھاک تھی
یہ حیران ہوئے ٹکٹکی بندھ گئی

خدا کی عنایت کا دیکھو ظہور
جو کہنے لگے اُنکو وہ بے شعور
ہوے محو دیدار سب اس قدر
نہ اپنی کسی کو رہی کچھ خبر

چلی ایسی بادِ عنایت وہان
کہ دستور کے خیمہ کی رسّیان
جو ٹوٹین تو خیمہ تھا زیر و زبر
شکستہ ہوا تخت بھی سربسر

ہراسان ہوا اس سے اُسکے غلام
کہ کشتہ کریگا ہمین لا کلام
لگے کرنے سامان کی دیکھ بھال
اُٹھاتے تھے ہر شی کو فوراً سنبھال

یہ چاہا کرین ملکے ڈیرا کھڑا
اور اُنکا کوئی اور ساتھی نہ تھا
تھے وہ تین یا چار زنار نہ تھے
جو تھے اور سب جنگ تھے دیکھتے

تو اُنسے وہ اسطرح کہنے لگے
اُٹھا دے بڑی چوب کھولین تجھے
مگر یون نہین پھر قید کر دینگے ہم
جب آئیگا دستور صاحب حشم

وہ آقا ہمارا ہے اُس سے ضرور
سفارش کرین تیری اے باشعور
رہائی دلا دین تجھے بالیقین
کہا مجکو منظور ہے تب وہین

بڑھے اُنمین سے دو دیے کھول بند
ہوے جب رہا وہ دلیر ارجمند
تو دونونکی گردن پکڑ کر وہین
دیے سر لڑا مر گئے وہ لعین

موے وہ تو اُس تیشے کو جھپٹ
لیا پھر گرایا کیا قتل چٹ
کیا ایک صندوق کو جلد وا
لباس اُسمین دستور کا تھا رکھا

جوان نے کیا زیب تن بیدریغ
لیا ایک قنطاریہ ایک تیغ
اُسی کے طویلہ سے اک راہوار
لیا اور ہوے اُسپہ فوراً سوار

لیا منھ لپیٹ ایک رومال سے
سوے فوج متنصرہ چلدیے
جو بھائی تھا جبلہ کا حازم بنام
گیا صف مین اُسکے برابر قیام

کہ جبلہ اُسے چھوڑ کر اپنی جا
گیا قلب مین تھا مع اقربا

بعد کشش و کوشش فراوان کے جدا ہونا دونون کا اور پہونچنا وزیر و سپہ سالار قیصر کا اپنے خیمہ مین اور مردہ پانا دو خدمتگارون کا اور نہ پانا وہان ابوالہول کو اور بنا بر اطلاع حال جانا اُسکا قلب مین بحضور قیصر اور قتل ہونا حازم کا ضرب تیغ دامس سے

کہا واقدی نے وہ دونون دلیر
سپہدار رومی اور ضحاک شیر
لڑے خوب تب ان مین بیدریغ
سنان بھی چلی اُنمین اور گرز و تیغ

کہ دونون دلاور تھے جنگی جوان
لڑے خوب دل کھولکر جو دوان
رہی دیر تک اُنمین یون کارزار
کہ حیران دو رویہ ہوے شہسوار

نہ مغلوب کوئی نہ غالب ہوا
تو شل ہو گئے گرد جنگ آزما
بنا چار دونون جدا ہو گئے
گیا فوج مین وہ کہ آرام لے

وہان اپنے ڈیرے کو دیکھا گرا
اور اُن جادونکو بھی مردہ پڑا

جو دمشق کو دیکھا نہ پایا نشان
کہا یہ اُسی نے کیا بے گمان

گیا قلب مین بادشہ کے حضور
کہا ماجرا اُس سے سب بے قصور

کہا آہ یہ لوگ انسان نہین
یہ وہ جن ہین جنکا پری خوان نہین

پر اپنی نہین فوج مین رہ گیا
نصارا عرب مین ہی بیشک چھپا

کہ وہ بھی عرب اور یہ بھی عرب
کرو بے تامل تلاش اُسکو اب

تو جبلہ کے لشکر کو جنبش ہوئی
ہوئی جستجو اُنکو بوالہول کی

سمجھ دل مین وہ بھی گئے صاف صاف
کہ ہے میری ہی جستجو بے خلاف

گیا وار حازم پہ تلوار کا
کہ تن سے جدا ہو کے سر گر پڑا

ہوا ہو گیا وہ مین بھرا ہوا
لیے ہاتھ سب نے ہوے بے قرار

بہ آداب سرور کو کر کے سلام
بیان کر دیا اپنا قصہ تمام

کہا اے ابوالہول ربّ قوی
کرے شل نہ ہاتھونکو تیرے کبھی

بیقرار ہونا جبلہ کا قتل حازم سے اور اجازت حملہ چاہنا قیصر سے اور آنا اُسیوقت فلنطانوس بادشاہ یونان کا بامداد قیصر اور رہ جانا قیصر کا

ہوئی اس سے جبلہ کو جب آگہی
یہ اُسکی آنکھون مین دنیا ہوئی

گیا روبرو شہ کے باحال زار
لگا کہنے رو رو کے وہ بد شعار

کہ ای شہریار اب نہین دلکو صبر
کرون تا بکے اسپہ یون قہر و جبر

یہی ہے تمنا کہ حملہ کرون
مین کشتہ ہون یا اُنکو کشتہ کرون

کہ یہ سب بہت اپنی حد سے بڑھے
تامل ہمین اب نہین چاہیئے

یہ قیصر نے چاہا کہ دون حکم اب
کہ بیکار جو ہون عرب سے عرب

ہوے چند اسوار ناگہ عیان
کہ بگٹٹ چلے آتے تھے وہ جوان

جو آکے یہ دریافت شہ نے کیا
کہ اسطرح آنے کا باعث ہی کیا

کہا ہم یہ لائے ہین شاہا نوید
فلنطانوس آیا ہی باصد امید

ولایت سے اپنی مدد کو تری
بصد شوکت و فر سپہ پروری

یہ سنکر روانہ ہوا شہریار
کہ لے آؤن اُسکو بجاہ و وقار

جو تھے بارگاہ دوہ ہمرہ ہوے
بصد شادمانی وہ لایا اُسے

جو داخل ہوے دونون حشمت پناہ
ہوئی شاد دل سب نصارا سپاہ

کہ شوکت بڑھی یہ ہوئی نیک فال
بجی خوب ناقوس تب بے مقال

ہوا شور لشکر مین ہر سو بپا
کہ لو خوش ہوا اقبال قیصر بڑھا

جہان شہ کے ڈیرے تھے اُسکے خیام
بپا ہو گئے باہزار احتشام

سپہدار کے مخبر اُنمین سے گئے
ہوے جب وہ آگاہ اُس حال سے

پلٹ کر سپہدار کو دی خبر
تو سنکر وہ سردار عالی گہر

ہوے اپنے اللہ سے ملتجی
کہ ای رب عالم خدائے قوی

ترے خصم باہم مددگار ہین
ترے فضل کے ہم طلبگار ہین

اُنھین تو ہلاک اور پریشان کر
رہین اب نہ ثابت قدم جنگ پر

الٰہی نہو اُنکا کلمہ بلند
الٰہی یہ ہون خوار اور مستمند

الٰہی یہ سب فوج برباد ہو
نہ یہ کلب رومی کبھی شاد ہو

رہے بول بالا ہمارا مدام
مظفر رہین اہل ایمان تمام

مددگار ہو اے خدائے احد
کہ احزاب مین جیسے کی تھی مدد

جناب پیمبر کی اے رب پاک
یہ دشمن ہین تیرے کر انکو ہلاک

سپہدار دین نے جو کی یہ دعا
قوی دل ہر اک مرد غازی ہوا

کہا ہمکو اللہ دیگا ظفر
کہ ہے داد رس داور دادگر

تفصیل حال فلنطانوس اور ذکر تیاری قصر ابو نصیر اور کھولنا گنج خانہ کا بغرض خزانہ کے اور نہ ملنا اُسکو وہان بجز صفات عرب اور تصویر روح القدس و سلاطین شام کے اور بعد تیاری اور رنگ نشین کرنا اپنے لڑکے کو اور روانہ ہو کر پہونچنا اُسکا انطاکیہ مین

امامِ سیر واقدی نے کہا
یہ ارمونیہ بادشہ تھا دلیر
طلسمی بنایا تھا اُسمین محل
مسمّی ایک صورت بنا کر حسین
تھی ہر ایک قبہ پر انسان کی
کہ تاثیر ہر ایک مین تھی یہی
منجم جو کرتا تھا آکر نظر
جس اقلیم کا حال وہ چاہتے
تو معلوم عالم کا ہوتا تھا حال
ستونو نپہ تانبے کے قبہ وہ تھا
اُسی مین بڑا ایک در تھا بنا
کہ جا کے پڑتی جو اُس شکل پہ
مہیب اُس سے آواز آتی تھی یون
برہے کہ زر زور ہی اُنکا نام
اُسی مین وہ سرگرم رہتے تمام
فراغت سے کھاتے تھے اِک سال تک
ہوا جب فلنطانوس اُس ملک پر
مددگار ہو قیصر روم کا
کہ صرف اُس مہم مین سے امین کرن
اُسی جا پہ آکر کھڑا ہو گیا
بنا جب سے ہی رومیہ کی ہوئی
جو داروغہ قصر تھا اُسنے تب
مسیحا سے یکصد و ہفتاد سال
ہوے تجھسے پہلے بھی ہین شہریار
رسیوا تھا بیٹا قطاوس کا
اُسی نے بنایا ہی یہ گھر تمام
نہ تو نے بھی اتبک کیا عزم یہ
کہ تھی صورتِ پاک جبرئیل کی
لکھے تھے پھر اوصاف اُنکے تمام

کہ یہ شہ فلنطانوس آیا جو تھا
مدائن بھی اور رومیہ بھی کبیر
بڑا اور بہت خوشنما بے بدل
طلا زر سے اُسپر کیا بالیقین
نہایت حسین ایک صورت بنی
ہر اقلیم سے ایک مخصوص تھی
اُس اقلیم کی کیفیت سر بسر
تو معلوم کرتے اسیطور سے
تھے ایسے منجمی اور اہل کمال
مطلا ستون تھے زر سے تا بپا
اور اُس پہ تصویر وہ تھی لگا
تو کالا سا پتھر اک آتا نظر
کہ دل جسکی ہیبت سے ہو جاے خون
اور اثمار زیتون وہ لاتے تمام
جو بھرتا مکان اُن پھلو نسے تمام
نہ ہوتی تھی روغن کی اُنکو طلب
جہاندار و قائم مقامِ پدر
تو انطاکیہ کا وہ عازم ہوا
کرو نِ جب تیار جنگی قشون
کہا چاہتا ہون کہ یہ در ہو وا
مقفل ہی یہ اور تو بھی کبھی
یہ کی عرض ای شاہ عالی نسب
بنا پیشتر ہے یہ بے قیل و قال
کسی نے نہ کھولا اِسے زینہار
بڑا تا جدار اور داد اترا
نہ میٹ اسکو اور کھو نہ تو اسکا نام
یہ ہی آج کیا جو ہوا عزم یہ
نہایت لطیف اور نازک تھی
کہ یہ لوگ ہون داورِ ملک شام

یہ تھا شاہ اور شاہ اُسکا پدر
تھے زیر نگین نام اُس شہر کا
ابو صیر فیہ اُسکو کہتے تھے سب
رکھی اُسمین وہ اُسکے تھے سات دیر
اور اُس شکل کے ہاتھ مین ہیگیان
اور اک لوح ہر سال مین ای اخی
نجومی یہ ہوتی تھی اُس سے عیان
پھر اُس شکل کے گرد شکلین تھین اور
پھر اُن سات تصویر و نکے درمیان
سفید اُسکے حالہ کی دیوار تھی
کہ ہر گز وہ معلوم ہوتی نہ تھی
اور اُسمین یہ تاثیر تھی بے خلل
یہ آواز آتی جو اُس شکل سے
کہ لاتے تھے جنگل مین اور چونچ مین
نہ لاتے تھے اُس پھل کو پھر جانور
اُسی مین بنائی تھی اک کوٹھری
اور اُسکو کیا پوپ نے یون رقم
درستی لگا کرنے جب فوج کی
گیا اُس محل مین وہ بخوف و رنج
ارا کین دولت یہ کہنے لگے
نہ کرنا ارادہ کہ اچھا نہین
مقفل ہی یہ سات سو سال سے
اور اُسوقت سے اتبلک ہی یہ بند
وہ آبا و اجداد تیرے ہی تھے
عدالت کی اُسنے بجاہ و جلال
رہا تو بھی اِک سو برس حکمران
نہ مانا اُسیوقت کھولا اُسے
کہ حضرت مسیحا کی تصویر تھی
تھے نقشے بھی سب شام کے شہر و نکے

سطانوس ارمونیہ نامور
ہوا رومیہ نام پر اُسکے تھا
سنو اُس مکانکی بھی تفصیل اب
اور اِک ایک قبہ تھا ہر بات پر
طلا کی نہین سات تھین تختیان
وہ لٹکاتے گردن مین تصویر کی
کہ ہر سال یہ پیش آئے وہان
اُنھین دیکھتے اور جو کرتے تھے غور
تھا اک قبہ ہشت پہلو عیان
نہایت بلند و مصفّا بنی
بشر کی ہی یا اور جاندار کی
کہ پکنے پر آتے جو زیتونکے پھل
نوبس دو سر دن وہان آتے تھے
اور اُس شکل پر ڈالدیتے اُنھین
اُن اثمار کا تیل وہ کھینچ کر
کہ اول سے اتبک نہ تھی وہ کھلی
کہ انطاکیہ جا بجاہ و حشم
یہ چاہا خزانہ ملے اب کوئی
کہ کہنہ ہی شاید ملے کوئی گنج
کہ شاہا کسی نے نہ کھولا اِسے
کہا مین تو کھولون اِسے بالیقین
کسی نے بھی اتبک نہ کھولا اِسے
نہ ہرگز اِسے کھول ای ارجمند
جو خود منع اِس بات سے کر گئے
رہا تین سو اور ہفتاد سال
رہے روز افزون سب فرّ و شان
نہ پایا بجز صورتِ قدس کے
سِوا اُسکے شامی سلاطین کی
برابر برابر اُسی پہ کھچے

[illegible] ۱۲

عدو بادشاہون کا بھی تھا رقم
بنائی تھی اسطرح گویا نظم
ہو اے طالب علم مصروف تو
نکلتے ہین سارے علوم از قیاس
ہین تدبیر اور علم دونون ہم
تو صاحب عمامہ کا ہووے ظہور
کرے نسخ تنسیخ ہر دین کی
چلا جائے جب عالم قدس کو
مصدق ہو اُسکی شریعت کا وہ
تو بعد اُسکے وہ ہو کہ اُس شخص سے
ظفر اُسکی پابوس ہو دمبدم
کہ حق ہو جو کچھ وہ کہے یا کرے
ترقی ہو دولت کو اُسکی تمام
اور اُسکا زمانہ وہ ہو جبتک گھر
تو وہ تابع حق ہی پائے فروغ
کہا اُسنے سُن اے پدر مہربان
اُنھین نے یہ حکمت سے ظاہر کیا
کرے تو بھی خوض اسمین اب اسقدر
فلنطین کی دولت کو آیا زوال
سلاوس لکھی ہی جسنے کتاب
خبر اُسمین مرقوم ہی یہ عظیم
جہان تا جہان اُس سے پر نور ہو
تمام اہل عالم کو دعوت کرے
وہ ہو صاحب عب و عز و وقار
بھی مار معمود یہ خاک پر
یہ سنتے ہی اُسکو یقین ہو گیا
کہ خود جاؤن اور دیکھون اعراب کو
کہ دین مسیحا کا حامی ہو تو
کہ گرجی تھے وہ اور دلاور بہت

کہ ہون اتنے سلطان بجاہ و حشم
تامل سے ہی کر رہا لوح پر
تبعلیم کر عسلم کی جست وجو
ریاضت سے حاصل ہون پھر بے ہراس
جد عقل انسے نہین ایک دم
ہدایت کرے خلق کو وہ ضرور
اور اُسکا شتر ہووے خاکستری
تو اک شخص قائم مقام اُسکے ہو
مددگار ہو اُسکی ملت کا وہ
خرابی ہی بس شام کے واسطے
رہے جا بجا وہ مظفر علم
نہ حق سے اُسے غفلت یکدم رہے
جہان تا جہان ہون جنود و خیام
کھلے اور بڑھا جائے یہ سر بسر
منور رہے اور نہ ہوے فروغ
مناسب جو سمجھے تو کر اب بیان
نہین ہی سزاوار رہون چپ ذرا
بڑھے نور عقلی ترا سر بسر
کہان شام مین اُسکو جاہ و جلال
وہ تھا حکمت و عقل سے بہرہ یاب
کہ ظاہر ہو جب نور دین قیم
یہ خاتم رسل مجلس سو رہو
بصد جاہ و عزت فلک پر چڑھے
اور اقلیم حکمت کا ہو شہریار
کلیسے نہ رائج ہون ویران تر
وہ چپ ہا کچھ نہ اُس سے کہا
کرون فوج تیار جو ہو سو ہو
نہین اب تو گنجائش گفتگو
چڑھائے شجاعت کے ساتھ بہت

فلنطین کی تصویر آخر مین تھی
کہ اک لوح تھی اُسکے آگے دھری
کہ تو غور اسمین کرے جس قدر
نہ ہو علم تو ہووے تدبیر کب
اسی سے کھلا ہمپہ یہ بے قصور
عرب مین ظہور اُسکا ہو بیگمان
ہو عام اُسکی دعوت کران تا کران
کہ جسم اُسکا لاغر منور ہو دل
کہ مضبوط اُس سے ہو وہ دین تمام
سیہ اُسکی آنکھین ہون بارعب تر
مؤید ہو اُسکا ارادہ تمام
لباس اُسکے تن پہ ہو پیوند دار
وہی سارے عالم پہ قبضہ کرے
مبارک ہی وہ شخص اور کامیاب
وہ پڑھ کر اسے سخت حیران ہوا
یہ کی عرض اُسنے کہ ای باوقار
لطائف تو حکمت کے ہین مشتبہ
اور اسمین تعجب کا کیا ہی مقام
نکلکر وہان سے بحکم ازل
سلاوس کے سُن یہ معنی ہوے
عرب مین عیان ہو فاران سے
ہو دنیا مین اُسوقت عاقل وہی
اُسی کا خلیفہ ہو پھر وہ جری
صلیبین گرین خانہ ہائے طلسم
نجات اُس سے پائے نہ ہرگز کوئی
کہ یہ سچ ہی یا جھوٹ لیکن یہی
مددگار قیصر ہون با صد حشم
خرابی ہی گر دیر اسمین کرون
پھر اپنے ولیعہد کو تخت پر

جو تھا قیصر روم ہرقل یہی
تھی یونانی مین یہ عبارت لکھی
لطائف کھلین ویسے ہی تا ابد
اسی کی بدولت ہین یہ سب
کہ جب عام ہو کفر و فسق و فجور
کرے جہل کی دور تاریکیان
کہ غالب وہی دین ہو با عز و شان
صداقت سے ایسا کہ خورشید جل
اور اُسکا ہو جب قرب حق مین مقام
کرے فتح قیصر کے سب ملک کو
عدالت مین مصروف ہو صبح و شام
لے درے سے تلوار کا کاروبار
ذلیل اُسکا دشمن ہمیشہ رہے
جسے نور حکمت سے ہو آب و تاب
کھڑا پاس داروغہ قصر تھا
تھے حکمائے سابق بہت ہوشیار
فروغ اس سے پائے جو ہو ہوشیار
کہ سب پر عیان ہی یہی لاکلام
چلا جائے مسطور کو بے خلل
جواہر ہین یہ حکمت و عقل کے
جہان شرق سے غرب تک گھیرے
جسے حکمت اُسکی کرے رہبری
تبہ جس سے ہو سلطنت شام کی
ہون برباد باقی رہے انکا نام
مگر وہ جو اُسکی کرے پیروی
کہا اُسنے اب ہی تمنا مری
یہی پوپ نے بھی کیا ہی رقم
لیے سی ہزار آدمی از قشون
بٹھا کر ہوا مستعد سفر

پھر اُس قصر سے وہ نکالے نشان — سکندر کے اُس مین جو کچھ تھے نشان
اُٹھا تھا انھین لیکے سونے کے تار — لگے تھے بہت گوہر آبدار

لکھا ہی سکندر سوے بالبوس — گیا لیکے لشکر جو با بوق و کوس
ہو جب مظفر وہ صاحب حشم — تو لکھو سلمہ تھے اُس جا ہی سب علم

بتعظیم رکھا تھا لا کر یہان — تبرک تھے اُنکے لیے یہ نشان
نہ اُس قصر سے یہ نکلتے کبھی — اگر سال مین عید کے روز ہی

خوشی سے وہ لاتے تھے اُنکو نکال — سمجھتے تھے اپنے لیے نیک فال
لیا اُن نشانون کو پھر چل دیا — تو پہونچا وہان ذکر جون ہو چکا

قابض ہونا رسد پر حضرت معاذ کا بمقام شہر جبلہ اور تشریف لانا اُنکا لشکر مین اور افسوس کرنا قیصر کا

شہ رومیہ جب بفوج و سپہ — ہوا شامل فوج انطاکیہ
اور اُن غازیون نے بھی دیکھا اسے — دعا اپنے خالق سے کرنے لگے

الٰہی ہین بندے ہم ای مہربان — مظفر ہمین تو ہی کر اب یہان
معاذ جبل صاحب علم و یقین — بفرمان حضرت سپہدار دین

ہوے لشکر دین سے لیکر روان — دلاور سواران نصرت نشان
کہ ہوتے تھے تعداد مین سہ ہزار — شجاع و توانا بہت پختہ کار

کہ اطراف دریا سے اعداے دین — پئے نصرت آئے یہان بالیقین
تم اُس سمت جاکر کرو لوٹ مار — نکالو ہے اُنکے سرون سے دمار

تو وہ فوج اسلام سے چلدیے — سوے لاذقیہ و جبلہ گئے
زر و مال سب لے لیا لوٹ کر — شکستہ ہوے دشمن خیرہ سر

اور شہر جبلہ پہ جبر ہسم ملا — کہ بھائی چچا زاد جبلہ کا تھا
ہزار اُسکے ہمراہ تھے جانور — لدا اُنپہ گندم و جو و شکر

کہ قسطنطین نے بصد جد و کد — وہان اُنکو بھیجا بطور رسد
جو جبلہ تلک لے کے اُسکے جوان — تو پلٹے وہ جبر ہم کو دیکر وہان

کہ پہونچا دے انطاکیہ مین تو اب — پہونچکر دلیران ملک عرب
ہوے قابض اُسپر وہ ساری رسد — لے آئے معسکر مین بے جد و کد

ہوے شادمان غازی ارجمند — ہوا شور تہلیل ہر سو بلند
شہ روم نے سنکے پوچھا سبب — کہا اُس سے لوگون نے سارا سبب

ہوا سخت مغموم اور یہ کہا — بجز جنگ کوئی نہ چارہ رہا
لڑین اُنسے اب خوب دل کھولکر — خدا جسکو چاہے اُسے دے ظفر

سران سپہ کو دیا حکم تب — کہ ہو مستعد بہر جنگ عرب
بجے جا بجا طبل اور کوس جنگ — بڑھے ہو کے تیار سب بیدرنگ

نمایان تھے کوسون قشون پر قشون — زمین و زمان ہو گئے تیرگون
شہ روم خود ہو کے چت پٹ سوار — چلا سوے میدان پے کارزار

ہوا قلب مین فوج کے جا وہ گر — ملوک و سلاطین تھے ایدھر اُدھر
امیران و سالار اقلیم روم — کہ تھے سب وہ فرمانبر مرز بوم

فلنطانوس اور تھے جو صاحب سپہ — کھڑے ہو گئے اپنی اپنی جگہ
بصد فر و سطوت تھے وہ سب کھڑے — سپہ اپنی اپنی جمائے کھڑے

وہین لشکر دین بھی ہو کر تیار
جما دشت دل پہ بجاہ و وقار

عین معرکۂ کارزار مین رنجش ہونا مابین ہرقل و فلنطانوس نصیحت کرنا فلنطانوس کا قیصر کو اور بیان کرنا فسق و فجور نصارا کو

غرض دونون لشکر جو دونون طرف — ہوے عازم جنگ اور صف بصف
فلنطانوس اپنی جگہ سے بڑھا — گیا پاس قیصر کے اور یون کہا

ترے پاس ای شاہ گردن فراز — مین آیا ہون لڑ کر کے راہ دراز
اجازت مجھے دے بڑھون اور لڑون — جناب مسیحا کو راضی کرون

رضاے مسیحا کی ہی جستجو — کرون جانفشانی ترے روبرو
شجاعت مری دیکھ تو اب ذرا — تری فوج تو لڑ چکی جابجا

دکھاؤن تجھے آج وہ کارزار — کہ خوش ہو ترا دل بھی ای شہریار
خوشامد سے پاسخ دیا شہ نے یون — کہ ہرگز تجھے مین اجازت نہ دون

نہ ٹہرا ہی جا سے نہ برباد کر — یہ عزت یہ شوکت یہ حشمت یہ فر
کہ اول ہے دولت مین تو مجھسے بھی — زیادہ بہت آبرو ہے تری

کھڑے ہین یہان اور بھی بادشاہ — کہ ہین صاحب کوس و بوق و سپاہ
بڑے ہی شان ایسی عرب کی نہین — اگر پہلے تو ہی اُنسے ہو گرم کین

نہ تو جا کسی اور کو بھیج دے
کہ بیکار جو ہو وہ عسرا بے

کہا اب کہاں اپنی حشمت ہے ہی
کہ عزت تو سب خاک میں مل گئی

بہت اپنے یہاں جو کہ سردار تھے
ذلیل انکے ہاتھوں سے ہوا اور موئے

لیے چھین ہمسے ہمارے بلاد
نہیں فرض کیا اپنے اوپر جہاد

نہیں جانتا کیا تو اے بادشاہ
جو دنیا پہ الفت سے ڈالے نگاہ

وہ جاہل ہوا اور اسکی خواہش بڑھے
جو کچھ عقل ہو ہمیں جاتی رہے

کہ شامت جہالت کی ہوئی ان پہ جب
نہ ہو دولت آخرت کی طلب

وہ ان ظلمتوں میں رہے مبتلا
نہ ہو نور دل میں نہ خوف خدا

خدا کی جو طاعت میں جلدی نہ کی
تمام اپنی یہ خواہشیں چھوڑ دے

تو ہو پہنچے وہی عالم قدس کو
حصول اسکو اللہ کا قرب ہو

لیا جان اللہ نے جب تمھیں
کہ لذت ہر دنیا سے کاہل ہیں

تو تمپر مسلط کیا اور شریف
انھیں جو کہ تھے امتوں میں ضعیف

انھیں نے گھر سے نکالا تمھیں
لٹے جا بجا تمسے مارا تمھیں

انھیں نے دیا تمکو رنج و محن
لیا ملک تمکو کیا بے وطن

اور ان ذلت نکالا یہ باعث یہی
کہ غالب ہیں دو خواہشیں نفس کی

جو کر دیتی ہیں آدمی کو ہلاک
نہیں ظلم سے تمکو اب خوف و باک

نہیں تم میں حقایق حق نام کو
سمجھتے نہیں تم تو انجام کو

رعایا پہ کرتے ہو جو جو ستم
کہ لیتے ہو بے وجہ مال و درم

زنا کا نہیں عیب تم میں ذرا
رواج اسکا گویا تمھیں نے دیا

اسی سے گئی دولت و احتشام
کہ اعمال بد ہیں تمھارے تمام

فلنطانوس اس سے جو یہ کہہ چکا
تو اسکا ندیم اک یہ کہنے لگا

شہ رومیہ ایسی باتیں نہ کر
یہ قیصر ہے آداب پہ رکھ نظر

نہیں اسکی کیا جانتا آبرو
نہ اسوقت میں کر حزین اسکو تو

نصیحت تجھے خود شہنشہ نے کی
اگر گوش دل سے نہ تو نے سنی

یہ سنکر ہوا اسکا دل پر غضب
رہا چپ ہلایا نہ پھر اسنے لب

اگر دل میں ایسی گرہ پڑ گئی
کہ عقبیٰ کی دولت کی باعث ہوئی

ملول و محزون پہونچنا فلنطانوس کا اپنے لشکرگاہ میں اور مشورہ کرنا امرا سے درباب قبول اسلام اور بیان کرنا خوبی اسلام کو

روایت ہے جب ہو گیا شب وہی
تو ہر اک نے اپنی جگہ گرم کی

پہر بھر گئی رات جب دم گذر
شہ رومیہ وہی خستہ جگر

بلا کر امیروں کو اپنے تمام
ہوا اسطرح انسے گرم کلام

کہ تم خوش ہوئے آج اس بات سے
کہ اسکے مصاحب نے پھر کا مجھے

نہیں کیا تمھیں اس سے کچھ آگہی
کہ ہے بیشتر اس سے دولت گئی

بڑا ہی مرا اس سے جاہ و وقار
کہ میں ملک یونان کا ہوں تاجدار

نسب میں حسب میں بھی بہتر ہو تم
معزز غرض ہر طرح پہ ہو تم

سنو تھا حکیم اک نہایت بڑا
اشیس اسکا تھا نام اسنے کہا

کہ تو پاس اسکے نہ جا زینہار
تجھے جو کہ جانے حقیر اور خوار

اگر جائیگا ہوگی ذلت تجھے
نصیحت یہ کی اسنے گویا مجھے

اسی نے نصیحت یہ کی دوسری
غرور و تکبر کرے جو کوئی

غرور و تکبر سے تو اس سے مل
کہ نادم ہو وہ تجھسے اور منفعل

اور اس سے تواضع کرا ہے نیک خو
کہ جو شخص اسکا سزاوار ہو

کہیں گر خلاف اسکے تو نے کیا
ندامت تجھے ہو زسر تا بپا

کہ تجھ خاکساری تو جو ہر عزیز
نہ کر اس سے ہرگز جو ہو بے تمیز

تواضع کر انسے جو ہو دین جلیل
نہ کر انسے جو ہوں سفیہ و ذلیل

کہ مانینگے احسان وہ نیک خو
یہ نافہم ہیں کھو نہ یہاں اسکو تو

رذیلوں کا ہرگز نہ ہو خیر خواہ
نہیں ہو تو انسے کہیں روسیاہ

سوا اپنی خواہش کے وہ بے تمیز
نہ زنہار چاہیں کوئی اور چیز

بھلا چاہے تو انکا وہ خیر و شر
نہ ہو دین تجھے خواہش نفس پر

یہاں آئے ہم تین سو کوس سے
ہماری طرف سے یہ ظن ہے انسے

کہ یہ ملک لینے کو آئے ہیں ہم
نہیں دیکھ سکتے یہ بے حشم

سمجھتا ہے خدام گویا ہمیں
بھلا کیسے ہو یہ گوارا ہمیں

ہیں مانع مجھے سب انو خسرو
کہ ہوں تابع اسکے جو ہے تو بہ

کہ سنتے نہیں اس سے ہوش و حواس
رہے دور اس سے جو ہو حق شناس

کروں اسکی ہرگز نہیں پیروی
نہ مان اے نفس ... کبھی

کہ عزت بڑی شی ہے بے اشتباہ
اور انسان ذلت سے ہووے تباہ
یہی عزم میرا کہ سوے عرب
مین جاؤن کرون اتفاق انسے اب
صداقت سے اسکو ہی نور ضیا
وہی دین ہی مقبول پیش خدا
عذابون سے عقبیٰ کے بچ جاے وہ
جنان مین بڑے مرتبے پلے وہ
شہا کیون ہوا یہ گوارا تجھے
کہ یہ دولت وملک دین چھوڑ دے
کہا واہ حکمت کے معدن ہین وہ
علوم وفضائل کے مخزن ہین وہ
کیا نور توحید نے انکو صاف
نہین دین مین انکے لاف وگزاف
ہوے سب فضائل انھین پر تمام
طفیل جناب رسول انام
خدا کی عنایت نے کھینچا انھین
ہدایت کا خلعت پنہایا انھین
نہین جانتے تم کہ ایمان کا نور
بہت پر ضیا ہی نہو اس سے دور
شب زندگانی کی ہی صبح موت
ڈرو اور کرو یاد ہنگام فوت
کہ ملتی ہی اس سے تو عزت ہمین
ضلالت مین ہم یون پڑے کیون رہین
شقاوت سے نکلین کرین پیروی
سعادت کی ہی یہ ہی دولت کی
تو ہم تیرے تابع ہین سب لا کلام
نہ تیرے مخالف کرین کوئی کام
مسلمان ہوجائین ہم تم تمام

بھلا کیون یہ ذلت گوارا کرین
ہلاکت مین خود اسطرح کیون پڑین
شریعت کو بھی انکی کریون قبول
کہ حق ہی سراسر نہین کچھ فضول
کرے دین انکا جو کوئی قبول
نہ زنہار دارین مین ہو ملول
بتاؤ تمھارا ارادہ ہے کیا
تو یون سب نے پیرون اس کہا
اطاعت کرے انکی جنسے نہین
علوم وفنون از فقیہانہ ہین
وہی سب فضائل سے معمور ہین
بانوار توحید یہ نور ہین
منور ہین انوار ایمان سے وہ
مشرف ہین تشریف ایقان سے وہ
رسول خدا انکے ہادی ہے
تو وہ کل فضائل کے ہادی ہوے
جسے معرفت حق کی درکار ہو
خودی سے ہمیشہ وہ بیزار ہو
جہالت ضلالت ہی سرتا بپا
خرابی ہی اسکی جو اسمین پھنسا
یہ کی عرض سب نے کہ ای تاجدار
نہ روکین تجھے اس سے ہم زینہار
اگر تو نے منظور یہ کر لیا
کہ ہمکو ملے عیش ملک بقا
کرین نفی باطل اور احقاق حق
کہ خوشنود ہو ہمسے رب فلق
کہا خیر کل رات کو ہم چلین
طلایہ کے طور انکے اخیام مین
کہ راضی ہو پروردگار انام

ملاقات یوقنا با فلنطانوس طرز کلام فلنطانوس سے آگاہ ہونا یوقنا کا انکے اسلام سے پھر ملنا انسے اور دریافت حال کرنا اور ظاہر کرنا انکا ارادہ اپنا اس وقت مصلحتاً جدا ہونا انکا پھر ملنا سرراہ لشکر اسلام سے اور متفق ہونا دونون کا

امام سیر واقدی نے کہا
جو وہ شب گئی روز روشن ہوا
پیام اس سے قیصر کا جب کہہ چکے
کیا عزم جانیکا اٹھنے لگے
کہا اسکا حاجب نہین مین مگر
حلب کا ہون بطریق ای نامور
خدا نے انھین مجھپہ غالب کیا
یہ کہکر وہ سب حال اپنا کہا
کہا ہوکے داخل اسی دین مین
لیا ہر طرح دیکھ مین نے انھین
سروکار باطل سے اصلا نہین
کوئی حق سے انمین گذرتا نہین
ہین احقاق حق سے وہ سب بامراد
دلاتے ہین عاجز کو ظالم سے داد

تو اس سے ملے یوقنا نیک خو
کہ بھیجا تھا قیصر نے اک کام کو
بٹھایا یہ دریافت اس سے کیا
کہ سچ کہہ تو ہرقل کا حاجب ہے کیا
کہا شہر تیرا گیا کیسے چھوٹ
کہا اسپہ آئے عرب ٹوٹ ٹوٹ
کہا کیسے ہین وہ یہ بتا دے مجھے
کہا تجھپہ کچھ انکے احوال سے
کہ سچے ہین اہل عرب دین کے
ہین پابند سب ایک آئین کے
ریاضت سے غافل نہ شب کو تمام
نہ جز ذکر خالق کرین کچھ کلام
عقائد مین یکسان ہین چھوٹے بڑے
ہین طاعت مین شاہ و فقیر ایک سے

امیر انکے ایسے ہین جیسے غریب　　نہین بوا امارت کی انکے قریب
کہا تجھسے مین پوچھتا ہون اب یہ　　جو تو جانتا ہی صفات عرب
کہا حب دین خود اور اقربا　　ہوا مین نہ صحبت سے انکی جدا
انھین کھینچ لیتے ہین علم و یقین　　خلوص و اطاعت کی جانب جاوین
یہ سنکر وہ ڈیرے سے آئے نکل　　اگر یہ یقین تھا کہ اب بے خلل
رہے دن بھر اس فکر مین سرنگون　　کہ ہو رات تا پھر مین اپنے ملون
تو وہ اور ندیم اسکے ذی اعتبار　　تھے جانے کو افواج دین مین تیار
نہین ہمکو معلوم ہوتا ذرا　　کہ کیا ظالمون پر ہی پردا پڑا
ہی باطل سراسر ذلیل و حقیر　　نہین دیکھتے اسکو جو ہین بصیر
جو حق ہی کیا مین نے اسپر یقین　　کسی نے مجھے اس سے روکا نہین
سوا انکے ہوتی نہ تجھکو طلب　　اور اس چیز کا ہوتا طالب تو کب
اسے سنکے خاموش وہ ہو رہے　　اٹھے پاس سے اسکے اور چلدئے
کیا اسکے آنے کا وان انتظار　　کہ وہ اپنے لشکر سے ہوکر سوار
چلا جانب لشکر مومنین　　ہوا جب قریب انسے تب وہ ہین
کہا اس سے ای بادشہ کیا ترا　　ارادہ عرب پر ہی شب خونکا
مین اب انمین جاتا ہون اسواسطے　　کہ پر نور ہون نور اسلام سے
سن ای یوقنا جسیہ ہو آشکار　　کہ دنیا ہی مردار و ناپائدار
تجھے کون مانع ہی اب ای عقیل　　کہ ہو بندہ خاص رب جلیل
خدا کی ہدایت نے کھینچا تجھے　　اور اس گمرہی سے بچایا تجھے
فلنطانوس انسے ہوے شادمان　　کہا یہ تو بتلا تو لے مہربان
کہا قید ہین میرے گھر مین یہان　　صحابہ سے دو سو دلاور جوان
جناب رسالت کے وہ ہین ندیم　　ہی انکا تو حامی خداے کریم
دیار شجاعت کے ہین شہریار　　خدا کی امان گردہ ہون گرم کار
اب اس مشورہ پر مرے کر عمل　　کہ جلدی نکر تو ابھی لوٹ چل
ہمارے ارادہ سے آگہ کرے　　مگر گھر جو لشکر ہون دونون کھڑے
اسی دم چلا جاؤن مین شہر مین　　رہا قید سے کر کے فوراً انھین
دلیران تازی ہون پھر ہمرہ　　گرے تو شہ روم پر ٹوٹ کر
مین حملہ کرون شہر کے درمیان　　نچھوڑون وہان دشمنون کا نشان
ولیکن نہ ہو یہ کسی پر عیان　　وہی جانے جو ہو ترا رازدان

برابر ہین حکم شرع مین تمام　　عزیز و ذلیل اور صاحب غلام
تو کیون انکی کرتا نہین پیروی　　وہ کیا شر ہے جو تجھکو مانع ہوئی
کہا جبکہ دیکھین نفوس زکی　　کوئی بات حق تو کرین پیروی
پھر انکو ترقی ہو یون لاکلام　　کہ ہوتا ہی اعلی سے اعلے مقام
کیا اسکے دل نے بھی ایمان قبول　　نہین کی یہ تقریر اسنے فضول
یہ کہتا ہی راوی کہ جو شب ہوئی　　گئے اسکے لشکر مین باصد خوشی
گئے یوقنا اسکے جب روبرو　　تو کی اسنے اسوقت یہ گفتگو
کہ حق کا نہین انکو ہوتا یقین　　جو حق ہی وہ طالب سے چھپتا نہین
کہا مجھپہ ہرگز نہین ہی حجاب　　نہین ہون مین بیعقل ای کامیاب
کہا تجھکو ہوتی بصیرت اگر　　نہ پھرتا کبھی انسے ای نامور
جو فانی ہی اور سخت بے اعتبار　　طلبگار کو اپنے کرتی ہی خوار
رہے ٹھہر اس جا یہ وہ نیکدین　　کہ تھا وانسے رستا سوے مومنین
مع اقربا و وزیر و امیر　　کہ تھے چار آلاف وہ سب دلیر
ملے اس سے اور انکے ہمراہ تھے　　جو ان دو سوا اولاد اعمام سے
کہا مجھکو سوگند پروردگار　　یہ میرا ارادہ نہین زینہار
مرے دلمین اب حب دنیا نہین　　مسلمان مین ہو چکا بالیقین
تو وہ آخرت کی کرے جستجو　　حضور خدا تاکہ ہو سرخرو
کہا یوقنا نے کہ اے تاجدار　　ہو اتجھپہ انعام پروردگار
یہ کہتے ہی سب حال اپنا کہا　　کہ مومن ہون یہ فکر ہی خیرا
تری کامیابی کی ہی کیا سبیل　　کہ ہین تیرے ہمرہ سپاہی قلیل
بڑے مرتبے والے ہین وہ تمام　　کسی سے نہو جو کہ ہو انسے کام
دلاور ہین ایسے کہ کوئی نہین　　نہ دیکھا کسی کو سنا بھی نہین
نہ جان انکو دو سو تو ای نیک خو　　کہ کافی ہین وہ نسبت آلاف کو
روانہ کرین اپنا اک معتبر　　سپہدار کو دے وہ ساری خبر
تو جھٹ مستعد ہو کے لشکر ترا　　شہ روم کے گرد ہو سب کھڑا
کرو مستعد خوب ہتھیار دون　　اور آمادہ جنگ مین وان ہین دن
نہ چھوڑ اسکو زندہ وہین مارلے　　کہ عزت ہو خالق کے آگے تجھے
ازان بعد منظور ہووے اگر　　چلا جا یو رومیہ لوٹ کر
کہا مالک دولت کی پروا نہین　　کہ اب دل مین کچھ حب دنیا نہین

محبت نہین کچھ بھی گھر بار کی	یہی آرزو ہے یہی لو لگی	کہ اللہ اسلام کو فتح دے	چلا جاؤن مکہ کو حج کے لیے
وہان سے مدینہ بھی جاؤن ضرور	پیمبر کا زائر بنون بے قصور	زیارت کرون روضۂ پاک کی	کہ کل ہو مجھے ہے بہت بے کلی
دوا ہو مرے درد دل کی وہین	نہ جائیگی بر باد آہ حزین	مدینہ سے جاؤن سوے ایلیا	کرون رات دن خوب یادِ خدا
کسی سمت جاؤن نہ وانسے کبھی	اُسی جا بسر ہو مری زندگی	بس اب کون لیجاے میری خبر	سوے فوج اسلام اے نامور
	کہا اُنکے مخبر مرے ساتھ ہین	ابھی آگہی اُنکو دیتا ہون مین	

ملاقی ہونا حضرت عمرو رضہ پور امیہ کا یوقنا رحمہ اور فلنطانوس رحمہ سے اور آگہی دینا اُن دونون کو خواب سپہدار غازی رضہ سے کہ سرور عالم صلعم نے تمھاری کیفیت سے امیر کو مطلع فرمایا اور اسلام تمھارا مقبول ہوا اور انطاکیہ کل بعنایت خدا تعالی حسب بشارت سرور عالم صلعم فتح ہوگا

کہ اتنے مین اک شخص جیسے ملک	نہین بہتر اُنسے بھی کیسے ملک	ہوا اُنپہ ظاہر وہ حیران ہوے	کہ ہی کون آتا ہی کس واسطے
جو کی غور سے یوقنا رحمہ نے نظر	تو ابن امیہ تھے حضرت عمرو رضہ	وہ تھے قاصد سرور دوجہان	کہ آئے تھے لیکر بشارت وہان
ملا اُنکو وہ جسکی تھی جستجو	وہ اُنکے لیے خضر تھے ہو بہو	اُنھین نے اُنھین پہلے کر کے سلام	کہا یوقنا رحمہ مجھسے سن یہ پیام
کہ کہتے ہین تجھسے جناب امیر رضہ	جزا دے تجھے خالق بے نظیر	اسی شب زیارت ہوئی خواب مین	جناب رسالت صلعم کی بیشک اُنھین
پیمبر نے اُنسے یہ سب کہدیا	ملا یوقنا سے شہ رومیہ	ہوئی اُس سے اور اُس سے یہ گفتگو	یہ عزم اُسکا ہی اور یہ آرزو
اور اب مستعد ہین وہ اِس بات کے	اسیوقت اُسکو بشارت تو دے	کہ بخشے خدا نے ترے جرم سب	اور انطاکیہ فتح ہو جائے اب
نہ عزت رہے رومیونکی وہان	نکلجائے اُس سے شہ رومیان	شہ رومیہ نے جو اُسکو سنا	تو چہرہ خوشی سے چمکنے لگا
زیادہ ہو انور اسلام بھی	کہا ای خدا تو نے دولت یہ دی	تجھے حمد ہی میرے پروردگار	دیا تو نے ایمان سے مجھکو وقار
کہا واقدی رحمہ اللہ نے	کہ بے شبہہ سردار ذیجاہ نے	زیارت جناب رسالت صلعم کی کی	بشارت اُنھین خود یہ حضرت نے دی
کہ راضی ہی حق تجھسے ای نیک خو	کل انطاکیہ صلح سے فتح ہو	مسلمان ہوا حاکم رومیہ	اور اسطرح اُسکا ہوا ماجرا
وہ اور یوقنا رحمہ تجھسے ہین اب قریب	کر آگہ اُنھین اُس سے وہ خوش نصیب	ہوے جلد بیدار اور شادمان	کیا خواب سیف خدا نے بیان
عمرو رضہ بن امیہ کو کر کے طلب	اُسیدم روانہ کیا وقت شب	تو فوراً جناب عمرو رضہ وان گئے	لے اُنسے اور خواب جب کہ چکے
شہ رومیہ سُنکے لرزان ہوا	کہ تن پر ہر اک مو کھڑا ہوگیا	لگے کانپنے عضو اُسکے تمام	کہ دلپر ہوئی اُسکے تاثیر تام
شہادت سے ہو کر وہین تر زبان	کہا بس مین شاد ہون بیگمان	کہ بر حق ہی اسلام ہی دین یہی	ہو کیون نہ مقبول رب قوی

گشتن فلنطانوس رحمہ و یوقنا رحمہ گرد لشکر روم اور ملنا حاجب قیصر کا مع اصحاب رضہ مقیدین اور چھڑالینا اصحاب کو حاجب سے اور مستعد جدال و قتال ہونا اُن کا

گئے سوئے لشکر جو حضرت عمرو / تو وہ دونون سردار با کروفر
ہوئے خوب خونون مین قول و قرار / کہ کل کام کیجے دم کارزار
ملا راہ مین اُنکو دربان شاہ / کہ اُن قیدیون کو بفرمان شاہ
خوشی سے بہن الون کے سو فوج دیا / کہ مومن جو دیکھین تو ہو وین حزین
کہا جانتا ہے تو اس بات کو / سحر جنگ ہونی ہے ای نیک خو
کسی کو بھی چھوڑین نہ زندہ عرب / کہ ہے تیغ اُنکی تو برق غضب
خدا سے تو ڈر ایسی جلدی نکر / انھین دے مجھے لوٹ جا جلد تر
تو بلٹا وہ اور شہ سے جب کچھ کہا / کہا یہ تو اچھا ہوا لوٹ جا
کیا اُسنے آکر یہ اُنسے بیان / ہوئی شادمانی انھین بیکران
ہوئے سخت اندوہگین اسلیے / یہ تھا عزم لین شہر اُنکو لیے
شہ رومیہ کا اور اپنا تمام / کہا حال بھی اور ارادا تمام
غزا مین اب اسطرح کوشش کرون / کہ راضی ہو وہ خالق بیچگون
کہ گذرے تھے اُس قید مین ہشت ماہ / ہوئے یہ تو انا بالفضل آہ

پھرے گرد افواج قیصر کے یہ دن / کہ پھرتا طلایہ ہے یا تون کو جون
جدا ہو کے پھر تو تنہا چل دیئے / تمام اپنے لوگون کو ہمرہ لیے
لیے جاتا تھا قتل کے واسطے / کہ اُنکے اسیوقت سر کاٹ کے
انھین جب معلوم اُس سے ہوا / جہان اُنکے آگے سیہ ہو گیا
کہین قتل اُنکو جو تو نے کیا / تو بے شبہہ ہم سب پر آئی بلا
خدا کے لیے دیکھ ایسا نہ کر / ترحم سے ہم سب پہ کر تو نظر
اور اس باب مین عرض کر شاہ سے / وہ کچھ جواب حکم تجھکو ملے
ابھی کر اُسی کے حوالے انھین / حفاظت سے تا پاس اُسکے رہین
گئے اپنے خیمہ مین لیکر اُنھین / نگر شہر سے پاکے باہر انھین
دیے کھول فوراً تمام اُنکے بند / کہا باندھو ہتھیار کر کے پسند
تو اُسدم ہوے شاد حضرت ضرارؓ / کہا کھا کے سوگند یہ وردگار
ہوے تھے جو زخمی یہ نیکو خصال / ہوا سارا زخمونکو تھا اندمال
جو ہمراہ تھے اُنکے خویش و عزیز / رہے اُنھین مل جلکے یہ بامیز

خواب وحشت انگیز قیصر کا اور قائم مقام کرنا اپنا تالیس کو اور حکم دینا اُسکا واسطے قتل مقیدین کے اور بھاگنا قیصر کا انطاکیہ سے براہ دریا

کہا واقدی نے کہ عبداللہؓ / جو تھے ابن مسعود بے اشتباہ
تو وہ حکم ہرقل نہ تھا زینہار / کہ وہ دبشیر کر گیا تھا فرار
یہ تالیس ہرقل کا تھا اک غلام / مشابہ تھا صورت مین اُس سے تمام
کھڑا ہو رہون تا کہ مین گھات مین / یکایک گردن اُنپہ مارون انھین
اُسیوقت پھر اُنسے وہ نیمجان / گیا بھاگ چھپکر باہ و فغان
کہ ہمسنگ اعراب رومی نہین / نہونگے ظفرمند یہ بالیقین
یہان کیا لڑینگے یہ ہین بے نصیب / ہوئی اور نہ ہو فتح اُنکی نصیب
جہازو نپہ مخفی کیا اُسنے بار / کہ کوئی نہ آگہ ہوا زینہار
کہ از حکم حق ایک مرد بزرگ / حسین اور پاکیزہ طبع و سترگ
گرا شاہ سر سے اُڑا تاج زر / اور ایسا کہ پھر وہ نہ آیا نظر
گئی سو تری یہ سے تری سلطنت / تجھے یہان نہین عزت و اُبہت
پھر اک پھونک ماری سو خیمہ گاہ / کہ جلنے لگے خیمہ ہاء سیاہ
اُسیوقت تالیس کو اپنی جا / کیا جیسے مرقوم اول ہوا

یہ کہتے تھے اصحابؓ کو شہر سے / پئے قتل باہر جو ڈھلے گئے
دیا حکم یہ اُنکو تالیس نے / اور اُسکو سوجھایا تھا ابلیس نے
اُسی شب بلا کر اُسے بیدرنگ / کہا کل مری جا پہ ہنگام جنگ
یہ کہکر لباس اپنا اُسکو دیا / وہی تاج بھی اُسکے سر پر رکھا
سبب اسکا یہ تھا کہ اول ہی سے / ظفر سے تھی بس نا اُمیدی اُسے
ہوئی بارہا اُنکو حاصل شکست / ہوے اہل ایمان غز نہار پست
تو لیکر خزانہ سے لعل و گہر / بہت مال و غلہ بہت سیم و زر
پھر اُس رات کو دیکھ کر وہ یہ خواب / ڈرا اد رکھایا بہت پیچ و تاب
فلک سے اُترا آیا اور اُسنے جھٹ / مع شہ دیا تخت وہین اولٹ
پھر اک شخص نے آکر اُس سے کہا / کہ جو وقت موعود تھا آگیا
گیا دَور دَورِ شقاق و نفاق / اور آئی یہان دولت اتفاق
تو بیدار وہ ہو گیا خوف سے / کہا آہ اب یہ نہ دولت رہے
لیے پھر قبائل بھی اپنے نکال / بٹھایا جہازو نپہ باصد ملال

گیا آپ بھی بیٹھ با صد فغان
گیا شہر سے لیکے دربان اُنھین

جہازونکو کھولا ہوا پھر روان
کرے تا تہِ تیغ بُرّان اُنھین

اور اُسنے یہی پہلے تجویز کی
ملے راہ مین یوقنا جون بیان

کرو قتل اُن قیدیونکو ابھی
کیا پیشتر مین نے سب بیان

روایت مشعر باسلام قیصر اور درخواست کرنا قیصر کا حضرت داور عالم پناہ شاہنشاہ دادگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے دوائے دردسر اور روانہ فرمانا کلاہ مبارک کا

امامِ سفاذی رئیسِ سیر
کہ جانا تھا اُسنے یہی دین ہے
کسی کو نہ تھی اُس سے کچھ آگہی
عنایت کوئی اب دوا کیجیے
تو بس درد رہتا نہ تھا زینہار
کہا اسکو کھولو کہ دیکھون ذرا
کہا کیا معظم ہے یہ نام پاک
رکھا اُسکو تعظیم و تکریم سے
ملی اُنکو میراث مین وہ کلاہ
ہوا معتصم جبکہ فرمانروا
تو لاحق ہوا اُسکو بھی دردسر
ہوا دردسر معتصم کا بھی دور

بملکِ صداقت شہِ نامور
جو اعراب کا دین و آئین ہے
کہ پوشیدہ اُسنے یہ عرضی لکھی
کہ آرام پاؤن مین اِس درد سے
اور اُسکو جو سر سے وہ لیتا اُتار
دوا اسمین ایسی موثر ہے کیا
کہ اچھا ہوا اِس سے یہ دردناک
نہ غافل رہا اُسکی تعظیم سے
بتعظیم رکھتے تھے سب بادشاہ
جہان ہوگیا اُسکے زیرِ لوا
دوا سے اطبا تھے عاجز مگر
اثر تھا وہی اُسمین سب بے قصور
لکھی بسملہ تھی تمام و کمال

یہ لکھتا ہے جب بھاگ قیصر گیا
دلیل اسکی یہ ہے حضورِ عمرؓ سے
کہ ہے عارضہ دردِ سر کا مجھے
تو حضرت نے بھیجی اُسے اک کلاہ
اُسیطرح ہوتا تھا پھر دردِ سر
غرض جبکہ کھولی گئی وہ کلہ
شفا اِسکی برکت سے شافی نے دی
ہوے بعد اُسکے جو اور تاجدار
عموریّہ کے شاہ کو جب ملی
سلاطینِ عالم ہوے باجدار
عموریّہ سے اُسنے تب وہ کلاہ
ہوا وہ بھی حیران اور کھول کے
اُسی کی یہ برکت تھی بے قیل و قال

نہ کافر تھا بلکہ مسلمان تھا
عریضہ لکھا اُسنے تھا پیشتر
نہین چین دم بھر بھی شاہا مجھے
کہ رکھتا جو سر پر اُسے بادشاہ
تعجب مین تھا اُس سے وہ نامور
تو لکھی تھی اُسمین فقط بسملہ
ہے کیا شان و تکریم اِس نام کی
کہ تھے روم کے ملک پر شہریار
بڑھا دمبدم اُسکا فرِّ مہی
کہ بغداد مین تھا وہ ذی اقتدار
روانہ کی اُسکو کہ تھا خیرخواہ
جو دیکھا تو پرچہ پہ قرطاس کے

صف آرائی ہر دو لشکر بعزم جنگ و قتال با ہزاران کر و فر

کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کھڑا ہو گیا قلب مین فوج کے
جما لشکرِ روم یون صف بصف
قشون در قشون تھے نشان بر نشان
کہ اُنمین ضرار ابن ازور بھی تھے
جمے صف بصف وہ بھی میدان مین
جدھر دیکھیے وان سنان پر سنان

سحرگاہ تا کیس گمراہ نے
سمجھتا تھا ہر ایک قیصر اُسے
پرے پر پرے تھے عیان ہر طرف
سواران جنگی عنان باعنان
پھر اُنکے سوا اور دلاور بھی تھے
ہوے پر خطر دیکھکر وہ اُنھین
فرس پر فرس اور نشان پر نشان

کیا لشکرِ روم آراستہ
شہِ رومیہ اور سردار بھی
جہانتک کہ جاتا تھا پیکِ نظر
کھڑے یوقنا بھی تھے اک سمت کو
اُدھر سے دلیران اعدا شکن
کہ ہر صف تھی باشان و باکرمت
علمدارِ اسلام کھولے علم

چلا لیکے ہمرہ سرانِ سپہ
جمے آکے میدان مین سب ویسے ہی
بھرے تھے سوارون سے سب دشت و در
اُنھین مین تھے وہ غازی جنگجو
بڑھے بحرِ لشکر ہوا موج زن
ہے بنیانِ مرصوص جنکی صفت
کھڑے جا بجا با ہزاران حشم

نظر آتے فوجون کے تھے دل بدل
کہ جنگل مین منگل ہوا بے خلل

پھریرے نشانونکے ہو کر بلند
رخ مہر پر ہوگئے پردہ بند

دلیران دین انکے ادھر اودھر
ستارے ہون جسطرح گرد قمر

جو سردار تھے اور صاحب سپاہ
لیے اپنی فوجون کو باعز و جاہ

ادھر ذکر کا غل ادھر شور کوس
زمین نے فلک کا کیا پابوس

سپہدار دین سرور خوش شیم
ہوے رونق قلب با صد حشم

ظفر نے کیا انکو جھک کر سلام
اور اقبال بولا کہ مین ہون غلام

کھڑے تھے سب انکے یسار و یمین
تھی ہر ایک سے فتح و نصرت قرین

حملہ جہان پہلوان کا اور ملجانا دونون لشکرونکا اور سخت ہونا قتال کا اور ملنا خولہ کا ضرار سے

جہان پہلوان خالد نامور
سرسر فرازان عالی گہر

چلا رومیون کو ہوئی جانکنی
سوار اور رہوار سب آہنی

زمین اڑگئی اسپہ آفت ہوئی
اور اعدا پہ گویا قیامت ہوئی

جہان کرم آفتاب عطا
سپہر وفا بحر صدق و صفا

چلے پھر وہی حضرت ذوالکلاع
جہانگیر و پردل امیر شجاع

لگی چلنے شمشیر و گرز و تبر
دلاور تڑپتے تھے ادھر ادھر

تو دوسو وہ اصحاب اور یوقنا
جھک کر چلے سب بڑھا کر لوا

ضرار ابن ازور دلیل شیر نر
بڑھے لیکے تلوار انپر جدھر

بعینہ تھا یہ حال انکا وہان
کہ بپھرا ہوا جیسے شیر ژیان

گرے رومیون پر جو للکار کر
تڑپنے لگے وہ ادھر اور ادھر

مقید انھین نے کیا تھا ہمین
مزا اسکا اب ہم چکھائین انھین

جھکے انپہ چلنے لگی تیغ تیز
ہوا گرم بازار جنگ و ستیز

بڑھے اور اللہ اکبر کہا
وہی لشکر زحف جو انکا تھا

زمین آسمان ہوگئے تیرہ تار
گیا آسمان پر زمین کا غبار

انھین دیکھکر عبدرحمن جوان
وہی نور چشم خلافت مکان

بکبر ہوے اور عدو پر گرے
نصارا بھی دونو سے لڑنے لگے

بڑھا پھر تو ہر اک امیر دلیر
بڑھا لشکر روم بھی ناگزیر

یہ تھا گرم بازار تلوار کا
کہ جھنکار کی تھی صدا جابجا

کیے قتل کافر یمین و یسار
ہوے انسے وہ سخت حیران و خوار

تو میدان مین لاش پہ لاش تھی
نہ ٹھہرا مقابل مین کوئی جری

سوا انکے جتنے تھے وہ منچلے
کہ تھے آتش طیش پر لوٹتے

کہا ابن ازور نے یارو ابھی
خبر لو نصارا ے اعراب کی

تو وہ اور سب انکے ہمراہیان
کہ تھے سب دلیران نصرت نشان

وعظ حضرت رفاعہ و بیان فضیلت جہاد و مراتب شہدا

رفاعہ باواز کہتے تھے یون
کہ مارو نہ چھوڑو کرو غرق خون

خبردار ہرگز ہنو کوتہی
یہ سمجھو کہ اب ہمکو جنت ملی

کرو جاودان عیش حورونسے وان
مہر انکا ہی جان اے مومنان

ہو کیا انکی تعریف انسان سے
جو اللہ خود وصف انکا کرے

کہان ہین وہ عشاق رب العلے
باخلاص حق پر ہوے جو فدا

کرو پیروی انکی یارو بڑھو
یہ لٹتی ہے جنت ابھی لوٹ لو

یہ دنیا ہے ماتم سرا چھوڑ دو
قصور جنان لو بڑھو اور لڑو

جدار انکی ہین سیم و زر کی تمام
ہے گارہ بنا مشک سے لا کلام

ہے کافور و عنبر کی مٹی تمام
احاطہ ہے لطف خداے انام

عوض قید کرنے کا اب انسے لو
غنیمت ہے یہ وقت جانے نہ دو

تمھارے لیے کھل گئے اسکے در
ہین بن ٹھن کے حورین بھی سب جلوہ گر

وہ ہے حسن انکا کہ دیکھو اگر
سہا مہر ہو جاے پیش نظر

کہان ہین وہ حضار بدر و حنین
جو تھے ہمرکاب شہ نشاتین

ملی جنکو وہ دولت جاودان
ہو دیدار رب سے ہوے شادمان

سمجھتے ہو سب جان ہے مستعار
یہ ہے زندگی سخت بے اعتبار

کہ ہے نور سے ہر محل کی بنا
قواعد ہین رحمت کے بس باصفا

اور آب حیات آب ہے سربسر
ہین کنکر زمرد و لعل و گہر

درونمین کرم کے ہین پردے پڑے
اور اشجار ہین انمین تہلیل کے

لکھا اُنکی شاخون پہ ہی جا بجا / ہین حضرت محمد رسول خدا
رہے بخت ہی عرش رحمن چھت / یہ جنت کی ہی شان اور منزلت
نہ پاؤگے یارو اُسے زینہار / کروگے نہ جبتک فدا جان زار
رکھا جائیگا سر پہ تاج رضا / کھلے سر پہ پھر مغفرت کا لوا
امام سیر واقدی نے کہا / کہ جب ابن ازور نے حملہ کیا
قریب اُنکے آیا وہان اک سوار / کہ مردانہ کرتا تھا وہ کارزار
اور اُنسے ہٹاتا تھا اعدا کو بھی / کہ حسرت تھی اُنکی اُسے دید کی
پکارا کہ ای بنت ازور تجھے / خدا کوششونکا ترے اجر دے
کہا ہان تو رہ مجھسے اسدم جدا / کہ خوشتر ہی اب قتل کفار کا
اگر کوئی ہم تم مین ہووے شہید / ملین حوض کوثر پہ پھر روز عید
یہ کہکر لگے کرنے پھر کارزار / سدا اُنسے راضی ہو پروردگار

ہین تسبیح و تحمید بھل بگمان / یہی عرض جیسے زمین و زمان
بھلا آپ پہ کھلجائین تب بھید سب / پسند اُسکو یہ بندگی آئے کب
خدا را فدا ہو اُسے پاؤگے / تمہین تم ہو امین اگر جاؤگے
لکھا آپ پہ ہووے یہ آیہ جلی / کہ پڑھ لو ولا تحسبن الذی
دیئے ساغر موت بھر بھر انھین / ہوے خوب بیخود وہ پیکر انھین
پیاپے تھا اعدا پہ یون حملہ گر / کہ سارے دلاور تھے زیر و زبر
اُنھون نے نگہ غور سے آپ پہ کی / تو جانا کہ بیشک بہن ہی مری
مین بھائی ہون تیرا تو مستور رہو / تو جلد آئین ملنے کو وہ نیک خو
اگر ساتھ میرے رہو جنگ مین / کرو کوششین سو بسو جنگ مین
کہ ہون جلوہ فرما حبیب غفور / ہو ویدار سے اُنکے سور و سرور
وہی سچے عاشق تھے اللہ کے / کہ ہوتے تھے قربان اُسکے لیے

حملہ کرنا فلنطانوس کا قلب کفار پر اور فتح اسلام کی ملاقات حضرت ضرار وغیرہ کی مومنون سے اور ملنا فلنطانوس کا سپہدار منصور سے

شہِ رومیہ بھی بکوس و علم / بصد فر و جاہ و سپاہ و حشم
ہوا سخت حیران تاکیس تب / کہ یہ کیا بلا ہی یہ کیا ہی غضب
اگرچہ وہان خوب رومی لڑے / نہ تلوار کاٹے جو لوہا پھرے
لڑے جم کے یون گرجی دردمیان / نہ پرواے سر تھی نہ پرواے جان
برابر پڑی ہر طرف سے جو آ / کیا کافرون نے وہانسے فرار
ہزارون کیے قتل اعدائے دین / ہوا نقش اقبال کرسی نشین
ہوے قتل کثرت سے پایان ہوے / کہ میدان لاشون سے تھے پٹ گئے
تو دیکھا سوارون کو ہٹتا ہوا / کہ تھا فوج مین ہر طرف زلزلا
سوا اِنکے تھے اور جو غازی جوان / اُسی کی تجسس مین تھے بگمان
ازان بعد دریافت اُنکو ہوا / کہ قیصر کے ہمراہ وہ بھی گیا
یہ کہتا ہی راوی صادق زبان / کہ بھاگے وہانسے جو نصرانیان
وہ اُسدن ہوے قتل ستر ہزار / گئے دار فانی سے دار البوار
سوا اُنکے اعراب ترسا شعار / ہوے قتل میدان مین بارہ ہزار
رہے شاہزادے کے نزدیک وان / مگر سب شکستہ دل و نیم جان

بڑھا اپنی جا سے گرا قلب پر / ہوا لشکر قلب زیر و زبر
کہ یہ تو ہمارا مددگار تھا / کہا آدشہ کا نصیبا پھرا
ہوئی رزمگہ جیسے دریاے خون / گری لاش پہ لاش سرنگون
دلیران تازی کی تیغ دودم / بلا تھی کہ ہیبت سے خم تھے علم
گیا بھاگ تاآس بھی میدان سے / عرب کی شجاعت کے سکے پڑے
یہ کہتا ہی راوی شیرین زبان / جنادین و یرموک مین دشمنان
ضرار ابن ازور نے ناگہ نظر / جو کی دور سے لشکر روم پر
اور اعراب سا بھی ٹھہرے نہ جب / تجسس ہوا اُنکو جبلہ کا تب
کہ جبلہ ملے اور اُسکا پسر / نہ پایا ولیکن کچھ اُنکا اثر
اور اُسکے عزیزونسے پانصد جوان / رفاقت مین اُسکی ہوے ہین روان
پہونچکر جزائر مین ساکن ہوے / یہ افرنج ہین اُنکی اولاد سے
مقید ہوے تیس ہزار اُس جگہ / ہوئی شاد و مسرور غازی سپہ
درون مین پہاڑونکے بعضے گھسے / اور امنین سے قیساریہ بھی گئے
مسلمان ہوے شاد پائی ظفر / اور اعدا ہوے زار و خستہ جگر

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین

اُنھین کا سدا بول بالا ہوا — جہان تا جہان اُنکا قبضہ ہوا — خدا کا کرم اُنپہ تھا دمبدم — نہوتے وہ کیونکر مظفر علم
کہ اُنکی شب و روز طاعت مین تھے — فنا سب اُسی کی محبت مین تھے — بہادر جو مال غنیمت تمام — ظروف و زر و سیم فرش و خیام
کمند و کمان و ہیون و عنان — خنا جر سپر تیغ و گرز و سنان — لے آئے سپہدار دین کے حضور — کہا حمد ہے بہر ربِ غفور
باخلاص سجدہ کیا آپ نے — کیا شکر خالق ادا آپ نے — تھے مال غنیمت مین قیدی سبھی — کیا اُنکو حق نے غلام عرب
ہوے اہل ایمان سبھی شادمان — بغل گیر ہو کر ملے مومنان — کہا تھا جو سلطان لولاک نے — حبیب خدا سرورِ پاک نے
کہ ہو شام زیر نگین عنقریب — تو داور ہوے اُسپہ وہ خوش نصیب — زہے مرتبے شاہ لولاک کے — قدم اُنکے ہین تاج افلاک کے
غلام اُنکے عالم پہ فرمان روا — وہ الفقر فخری کہین برملا — پیمبر کی میرے عجب شان ہی — کہ فیض اُنکا ہر وقت و ہر آن ہی
اُنھی ہون افضل درود و سلام — حضور پیمبر دوام و دوام — ضرار ابن ازور شجاع جہان — ملے مومنو نسے ہوے شادمان
قلنطانوس آئے اعزا لیے — کہا السلام اور ملے شوق سے — ہوے پر طرب غازی نامور — اور اُنکو وہان اسطرح دیکھکر
بڑی شان والے جو صحاب تھے — بتعظیم فوراً کھڑے ہو گئے — بتعظیم و تکریم پیش آئے سب — کہ تھے سب وہ سادات ملک عرب
کہا ہی یہ قول شہ دوسرا — ملے تمسے سردار جس قوم کا — تو اس سے ملو خلق و تعظیم سے — قلنطانوس اخلاق یہ دیکھ کے
اور اُنکی تواضع یہ کر کے نگاہ — لگے کہنے سوگند حضرت اِلٰہ — اُنھین کے مبشر مسیحا ہوے — یہ کہتے ہی کلمہ کو پڑھنے لگے
مسلمان ہوے اُنکے ساتھی بھی سب — ہوا اُنپہ انعام و افضال رب — کیے اسطرح پھر اُنھون نے جہاد — کہ چھپنے بہت دشمنو نسے بلاد
گئے پھر وہ مکہ کو اور حج کیا — مدینہ مین بھی با خلوص و وفا — حضور نبی سے ہوے بہرہ ور — خلیفہ کی خدمت مین وہ نامور
جو حاضر ہوے اُنکی تعظیم کو — کھڑے ہو گئے سرورِ نیک خو — مصالح ہوا خوب پھر آپ سے — مرخص ہوے بیت اقدس گئے
عبادت مین سرگرم تھے وان مدام — وصال خدا کا پیا وہین جام

محصور ہونا اہل تنصر کا انطاکیہ مین پھر بفہمائش اہل شہر باز آنا اِس ارادہ سے اور عاجزانہ حاضر ہونا بغرض امان و اطاعت بحضور سپہدار منصور اور ترحم فرمانا امیر کا اُن پر

کہا واقدی نے جو وہ خیرہ سر — گئے جنگ سے شہر مین بھاگ کر — کیے جلد دروازۂ شہر بند — نہ باز آئے اسپر بھی وہ دردمند
سپہدار اسلام نے کی دعا — کہے شہر بھی ہمکو جلد اے خدا — لکھا ہی کہ بطریق مرقس بنام — نہایت ہی کم عقل اور مرد خام
ہوا عازم جنگ اور یون کہا — کہ شاید مین ہون انسے عہدہ برآ — کہ تھی گرد انطاکیہ کے جدار — بلند و مصفا بہت استوار
مگر جو معزز تھے ہنگام شب — ہوے جمع بطریق کے پاس سب — کہا اُس سے ہی عقل تیری کہان — لڑینگے بھلا اُنسے ہم نیمجان
گیا شہر مین آتے ہی اُنکو بھول — ذرا ہوش کر اسقدر تو نہ بھول — نہ بھولینگے ہم اُنکی تلوار کو — وہ مجنون ہی جسکو فراموش ہو
خدا کے لیے اُٹھ نکل شہر سے — امیر عرب کو یہ پیغام دے — کہ ہمسے کرو صلح ہم جسقدر — ہر طاقت ہمین ہی تمھین اُن پر
تو لاچار ہو کر گیا فوج مین — پیام اُنکا اُسنے سنایا اُنھین — لگے کہنے یون سرور نامور — کہ سیصد ہزار ہمکو مثقال زر
کرو نذر تا دین امان تمکو ہم — کہا اُسنے بہتر ہی اے خوش شیم — ہمین عذر اسمین نہین زینہار — غرض جبکہ پختہ ہوا یہ قرار

کہا تب بطریق سے کھا قسم / کہ ہرگز کرینگے بغاوت نہ ہم
یہ سنکر جہان پہلوان نے کہا / کہ دیگا قسم کون ای خوش لقا
تو جھٹ آئے پاس اسکے وہ نامور / رکھا اپنا ہاتھ اسکے بالاے سر
جمل مرتبہ کھا تو یون ہین قسم / تو کی اسنے تکرار بے بیش و کم
تو قاطع ہوا اپنے زنار کا / صلیبونکو توڑا لعین ہو گیا
کہ اشتر کیا ذبح اس حوض مین / جسے مار معمودیہ سب کہین
کیا چاک مریم کے برقع کو اور / لیا باندھ پھر سر پہ بیفکر و غور
وہ مریم عفیفہ بڑی گرچہ ہین / زنا کا لگاؤن انھین عیب مین
دبا ڈال قربانی کی جاے پر / جو گرجا ہی جرجیس کا نامور
کیا پاک گرجا و بیعہ کو بھی / گرایا ہو مین جرکتین سب بُری
عبادت کی لاہوت کی اور کیا / بدل مین نے انکا ز ناسوت کا
رکھا روزہ رمضان مین پیارہا / لیا گوشت بھی کاٹ ہبان کا
کہا مین نے عیسے کی نسبت صریح / کہ رنگتے تھے چمڑے جناب مسیح

بلندی پہ ہی شہر اور استوار / بلند اسکی ہر سمت سے ہی جدار
کہا دینگے اسکو قسم یو قنا / کہ آگاہ ہین انسے یہ باوفا
کہا ہان تو یہ کہ خدا کی قسم / کرینگے کبھی غدر تمسے نہ ہم
کہا پھر یہ اس سے کہ کہہ اب تو یون / کہ اے مومنو غدر گر مین کرون
ہوا دین نصرانیت سے بھی دور / ہوا یہ بھی بے شبہہ مجھسے قصور
یہودی کے لڑکے کے پیشاب سے / نجس بھی کیا مین نے بیشک اسے
کیا ذبح قسیس کو اور رنگے / عروسونکے کپڑے اسی خون سے
اور اسطرح مین ہو گیا زشت خو / یہودیہ کے حیض کے خون کو
بجھائے اسی کے قنادیل سب / لباس اپنا جمعہ کو باصد طرب
سوا انکے جمعہ کو اور عید کو / مین سمجھا حلال اور ہوا زشت جو
بعید شعا عین لحم جمل / لیا مین نے کھا ہو گیا بدعمل
نمازی ہوا با لباس یہود / نہین جنکو دنیا و دین مین نمود
ہمیشہ مین اور شہر والے تمام / اطاعت کرین غدر کا لین نام

داخلہ سپہدار منصور بانطاکیہ وبناے مسجد وذکر خوبی آب وہواے انطاکیہ اور کوچ کرنا امیر جہانگیر کا وہان سے مع سپاہ وترسیل عریضہ بحضور داوری پناہ

کہا واقدی نے سپہدار دین / سران سپہ اور سب مومنین
لیے سر سپہ تھے وہ اس دن لوا / جو صدیق اکبر نے انکو دیا
روان آگے قاری تھے باعز و شان / کہ تھے سورۂ فتح سے تر زبان
کہ انطاکیہ مین وہ داخل ہوے / اور اس زمین کے بڑے دن گئے
جو باب الجنان پر ہے جلوہ گر / سپہدار بھی اور سب نامور
ہوا خیمہ زن لشکر دین وہین / ہوئی رشک افلاک وہ سرزمین
روایت ہی از حضرت میسرہ / کہ قبضہ مین آیا جو انطاکیہ
بہت معتدل اسکی آب و ہوا / کنوین اور نہرین بہت جابجا
کہ حضرت سپہدار عالی مقام / کرین شہر مین اک مہینے مقام
روانہ ہوئی فوج نصرت حشم
بنام شہنشاہ ملک قدم
سلام آپ پر ای شہ دین پناہ
حضور جناب رسول انام

چلے شہر کو با ہزاران شکوہ / سوار و پیادے گروہا گروہ
جہان پہلوان تھے بدست یمین / سبھی چپ و ران میسرہ بایقین
وہ تاریخ پنجم تھی شعبان کی / سن ہفدہم تھا سن احمدی
کہ اسلام کا ہو گیا دور دوی / رہے یون ہین اسلام کا دور دوی
وہین اترے گھوڑون سے اور کرکے خط / دیا حکم مسجد بنے اس نمط
اور اب تک ہی مشہور ای نیک پے / کہ یہ مخیم فوج اسلام ہی
ہوے رونق افزا صحابہ وہان / کرون اسکی خوبی کا مین کیا بیان
بہت اہل ایمان کو آیا پسند / یہ کہتے تھے سب مومنین ارجمند
اگر تین ہی روز ٹھہرے امیر / کیا کوچ کا حکم تو ناگزیر
کیا سرسپہ نے یہ نامہ رقم

فتح نامہ انطاکیہ

جو ہے فرد و واحد اسی کی قسم
سلام ای شہنشاہ انجم سپاہ
ہون فضل سے فضل رب دو سلام

وہی خلق پر اپنی ہے مہربان / اسی کا کرم دمبدم ہی عیان
مین کرتا ہون حمد خدای برین / سوا جسکے معبود کوئی نہین
ادا شکر کرتا ہون اللہ کا / کہ دی فتح اور کی غنیمت عطا

ہم انطاکیہ پر ہوئے چیرہ دست شہ روم نے ہمسے کھائی شکست
قضارا ہوئے خوار و زار و دژم نہ فوجین ہین وہ نہ جاہ و حشم
رہا بھاگ قیصر بحال تباہ گیا راہ دریا سے وہ زشت راہ
بہت خوب ہے یان کی آب و ہوا اسی سے زیادہ نہین یان رہا
ارادہ [illegible] خطر کہ ہون اہل حبشی ہو من نگر
عبادت مین ہونے لگی کچھ کمی جو غافل ہو حق سے نہین آدمی
ابھی عزم ہی اب حلب جاؤن مین جو ہو حکم سالار بجا لاؤن مین
ہی ارشاد عالی کا اب انتظار نہ تعمیل مین فرق ہو زینہار
بہادر جوان عورتین دیکھ کر ہین خواہان تزویج از نامور
مگر مصلحت مین نہین دیکھتا کہ فتنہ مین پڑ جائین یہ ہین بلا
جو ارشاد ہو مجھکو اسباب مین نہ اس سے سپہ مو تجاوز کرین
سلام آپکو اور جو ہین مومنین انھین بھی سلام ای جہاندار دین
کیا بند اور مہر بھی دی لگا کہا ایہا المومنانِ خدا
عریضہ یہ لیجائیگا کون اب گزارش کیا زید نے کہ تب
کہ لیجاؤنگا مین اسے ای امیر کہا نفس پر اپنے تو اے دلیر
نہین حاکم اس سے کہ ہی تو غلام اجازت لے آقا سے پھر کر یہ کام
غلام سعید انکے آقا جو تھے وہ دوڑے ہو پاس انکے گئے
گرے جاکے قدمون پہ تا چوم لین کیا منع اس سے انھون نے انھین
کہ تھے وہ بڑے زاہد و متقی جریدہ وہی رہتے تھے ایسے جری
نہ رکھتے تھے کچھ پاس اپنے مگر فقط اسپ و نیزہ و کہ تیغ و سپر
سوا انکے تھیلا پیالا ضرور اور اک پاس قرآن بھی رہتا ضرور
تلاوت مین مصروف صبح و مسا رہا کرتے وہ مرد راہ خدا
جو کچھ انکو ملتا غنیمت کا مال تو دیتے تھے لوگونکو وہ خوشخصال
نہ رکھتے مگر قوت کے واسطے جو اس سے بھی بچتا تو فورا اسے
حضور خلیفہ مین تھے بھیجتے کہ حضرت مساکین کو دیجیے
کہا زید سے چاہتا ہی تو کیا کہا مین عریضہ سپہدار کا
مدینہ مین جاکر خلیفہ کو دون بیان فتح کا حال انسے کرون
کہا تو انھین ہو بشارت رسان کہ ہون شاد سنکر اسے مومنان
کرون منع گر مین تو عاصی ہوا کیا تجھکو آزاد بہر خدا
یہ امید ہی مجھکو اللہ سے جہنم سے محفوظ مجھکو رکھے
ہوئے زید اسدم بہت شادمان حضور سپہدار آئے دوان
کہا اے امیر مظفر لوا مین آزاد اس خط کے باعث ہوا
میان نے کیا مجھکو آزاد اب مین جاؤن حضور امیر عرب
ہوئے شاد حضرت سپہدار بھی شتر بھی دیا اور کہا جا ابھی
چلے اور مدینہ مین پہونچے وہ جب سنا شور دیکھا مسلمان سب
بقیع و قبا کی طرف ہین رواں کہا ہی کوئی واقعہ بے گمان

ذکر تیاری امیر المومنین رض مع ازواج مطہرات قدسی صفات بزیارت بیت اللہ اور حاضر ہونا زید کا اسیوقت بحضور امیر عالم پناہ بروایت زید رض

یہان آ لیے ہی مین وہ دین پناہ کہ دیکھے جو مردم گروہا گروہ
تو مین بھی انھین کے چلا پے بہ پے کہ معلوم کیجے یہ کیا حال ہے
تو اک شخص نے دیکھکر مجھکو وان کہ ہمسے آشنا سا تھا وہ بیگمان
کہا زید مین نے کہا ہان کہا خبر کیا تو لایا ہے مجھکو بتا
کہا ہے بشارت غنیمت ظفر مگر تو تو بتلا کہ حضرت عمر
کہان اور کیسے ہین اور کیا ہے یہ یہ مجمع ہے کیون شور کیسا ہے یہ
کہا جاتے ہین حج کو حضرت امیر اور ازواج پاک رسول قدیر
ہین ساتھ انکے اور آدمی یہ تمام لیے رخصت آئے ہین ای نیکنام
تو مین نے بٹھایا شتر جلد تر اور اسکا دئیے پانون بھی باندھ کر
بہت تیز دوڑا پہونچکر وہان گیا پیش حضرت خلافت نشان
پیادہ روان تھے وہ عالیمقام شتر پیچھے پیچھے لیے تھا غلام
اور اسپر تھی خط دار کملی پڑی بچھی ہوئی قطوانیہ کی وہ تھی
اسی پر تھا سب آپ کا زاد راہ نہ ہے ساز و سامان نہ ہے بادشاہ
کجاوے سب ازواج اطہار کے روان آگے آگے با عزاز تھے
جناب خلیفہ کے دست یمین تھے حضرت علی قاتل کافرین
روان بائین جانب پہ عباس تھے عقب مین باداب چھوٹے بڑے

کہ دو سب دعا جزا و انصار سے
سب اقطاب و ابرار و اخیار سے

مدینہ کے حق مین جناب امیر
وصیت انھین کی تھی دلپذیر

باداب اسطرح مین نے کہا
سلام علیک ای شہ خوش لقا

مین ہون آیا ہون لیکر نوید
ہوئی لائے حضرت عمرؓ سعید

کہا تجھکو مولا رکھے شادمان
بشارت تو لایا ہی کیا کر بیان

کہا نامہ افسر مومنین
مین لایا ہون ای سرور مومنین

یہ ہمین بشارت ہی غازی سپہ
ہوئی فاتح شہر انطاکیہ

مظفر کیا حق نے اُسپر انھین
کہا تبتک ادا شکر خالق کرین

یہ سنتے ہی حضرت خلافت پناہ
گرے دو وہین سجدہ مین پیش اللہ

بشوق دلی و بسوز جگر
رخ پاک ملنے لگے خاک پر

اُٹھایا سر پاک سجدے سے جب
تو چہرہ و ریش مبارک بھی سب

تھی بس خاک آمیز کہتے تھے یون
تجھے شکر اے خالق بیچگون

کہ انعام سب تو نے پورا کیا
جو وعدہ کیا تھا کیا سب وفا

کیا مجھسے ارشاد خندان ہوئے
ہمیشہ خدا تجھپہ رحمت کرے

نکالا کیا پیش باصد ادب
اسیوقت کھولا پڑھا آپ سب

اگر پڑھ کے اسکو جو رونے وہ حضرت
تو مولائے کل اور حبیب غفور

امام جہان سرور خاص و عام
علیؓ قبلۂ آل خیر الانام

لگے کہنے گریہ کا ہی کیا سبب
کہا اُنسے حضرت خلیفہ نے تب

مین ای شیر حق اس سے گریان ہوا
سپہدار نے آہ یہ کیا کیا

یہ کہکر کہا ہی جو نفس شریر
برائی پہ مائل کرے ناگزیر

دیا پھر جناب علی کو وہ خط
پڑھا آپ نے اسکو وان اس نمط

کہ حضار سنکر ہوئے شادمان
کیا سب نے شکر خدائے جہان

خلیفہ نے اسطرح مجھسے کہا
کہ پہونچے وہان تو جو ابو وفا

تو انجیر و انگور کم کھائیو
اور احکام حق کو بجا لائیو

کہا مین نے ای سرور مومنین
ابھی فضل اُسکی تو آئی نہین

اُسی جا گئے میٹھہ پھر ناگزیر
دیا مجھکو فرمان یہ تحریر کر

فرمان امیر داوری پناہ بنام سپہ سالار شام اور رخصت ہونا حضور سے اور اظہار عنایت امیر سجال زیدؓ

بنام شہنشاہ ملک قدم
خداوند فضل و خدائے کرم

خداوند پیدا کن انس و جان
خداوند دارائے کون و مکان

کیے اسنے پیدا زمان و زمین
کوئی اُسکے مانند و ہمتا نہین

وہ ہر شی مین ہی اور سب سے جدا
اُسی کا ہی جلوہ عیان جابجا

جو اک اسکا بندہ ہی عاجز عمرؓ
ہی اسکا یہ نامہ صداقت اثر

سوئے بوعبیدہؓ جو ہی ملک شام
ہین فرمانروا اور با احتشام

ہو تمپر سلام ای سپہدار دین
اور اُنپر بھی جو ہین وہان مومنین

مین کرتا ہون حمد خدائے برین
سوا جسکے معبود کوئی نہین

ازان پس جناب نبیؐ پر درود
کہ ہین وہ حبیب خدائے ودود

بڑی شان ہی شاہ لولاک کی
نہو ابعد اُنکے پیمبر کوئی

ادا کیو کہ ہو شکر رب جہان
کہ اعدا پہ غالب ہے مومنان

ہوا تمکو انطاکیہ مین جلال
کہ خوگر ہون عشرت کے یہ خوشخصال

کہ بہتر وہان کی ہی آب و ہوا
نہ ٹھہرے اسی سے تم ای خوش لقا

سنو ہی یہ قول خدائے انام
جو مومن ہین اور کرتے ہین نیک کام

نہین ہین حرام اُنپہ اشیائے پاک
وہ کھا دین بیین اور کرین کچھ نہ باک

رسولون سے کہتا ہی رب العلی
کہ جو فضل سے مین نے پیدا کیا

تو تم پاک چیزون سے کھاؤ کرو[1]
عمل نیک اور اہل اسلام کو

یہ ارشاد پس دوسری جا پہ ہی
کہ جو پاک اشیا تمہاری لیے

ہوئین خلق ای مومنو کھاؤ تم
بدل شکر میرا بجا لاؤ تم

یہ واجب تھا تم دیتے راحت انھین
کھلاتے بھی ہر ایک نعمت انھین

تعرض نہ کرنا تھا ای نیک نام
کہ کھاتے شکم سیر ہو کر تمام

اور آرام پاتے وہان خوب سب
کہ سب دور ہوتا وہ رنج و تعب

نہ کی اُنکی محنت پہ تمنے نظر
نہ اُنکے ہوئے آہ تم چارہ گر

نہ سمجھے کہ یہ سب خدا کے لیے
ہوئے بے وطن اور عدو سے لڑے

جزا دے انھین داور دادگر
ہر اک پہ اپنے لطف و کرم کی نظر

جو لکھتے ہو تم حاکم گرا آپ ہین
تو جا ذن ہین اعدا کے دنبال مین

[1] یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا ۱۲

کردن قتل انکو جزائر بھی لون
ہو ہان تم تو حاضر ہو تب تھا مین ہون
سوا اسکے انکے مقابل ہو تم
فراست مین ہر طرح کامل ہو تم
اگر آپ مناسب ہو لشکر کشی
سوے کوہساران تو تم اے ولی
چلے جاؤ او زید اب مین کہ [illegible]
جو چاہین وہان تو وہان انکو دو
یہ لکھا ہو تمنے کہ غازی ہو آن
مین خواہان تزویج رومی زنان
او گر نہ مانع ہو ہرگز انھین
اجازت ہو اُنسے وہ شادی کرین
کہ وہ اس سبب سے کہین از حرام
بعفت رہین نفس اُنکے مدام
کر وہ اُو جو اُسکے ہمراہ ہین
بجا اُن مین حق کے بھی خواہ ہین
وہ چھوڑ آئے اللہ کے واسطے
لحاظ اُنکا ہر طرح تمکو ہے
مجھے بھی تو کرلے شریک ثواب
ادب سے لیا مین نے اُسکو شتاب
ذرا [illegible] زاد رہ بھی سمجھے
عُمرؓ دیوے کچھ اپنی ہی قوت سے
اور اک صاع بھر کر چھوارے دیے
اسیقدر ستو بھی بخشا مجھے
لیا چوم پھر آپ نے میرا سر
ہوا جوش اخلاص سے چشم تر
کہ دین آپ بوسے مرے سر پہ یون
نہین مین تو اسکے سزاوار ہون
ہو آپ سے مومنونکا شمار
چھل تک وہ ہین آپ عالی وقار
مجھے بخشدے پھر دعا دی مجھے
کہ پہونچا الٰہی اسے خیر سے

ہو حاضر یہ احوال ہوئے عیان
نہ غائب ہے وہ حال ہوئے عیان
تمھارے جو مخبر ہین اُنکی خبر
تمھین دیتے ہین دمبدم سربسر
عسا کر روانہ کرو جب بجا
بلا و معظمہ یہ خود با وفا
مقرر کروا یہ جسپر یہ نگر
ہوا اتنا اداکر سکین جس قدر
تو ہو جسکی زوجہ عرب مین اُسے
کرو منع اس سے نہ وہ کر سکے
ارادہ ہو جنکا کہ لیوین کنیز
غرض نہ اُنسے کروائے عزیز
شہ رومیہ کے گذر کے لیے
بھلا تم کو تعلیم کیا چاہیے
موجب مین انکے ہو وسعت تمام
کہ اپنے عزیزاد ردولت تمام
یہ لکھ کر کیا بند فرمان کو
کہا مجھسے لیجا اب اپنیک خو
یہ چاہا کہ اب ہون پیادہ روان
کیا تب یہ ارشاد حضرت نے وان
یہ فرما کے ناقہ لیا جب بٹھا
کہ لین جمجور کہین مجھکو عطا
کہا رکھیو معذور اے نیک پے
کہ اتنی ہی قدرت عمرؓ مین تو ہے
یہ کی عرض یا سرور اتقیا
مرام تبسم کیا اب اتنا ہوا
شہا آپ بیشک ہین فخر عرب
شہ دو جہان بندۂ خاص رب
تو رو کر جناب عمرؓ نے کہا
گواہی ہے تیری توانا خدا
درازی رہ اسپہ آسان کر
کہ مختار ہے تو تو ہر چیز پر

روانہ ہونا زیدؓ کا مع فرمان اور پہونچنا لشکر اسلام مین

کہا زید نے مین ہوا شادمان
کہ اُنکی دعا کردگار جہان
چلا پھر مین ناقہ پہ ہو کر سوار
روان تھا وہ مانند ابر بہار
تھے نازم پہ افواج دین کے خیام
وہین تھے سپہدار با احتشام
ہوا جب قریب اُنسے با صد سرور
تو مین نے سنا فوج سے ایک شور
کہا اہل اسلام کرتے ہین شور
خوشی سے کہ از عون رب غفور
ہوے صلح جو اہل منبج تمام
بزاعہ و بالیس بھی لاکلام
سوا اُنکے لانے مین کثرت سے مال

نہین پھیرتا ہین یہ اسکے مطیع
دو عالم مین ہے اُنکا رتبہ رفیع
زمین کی تھین گویا طنابین کھنچی
کہ پہونچا وہان دوسرے روز ہی
نظر دور سے مجھکو آئے علم
سفر کا گیا دل سے سب درد و غم
ملا مجھسے اک شخص مین نے کہا
کہ یہ غلغلہ تہنیت کا ہے کیا
لب نحبر سے خالد نامور
مظفر ابھی آئے با کر و فر
ہوے صلح سے زیر فرمان مین
اور ان لوگونکو لائے ہین وہ یہین
غرض وہ افزون ہر جا جا بجا

روایت شعر بالفتح بزاعہ و منبج و بالیس وغیرہ اور پہونچنا زیدؓ کا مع فرمان حضور سپہدار نصرت نشان

یہ لکھتا ہے شاہ سیر واقدی
بزاعہ و منبج بھی بالیس بھی
بزور حسام [illegible]
الٰہی [illegible]

مع اولین عشرہ دو یلی
غلام و مویشی و اہل و عیال
امان خواہ ساری رعایا ہوئی
لیے اُنسے دینار کامل عیار
جو تھے حضرتِ نجم صاحب شعور
جوان مرد بادر امیرِ جری
ہو احصن بادر اُسی دشہ کا نام
اُسی روز یہ زیدؓ پہونچے وہان
بصد جاہ و حشمت تھے بیٹھے ہوے
جو کچھ اپنے ہمراہ لائے تھے مال
بٹھا کر مین ناقہ کو آیا اُتر
قریب اُنکے جا کر اُنھین دیدیا

اور اٹھارہ دان تھا سن احمدی
لیا اور اسباب بھی سب نکال
جہان پہلوان نے امان اُنکو دی
عوض صلح کے صد و پنجہ ہزار
ہوے حکمران پل پہ با صد سرور
نصارا اکثر و قوم سے حمیری
سوے مشرق شہر ہی الکلام
اور اسطرح کرتے ہین آگے بیان
اور اُنکے برابر ہی بازو پہ تھے
حضور سپہدار نصرت مآل
لیے وہ ہی فرمان نصرتؓ
لیا شاد ہو کر اور اُسکو پڑھا
ہوئی جنگ آخر گیہ بھی تمام

جرقناس حاکم وہان کا جو تھا
دیا چھوڑ گھر بار او مرزبوم
لیا تھا جو کچھ لوٹ کر اُنکا مال
عبادہ ابن رافع تمیمی جو تھے
اور ایمنؓ ابن خالد ہوے حکمران
ہوے شہر بالس پہ فرمانگذار
پلٹکر وہان سے حسام خدا
سپہدار کے خیمہ خاص پہ
حسام خدا خالدؓ ابن الولید
رکھا تھا کہ دیکھین جناب امیرؓ
لیا روبرو با خلوص تمام
پڑھا روبرو اہل اسلام کے
خدا کو ثنا اور نبی پہ سلام

تسلط سے اُنکے وہ گھبرا گیا
گیا لیکے ہمرہ اُنھین سمت روم
گیا واپس اور وہ بہو ستنا ل
وہی اہل سنج پہ حاکم ہوے
بزاعہ پہ با حشمت و فر و شان
اور اُنکے لیے دشہ اور ان تیار
ہوے لشکر دین مین جلوہ نزا
گیا ہین تو وہ سرورِ نامور
ل کفر کن قاتل ہر عنید
کہ ہے ادر یہ فضل رب قدیر
ادب سے کیا عمرؓ اُنکو سلام
ہوے شاد وہ لوگ سنکر اسے

مناقب اصحابؓ کرام سرور انام صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الی یوم القیام

اماں ہو صحابہؓ کے اے دشمنو
ہوئی بعث اُنکے انجیل و تورات مین
باصحاب اعلام دین نبیؐ
منور نبیؐ مین علیؓ و عمرؓ
تھے مصداق نور علی نور کے
اور اصحاب تو سب کے سردار ہین
خدا کا عدو ہی بس اُنکا عدو
نہین تیرے انعام کی انتہا
اگرچہ لیاقت نہین یہ مجھے
کرم مجھپہ کر یا رؤف الرحیم
بارواح اصحابؓ خیر الوریٰ
جیون مین تو با عزت و آبرو
پلائین وہ ساقی کوثر شراب
خدایا نبیؐ پہ درود و سلام

مین دیکھون کے گرسامنے منہ کرو
کہ حق نے کیا ہی بیان جو داخین
کہو تو کہ اُنسے کمی کیا ہوئی
مگر وہ معصوم نہ تھے کیا مگر
فنا عشق اللہ مین ہو گئے

اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

نہ منکر ہو اُنسے نہ ہو زرد رو
کہ انعام تو نے یہ مجھ پر کیا
پر امید ہی تیرے الطاف سے
بحق جناب رسول کریم
ہوے مال و جان سے جو تجھپہ فدا
مردان مین تو با عزت آبرو
کہ تشنہ نہ ہون پھر مین بکر شراب
رہین لب پہ تا دوام و دوام

کہ جو شپر نہین دیکھتی آفتاب
صفت اُنکی قرآن مین ہی جابجا
جناب ابو بکرؓ عثمان غنیؓ
سوا اُنکے پھر اور اصحابؓ
وہی اولیا ہین جو ہین متقی

ترے مجھپہ احسان ہین بیشمار
لکھا مین نے حالات اخیار کو
کہ اس نظم کو تو کرے تو قبول
بارواح پاک اہل بیت نبیؐ
نہ کر روسیاہ یہ میری نظم
اُٹھون قبر سے پھر جو روز حساب
قریب اپنے رکھین مجھے خلد مین
سنو مومنو ہے یہ میری کتاب

نہین تاب رکھتی وہ خانہ خراب
جو منکر ہوا اُنسے راندا گیا
نہ تھے کیا فدائے خدا و نبیؐ
نبیؐ الورا کے احباب سب
کہ ہے یہ ہی ارشاد رب قوی
کہ اس ساری اُمت کے سالار ہین
تجھے حمد اے میرے پروردگار
صفات بزرگان و ابرار کو
بحق رسولؐ و علیؓ بتول
کہ تھے عاشق زار تیرے وہی
مجھے بخش اے داورِ دادگر
شفاعت سے حضرت کی ہون کامیاب
ترے فضل و الطاف مجھپر رہین
شریعت طریقت کی کُب لُباب

عجائب غرائب حکایات ہین | لکھین اسمین سچ سچ روایات ہین || گذر شاعری کو نہین ہر کہین | فسانہ نہین ہے یہ عین الیقین
اسے چشم دل سے جو دیکھے کوئی | تو شمع ہدایت ہے یہ مثنوی || جو تہذیب اخلاق کی ہو تلاش | بتائیگی طرز معاد و معاش
صحابہ کے ہین وصف اسمین رقم | خدا نے کہا جنکو خیر الامم || بنو اُنکے پیرو تم اے مومنین | کہ تھے عاشق سید المرسلین
دل و جان سے اُنکی کرو پیروی | کہ حاصل ہو دنیا بھی اور دین بھی || کہ اللہ تم سے جو راضی رہے | تو ہر دم تمہاری اعانت کرے
وہ دیکھے اسے جسکو ایمان ہو | بڑی قدر اسکی بڑی شان ہو || نہو حب حق جسکے دل مین ذرا | وہ دیکھیگا کیا اُسکو مفلس گدا
بتاؤن تمہین ختم کا اسکے سال | سنو اے محبان نیکو خصال || رضامندی رب کو چاہو تمام | سرِ آز کو دور کردو تمام
تو پھر یون کہو ہوکے تم شادمان | ہے بستان دین الٰہ بے خزان ١٢٩٧ھ || مرے نور چشم اور دلسے عزیز | جو ہین عالم با عمل خوش تمیز
وہ ہے مثنوی بو القاسم تقی | اُنھون نے اُسے سُنکے جو فکر کی || یہ تاریخ لکھکر ہوے شاد کام | ہے نظم کلامی ملیک کلام ١٢٩٧ھ
الٰہی تو مقبول کرلے اسے || دو عالم مین ہو نفع اِس سے مجھے

بحمدہٖ تمّت الکتاب

مثنوی اتمام کتاب ہذا ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر شیوا بیان آتش زبان مولوی حکیم سید احمد سعید اسعد خلف جناب مولوی سید احمد علی سیماب سلمہم اللہ تعالے

اے ساقیٔ نادیٔ حقیقت | اے ہادیٔ وادیٔ طریقت || اے صوفی نقشبند اسرار | اے عیسیٔ دردمند افکار
اے ذوق دہ رحیق ایمان | اے شوق دہ طریق عرفان || اے خضر سرِ رہ سعادت | اے رہبر مسلک شہادت
اسعد ہے حریف جرم و عصیان | سرمست شراب ظلم و طغیان || ہے سرخوش بادۂ ملامت | گم کردہ جادۂ سلامت
سوداگر خطا خطا ہے | رستے مین غریب لٹ گیا ہے || لوٹا اُسے رہزنان دین نے | بدکیش بتان مہ جبین نے
جنس تقوی و زہد و طاعت | سب لے گئے دم مین کرکے غارت || ہین ساتھ عدوے دین ایمان | نفس و ہوس و ہوا و شیطان
نقد ایمان کی گھات مین ہین | جویا ہر اندھیری رات مین ہین || بیماری رنج جانگزا سے | بیچارہ قریب ہے قضا سے
حال اُسکا کہون غرض کہانتک | اظہار کرون مرض کہانتک || ہے سوز و صد ہزار آزار | سہے بصدز بے شمار افکار
بھولا ہے طریق فوز مقصود | اسباب تعب ہین جملہ موجود || بہر حق و صدقۂ پیمبر | اس حال مین اسپہ مرحمت کر
گمراہ کو راہ پر لگا دے | سیدھا رستہ کوئی بتادے || دے ساتھ کوئی دلیل روشن | بھٹکے نہ کہین سبیل گلشن
وہ گلشن پر سرور و نعمت | ظاہر مین ہے جسکا نام جنت || باطن مین ہے قرب رب غفار | وصلتگہ طالبان دیدار
انجام سعادت سعیدان | فرجام ریاضت شہیدان || لیکن کوئی رہنما ہو اچھا | مشکل ہے مرا وہان پہونچنا
یعنی وہ جزاے صالحین ہے | عاصی کا وہان گذر نہین ہے || اور مین ہون غریق بحر طغیان | بے تاب و حریق نار عصیان
جو راہ خدا مین دیتے ہین جان | سہتے ہین ہزار رنج ہر آن || کردیتے ہین ترک عیش و راحت | کرتے ہین حمایت شریعت
وہ مستحق اس نعیم کے ہین | قابل فضل کریم کے ہین || ہان تیرے کرم سے ہے یہ امید | ملجاے مجھے وہ عیش جاوید
دے جام مئے زوال مستی | کہتے ہین جسے خدا پرستی || بیہوشی سے اُسکی ہوش آجاے | نشہ مین سب مجھے بھی جوش آجاے

حاصل کرون مین بھی وہ سعادت
طے کرلون طریق غم خوشی سے
پائے دل مضطرب تسلی
اسطرح کی نعمت مطہر
اُسوقت تلک دل حزین کی
لاوے مجھے تذکرہ سیر کا
رزمیہ وہ مثنوی کہ جس سے
تصنیف کلامی سخندان
منشی شاعر ادیب قابل
لکھی ہے یہ مثنوی سیر مین
جو بعد وفات شاہ لولاک
آئے ہیں پے رواج اسلام
ہین سخت لڑائیان عموماً
بحر اُسکی ہے نہر حوض کوثر
ازبسکہ جہاد کا بیان ہے
ہوتے ہین اسیر حلقۂ شوق
باآب ہے حرف حرف اُس کا
ہر ب ہے براے مرد دانا
ہر ت مین ہے آب و تیزی تیغ
تمثال ثواب ہے ہر اک ثا
خا خال رخ نگا ۔ خوبی
ر روضۂ روح روح احباب
مشتاق صفائی سخن کے
طا رہبر طالب طریقت
دیکھے کوئی عین عقل سے گر
ہر ف سے ہے فائدہ فرح کا
میم دہن بتان کم گو
ہر واو ہے واو وصل ایمان
یا با دریاد حق ہے ہر دم

ڈھونڈھون کہین دولت شہادت
سبقت ہو گنہ کی واپسی سے
کم ہو غم و درد کی ترقی
ہوتی نہین ہے جبکہ میسر
کرتو ہی تسلی و تشفی
آئینہ صداقت خبر کا
دل عبرت و روح بند پائے
ہے جسکا کلام راحت جان
حافظ فاضل شریف عاقل
حال اصحاب خوش سیر مین
محبوب خداے برتر و پاک
لینے کو بلاد مصر اور شام
جنگ یرموک پھر خصوصاً
موجو نین رواں ہین لعل و گوہر
رزمیہ تمام داستان ہے
انسان عیون صاحب ذوق
نقطہ نقطہ تنگرف اُسکا
کشتی عبور بحر دنیا
خجلت دہ آب و تیزی تیغ
ثابت پئے قاریان بینا
ہر دال ہے دال بر نکوئی
ز زور فزاے جان بیتاب
ہر صاد پہ صاد ہین بناتے
ظا حظ حظوظ اہل خبرت
ہر عین ہے امکا عین کوثر
ہر قاف ہر قاعدہ فرح کا
سمجھے ہر میم کے سرے کو
وہ ہے سپر حسام شیطان
ہین لطف بہت بیان ہو کم

ملجائے جو یہ شرف تو بیشک
کچھ چارۂ درد بیدوا ہو
لیکن ظاہر مین یہ سعادت
کیا جانے کب اُسکا وقت آئے
گر اصلی نہین تو نقل لے آ
آثار سداد عہد اصحاب
وہ یعنی مجاہدات الاخیار
بزم شعرا مین رونق اُس سے
تاریخ و سیر مین خوب اُسے راہ
یعنی وہ واقعات کبریٰ
واقع ہوے اور مجاہدینا
اور قیصر روم کیطرف سے
تفصیل حروب اسمین ہے سب
ہر بیت ہے درج در مکنون
سطرین ہین کمند پیچ در پیچ
مشتاقونکے دل پھنسے ہین اُنمین
عارف کے لیے ہے اسمین مشتق
اور بہر ہلاک نفس شرزا
تا خون ہون دل حسود بدبین
ہر جیم جمال شاہد اجر
ہر ذال ذلیل ساز اعدا
سین ساز سرور اہل اسلام
ہر ضاد مین لطف چشم جانان
ہر عین علاج علت جہل
ہر غین ہے غمزداے عاقل
ہر کاف ہے یہ کلام گویا
تنوین مین ہر ایک نون ہے پنہان
ہے لام الف ست نفی اغیار
سبحان اللہ حبذا نظم

دفتر ہو مری خطا کا سب حک
بیماری فکر سے شفا ہو
فی الحال نہین ہے میری قسمت
اللہ کہین وہ دن دکھائے
معنی ہین نہان تو شکل دکھلا
اخبار جہاد و جہد اصحاب
مراتب محاربات احرار
اور لطف کلام مشتق اُس سے
حال ماضی سے نیک آگاہ
وہ سخت محاربات عظمیٰ
باشوق غزا و جاہ و زین
کفار ہوے مقابل اُنکے
تقریباً اور بھی ہے مطلب
الفاظ صدف گہر ہین مضمون
جون گیسوے یار سر بسر پیچ
خود شوق سے رہ گئے ہین اُنمین
ہر ایک الف سے الفت حق
ہے تیر و کمان ہر اک الف با
مر جائین حسد سے دشمن دین
حا حسن کمال شاہد اجر
ذرہ کن مہر ساز اعدا
ہر شین شراب شوق کا جام
ضو ضاد مین مثل ماہ تابان
خورشید براے ظلمت جہل
اور غم کی گھٹا براے غافل
آئے حسن سخن کا جویا
یا نون نگاہ ناز خوبان
اثبات کو ہمزہ ہی سزاوار
ماشاء اللہ حبذا نظم

تلزیم فصاحت و بلاغت ۔ تقدیم صداقت روایت
پھر حسن صفائی بیان ہے ۔ مطلب سبے فکر سب عیان ہے
الفاظ و معانی چست و مضبوط ۔ بندش مضمون درست و مربوط
لفظون مین صنائع فصاحت ۔ معنون مین بدائع بلاغت
لکھتا ہے بیان سختی جنگ ۔ تیغ عزم جہاد کا زنگ
جو اسکو مطالعے مین لائے ۔ آگاہ و سیر ہوا چرپائے
اے مومنو یہ کتاب دیکھو ۔ ہم خرما ہم ثواب ہے لو
کب تک کہون صف اسکا ساقی ۔ اتنے کہے اور بہت ہین باقی
اب وقت خمار آگیا ہے ۔ نشہ کا آتا آگیا ہے
کرتا ہون سخن تمام اب مین ۔ ہون قطع کن کلام اب مین
اس نظم مین گر کہین خطا یا مین ۔ اصحاب اُسے درست فرمائین
انسان نہین خطا سے خالی ۔ پھر اسعد رند لا ابالی
تطویل کے ڈر سے مین نے یہ نظم ۔ کی شعر دعا و سال پر ختم
معلوم سبہے الاجواب یارب ۔ مقبول ہو یہ کتاب یارب
۱۲۹۷ھ

ایضاً

لکھی ہے حضرت کلامی نے ۔ مثنوی یہ سیہ مین عین صواب
مدح تاریخ یون کہو اسعد ۔ نادر و بے مثال ہے یہ کتاب
۱۲۹۷

قطعہ تاریخ اتمام کتاب ہذا چکیدۂ خامہ بلاغت شعار فاضل اجل عالم باعمل حکیم سید احمد علی سیماب رامپوری ثم الٹونکوی مؤلف شوکت الاسلام سلمہ

حبذا مثنوی کہ ہم بتیش ۔ آب از خنجر و سنان دارد
از کلامی بہان نادرہ سنج ۔ دوستان را خوش ارمغان دارد
وصف اصحاب سرور عالم ۔ ہر کجا بنگری عیان دارد
آب تیغش نشاند آتش کفر ۔ خاک او باد گلفشان دارد
شکر گویان سزد و گر گرد ۔ ہر کہ از دین بدل نشان دارد
غمزدا داروی است روح فزا ۔ سیر او لطف بوستان دارد
ہست مفتاح باب فتح مراد ۔ صد فتوحات در نہان دارد
حسن الفاظ خوب معنے ۔ ہر چہ جوئی درون عیان دارد
یقبل اللہ سعی ناظمہ ۔ زانکہ از شرع عنفوان دارد
بیت بیتش بر جسم بد گویان ۔ شعلہ جانسوز بے امان دارد
فکر سالش چہ است ای سیماب ۔ نامہ او از عدد عیان دارد
باد مقبول ہر خواص و عوام ۔ تا چمن رنگ و تن روان دارد

ایضاً قطعہ نتیجہ طبع وقاد مولوی غضنفر علی خان غضنفر سلمہ خلف الرشید بحر العلوم مولانا محمد نجف علی خان مرحوم خستہ باشندہ و قاضی زادہ جھجر

کلامی کہ جنگ صحابہ بارزو ۔ در آورد در نظم با آب و زیبا
فصاحت بہر لفظ آن کردہ مسکن ۔ بلاغت بہر شعر گرفتہ ماوا
بیانش چون بند حسن معانی ۔ بعنیش تشبیہ و ترصیع پیدا
بتخییل و ترشیح و طرز کنایہ ۔ مجازش حقیقت ز خوبی سراپا
سزاوار باشد چو اعجاز گویم ۔ مساوات و ایجاز و اطناب آنرا
چو در سال انجام آن نظم دلکش ۔ سوے فکر کردہ دلم گوش وا دا
شنیدم غضنفر ندا ہے ز ہاتف ۔ کلام کلامی شگرف است و والا
۱۲۹۷ھ

ایضاً قطعہ از شاعر غرا شیوہ زبان عالی فکر سید حمید الدین صاحب رعنا حقیقی برادر و شاگرد مصنف ملازم سرکار ٹونک سلمہ

وہ مثنوی ہے جس علی یہ کہ جسکی نظم ۔ باغ بنا نہیں جو دل کو بھی یاد ہے
گنجینۂ لطافت و خوبی ہے یہ کتاب ۔ ہر شعر اسکا گوہر بے حد و انتہا ہے

سطرون سے اسکے صاف روان موج سلسبیل — نقطونسے خال چہرۂ جانان مراد ہے
لختِ دلِ حسین و حسن ہے جو بیگمان — سنکر ہوا جو اس سے وہ ابن زیاد ہے
برزخ مین اسکو سعدی و خسرو کی روح نے — سنکر کہا کلام کلامی یہ صاد ہے
کافر ہوئے شکستہ و مقتول نامراد — اور اہل دین ہر ایک ظفرمند و شاد ہے
کیونکر نہ اسکو معدن لعل و گہر کہون — اُستاد وہ مصنف عالی نژاد ہے
حضرت کی بیت بیت ہے جون شمع انجمن — اور لفظ لفظ علم فصاحت کی داد ہے
سنتے ہی اسکو کٹتے ہین کیا کیا عدوے حق — کیونکر کہون نہ اسکو کہ تیغ جہاد ہے
ہاتف نے داد دیکے کہا مجھسے بہر سال — رعنا تو کہہ اسے یہی بالغ مراد ہے
۱۲۹۷ھ

ایضاً قطعہ از سخنور عالی فکر خوش طبع سید ابو الحسن صاحب حسن تخلص شاگرد و خلف حضرت سید ابو القاسم شہید برادر عم زاد مصنف ملازم و باشندہ ٹونک سلمہ

وہ کلامی کلیم طور کلام — عبد رزاق نام ہے جسکا
تھے وہ سب تقتدائے دین نبی — آل امجاد سرور دوسرا
سال تاریخ کی مجھے تھی فکر — ہاتف غیب نے حسن یہ کہا
شاعر و حافظ کلامِ کریم — جسکے آبا سے شرک و کفر مٹا
اُس نے لکھی یہ مثنوی عجیب — جس سے اعدائے دین ہوے رسوا
کٹ گئے تیغ دین سے شل خیال — سر عدو اور زرق کے سرو پا
۱۲۹۷

ایضاً قطعہ تاریخ اتمام کتاب صمصام الاسلام از شاعر غرا جناب شیخ عبد الخالق صاحب اوج تخلص خلیفہ شاہ عبد السلام قدس سرہ باشندہ ہسوہ فتحپور خلف الرشید حافظ احمد حسن صاحب سلمہ

قیامت زا سخن گفتی کلامی — نمودی جوہر تیغ زبان را
ربودی گوز میدان بلاغت — شکستی کلک نظم شاعران را
ہوس شد سال او گویم باشعار — ہمانا یاد آیم زیرکان را
بگفتم اوج تاریخش مع اوج
سخن کان پنبہ شد وقت شنیدن — زفرط یاس گوش کافران را
فتوح الشام را چون نظم کردی — شدہ صبح قیامت کافران را
دعا سازند شاید بہر جانم — کہ مومن یاد آرد مومنان را
بآب زر نوشتن باید آن را
۱۲۹۷ھ

تاریخ طبع ہذا از نتیجہ فکر عالی وقار بلبل گلزار سخن وحید زمن نواب محمد سلیمانخان صاحب اسد تخلص نبیرۂ نواب حافظ رحمت خان بہادر مغفور رئیس روہیلکھنڈ موطن لکھنؤ شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان بہادر اسیر مرحوم

کلامی سخندان نے کیا نظم — یہ قصہ نیک آغاز و خوش انجام
ہر ایک بیت اسکی شمشیر دو پیکر — ہر اک مصرعہ ہے تیغ خون آشام
بیاض صبح شد بین السطورش — سواد سطر گویا ظلمت شام
دل کفار پر تیغ زبان سے — بٹھایا سکۂ شمشیر اسلام
برب کعبہ ان شیرونکے مانند — نرکھتے تھے شجاعت رستم و سام
فتوح الشام کا یون نظم کرنا — اسی مرد زبان آور کا تھا کام
یہ اک آئینۂ صورت نما ہے — کہون تاریخ یا جمشید کا جام
یہ وہ شاگرد ہین جن سے کہ زندہ — ہما نین حضرت نازش[5] کا ہے نام
جوان مردان دین کی جرأتونسے — لرز تا گور مین ہے قلب بہرام
سر انصاف سے اسکا سن طبع — اسد کہدو زبان نظم صمصام
۱۳۱۲ھ

[5] مراد از مولانا الٰہی بخش مغفور نازش اُستاد مصنف کہ شاگرد رشید دبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان بہادر مرحوم اسیر بودند ۱۲

ولہ

زہے سید پاک نامی گرامی
فصاحت بلاغت متانت ہے تجھ
خدا نے عطا کی اُسے نیک نامی
یہ پختہ سخن ہے نہیں اسمین خامی
نظم فتوحات شام اہل بینش
اسد از پئے سال کہدو یہ مصرع
عیان اُس سخن دانکی ہے خوش کلامی
نظامی و سعدی و جامی کلامی
۱۳۱۲ھ

ایضاً نتیجہ طبع سلیم عندلیب خوشنواے گلستان سخن محمد سیف الدین خانصاحب سیف سلمہ شاگرد حضرت اسد لکھنوی خسر زادہ نواب معلی القاب امیر الدولہ بہادر خلد آرامگاہ

میر مخدوم کلامی صاحب
شعر اُسکے فضا مین بلند
کیا ہی نسخہ یہ لکھا ہے محبوب ہے
بیٹھے ہین سر کو جھکائے مجوب
فکر تاریخ مین آئی یہ صدا
جسکا ہر مصرع ہے سلک گوہر
آج تک ایک بھی قصہ نہ سُنا
لکھدے اے سیف بیان خوب
۱۳۱۲ھ
جسکا ہر نقطہ ہے یاقوت سے خوب
ایسا دلچسپ نہ یون خوش اسلوب

ایضاً از نتیجہ طبع وقاد طوطی شکرستان فصاحت و بلاغت حافظ آغا جان صاحب احسن دہلوی ولد مرزا نور اللہ بیگ صاحب مرحوم وارد ریاست ٹونک

مہربان میرے کلامی نے کتاب
اب یہ چھپوائی کہ جسکا نام ہے
سنتے ہی نکلی عدو کی جان زار
مین سنے جسدم فکر سال طبع کی
واہ یہ نظم فتوح الشام ہے
۱۲۹۴م
مجھکو احسن یہ ہوا الہام ہے

ایضاً از نتیجہ فکر رسا منشی سید اصغر علی صاحب آبرو ملازم ریاست ٹونک شاگرد حضرت اسد سلمہ

بزم مین سُنکر کلامی سے کلام رزم کو
دشمن دین کہتے تھے یہ غازیو نپر ڈھا لگر
بد نہ ہکر بولنے سے منفعل سنکر ہوے
چھائی سیہ بختی کی گھٹا تھا کوئی
لوہا مانا کا فرون نے دیکھکر صمصام دین
ہے تیغ دین کی اسمین شوکت اسلام ہے
بہتر تاریخین لکھین آبرو احباب نے
بولے سب کیونکر نہو اے مرحبا صل علی
ہم وہ ہین تہ سپر میدان مین دینگے دل لڑا
بول بالا ہو گیا آفاق مین اسلام کا
شام شامت کی بنا ہی آج یہ روز وغا
خون اُنکے دم مین چٹ کر گئی تیغ قضا
کہیے اسکو کارنامہ صدق کا تو ہے بجا
کار سرکاری سے گو فرصت نہ تھی مجکو ذرا
دید کے قابل ہے دیکھو طرز حسن کا رزار
جانتے جو تنگ ہوا آتے ہمارے روبرو
ہیٹر ہو کر پھر تو یہ اعداے دین کہنے لگے
غازیونکی تیغ نے انکو اتارا سو گھاٹ
شاہنامہ مین ہے کیا پھر گبر و ترسا کا ہے حال
ہے بجا رکھا ہے جو صمصام اسلام اسکا نام
مصطفے کے مین نے بھی لیکر قدم یہ لکھدیا
سننے کے لائق ہے سنلو واقعی یہ ماجرا
سامنے آئے ہمارے جسکی آئی ہو قضا
اے دریغا ایکدم مین عمر کا رشتہ کٹا
کشتی عمر روان تھی بر سر بحر فنا
اسمین ہے احوال مقبولان درگاہ خدا
صاف اس سے دین پاک حق کا ہے جا بجا
واہ واہ شمشیر اسلام محمد مصطفے
۱۳۱۲ھ

ایضاً از شاعر شیرین بیان عالی فکر جناب منشی عبد العزیز صاحب جوہر غازیپوری سلمہ

چھپنے کے لیے آئی جب نظم کلامی کی
دیکھا اسے حسن دل نے اک جوش ہوا پیدا
تاریخ کی خواہش کی دل نے جو مرے جوہر
بیساختہ یہ لکھا مخزن ہے معانی کا
۱۳۱۲ھ

ولہ

کوزہ مین دریا بھرا سید ذیجاہ نے
یعنی بہت خوب کی دیکھو یہ نظم انیق
طبع کی تاریخ کا مجکو ہوا جب خیال
بے سر ابجد لکھا نظم فصیح و لطیف
۱۳۱۲ھ

ولہ

سطرون سے اسکے صاف روان موج سلسبیل
لخت دل حسین و حسن ہے جو بیگمان
برزخ مین اسکو سعدی و خسرو کی روح نے
کافر ہوئے شکستہ و مقتول نامراد

نقطونسے خال چہرۂ جانان مراد ہے
سنکر ہوا جو اس سے وہ ابن الزیاد ہے
سنکر کہا کلام **کلامی** یہ صاد ہے
اور اہل دین ہر ایک ظفرمند و شاد ہے

کیونکر نہ اسکو معدن لعل و گہر کہون
حضرت کی بیت بیت ہے جون شمع انجمن
سنتے ہی اسکو کٹتے ہین کیا کیا عدوے حق
ہاتف نے داد دیکے کہا مجھسے بہر سال ۹

اُستاد وہ مصنف عالی نژاد ہے
اور لفظ لفظ علم فصاحت کی داد ہے
کیونکر کہون نہ اُسکو کہ تیغ جہاد ہے
رعنا تو کہہ اسے یہی بالغ مراد ہے
۱۲۹۷ھ

ایضاً قطعہ از سخنور عالی فکر خوش طبع سید ابو الحسن صاحب حسن تخلص شاگرد و خلف حضرت سید ابو القاسم شہید برادر عم زاد مصنف ملازم و باشندہ ٹونک سلمہ

وہ کلامی کلیم طور کلام
تھے وہ سب مقتداے دین نبی
سال تاریخ کی مجھے تھی فکر

عبد رزاق نام ہے جسکا
آل امجاد سرور دو سرا
ہاتف غیب نے حسن یہ کہا

شاعر و حافظ کلام کریم
اُس نے لکھی یہ مثنوی عجیب
کٹ گئے تیغ دین سے شل خیال

جسکے آبا سے شرک و کفر مٹا
جس سے اعداے دین ہوے رسوا
سر عدو او رزق کے سرو پا
۱۲۹۷

ایضاً قطعہ تاریخ اتمام کتاب صمصام الاسلام از شاعر غرا جناب شیخ عبد الخالق صاحب اوج تخلص خلیفہ شاہ عبد السلام قدس سرہ باشندہ ہسوہ فتحپور خلف الرشید حافظ احمد حسن صاحب سلمہ

قیامت زا سخن گفتی **کلامی**
ربودی گو ز میدان بلاغت
ہوس شد سال او گویم باشعار

نمودی جوہر تیغ زبان را
شکستی کلک نظم شاعران را
ہمانا یاد آیم زیرکان را
بگفتم **اوج** تاریخش مع اوج
۱۰

سخن کان بنبہ شد وقت شنیدن
فتوح الشام را چون نظم کردی
دعا سازند شاید بہر جانم
آب زر نوشتن باید آن را
۱۲۹۷ھ

ز فرط یاس گوش کافران را
شدہ صبح قیامت کافران را
کہ مومن یاد آرد مومنان را

تاریخ طبع ہذا از نتیجہ فکر عالی وقار بلبل گلزار سخن وحید زمن نواب محمد سلیمانخانصاحب اسد تخلص نبیرۂ نواب حافظ رحمت خان بہادر مغفور رئیس روہیلکھنڈ موطن لکھنؤ شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان بہادر اسیر مرحوم

کلامی سخندان نے کیا نظم
ہر اک بیت اسکی شمشیر دو پیکر
بیاض صبح شد بین السطورش
دل کفار پر تیغ زبان سے
برب کعبہ ان شیرونکے مانند

یہ قصہ نیک آغاز و خوش انجام
ہر اک مصرعہ ہے تیغ خون آشام
سواد سطر گویا ظلمت شام
بٹھایا سکہ شمشیر اسلام
نرکھتے تھے شجاعت رستم و سام

فتوح الشام کا یون نظم کرنا
یہ اک آئینہ صورت نما ہے
یہ وہ شاگرد ہین جن سے کہ زندہ
جوان مردان دین کی جراتونسے
سر انصاف سے اسکا سن طبع

اسی مرد زبان آور کا تھا کام
کہون تاریخ یا جمشید کا جام
یہانین حضرت نازش کا ہے نام[1]
لرز تا گور مین ہے قلب بہرام
اسد کہدو زبان نظم صمصام
۱۳۱۲ھ

[1] مراد از مولانا الٰہی بخش مغفور نازش اُستاد مصنف کہ شاگرد رشید دبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان بہادر مرحوم اسیر بودند ۱۲

ولہ

زہے سید پاک نامی گرامی ‌‌‌— خدا نے عطا کی اُسے نیک نامی
نظم فتوحات شام اہل بینش — عیان اُس سخن انکی ہے خوش کلامی
فصاحت بلاغت متانت ہے جسمین — یہ پختہ سخن ہے نہین اسمین خامی
اسد از پئے سال کہدو یہ مصرع — نظامی و سعدی و جامی کلامی
۱۳۱۲ھ

ایضاً نتیجہ طبع سلیم عندلیب خوشنوائے گلستان سخن محمد سیف الدین خانصاحب سیف سلمہ شاگرد حضرت اسد لکھنوی خسر زادہ نواب معلی القاب امیر الدولہ بہادر خلد آرامگاہ

میر مخدوم کلامی صاحب — کیا ہی نسخہ یہ لکھا ہے مجبوب
جسکا ہر مصرع ہے سلک گوہر — جسکا ہر نقطہ ہے یاقوت سے خوب
شعر اُسکے ہین فضا مین بلند — بیٹھے ہین سر کو جھکائے مجبوب
آج تک ایک بھی قصہ نہ سُنا — ایسا دلچسپ نہ یون خوش اسلوب
فکر تاریخ مین آئی یہ صدا
لکھدے اے سیف بیان خوب
۱۳۱۲ھ

ایضاً از نتیجہ طبع وقاد طوطی شکرستان فصاحت و بلاغت حافظ آغا جان صاحب احسن دہلوی ولد مرزا نور اللہ بیگ صاحب مرحوم وارد ریاست ٹونک

مہربان میرے کلامی نے کتاب — اب وہ چھپوائی کہ جسکا نام ہے
مین نے جسدم فکر سال طبع کی — مجھکو احسن یہ ہوا الہام ہے
سنتے ہی نکلی عدو کی جان زار
واہ یہ نظم فتوح الشام ہے
۱۲۹۴ھ

ایضاً از نتیجہ فکر رسا منشی سید اصغر علی صاحب آبرو ملازم ریاست ٹونک شاگرد حضرت اسلم

بزم مین سُنکر کلامی سے کلام رزم کو — بولے سب کیونکر نہو اے مرجا صل علےٰ
دیدہ کے قابل ہے دیکھو طرز حسن کارزار — سننے کے لائق ہے سنلو واقعی یہ ماجرا
دشمن دین کہتے تھے یہ غازیو پر ڈھا کر — ہم وہ ہین سپر میدان مین دینگے دل لڑا
جانتے جو تنگ ہو آتے ہمارے روبرو — سامنے آئے ہمارے جسکی آئی ہو قضا
بڑا بڑھکر بولنے سے منفعل سنکر ہوے — بول بالا ہوگیا آفاق مین اسلام کا
ہیز ہو کر پھر تو یہ اعداے دین کہنے لگے — اے دریغا ایکدم مین عمر کا رشتہ کٹا
تھا چھائی سیہ بختی کی کہتا تھا کوئی — شام شامت کی بنا ہو آج یہ روز وغا
غازیونکی تیغ نے اُنکو اتارا سو کیے گھاٹ — کشتی عمر روان تھی بر سر بحر فنا
لوہا مانا کافرون نے دیکھکر صمصام دین — خون اُنکے دم مین چٹ کر گئی تیغ قضا
شاہنامہ مین ہے کیا پھر گبرو ترسا کا ہے حال — اسمین ہے احوال مقبولان درگاہ خدا
ہے حمیت دین کی اسمین شوکت اسلام ہے — کہیے اسکو کارنامہ صدق کا تو ہے بجا
ہے بجا رکھا ہے جو صمصام اسلام اسکا نام — صاف اس سے دین پاک حق کا ہے جوہر کھلا
بہتر تاریخین لکھین آبرو احباب نے — کار سرکاری سے گو فرصت نہ تھی مجھکو ذرا
مصطفےٰ کے مین نے بھی لیکر قدم یہ لکھدیا — واہ واہ شمشیر اسلام محمد مصطفےٰ
۱۳۱۲ھ

ایضاً از شاعر شیرین بیان عالی فکر جناب منشی عبد العزیز صاحب جوہر غازیپوری سلمہ

چھپنے کے لیئے آئی جب نظم کلامی کی — دیکھا اسے حسن دل نے اک جوش ہوا پیدا
تاریخ کی خواہش کی دل نے جو مرے جوہر — بیساختہ یہ لکھا مخزن ہے فصاحت کا
۱۳۱۲ھ

ولہ

کوزمین دریا بھرا سید ذیجاہ نے — لیجئے بہت خوب کی دیکھو یہ نظم شریف
طبع کی تاریخ کا مجھکو ہوا جب خیال — بے سر ابجد لکھا نظم فصیح و لطیف

ولہ

دیکھ کے یہ فصیح نظم ہوگئی فکر سالِ طبع	غور مین دیکھکر مجھے ہاتف فکر نے کہا	طبع کے سال کی اگر تکو بڑی تلاش ہے	اپنی زبان سے چار بار کہدو کلام دلربا ۱۳۲۹ ۱۳۱۲ھ

ایضاً از نتیجۂ فکر شاعر ہنر پرور جناب مولوی محفوظ الحق صاحب سحرؔ جونپوری سلمہ اللہ تعالیٰ

کلام کلامی کی تعریف مین	مناسب یہ سمجھا کہ چپ ہو رہون یہ مصرع بس اتنے مین ہاتھ آگیا	یکایک ہوئی فکر تاریخ طبع کلامی کو اب مین نظامی کہون ۱۳۱۲ھ	سحر مین نے سوچا کہ اب کیا کرون

از نتیجۂ طبع والای شاعر یکرنگ باکمال جناب مولانا محمد یوسف صاحب جعفری رنجورؔ عظیم آبادی صادقپوری خلف مولانا یحییٰ علی صاحب قدس سرہ چیف مولوی بورڈ اگزامنرس کلکتہ

چھپ کے جب نکلی کتابِ صمصام سرنگون ہوگئے سب اہل بزم عیسوی سال قلم نے لکھا واہ وا خوب ہے یہ نظم رزم ۱۸۹۴ع

تقریظ چکیدۂ کلک جواہر سلک جناب مولانا بحر مواج کمالات رفیع الدرجات مولانا شاہ سکندر صاحب واصل تخلص لکھنوی خالص فوری وارد بمبئی مصنف تحفۃ العلما وغیرہ خلیفہ حضرت مولانا شاہ محمد عبد السلام ہسوی فتحپوری قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نصر المہاجرین والانصار وہزم الکفار والاشرار والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الابرار والاخیار وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین بذلوا انفسہم واموالہم فی اعلاء کلمۃ الحق وکانوا مواقع الانوار ومعادن الاسرار۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے عرض کرتا ہے احقر البشر سکندر عفا اللہ عنہ کہ اس فقیر نے کتاب فیض انضمام صمصام الاسلام تصنیف لطیف عالی ونظامی حضرتِ مولانا حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب کلامی دام فیضہ السامی کا مطالعہ کیا سبحان اللہ کیا خوب یہ وہ نظم ہے جسپر نظم پروین نثار ہے اور یہ وہ اشعار ہین جنکا ہر نقطہ گوہر آبدار ہے اسکو رشک شاہنامہ تو بجا ہے اور یادگار صولت فاروقی لکھیے تو روا ہے اور کیونکر نہو کہ ناظم اس کا زبدۂ آل رسول عمدۂ اولاد بتول ہے رشک فردوسی وعنصری او غیرت عرفی وانوری ہے۔ میرا آقا نے نامدار اور مولائے والا تبار ہے یہ وہ بزرگ ہے جس کے اجداد امجاد نے ظلمت کفر کو عالم سے دور کردیا اور عالم قلوب کو توحید کے نور سے معمور کردیا حافظ کلام الٰہی ہے اور مہبط انوار نامتناہی عالم غوامض علوم اور واقف منطوق ومفہوم شہسوار اضمار ہمہ دانی اور رازدار اسرار سبحانی خالق عالم اس کو ہمیشہ خوش وخرم اور عزیز ومحترم رکھے کہ اپنے اجداد کے اسمائے گرامی کو بلند آوازہ کردیا اور مسلمانون کے قلوب کو تازہ۔ الٰہی یہ کتاب رونق محافل اصحاب دین اور زینت مجالس ارباب یقین ہو۔

آمین یارب العالمین

از سخنور عالی طبع ہمپایۂ زلالی جناب حکیم سید فخر الدین صاحب خیالی متوطن رای بریلی دائرۂ حضرت شاہ علم اللہ تلمیذ رحمہ اللہ نسیم دہلوی

کلامی آن نظیر میر و سودا	که در فن کلام است انتخابے	فتوح الشام زان سان نظم کردہ	که بهر شاهنامه شد جوابے
سویداے دل فکرت مدادش	پے شنجرف سودہ خون نابے	خیالی گفت از روے طبیعت	بطبع آمد رفیع الشان کتابے ۱۳۱۲

از نتیجۂ طبع عالی جناب مولوی محمد مہدی صاحب چتاروی

چھپ گئی شکر خدا کا یہ دلاویز کتاب
ہے کلامی کی یہ نظم اسمیں ہے کیفیت تمام
جسنے ہمت کی کمر باندھ لیا سر پہ اٹھا
شاہنامہ کو دھر دطاق پہ دیکھو آکے

لو خریدار و چلو اسپہ کرو جان نثار
اسمیں ہے قصہ جانبازی اصحاب کبار
حسب ضع پدری شوق سے طلاب کمال
لو بنا جلد ابھی شوق سے گردن کا ہار
خون ہو چند بڑھا تب سن ہجری نکلا

ہو یہ صمصام جو منسوب ہے سوے اسلام
عالم دین وہ ابو الخیر محمد مکی
اسکے چھپوانیمیں ساعی ہوے از بہر ثواب
خاکراہ علما مہدی محزون انکو ہوئی
سن کلامی کی یہ پر جوش غضب کی للکار

تھرتھراتے ہیں جسے سنکے گروہ کفار
ہین جو دیندار و نکا اس سے جز و زبان غمخوار
سیکھو دیندار و اسے پڑھ کے طریق ابرار
فکر تاریخ سن طبع در ون دل زار

قطعات تاریخ بابت طبع سابق از تازہ اختراعات صمصام رزمگاہ تیز زبانی قمقام بزمستان شیرین بیانی مجمع کمالات و فضائل رشک سحبان وائل مدقق تدقیق محقق تحقیق طبیب کامل و نامی مولوی حکیم محمد قیام الدین صاحب بخت سلمہ السلامی برادر عمزاد جناب مولوی مولانا محمد محسن صاحب سلمہ اللہ

ایسی فتوح شام کی ہے نظم دلفریب	دیکھین کے لوگ شوق سے اسکو صبح و شام	اے بخت سال طبع لکھا مینے فی البدیہ	جان بخش ہے کلام کلامی بلا کلام ۱۳۰۲ ف

ولہ

شہرہ کیونکر نہو کلامی کا	کہ کلام انکا ہے بدل مرغوب	پڑھو دو بار بخت مصرع سال	بارک اللہ واہ وا کیا خوب ۶۱۹۴

ایضاً صوری و معنوی

بخت از دل عاکمن کاین نظم	دلپسند خواص و عام شود	صوری و معنوی نوشتم سال	ہشت صد یکہزار چار و نود ۱۸۹۴ صوری — ۱۳۱۲ معنوی

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

عاشقان ملت بیضاے رسول مختار کو نوید فرحت افزا اور مشتاقان اخبار صداقت آثار صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کو مژدۂ برکت اشتمال کہ کتاب مستطاب مستغنی عن الالقاب المعروف بین الانام فتوح الشام مصنفۂ امام المتکلمین اسوۃ المتبحرین۔ مظہر انوار علیہ مطمح غایات قدسیہ مرجع اعاظم العلماء الاخیار شیخ ارباب السیر والاخبار۔ عالم نکات الاصول والمبادی امام واقدی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ منظوم بزبان اردو سلیس عام فہم از کرشمۂ خیال انوری فکر آسمان گذر۔ علامۂ عصر شہرۂ آفاق۔ محسود شیوا زبانان عجم و عراق۔ ناظم باکمال شاعر عدیم المثال غواص قلزم سخنوری زیب وسادۂ بزم معنی پروری۔ سرخیل فصحاے نامی و گرامی سید عبد الرزاق صاحب متخلص بہ کلامی سلمہ

جنکے محامد و اوصاف بیان کرنا خارج از تحریر مین فی الحقیقت مصنف صاحب ممدوح اپنی آپ ہی نظیر ہین ان حضرت نے اپنی اس نظم علی مین فصاحت کا دریا بہایا ہے چند غزوات کا اجمالی بیان مندرجۂ ذیل ہے۔ روانہ ہونا لشکر اسلام کا جانب شام۔ مقابلہ فوج قیصر لشکر اسلام سے بمقام تبوک و شکست لشکر نصارا۔ تنہا جانا حضرت ربیعہ کا لشکر روم مین بخواہش جرجیس جرنیل۔ قتل ہونا جرجیس کا تیغ حضرت ربیعہ سے اور حملۂ اہل اسلام و شکست لشکر روم اور آنا حضرت شرجیل کا مع لشکر جرار عین معرکہ کارزار مین۔ جوق جوق حاضر ہونا سرداران اطراف کا برائے جہاد۔ دوبارہ روانہ ہونا لشکر اسلام کا جانب شام بسرداری حضرت ابو عبیدہ۔ روانگی لشکر جرار بسپہ سالاری خالد ابن ولید جانب عراق۔ مقابلہ ہونا لشکر اسلام کا لشکر روم سے اور فتح اہل اسلام کی۔ دوسرا مقابلہ راہ فلسطین مین ہونا اور فتح اہل اسلام کی۔ ایک مقابلہ مین شدت جنگ ہونا اور آنا ملائکہ کا آسمان سے بامداد اہل اسلام اور شکست لشکر کفار۔ مطیع ہونا اہالی ارکہ و تدمر و سخنہ کا کوشش لشکر اسلام جنگ ہر دو لشکر بمقام بصرہ و کیفیت شدت جنگ آخر شکست نصارا۔ کیفیت جنگ دیرجان امیر لشکر کفار بصرہ با حضرت عبد الرحمن اور عاجز ہونا دیرجان کا او شکست کفار کی۔ قتل ہونا دیرجان کا اور داخلہ فوج اسلام کا شہر بصرہ مین اور عزم سپہ سالار لشکر اسلام بفتح دمشق محاربات عظیم چند بار راہ دمشق مین ہونا اور ہر بار مظفر و منصور ہونا لشکر اسلام کا۔ قلعہ بند ہونا نصارا کا دمشق مین اور محاصرہ اہل اسلام کا اور عاجز ہونا اہالی دمشق کا الغرض یہ نمونہ از خروارے ہے اسطرح کی صدہا لڑائیان جابجا ہوئی ہین اور نہایت تفصیلی بیان عجب لطف سے نظم ہوا ہے جو لائق دید ہے۔ نام اس کتاب مقدس کا **صمصام الاسلام**۔ منظوم فتوح الشام ہے اللہ تعالے جمیع مسلمانون کو اس کتاب متبرک کے مطالعہ سے بہرہ مند فرمائے آمین ثم آمین۔ پس الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب بمزید اہتمام و حسن انتظام مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی آقاے نامدار جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع بہ ماہ ... سنہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۹۰۰ عیسوی مین حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر باعث سرور دلہاے مومنان و مسلمانان ہوا

اشتہار

چونکہ جملہ حقوق اس کتاب کے از جانب مصنف صاحب ممدوح
بذریعۂ بیع عوض زر نقد بنام مطبع منشی نولکشور منتقل ہوے ہین
لہذا کوئی صاحب قصد طبع اس کتاب کا نہ فرمائین ورنہ عوض
نفع کے نقصان اٹھاوینگے۔

تمت